

تَسْبِيحُ النَّبِيِّ

تَرْجَمَهُ وَتَفْسِيحَهُ

صَحِيحُ بَحَارِ شَرِيف

حُرِّفَ عَلَى مَرْحُومَةِ الْقَائِمِ



نُفُوسُ كُتُبِ عَالَمِ

حَقَّقَ تَوْحِيدَهُ  
أَبُو دَوَّادٍ رَحِمَهُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تفسیر الباری

ترجمہ و تشریح

## صحیح بخاری شریف

از حضرت امام و خیر الزمان مولانا

اُوں زبان میں صحیح بخاری کی ایسے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیر امجاد و ترجمہ میں مطالعہ کیا کہ اس میں نے بیان کیا ہے کہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب نہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح میں بہترین شرح مثلاً فتح الباری، برکاتی، عینی اور علائی وغیرہ شرب کے کئی گئی ہے اور انہیں بہترین ہی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضعیف احسن پبلشرز

لغمانی کتب خانہ

حق شریف / اردو بازار / لاہور / پاکستان





نام کتاب	تفسیر الباری شرح صحیح بخاری
مؤلف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ
تصحیح و تحقیق	مولانا عبدالصمد ریالوی
طابع	بشیر احمد نعمانی
ناشر	ضیاء احسان پبلشرز لاہور
جلد	سوم
صفحات	۶۸۸ (۶۸۸ کاپیاں ۸۶)
تعداد	ایک ہزار
ایڈیشن	اول
تاریخ اشاعت	جون ۱۹۹۰ء
قیمت مکمل	
مطبع	





# فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اردو جلد سوم (کیا ٹھوانا ۹)

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	پارہ	مضامین	باب	پارہ
	کے بعد حصے نہیں گئے		۱۷	۱۱	لوگوں کی زبان سے شرع کرنا	۱	۱۱
	اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حصوں کی تقسیم وصیت اور دین	۱۸	۱۸	۲	ولاد میں شرط لگانا	۲	۱۱
۴۲	کے بعد ہر گ			۳	اگر زمین کا مالک مزارعت میں یہ شرط لگائے کہ جب چاہے	۳	۱۱
	اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیز وقف کی یا ان	۱۹	"	"	کاشتکار کو بے دخل کر دے	۴	۱۱
	کے لیے وصیت کی تو کیا حکم عزیزوں سے کون لوگ		۲۰		جماد میں شرطیں لگانا	۴	۱۱
۴۴	مراد ہوں گے		۳۱		قرض میں شرط لگانا	۵	۱۱
۴۵	کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہونگے	۲۰	"	"	مکاتب کا بیان اور جو شرطیں جائز نہیں	۶	۱۱
۴۶	کیا وقف کرنے والا وقفی چیز سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے	۲۱	۳۲		انقراب میں شرط لگانا یا استثناء کرنا جائز ہے	۷	۱۱
	اگر وقف کرنے والا مال وقف کر دوسرے کے	۲۲	"	۳۳	وقف میں شرط لگانے کا بیان	۸	۱۱
۴۷	حوالہ نہ کرے تو جائز ہے		"		وصیتوں کا بیان	۹	۱۱
"	اگر کسی شخص نے یوں کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں وقف ہے	۲۳	"		وصیت کا بیان اور آخرت معلوم کا فرمانا مرد کی وصیت	۱۰	۱۱
"	اگر کوئی یوں کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری ماں کی	۲۴	"	۳۴	اس کے پاس لکھی رہتی ہے		
"	طرف سے وقف ہے تو یہ جائز ہے				اگر اپنے وارثوں کے لیے مال چھوڑ جائے تو یہ ان	۱۱	۱۱
	اگر کسی نے کوئی چیز بالونڈی غلام یا جانور وقف کیا	۲۵	"	۳۶	سے بہتر ہے کہ ان کو نادر چھوڑے		
۴۸	وقف کر دیا تو جائز ہے		۳۷		تثنائی مال کی وصیت کرنا	۱۲	۱۱
"	اگر وقف کے لیے کسی کو دیکل کرے الخ	۲۶	"		وصیت کرنے والا اپنے دھی سے یہ کہہ سکتا ہے کہ	۱۳	۱۱
	اللہ تعالیٰ کا یہ ثمرنا جب وارثوں کو مال بانٹتے وقت	۲۷	"	۳۸	میری اولاد کا خیال رکھنا		
	جو شخص ناگہانی مرث سے مرجائے اس کی طرف سے				اگر بیمار اپنے سرے اٹھا کرے جو حاتم سمجھ میں	۱۴	۱۱
۵۰	خیرات کرنا مستحب ہے		۳۹		آباد سے تو اس پر حکم دیا جاتے گا		
۵۰	وقف اور وقف پر گواہ کرنا	۲۸	"	"	وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں	۱۵	۱۱
۵۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تینوں کا مال ان کو دیدو	۲۹	"	"	مرتے وقت خیرات کرنا چھداں افضل نہیں	۱۶	۱۱
۵۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تینوں کو آزمائو الخ	۳۰	"	۴۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وصیت اور قرضے کی ادائیگی	۱۷	۱۱



صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	پارہ	مضامین	باب	پارہ
۶۲	دارت حاضر ذہبوں		۵۳	۱۱	دینی کو تہم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست ہے	۳۱	۱۱
	جہاد اور آنحضرتؐ کے حالات کے بیان میں				اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جو لوگ یتیموں کا مال علم سے کھا جاتے ہیں	۳۲	۱۱
۶۳	جہاد کی فضیلت کا بیان	۴۶			اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبرؐ تجھ سے یتیموں کے باب میں پوچھتے ہیں	۳۳	۱۱
	سب لوگوں سے وہ شخص بہتر ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے	۴۷	۵۴		یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا جس میں اس کی بھلائی ہو	۳۴	۱۱
۶۵	جہاد کے لیے عورت اور مرد دونوں کا دعا کرنا	۴۸			اگر کسی نے ایک زمین وقف کی اسکی حدیں بیان نہیں کیں تو یہ جائز ہوگا	۳۵	۱۱
۶۶	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے	۴۹			اگر کئی آدمیوں نے اپنی مشترک زمین جو مشاع ہے وقف کر دی تو جائز ہے	۳۶	۱۱
۶۸	اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنے کی فضیلت	۵۰	۵۶		وقف کی سند کیونکر لکھی جائے	۳۷	۱۱
۶۹	بڑی آنکھ والی حوروں کا بیان اور ان کی محنت	۵۱			مالدار اور محتاج اور مہمان سب پر وقف کر سکتا ہے	۳۸	۱۱
	شہادت کی آرزو کرنا	۵۲			مسجد کے لیے زمین کا وقف کرنا	۳۹	۱۱
۷۰	اگر کوئی جہاد میں سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا شمار مجاہدین میں ہوگا اس کی فضیلت	۵۳	۵۸		جائز اور گھوڑے اور سامان اور نقد چاندی سونا وقف کرنا	۴۰	۱۱
۷۱	جس کو خدا کی راہ میں تکلیف پہنچے	۵۴			جو شخص وقفی جائیداد کا انتظام کرے وہ اپنی اجرت اس میں سے لے سکتا ہے	۴۱	۱۱
۷۲	جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو اس کی فضیلت	۵۵			اگر کسی شخص نے کنواں وقف کیا اور یہ شرط لگائی کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے گا	۴۲	۱۱
	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبرؐ کافروں سے کروئے تم ہم کو کیا ہونے ہو جہاد سے بے تود دونوں میں سے کوئی بھی ہوا چھاپے اور لڑائی ڈول ہے	۵۶	۵۹		اگر وقف کرنے والا یوں کہے کہ ہم اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے تو جائز ہے	۴۳	۱۱
۷۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانوں میں بیعتے تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پرجہ کر دکھایا	۵۷			اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانوں جب تم میں سے کوئی مرنے لگے آپس کی گواہی وصیت کے وقت انہی	۴۴	۱۱
۷۶	جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا	۵۸	۶۱		دینی میت پر جو قرضہ ہو وہ ادا کر سکتا ہے گو دوسرے	۴۵	۱۱
۷۷	کسی کو اچانک تیرا لگے اور مر جائے	۵۹					
۷۸	جو شخص اللہ کا بول بالا ہونے کے لیے بڑے ایک فضیلت	۶۰					
۷۹	اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے اس کا ثواب	۶۱					







صفحہ	باب	صفحہ	پارہ	باب	صفحہ	مضامین
۱۲۱	۱۰۳	۱۰۴	۱۱	۱۲۷	۱۰۴	جی گھوڑوں کا انحصار کیا جائے ان کو کہاں تک دوڑایا جائے
"	"	"	"	۱۲۸	۱۰۴	آنحضرت صلیم کی اونٹنی کا بیان
۱۲۲	"	"	"	۱۲۹	۱۰۵	آنحضرت صلیم کے چکر کا بیان
"	"	"	"	۱۳۰	"	مردوں کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں
"	"	"	"	۱۳۱	۱۰۶	اگر حاکم دہر کے وقت کہیں ترسے تو لوگ اس سے جہاد ہو سکتے ہیں
۱۲۳	"	"	"	۱۳۲	"	نیزوں کا بیان
۱۲۴	"	"	"	"	"	آنحضرت کا لڑائی میں زہر پینا اسی طرح لوہے کا کرنا
۱۲۵	"	"	"	۱۳۳	"	سفر اور لڑائی میں چند پینا
"	"	"	"	۱۳۵	"	لڑائی میں حریر پینا
۱۲۷	"	"	"	۱۳۶	"	چھری کا استعمال درست ہے
"	"	"	"	۱۳۷	"	نصاری سے لڑنے کی فضیلت
۱۲۸	"	"	"	۱۳۸	"	یہود سے لڑائی ہونے کا بیان
۱۲۹	"	"	"	۱۳۹	"	ترکوں سے لڑائی کا بیان
"	"	"	"	۱۴۰	"	ان لوگوں سے لڑائی کا بیان جو بالوں کی جڑیاں پیستے ہیں
۱۳۰	"	"	"	۱۴۱	"	شکست کے بعد امام کا باقی ماندہ لوگوں کی صف بندی و صف بندی
"	"	"	"	۱۴۲	"	مشرکوں کے لیے یہ دعا کرنا اللہ ان کو شکست دے بھلا دے
۱۳۱	"	"	"	۱۴۳	"	مسلمان اہل کتاب کو دین کی بات بتلائے
۱۳۲	"	"	"	۱۴۴	"	مشرکوں کا دل ملانے کے لئے انکے لئے ہدایت کی دعا کرنا
۱۳۳	"	"	"	۱۴۵	"	یہود اور نصاریٰ کو کیونکر دعوت دی جائے
"	"	"	"	۱۴۶	"	لڑائی کا مقام چھپانا اور جہالت کے دن سفر کرنا
۱۳۴	"	"	"	۱۴۷	"	آنحضرت کا لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا
۱۳۵	"	"	"	۱۴۸	"	ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا
"	"	"	"	۱۴۹	"	چاند کے اخیر پر سفر کرنا
باب ہموال پارہ		"	"	۱۱۹	"	ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا
		"	"	۱۲۰	"	ڈھال کا بیان
		"	"	۱۲۱	"	تلوار کی حامل اور تلوار کا گلے میں ٹکانا

صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین
۱۵۸	۱۷	بزرگاب پیر کو کسی کوساری پر چڑھا دے یا کچھ ایسی ہی مدد کرے۔	۱۳۳	۱۲	۱۵۰ رمضان کے چھینٹ میں سفر کرنا۔
۱۵۹	۱۸	مصحف لے کر دشمن کے ملک میں جانا۔	"	"	۱۵۱ مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا۔
"	۱۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا۔	۱۳۴	"	۱۵۲ امام کی اطاعت کرنا۔
۱۶۰	۲۰	بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے۔	"	"	۱۵۳ امام کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس کو اپنا بچاؤ کرنا۔
"	۲۱	جب کسی نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہنا۔	۱۳۵	"	۱۵۴ لڑائی سے نہ بھاگنے پر اور بعضوں نے کہا کہ چلنے پر بیت کرنا۔
۱۶۱	۲۲	جب بندی پر چڑھے تو تکبیر کرنا۔	۱۳۶	"	۱۵۵ پادشاہ کی اطاعت میں تکداج ہے جہاں تک ہر کے
"	۲۳	مسافر کو اس عبادت کا ہر گھڑیں رو کر کیا کرتا تھا	۱۳۸	"	۱۵۶ آنحضرت جب صبح کو لڑائی شروع نہ کرتے تو ٹھہر جاتے
۱۶۲	۲۴	ثواب ملنا۔	"	"	سورج ڈھلے بعد شروع کرتے۔
۱۶۳	۲۵	اکیلے جانا۔	"	"	۱۵۷ امام سے اجازت لے کر جہاد میں جانا یا لڑنا۔
۱۶۴	۲۶	سفر میں جلد چلنا۔	۱۳۹	"	۱۵۸ تازہ شادی کی بواہ جہاد میں جانے۔
۱۶۵	۲۷	اگر اللہ کی راہ میں سواری کے لیے گھوڑا دے پھر اس کو کہتا پائے۔	۱۴۰	"	۱۵۹ اگر تازی شادی کی ہو تو اپنی بی بی سے محبت کر کے جہاد میں جانے۔
۱۶۶	۲۸	ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا۔	"	"	۱۶۰ گھبراہٹ کے وقت خود امام کا پلک کر گوں سے آگے جانا
۱۶۷	۲۹	اونٹ کی گردن میں گھنٹہ دھیرہ جس سے آواز نکلے	۱۴۱	"	۱۶۱ ڈر کے وقت جلدی کرنا گھوڑے کے اڑانا۔
"	۳۰	لشکر کا کیا ہے۔	۱۴۲	"	۱۶۲ کسی کو اجرت دے کر اپنی طرف سے جہاد کرانا۔
۱۶۸	۳۱	ایک شخص اپنا نام مجاہدین میں لکھواٹے پھر اس کی جہاد میں	۱۴۳	"	۱۶۳ آنحضرت کے جہاد کے بیان
"	۳۲	جہاد میں خراج ساتھ رکھنا۔	۱۴۴	"	۱۶۴ جو مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہو۔
۱۶۹	۳۳	قیدیوں کو کپڑا پہنانا۔	۱۴۵	"	۱۶۵ آنحضرت کا یہ فرمانا ایک جہینہ کی راہ سے اللہ نے میرا سب
"	۳۴	جس کے ہاتھ کوئی کافر مسلمان ہر اس کی فقیہیت	"	"	ڈال کر میری مدد کی۔
۱۷۰	۳۵	قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنا۔	۱۴۶	"	۱۶۶ جہاد میں خراج ساتھ رکھنا۔
"	۳۶	یہودیوں کا سواہر ہونا۔	۱۴۷	"	۱۶۷ توشہ اپنی گردن پر اٹھانا۔
۱۷۱	۳۷	ایک گروہ پر دو آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا	۱۴۸	"	۱۶۸ عورت کا اپنے بھائی کے ساتھ سواہر ہونا۔
"	۳۸	ایک گروہ پر دو آدمیوں کا سواہر ہونا۔	۱۴۹	"	۱۶۹ جہاد اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا
۱۷۲	۳۹	ایک گروہ پر دو آدمیوں کا سواہر ہونا۔	۱۵۰	"	۱۷۰ ایک گروہ پر دو آدمیوں کا سواہر ہونا۔



صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ
۱۸۱	چٹائی جلا کر ختم کی دوا کرنا اور عدوت کر اپنے باپ کے منہ کا خون دھونا اور دھال میں پانی بھر کر لانا۔	۲۰۶	۱۲	۱۴۹	اگر کافروں پر شکنوں میں اور سر میں بچے بھی مارے جائیں تو کچھ قباحت نہیں۔	۱۸۹
"	جنگ میں جھگڑنا اور اختلاف کرنا مکروہ ہے۔	۲۰۶	"	۱۵۰	بچوں کا مارنا کیسا ہے۔	۱۹۰
۱۸۴	اگر رات کو دشمن کا ڈر پیدا ہو تو حاکم خبر لے۔	۲۰۸	"	۱۵۱	ڑائی میں عورتوں کا مارنا کیسا ہے	۱۹۱
"	دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے یا صاحبہ اللہ بچا کرنا۔	۲۰۹	"	"	اللہ کے عذاب سے کسی کو عذاب نہ کرنا۔	۱۹۲
"	دار کرتے وقت یوں کنا اچھالے میں غلانے کا بیٹا ہوں	۲۱۰	"	۱۵۲	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قیدیوں کو مفت احسان رکھ کر چھوڑ دو	۱۹۳
"	اگر کافرنگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قتلے سے اتر آئیں۔	۲۱۱	"	"	یا غدیر لے کر۔	"
۱۸۵	"	"	"	"	اگر کوئی مسلمان کافر کی قید میں ہو تو اس کو خون کرنا یا	۱۹۴
۱۸۶	قیدی کا قتل اور کسی کو کھڑا کر کے نشانہ بنانا	۲۱۲	"	"	کافروں سے دغا اور فریب کر کے اپنے میں چھڑا لینا	"
۱۸۷	اپنے میں قید کر دینا اور جو شخص قید نہ کر لیں اس کا حکم	۲۱۳	"	"	جائز ہے۔	"
۱۸۹	مسلمان قیدی کو جس طرح ہو سکے چڑانا واجب ہے	۲۱۴	"	۱۵۳	اگر شرک مسلمان کو آگ سے چلائے تو اس کے بدل میں	۱۹۵
"	مشرکوں سے غدیر لینا۔	۲۱۵	"	"	وہ بھی آگ میں جلا یا جائے۔	"
۱۹۱	اگر حربی کافر مسلمان کے ملک میں بے امان لیے چلا	۲۱۶	"	"	چلے باب لٹے مشتاق ہے۔	۱۹۶
"	ذنی کافروں کو بچانے کے لیے لڑنا اور ان کا غلام	۲۱۷	"	۱۵۴	گھوڑوں اور کھجور کے دانتوں کا جلانا۔	۱۹۷
۱۹۲	لڑائی نہ بنانا۔	"	"	۱۵۵	منہ پر ہاتھ رکھ کر مار ڈالنا درست ہے۔	۱۹۸
"	جو کافر دوسرے ملک سے آویں ان سے سلوک کرنا	۲۱۸	"	۱۵۶	دشمن سے شہید ہونے کی آرزو نہ کرنا۔	۱۹۹
"	ذمیوں کی سفارش اور ان کے کیا معاملہ کیا جائے	"	"	"	ڑائی مکر اور فریب کا نام ہے۔	۱۰۰
۱۹۳	جب باہر کی سفارتیں آویں تو حاکم کا آراستہ ہونا	۲۱۹	"	۱۵۸	ڑائی میں جھوٹا ہونا مصیبت کے لیے درست ہے۔	۱۰۱
۱۹۴	بچے سے کیونکر کہیں مسلمان ہو جا۔	۲۲۰	"	۱۵۹	حربی کافر کو اچانک دھوکے سے مار ڈالنا۔	۲۰۲
"	آخرت جملی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا	۲۲۱	"	"	اگر کسی سے فدا اور برائی کا اندیشہ ہو تو اس سے مکر اور	۲۰۳
۱۹۴	مسلمان ہو جاؤ بچے رہیں گے۔	"	"	"	فریب کر سکتے ہیں۔	"
"	اگر کچھ کافر دارالغروب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں	۲۲۲	"	۱۸۰	ڑائی میں شعروں پڑھنا اور کھائی کھوتے وقت آواز	۲۰۴
۱۹۷	قرآن کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ انہیں کو ملے گی	"	"	"	بلند کرنا۔	"
۱۹۸	لوگوں کی اسم نویسی کرنا	۲۲۳	"	"	بوشعشی گھوڑے پر اچھی طرح نہ جتا ہر۔	۲۰۵

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	پارہ	مضامین	باب	صفحہ
۲۲۳	آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں کے خراج کا بیان	۲۲۳	۱۹۹	۱۲	گنہگار آدمی سے اللہ دین کی مدد کرنا کہ ہے۔	۲۲۳	۱۲
۲۲۴	آپ کی بیویوں کے گھروں کا بیان	۲۲۵	"	"	دشمن کا ڈر ہو اور ضرورت کے وقت کرنی شخص فوج کی سروری	۲۲۵	"
۲۲۷	آنحضرتؐ کی زہر اور عصا اور تلوار اور پیالہ کا بیان	۲۲۶	"	۲۰۰	کرے امام سے اذن نہ میرے تو جانتے ہے۔		
	اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرتؐ کی ضرورتوں کے لیے تھا الخ۔	۲۲۷	"	"	گلی فوج روانہ کرنا	۲۲۶	"
۲۳۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جو کچھ تم لوٹ میں کھاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے۔	۲۲۸	"	۲۰۲	بوشخص دشمن پر غالب ہرمان کے ملک میں تین دن تک ٹھہرا ہے	۲۲۷	"
۲۳۱	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا تمہارے لیے لوٹ کے مال حلال کیے گئے۔	۲۲۹	"	"	سفر میں اور جہاد میں لوٹ کا مال تقسیم کرنا	۲۲۸	"
۲۳۲	لوٹ کا مال ان لوگوں کو ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوں جو شخص لوٹ حاصل کرنے کے لیے لڑے تو کیا تو ابکم ملیگا	۲۵۰	"	۲۰۵	اگر مشرک مسلمان کا مال لوٹ لے جائیں پھر مسلمان غالب ہوں کوئی اپنا مال پائے۔	۲۲۹	"
۲۳۳	امام کے پاس جو کچھ فروگ تھے بھیجیں اس کا بانٹ دینا	۲۵۱	"	۲۰۶	فارسی یا اور کرنی بھی زبان برنا	۲۳۰	"
"	اس میں سے کسی کے لیے جو حاضر نہ ہو کچھ چھپا رکھتا	۲۵۲	"	"	لوٹ کے مال میں تقسیم سے پہلے کچھ چھپا لینا	۲۳۱	"
"	بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جاؤ اور ذکر آپ نے تقسیم کی اور اپنی ضرورتوں میں ان کو کیسے خرچ کیا	۲۵۳	"	۲۰۸	لوٹ کے مال میں ذریٰ سہی چوری کرنا	۲۳۲	"
۲۳۸	اللہ تعالیٰ نے غازی لوگوں کو جو آنحضرتؐ یا دوسرے رسولان اسلام کے ساتھ ہجر کر رہے تھے کیسی برکت دی تھی اس کا بیان۔	۲۵۴	"	۲۰۹	لوٹ کے اونٹ یا بکریاں ذبح کرنا مکروہ ہے	۲۳۳	"
	اگر امام کسی شخص کی سعادت پر بھیجے یا ٹھہرے رہنے کا حکم دے تو اس کو حصہ ملیگا یا نہیں۔	۲۵۵	"	"	فتح کی خوشخبری دینا	۲۳۴	"
۲۴۱	اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصہ مسلمان کی ضرورتوں کے لیے ہے وہ واقعہ ہے کہ ہمازن کی قوم نے اپنے دودھ نہا طر کی وجہ سے درخواست کی۔ الخ۔	۲۵۶	"	۲۱۱	خوشخبری دینے والے کو انعام دلانا۔	۲۳۵	"
۲۴۲	آنحضرتؐ کا احسان رکھ کر مفت قیدیوں کو چھوڑ	۲۵۷	"	۲۱۲	مکر فتح ہوئی کے بعد وہاں سے ہجرت فرض نہ رہی۔	۲۳۶	"
			"	"	ذبی یا مسلمان عورتوں کی ضرورت کے وقت بال دیکھنا درست ہے اسی طرح ان کا شکا کرنا جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں	۲۳۷	"
			"	"	غازیوں کے استقبال کو جانا۔	۲۳۸	"
			"	"	جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہے۔	۲۳۹	"
			"	"	جب سفر سے لوٹ کر آئے تو نماز پڑھے	۲۴۰	"
			"	"	جب مسافر سفر سے لوٹ کر آئے تو کھانا کھائے	۲۴۱	"
			"	"	خمس کے فرض ہونے کا بیان	۲۴۲	"
			"	"	لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ دارکرا دین اسلام میں اصل	۲۴۳	"

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ
	سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم نے دین بدل دیا تو کیا حکم ہے۔		۱۲	دینا اور خمس وغیرہ نہ نکالنا	۱۲	
۲۵۸	خمس امام کا ہے الخ	۲۴۴	۲۴۴	مقتل کے جسم پر جو سامان ہو وہ تقسیم میں شریک نہ ہو گا	۲۵۸	۲۵۸
۲۵۹	تالیف قلوب کے لیے آنحضرت کا بعضے کافروں وغیرہ	۲۴۴	۲۴۴	کو خمس میں سے دینا	۲۵۹	۲۵۹
۲۶۰	اگر کھانے کی چیز کافروں کے ملک میں ملے	۲۴۵	۲۴۵	جزیہ کا اور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے	۲۶۰	۲۶۰
۲۶۱	عہد کیونکر دالیں کیا جاوے	۲۴۶	۲۴۶	کابیان	۲۶۱	۲۶۱
۲۶۲	عہد کر کے دغا دینے کا گناہ	۲۴۷	۲۴۷	اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو تو بستی والوں سے بھی	۲۶۲	۲۶۲
۲۶۳	پہلے باب سے متعلق	۲۴۸	۲۴۸	صلح سمجھ جائے	۲۶۳	۲۶۳
۲۶۴	سین دن یا ایک معین مدت تک صلح کرنا	۲۴۹	۲۴۹	آنحضرت تھے جن کافروں کو امان دی ان کی امان قائم	۲۶۴	۲۶۴
۲۶۵	غیر معین مدت کے لیے صلح کرنا	۲۵۰	۲۵۰	رکھنے کی وصیت کرنا	۲۶۵	۲۶۵
۲۶۶	مشرکوں کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنا اور	۲۵۱	۲۵۱	آنحضرت کا پھر میں سے معاشیں دینا اور بحریں کی آمدنی	۲۶۶	۲۶۶
۲۶۷	لاش کی قیمت نہ لینا	۲۵۲	۲۵۲	اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا اس کا بیان	۲۶۷	۲۶۷
۲۶۸	جو شخص عہد شکنی کرے نیک ہو یا بد کسی سے اس کا گناہ	۲۵۳	۲۵۳	کبھی ذبح کافر کو ناقص مار ڈالنا کیسا گناہ ہے	۲۶۸	۲۶۸
(تیرہواں پارہ)			۲۵۴	یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال دینا	۲۵۴	۲۵۴
۲۸۴	اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی	۲۸۴	۲۸۴	اگر کافر مسلمانوں سے دغا کرے تو یہ معاف ہو سکتی ہے یا نہیں	۲۸۴	۲۸۴
۲۸۵	سات زمینوں کا بیان	۲۸۵	۲۸۵	جو عہد شکنی کرے اس کے لیے بد دعا کرنا	۲۸۵	۲۸۵
۲۸۶	ستاروں کا بیان	۲۸۶	۲۸۶	عورتیں اگر کسی کو امان اور پناہ دیں	۲۸۶	۲۸۶
۲۸۷	سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں	۲۸۷	۲۸۷	مسلمان مسلمان سب برابر ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان	۲۸۷	۲۸۷
۲۸۸	اللہ تعالیٰ کا فرنا وہی خدا ہے جو انبی رحمت سے پہلے	۲۸۸	۲۸۸	کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہیے۔	۲۸۸	۲۸۸
۲۸۹	خوشخبری دینے والی برائیں بھیجتا ہے	۲۸۹	۲۸۹	اگر کوئی کافر لڑائی کے وقت اچھی طرح یوں نہ کہہ	۲۸۹	۲۸۹



صفحہ	مضامین	باب	پارہ	صفحہ	مضامین	باب	پارہ
۳۵۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا قوم عاد تندہوا سے ہلاک ہونے	۳۰۸	۱۳	۲۹۱	فرشتوں کا بیان	۲۸۹	۱۳
۳۶۰	یا ہوج ماجوج کا بیان	۳۰۹	"	"	جب کوئی تم میں اُمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان	۲۹۰	"
۳۶۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان	۳۱۰	۳۰۱	"	میں اُمین کہتے ہیں الخ	"	"
۳۶۰	یزفون کے معنی دوڑتے چلتا	۳۱۱	۳۰۸	۲۹۱	بہشت کا بیان اور یہ کہ بہشت پیدا ہر چکی ہے	"	"
"	اللہ کا فرمانا اے پیغمبران لوگوں کو ابراہیم کے	۳۱۲	۳۱۵	۲۹۲	بہشت کے دروازوں کا بیان	"	"
۳۸۲	ہماروں کا قصہ سنا	"	۳۱۶	۲۹۳	دوزخ کا بیان اور یہ کہ دوزخ بن چکی ہے	"	"
۳۸۳	حضرت اسمعیل کا بیان	۳۱۳	۳۲۰	۲۹۴	ایلیس اور اس کے لشکر کا بیان	"	"
"	حضرت اسماعیل کا بیان	۳۱۴	۳۲۳	۲۹۵	جنوں کا بیان اور ان کو ثواب و عذاب ہونا	"	"
"	حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیان	۳۱۵	۳۳۲	۲۹۶	اللہ تعالیٰ کا فرمانا زمین میں ہر قسم کے جانور پیدا	"	"
۳۸۴	حضرت لوط علیہ السلام کا بیان	۳۱۶	"	۲۹۷	مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے چرانے کے	"	"
"	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب لوط والوں کے پاس خدا	۳۱۷	۳۳۵	"	لیے پہاڑوں کی پھر ٹیوں پر پھرتا رہے	"	"
۳۸۵	کے بھیجے ہوئے آئے	"	۳۳۹	۲۹۸	پانچ بد ذات جانور ہیں جن کو حرم میں بھی مار ڈالنا	"	"
"	قوم ثمود اور حضرت صالح کا بیان	۳۱۸	۳۴۲	۲۹۹	جب مکھی پانی میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے	"	"
"	اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا کیا تم اس وقت موجود	۳۱۹	"	"	پیغمبروں کے حالات میں	"	"
۳۸۸	تھے جب یعقوب مر رہے تھے	"	۳۴۴	۳۰۰	آدم اور اس کی اولاد کی پیدائش کا بیان	"	"
"	اللہ تعالیٰ کا فرمانا بے شک یوسف اور ان کے	۳۲۰	"	۳۰۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک	"	"
"	بھائیوں میں پر چنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں	"	۳۴۵	"	نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نشان بنایا ہوں	"	"
۳۹۲	حضرت ایوب علیہ السلام کا بیان	۳۲۱	۳۵۲	۳۰۲	روحوں کے جتنے میں جہنم جہنم	"	"
"	حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا بیان	۳۲۲	۳۵۲	۳۰۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا	"	"
"	اللہ تعالیٰ کا فرمانا فرعون والوں سے ایک	۳۲۳	۳۵۳	۳۰۴	نوح کا قوم کو عذاب سے ڈرانا۔	"	"
۳۹۳	ایماندار شخص کہنے لگا الخ	"	"	"	"	"	"
"	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے	۳۲۴	۳۵۵	۳۰۵	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا بیشک ایسا پیغمبروں میں سے تھا	"	"
"	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر تم نے موسیٰ کا قصہ سنا	۳۲۵	۳۵۶	۳۰۶	اور میں پیغمبر علیہ السلام کا بیان	"	"
۳۹۵	ہے اور اللہ نے موسیٰ سے بولی کہ باتیں کہیں	"	۳۵۸	۳۰۷	ہم و پیغمبر علیہ السلام کا بیان	"	"



صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ
۲۸۵	تجسّس دل غافل نہیں ہوتا تھا	۳۷۱	۱۴	پہلے باب سے متعلق	۲۵۸	۱۴
۲۸۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں کے بیان میں	۳۷۲	"	اسلم اور غفار اور مزنیہ، جہینہ اور اشیم قبیلوں کا بیان	۲۵۹	"
۵۱۹	اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر بھیجتے ہیں	۳۷۳	"	کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل ہے۔	۲۶۰	"
۵۲۰	مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی نشان چاہنا اور آپ کا شوق القہر کو دکھلانا	۳۷۴	"	زمرم کے قصے کا بیان	۲۶۱	"
۵۲۱	پہلے باب سے متعلق	۳۷۵	"	تھکان کا بیان	۲۶۲	"
۵۲۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابہ کی فضیلت	۳۷۶	"	جاہلیت کی سب باتیں کرنی منع ہیں	۲۶۳	"
۵۲۳	مہاجرین کی فضیلت	۳۷۷	"	خزاعہ کے قصے کا بیان	۲۶۴	"
۵۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم دینا	۳۷۸	"	عرب کی جہالت کا بیان	۲۶۵	"
۵۲۵	سب دروازے بند کر دو البو بکر کا دروازہ کھلا رہنے دو	۳۷۹	"	اپنے مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا	۲۶۶	"
۵۲۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیقؓ کی دوسرے صحابہ پر فضیلت	۳۸۰	"	جیشیوں کا بیان	۳۶۷	"
۵۲۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی و دست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر کو بناتا۔	۳۸۱	"	اپنے باپ دادوں کو برا کہلانا نجانا	۳۶۸	"
۵۲۸	پہلے باب سے متعلق	۳۸۲	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کا بیان	۳۶۹	"
۵۲۹	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۸۳	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین	۳۷۰	"
۵۳۰	کامیاب	۳۸۴	"	محمدؐ	۳۷۱	"
۵۳۱	پہلے باب سے متعلق	۳۸۵	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت کا بیان	۳۷۲	"
۵۳۲	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۸۶	"	پہلے باب سے متعلق	۳۷۳	"
۵۳۳	کامیاب	۳۸۷	"	مہر نبوت کا بیان	۳۷۴	"
				آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان	۳۷۵	"
				آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں	۳۷۶	"



صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۵۷۵	پہلے باب سے متعلق	۳۹۹	۱۴	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت	۳۸۷
۵۷۷	عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت	۴۰۰	۵۵۳	قصہ بیعت و حضرت عثمان پر صحابہ کا اتفاق کرنا	۳۸۸
۵۷۷	عمر بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت کا بیان	۴۰۱	۵۶۱	جناب انیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۸۹
۵۷۸	ابو علیہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۰۲	۵۶۵	حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر	۳۹۰
۵۷۹	مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان	۴۰۳	۵۶۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت	۳۹۱
۵۸۰	امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۴۰۴	۵۶۸	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت	۳۹۲
"	عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت	۴۰۵	۵۷۰	طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت	۳۹۳
۵۸۲	خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت	۴۰۶	۵۷۱	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت	۳۹۴
"	سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ کی فضیلت	۴۰۷	۵۷۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ کے ابو العاص بن ربیع تھے۔	۳۹۵
۵۸۵	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۰۸	۵۷۳	زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت	۳۹۶
۵۸۷	معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ	۴۰۹	۵۷۴	اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان	۳۹۷
۵۸۸	حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۴۱۰	۵۷۵		

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ
۱۴	۴۱۱	۱۵	۵۵۹	ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۱۴	۱۴
۶۰۳	۴۲۳	"	"	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	"	"
۶۰۵	۴۲۴	"	"	اسید بن حنفیہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی فضیلت	"	"
۶۰۶	۴۲۵	"	۵۹۳	انصار کی فضیلت کا بیان	۴۱۲	۱۵
"	۴۲۶	"	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں	۴۱۳	"
۶۰۷	۴۲۷	"	۵۹۴	جی انصار کا ایک آدمی ہوتا	"	"
۶۰۸	۴۲۸	"	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو	۴۱۴	"
"	۴۲۹	"	۵۹۵	بھائی بھائی بنا دینا	۴۱۵	"
۶۰۹	۴۳۰	"	۵۹۶	انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے	۴۱۶	"
۶۱۰	۴۳۱	"	۵۹۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم	۴۱۷	"
۶۱۱	۴۳۲	"	۵۹۸	کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں	۴۱۸	"
"	۴۳۳	"	"	انصار کے تابع اور لوگوں کی فضیلت	۴۱۹	"
"	۴۳۴	"	"	انصار کے گھر والوں کی فضیلت	۴۲۰	"
"	۴۳۵	"	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم	۴۲۱	"
۶۱۲	۴۳۶	"	۶۰۰	صبر کئے رہنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو۔	۴۲۲	"
"	۴۳۷	"	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین	۴۲۳	"
۶۱۳	۴۳۸	"	۶۰۱	کے لیے دعا کرنا	۴۲۴	"
۶۱۴	۴۳۹	"	"	اللہ تعالیٰ کا فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی	۴۲۵	"
۶۱۵	۴۴۰	"	"	حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے میں خود	۴۲۶	"
۶۱۶	۴۴۱	"	"	تنگی ہو۔	۴۲۷	"
۶۱۷	۴۴۲	"	"	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ	۴۲۸	"
۶۱۸	۴۴۳	"	۶۰۲	فرمانا ان کے نیک آدمی کی قتل کرو اور برے	۴۲۹	"

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھ سے جرحہ تکلیفیں اٹھائیں ان کا بیان	۴۵۴	۱۵	۴۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھ سے جرحہ تکلیفیں اٹھائیں ان کا بیان
۴۵۵	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ	۴۵۴	"	۴۵۵	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ
۴۵۶	سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ	۴۵۴	"	۴۵۶	سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ
"	جزوں کا بیان	"	"	"	جزوں کا بیان
۴۵۷	ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ	۴۵۴	"	۴۵۷	ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ
"	سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ	۴۵۴	"	"	سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ
۴۵۸	حضرت عمر کے مسلمان ہونے کا قصہ	۴۵۴	"	۴۵۸	حضرت عمر کے مسلمان ہونے کا قصہ
"	چاند پھٹ جانے کا بیان	۴۵۴	"	"	چاند پھٹ جانے کا بیان
۴۵۹	مسلمانوں کے حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان	۴۵۴	"	۴۵۹	مسلمانوں کے حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان
"	نباشی کی موت کا بیان	۴۵۴	"	"	نباشی کی موت کا بیان
۴۶۰	مشرکوں کا قسم کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا	۴۵۴	"	۴۶۰	مشرکوں کا قسم کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا
۴۶۱	ابوطالب کا قصہ	۴۵۴	"	۴۶۱	ابوطالب کا قصہ
۴۶۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت المقدس تک جانے کا قصہ	۴۵۴	"	۴۶۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت المقدس تک جانے کا قصہ
۴۶۳	معراج کا قصہ	۴۵۴	"	۴۶۳	معراج کا قصہ
۴۶۴	انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت کے پاس پہنچنا اور لیلیۃ العقبہ کی بیعت	۴۵۴	"	۴۶۴	انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت کے پاس پہنچنا اور لیلیۃ العقبہ کی بیعت
۴۶۵	تثنية بالخیر	۴۵۴	"	۴۶۵	تثنية بالخیر

# گیارہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب لوگوں سے زبانی شرط کرنا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھ کو یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن نثار نے خبر دی ان دونوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی اور ان میں ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے ابن جریج نے کہا مجھ سے یہ حدیث یعلیٰ اور عمرو کے سوا اوروں نے بھی بیان کی وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا ہم عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر سے جو جا کر ملے تھے وہ موسیٰ پیغمبر تھے پھر اخیر تک حدیث بیان کی خضر نے (موسیٰؑ سے) کہا میں نے نہیں کہا تھا تم میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکتے اور موسیٰ نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا اور شیخ کا سوال شرط کے طور پر اور تیسرا جان بوجھ کر موسیٰ نے غلط سے) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو نہ میرا کام مشکل بناؤ دونوں کو ایک ایک کا بلا خضر نے اس کو مار ڈالا پھر آگے چلے تو ایک دیوار دیکھی جو ٹوٹنے کو تھی خضر نے اس کو سیدھا کر دیا ابن عباس نے یوں پڑھا ہے ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔

بَابُ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ  
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامُ  
اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ  
مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ  
سَمِعْتُهُ يَحْدِثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ  
إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ  
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
صَبْرًا كَانَتْ الْأَوَّلَى نِسْيَانًا وَالْوَسْطَى شَرْطًا  
وَالثَّلَاثَةُ عُقْمًا قَالَ لَا تَوَاضِعْ فَنِي بَأْسِي  
وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيََا غُلَامًا  
فَقَتَلَهُ فَاَنْطَلَقَا فَوَجَدَا أَحَدًا امْرَأًا يُرِيدُ  
أَنْ يَنْقَضَ قَاتَمَهُ فَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَمَامَهُمْ مَلَكٌ۔

اے یعنی بنی اسرائیل اور کتب کے صورت زبانی کوئی شرط نہ تھا ۱۲۷۱ھ ترجمہ باب یہ ہیں سے نکلتا ہے ۱۲۷۱ھ یعنی جہت کئی علی ۱۲۷۱ھ سنہ  
یعنی ہجرت ۱۲۷۱ھ کے ابن عباس کی قرات میں یوں ہے اہم معنی دونوں کا ایک ہے نہ کے کا نام ابن کو خضر نے مار ڈالا بیسویں یا بیسویں تھا  
اور لکھا کہ اس کا گھلا کاٹ ڈالا یا سر کاٹ کر پھینک دیا یا لالت ماری یا اس کی ناف اکھڑی وہ مر گیا۔ بادشاہ کا نام جلدی تھا وہ کافر تھا ۱۲۷۱ھ سنہ



بَابُ الشَّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
جَاءَنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى  
سِتْرٍ أَدَانِي فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةً فَأَعْيَيْتَنِي  
فَقَالَتْ إِنَّ أَحِبَّوْا أَنْ أَعِدَّ هَالَهُمْ وَيَكُونُ  
وَلَاؤُكُمْ لِي فَعَلْتُ فَنَذَرْتُ بَرِيرَةَ إِلَى  
أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَاجْتَمَعَتْ  
مِنْ عِنْدِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَجْلِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ  
فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَمَعَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُ عَائِشَةَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِي  
لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَتَقَنَ فَعَلْتُ  
عَائِشَةَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاشْتَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا  
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُؤْبِطُ لَهُ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ  
شَرْطٍ فَضَاءَ اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَثَقُّ وَ  
إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَتَقَنَ.

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمَرْاعَةِ  
إِذَا اشْتَرَطْتُ أَخْرَجْتُكَ -

باب دلائل میں شرط لگانا

ہم سے اسٹیلیل نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انھوں  
نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت  
عائشہؓ سے انھوں نے کہا بریرہؓ میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے  
اپنے مالکوں سے نواذقیہ (چاندی) پر کتابت کی ہے۔ ہر سال ایک  
اذقیہ دینا عہد ہے تو میری مدد کرو حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیرے مالک  
پسند کریں تو میں نواذقیہ ان کو ایک دم گن دیتی ہوں اور تیری ولادت  
لوں گی بریرہؓ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا انھوں نے نہ  
مانا آخر وہ ان کے پاس سے لوٹ کر آئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے اپنے مالکوں سے تمہارا  
پیغام بیان کیا وہ نہیں سنتے کہتے ہیں ولاد ہم لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے یہ سن لیا اور حضرت عائشہؓ نے آپ سے سارا قصہ بیان  
کیا آپ نے فرمایا تو بریرہؓ کو خرید لے اور ولاد کی شرط انہی کے لیے  
کر لے (کہ تم ہی لینا) ولاد تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ حضرت  
عائشہؓ نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو)  
لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف اور اس کی خوبی بیان کی پھر فرمایا  
بعض آدمیوں کو کیا ہو گیا ہے (کچھ جنوں تو نہیں ہے) وہ ایسی شرطیں  
لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ نہیں ہے۔ جو شرط اللہ کی کتاب  
میں نہ ہو وہ لغو ہے اگر ایسی سو شرطیں ہوں اللہ کا جو حکم ہے وہی عمل  
کے زیادہ لائق ہے اور اللہ ہی کی شرط پکی ہے اور ولاد اسی کو ملے گی جو  
آزاد کرے۔

باب اگر زمین کا مالک مزارعت میں یہ شرط لگائے، کہ جب چاہے کاشتکار کو بے دخل کر دے۔

۱۵ دلا کے معنی اور پر بیان ہو چکے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اور پر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی مزارِ عتید میں کوئی مدت معین نہ کیے بلکہ زمین کا مالک یوں شرط کر کے کہ میں جب چاہوں گا تجھ کو بے دخل کر دوں گا۔ ۱۲ منہ

۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَحْيَى أَبُو عَسَانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدَعَ  
أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا  
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
عَامِلًا يَهُودِيًّا خَيْرَ عَلَى أُمُورِهِمْ وَقَالَ نِعَزُّكُمْ  
مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ  
إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعَدِي عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَدْ  
يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ  
غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَهُمْ كُنَّا وَقَدْ رَأَيْتُ  
إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنَا  
أَحَدُنِي إِلَى الْحَقِيقَةِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَتَخْرُجُنَا وَقَدْ أَقْرَبْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ  
ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتُ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَكُ  
إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قُلُوصَكَ  
لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَأَنِّي هَذِهِ هَذِهِ  
وَمِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ  
اللَّهِ فَأَجْلَا لَهُمْ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ

ہم سے ابو احمد (مراد ابن حمویہ) نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن یحییٰ ابو  
عسان کنانی نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے  
انھوں نے ابن عمر سے جب خیبر کے یہودیوں نے عبد اللہ بن عمر  
کے ہاتھ پاؤں مروڑ دیے (ٹیڑھے کر دیے) تو حضرت عمر خطیب بنے  
کو کھڑے ہوئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے  
یہودیوں سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک پروردگار  
تم کو یہاں رکھے گا ہم بھی تم کو قائم رکھیں گے۔ اور عبد اللہ بن عمر اپنا  
مال وہاں لینے گیا تو یہودیوں نے رات کو اس پر حملہ کیا اس کے  
ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تم ہی سمجھو خیبر کے یہودیوں کے سوا ہمارا  
کون دشمن ہے۔ وہی ہمارے دشمن ہیں ان ہی پر ہمارا گمان ہے  
میں ان کا وہاں سے نکال دینا مناسب سمجھتا ہوں جب حضرت عمرؓ  
نے یہ قصد کر لیا تو ابو حقیقہ یہودی کا ایک بڑا کان کے پاس آیا،  
کہنے لگائے امیر المؤمنین تم ہم کو نکالتے ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو ہم کو وہاں ٹھہرایا تھا اور ہم سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور شرط  
کر لی تھی (کہ تم ہمیں رہنا) حضرت عمرؓ نے کہا کیا تو سمجھتا ہے کہ میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گیا، آپ نے مجھ سے  
فرمایا تھا اس وقت تیرا کیا حال ہونا ہے جب تو خیبر سے نکالا جائے  
گا۔ راتوں رات تجھ کو تیری اونٹنی لیے پھرے گی۔ وہ کہنے لگا یہ  
تو ابو القاسم نے دل لگی سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے کہا اے  
خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے آخر حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو وہاں سے

۱۔ بعضوں نے کہا یہ ابو احمد محمد بن یوسف یسندی ہیں۔ بہر حال اس کتاب میں ان سے اور ان کے شیخ سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔  
۲۔ ہوا یہ کہ حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ بن عمرؓ کو خیبر بھیجا اس لیے کہ وہ وہاں کی پیداوار وصول کریں یہودی مردوں نے جو سکائوں  
سے جلتے ہیں ان کو کھینچیں دیا یا اگر ادیا اور ان کے جوڑوں پر مار لگائی ان کو ٹیڑھا کر دیا مردوں کا مار ان غیبتوں پر یہ کون سی سہا بگری ہو  
شجاعت ہے کہ لڑائی سے تو جان چرائیں بجائے ان کے اکاڑی رہیں اور فریب سے بند گان خدا کو ناحق ایذا پہنچائیں نامردوں کا شیوہ یہی جو  
۳۔ منہ سے پشیمردوں کا فرمودہ دل لگی نہیں ہو سکتا بلکہ آپؐ نے آئندہ کہ پیشگوئی فرمائی تھی جو اب پوری ہوئی، یہ آپؐ کا ایک  
معجزہ تھا۔ ۱۲۔ منہ

لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَا لَا ذَرِبَ لَهُ وَلَا عُدْوَةٌ  
مِنْ أَكْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حَتَّادُ  
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْسِبُهُ عَنْ تَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ -

**بَابُ الشَّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمَصَاحَةِ**  
مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشَّرُوطِ -

۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّمِ بْنِ  
تَحْرَمَةَ وَهَرْدَانَ يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مَنَّهُمَا  
حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَ أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدُودِ حَتَّى كَانُوا بَعْضُ  
الظُّرَيْفِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ  
بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَنِيمِ فِي خَيْلٍ لِقَرِيشٍ طَلِيعَةً  
تُحْدِثُ إِذَا دَانَ الْيَمِينَ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُمْ خَالِدًا  
حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَعْرَةِ الْجَبِينِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ  
نَذِيرًا لِقَرِيشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى إِذَا كَانَ بِاللَّيْثَةِ الَّتِي يُبْطِطُ عَلَيْهَا  
بَرَكَتُ بِهِ رَاجِلُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلَّ حَلَّ فَاحْتَمَتْ

تکال دیا۔ اور پیداوار میں جو ان کا حصہ تھا اس کی قیمت ان کو دلو  
دی کچھ نقد کچھ سامان دیا اونٹ پالان رسیاں وغیرہ اس حدیث کو  
حماد بن سلمہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے  
نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے مختصر طور پر۔

جہاد میں شرطیں لگانا اور کافروں کے ساتھ صلح کرنے  
میں اور شرطوں کا لکھنا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کسا مجھ سے  
عبد الرزاق نے بیان کیا کسا ہم کو معمر نے خبر دی کسا مجھ کو زہری نے  
کسا مجھ کو عروہ بن زہیر نے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان سے  
ان دونوں میں ہر ایک دوسرے کی روایت کو سچ بتلاتا ہے۔ ان دونوں  
نے کسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ کی صلح ہوئی اس زمانہ  
میں (مکہ کی طرف) نکلے ابھی رستے میں ہی تھے کہ آپ نے فرمایا خالد  
بن ولید قریش کے (دوسو) سواریے ہوئے غیم میں ہے یہ قریش کا  
مقدمہ الجیش (ہراول گارڈ) ہے تو تم داہنی طرف کا رستہ لو (تا کہ  
خالد کو خبر نہ ہو اور تم مکہ کے قریب پہنچ جاؤ) تو خدا کی قسم خالد کو انکی  
خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کے سواروں نے گرد کی سیاہی دیکھی  
خالد دوڑا قریش کو ڈرنے کیلئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلے جب اس گھاٹی  
پر پہنچے جہاں سے مکہ پر اترتے ہیں آپ کی اذنی بیٹھ گئی لوگ حل حل کہنے  
لگے لیکن وہ نہ بلی لوگ کہنے لگے فقصوا اڑ گئی، فقصوا اڑ گئی تھے آپ

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کا مال اگر کاشتکار کو کوئی قصور دیکھے تو اس کو بے دخل کر سکتا ہے گو وہ کام شروع کر چکا ہو مگر اس کے کام کا بدل دینا  
ہو گا جیسے حضرت عمر نے کیا بعضوں نے کہا مالکسی وقت بیدخل کر سکتا ہے جب کاشت پوری ہو جائے اور فصل کاٹ لی جائے ۲۔ یعنی سہ یہ واقعہ  
شعبہ جری کا ہے آپ پیر کے دن ذیقعدہ کے اخیر میں نکلے تھے۔ آپ کی نیت لڑائی کی نہ تھی بلکہ عمرہ کی نیت تھی آپ کے ساتھ صرف سات سو آدمی  
تھے اور ستر اذت قربانی کے ہر دس آدمی میں ایک اونٹ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے آپ نے ہسرن سفیان کو بطور  
جاسوسی کے قریش کی خبر لانے کے لیے روانہ کیا تھا اس رستے میں اگر بیان کیا کہ قریش کے لوگ آپ کے آنے کی خبر سن کر مذی طوی میں آن کر بیٹھے ہیں اور خالد  
جو ولید کے سواروں کو لیے ہوئے کراغ الغیم میں ہے اسکو غیم ہی کہتے ہیں یہ مقام مکہ سے صرف دو منزل پہلے ۱۲۔ منہ عرب لوگ حل حل اس وقت

نکلتے ہیں جبکہ اونٹ کھانا اور چھانٹنا نکلے ہر زمانہ ۱۱۔ منہ فقصوا اور اس کو اذنی کا نام ہے یہاں پر آپ نے فرمایا تھا یہاں پر اذنی جہاں میں آنے کے بعد آپ اس پر سوار ہو کر جہاد کی نیت

فَقَالُوا خَلَّاتِ الْقَصْوَاءُ خَلَّاتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ  
 الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّاتِ الْقَصْوَاءُ  
 وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخَلْقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَبَسَ الْفَيْلُ  
 ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْكُلُونِي خُطَّةٌ  
 يُعْظَمُونَ فِيهَا خُرُوفَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ  
 إِيَّاهَا ثُمَّ رَجَعَهَا فَوَيْدَتْ قَالَ فَعَدَلُ عَنْهُمْ  
 حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى شِدِّ قَلْبِلِ  
 الْمَاءِ يَتَبَوَّضُهُ النَّاسُ يَبْزُفُF  
 النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوا وَشَكُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ  
 كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللَّهِ  
 مَا زَالَ يَحِيشُ لَهُمْ بِالتَّوْبَى حَتَّى صَدَّوْا عَنْهُ  
 بَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بِدَيْلُ بْنُ رِقَاءٍ  
 الْحِزْجِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا  
 عَيْبَةً نَصَبَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ أَهْلِ تِمَامَةَ فَقَالَ إِنِّي نَزَعْتُ كَتَبَ بَنِي  
 وَغَامِرُ بْنُ لُؤَيٍّ نَزَعُوا أَعْدَادَ مِيَاةِ الْحُدَيْبِيَّةِ  
 وَمَعَهُمُ الْعَوْدُ الْمَطْفِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُونَ صَافَّةً  
 عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّا لَنَجِي لِقَتَالِ أَحَدٍ لَكِنَّا جُنَا مُقَاتِلِهِ  
 فَإِنْ قُرَيْشًا قَدْ هَكَّتْهُمْ الْحُوبُ وَاضْرَبَتْ بِهِمْ

نے فرمایا قصوا نہیں اڑی اور اس کی عادت بھی اڑنے کی نہ تھی، مگر  
 جس خدا نے اصحاب الفیل کو روکا تھا اسی نے قصوا کو بھی روک دیا پھر  
 فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مکہ والے مجھ سے  
 کوئی ایسی بات چاہیں جس میں اللہ کے حرم کی بڑائی ہو تو میں اسکو  
 منظور کر دوں گا۔ پھر آپ نے اس کو ڈانٹا وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ مکہ  
 والوں کی طرف سے ٹرگئے اور حدیبیہ کے پہلے کنارے ایک گڑھے پر  
 اترے جس میں پانی کم تھا لوگ تنویر اغوڑا پانی اس میں سے لیتے تھے۔  
 انھوں نے پانی کو ٹھہرنے ہی نہیں دیا سب کھینچ ڈالا اور آپ سے  
 پیاس کا شکوہ ہوا آپ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکالا  
 اور فرمایا اس کو اس گڑھے میں گاڑ دو۔ قسم خدا کی (تیر گاڑتے ہی) اس  
 کا پانی بڑے زور سے جوش مارنے لگا ان کے لوثنے تک یہی حال رہا  
 خیر لوگ اس حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے  
 کئی آدمیوں کو لیے ہوئے آن پہنچا۔ وہ تہامہ والوں میں آپ کا خیر خواہ  
 محرم راز تھا کہنے لگائیں نے کعب بن لؤیؓ اور عامر بن لؤیؓ کو چھوڑا  
 وہ حدیبیہ کے بہت پانی والے چشموں پر اترے ہیں ان کے ساتھ بچے  
 والی اونٹنیاں ہیں (یا بال بچے ہیں) وہ آپ سے لڑنا اور مکتہ سے  
 آپ کو روکنا چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا ہم تو کسی سے لڑنے نہیں آئے ہیں صرف عمرے کی نیت سے آئے  
 ہیں اور قریش کے لوگ لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں ان کو بہت  
 نقصان پہنچا ہے اگر ان کی خوشی ہے تو میں ایک مدت مقرر کر کے ان  
 سے صلح کرتا ہوں وہ دوسرے لوگوں کے معاملہ میں دخل نہ دیں اگر دوسرے

۱۔ تہامہ کہتے ہیں مکہ اور اس کے اطراف کی بستیوں کو یہ تہم سے نکلا ہے تہم کہتے ہیں گرمی کی شدت کو اور کہیں کو یہ ایک بڑا گرم مقام ہے اسلئے  
 اس کا نام تہامہ ہوا ۲۔ امنہ ۳۔ یہ قریش کے جد امی میں قریش کے لوگ جو مکہ میں تھے۔ انہی دونوں کی اولاد میں سے تھے ۴۔ امنہ ۵۔ عود لکھا  
 کے دو معنی ہیں ایک بچہ دار اونٹنیاں جو دو میل ہوتی ہیں اور دوسرے بال بچے دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ ان چشموں  
 ۶۔ زیادہ دن رہنے کے اسلئے سے آئے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ یہیں کھائیں پیئیں گے اور آپ سے لڑتے رہیں ۷۔ امنہ۔

فَإِنْ شَاؤُوا مَا دَتُهُمْ مَدَّةً وَيُخْلَوُا بَيْنِي  
وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرَ فَإِنْ شَاؤُوا أَنْ يَدْخُلُوا  
فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جُؤُوا  
إِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَاتِلَهُمْ  
عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفِرَ سَاعَتِي وَلَكِنْ هَذَا  
اللَّهُ أَمْرُهُ فَقَالَ بَدِيلُ سَابِلَتُهُمْ مَا نَقُولُ  
قَالَ فَاذْطَلِقْ حَتَّى أَفِي قُرَيْشًا قَالَ إِنْ قَدْ  
جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَنَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ  
قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تُعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا  
فَقَالَ سَفَهًا وَهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ نَعْبُرَكَ  
عَنْهُ بَشَى وَقَالَ دَوْرُ الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا  
سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا  
فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ  
يَا لَوْلِي قَالُوا بَلَى قَالَ أَوَلَسْتُ يَا لَوْلِي قَالُوا  
بَلَى قَالَ فَمِلْ نَحْمُوتِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ  
تَعْلَمُونَ إِنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عَكَاظٍ فَلَمَّا  
بَلَغُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ يَا أَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي  
قَالُوا بَلَى قَالَ إِنْ هَذَا أَقْدَعُ عَوْضَ لَكُمْ خُطَّةً  
سُرِّدُوا قَبْلُوهَا وَدَعُونِي لَزِينِهِ قَالُوا انْتَبِهْ  
فَاتَا وَفَعَلَ بِكُلِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ  
لِبَدِيلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ أَيُّ مُحَمَّدٍ  
أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتُ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ

لوگ مجھ پر غالب ہوئے تو ان کی مراد برائی اگر میں غالب ہوا تو ان کی خوشی  
چاہیں تو اس دین میں شریک ہو جائیں جس میں اور لوگ شریک ہوئے  
(یعنی مسلمان ہو جائیں) نہیں تو (چند روز) ان کو آرام تو لے گا۔ اگر وہ  
یہ بات نہ مانیں تو قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو اس  
دین پر ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن جائے اور اللہ مرد وہ اپنے  
دین کو پورا کرے گا۔ بدیل نے یہ سن کر کہا میں آپ کا پیغام ان کو پہنچاتا ہوں  
وہ قریش کے کافروں کے پاس گئے اور کہنے لگے ہیں اس شخص کے (انحضرت  
سما پاس سے آتا ہوں انہوں نے ایک بات کہی ہے کہو تو تم سے کہوں؟  
ان کے جاہل بے وقوف کہنے لگے ہم کو کوئی ضرورت ان کی بات سننے  
کی نہیں ہے جو عقل والے تھے کہنے لگے بھلا بتاؤ تو کیا بات سن کر آئے  
بدیل نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وہ  
ان کو سنا دیا تنہا میں عروہ بن مسعود ثقیفی کھڑا ہوا کہنے لگا میری قوم  
کے لوگو کیا تم مجھ پر باپ کی طرح شفقت نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ  
بہ شک رکھتے ہیں عروہ نے کہا کیا میں بیٹے کی طرح تمہارا خیر خواہ نہیں  
ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہے عروہ نے کہا تم مجھ پر کوئی شبہ  
رکھتے ہو انہوں نے کہا نہیں عروہ نے کہا تم کو معلوم نہیں میں نے عکاظ  
والوں کو تمہاری مدد کے لیے کہا تھا جب وہ یہ نہ کر سکے تو میں اپنے  
بال بچے جن لوگوں نے میرا کہنا سنا ان کو لے کر تمہارے پاس آگیا انہوں  
نے کہا بے شک عروہ نے کہا اس شخص یعنی بدیل نے تمہاری بہتری کی  
بات کہی ہے۔ مجھ کو محمد کے پاس جانے دو قریش نے کہا اچھا جاؤ  
عروہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنے  
لگا۔ آپ نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو بدیل سے کی تھی۔ عروہ  
یہ سن کر کہنے لگا محمد بتاؤ تو اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل تباہ کر دیا  
(تو کون سی اچھی بات ہوئی) تم نے کسی عرب کے شخص کو سنا



يَا حَذِرَ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَنَاهُ أَهْلَهُ قَبْلَكَ دَانُ  
تَكُنِ الْاُخْدَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَسْهَى دُجُوهاً وَإِنِّي  
لَأَرَى أَشْوَاباً مِنَ النَّاسِ خَلِيقاً أَنْ يَفْتَرُوا  
وَيَدْعُواكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ اْمْصَصْ بِبَطْنِ  
الْأَلَايَةِ أَخْبُنْ نَفْسَهُ عَنْهُ وَنَدَّ عَهُ فَقَالَ مَنْ ذَا  
قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا  
يَدُكَ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِمَا لَا جَبْتُكَ  
قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكَلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِحُجَّتِهِ وَالْمُخْبِرَةُ بِنُ شُعْبَةَ  
فَأَتَتْ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمَغْفَرُ فَكَلَّمَا أَهْوَى  
عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى حُجَّتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَحَابَ يَدُكَ يَنْعَلُ السَّيْفُ فَقَالَ لَهُ أَخَذَ  
يَدَكَ عَنْ حُجَّتِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا  
قَالُوا الْمُخْبِرَةُ بِنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ عَدُوُّ  
أَكُنْتُ أَسْعَى فِي غَدْرِكَ وَكَانَ الْمُخْبِرَةُ  
صَحَبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَفَعَلْتُمْ وَأَخَذَ  
أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا  
الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ انْ عُرْوَةُ جَعَلَ

ہے تم سے پہلے جس نے اپنی قوم کو تباہ کیا ہو اور جو کہیں دوسری بات  
ہوئی (یعنی قریش غالب ہوئے) تو میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں  
کے منہ دیکھتا ہوں یہ پنجیل لوگ یہی کریش گئے تم کو چھوڑ کر پل دیں گے  
یہ سنکر ابو بکر صدیق (ؓ) کو غصہ آیا انہوں نے کہا بے جالات کا منہ چاٹ  
کیا ہم حضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے عروہ نے بوجھایہ کون ہے ؟  
لوگوں نے کہا یہ ابو بکر نہیں عروہ نے کہا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا ہر  
کام میں نے بدلہ نہیں کیا ہے تو میں تم کو جواب دیتا، خیر پھر عروہ باتیں  
کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آنحضرت کی مبارک دائرہی تمام  
لیتا۔ اس وقت مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے ہوئے آپ کے پاس سر پر  
کمرے تھے۔ ان کے سر پر خود تھا جب عروہ اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی دائرہی (مبارک) کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ تلوار کی کوئی  
اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے اپنا ہاتھ آپ کی دائرہی سے الگ  
رکھ۔ آخر عروہ نے اوپر میراٹھا کر دیکھا اور پوچھایہ کون شخص ہے  
لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ عروہ نے کہا ارے دغا باز کیا میں  
نے تیری دغا بازی کی سزا سے مجھ کو نہیں بچایا ہوا یہ تھا کہ مغیرہ  
جاہلیت کے زمانے میں کافروں کی ایک قوم کے پاس رہتے  
تھے۔ پھر ان کو قتل کر کے ان کا مال لوٹ چلے آئے۔ اور  
مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
تیرا اسلام تو قبول کرتا ہوں لیکن جو مال تو لایا ہے اس سے مجھ کو  
عرض نہیں (کیونکہ وہ دغا بازی سے ہاتھ آیا ہے۔ میں نہیں لے سکتا)  
خیر پھر عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دونوں

لے پنجیل یعنی مختلف قوموں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان مختلف قوموں کے تھے یعنی رومی، حبشی، فارسی، ہندی، قحطی، ہندو، ہندو  
لات، مشرکوں کا بت تھا ابو بکر نے فرمایا اپنے مہبود کی شرمگاہ جو کل کہیں یہ خیال بھی نہ کر لو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پل دینگے  
مالا نکالات کوٹنا نہ تھا۔ مشامورت کو ہوتا ہے ابو بکر کی مراد یہ تھی اپنی ماں کا مٹنا جو ستارہ مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدلہ اس کے مہبود کا نام لیا تاکہ  
اور زیادہ اسکی حقارت ہو ۱۱۱۱۱۱ اس قوم کے لوگوں نے مغیرہ کی قوم پر حملہ کیا دونوں میں لڑائی ہوئے والی حق مگر عروہ نے بیچ بچاؤ کر لیا  
ان کو دست پر راضی کر دیا کچھتے ہیں مغیرہ عروہ کے پیچھے تھے ۱۱۱۱۱۱

يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبُونَ  
قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَخْشَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَخْشَعُونَ إِلَّا وَقَعْتُمْ فِي كَيْفٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ  
فَدَلَّكُمْ بِمَا وَجَّهَهُ وَجْهَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَأُوا  
أَمْرَهُ وَإِذَا نَوَصَّاهُمْ كَادُوا يَفْتَتِلُونَ عَلَى وَصْوَيْهِ  
وَإِذَا أَمَرَهُمْ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَنَاجِدُونَ  
إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهَا فَقَالَ  
أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ دَفَعْتُ عَلَى الْمَلُوكِ دَفْعَتِي  
عَلَى قِيَصَرٍ وَكِسْرَى وَالتَّجَابُثِيِّ وَاللَّهِ إِنْ دَأَيْتُ  
مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا أَوَاللَّهِ إِنْ  
تَخْشَعُونَ تَخْشَعُونَ إِلَّا وَقَعْتُمْ فِي كَيْفٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَّكُمْ  
بِمَا وَجَّهَهُ وَجْهَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَأُوا  
أَمْرَهُ وَإِذَا نَوَصَّاهُمْ كَادُوا يَفْتَتِلُونَ عَلَى وَصْوَيْهِ  
وَإِذَا أَمَرَهُمْ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَنَاجِدُونَ  
إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَرَأَيْتُهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ  
خُطْبَةً رُشِدٍ فَأَقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي  
كِنَانَةَ دَعَاؤِي إِلَيْهِ فَقَالُوا آمَنَ بِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ  
قَوْمٍ يُعْظِمُونَ الْبُذُنَ فَأَبْعَثُوهُ لَهُ فَبُعِثَتْ

آنکھوں سے گھورنے لگا۔ راوی نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے جب کھنکارا اور بلغم نکالا تو آپ کے اصحاب میں  
کسی نے بھی اپنے ہاتھ پر لیا اور اپنے منہ اور بدن پر نکل لیا بطور  
تبرک کے اور جب آپ نے کوئی حکم دیا تو لپک کر آپ کا حکم بجا  
لانے کو پہلے اور جب آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے  
لیے قریب تھا کہ ٹھمریں اور جب آپ نے بات کی تو اپنی آوازیں پست  
کر لیں اور ادب سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے تھے خیر عروہ اپنے ساتھیوں  
کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا میں تو بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں  
اور دردم اور ابران اور حبش کے بادشاہ پاس بھی خدا کی قسم میں نے تو نہیں  
دیکھا کہ کسی بادشاہ کے لوگ اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں۔ اگر انھوں نے  
نھو کا تو کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور اپنے منہ اور بدن پر نکل لیتا  
ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتا ہے تو لپکتے ہوئے فوراً ان کا حکم  
بجالاتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کے لیے قریب  
ہوتا ہے ٹھمریں گے جب وہ بات کرتے ہیں یہ اپنی آوازیں پستی  
کر لیتے ہیں ادب اور تعظیم سے ان کو گھور کر نہیں دیکھتے محمد نے جو بات  
کہی ہے وہ تمہارے فائدے کی ہے اس کو مان لو بنی کنانہ کا ایک شخص  
بولتا مجھے ان کے پاس جانے دو لوگوں نے کہا اچھا حاجب وہ آل  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے پاس آیا تو آپ بول اٹھے  
یہ شخص جو آ رہا ہے ان لوگوں میں سے ہے جو بیت اللہ کی قربانی کی عظمت کرتے  
ہیں تو قربانی کے جانور اس سامنے کر دو وہ جانور اس کے سامنے لائے گئے اور

آپ دین اور دنیا دونوں کے بادشاہ تھے دنیا کے بادشاہوں کی حقیقت ہی کیا ہے وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ان میں کوئی ذاتی فضیلت  
نہیں اگر کوئی ان کی تعظیم بھی کرتا ہے تو دوسرے یا مطلب ہے دل میں ہراساں کو سننے دیتے ہیں اور پیٹ پیچھے گائیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں پیغمبر صاحب  
کی تعظیم ہر مومن کے دل میں ہے اور مومن جان و مال آپ پر قربان کرنا اپنی سادات سمجھتا ہے ۱۲ منہ سالہ اس کا نام طلیس بن علقمہ حادثی تھا وہ  
مشیون کا سردار تھا ۱۲ منہ سالہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ قربانی کا جانور دیکھ کر اس کا دل نرم ہوگا اور اپنی قوم سے جا کر سفارش کرے گا یہ لوگ عمرے  
پہننے گئے ہیں ان کا کہنے سے روکنا مناسب نہیں ہے اور اس طرح بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے ۱۲ منہ

لَهُ وَاسْتَقْبَلُوا النَّاسَ يُكَلِّمُونَ فَلََمَّا رَأَى ذَلِكَ  
 قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا بَعَثَنِي لِهَؤُلَاءِ نَاصِيَةً يُصَدُّوْنَ  
 عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَهْوَائِهِمْ قَالَ رَأَيْتُ  
 الْبُذُنَ قَدْ قُتِلَتْ وَاسْتَعِدْتُ فَمَا رَأَى أَنِ  
 يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ  
 لَهُ مَكْرُزُ بْنُ حَفِصٍ فَقَالَ دَعُونِي أَرْتِيهِ فَقَالُوا  
 أَتَيْتَهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَكْرُزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ  
 يُكَلِّمُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ  
 يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعَكُمْ فَاخْبُرُونِي  
 أَيُّوْبُ عَنْ عِلْمِ مَرَّةٍ أَتَى لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ  
 عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَمِعْتُ  
 لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الرَّهْزِيُّ فِي  
 حَدِيثِهِمْ فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ  
 الْكُتُبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ  
 أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنْ الْكُتُبُ  
 بِأَسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ  
 وَاللَّهِ لَا تَكْتُبُهُمْ إِلَّا بِالْبِسْمِ اللَّهُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتُبُ بِأَسْمِكَ اللَّهُمَّ  
 ثُمَّ قَالَ هَذَا مَا قَضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
 اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ

محبہ نے لبیک پکارنے ہوئے اس کا استقبال کیا جیسا کہ نمبر ۱۱ دیکھا کہ کھڑا  
 سبحان اللہ ان لوگوں کو کہنے سے روکنا مناسب نہیں اور اپنی قوم والوں پاس لوٹ  
 گیا بولا انھوں نے گلی میں میں نے بار پڑے کوئی چرے دیکھائیں تو بیت اللہ سے  
 ان کا روکنا مناسب نہیں جانا پھر ان میں مکرم بن حفص ایک شخص تھا وہ  
 اٹھا وہ کہنے لگا مجھ کو جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جاوہ جب آیا تو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بدکار شخص ہے خیر وہ آپ سے بابتیں کرنے لگا اس کے بات کہنے  
 میں سہیل بن عمرو نامی ایک اور شخص قریش کی طرف سے آئے پہنچا سمر نے کہا مجھ  
 کو ایوب نے خبر دی اجوں نے عکرمہ سے کہ جب سہیل بن عمرو آیا آپ نے  
 (خالی نیک کے طور پر) فرمایا اب تمہارا کام سہیل ہو گیا (بن گیا) معمر نے کہا  
 نہ ہری نے کہا سہیل کہنے لگا اچھا لائیے جاے اور تمہارے درمیان یک  
 صلح نامہ لکھا جائے آپ نے منشی کو بلایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 سہیل کہنے لگا رحمن میں نہیں جانتا کون ہے لیکن عرب کے دستور کے  
 موافق (شرع میں) باسمک اللہم لکھو لیے جیسے پہلے آپ ہی لکھوایا کرتے  
 تھے مسلمان (لوگوں کو خدا کی وہ) کہنے لگے ہم تو قسم خدا کی بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم ہی لکھوائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منشی) سے فرمایا  
 باسمک اللہم ہی لکھ پھر یوں لکھوایا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے  
 رسول آنا لکھو انا تھا کہ سہیل بولا خدا کی قسم اگر ہم کو یقین ہو تا کہ آپ اللہ  
 کے رسول ہیں تو آپ کو کہنے سے کہیں نہ روکتے نہ آپ سے لڑتے یوں لکھو لیے جس  
 پر محمد عبد اللہ کے بیٹے یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں  
 اگر تم مجھ کو جھٹلاتے ہو خیر محمد بن عبد اللہ ہی لکھو نہ ہری نے کہا اپنے جو جھگڑا وہ  
 کیا وہ اس وجہ سے کہ آپ پہلے فرما چکے تھے قریش مجھ سے کوئی ایسی بات نہیں  
 گے جس سے اللہ کے ادب والی چیزوں کی تعظیم ہو تو میں بے تامل منظور کروں  
 گا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگے یہ لکھوایا محمد عبد اللہ کے

۱۱۔ یہ منشی جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب سے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی نبوت سے پہلے آپ خطوں میں باسمک اللہم لکھواتے تھے ۱۲ منہ  
 ۱۵ جب آپ کی اونٹنی قصود راستے میں بیٹھ گئی تھی ۱۲ منہ۔

اللَّهُ مَلَصَدًا نَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتِلَنَا وَلَا لَكِنْ  
 الْكُتُبُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي كَرِسُوعُ اللَّهِ فَإِنْ كَذَبْتُمُونِي  
 الْكُتُبُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ التَّوْهِيذِيُّ وَذَلِكَ  
 لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُ لَوْ تَنِي خُطَّةٌ يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ  
 اللَّهِ إِلَّا أَعْطِيَتْهُمْ أَيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخْلُوَيْنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ  
 فَتُطَوَّ بِه فَقَالَ سَهْمٌ لَوْلَا اللَّهُ لَا تَتَّخِذُ الْعَرَبُ  
 أَنَا أَخَذَ تَا صُغُفَةً وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعِلْمِ الْمُقْبِلِ  
 فَكَلِّبَ فَقَالَ سَهْمٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مَتَا  
 رَجُلٌ تَمَانٍ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَّ دَنَّةَ الْبَيْتِ  
 قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يَرُدُّ إِلَى الْمَشْرِقِ  
 وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا بَيْتًا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا دَخَلَ  
 أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهْمٍ بَنَ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ فِي تَبَوُّذِهِ  
 وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ بَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ  
 أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سَهْمٌ هَذَا أَيُّ مُحَمَّدٍ قُلْ  
 مَا أَقْرَبِيكَ عَلَيْكَ إِنْ تَرَدَّ إِلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ لِكَتَابٍ بَعْدُ قَالَ فَوَلَّى اللَّهُ  
 إِذَا لَمْ أَصَاحِبْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْزُهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجْزِيهِ لَكَ  
 قَالَ بَلَى فَأَفْعَلُ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مَكْرُورٌ  
 بَلْ قَدْ أَجْزَنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ  
 الْمُسْلِمِينَ أَمَرُوا إِلَى الْمَشْرِقِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا  
 أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عَذَّبَ عَذَابًا

بیٹے نے اس پر صلح کی کہ تم لوگ ہم کو بیت اللہ میں جلنے دو گے، ہم  
 وہاں طواف کریں گے۔ سہیل نے کہا (یہ نہیں ہو سکتا) اگر ہم تم  
 کو بھی جلانے دیں تو سارے عربوں میں یہ چرچا ہو جائے گا ہم دب گئے  
 لیکن تم سال آئندہ آؤ (حج کرو) خیر پھر کھنا شروع ہوا تو سہیل  
 نے کہا یہ شرط بھی مکہ ہم میں سے اگر کوئی شخص گو تمہارے دین پر ہو  
 تمہارے پاس آجائے تو تم اس کو ہمارے پاس پھیر دو گے مسلمانوں  
 نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر آئے، اور  
 مشرکوں کے حوالے کر دیا جائے۔ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے اتنے  
 میں سہیل بن عمرو کا بیٹا ابو جندل پاؤں میں بیڑیاں پہنے ہوئے  
 آہستہ چلتا ہوا آیا وہ مکہ کے نشیب کی طرف سے نکل بھاگا تھا  
 اس نے اپنے تئیں مسلمانوں پر ڈال دیا (ان کی پناہ چاہی) سہیل  
 نے کہا محمد یہ پہلا شخص ہے جو شرط کے موافق تم کو پھیر دینا چاہیے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو صحنہ پر را  
 نکھا بھی نہیں گیا (ابھی اس شرط پر عمل کیسے ہو سکتا ہے) سہیل نے کہا  
 تو پھر صلح ہی نہیں کرنے کا کبھی نہیں کرنے کا۔ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا خاص ابو جندل کی پروانگی دے  
 سہیل نے کہا میں کبھی نہیں دینے کا آپ نے فرمایا نہیں دے  
 وہ بولا نہیں دیتا مگر بولا اچھائیں پروانگی دیتا ہوں۔  
 (لیکن اس کی بات نہ چلی) آخر ابو جندل کہنے لگا  
 (یہ کیا غضب ہے) میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور  
 کافروں کے حوالے کیا جاتا ہوں۔ دیکھو مجھ پر  
 کیا کیا سختیاں ہوئی ہیں۔ اور اس کو اللہ  
 کی راہ میں سخت تکلیف دی گئی تھی۔ حضرت عمر  
 خطابؓ کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میں آنحضرت صلی اللہ

ﷺ پر جو کچھ بیڑیاں پاؤں میں پڑی تھیں اس لیے جدی چل نہیں سکتا تمام منہ سٹہ بیٹے اور جو کوئی مسلمان ہو کر آئے گا اس کو بے لینا ابو جندل  
 کو جانے دے اسکو چھوڑ دے ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ مکرز کو اختیار نہ تھا مسلمان سہیل کی رائے پر نکھا جاتا تھا ۱۴ منہ۔

شَدِيدًا فِي اللَّهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَيْتَ  
 نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتُ بِنَبِيٍّ  
 اللَّهُ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّوْنَا  
 عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نَعْبُدُ الذَّنْبَ  
 فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ لِي دُسُورُ اللَّهِ وَلَسْتُ  
 أَغْصِيهِ وَهُوَ تَصَرُّعِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتُ  
 تُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَأُ فِي الْبَيْتِ فَتَطُوفُ بِهِ  
 قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَا ثَانِيهِ الْعَامِ  
 قَالَ قُلْتُ لَا تَأْتِيكَ آيَتُهُ وَ  
 مُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ  
 فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللَّهِ  
 حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نَعْبُدُ الذَّنْبَ  
 فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ  
 لَوْ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ  
 بِعَصِي رَبِّهِ وَهُوَ تَصَرُّعُهُ فَاسْتَمْسَكَ  
 بِعِزِّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ  
 كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَا سَنَأُ فِي الْبَيْتِ وَتَطُوفُ  
 بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَا ثَانِيهِ الْعَامِ  
 قُلْتُ لَا تَأْتِيكَ آيَتُهُ وَتَطُوفُ بِهِ قَالَ  
 الرَّهْزَرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالًا  
 قَالَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قِضْيَةِ الْكِتَابِ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَاصِحِيهِ  
 قُومُوا فَأَحْمِلُوا ثُمَّ احْمِلُوا قَالَ فَوَاللَّهِ كَأَنَّمَا

کے پاس آیا میں نے کہا کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں آپ  
 نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن  
 ناحق پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا بے شک میں نے کہا تو پھر ہم  
 اپنے دین کو کیوں ذلیل کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول  
 ہوں اور میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا وہ میری مدد کرے  
 گائیں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ ہم کعبے پاس پہنچیں گے، اور  
 طواف کریں گے آپ نے فرمایا بے شک مگر میں نے یہ  
 کب کہا تھا کہ اسی سال یہ ہو گا میں نے کہا حقیقت میں آپ نے  
 یہ تو نہیں فرمایا تھا آپ نے فرمایا تو تم کعبے کے پاس (ایک دن  
 ضرور) پہنچو گے اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں  
 حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا یہ اللہ کے سچے پیغمبر  
 نہیں ہیں انھوں نے کہا بے شک میں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور  
 ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں انھوں نے کہا کیوں نہیں میں نے  
 کہا پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔ ابو بکرؓ نے کہا بھلے آدمی  
 وہ اللہ کے پیغمبر ہیں اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتے، اللہ  
 ان کا مددگار ہے جو آپؐ حکم دیں بجا لایوں کہ خدا کی قسم آپؐ حق  
 پر ہیں میں نے کہا آپؐ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ  
 پاس پہنچیں گے طواف کریں گے ابو بکرؓ نے کہا بیشک لیکن آپؐ نے  
 کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہو گا میں نے کہا نہیں یہ تو نہیں کہا تھا۔ انھوں  
 نے کہا تو ایک دن تم کعبے پاس پہنچو گے طواف کرو گے۔ زہری نے  
 کہا حضرت عمرؓ نے کہا یہ جو بے ادبی کی میں نے گفتگو کی اس گناہ کو  
 اتارنے کے لیے میں نے کئی نیک عمل کیے۔ خیر جب صلحنامہ  
 لکھ کر پورا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

اسے بطور کفارت کے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان الحسنات یذہبن السیئات" گو عمرؓ کی نیت خیر تھی لیکن یہی منظور تھا کہ اسلام کی ذلت نہ  
 ہو مگر آنحضرتؐ کا بار بار اصرار کرنا اور اپنی دلتے پر اسے رہنا انھوں نے گناہ سمجھا جس کی دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ (بقیہ آگے)

مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَلَمَّا لَمْ يَقْعُدْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى  
أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ  
النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا بَنِي اللَّهِ  
أَتُحِبُّ ذَٰلِكَ أَخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُوا أَحَدًا  
مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرِبُوا ذَكَرَ  
وَتَذَعُوا حَالَكُمْ فَيَحْلِقَكُمْ فَخَرَجَ فَلَمْ  
يُكَلِّمُوا أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى تَعَلَ ذَٰلِكَ نَحَرَ  
بُذْنَةٍ وَدَعَا حَالَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا  
ذَٰلِكَ قَامُوا فَتَحَرَّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحِلُّ  
بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا  
ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ  
مِنْ هَاجِرَاتٍ فَاصْبِرْنَ لَهُنَّ حَتَّى يَبْلُغَ بَعْضُهُنَّ  
الْكُفْرَ فَوَقْلُكُمْ يَوْمَئِذٍ أَمْرَاتٍ بَرَّكَاتًا  
لَهُ فِي الشَّرِّ فَتَزَوَّجُوا أَحَدَهُنَّ مَخْوَئًا  
بُنَى ابْنِ سَفْيَانَ وَالْأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ  
ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَكْرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

بقیہ حاشیہ

اصحاب سے فرمایا اٹھو اونٹوں کی نحر کرو۔ سر منڈواؤ کوئی یہ سن کر  
نہ اٹھا یہاں تک کہ تین بار آپ نے یہی فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا  
تو آپ بنی امی سلمہ کے پاس گئے۔ اور ان سے لوگوں کی  
شکایت کی، ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے  
ہیں کہ لوگ ایسا کریں۔ تو ایسا کیجئے کہ آپ کسی سے کچھ نہ کہیے، اٹھ  
کر اپنے اونٹوں کو نحر کر ڈالئے اور حجام کو بلا کر حجامت بنوائیے،  
آپ اٹھے اور کسی سے بات نہیں کی۔ اپنے اونٹوں کو نحر کیا اور  
اصلاح ساز کو بلا کر سر منڈایا، جب لوگوں نے آپ کو ایسا کرتے  
دیکھا سب اٹھے اور نحر کیا اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے  
لگے، قریب تھا کہ ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو ہلاک کریں  
خیر اس کے بعد چند مسلمان عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں،  
اللہ نے (سورہ محمد کی) یہ آیت اتاری مسلمانوں جب مسلمان عورتیں  
ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کو جانچو اخیر آیت بعصم الکوافر  
تک حضرت عمرؓ نے اس دن اپنی دو مشرک عورتوں کو طلاق دے  
دی۔ ان میں سے ایک سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا۔  
اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم مدینہ کو لوٹ گئے اس کے بعد (مکہ سے) ایک شخص  
ابو بکرؓ نامی مسلمان ہو کر آنحضرتؐ کے پاس آیا وہ قریشی تھا، قریش  
لوگوں نے اس کو واپس بلانے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا، اور

نے کہا رات کو دین میں لغو سمجھو یعنی اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرو اس کے خلاف جو راتے ہو اس کو پہاڑ میں جھونکو اس قول سے حضرات متقلدین  
کو سبق لینا چاہیے حضرت عمرؓ کی رائے پر خلاف حدیث لغو اور قابل کفارہ اور استفادہ عقہم ہی تو دوسرے مولویوں کی رائے حدیث کے  
پر خلاف کیوں لغو اور بوجہ نہ ہوگی ۱۲۱ منہ ۱۵۰ صحابہ کا نہ اٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نیت سے نہ تھا معاذ اللہ بلکہ وہ یہ  
سمجھ کر دیر کیے کہ شاید اللہ کی طرف سے کوئی نیا حکم آپ پر اتارے جس سے یہ تجویز منسوخ ہو جائے اور انکا احرام نہ ٹوٹے ۱۲۱ منہ ۱۵۰ اس  
کا یہ مطلب نہیں کہ یہ عورتیں حدیبیہ میں آئیں بلکہ آپ کے لوٹ جانے کے بعد مدت صلح کے اندر یہ عورتیں آئی تھیں ۱۲۱ منہ ۱۵۰  
۱۵۰ یعنی کافر عورتوں سے نکاح کا تعلق نہ رکھو۔ ۱۲۱ منہ ۱۵۰ ابو بکرؓ کا نام قتیبہ یا عبید تھا ۱۲۱ منہ ۱۵۰ یہ دو شخص  
غنیس بن جابر اور ایک اس کا غلام کوثر تھے ۱۲۱ منہ۔



وَهُوَ مُسَلَّمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالَا  
 اَلْعَهْدُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا قَدْ قَعَا اِلَى الرَّجُلَيْنِ  
 فَنُحَرِّجَاهُ حَتَّى يَلْقَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَرْكُوْا يَا كَلْبُونَ  
 مِنْ تَسَرُّ لَهُمْ فَقَالَ ابُو بَصِيْرٍ لِّاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ  
 وَاللّٰهِ اِنِّي لَا رَاى سَيْفَكَ هَذَا اَيَا فُلَانٍ جَيْدًا  
 فَاَسْتَلَّهُ الْاُخْرَى فَقَالَ اَجَلٌ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بَجِيْدٌ  
 لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ ابُو بَصِيْرٍ  
 اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضْرَبَهُ  
 حَتَّى بَرَدَ وَقَرَأَ الْاُخْرَى حَتَّى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ  
 الْمَسِيْحُ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَاَهُ لَقَدْ رَاى هَذَا اَذْعَرًا  
 فَلَمَّا اَنْتَهَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَرَاقِي لَمَقْتُوْلٍ  
 فَجَاءَ ابُو بَصِيْرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ اَلَّهَ  
 اَدُوِّي اللّٰهُ ذِمَّتَكَ قَدْ دَدَدْتُ نَبِيَّ الْيَوْمِ ثُمَّ  
 اَنْجَلَنِي اللّٰهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ اِمَمٍّ مِسْعَرٍ حَرْبٍ  
 لَوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ  
 اَنَّهُ سَيُدْرِي الْيَوْمَ فَنُحِرَ حَتَّى اَتَى سَيْفَ  
 الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْقُلُ مِنْهُمْ ابُو جَنْدَلٍ  
 ابْنُ سَهْمٍ فَلَمَّحَ بِاَبِي بَصِيْرٍ فَجَعَلَ  
 لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ  
 اِلَّا لَمَّحَ بِاَبِي بَصِيْرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ  
 عَصَابَةٌ قَوَالَهُ مَا يَنْمَعُونَ بِعِيْرِ خَرَجَتْ

کہنے لگے جو عہد ہم میں اور آپ میں ہے اس کے موافق عمل کیجئے  
 آپ نے ابو بصیر کو ان دو شخصوں کے ساتھ کر دیا وہ اس کو لے کر نکلے  
 جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک درخت کے تلے ٹھہر کر کھجوریں جو ان  
 کے ساتھ تھیں کھانے لگے ابو بصیر نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا  
 قسم خدا کی تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے، اس نے سونت کر  
 کہا بے شک عمدہ ہے۔ میں اس کو اگر چاکا ہوں۔ ابو بصیر نے کہا ذرا مجھے  
 دکھینے دو۔ اس نے دیدی۔ ابو بصیر نے اس کو مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ اس کا  
 ساتھی ڈر کے مارے بھاگا۔ مدینہ پہنچا مسجد میں بھاگتا ہوا آیا۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ ڈرا ہوا مظلوم ہوتا ہے۔ جب  
 وہ آپ کے پاس پہنچا تو کہنے لگا۔ قسم خدا کی میرا ساتھی مارا گیا۔ اور میں  
 بھی نہیں بچوں گا۔ اتنے میں ابو بصیر بھی آپہنچا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہ  
 آپ کا عہد اللہ نے پورا کر دیا۔ آپ نے مجھے پھیر دیا۔ مگر اللہ نے مجھ کو ان  
 سے نجات دلوائی۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مادر غطا  
 لڑائی بھڑکانا چاہتا ہے۔ اگر کوئی اس کی مدد کرے۔ یہ سنتے ہی ابو بصیر  
 سمجھ گیا۔ کہ آپ پھر اس کو لوٹا دیں گے۔ اور سیدھا نکل کر  
 سمندر کے کنارے پہنچا۔ ابو جندل بھی مکہ سے بھاگ کر ابو بصیر  
 سے آن کر مل گیا۔ اب جو قریش کا آدمی مسلمان ہو کر نکلتا وہ  
 ابو بصیر کے پاس چلا جاتا۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ ایک  
 جتھہ جمع کیا، انھوں نے قسم خدا کی یہ شروع کیا کہ قریش کا جو  
 قافلہ شام کے ملک کو آجاتا اس کو رستے میں وہ  
 روکتے اور لوٹ مار کرتے، آخر قریش نے  
 (مجبور ہو کر) ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 اللہ اور ناطہ رشتہ کی قسمیں دے کر کہلا  
 بھیجا کہ آپ ابو بصیر کو بلا بھیجیں اور اب سے

ملہ یہ وہی امہ کا ترجمہ ہے۔ ہم کو اس سے بہتر ترجمہ نہیں ملا۔ لفظی معنی یہ ہیں، اس کی ماں کی کبھی بیٹے بدر نصیب پیدا ہوئے اپنی ماں کا نام بدنام کیا ۱۲ منہ

لَقَدْ نَزَّلَ إِلَى السَّامِ إِلَّا عَتَرُوا هَا فَفَعَلُوا هُمْ وَ  
أَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَازَعُوا لَهُ بِاللَّهِ وَالرَّحْمَنِ  
لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ مِنْ قَارِئِ الْبَيْتِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّيَدَ بِكُمْ  
عَنْهُمْ بَيْطُنَ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ  
حَتَّى بَلَغَ الْحِمْيَةَ حِمْيَةَ الْحَجَرِ هَيْئَةً وَكَانَتْ  
حِمْيَتُهُمْ فَأَيُّهُمْ لَمْ يُقِرُّوْا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَلَكِنْ  
يُقِرُّوْنَ بِرِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا  
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ عَقِيلٌ عَنِ الرَّهْرِ  
قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَ نَبِيَّ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ أَنَّهُ لَمَّا  
أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا  
أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَهُمْ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحُكْمُهُ عَلَى  
الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يَسْكُرُوا بِعَصَمِ الْكُوفَرِ فَإِنْ عُرِضَ  
أَمْرٌ كَتَبَيْنَ قَرِيبَةً بَنَتْ أَبَى أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرَّوَلٍ  
الْخَوَارِجِي فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةُ مُعُوبِيَهُ دَسْرَوَجَ  
الْأَخْزَى أَبُو جَحْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُعْقِلُوا  
بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى طَرَفًا فَاتَّكَمَ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ إِلَى الْكُفَّارِ  
سَعَا قَبْتُهُمْ وَالْعَقَبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ  
هَاجَرَتْ أَمْرَاتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمْرٌ أَنْ يُعْطَى مَنْ

جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے اس کو امن ہے (آپ  
واپس نہ دیکھئے) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بصیر  
کو بلا لیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح کی یہ آیت اتاری وہی خدا  
ہے جس نے عین مکہ کے بیچ بیچ تم کو ان پر فتح دے کر ان کے (کافروں  
کے) ہاتھ تم سے روک دیے اور تمہارے ہاتھ ان سے اخیر آیت حمیتہ  
الجمالیہ تک حمیتہ الجمالیہ (بات کے بیچ نادانی کی ہٹ) وہ یہ تھی کہ انھوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ بلایا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نہ لکھنے دی اور مسلمانوں کو کعبہ میں جانے سے روک دیا اور عقیل نے  
زہری سے روایت کی عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو عورتیں مسلمان ہو کر آتی تھیں ان کو  
جانچتے تھے (ان کا امتحان لیتے تھے) زہری نے کہا اور ہم کو یہ حدیث پہنچی  
جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا کہ کافروں کی بیبیاں جو ہجرت کر کے مسلمان  
پاس آجائیں تو مسلمان کافروں کو وہ خرچہ پھیر دیں جو انھوں نے ان بیبیوں  
پر کیا ہے اور یہ حکم بھی کیا ہے کہ مسلمان کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھیں  
تو حضرت عمرؓ نے اپنی دو جوہر دوئیں یعنی قریبہ بنت ابی اسید اور بنت  
جرول کو طلاق دے دی پھر معاویہ نے قریبہ سے نکاح کر لیا اور ابو جہم  
نے بنت جرول سے اس کے بعد ایسا ہوا کہ کافروں نے اس خرچہ کے  
ادا کرنے سے انکار کیا جو مسلمانوں نے اپنی عورتوں پر کیا مقاب اللہ تعالیٰ  
نے (سورہ متحہ کی) یہ آیت اتاری اگر تمہاری کچھ عورتیں کافروں کے  
پاس چلی جائیں اور تم کو کافران کا خرچہ نہ دیں تمہاری باری آن پہنچے  
تو اس کا تدارک یہ ہے کہ کافروں کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کریں  
اور ان سے کوئی مسلمان نکاح کرے تو ان کا مہر ان عورتوں کو نہ دے  
بلکہ وہ مہر ان مسلمانوں کو دیا جائے جن کی عورتیں کافروں کے

۱۔ خدا کی قدرت و مہم جوں پر کافر بہت غور فرماتے تھے اور مسلمان رجیدہ اسی شرط پر کافر تادم ہوئے اور اس سے ہاتھ دھونا چاہا اس نے۔  
۲۔ یعنی نے کہا اس سے یہ مطلب ہے کہ ابو بصیر کا قصہ عقیل کی روایت میں زہری سے مرسل ہے اور عمر کی روایت میں موصول ہے سو رنگ  
اور عمر کی متابعت ابن اسحاق نے کی ہے اور عقیل کی اور زہری نے۔ ۲۰۱۰

ذَهَبَ لَهُ نَوَاحِرُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا اتَّفَقَ مِنْ صِدَاقِ  
نِسَاءِ الْكُفَّارِ الَّذِي هَاجَرَتْ وَمَا تَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ  
الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ نِكَاحِنَا وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا  
بَصِيرٍ بْنُ أَسِيدٍ التَّقِيُّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا ثُمَّ هَاجَرَ فِي الْمَدِينَةِ فَكُتِبَ الْفَتَنُ  
بْنِ شَرِيفٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ  
أَبَا بَصِيرٍ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ -

### بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ

۵ - وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رِيعَةَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ  
بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ  
فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمرٍ وَ  
عَلَاءُ إِذَا أَجَلُهُ فِي الْقَرْضِ جَارَ -

بَابُ الْمَكَاتِبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشَّرْطِ  
الَّتِي تَخَالَفُ كِتَابَ اللَّهِ -

۶ - وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْمَكَاتِبِ ثَمُودُ طَمَّ  
بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمرٍ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ  
اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ فَلَمَّا اسْتُطِيعَ مِائَةُ شَرْطٍ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُعَالُ عَنْ كَثِيرٍ مَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمرٍ  
۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
يَحْيَى عَنْ عُمرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ارْتَدَّتْهَا بَرَاءَةُ  
تَسْأَلُنِي فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ لَأُعْطِيَتْ

پاس بھاگ گئی ہوں اور ہم تو نہیں جانتے کہ کوئی عورت ایمان  
لانے اور مجسرت کرنے کے بعد مرتد ہو گئی ہو۔ اور  
زہری نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ ابو بصیر بن اسید  
تقی مسلمان ہو کر مدت صلح کے اندر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گیا اس وقت انص بن  
شریق نے (کہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھا کہ  
ابو بصیر کو آپ بھیج دیجئے پھر یہی حدیث بیان کی اخیر تک

### باب قرض میں شرط لگانا

اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیع نے بیان کیا انھوں نے  
عبد الرحمن بن ہریر سے ابو ہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا (بنی اسرائیل میں) اس  
نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں  
اس نے ایک مدت مقرر کر کے اس کو دیں اور عبد اللہ بن عمر اور عطا  
بن ابی رباح نے کہا اگر قرض میں مدت کرے تو یہ جائز ہے۔

باب مکاتیب کا بیان اور جو شرطیں اللہ کی کتاب کے

مخالف ہیں ان کا جائز نہ ہونا

اور جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ مکاتیب غلام لونڈی اور ایسے  
مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی اور عبد اللہ بن عمر یا حضرت  
عمر نے کہا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے اگر تو بار  
شرط لگائے امام بخاری نے کہا یہ قول دونوں سے مروی ہے عبد اللہ بن  
عمر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ ہم سے علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے انھوں سے کہی بن سعید انصاری سے انھوں نے عمرہ سے انھوں نے عائشہ  
سے انھوں نے کہا یہ روایت ان کے پاس آئی اپنی کتابت میں مدو چلنے کو

۱۰ اس کو خود امام بخاری نے باب التمارۃ فی البحر میں من کیا ہے ۱۱ اس حدیث کا ذکر ابوداؤد نے بھی کیا ہے ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا ہے  
۱۲ یہ دونوں اگر کتاب القرض میں گذر چکے ہیں ۱۳ اس کو سفیان ثوری نے کتاب الغرائض میں من کیا ہے ۱۴ اس حدیث کا ذکر ابوداؤد نے بھی کیا ہے ۱۵ اس حدیث کا ذکر ابوداؤد نے بھی کیا ہے

انہوں نے کہا اگر تو چاہتی ہے تو میں تیری کتابت کا رد یہ دینے دیتی ہوں لیکن تیری ولاد میں لوں گی خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا تو خریدے اور آزاد کر دے و لاہ اس کو ملے گی جو آزاد کرے اس کے بعد اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا اگرچہ توبہ بار وہ شرط لگائے۔

### باب اقرار میں شرط لگانا یا استثناء نہ کرنا جائز ہے!

اور ان شرطوں کا بیان جو لوگوں میں عموماً جاری ہیں (معاملات وغیرہ میں) اور اگر کوئی یوں کہے مجھ پر فلانے کے تودرم نکلتے ہیں مگر ایک یا دو تو نہ دے یا اٹھانویں درہم دینا ہوں گے۔

۸۔ اور عبداللہ بن عوف نے ابن سیرین سے نقل کیا ایک اونٹ ملے سے کتا تو اپنے اونٹ لاکر باندھ دے اگر میں فلاں دن تک تیرے ساتھ سفر نہ کروں تو مجھ کو سود درہم دوں گا پھر اس دن تک نہ نکلا تو شترج قاضی نے یہ حکم دیا کہ جس نے خوشی سے کوئی شرط اپنے اوپر لگائی نہ زبردستی سے تودہ اس کو پوری کرنا ہوگی اور ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے نقل کیا ایک شخص نے اناج بیچا اور خریدانے یہ اقرار کیا اگر میں بدھ تک تیرے پاس نہ آؤں اپنا مال قیمت دے کر نہ لے جاؤں تو بیع باقی نہ رہے گی پھر وہ بدھ تک نہ آیا شترج قاضی نے

أَهْلَكَ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُهُ ذَكَرَكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغَاهَا فَأَعْتَقَهَا فَلَمَّا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ يَشْتَرِكُونَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَانِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ۔

بَاب مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِشْرَاطِ وَالتَّنْيِ فِي الْأَقْرَارِ فِي الشَّرْطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةَ إِلَّا وَاحِدًا أَوْ ثِنْتَيْنِ۔

۸۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ لِكُتَيْبٍ أَدْخَلَ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا أَوْ كَذَا فَلَمْ يَمِائَةَ دَرَاهِمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شَرِيحٌ عَنْ شَرْطٍ عَلَى نَفْسِهِ طَلَبًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَرِينٍ ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ إِنْ لَمْ آتِكَ الْإِذْبَعَاءُ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَحْجِ فَقَالَ شَرِيحٌ لَمْ يَشْرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ

۹۔ مثلاً بیع میں یہ شرط کہ مال فلاں جگہ حوالہ کرنا یا غریب یہ شرط کہ کلاٹ کر دینا یا صاف کر کے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اگر یوں کہا سو نکلتے ہیں مگر ایک تے نہ دینا ہوں گے اور جو یوں کہا مگر دو تے نہ دینا ہوں گے اویس استثناء یعنی قلیل کا کثیر سے بالاتفاق درست ہے، اختلاف اس استثناء میں ہے جو کثیر کا قلیل سے ہو مگر اس کو بھی جائز رکھا ہے مگر مالک نے نہ ناجائز کہا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب اصل میں یوں ہو ادخل رکابک اور بیعتی نسخوں میں یوں ہے ادخل رکابک یعنی اپنے اونٹوں کو لے جا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو سعید بن مسعود نے دسل ۱۲ منہ ۱۵ تو آپ نے سو میں سے ایک کا استثناء کیا معلوم ہوا کثیر میں سے قلیل کا استثناء درست ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

فَقَضَى عَلَيْهِ -

۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ إِبْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا تَجَلَ الْجَنَّةُ -

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَقْفِ

۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِحَبْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِحَبْرٍ لَمْ أَصِبْ مَا لَا قِطْرُ أَنْفَسٍ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ ارْزُقْ حَبَسَتْ أَصْلُهَا وَتَصَدَّقَتْ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا بَيْعَ وَلَا يَوْهَبَ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفَقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ الضَّعِيفِ لَا جُنَاسَ عَلَى مَنْ ذَلِمَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مَمْلُوكٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مَتَأَثِّلٍ مَالًا -

کتاب الوصایا

خریدار کے خلاف فیصلہ کیا اور کہا تو نے اپنا وعدہ خلاف کیا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انھوں نے اسرج سے انھوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ننانویں ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ بہشت میں جائے گا۔

باب وقف میں شرط لگانے کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے آئے (اگر اس زمین کو کیا کروں) اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے خیبر میں ایک زمین پائی جس سے بڑھ کر عمدہ مال میں نے کبھی نہیں پایا تو آپ مجھ کو کیا مشورہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین وقف کر دے اسکی آمدنی خیرات ہوتی ہے۔ راوی نے کہا تو حضرت عمرؓ نے اسے وقف کر دیا اس شرط پر کہ وہ زمین نہ بیع ہو سکے گی نہ ہبہ نہ کسی کو ترکے میں ملے گی جو آمدنی ہو وہ محتاجوں اور نالطے والوں اور غلام لونڈیوں کے چھڑانے اور اللہ کی راہ یعنی مجاہدین کی خدمت اور مسافروں اور مہمانوں میں خرچ کی جائے اور جو کوئی اس زمین کا متولی ہو وہ اتنا کر سکتا ہے کہ دستور کے موافق اس کی آمدنی میں سے کھائے اور کھلائے مگر دولت نہ جوڑے ابن عوف نے کہا میں نے یہ حدیث ابن سیرین بیان کی انھوں نے کہا غیر متمول کا یہ معنی ہے کہ اپنے لیے دولت نہ اکٹھا کرے

کتاب وصیتوں کے بیان میں

۱۱ - وصیت کہتے ہیں مرتے وقت آدمی کا کچھ کہہ جانا کہ میرے بعد ایسا کرنا فلاں کو یہ وصیت کرنے والے کو موسیٰ اور جس کیلئے وصیت کی ہو اسکو موسیٰ کہتے ہیں اور جس بات کی وصیت کی ہو اسکو وصیت اور موسیٰ کہتے ہیں ۱۲ -

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَابُ الْوَصَايَا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةٌ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا أَحْضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتَ أَنْ تَرَكَ خَيْرَانَ الْوَصِيَّةُ لِلْوَائِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْصٍ جَنَفًا أَوْ أَثِمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَنَفًا مِيلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ -

۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَشَيْءٍ يُوصِي فِيهِ سِتًّا

شرع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا

## باب وصیت کے بیان میں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرد کی وصیت اس کے پاس لکھی رہنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا جب تم میں کوئی مرنے لگے اور مال (یا بہت مال) چھوڑ جانے والا ہو تو اس باپ نلٹے والوں کیلئے دستور کے موافق وصیت کرنا تم پر فرض ہے پر ہیزگاروں کو ایسا کرنا ضرور ہے پھر جو شخص وصیت سننے پیچھے اس کو بدل ڈلے تو اس کا گناہ انھیں پر ہوگا جو بدل ڈالیں بیشک اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے اور جس کو یہ ڈر ہو جانے کہ موصی نے ظرداری یا حتی تلفی کی ہے پھر وہ موصی لہ اور وارثوں میں میل کر اوسے (وصیت کر لی کر کے) تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے جنفا کے معنی ایک طرف جھک جانا اسی سے ہے متجانف یعنی جھکنے والا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے آنحضرت نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ دو راتیں اس طرح گذارے کہ اس کی

۱۱ - یہ مضمون خود باب کی حدیث میں آگے آتا ہے مگر اس میں مرد کا لفظ ہے اور رجل کے لفظ سے یہ حدیث نہیں ملی شائد امام بخاری نے اس کو بالمعنی روایت کیا کیونکہ مرد رجل ہی کو کہتے ہیں اور رجل کی قید باعتبار اکثر کے ہے در مذکورہ اور مرد دونوں کی وصیت صحیح ہونے میں کوئی فرق نہیں اسی طرح نابالغ کی بھی وصیت صحیح ہے جب وہ عقل اور ہوش رکھتا ہو ہائے امام احمد بن حنبل اور مالک کا یہی قول ہے، لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے امام احمد نے ایسے لڑکے کی عمر کا یہ اندازہ کیا ہے کہ سات برس کا ہو یا دس برس کا ۱۲۔  
۱۲ - یہ آئٹ میراث کی آئٹ اترنے سے پہلے کی ہے اس وقت وصیت کرنا فرض تھا جب میراث کی آئٹ اتری تو وصیت کی فرضیت باقی رہی اور یہ آئٹ فسوخ ہو گئی وارث کے لئے وصیت کرنا منع ہو گیا جیسے عمر بن خطاب کی حدیث میں ہے ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیۃ لوارث اگرچہ اصحاب السنن اور غیر وارث کے لئے وصیت جائز یا مستحب رہ گئی ۱۲۔  
۱۳ - مطلب یہ ہے کہ وصیت بدلتا گناہ ہے مگر جس صورت میں موصی نے خلاف شرع وصیت کی ہو، اور ثامت سے زائد کسی کو دلا کر وارثوں کا حق تلف کیا ہو تو یہ منع نہیں کہ اس کو سمجھا کر اس میں اور وارثوں میں صلح کرادے ۱۲۔ مذرحمہ اللہ تعالیٰ۔



لَيَنْتَبِهَنَّ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيمٍ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ  
الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْتَعْنَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ  
خَاتَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي  
جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ ذَرْوًا  
وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا  
بِغَلْتِهِ الْبَيْضَاءِ وَسَلَاحِهِ وَارْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً  
۱۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ  
كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمْرٌ أَوْ بِالْوَصِيَّةِ  
قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ -

وصیت اس کے پاس رکھی نہ رکھی ہو امام مالک کے ساتھ اس حدیث  
کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے -

ہم سے ابراہیم بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی  
بکیر نے کہا ہم سے زبیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابوالحاق عمرو بن عبد  
لہ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سارے یعنی اتم المؤمنین جو یرہ بنت حارث کے بھائی تھے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت نہ روپیہ چھوڑا نہ  
اشرفی نہ غلام نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز ایک نقرہ خنجر (دلدل)  
چھوڑا اور ہتھیار اور کچھ زمین جس کو آپ وقف  
کر گئے تھے -

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے  
کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے  
پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی انہوں نے  
کہا نہیں (مال وغیرہ کی کوئی خاص وصیت نہیں کی) میں نے کہا پھر لوگوں  
پر وصیت کیسے فرض ہوئی یا ان کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا ہے عبد اللہ  
نے کہا کہ آپ نے یہ وصیت کی کہ اللہ کی کتاب پر چلتے رہنا ہے -

۱۴ - ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وصیت مستحب ہے لیکن بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے اس شخص کیلئے جس کے پاس مال و دولت یا اور  
کوئی شے قابل وصیت ہو اور ظاہر حدیث سے وجوب نکلتا ہے منذری نے کہا جس پر اللہ کا کوئی حق لازم ہو مثلاً زکوٰۃ یا حج وغیرہ اس پر وصیت کرنا  
واجب ہے ۱۵ - یعنی اپنی محنت کی حالت میں آپ نے یہ زمین وقف کر دی تھی پھر وفات کے وقت بھی اس کی تاکید فرمادی تھی بعضوں نے کہا  
وجعلها صدقۃ کی تفسیر تینوں چیزوں کی طرف پھرتی ہے یعنی حجر، ہتھیار اور زمین سب کو وقف کر دیا تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ  
وقف کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا ۱۶ - باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی اللہ کی  
کتاب پر چلتے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سامنے احکام کو شامل ہے جب تک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر قائم  
رہے اور قرآن اور حدیث پر چلتے رہے انکی دین و دنیا ترقی ہو گئی تھی گئی جب سے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ہر ایک نے اپنی ہڈی اور  
قیاس کو اصل بنایا پھر ترقی و کفر ان پر غالب ہو گئے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دینا  
کافروں کی خاطر مدارت کرنا جیسے میں کرتا ہوں تیسری بات راوی نے بیان کی شاید عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو دوسری روایت میں ہے  
لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا انہوں نے کہا نہیں ۱۷ - ائمہ رحمہمہم اللہ تعالیٰ -

۱۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنِ ابْنِ عُيَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ  
ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا  
فَقَالَتْ مَتَى أَوْضَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْتَنَدَةً  
إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجَرِي قَدْ عَابَا الْكُفْرَ  
فَلَقَدْ اخْتَنَتْ فِي حَجَرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ  
قَدْ مَاتَ فَمَتَى أَوْضَى إِلَيْهِ -

بَابُ أَنْ يَتَذَرِكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ  
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ -

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ  
بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْنِ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعُودُنِي وَإِنَّا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ  
إِلَّا لَأَرْضِ النَّبِيِّ هَاجَرْنَا مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ بَنِي  
عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْضَى بِمَا نِي كُلُّهُ قَالَ  
لَا قُلْتُ فَالْكُفْرُ قَالَ لَا قُلْتُ التُّلْتُ قَالَ  
فَالْتُّكَ وَالتُّلْتُ كَيْفَ يُطَانُكَ أَنْ تَدْعَ وَتُذَكَّ  
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ  
النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَعْتَ مِنْ  
نَفَقَةٍ يَا نَهْأَصَدَقَهُ حَتَّى اللَّفْمَةِ الَّتِي  
تَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ  
يَرْفَعَكَ فَيَتَفَعَّرَ بِكَ نَاسٌ وَيَضْرِبُكَ الْخُرُوقُ

ہم سے عمر بن زرارہ نے بیان کیا کہ اہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر  
دی انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں  
نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا گوگوں نے حضرت عائشہ سے یہ ذکر کیا  
کہ حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی تھے انہوں نے کہا آپ  
نے ان کو کوب وہی بنایا میں تو آپ کو اپنے سینے یا گود سے نکالنے والی آپ  
نے طشت منگوایا اسی وقت میری گود میں ٹھہر گئے میں نہیں سمجھی کہ آپ  
گذر گئے تو آپ نے علیؑ کو کوب وہی بنایا۔

باب اگر اپنے وارثوں کیلئے مال دولت چھوڑ جائے تو یہ بہتر  
ہے اس کے انکو نادار چھوڑے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھر ہیں!

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد بن  
سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
(حجۃ الوداع میں) مجھ کو پوچھنے کو آئے میں مکہ میں تھا آپ اسکو برا سمجھتے  
تھے کوئی آدمی وہاں مرے جہاں سے وہ ہجرت کر چکا ہو اپنے فرمایا اللہ  
عفراء کے بیٹے پر رحم کرے (سعد بن خولہؓ) میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں  
اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اے مال کی  
آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال کی اپنے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت  
ہے اگر تو اپنے وارثوں کو کھانا پیتا چھوڑ جائے تو یہ اچھا ہے کہ انکو محتاج چھوڑ  
جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھر ہیں۔ بات یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے  
جو خرچ کرے وہ خیرات ہے یہاں تک کہ وہ رقم بھی جو تو اپنی جود  
کے منہ میں ڈالے اور عجب نہیں کہ اللہ تجھ کو عمر دے تیرے سبب سے  
بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو نقصان پہنچائے ان دنوں سعد

۱۵۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے بے کردفات تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس رہے میری ہی گود میں انتقال کیے اگر حضرت علیؑ  
کو وہی مانتے بیٹھے اپنا ولیف مقرر کرتے جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی ۱۲۔ ابن سعد کی ماں کا نام خولہؓ تھائی کو عفراءؓ بھی کہتے تھے۔ بعضوں  
نے کہا عفراءؓ ان کی ماں کا لقب تھا بعضوں نے کہا یہ رادہؓ کا دہم ہے اور صحیح سعد بن خولہؓ ہے جیسے زہری نے روایت کیا یہ سعد بن خولہؓ ہی میں مر گئے تھے ۱۲۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ آلَآئِبَةٌ

### بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

وَقَالَ النَّسَنُ لَا يَجُوزُ لِلَّذِي وَصِيَّتُهُ إِلَّا الثَّلْثُ  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ أَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ مِمَّا  
أَنْزَلَ اللَّهُ

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرَّبِيعِ  
لَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ أَفْكَيرٌ

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمٍ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَرَضْتُ  
فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُرْ اللَّهَ أَنْ لَا يَرْكَدَنِي عَلَى  
عَقْبِي قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ

کی اولاد کوئی نہ تھی ایک بیٹی تھی۔

### باب تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان

اور امام حسن بصری نے کہا ذمی کافر کی بھی وصیت تہائی مال  
سے زیادہ نافذ نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے سورہ المائدہ میں فرمایا جو اللہ  
نے اتارا اس کے موافق ان کا (یعنی کافروں کا) فیصلہ کر۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے  
ابن عباس سے انھوں نے کہا اگر لوگ تہائی سے بھی کم جو تہائی کی وصیت  
کیا کریں تو بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر  
اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے

ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن عدی سے  
کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے انھوں نے ہاشم بن ہاشم سے انھوں  
نے عامر بن سعد سے انھوں نے اپنے باپ ابی وقاص سے انھوں نے  
کہائیں (اتفاق سے مکہ میں) بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے  
دعا فرمائیے وہ مجھے اٹھنے پاؤں نہ پھر (مکہ میں نہ گئے) آپ نے فرمایا خدا اللہ سے بلا

۱۸- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے اچھے ہو گئے ان کے کئی فرزند پیدا ہوئے عمر اور ابراہیم اور یحییٰ اور اسحاق اور  
عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عامر اور عمران اور صالح اور عثمان اور بارہ بیٹیاں، افسوس سعد بن ابی وقاص تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے جان نثار  
اور وفادار تھے بعد ازاں ان کا بیٹا عمر بن سعد جو ری کا حاکم تھا دنیا میں غرق ہو گیا اور یہ زید پید کا طر فدا ہو کر حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا۔  
۱۹- ہر نوح بابا بن نشت جو خاندان بنو تھش گم شدہ آدمی کا بیٹا نہیں کیا کہ اس آشر کو کہیں نے وصل کیا ذمی اور مسلمان کا  
ایک ہی حکم ہے کسی کی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی امام مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ وصیت تہائی مال سے زیادہ میں نافذ نہ ہوگی۔  
اگر وصیت کے وارث نہ ہوں تو باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا اور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ اگر وارث ہوں یا نہ ہوں اور وہ اجازت دیں تو ثلث سے زیادہ  
میں بھی وصیت نافذ ہو سکتی ہے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے امام حسن بصری کا قول لکر حنفیہ پر رد کیا ہے اور اسی لیے قسطنطین کی یہ آیت لائے  
وَأَنْ أَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی بس انزل اللہ میں داخل ہے۔ ۲۰- منہ رحمہ

نَاسًا ثَلَاثُ أَرْيَدُ أَنْ أُوصَى وَلَا تَمَلِكِي ابْنَهُ  
قُلْتُ أَوْصَى بِالتَّصْفِ قَالَ التَّصْفُ كَثِيرٌ  
قُلْتُ فَالْثَلَاثُ قَالَ الثَّلَاثُ وَالْثَلَاثُ  
كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ قَالَ فَأَوْصَى النَّاسُ  
بِالْثَلَاثِ وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ

بَابُ قَوْلِ الْمُوصَى بِوَصِيَّتِهِ تَعَاهُدُ  
وَلِدَتِي وَمَا يَجُوزُ لِلْمُوصِي مِنَ الدَّعْوَى  
۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ  
كَانَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِلَ إِلَى أَخِيهِ  
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمَعَةَ  
مِثْرِي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ  
أَخَذَ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَمِلَ إِلَى  
فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ فَقَالَ ابْنُ دَابْنِ أُمِّ  
إِنِّي وَلِدْتُ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاءَلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ابْنُ أَخِي كَانَ عَمِلَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ  
زَمَعَةَ ابْنُ دَابْنِ وَلِيدَةَ ابْنِي وَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ  
الْوَلَدُ لِلْفَتَاثِرِ وَلِلْعَاهِلِ الْحُجْرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ  
زَمَعَةَ احْبِسِي مِنْهُ مَا زَايَ مِنْهُ بَعْبَتُهُ فَإِذَا هِيَ خَتَنِي

تجھ پر سے ملدے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچائے میں نے  
کہا میں وصیت کرنا چاہتا ہوں ایک بیٹی کے سوا اور کوئی مجھ کو اولاد نہیں  
ہے میں آدھے مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا آدھا بہت ہے  
میں نے کہا تو تہائی کی کروں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی کروں اور تہائی بھی  
بہت یا بڑا حصہ ہے سعد نے کہا (اس حدیث کے بموجب) لوگ تہائی مال  
کی وصیت کرنے لگے جو جائز رکھی گئی۔

باب وصیت کرنے والا اپنے وصی سے یوں کہہ سکتا ہے  
میری اولاد کا خیال رکھو اور وصی دعویٰ کر سکتا ہے  
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تعنی نے بیان کیا انھوں نے امام مالک  
سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں  
نے حضرت عائشہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انھوں  
نے کہا عقبہ بن ابی وقاص نے (موتے وقت) اپنے بھائی سعد بن ابی  
وقاص کو وصیت کی کہ زمرہ کی لونڈی نے جو لڑکا جنا ہے وہ میرا ہے  
اسکو تولے بیچو جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے  
لگے یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی وصیت کر گیا تھا کہ اس کو لے لینا اس وقت  
عبد بن زمرہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا (واہ واہ اچھی ٹھہری) یہ تو میرا بھائی ہے  
میرے باپ کی لونڈی نے اسکو جنا ہے خیر دونوں چلتے ہوئے آنحضرت  
پاس پہنچے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اس  
کیلئے وصیت کر گیا ہے عبد بن زمرہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ  
کی لونڈی کا جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمرہ بچہ  
تیرا ہے جس کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور بدکار کے لیے بچوں  
کی سزا ہے بعد اسکے آپ نے ام المؤمنینؓ کو وہ بچہ دیا کہ حکم دیا کہ اس  
بچے سے پردہ کیا کر کیونکہ اسکی صورت عقبہ سے ملتی تھی اسنے سر تک بھی حضرت

سودہ بنت زمرہ

۱۲۔ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ متر نے کہا میرے لڑکے کا خیال رکھو اس کو لے بیچو اور سعد نے جو اپنے بھائی کے وصی تھے اس کا دعویٰ کیا ۱۲۔ منہ  
سے اس بچے کا نام عبد الرحمن تھا حالانکہ آپ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ زمرہ کا بیٹا ہے تو سودہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ اس کی صورت عقبہ سے ملتی تھی آپ نے  
امتیلاً حضرت سودہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا قسطلانی نے کہا یہ حکم استحباً تھا۔ ۱۲۔ منہ۔

**بَابُ إِذَا أَوَمَّ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ**

۱۹- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ أَفْلَانُ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى يَكُونَ الْيَهُودِيُّ فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا فَخُتِيَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ

**بَابُ لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ**

۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ قَاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَتَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلَّذِي كُوِّمَ مِثْلَ حِطَاءِ الْإِنْتَبِيَّيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِجُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنُ وَالرُّبْعُ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرُ وَالرُّبْعُ

**بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ**

۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

**بَابُ اگر بیمار اپنے سر سے ایسا اشارہ کرے جو صحت سمجھ میں آئے تو اس پر حکم دیا جائے گا**

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن انول نے قتادہ سے انھوں نے انس سے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو دو پتھروں سے سر کچل ڈالا تو گوشت اس لڑکی سے پوچھا تو مریم بنتی تھیمہ کس نے مارا فلاں نے یا فلاں نے جب اس یہودی کا نام لیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا پھر اس یہودی کو پکڑ لائے اس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا اس کا بھی سر پتھر سے کچلا گیا

**باب وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں ہے**

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انھوں نے درقاع سے انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے عطارد بن ابی رباح سے انھوں نے کہا (شروع اسلام میں) مال تو اولاد کا حق ہوتا اور ماں باپ کے لیے وصیت کی جاتی پھر اللہ نے جو چاہا منسوخ کر دیا، اور مرد کو عورت کا دہرا حصہ دلایا اور ماں باپ کو ہر ایک کا چھٹا حصہ سے اور جو رو کو آٹھواں یا چوتھا حصہ، خاوند کو آدھا یا چوتھا۔

**باب مرتے وقت خیرات کرنا چنداں افضل نہیں ہے**

(جیسے صحت میں افضل ہے)

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے

۱۵ آپ نے اس لڑکی کا بیان جو سر کے اشارے سے عاتق شہادت میں قبول کیا اور یہودی کی گرفتاری کا حکم دیا گیا تو تقاضا کا حکم صرف شہادت کی بنا پر نہیں دیا گیا بلکہ یہودی کے اقبال پر ہمارے زمانہ میں اہل قانون نے بھی شہادت وقت مرگ کو بہت معتبر اور توہی سمجھا ہے کیونکہ آدمی اکثر مرتے وقت کچ ہی کہتا ہے اور عجوبے سے پرہیز کرتا ہے ۱۶ منہ ۱۵ یہ مضمون مراۃ ایک حدیث میں وارد ہے مسکوا صاحب سنن وغیرہ نے ابو امامہ اور ابن عباس سے روایت کیا ہے بخاری کے اسناد میں کام ہے اس لیے امام بخاری اسکو ذرا کے امام شافعی نے ام میں مسکوتہ ذکر کیا ہے۔ اور غیر الدین رازی نے اسکا انکار کیا ہے ۱۷ منہ ۱۵ یعنی جب میت کی اولاد نہ ہو جو رو کو آٹھواں حصہ جب میت کی اولاد نہ ہو جو رو چوتھا حصہ اسی طرح خاوند کو آدھا حصہ اگر اولاد نہ ہو جو رو چوتھا حصہ ۱۸ منہ۔

أَبُو آسَمَةَ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي مُرَارَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ  
قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ حَرِيصٍ تَأْمَلُ  
الْبُعْثَى وَتَحْتَشَى الْفَقْرَ وَلَا تَهْمِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ  
الْحُلُقُومُ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا أَوْ لِفُلَانٍ كَذَا  
وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ صِيَةِ  
يُوصِي بِهَا أَوْ دِينَ -

وَيَذْكُرُ أَنَّ شَرِيحًا وَتَحْمِيَّةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
وَطَاوُسًا وَعَطَاءً وَابْنَ أَدِيْنَةَ أَجَانُزًا وَالْإِقْرَارَ  
الْمَبَاضِ بِدِينٍ وَقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ  
بِهِ الرَّجُلُ أَخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَقَلَّ  
يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْحَكَمُ  
إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرِيءٌ وَأَوْصَى كَافِرٌ  
ابْنُ خَدِيجٍ أَنَّ لَا تَكْتَفَى امْرَأَتُهُ الْفَزَارَةَ  
عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ  
إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ  
أَعْقَبُكَ جَانًا -

انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عمارہ بن قنقاع سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام معلوم)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی خیرات  
افضل ہے آپ نے فرمایا وہ جو تو بھلا چنگا ہو کر مال کی خواہش تو نگری کی  
امید محتاجی کا ڈر رکھ کر کرے اور اتنی دیر مت لگا کہ حلق میں دم بجائے  
(مرنے لگے) اس وقت یوں کہے فلا نے کو اتنا دینا فلا نے کو اتنا دینا،  
اب تو فلا نے کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا)۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سُوۃ نسا میں) یہ فرمان کہ وصیت اور  
قرض کی ادا کے بعد حصے بیٹیں گے

اور منقول ہے کہ شریح قاضی اور عمر بن عبد العزیز اور طاووس اور  
عطاف اور عبد الرحمن بن اذینہ ان لوگوں نے بیماری میں قرض کا اقرار  
درست رکھا ہے اور امام حسن بصری نے کہا سب سے زیادہ آدمی کو اس  
وقت سچا سمجھنا چاہیے جب دنیا میں اسکا آخری دن اور آخرت میں  
پہلا دن ہو اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عتیق نے کہا اگر بیمار وارث سے  
یوں کہے کہ میرا اس پر کوئی قرضہ نہیں تو یہ ابراہیم صحیح ہوگا اور رافع بن  
خدیج (صحابی) نے یہ وصیت کی کہ ان کی جو رو و فراہی کے در و دانے  
میں جو مال بند ہے وہ نہ کھولا جائے کھلا اور امام حسن بصری نے کہا  
اگر کوئی مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں تو تجھ کو آزاد کر چکا تھا تو  
جائز ہے کہ -

۱۔ شریح اور عطاف اور طاووس اور ابن اذینہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اصل کیا اور عمر بن عبد العزیز کا اثر حافظ صاحب کو موصول نہیں ملا ۱۲ منہ ۱۵ اسکو دہی  
نے اصل کیا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر اقرار کر لے کہ فلا نے کا مجھ پر اس قدر قرض ہے تو یہ اقرار صحیح ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ ان دونوں کو ابن ابی شیبہ نے اصل کیا ۱۲  
منہ ۱۵ میں کوئی ان کی جود سے متعزز نہ ہو میں نے کہا کہ غاند کے مرنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ اسی کا سمجھا جائے گا۔ گو خاند کے اسکی شہادت نہ  
دی ہو۔ حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصول نہیں ملا ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے کہا مجھ کو یہ اثر موصول نہیں ملا۔ جمہور علماء اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ  
کہتے ہیں مرض موت میں ایسا کہنے سے تہائی مال سے وہ آزاد ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ وہ  
برکات -

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتْ امْرَأَةٌ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِي تَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَاوِزًا قَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ إِفْرَاسُهُ لِمَوْعِدِ الظَّنِّ بِهِ يَلُورُثُهُ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوزُ إِفْرَاسُهُ بِالْوَدِّ يَعْنِي الْبَصَاحَةَ وَالْمُصَادَبَةَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا أُوْمِنَ خَانَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوَدُّوا وَالْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخْصُ وَارِثًا وَلَا غَايِدَةً فَبِعِدِّ اللَّهِ بَيْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الزَّبْرِ حَبَشَانَا إِبْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُمَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

اور شعبی نے کہا اگر عورت مرتے وقت یوں کہے کہ میرا خاوند مجھ کو مہر دے چکا ہے اور میں نے چکی ہوں تو جائز ہو گا اور بعض لوگ (حنفیہ) کہتے ہیں بیمار کا اقرار کسی وارث کیلئے درست وارثوں کی بدگمانی کی وجہ سے صحیح نہ ہو گا پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ امانت اور بیضاغت اور مضاربت کا اگر بیمار اقرار کرے تو صحیح ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مسلمانوں (دوسرے وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے اور اللہ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ جسکی امانت ہے اسکو پہنچا دو اس میں وارث یا غیر وارث کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اسی مضمون میں عبد اللہ بن عمر سے مرفوع حدیث مروی ہے۔

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الزبیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ باب محدث کے وارث ثناء سے مہر کا دعویٰ نہ کر سکیں گے۔ حافظ صاحب اور سیوطی نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے دسل کیا ۱۷۱ھ یعنی نے کہا صاحب توضیح نے کہا بعض الناس سے امام ابو حنیفہ مراد ہیں اور یہ تفسیق ابو یوسف پر ہے ادنیٰ ہے میں کہتا ہوں امام ابو یوسف صاحب علیہ الرحمۃ کیا معصوم تھے کہ انکی غلطی ہی کر لیں ابوجہاد اگر امام ابو حنیفہ مجتہد اور امام تھے تو امام بخاری علیہ الرحمۃ بھی مجتہد اور ان سے زیادہ حدیث کتب بچانے والے تھے اور بعض الناس کہنا کوئی گالی نہیں ہے کہ ابی میں داخل ہو ۱۲۷ھ یعنی نے کہا صحیح دہوہ نہ ہو سکتی جو امام بخاری نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقص ہے اور مالکیہ بھی حنفیہ کے ساتھ متفق ہیں اور شافعیہ میں سے روایان نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور ترمذی اور حسن بن صالح سے منقول ہے کہ مر بیض کا اقرار کسی وارث کیلئے صحیح نہیں مگر اپنی عورت کے مہر کا اقرار صحیح ہو گا اور قاسم اور سالم اور ثوری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابن منذر نے کہا کہ شافعی نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور امام محمد کا بھی وہی قول ہے اور امام بخاری سے تعجب ہے کہ انھوں نے خاص حنفیہ پر طعن کیا میں کہتا ہوں امام بخاری خود مجتہد مطلق ہیں اور انھوں نے حنفیہ کا نام نہیں لیا۔ انھوں نے اذنی اور اسحاق اور ابو ثور کا مذہب اختیار کیا جو بیمار کا اقرار مطلقاً صحیح مانتے ہیں حافظ نے کہا کہ شافعی کے نزدیک بھی یہی رائج ہے ۱۷۱ھ یعنی نے کہا امانت اور مضاربت کا اقرار اسنے صحیح ہے کہ دین میں لزوم ہوتا ہے ان چیزوں میں لزوم نہیں کہ کہتا ہوں کہ لزوم نہ ہو مگر وارثوں کا نقصان تو ان میں بھی منحل ہے جیسے دین میں اور جب قلت موجود ہے تو حکم بھی وہی ہوتا چاہیے تھا اسلئے اعتراض امام بخاری کا صحیح ہے ۱۷۱ھ اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب الادب میں دسل کیا یہ حدیث لا کر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا جو بدگمانی کی علت قرار دیتے ہیں میں نے کہا کہ ہم بدگمانی کو علت ہی قرار نہیں دیتے میرے استدلال یہ ہے اور اگر ان میں تو یہ حدیث سے بدگمانی منع ہے اور یہ گمان بدگمانی نہیں ہے میں کہتا ہوں جب ایک مسلمان کو مرتے وقت دعویٰ ہو کہ اس کو اس کا وارث بدگمانی ہو گی ۱۷۱ھ یہ حدیث احمد کتاب الامان میں بھی موصول گذر چکی ہے ۱۷۱ھ حدیث سے امام بخاری نے غلطی کر لی جب کہ کسی کا دین ہو تو اس کا اقرار کرنا چاہیے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب ہو گا اور جب اقرار کرنا واجب ہو تو اس کا اقرار مستحب ہو گا ورنہ اقرار کے وجہ سے خاندہ ہی کیلئے ہے اور آیت سے یہ نکالنا کہ دین میں دوسر کی گواہی امانت ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو پس وارث کیلئے اقرار کرنا صحیح ہو گا یعنی کا یہ اعتراض کہ دین کو امانت نہیں کہہ سکتے اور آیت میں امانت کی ادائی کا حکم ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ امانت سے یہاں نفوی امانت مراد ہے یعنی دوسرے کا حق و قسم کی امانت نہ دین نفوی امانت میں داخل ہے اس آیت کا نشان نزول اس آیت پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے عثمان بن طلحہ سے کہہ کر انکی کئی گواہی لے لی اور انہوں نے اس کئی کو حضرت عباس کے ہاتھ اسوقت پہنچا دی آپ نے دیکھی کہ کئی کو دے دی جو آج تک ان کے خاندان میں چلی آتی ہے ۱۷۱ھ اس کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت علی سے دسل کیا ۱۷۱ھ ورنہ اللہ تعالیٰ۔



الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا أَحَدٌ كَذَبَ وَإِذَا أُذِيعَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ -

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ قُصُوفٍ بِهَا أَوْ دِينَ -

وَيَذْكُرُ أَنَّ الْبَيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَضَ بِاللَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوْذُوا الْأَمْثَالَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَذَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصَدَقَةَ الْأَعْنُ ظَهَرَ غَنَى وَقَالَ بَنُو عَبَّاسٍ يُوصِي الْبَعْدُ إِلَّا بِأَذْنِ أَهْلِهِ قَالَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاغِبٌ فِي مَالِ سَيِّدِهِ -

۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُروَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصِيرٌ حُلُوهٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِخَاوَةٍ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعَلِيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالنَّبِيِّ لَا أَرَى أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَقًّا أَفَرَأَى

سے آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ اور جب اسکے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

باب اللہ تعالیٰ کے (سورہ نسا میں) یہ فرمانے کی تفسیر کہ حصوں کی تقسیم وصیت اور دین کے بعد ہوگی !

اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا اور اسی سورت میں یہ فرمانے کی اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچاؤ تو امانت (قرض) کا ادا کرنا نقل وصیت کے پورا کرنے سے زیادہ ضرور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صدقہ دی عمدہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور بن عباس نے کہا غلام بغیر اپنے مالک کی اجازت کے وصیت نہیں کر سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے سہ

ہم سے محمد بن یوسف، یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زہر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی مشہور) نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اپنے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر اپنے دیا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا رہیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو کوئی اسکو میرے چشمی سے لے اسکو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان بڑا کر حرص کے ساتھ اسکو لے اسکو برکت نہ ہوگی اسکی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا دینے والا ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو آج سے آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز کہیں نہیں لینے کا مرے تک (پھر حکیم کا یہ حال رہا) کہ

۱۔ اس کو امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دین کا ادا کرنا وصیت پر مقدم ہے اس لیے کہ وصیت مثل صدقے کہے۔ اور جو شخص مریوں بروہ الدار میں ہے ۱۲ منہ اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ یہ حدیث کتاب النقی میں موصولہ گزر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ تَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ  
الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ  
لَنْ عُمَرُو عَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ  
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَغْرَضُ عَلَيْكَ  
حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا النَّفَقِ  
فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَكَ يَزْرَأُ أَحْكِيمٌ أَحَدًا  
مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى تُؤْتِيَ رَحْمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۴۴ رَحَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتَنِيَّ فِي  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ زُهَيْرٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ  
رَايَ وَمَسْئُولٌ عَنْ رِعْيَتِهِ وَالرَّامِمُ رَايَ وَ  
مَسْئُولٌ عَنْ رِعْيَتِهِ وَالرَّجُلُ رَايَ فِي أَهْلِهِ  
وَمَسْئُولٌ عَنْ رِعْيَتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا  
رَايَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رِعْيَتِهَا وَالْخَادِمُ فِي  
مَالِ سَيِّدِهِ رَايَ وَمَسْئُولٌ عَنْ رِعْيَتِهِ قَالَ  
وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَايَ فِي  
مَالِ آيَتِهِ -

ابو بکر صدیقؓ انکا سالیانہ وظیفہ دینے کیلئے انکو بلاتے وہ اسکو لینے سے  
انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں انکو بلایا ان کا وظیفہ دینے  
کیلئے لیکن انھوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ کہنے لگے مسلمانو! تم گواہ رہنا  
میں حکیم کو اسکا حق جو لوٹ کے مال میں اللہ نے رکھا ہے دیتا ہوں وہ  
بہنیں لیتا غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر کسی شخص سے  
کوئی چیز قبول نہیں کی (اپنا وظیفہ بھی بیت المال سے  
نہ لیا) یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم  
کرے

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر  
دی کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر  
دی انھوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی  
رعیت سے پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائے  
گا، مرد اپنے گھروالوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا  
اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھی جائے  
گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت  
سے پوچھا جائے گا ابن عمرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ  
نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے (اور  
اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا)

۱۔ یہ حدیث اور بھی کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب کی وجہ مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہونے میں بعضوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش قبول کرنے کو ادنیٰ درجہ عقربا اور اپنا قرض وصول کرنے کو ادنیٰ درجہ نہیں فرمایا اور وصیت ایک بخشش ہے  
تو معلوم ہوا کہ دین وصیت پر مقدم ہے ۲۔ یہ حدیث اور بھی کتاب التقی میں گذر چکی ہے اسکی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں  
نے کہا ہے غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہوا حالانکہ وہ مال غلام ہی کا گیا ہو اسے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہو  
لیکن مالک کا حق مقدم کیا کیونکہ وہ زیادہ قوی ہے۔ اسی طرح دین اور وصیت میں دین مقدم کیا جانے کا کیونکہ دین کی ادائیگی فرض ہے اور  
وصیت ایک قسم کا تبرع یعنی نفل ہے ۱۲۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَبُو وَصِيٍّ لِأَقَارِبِهِ  
مِنَ الْأَقَارِبِ -

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِي طَلْحَةَ أَجْعَلْهَا لِفَقْرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَابْنِ أَبِي كَعْبٍ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ أَجْعَلْهَا لِفَقْرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَابْنِ أَبِي كَعْبٍ كَأَنَّا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَابْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عُمَرَ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِي بْنِ عُمَرَ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذَرِ بْنِ حَرَامٍ فَجَعَلْتُمَا إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّلَاثُ وَحَرَامُ بْنُ عُمَرَ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِي بْنِ عُمَرَ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ ثُمَّ جَاءَ مَعَهُ حَسَّانُ أَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي إِلَى سَيِّدَةِ الْأَنْبَاءِ إِلَى عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ كَعْبٍ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَوِيَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَقَعَرَ مَوْلَى مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَابْنًا طَلْحَةَ وَأَبِيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَمَوْلَى إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ -

۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اسْتَحْقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ

باب اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیز وقف کی یا ان کی وصیت کی تو کیا حکم ہے عزیزوں سے کون لوگ مراد ہوں گے اور ثابت نے انس سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال انھوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا (جو ابو طلحہ کے چچا کی اولاد تھے) اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے تمام سے انہوں نے انس سے ثابت کی طرح روایت کی اس میں یوں ہے اپنے قرابت کے محتاجوں کو دے انس نے کہا تو ابو طلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا وہ مجھ سے زیادہ ابو طلحہ کے قریبی رشتے دار تھے اور حسان اور ابی کی قرابت ابو طلحہ سے یوں تھی کہ ابو طلحہ کا نام زید ہے وہ سہیل کے بیٹے وہ اسود کے وہ حرام کے وہ عمرو بن زید مَنَاةَ بن عدی بن عمرو بن مالک بن بخار کے اور حسان ثابت کے بیٹے وہ منذر کے وہ حرام کے تو دونوں حرام میں جا کر مل جاتے ہیں جو تیسرا دادا ہے تو حرام بن عمرو بن زید مَنَاةَ بن عدی بن عمرو بن مالک بن بخار حسان اور ابو طلحہ کو ملا دیتا ہے اور ابی بن کعب چچا پست میں یعنی عمرو بن مالک میں ابو طلحہ سے ملتے ہیں ابی کعب کے بیٹے وہ قیس کے وہ عبید کے وہ زید کے وہ معاویہ کے وہ عمرو بن مالک بن بخار کے وہ عمرو بن مالک حسان اور ابو طلحہ اور ابی تینوں کو ملا دیتا ہے اور بعضوں نے (امام ابو یوسف، امام ابو حنیفہ کے شاگرد نے) کہا، عزیزوں کے لیے وصیت کر لے تو جتنے مسلمان باپ، دادا گذرے ہیں وہ سب داخل ہوں گے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس سے سنا انھوں نے

اس میں اختلاف ہے شافعی نے کہا ان میں وارث داخل نہ ہوں گے بعضوں نے کہا داخل ہوں گے امام ابو حنیفہ نے کہا عزیزوں کے محرم ناطہ و در مراد ہونگے باپ کی طرف کے ہوں یا ماں کی طرف کے ۱۲ منہ ۱۳ اسکو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ ۱۳ اسکو خود امام بخاری نے تفسیر سورہ آل عمران میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

سَمِعَ اَنْسَاءُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا بِي طَلْحَةَ اَرَدِي اَنْ يَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبَيْنِ قَالَ  
اَبُو طَلْحَةَ اَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ اَبُو طَلْحَةَ  
فِي اَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ  
وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ  
لِبَطُونٍ قُرَيْشٍ وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ  
وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ -

بَاب ۱۹ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ  
فِي الْاَقَارِبِ -

۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اِلِيْمَانَ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَبُو كَلْبَةَ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ  
قُرَيْشٍ اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا اسْتَرَدُّوا اَنْفُسَكُمْ  
لَا اُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ  
لَا اُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ  
مَنَافٍ لَا اُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَ يَا  
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِّبِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا (جب انہوں نے اپنا باغ  
بیرہا، اللہ کی راہ میں دینا چاہا) میں مناسب سمجھتا ہوں تو وہ باغ اپنے  
عزیز و نیکو سے دے ابو طلحہ نے کہا بہت خوب ایسا ہی کرونگا پھر ابو طلحہ  
نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور ابن عباس  
نے لُحِب (سورہ شعر کی یہ آیت اُتری اور اپنے قریب کے مائے  
والوں کو) خدا کے عذاب سے ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش  
کے خاندانوں بنی فہر بنی عدی کو پکارنے لگے (ان کو ڈرایا) اور  
ابو ہریرہؓ نے کہا کہ جب یہ آیت اُتری و انذر عشیرتک الاقربین  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قریش کے لوگو (اللہ سے ڈرو)  
باب کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہونگے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیبؓ نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیبؓ نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ  
ابو ہریرہؓ نے کہا جب سورہ شعر اُکی یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اور  
اپنے نزدیک کے مائے والوں کو اللہ کے مذاکے ڈرا تو آپؐ نے فرمایا کہ  
قریش کے لوگو! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیکی مال کے  
بدل) مول لے لو (بچالو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا  
(یعنی اسکی مرضی کے خلاف نہیں کچھ نہیں کر سکتے) کا عبد مناف کے بیٹوں میں اللہ  
کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا عباسؓ میں عبد المطلب کے بیٹوں میں اللہ  
کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا صفیہؓ میری بیوی میں اللہ کے  
سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ فاطمہؓ بیٹا تو پاسبان جو میرا  
مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام  
نہیں آنے کا، ابو الیمان کے ساتھ اس حدیث کو روایت

۱۰ اسکو امام بخاری نے مناقب قریش اور تفسیر سورہ شعر میں دیکھا ۱۱ اس حدیث کو نو امام بخاری نے اس کے باب میں دیکھا ۱۲ اس

۱۳ اس حدیث کے کئی لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپؐ کی قوم کے لوگ تھے پھر عبد مناف اپنے چچا سے دعا کی اور پھر بنی ہاشم سے دعا کی  
اور لاؤ کو پھر خاص اپنی اولاد کو اس حدیث سے امام بخاری نے نکالا کہ قرابت و قربت میں کوئی شخص نہیں ہے جو اللہ کے سامنے میری بیوی میں اللہ کے سامنے میری بیوی میں اللہ کے سامنے میری بیوی میں

أُغْنَىٰ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ رَاصِبٌ عَنْ ابْنِ  
وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ -

بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ  
وَقَدْ اشْتَرَطَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى مَنْ لِيَهُ  
أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْمَوَاقِفُ وَغَيْرُهُ  
كَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَهُ أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ  
فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ  
إِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ -

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَّاسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ  
أَرَكُمُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ  
فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الْرَّابِعَةِ أَرَكُمُهَا وَبِكَ أَوْفَىٰ  
۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ  
بَدَنَهُ فَقَالَ أَرَكُمُهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ  
قَالَ أَرَكُمُهَا وَبِكَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ -

نے بھی عبد اللہ بن وہب سے انھوں نے یونس سے انہوں  
نے ابن شہاب سے روایت کیا۔

باب کیا وقف کرنے والا وقفی چیز سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے  
اور حضرت عمرؓ نے وقف میں یہ شرط لگائی کہ جو اسکا ہتھام کرے  
وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور کبھی خود وقف کرنے والا بھی ہتھم ہوتا  
ہے کبھی دوسرے شخص اسی طرح شخص یا اونٹ یا اور کوئی چیز اللہ کی راہ  
میں وقف کر دے تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسے دوسرے لوگ  
اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں گویا یہی شرط نہ کرے نہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عواد نے انہوں  
نے قتادہ انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو  
(جسکا نام معلوم نہیں ہوا) دیکھا وہ ایک قربانی کا اونٹ ہانکے لٹھیا  
پر بیل چل رہا تھا اس پر سوار ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ وہ قربانی  
کا اونٹ ہے اپنے تیسری یا چوتھی باریوں فرمایا اے کم بخت سوار ہوجا۔  
ہم سے اسماعیل بن ابی انسؓ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالکؒ نے  
انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ  
ہانکے لیے جارہا تھا آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہوجا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ  
یہ قربانی کا جانور (وقفی ہے) آپؐ نے دوسری یا تیسری بار فرمایا کبھت سوار ہوجا

۱۵ اب یہ اٹھا سکتا ہے جب تک کہ کوئی فائدہ نہ پہنچا دے اور دوسرے وقف کر دیا ہو یا وقف میں ایسی شرط کر لی ہو یا انہیں سے ایک حصہ اپنے لیے خاص کر لیا ہو یا  
متولی کو کچھ دلایا ہو اور خود ہی متولی جو قسطا لانی نے کہا شافعیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اپنی ذات پر وقف کرنا باطل ہے ۱۷ منہ ۱۵ یا شرط کتاب شرط میں  
موصولا لہ چکا ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حضرت عمرؓ نے انہیں سے کھانگی اجازت دی تو خود وقف کرے بولے کہ بھئی انہیں سے  
کھانا یا کچھ فائدہ لینا درست ہو گا کس لیے کبھی وقف کرے یا خود اس جائداد کا متولی ہوتا ہے ۱۸ منہ ۱۵ اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی چیز فقیروں  
پر وقف کی اور وقف کرے یا فقیروں میں ہے تو اس فائدہ اٹھانا درست نہیں البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اسکی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ  
اٹھا سکتا ہے یہی مختار ہے ۱۹ منہ ۱۵ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وقفی چیز سے خود وقف کرے یا فائدہ اٹھا سکتا ہے جانور پر مکان  
کو بھی قیاس کر سکتے ہیں اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

بَاب ۲۱ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ  
إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

لَا تَعْمُرُهُمْ أَذْفَقَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مِنْ قَبْلِهِ  
أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ أَنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَ بِي طَلْحَةُ أَلَا  
أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفْعَلُ نَفْسَهَا  
فِي أَقَارِبِهِ وَعَمَّه -

بَاب ۲۲ إِذَا قَالَ دَارِي صَدَقَ اللَّهُ  
وَلَمْ يَبَيِّنْ لِلْفَقْرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ  
جَائِزٌ وَيُضَعُّهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ رَادَّ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَ بِي طَلْحَةُ  
حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي لِيَ بَيْرُ حَاءَ دَارِنَا  
صَدَقَ اللَّهُ فَأَجَاذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى  
يَبَيِّنَ لِمَنْ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ -

بَاب ۲۳ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بَسْتَا فِي  
صَدَقَ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ  
يَبَيِّنْ لِمَنْ ذَلِكَ -

۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ أُنْبَأَنَا ابْنُ

باب اگر وقف کرنے والا مال وقف کو اپنے ہی قبضہ  
میں رکھے (دوسرے کے حوالے نہ کرے) تو جائز ہے۔  
کیونکہ حضرت عمرؓ نے کہا جو شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے  
کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں کی کہ عمرؓ خود ولی ہوں یا اور کوئی۔ اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے فرمایا میں مناسب سمجھتا ہوں  
تو یہ بلغ اپنے رشتہ داروں کو دے دے انہوں نے کہا بہت خوب اور  
اپنے عزیزوں اور چچا زاد بھائیوں کو بانٹ دیا۔

باب اگر کسی شخص نے یوں کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور  
فقیروں وغیرہ کا ذکر نہیں کیا، تو وقف جائز ہوا۔ اب اس کو اختیار  
نا ملے والوں کو دے، یا جن کو چاہے۔

کیونکہ جب ابو طلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں  
بہت پیارا مال بیروں کو (ایک باغ) اور وہ اللہ کیلئے صدقہ ہے تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا اور بعض لوگ (شفیعہ) یہ  
کہتے ہیں وقف جب تک درست نہ ہوگا جب تک یہ بیان نہ کرے کہ یہ  
وقف کرتا ہوں اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب اگر کوئی یوں کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے  
صدقہ ہے، تو جائز ہوگا۔ گو یہ بیان نہ کرے کہ کن لوگوں پر  
صدقہ ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن یزید نے خبر دی کہا  
ہم کو ابن جریج نے کہا محمد کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے عکرمہ سے سنا  
وہ کہتے تھے میں ابن عباسؓ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ کی ماں مر گئی

۱۰۰ اس میں اختلاف ہے جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی مال وقف کرے تو اس وقت تک صحیح نہیں ہے جب تک اس نے وقف کو اپنے قبضے سے نکال کر دوسرے قبضے میں  
نہ جمہور کے دلیل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت خالدؓ کے افعال ہیں ان سب کو اپنے اوقات کو اپنے ہی قبضے میں رکھا تھا اسکا نفع خیرات کے کاموں میں صرف کرتے  
۱۰۱ منہ ۳۳ تو معلوم ہوا حضرت عمرؓ خود بھی ولی رہ سکتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جب عمروؓ کی ہو سکے تو انکو کسی چیز سے  
کھانا بھی درست ہوگا اور باب کا مطلب نکل آیا ۱۰۲ منہ ۳۴ حدیث بھی اوپر موصول گذر چکی ہے ۱۰۳ منہ -

عمر بن بنت مسعودؓ وہ اس وقت موجود نہ تھے کہ جب اُنے تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میری ماں گذر گئیں میں مرتے وقت موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو ان کو ثواب پہنچے گا آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف ہے انکی طرف سے صدقہ ہے۔

باب اگر کسی نے اپنی کوئی چیز یا لونڈی غلام یا جانور صدقہ یا وقف کر دیا تو جائز ہے کہ

ہم سے بھی بن بکیر نے بیان کیا ہے کہ بیٹ نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن شہر دی ان کے باپ عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے یا رسول اللہ اللہ نے جو میری تو بہ قبول کی اس کی خوشی میں سارا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے سے زیر سے حق میں بہتر ہو ہوگا میں نے عرض کیا بہت خوب ہیں ضمیر میں پنا حصہ پہنچنے دیتا ہوں۔

باب اگر صدقہ کے لئے کسی کو وکیل کرے، اور وکیل

اس کا صدقہ پھیرے۔

اور اسمعیل (بن جعفر یا ابن ابی ویس) نے کہا مجھ کو عبد العزیز بن عبد بن ابی سلمہ نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں انس نے یہ روایت کی جب یاسرؓ سورہ آل عمران کی آری تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک تم کو پیارا ہو اسکو خرچ نہ کرو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ

عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هُوَ عَائِثُ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي تَوَقَّيْتُ وَأَنَا عَائِثُ عَنْهَا أَيْنَ نَفْعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَاطِطِي الْمَخْرَافَ صَدَقَهُ عَلَيْهَا۔

باب ۲۳ اِذَا تَصَدَّقْتَ أَوْ وَقَفْتَ بَعْضَ مَالٍ أَوْ بَعْضَ رِفْقِهِ أَوْ ذِيَابِهِ فَمَوْجَازٌ ۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَوَقَّيْتُ أَنْ أَخْلِكَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرُكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَسْأَلُ بِسْمِ اللَّهِ

باب ۲۵ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ اسْتَفَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا فَمَا تُحِبُّونَ جَاءَهُ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ

لہ غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہونے سے ۱۲ سال قبل اس کا نام تھا یا مخراف کا معنی بہت سیوہ دار ہے مطلب یہ ہے کہ مال منقول یا شریک کا بھی وقف درست ہے نام بوضیفہ اور نام محمد نے اس میں نکاح کیا ہے ۱۲ سال پہلے بن کعب بن مالک نے جو کہ بیٹے کی شہادت کے ساتھ نہیں لکھے تھے ایک مدت تک ان پر کتاب رہا آخر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی اس کا مفصل فقہ کتاب المغازی میں ہے ۱۲ سال سے ۱۲ سال سے وہ خیرات نہیں کرتا اس حدیث سے یہ لکھا کہ سارا مال خیرات کر دینا مکروہ ہے اور مال منقول کا وقف کرنا بھی جائز ہے ۱۲ سال سے۔

تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا إِلَيَّ حَتَّى  
تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَمْوَالِ إِلَيَّ  
بَيْرُحَاءُ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيقَةٌ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا دَيَّسَ ظُلُّ  
بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَتَاتِهَا فَمَيَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرْجُو بَرَّةً وَدُخْرَةً فَضَعَمَهَا أَيْ رَسُولُ اللَّهِ  
حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَا أَبَا طَلْحَةَ ذَلِكُ مَالِ رَبِّهِ  
فَبَلَّغْنَاكَ مِنْكَ وَرَدَدْنَاكَ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي  
الْأَقْرَبِينَ فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي  
رَحِمِهِ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أَبِي وَحَسَّانُ قَالَ  
وَبَاعَ حَسَّانُ حَصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعْجُوبَةٍ  
فَقِيلَ لَهُ تَبِعْ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ  
الْأَبْيَعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمٍ  
قَالَ وَكَانَ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعٍ قَصِيرٍ  
بَيْنَ جَدِيدَتِهِ الَّذِي بَنَاهُ مُعْجُوبَةٍ

بَاب ۲۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَئِنْ أَصْحَرُ الْقَوْمُ  
أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَى وَالْمَسْكِينُ فَأَرْتَوْهُمْ مِنْهُ  
۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو التَّعْمَانِ

۱۵ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ابو طلحہ نے صدقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں کیا تھا آپ نے ان کا صدقہ لے کر پھر واپس  
کر دیا ۱۶ منہ ۱۵ یعنی ایسی قسمت پھر کہاں ملے گی گویا مجھ کو چاندی کے ہم وزن تک رہی ہے کہتے ہیں صرف حسان کا حصہ اس بارغ  
میں معاویہ نے ایک درہم کو خریدنا چونکہ ابو طلحہ نے بارغ متین لوگوں پر وقف کیا تھا لہذا ان کو اپنا حصہ پچھا درست ہوا بعضوں نے  
کہا ابو طلحہ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر ان کو امتیاج ہو تو بیچ سکتے ہیں ورنہ مال وقف کی بیع درست  
نہیں ۱۷ منہ ۱۵ اور اگر چنانہ ہو سکے تو ابھی بات کہہ کر نرمی سے مال دو جو لوگ خود وارث ہیں ان کو توہم تقسیم اور مسکین اور دور کے ناطے واپس  
کو جو وارث نہیں ہیں تقسیم کے وقت کچھ دینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں جیسے وارث کا ولی اس کو یہ حکم تھا کہ نرمی  
سے انکو جواب دے دو یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس صدقہ کا وجوب جاتا رہا اور یہ آیت فسوخ ہو گئی بعضوں نے کہا اب بھی یہ  
حکم باقی ہے اور یہ آیت فسوخ نہیں ہے ۱۸ منہ ۱۶

وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اس کو خرچ نہ کرو تو  
ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ  
تعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملے گا  
جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اسکو خرچ نہ کرو اور میرے جتنے مال میں ان  
سب میں میرا کچھ کو زیادہ پیارا ہے میرا ایک بارغ تھا جس میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے وہاں سایہ میں بیٹھا کرتے وہاں کا پانی پیا کرتے  
خیر ابو طلحہ نے کہا یہ میرا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں  
صدقہ ہے اس کے ثواب کی اور ذخیرہ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں  
یا رسول اللہ آپ جہاں مناسب جانیے اس کو خرچ کیجئے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑا فائدہ دینے والا مال  
ہے (آخرت میں بڑا ثواب دیگا) یہ مال ہم نے قبول کیا اور پھر کچھ کچھ میرے  
تولپنے ناطے والوں کو دے ڈال ابو طلحہ نے وہ بارغ اپنے ناطے والوں کو  
دے دیا انس نے کہا ان میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت بھی تھے حسان  
نے معاویہ کی خلافت میں پناہ حصہ ان کے ماتحت بیچ ڈالا لوگوں نے کہا تم  
ابو طلحہ کا صدقہ بیچتے ہو انھوں نے جواب دیا میں مجبور کا ایک صاع  
دوبیوں کے ایک صاع کے بدلے بیچتا ہوں انس نے کہا یہ بارغ بنی ہاشم  
کے محل کے پاس تھا جس کو معاویہ نے (بطور قلعہ کے) بنایا تھا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا میں) یہ فرمانا جب وارثوں کو مال بانٹتے وقت  
نلے ولے اور یتیم اور مسکین آجائیں تو انکو بھی (ترکے میں سے) کچھ چٹا دو سکے۔  
ہم سے محمد بن فضل ابو النعمان نے کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے





قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَبْنَاءُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخْبَأَنِي سَاعِدَةَ تَوَفَّيْتُ أُمَّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي تَوَفَّيْتُ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَى أَشْرَهُدُكَ أَنَّ حَلَطِي الْخُرَافَ صَدَّقَهُ عَلَيْهَا بَارِءٌ ۲۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَبْدَلُوا الْحَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ خُوفًا يَكْبَرًا فَلَمَنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا خِفْتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَبْرٍ وَلَيْتَهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمْعِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سِتَّةِ نِسَاءٍ لَهَا فَهَمُّوْا عَنْ حِكَايَتِهِمْ إِلَّا أَنْ يَفْسِدُوا لَهُمْ فِي أَرْحَامِ الصَّدَاقِ وَأُمُورِ الْبَيْتِ كَاحٍ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

دی انکو ابن جریر نے کہا مجھ کو یحییٰ بن مسلمہ نے خبر دی انھوں نے حکمران سے سنا جو ابن عباس کے غلام تھے وہ کہتے تھے ہم کو ابن عباس نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ جو بنی سعدہ میں سے تھے انکی ماں سوقت مرگئیں جب وہ گھر میں نہ تھے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں کچھ اسکی طرف سے خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا (ثواب پہنچے گا) آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا تو یوں کہو گواہ کرتا ہوں میرا باغ غراف اسکی طرف سے صدق ہے۔ بالشیعہ تعالیٰ کا (سورہ نسا میں) یہ فرمانا یتیموں کا مال انکو دو دو اور سترے مال کے بدل گندہ مال مت لو

اور انکا مال اپنے مال میں گدہ کر کے مت چکھو یہ بڑا گناہ ہے اور جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو (دوسری) عورتیں جو تم کو بھی لگیں ان سے نکاح کر لو۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے انھوں نے حضرت عائشہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کرو دوسری عورتیں جو تم کو بھی لگیں حضرت عائشہ نے کہا یتیم لڑکی اپنے دلی کی پرورش میں ہو وہ اسکی خوبصورتی اور مالداری دیکھ کر اسکو نکاح میں لانا چاہے مگر اس مہر سے کم پر جو وہی لڑکیوں کا ہونا چاہیے تو ایسی حالت میں اس کو نکاح کرنا منع ہو واجب تک پورا مہر انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے اور دوسری غیر عورتیں نکاح کرنے کا حکم ہوا حضرت عائشہ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تب اسی سورہ نسا کی دوسری آیت اتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ

۱۵۔ بنی سعدہ خزانہ حبیہ کی ایک شانہ ۱۲ منہ سے باب کا مطلب نکلتا ہے وقت اور صدقہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ سے بنی خرابہ چیز یتیم کے مال میں مرکب کر دی بھی چیز ہے لی اسانہ کر دیکو نہ کہ یتیم کے مال تمہارے لیے حرام اور گندہ ہے۔ اور تمہاری چیز کو خراب ہو مگر حال اور خیر ہے ۱۲ منہ۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهَا قَالَتْ فَبَيْنَ اللَّهِ فِي هَذِهِ أَنْ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحَقُوا بِسِتْنَتِهَا بِأَكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكَوْهَا وَالْمَسْئُومُ غَيْرُهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتَرَكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يَفْضُلُوا لَهَا الْأَدْوَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيَعْطُوهَا حَقَّهَا

**بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتُلُوا النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمُ رَشَدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِمُوهُمْ عَلَيْهَا وَكُفَىٰ بِاللَّهِ حَٰبِسًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حَبِيبُ كَانِيَا**

**بَابُ ۳ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَتَعَمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدَرِ عَمَلِهِ -**

۳۶ - حَدَّثَنَا هَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَصَدَ فِي مَالٍ لَهُ عَلَى عُمَرَ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ

۱۷ اس میں سے کچھ نہ کھائے اللہ اسکی قبر گیری کرے ۱۲ ۱۷ جا بیعت کے زمانہ میں عرب لوگ ترکہ کی صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے عورتوں کا کوئی حصہ نہیں تھا

اللہ نے ۷ بری رسم باطل کردی اور عورت مرد سب کا حصہ مقرر کر دیا ۱۲ منہ -

یفیکم فہم جن حضرت عائشہؓ نے کہا جو اللہ نے اس نیت میں بیان کر دیا اگر یتیم لڑکی خوبصورت والدہ پر اور لوگ اس سے نکاح نہ چاہا ہوں وہ بھی لڑکی کا پورا مہر نہ دے تو مجھے اگر یہ لڑکی خوبصورت اور والدہ نہ ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے دوسری عورت سے نکاح کرتے ویسی ہی جب وہ خوبصورت اور والدہ ہے اور اس کا پورا مہر نہیں دیتے تو بھی اس کو چھوڑ دیں البتہ جب انصاف سے اس کا پورا مہر اور پورا حق ادا کریں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں

**باب اللہ تعالیٰ (سورہ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کو آزماؤ جب وہ جوان ہو جائیں اور تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال انکے سپرد کر دو اور انکے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ جو شخص خود والدہ ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا ہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق ان میں سے کھا سکتا ہے پھر جب تم یتیموں کے مال انکے تولے کرو تو گواہ کرو اور پس ہے حساب لینے والا مال باپ اور نالے والے جو مال چھوڑ مرہل میں مردوں و عورتوں دونوں کا حصہ ہے عموماً مال ہو یا بہت (ہر حال میں شرع کے موافق) حصہ مقرر ہے۔ حبیب کا معنی کافی ملے**

**باب وصی کو یتیم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست اور اپنی محنت کے موافق ان میں سے کھا سکتا ہے**

ہم سے مارون بن اشعث نے بیان کیا کہ ہم سے ابو سعید نے جو بنی ہاشم کا غلام تھا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ایک مال (زمین) کو وقف کر دیا اس کا نام شیخ

ثُمَّ كَانَ تَحَلًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَفْتَيْتُكَ مَا لَا هُوَ عِنْدِي يَفِيضُ فَكَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِكَ صَاحِبَهُ لَا يَبَاءُ وَلَا يُؤْهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَكِنْ يُتَّقَى ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَتَصَدَّقَتْهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ الْمَسْكِينِ وَالضَّعِيفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْجَنَاحِ عَلَى عَنِّ وَلِيَّةٍ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُؤْكَلَ صَدِيقُهُ غَيْرَ مُتَوَلِّ بِهِ -

۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنِزِلَتْ فِي ذَاكَ الْيَبْيُ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا يَقْدِرَ مَالُهُ بِالْمَعْرُوفِ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا لَأَنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ -

۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي النَّبِيَّةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْرِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُنَّ قَالَ الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالشُّرْكُ وَفُلُ النَّفْسِ لَتَى حَوْرَ اللَّهِ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآكُلُ الرِّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ

وہاں مجبور کا باغ تھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عمدہ مال حاصل کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ کر دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مال کو صدقہ کر دے نہ وہ بکے نہ مہر ہو سکے نہ میراث ہو، البتہ اس کا سیوہ (اللہ کی راہ میں) خرچ ہو خیر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس طرح پر کہ اس کی آمدنی مجاہدین اور یردوں کے آزاد کرنے اور محتاجوں اور مہمانوں کی خدمت اور مسافروں اور غلاموں اور لونڈیوں میں صرف کی جائے اور جو کوئی اس کا اہتمام کرے اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے نہ اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے مگر دولت نہ جوڑے۔

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے باپ عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا سورہ نسا کی یہ آیت جو مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں آری ہے جب وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس کے مال سے لے سکتا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فسد میں) یہ فرمان کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ اپنے پٹھوں میں آگ بھرتے ہیں ضرور دیکھتی آگ میں دھکیلے جائیں گے

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے ثور بن زید مدنی سے انھوں نے ابو غیث سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مارنا، سود کھانا، یتیم کا مال اڑا جانا،

۱۲ - ہمیں سے ترجمہ باب نکاح ہے گو حدیث میں وقت کا ذکر ہے مگر یتیم کے مال کو اس پر قیاس کیا ۱۲ -



**بَابُ ۳۲ اِسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالتَّحْصِيرِ اِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ وَنَظَرًا لِمَا وَرَوْجَهَا لِلْيَتِيمِ۔**

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ النَّسَائِي قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَاخَذَ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ اَنْسًا غُلَامًا كَرِيْسًا فَلْيَحْدُثْ لَكَ قَالَ فَعَدُّ مَتْنُهُ فِي السَّفَرِ وَالتَّحْصِيرِ مَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَ هَذَا اِهْكَذَا اَوْ لَا لَشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا اِهْكَذَا۔

**بَابُ ۳۵ اِذَا وَقَفَ اَرْصًا وَلَمْ يَبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ۔**

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنْسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَا لَا مِنْ تَحِلٍّ وَكَانَ احْبَبَ اِلَيَّ يَتِيمًا مُسْتَقْبِلًا الْمَجْدَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا جس میں اس کی بھلائی ہو، اور مال اور مال کے خاوند (سوتیلے باپ) کا یتیم پر نظر ڈالنا اسکی بھلائی کی تدبیر کرنا گو وہ وصی نہ ہوں)**

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علی نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن حبیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے پاس کوئی بھی خدمت گزار نہ تھا ابو طلحہ (جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے) انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرتؐ پاس لے گئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسؓ ایک بچہ دار چھو کر آ رہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انسؓ کہتے ہیں پھر میں سفر اور حضر دونوں میں آپ کی خدمت کرتا رہا آپ نے (دس برس کی مدت میں) کہیں مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام ایسا کیوں کیا جب میں کوئی کام کر چکا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لیے یوں نہیں فرمایا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

**باب اگر کسی نے ایک زمین وقف کی (جو مشہور اور معلوم ہے) اس کی حدیں بیان نہیں کیں تو یہ جائز ہوگا۔ اسی طرح ایسی زمین کا صدقہ دینا۔**

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ سب انصار یوں سے زیادہ مدینہ میں مال یعنی کھجور کے درخت رکھتے تھے ان سب باغوں میں انکو بیر عارباغ بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر اس میں جایا کرتے

لے اللہ اکبر اس حسن اخلاق کا کوئی ٹھکانا ہے مجھز و پیغمبر کے اور کسی سے اتنی نفس کشی نہیں ہو سکتی آدمی کا کہیں نہ کہیں اپنے خدنگار پر غصہ آجی جاتا ہے اور سخت کلام نکال بیٹھتا ہے۔ انسؓ کی یہ داستان اور عقلمندی نگاہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مرضی شناس تھے کہ کوئی کام ایسا نہ کرتے جس سے آپ غصے ہوں۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے لیکن ماں کا یتیم پر نظر ڈالنا اس سے نکلتا ہے کہ ابو طلحہ اخوام سلیم انسؓ کی والدہ سے بچ کر انہی کے صلاح اور خوشی سے انس کو آپ پاس لانے ہوں گے۔

يَذْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّا فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ  
فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَتَاَلَوْا الْبَرْحَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْهَا  
تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَتَاَلَوْا الْبَرْحَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْهَا  
تُحِبُّونَ فَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْرِ حَاوِيَّهَا  
صَدَقَهُ اللَّهُ أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ  
فَضَعَهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ بَعْ ذَلِكَ مَالُ  
رَأِيحٍ أَوْ رَأِيحٍ شَيْءٌ بَنُ مَسْلَمَةٍ وَقَدْ سَمِعْتُ  
مَا قُلْتَ وَإِنِّي أُرَى أَنْ يَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ  
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَسَمَهَا  
أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عِمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ وَبَحْنِي بْنُ يَحْيَى عَنْ  
مَالِكٍ رَأَيْتُ

۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا  
سَرْدُجُ بْنُ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّةً تَوَقَّيْتُ أَنْ تَنْفَعَهَا أَنْ تَصَدَّقَتْ  
عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي مِخْرَقٌ فَأَوْشِرْهُدْ  
أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا -

بَابُ ۳۷ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا  
مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ -

۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

دہاں کا پاکیزہ پانی بیا کرتے انس نے کہا پھر جب (سورہ آل عمران کی یہ آیت اتری  
تم کو نیکی کا درجہ اس وقت نہیں ملے گا جب تک جو مال تم کو عیب دار ہے اس کو  
خرج ذکر و توبہ کا کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ کیوں فرماتا ہے تم کو  
نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک جو مال تم کو عیب دار ہے -  
اس کو (اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور میرے پاس جتنے مال میں ان سب میں بیچارہ  
کچھ کمیت برابر ہے اس کو میں اللہ کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں مجھے امید ہے  
اللہ پاس اس کا ثواب اور ذخیرہ ملے گی اس لیے آپ جہاں مناسب جانیں اس  
بارغ کو خرچ کریں آپ نے فرمایا سناش باش یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے  
یا چاہتا ہوا مال ہے یہ شک عبد الرحمن بن سلمہ سادی کو ہونے لگا خرچ فرمایا  
رائج اور میں نے تیرا کہنا سنا میں مناسب جانتا ہوں تو یہ بارغ اپنے ملے دلوں  
کو بانٹ دے ابو طلحہ نے عرض کیا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر انہوں نے  
وہ بارغ اپنے عزیزوں اور چچا کے فرزندوں میں تقسیم کر دیا طلحہ بن ابی اور عبد اللہ  
بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک سے رائج روایت کیا ہے -

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہ ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی ہم  
سے زکریا بن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے انھوں نے مکرہ  
سے انھوں نے ابن عباس سے ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مر گئی ہے اگر میں اسکی طرف سے کچھ  
خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا یا آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا  
میرا ایک بارغ ہے ہر بیوہ میں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں اسکی طرف سے میں نے  
وہ صدقہ کر دیا -

باب اگر کئی آدمیوں نے اپنی مشترک زمین جو مشاع تھی  
تقسیم نہیں ہوئی تھی، وقف کر دی تو جائز ہے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے

۱۲ - یعنی ہر کوئی ایسے مال کا طلب گار ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ انھوں نے شک نہیں کی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ابو طلحہ نے ہر مال کو صدقہ کر دیا اس کے حدود  
بیان نہیں کیے کیونکہ ہر مال کا ہر مال مشہور اور معروف ظاہر کوئی اس کو جانتا تھا اگر ایسی زمین کو صدقہ کیا وقف کرے جو مشہور اور معروف نہ ہو تب تو اسکی حدود بیان کرنا ضروری ہیں  
۱۲ منہ انھار کا ایک قبیلہ ہے جو اور گذر چکا ہے ۱۲ منہ -

رَأَى النَّبِيَّاجَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحِمْلِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ -

### بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يَكْتَبُ -

۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ حَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَا لَاقَطَ النَّفْسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّعِيفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لِأَجْنَاخٍ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِأَلْفِ مِائَةٍ أَوْ يَطْعَمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُمْتَوِّلٍ فِيهِ -

### بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ الضَّعِيفِ -

۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ

ابن النبیاح (یزید بن حمید) انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں) مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول کر لو انہوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے ۱۷

### باب وقف کی سند کیونکر لکھی جائے -

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زلیخ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے تائف سے انہوں نے عبد اللہ بن عثمان سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی (اس کا نام شمع تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ایک زمین میرے ہاتھ آئی ہے ایسا عمدہ مال کہیں مجھ کو نہیں ملا آپ اس کے باب میں کیا مشورہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا تو چاہے تو اصل جائداد کو روک رکھ اور اس کا فائدہ خیرات کر حضرت عمرؓ نے اسی طرح اس زمین کو صدقہ کیا ان شرطوں پر کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے نہ رکنہ میں کسی کو ملے اس کی آمدنی محتاجوں اور درشتہ داروں اور بردوں کے چھڑ ملنے اور مجاہدین اور مہانوں اور مسافروں میں خرچ کی جائے جو کوئی اس کا اہتمام کرے وہ اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے یا کسی دوست کو کھلا سکتا ہے بشرطیکہ وہ دولت مند ہوئے سے ۱۸

### باب مال دار اور محتاج اور مہمان سب پر وقف کر سکتا ہے -

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے

۱۷ گویا بنی نجار نے اپنی مشترک شائع زمین مسجد کے لیے وقف کر دی تو باب کا مطلب نکل آیا لیکن ابن سعد نے طبقات میں ولقدی سے یوں روایت کی ہے کہ آپ نے یہ زمین دس دینار کی خریدی اور ابو بکر صدیقؓ نے یہ قیمت ادا کی اس صورت میں میں باب کا مطلب نکل آئے گا اس طرح سے کہ پہلے بنی نجار نے اسکو وقف کرنا چاہا اور آپ نے ان پر انکار دیا۔ ولقدی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے قیمت اس لیے دی کہ دو تہیم بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا ۱۸ منہ ۱۷ یعنی اصل جائداد کوئی بیع یا ہبہ نہ کر سکے اسی کو وقف کہتے ہیں ۱۸ منہ ۱۷ اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے وقف کی یہ شرطیں لکھو ادین گرام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا لیکو ابو داؤد نے نکالا اس میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ شرطیں معقیب کے تم سے لکھو ادین ۱۲ منہ -



عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا  
يَحْتَجِبُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ  
قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتُ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ  
وَالْمَسْكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّعِيفِ -

### باب ۳۹ وَقِفُ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

۳۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّحِيدِ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ  
بْنُ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمْرًا بِالسَّجْدَةِ قَالَ لِبَنِي النَّجَّارِ  
ثَامُوثُ بْنُ جَحَاطٍ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ  
ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ -

### باب ۴۰ وَقِفُ الدَّوَابِّ وَالْكَرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ -

قَالَ الرَّهْدِيُّ فَمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَأْجِرُ يَنْجُرُهَا وَجَعَلَ رِجْعَهُ  
صَدَقَةً لِلْمَسْكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ  
يَأْكُلَ مِنْ رِجْعِ ذَلِكَ أَلْفَ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ  
رِجْعَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسْكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
عُمَرَ جَلَّ عَلَى قُرَيْشٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَعْطَاهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِمْلٍ عَلَيْهِمَا سَرَجًا

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک  
جاؤد ملا تھا اُئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا  
آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو تصدق (وقف) کر کے حضرت عمرؓ نے اس کو  
محتاجوں اور مسکینوں اور غلاموں اور لونڈیوں پر صدقہ (وقف) کر دیا۔

### باب مسجد کے لئے زمین کا وقف کرنا

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الصمد نے کہا کہ  
نے اپنے باپ (عبد الوارث) سے سنا کہ ہم سے ابو القیاح نے بیان کیا کہ  
سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
میں تشریف لائے آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے  
اس باغ کا مجھ سے مول چکا لو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس  
کا مول لیں گے۔

### باب جانور اور گھوڑے اور سامان اور نقد چاندی سونا وقف کرنا

زہری نے کہا اگر کسی شخص نے ہزار شرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں  
اور اپنے ایک غلام کو جو سوداگری کرتا تھا دیں ان کا فائدہ محتاجوں اور غلاموں  
والوں کیلئے تصدق کیا گیا وہ شخص شرفیوں میں سے کھا سکتا ہے گو اس نے  
اس نفع کو محتاجوں پر تصدق نہ کیا ہو جب بھی اس میں سے نہیں کھا  
سکتا ۳۵

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے عبید اللہ  
عمری نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ  
نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ایک گھوڑے ڈالا یہ گھوڑا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ نے دیا تھا اس لیے کہ آپ جہاد میں کسی کو اس پر

۱۵- ان میں مالداروں اور نادار سب آگے تو باب کا مطلب نکل آیا ۱۴ منہ ۱۵ کیونکہ جب وہ شرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گویا صدقہ کر دیں اب صدقے کا  
مال اپنے خرچ میں کیونکہ لا سکتا ہے اس شر کو ابن وہب نے اپنی سوط میں وصل کیا ۱۴ منہ -

فَأَخْبَرَ عُمَرَ أَنَّهُ قَدْ وَفَّقَهَا بَيْنَهُمَا فَسَأَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزَوَّجْتُمَا هَا  
نَقَالَ لَا تَبْتَغِيهَا وَلَا تَزَوِّجْتُمَا فِي  
صَدَقَتِكَ.

### بَابُ نَفَقَةِ الْقِيمِ لِلْوَقْفِ

۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دَيْنًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةٍ  
لِسَائِرِي وَمَوْثِقَةٍ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

۴۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ شَارِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَفْقِهِ أَنْ يَأْخُذَ كُلُّ  
مَنْ وَلِيَّةٍ وَيُوجِدَ صَدِيقَهُ غَيْرَ  
مُتَمَوِّلٍ مَالًا.

بَابُ إِذَا وَقَفَ آرِضًا أَوْ بَيْعًا  
وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دَلَاءٍ  
الْمُسْلِمِينَ.

وَأَوْقَفَ النَّسْرُ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَ هَا نَزَلَ هَا

سوار کریں پھر حضرت عمرؓ کو خبر ملی کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا اس نے اسکو  
بازار بیچنے کے لیے کھڑا کیا ہے حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اسکے مول لینے کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا اس کو ہرگز مول نہ لے اور اپنا  
صدقہ نہ لوٹا۔

باب جو شخص وقفی جائیداد کا اہتمام کرے وہ اپنی اجرت  
اس میں سے لے سکتا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تھمسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
غبرری انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ میرے وارث ہیں وہ  
روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں وہ میری بیویوں کا خرچ اور جائیداد کا اہتمام  
کرنے والے کا خرچ نکالنے کے بعد صدقہ ہے لکھ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے  
کہ حضرت عمرؓ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی جو کوئی اس جائیداد  
کا بندوبست کرے وہ خود بھی کھا سکتا ہے اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے  
پر دولت نہ جوڑے۔

باب اگر کسی شخص نے کنواں وقف کیا اور یہ شرط لگائی کہ دوسرے  
مسلمانوں کی طرح وہ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے گا اس میں سے پانی لیگا  
یا زمین وقف کی اور دوسروں کی طرح خود بھی اس سے فائدہ لینے کی  
شرط کر لی تو یہ درست ہے

اور انس بن مالکؓ نے مدینہ میں ایک گھر وقف کیا تھا جب مدینہ بنے

لے گو حضرت عمرؓ نے یہ گھر صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائیداد  
روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائیداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے اس لیے یہ قیاس صحیح نہیں اب یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے یہ  
گھر وقف کیا تھا اس لیے صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھر ملا تھا اسکو بیچنے کے لیے بازار میں کیونکر کھڑا کر سکتا  
ہے ۱۲ منہ معلوم ہوا کہ جو کوئی وقفی جائیداد کا انتظام کرے اس کا حوالہ ہو وہ اپنی محنت کا داہجی معاوضہ پائییداد  
میں سے دلا پانے کا مستحق ہوگا ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس کو امام بیہقی نے وصلاً کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ  
تعالیٰ ۳

وَنَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُرِّهِ وَقَالَ لِلْمَرْءِ كُودَةٌ  
مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضَرَّةٍ وَلَا مُضَرَ  
بُهَا فَإِنْ اسْتَعْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ  
وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرُ مَكْنًى  
لِذِي الْحَاجَةِ مِنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ أَنْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ  
حَدَّثَ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ  
أَسْأَلُكُمْ وَلَا أَسْأَلُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ  
مِرْوَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ  
أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ  
الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا  
قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَفْقِهِ لَا جُنَاحَ عَلَى  
مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَكُونُ الْوَاقِفُ  
وَعَزِيرُهُ فَهُوَ دَاسِعٌ لِكُلِّ -

تو اسی میں آرتے اور زبیر بن عوامؓ نے اپنے گھروں کو لے وقف کر دیا تھا ان  
کی جس میں کو طلاق دیا جاتا تو کہتے اس میں رہ کر غراب نہ کر نہ تیر کوئی نقصان  
کر اور جزا دہالی بیٹی ہوتی اس کو دیاں رہنے کا حق نہیں اور ابن عمرؓ نے  
اپنے باپ عمرؓ کے گھر رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا اور عبد اللہ  
نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ عثمانؓ نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے  
انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو عبد الرحمنؓ سے جب حضرت  
عثمانؓ کو مصر کے باغیوں نے گھیر لیا تو وہ بالا خانے پر بزم ہوئے اور  
ان (مرد و باغیوں) سے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں نہیں میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا  
تم نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مدینہ میں  
مسلمانوں کو پانی کی تنگی تھی) جو شخص رومہ کا کنواں کھوئے اس کو بہشت  
ملے گی میں نے اس کو کھود دیا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی  
جیش عسرة کا سامان کر لے وہ بہشتی ہے میں نے اس کا سامان کر دیا۔  
ابو عبد الرحمنؓ نے کہا یہ سن کر صحابہؓ نے اس کی تصدیق کی اور حضرت عمرؓ  
نے اپنی وقتی جائیداد سے لے لیا جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس  
میں سے کھا سکتا ہے اور خود وقف کرنے والا منتظم ہوتا ہے کبھی کوئی اور  
بہر ایک کے لیے یہ جائز ہے۔

۱۱ھ اسکو دہلی نے اپنی سندیں وصول کیا خاندانی بیٹی کو اس میں رہنے کی اس لیے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خاندان کے گھر رہ سکتی ہے یہ اثر ترجمہ باب سے اس  
طرح مطابق ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ان کی کنواری بھی ہوگی اور محبت سے پہلے اسکو طلاق دیا گیا ہوگا تو اس کا فرج باپ کے ذمہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا  
وہاں رہنا ہے ۱۲ھ اس کو ابن سعید نے وصول کیا یہ وہ گھر تھا جس کو حضرت عمرؓ وقف کر گئے تھے تو اثر ترجمہ باب کے مطابق ہو گیا ۱۷ھ  
۱۱ھ عبد اللہ امام بخاری کے شیخ تھے تو یہ تعلیق نہ ہوگی اور دار تقی اور اسمعیل نے اس کو دس بیٹیاں دیں دوسری روایتوں میں ہیں  
ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں خرید کر وقف کر دیا کھانا ذکر نہیں ہے لیکن شائد حضرت عثمانؓ نے اس کو کچھ وسیع کرنے کے لیے  
کھودایا بھی ہو یہ روایت لا کر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا ڈول اس میں ڈالے  
اس کو بہشت میں اس سے بھی عمدہ کنواں ہے گا انسانی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں بیس ہزار درہمیں ہزار  
کو فرمایا ۱۲ھ جیش عسرة یعنی تنگی کا ٹکڑا مراد وہ ٹکڑا ہے جو جنگ تبوک میں آپ کے ساتھ گیا تھا اس جنگ کا سامان  
مسلمانوں کے پاس بالکل نہ تھا حضرت عثمانؓ آنحضرت کے اس ارشاد پر سب سامان اپنی ذات سے فراہم کر دیا سبحان اللہ رضی  
اللہ عنہ وارضاه ۱۳ھ میں گواہی دی کہ حضرت عثمانؓ حج کہتے ہیں حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ نے  
تصدیق کی تھی ۱۴ھ یہ اثر ابوہریرہؓ سے ہے۔ ۱۷ھ -

بَابُ ۳۱۳ إِذَا قَالَ الْوَقِيفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۳۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِمَا ثَلَطَكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ۔

بَابُ ۳۱۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحْضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسَبُوهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَتَقِيمَانِ بِأَلْفِهِمَا إِنْ ارْتَبَكُمُ لَا تَشْرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكَتُمْ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذَا لَبِثَ الْأَثَمِينَ فَإِنْ عُرِثَ عَلَى أَثَمِهِمَا اسْتَحْقَاقًا ثُمَّ فَأَخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلِيَانِ فَيُقِيمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُهُمَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِلَّا إِذْ لَبِثَ الظَّالِمِينَ ذَلِكَ أَذْنَى أَنْ يَقُولُوا بِاللَّهِ هَادِةً عَلَى وَجْهِهَا أَوْ يَخَفُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَقَالَ بَنِي عُلَيٍّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زُرَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ

بَابُ الْكَرْوَقِفِ كَرْنِ وَالْأَيُّوْلِ كَبِهٍ بِمِ اسْكِ قِيَمَتِ اَلْشَّيْءِ سِے لِيَسْ كِے، تَوَقِفِ دَرَسْتِ هُوَ جَائِے كَا

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے ابو النبیاح سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے ٹھہرا لو انہوں نے کہا ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے۔

بَابُ (سُورَةُ مَائِدَةٍ فِي) اَللّٰهُ تَعَالٰی كَا یَہُ فَرَمَا مُسْلِمًا نُو حَبِّ تَمِّ مِیْ سِے كُوْنِی مَرْنِے لَگے تَوَاقِسْ كِی گواہی مِصِیْبَتِ كِے وَقْتِ تَمِّ مِیْ سِے یَعْنِی مُسْلِمَانُوْ مِیْ سِے یَا عَزِیْزُوْ مِیْ سِے دُو مَعْتَبَرِ شَخْصُوْ كِی ہونا چاہیے یَا اَكْرَمِ سَفَرِ مِیْ ہُو دِہاں مَوْتِ، كِی مِصِیْبَتِ اُنْ پڑے تَوَغِیْرِہِی یَعْنِی كَا فَرِ یَا حُنْ سِے قُرَابَتِ نہ ہُو دُو شَخْصِ سِہِی (مِیْتِ كِے وَارِثُوْ) اِن دُونُوْ كَا ہونكو عَمَرِ كِی نَمَازِ كِے بَعْدِ تَمِّ رُوكِ لَو اَكْرَمِ كُو (اِن كِے سَچا ہونے مِیْ شَبِہِ ہوں) تَوَدِہ اَللّٰهُ كِی قَسَمِ كھا ئیں ہَم اِس گواہی كِے بَدَلِ دُنْیَا كَا نا ہُنہیں چاہتے ہُں كِیْنے گواہی دیں وہ اپنا رشتہ دار ہو اور نہ ہم خدا واسطے گواہی چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم خدا كِے قُصُوْر وَارِثِ مِیْ پھر اَكْرَمِ معلوم ہو وَاَقِیْے گواہ جھوٹے تھے تَو دُوسرے وہ دُو گواہ كھڑے ہوں جو مِیْتِ كِے زُرْدِیَكِے رشتہ دار ہوں (یا حُنْ كُو مِیْتِ كِے دُو زُرْدِیَكِے رشتہ داروں نے گواہی كِے لَاقِیْیِی سَچا ہوا وہ خدا كِی قَسَمِ كھا كریں ہماری گواہی پہلے گواہوں كِی گواہی سِے زیادہ مَعْتَبَرِہِے اور ہَم نے كُوْنِی نا سَچِی بات نہیں كہی ایسا کیا ہو تَو بَیْشَكِ ہَم گنہگار ہِے تَدْبِیْرِہِی ہِے جس سِے ٹھِیكِ ٹھِیكِ گواہی دینے كِی زیادہ اُمید پڑتی ہِے یَا اتنا تَو ضرور ہوگا كُو مِیْ یَا گواہوں كُو دُور سے گواہی سنا ہونكے قَسَمِ كھانے كِے بَعْدِ پھر وَارِثُوْ كُو قَسَمِ دِی جائے اور اللہ سِے قُوتِے رہو اسكا حَكَمِ سنو اور اللہ نا فرمان لوگو كُو راہ پر نہیں لگاتا (اما) بخاری نے كہا مجھ سِے عبد اللہ بن عبد اللہ دِیْنِی نے كہا ہَم تھے یَحْیٰی بن اَدَم نے بیان کیا كہا ہَم اِبْنِ ابْنِ زُرْدِیَكِے انہوں نے محمد بن ابْنِ قاسم سے انہوں سے عبد الملک بن سعید بن ہمر سے انہوں نے اپنے باپ سے

بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ  
رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَيْمِيمٍ الدَّارِيَّ وَعَدِيٍّ  
ابْنِ بَدَّاحٍ فَمَاتَ التَّيْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهِمَا مَسْلَمٌ  
فَلَمَّا أَقْدَمَا بَنِي تَرْكَةَ فَقَدُوا أَجَامًا مِنْ قِصَّةِ  
مُخَوَّصَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخْلَفُوهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا  
أَبْتَعْنَاهُ مِنْ تَيْمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ  
أَوْلِيَائِهِ فَخَلَفَا الشَّهَادَتَيْنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِكُمَا  
وَأَنَّ الْجَامَ بِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ  
بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دِيُونِ الْمَيْتِ  
بِغَيْرِ تَحْضِيرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِقٍ أَوْ الْفَضْلُ بْنُ  
يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنْ فَرَّاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشِيرَهُ يَوْمَ  
أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دِينَارًا  
فَلَمَّا احْضَرَ جَدُّهُ التَّخْلِيلَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ  
عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتَشِيرَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ  
دِينَارًا كَثِيرًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَرَكَ الْغُرَمَاءُ  
قَالَ أَذْهَبَ فَيَبْدُو كُلُّ تَمِيرٍ عَلَيَّ نَاحِيَتِهِ  
فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوْنِي  
تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا بنی سہم کا لہ ایک شخص تیسیم داری سے  
اور عدی بن ہدار کے ساتھ سفر کو نکلا وہ ایسے ملک میں جا کر مر گیا جہاں کوئی  
مسلمان نہ تھا یہ دونوں شخص اسکا متروک کر کے مدینہ میں آئے اس کے اسباب  
میں چاندی کا ایک گلاس گم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو  
قسم دی انہوں نے قسم کھالی پھر ایسا ہوا وہ گلاس مکہ میں ملاجن کے پاس ملا  
انہوں نے کہا ہم نے یہ تیسیم اور عدی سے خریداہے سو وقت میت کے دو  
عزیز (عمر بن عاص اور مطلب) کھڑے ہوئے انہوں نے قسم کھائی ہماری  
گوای تیسیم اور عدی کی گوای سے زیادہ معتبر ہے یہ گلاس میت ہی کا ہے  
ابن عباس نے کہا انہی کے باب میں یہ آیت اتر سی (جو اوپر گزری آیا ایہا الذین  
امنوا شہادۃ بینکم خیر آیت تک۔

باب وصی میت پر جو قرضہ ہو وہ ادا کر سکتا ہے گو دوسرے  
وارث حاضر نہ ہوں

ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا یا فضل بن یعقوب نے محمد بن  
سابق سے انہوں نے کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن الوعادی نے انہوں  
نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے کہا کہ عامر شعبی نے بیان کیا مجھ سے جابر بن  
عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ان کے باب احمد کی لڑائی میں شہید ہو کر چھ  
بیٹیاں اور قرضہ چھوڑ گئے خبر جب ان کے باغ کی کھجور کاٹنے کا وقت آیا پہنچا تو  
تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
جانتے ہیں کہ میرے والد احمد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور بہت سا قرضہ ہے  
پر چھوڑ گئے ہیں میں یہ چاہتا ہوں (آپ تشریف لائیں) قرض خواہ آپ کو  
دیکھیں (شائد کچھ قرض میں تخفیف کریں) آپ نے فرمایا اچھا جا اور ہر قسم  
کی کھجور الگ الگ دیکھ کر میں گیا ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو بلا لے گیا، قرض خواہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دیکھا تو اوپر بھر مک گئے لگے اس وقت اور زیادہ تقاضا کرنے

أَعْظَمَهَا بَيِّنَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ ادْعُوا أَصْحَابَكُمْ فَمَا زَالَ يَكِيدُ لَهُمْ حَتَّى أَتَى  
اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا وَاللَّهُ سَاحِشٌ أَنْ  
يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُهُ إِلَى  
أَخَوَاتِي بِمَمَرَةٍ فَسَلِمَ وَاللَّهُ أَلْبِيَادُ كُلُّهَا  
حَتَّى أَتَى أَنْظَرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ سُلُوكُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ  
ثَمَرَةً وَاحِدَةً

## کتاب الجہاد والسیار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِآَنٍ لَهُمْ لِيُجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَفْقَهُونَ وَيُقَاتِلُونَ وَعَدَا  
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْبَةِ فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا فِي الْقُرْآنِ وَ  
مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِنُبِيِّكُمْ  
الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُودُ الطَّاعَةُ

۵۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ

جب آپ نے انکلیہ حال دیکھا اور میری پریشانی تو آپ سب سے  
بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھرے پھر اس پر بیٹھ گئے فرمایا اپنے قرض خواہوں  
کو بلا اور باپ پ کر اس میں سے دینا شروع کیا اللہ نے میرا دل کا کل قرضہ  
ادا کر دیا اور میں تو قسم خدا کی اس پر راضی تھا کہ اللہ میرے باپ پر کا قرضہ  
ادا کرے چاہے میں اپنی بہنوں پاس ایک کچھور بھی لے کر نہ جاؤں لیکن  
جتنے ڈھیر دہاں تھے سب بیچ گئے خدا کی قسم اور میں اس ڈھیر کو دیکھ  
رہا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے وہ ایسا ہی رہا کہ  
جیسے ایک کچھور بھی اسکی کم نہ ہوئی تھی

کتاب: جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
حالات کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان!

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں) فرمایا اللہ نے مسلمانوں سے لے کر  
جان اور مال خرید لیے ہیں جنت کے بدلہ وہ اللہ کی راہ میں (کافروں سے)  
لڑتے ہیں ملتے ہیں ملتے جاتے ہیں اللہ تم کا یہ وعدہ تجاہد توراۃ انجیل  
قرآن (تین کتابوں) میں اور اللہ سے بڑھ کر کون قول کا پیکر ہے اے  
مسلمانوں یہ جو تم نے بیچ کھوچ کی ہے اسکی خوشی مناد و اخیریت  
و بشر المؤمنین تک ابن عباس نے کہا اس آیت میں اللہ کی حدوں  
سے اس کے احکام کی اطاعت مراد ہے۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق  
کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ولید بن عیز سے سنا

اے باپز تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے سے گئے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ نہی کریں گے وہ اور زیادہ پیچھے چلے کہ ہمارا سب قرضہ ادا کر دے انہوں نے یہ خیال کیا  
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاہل یا س قرضین لائے ہیں تو اگر جاہل سے کل قرضہ ادا نہ ہو سکے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کریں گے یا ضروری ہے میں گے ۱۲ سہ  
سبحان اللہ آپ کا ایک کھلم کھڑا یہ حدیث اور کئی بار گزریں گے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جاہل جو اپنے باپ کے وصیتے انہوں نے باپ کا قرض لیا دیا اس وقت حدیث  
وارثہ انکی بہنیں موجود تھیں ان قرض خواہوں نے اپنا آپ نقصان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی بار کھایا کہ تم اپنے قرضے کے بدلے ساری کچھور لے لو پھر  
انہوں نے کچھور کو کم سمجھ کر قبول نہ کیا ۱۳ سہ حالانکہ انجیل میں جہاد کا حکم نہیں ہے انجیل میں تو رات کا جمع اور کئی کتاب ہونا مذکور ہے تو رات کے سب احکام گویا انجیل میں  
موجود ہیں ۱۴ سہ اسی آیت میں آگے ہے وہاں انھوں نے حد و اللہ ابن عباس نے نقل کر دی اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۵ سہ

الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَّارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَىٰ مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ دُرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي -

۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جِهَادَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيْتُهُ كُلُّ إِذَا اسْتَفَرَّ لَكُمْ فَانْفِرُوا -

۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا يُجَاهِدُ قَالَ لَكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجُّكَ وَدُرُّكَ ۵۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَا حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّادَةَ قَالَ

انہوں نے سعد بن ایاس شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (دین کے) کاموں میں سب سے افضل کونسا کام ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں خاموش ہو رہا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھنا تو آپ بیان کرنے۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان سے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر سے ہونے کے بعد ہجرت (فرار) نہیں رہی البتہ کافروں سے جہاد کرنا اور نیت بخیر رکھنا باقی ہے اور جب تم کو کہا جائے جہاد کیسے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی عمرہ نے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد تمام نیک عملوں سے افضل ہے کیا ہم عورتیں جہاد کریں آپ نے فرمایا افضل جہاد کرونا وہ یہ کہ جس سے گناہ نہ ہو۔ ہم سے اسحاق بن منہور نے بیان کیا کہا ہم سے کوثر بن عوف بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حباب نے کہا مجھ

۱۔ یعنی قیامت تک جہاد فرض ہے گا دوسری حدیث میں ہے جب سے جو کہ اللہ نے مجھ کو قیامت تک مجھ سے جہاد ہوتا رہے گا یہاں تک کہ انہیں میں میری امت و خال سے مقابلہ کرے گی جہاد اسلام کا ایک رکن اعظم ہے اور فرض کا یہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں تو ان کے ہاں وہاں پر کسی طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس کے ترک سے سب گنہگار ہوتے ہیں اسی طرح جب کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھ آئیں تو ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر بھی ہمارے مذہب میں چند دنیا دار خود بخود غور سے سمجھیں کہ دنیا باز مولویوں نے کافروں کی خاطر ہر عام مسلمانوں کو بکرا دے کہ اب جہاد فرض نہیں رہا ان کو خدا سے ڈرنا اور توبہ کرنا چاہیے جہاد کی فرقیقت قیامت تک باقی رہے گی البتہ یہ ضرور ہے کہ امام عادل سے پہلے بیعت کی جائے اور کافروں کو حسب وعدہ قتل دی جائے اگر وہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں سو قتل اللہ پر عہد کر کے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ اور فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کسی قیمت میں جائز نہیں ۲۔ اس سے یہ حدیث اور پر گندہ کی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جہاد کو سب عملوں سے افضل کیا اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا ۳۔ اس سے یہ حدیث

أَخْبَرَنِي أَبُو حَظِيمٍ أَنَّ ذَكَوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُعْدِلُ الْجَاهِدَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا أُخْرِجَ الْجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ تَقُومُ وَلَا تَقُومُ وَتَصُومُ وَلَا تَقُصِّرُ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ فَرَسَ الْجَاهِدِ لَيْسَتْ فِي طَوْلِهِ فَيَكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٌ -

بَابُ ۴ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى بَيْعَارٍ يُجْنِمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ

ابو حصین نے خبر دی ان سے ذکوان نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے کہا ایک شخص در نام نام معلوم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو آپؐ نے فرمایا ایسا کوئی کام میں نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو مسجد میں جائے برابر نماز میں کھڑے رہے درام نہ لے برابر روئے رکھے جائے کبھی افطار نہ کرے اس لئے کہ مصلیٰ ایسا کون کر سکتا ہے ابو ہریرہؓ نے کہا مجاہد کا گھوڑا جو رسی میں بندھا ہوا زغن مارتا ہے تو مجاہد کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ صف میں فرمایا مسلمانو! میں تم کو وہ سوداگری بتاؤں جو تکلیف کے عذاب سے تم کو چھڑائے تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اللہ ربہا گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی ہو رہی ہیں اور اچھے گھروں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بنہ خبر دی انہوں نے ہم سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لکھی نے بیان کیا ان سے ابو سعید خدریؓ نے کہا لوگوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص سب لوگوں میں افضل ہے آپؐ نے فرمایا وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے

۱۔ مطلب آپؐ کے یہاں جہاد جب جہاد کے لئے نکلتا تو اس کا سونا بیٹنا چلنا گھومنے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہوتا ہے تو جہاد کے برابر دوسری کون عبادت ہو سکتی ہے۔ البتہ کوئی برابر عبادت میں مصروف ہے درام نہ لے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہو سکتا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اپنی جہاد سے بھی افضل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایام عشر میں عبادت کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ان حدیثوں میں تناقض نہیں ہے بلکہ سب اپنے محل اور موقع پر خود سے تمام اعمال سے افضل ہیں۔ مثلاً جب کافروں کا زور بڑھ رہا ہو تو جہاد سب لوگوں سے افضل ہوگا۔ جب جہاد کی ضرورت نہ ہو تو ذکر الہی سے افضل ہوگا۔ ۲۔ حقیقت میں ایسا مسلمان دوسرے مسلمانوں سے افضل ہوگا کیونکہ جان اور مال دنیا کی سب چیزوں میں آدمی کو بہت مجبور ہے تو اس کا اللہ کی خرچ کرنے والا ہے بڑھ کر ہوگا بعضوں نے کہا لوگوں سے عام مسلمان مراد ہیں در علماء اور صدقین مجاہدین سے بھی افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں کفار اور کفرین اور منافقین دین سے مباحہ کرنا۔ اور ان کے اعتراضات کا جواب دین اسلام پر کریں جواب دینا اور ایسی کتابوں کا چھپنا اور چھپوانا جہاد ہے۔ ۱۲۰



يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَتَمْنَىٰ  
مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شُعَيْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ  
وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى شِرْعَةٍ -

۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيكَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الْفَخَّارِ  
الْفَلَكَاكِ وَتَوَكَّلْ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ أَنْ  
يَتَوَقَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَلَامًا  
مَعَ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ -

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ  
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَهَادَةٌ فِي بَيْتِ  
رَسُولِكَ -

۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَمِعَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں نے عرض کیا پھر کون آپؐ نے فرمایا وہ مسلمان جو کسی پہاڑ کی گھاٹی دنا آباد  
مقام میں رہ جائے، اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے  
ان کو محفوظ رکھے یہ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیبؓ نے خبر دی انہوں نے زہری  
سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں جو شخص جہاد کرتا ہے  
اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے سچے اس کی مثال  
ایسی ہے جیسے کوئی دن کو روزہ دار رہے۔ رات کو ناز میں گھر لوٹے اور  
اللہ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ذمہ لیا ہے اگر اس کو مارے گا تو حیات  
و کتاب ہمیشہ میں لیا جائے گا ورنہ سلامتی کے ساتھ ثواب اور لوٹ کا  
مال دلا کر اس کو گھر لوٹائے گا۔

باب جہاد اور شہادت کیلئے مرد اور عورت دونوں کا دُعا کرنا  
اور حضرت عمرؓ نے کہا یا اللہ مجھ کو اپنے پیغمبر کے شہر (مدینہ طیبہ) میں  
شہادت نصیب کر۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انھوں  
نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے  
تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ام حرام بنت ملحانؓ انس کی خالہ ام سلمہؓ

۱۔ جب آدمی لوگوں میں رہتا ہے تو ضرور کسی دیکھی کی غیبت کرتا ہے۔ یا قیمت سنتا ہے یا کسی پر غصہ کرتا ہے۔ اس کو ایذا دیتا ہے تنہائی اور عزلت میں اس کے شر سے  
سب لوگ بچے رہتے ہیں۔ اس حدیث سے اس نے دلیل لی جو عزالت اور گوشہ نشینی کو اختلاط سے بہتر جانتا ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے اور حق  
یہ ہے کہ یہ مختلف ہے باختلاف اشخاص اور احوال اور زمانہ اور موقع جس شخص سے یہ مسئلہ نکلے گا وہی اور دنیاوی فائدے پہنچتے ہوں اور وہ لوگوں کی برائیوں  
پر ہرگز اس کے اختلاط افضل ہے اور جس شخص سے اختلاط میں گناہ سرزد ہوتے ہوں اور اس کی محبت سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہو اس کے لئے عزالت افضل ہے۔  
۲۔ یعنی نیت کا حال خدا کی خوب معلوم ہے کہ وہ مخلص ہے۔ یا نہیں۔ اگر مخلص ہے تو وہ مجاہد ہوگا۔ ورنہ جو کوئی دنیا کے مال اور جہاد اور ناموری کے لئے  
رہے وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ہے ۱۲۔ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ یہی مرد دعا کر سکتا ہے یا اللہ توحید کو بخا بدین میں کر مجاہد شہادت  
نصیب کر ایسے ہی عورت بھی یہ دعا کر سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آدراں کے بعد خلفاء راشدین کے زمانوں میں بھی عورتیں مجاہدین  
کے ہمراہ رہیں ان کے کھانے پینے کے اہتمام کرتیں اور زخمیوں کو مرہم لگیں اور دوا دارو کرتیں۔ افسوس ہے مسلمانوں کی کم ہمتی پر انہوں نے عورتوں کو  
کیا مردوں کو ایسا بزدل کر دیا ہے۔ کہ جنگ کے نام سے ان پر لڑا نہ آتا ہے۔ نصاریٰ کی عورتیں ان مسلمان مردوں سے بدرجہا بہتر ہیں جو گھوڑے کی  
سواری اور نشان اندازی مردوں کی طرح کرتی ہیں۔ اور جنگ میں رہ کر اس کا نشان نصیب کر کے زخمیوں کے دوا دارو مرہم لگی کرتی ہیں۔  
۱۲۔ یہ اثر اور یہ اصول لکھ چکا ہے۔ کتاب الحج میں حضرت عمرؓ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مدینہ میں ابوہریرہؓ کو نیا رہی کے۔  
۱۲۔ یہ شہید ہوئے۔ ۱۲۔

يَدْخُلُ عَلَى كَرِيمٍ حَرَامٍ بَنِي مُلْحَانَ فَنُطْعِمُهُ وَكَانَتْ  
أَمْرًا حَرَامًا تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ  
تَقْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ اسْتَبَقَظَ وَهُوَ يَضَعُكَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا يَضَعُكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْتَكِبُونَ نَجَسًا هَذَا الْبَحْرُ مُلُوكًا عَلَى  
الْأَيَّامَةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْإِيَّامَةِ سَلَّ سَخِي  
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي  
مِنْهُمْ قَدَاةً يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَبَقَظَ وَهُوَ يَضَعُكَ فَقُلْتُ  
وَمَا يَضَعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي  
عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ  
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي  
مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَرَكِبِي الْبَحْرَ فَرَأَى  
مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَصَرَعَتْ عَنْ دَابِرَةِ حَائِلٍ  
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

بَاب ۳۹ دَرَجَاتُ الْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
يُقَالُ هَذِهِ سَبِيلِي وَهَذِهِ سَبِيلِي -  
۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْدٌ عَنْ

ہمس (پاس تشریف لے جایا کرتے وہ آپ کو کھانا کھلائیں ان کے خاندان عبد  
بن صامت (صحابی) تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس  
گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں آپ  
سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ  
آپ ہنس کیوں ہے میں آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ  
لوگوں کو دیکھا وہ اس سمندر کے بیچ بیچ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو اس طرح  
سوار ہیں گویا بادشاہ ہیں تختوں پر یا جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار  
ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ عافریجے  
اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے آپ نے ان کے لئے دعا کی پھر اپنا سر رکھ کر  
سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنس کیوں  
رہے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو  
جہاد ہے مجھے اس طرح میرے سامنے لائے گئے جیسے پہلے بیان ہوا یعنی جیسے بادشاہ  
تختوں پر سوار ہیں نے عرض یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی  
شریک کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی خیر معاویہ کی خلافت  
میں ایسا ہوا کہ ام حرام (اپنے خاندان عبادہ کے ساتھ) سمندر میں سوار  
ہوئیں دیہ پہلا جہاد قہاروم کے نصاریٰ پر اور جب سمندر سے آئیں تو جہاد  
پر سے گر کر مر گئیں یہ

باب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے سبیل کا لفظ عربی  
میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے یہ  
اسم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہ اس سے فلیح نے انہوں نے ہلال

۱۔ ام حرام رشتہ میں آپ کی خالہ ہوتی تھیں اور محرم تھیں لیکن اس نے آپ کے خادم تھے ارودہ اس کی سگی خالہ تھیں پس جیسے آپ سلام  
پاس جایا کرتے جو اس کی والدہ تھیں ایسے ہی ام حرام کے پاس بھی جاتے کیونکہ عرب میں یہ عادت ہے کہ مخدوم خادم کے گھر والوں میں جایا کرتا ہے خاص کر مخدوموں  
میں اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ام حرام سے تنہا کرتے اگر تنہا بھی ہوتا تو آپ صوم تھے دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲۔ اس وقت موجب جہاد  
سے لوٹ کر آ رہے تھے۔ گو ام حرام خود نہیں لڑیں مگر اللہ کی راہ میں نکلیں اور نص قرآنی اور حدیث کی روش سے جو کوئی جہاد کے لئے نکلے اور راہ میں اپنی موت سے جائے  
وہ بھی شہید ہے تو ام حرام کو شہادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پوری ہوئی ۱۲۔ اس وقت جو کہ سبیل اللہ کا لفظ آیا خدا  
تو امام بخاری نے اس مناسبت سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے ہن و سبیل اور حن و  
سبیل دونوں طرح کہتے ہیں بعض نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت اور ہے فقال ابو عبد اللہ غری و احدھا غارھم درجات لھم درجات  
یعنی سورۃ آل عمران کو آ ۱۶ میں جو غری کا لفظ آیا ہے۔ تو غری قازی کی جمع ہے۔ اور ھم درجالت کا معنی لھم درجات ہے یعنی ان کے لئے وہ ہے ۱۲۔

هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
أَمَّنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ  
رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ  
جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ لَيْتِي  
وُلِدَ فِيهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ  
النَّاسَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا  
اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِائِينَ الدَّرَجَاتِ  
كَمَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلُوا اللَّهَ  
فَأَسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ  
أَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَادَهُ فَوْقَهُ عَدْنُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ  
تَفَجَّرَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَيْحٍ عَنْ  
أَبِيهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ -

۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَا فِي فَصْعَةٍ إِلَى  
الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارَهُمَا أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ لَمْ أَرَ  
قَطًّا أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا مَا هَذِهِ الدَّارُ قَدْ رَأَيْنَاهَا  
بَابُ الْغُدَاوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَقَابِ قَوْسَيْنِ أَحَدُ كُهُْمَنَّ الْجَنَّةَ -

۶۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ  
حَدَّثَنَا سُهَيْبٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور  
نماز کو دوستی کے ساتھ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا  
حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اسی ملک میں  
بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا جہاد کا موقع نہ پائے لوگوں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں آپ نے فرمایا جنت میں سو بیسے  
ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ہر درود میں  
میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان زمین میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے جب تم  
بہشت مانگو فردوس کا سوال کرو فردوس بہشت کا سب سے اونچا اور نیچے کا  
یہی بن صلح نے کہا میں گھنٹا ہوں یوں کہا اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے  
اور بہشت کی نریں فردوس ہی سے بھونکی ہیں اس حدیث کو محمد بن نلیح نے  
بھی اپنے باپ سے روایت کیا اس میں یوں ہے اس کے اوپر پروردگار کا  
عرش ہے بلکہ

ہم سے موسیٰ بن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابو رجاء  
نے انہوں نے سمرقہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے  
آج رات خواب میں دیکھا دو شخص آئے اور مجھ کو ایک درخت پر چڑھنے  
کے پھر ایک عمدہ گھر میں لے گئے جس سے بڑھ کر عمدہ اور خوبصورت گھر  
میں نے نہیں دیکھا انہوں نے کہا یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے بلکہ  
باب اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی اور بہشت میں  
ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت

ہم سے معی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے دہیب بن خالد نے کہا ہم  
سے عبید بن جریج نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن دوسرے فرائض ادا کرتا رہے اور اسی حال میں مر جائے تو آخرت میں اس کو بہشت ملے گی گو اس کا درجہ مجاہدین  
سے کم ہو گا ۱۱۔ سنہ ۱۱۰ یحییٰ بن محمد بن نلیح کی روایت میں شک نہیں ہے جیسے یحییٰ بن صلح کی روایت میں ہے کہ میں گھنٹا ہوں یوں کہا بہشت کی نریں  
سے وہ چار نریں پانی اور درود ہوا و شہد اور شہاد کی مراد میں جن کا ذکر قرآنی شریف میں ہے۔ ۱۲۔ سنہ ۱۱۰ یہ حدیث بڑی طویل کے ساتھ کتاب  
الجامعہ میں گزری ہے ۱۲۔ سنہ ۱۱۰

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۶۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَعْدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.

۶۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْوَحَةُ وَالْعُدُوَّةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ الْحَوْرِ الْعَيْنِ وَصِفَتِهِنَّ يَحْمَرُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةً سُودَ الْعَيْنِ شَدِيدَةً بَيَاضَ الْعَيْنِ وَسَوَّجَتْهُمْ أَنْكَحَتْهُمْ.

۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يُسْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لَمْ يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُسْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى سَمِعْتُ

علیہ وسلم سے اپنے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو (دوپہر تک) یا شام کو دو پہر کے بعد غروب تک چلنا ساری دنیا سے اور جو دنیا میں ہے بہتر ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن فلح نے کہا مجھے مجھے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرو سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک کن (ایک ہاتھ) برابر مجھ ان سب دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے جن پر سوچ نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سوچ نکلتا ہے۔ اور ڈوبتا ہے۔

ہم سے قبیسہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو کچھ چلنا اور شام کو کچھ چلنا دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے افضل ہے۔

باب بُرَى آنکھ والی خوروں کا بیان اور ان کی صفت جن کو دیکھ کر آنکھ حیران ہوگی ان کی آنکھ کی سیاہی بھی بہت تیز اور سفیدی بھی بہت تیز ہوگی (اور سورہ دخان میں) اللہ نے جو فرمایا دُرَّ وَجَنَاهُمْ یعنی ان کا نکاح کر دیا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے حمید سے انہوں نے کہا میں نے اس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو بندہ مر جائے اور اللہ کے پاس اس کی کچھ بھی نیکی جمع ہو وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری دنیا اور جو اس میں ہے سب کچھ مل جائے مگر شہید پھر دنیا میں آنا چاہتا ہے کیونکہ وہ شہادت کا ثواب دیکھ کر چاہتا ہے پھر دنیا میں آئے وہ دوبارہ اللہ کی راہ میں مارا جائے حمید نے کہا میں نے اس سے سنا انہوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور بہشت میں ایک کمان یا کورے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو بھانکے (ان کی طرف کھینچ کرے) تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہک جائے اور حور کی اور حور صنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

### باب شہادت کی آرزو کرنا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن خبیہ نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاؤں اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں ہر عمری کے ساتھ نکلتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جاتی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلا یا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلا یا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

ہم سے یوسف بن یعقوب صفاء نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ابو غبیبانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا دعزودہ موتہ میں پہلے زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ شہید ہوئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے

أَنَّ بَنِيكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَخَلْتُ سَبِيلَ اللَّهِ وَدَعَدْتُ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَدْ قُوتِسَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعٍ قَبْلَ بَعْضِ سَوَاطِئِ خَيْرِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْأَنْبَاءِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَصَاعَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَوْلَا رِيحُهَا وَلَنْصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

### باب تَمَتُّي الشَّهَادَةِ۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَانْطَبَأَ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَحَدٌ مَّا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ نَعَزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ دَرْتُ إِنْ أُقْتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أُقْتِلْتُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أُقْتِلْتُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتِلْتُ۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَطَّاعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۔ بعض صحابہ میں اور ہم سماج والے کا فرض ہم کی آجوں اور حدیثوں پر مٹھا لگاتے ہیں اور طرح طرح کے استبعاد اس میں پیدا کرتے ہیں دہکتے ہیں اگر حور کے جسم میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے تو سورج سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی اسی طرح اگر اس کی خوشبو سے زمین آسمان مہک جائے تو خود حور میں کتنی خوشبو ہوگی۔ پس ایسی روشنی اور ایسی خوشبو کی میں آدمی کیسے بھرنے کا ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہو سکتا نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کے طرح ہے نہ بہت سی چیزیں ہم دنیا میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھیں گے دوزخ کا بھلے سے بھلا عذاب آدمی دنیا میں نہیں اٹھا سکتا پر آخرت میں آدمی کو ایسی طاقت دی جائے گی کہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل کرے گا۔ اور پھر زندہ رہے گا۔ ۱۲۔

رَوَاحَةً فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَنَفِثَ لَهَا وَقَالَ مَا يَسْرُتُ أَتَانَهُمْ  
عِنْدَنَا قَالَ الْيُؤُوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسْرُهُمْ أَنَّهُمْ  
عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ -

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصَرِّعُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ -

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ  
مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ  
فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَقَعَ وَجِبَ -

۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ  
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى  
بَنِيَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ  
بَنَتْ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ  
مَا أَحْكَمَكَ قَالَ أَنَا شَرُّ مَنْ أُمِّي عَرِضُوا عَلَيَّ  
يُزَكُّونَ مِثْلَ هَذَا الْبُخْرِ الْأَخْضَرِ كَالْمَلُوكِ عَلَى  
الْأَسْرِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ مَدَنًا  
لَهُمَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَنَفَعَلْ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلُ  
قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ

پھر ان تینوں کے بعد خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا حالانکہ میں نے ان کو  
امیر نہیں بنایا تھا اللہ نے ان کو فتح دی اور فرمایا کہ تم کو اپنی جگہ سے پاس  
اچھا نہیں لگتا رہے ایسے عیش اور آرام میں ہیں، یا یوں فرمایا کہ ان کو ہم سے  
پاس رہنا اچھا نہیں لگتا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے یہ

باب اگر کوئی جہاد میں سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا  
بھی شمار مجاہدین میں ہوگا اسکی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا جو شخص اللہ اور رسول کی طرف  
ہجرت کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے پھر موت ان کو آن لگے تو اس کا ثواب  
اللہ پر قائم ہو گیا، یعنی واجب ہو گیا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے کہا ہم سے  
یحییٰ بن سعید انصاری نے انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان انہوں نے انس بن  
مالک سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے انہوں نے کہا ایک دن  
ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہی سو گئے پھر ہنسنے ہوئے جاگے  
میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے اپنے فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے ساتھ  
لائے گئے جو سبز دریا پر جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں اس طرح سواری ہوئے  
تھے میں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے  
اپنے دعا کی اور پھر دوسری بار سو گئے پھر اسی طرح ہنسنے ہوئے جاگے میں نے  
وہی پوچھا جیسے پہلے پوچھا تھا آپ نے وہی جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا  
میں نے عرض کیا دعا فرمائیے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں کرے اپنے فرمایا

۱۔ ہوا یہ تھا احد ہجری میں اپنے غرہ موت کے لئے ایک شکر رواۃ کیا زید بن حارثہ کو ان کا سردار مقرر کیا فرمایا اگر وہ شہید ہوں تو جعفر کو سردار مقرر کرنا  
اگر وہ بھی شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہ کو اتفاق سے یہ تینوں سردار یکے بعد دیگرے جنگ میں شہید ہونے اور خالد بن ولید کو ان کے لئے کوئی حکم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تھا انصری کا جھنڈا اٹھا لیا اور کافروں سے یہاں تک لڑے کہ اللہ نے ان کو فتح دی دوسری روایت میں آپ نے خالد کی  
نسبت فرمایا سیف بن سیوف اللہ ۱۲ سنہ ۳ کیونکہ زید بن حارثہ آپ کے پروردہ اور تنبی تھے اور جعفر تو عم زاد بھائی تھے اور عبد اللہ بن رواحہ خاص  
مباخدا اور غلص مہاشی تھے آپ کو مقصدنائے بشریت ان کی جدائی پر رنج ہوا یا ان کی عیال اور اطفال کا خیال کر کے ۱۲ سنہ ۳ کہتے ہیں ایک شخص ضررہ نامی جو  
سلمان تھا کہ میں رہ گیا تھا جب یہ آیت اتری الموت تکن ارضی اللہ واسعۃ قتلہ اجدو فیہا تو اس نے مین بیماری میں اپنے لوگوں سے  
کہا مجھ کو مدینہ لے چلو وہ اس کو لے کر چلے رستے میں گزر گیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ سنہ ۳ یعنی آپ کیوں ہنستے ۱۲ سنہ ۳ میری اُمت  
کے کچھ لوگ بڑی شان اور شوکت کے ساتھ بادشاہوں کی طرح سمندر پر سوار ہو رہے ۱۲ سنہ ۳

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجْتَ مَعَ زَوْجِكَ  
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا سَارَ كَيْبُ  
الْمُسْلِمُونَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا أَنْصَرَفُوا مِنْ  
غَزْوِهِمْ قَاتِلِينَ فَتَزَلُّوا الشَّامَ فَقَرِيبَتْ إِلَيْهَا  
دَابَّةُ لُتْرُكِبِهَا فَصَارَ عَنْهَا فَمَاتَتْ -

بَاب ۵ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۶۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ الْخَوْفِيُّ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي نَجْدٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوًّا مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ  
سَبْعِينَ نَفْسًا قَدْ مَوَّاهُوا قَالُوا لَقَدْ خَالَوْا أَنْفَقُوا مَكْرَهًا  
أَمْثَلُ مِنِّي حَتَّى أَيْلَعَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا كُنْهُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَقَدِمُوا فَمَثَلُوا  
فَبَيْنَمَا يَحْدِثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذْ أَوْصَا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ  
اللَّهُ أَكْبَرُ فَرُتْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ ثُمَّ مَلَأُوا عَلَى  
بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَبِيًّا صَعِدَ  
الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأَرَاهُ أَحْرَمَةً فَأَخْبَرْتُ بِهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ  
قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضَى عَنْهُمْ وَأَمْرًا ضَاهُمْ  
فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ يَلْقَوْا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ  
لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضَى عَنَّا وَارْضَانَا شَرَّ

تو پہلے لوگوں میں ہو چکی راب : ان میں کیسے ٹمک ہوگی (خیرام حرام  
اپنے خاندان و عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جبلان  
پہلی بار مسند سوار ہوئے ہیں جہاد کے لئے نکلیں جب جہاد سے لوگ لوٹ کر آئے  
تھے تو شام کے ملک میں آئے حرام حرام کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا  
اس نے ان کو گرا دیا وہ گر گئیں یہ

باب جس کو خدا کی راہ میں تکلیف پہنچے (کوئی عضو پر ہتھ دے ہو)  
تم سے حفص بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم سے ہمارے انہوں نے احاق  
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر لوگوں کو جو قاری تھے (بنی عامر کی طرف  
بھیجا جو وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن لحمان) نے کہا تم ظہر ہو  
میں آگے جاتا ہوں اگر دیکھوں گا وہاں امن ہے یہاں تک کہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنا دوں (تو بہتر) ورنہ تم میرے نزدیک  
رہنا (میری خبر رکھنا) خیرہ آگے گئے تو بنی عامر نے ان کو امن و یادہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنانے لگے اتنے میں انہوں نے اپنے میں سے ایک  
شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اس نے ایک برچھ ایسا مارا کہ میرے ماموں کے پیش  
پار نکل گیا انہوں نے کہا اللہ اکبر میں تو کعبہ کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا۔  
(شہادت پائی) پھر ان کے ساتھیوں پر پلٹے اور سب کو مار ڈالا صرف ایک  
شخص کعب بن یزید انصاری (رہ گیا وہ ایک بہاڑ پر چڑھ گیا ہمارے  
کہا میں تجھنا ہوں اس کے ساتھ اور ایک شخص بھی (عمر بن اسیم) عمری  
نیج رہا حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آئے اور انہی قاریوں کا حال بیان کیا کہ وہ اپنے مالک سے مل گئے۔

لے ترجمہ باب اس طرح نکلا کہ حرام باوجودیکہ جانور سے گر کر مرے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجاہدین میں داخل رکھا فرمایا انت من الاولین انت  
۵۷- حدیث نے کہا اس میں حفص بن عمر (حرام بخاری) کے شیخ نے غلطی کی اور صحیح یوں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے ایک بھائی یعنی حرام بن لحمان کو  
اور ستر آدمیوں کے ساتھ بنی عامر کو بھیجا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری تھے۔ اور آپ نے دین کی تعلیم کے لئے بنی عامر کے پاس بھیجے تھے۔ خود ان کی درخواست پر  
لیکن بنی سلیم نے دستے میں دعا کی اور ان غریب قاریوں کو ناخوش کیا بنی سلیم کا سردار عامر بن طفیل قتل ۱۲ منہ ۵

رَبِّ اغْفِرْ مَوْحِمًا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ آمِينَ ثُمَّ آمِينَ





۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ أَيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سَجَالٌ وَدَوُولٌ فَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ۔

بَابُ ۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَن قَضَى غَبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَتَذَكَّرُ وَمَا يَدَّ لَوْ اتَّبَدُ يَدًا۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُرَّازَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي جُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ لَكِنَّ اللَّهَ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَكِنَّ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُ لِي أَعْتَذِرُ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب کے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے ان کے اہل بیت نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تم لوگ اس خبر سے لڑائی میں کیسے رہتے ہو تو نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے اور کبھی ادھر کبھی ادھر تو یہ خبروں کو اللہ اسی طرح آزماتا ہے پھر انجام ان اچھا ہوتا ہے۔

باب اللہ کا سورہ احزاب میں یہ فرمانا مسلمانوں میں بعضے تیرے جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا اب کوئی تو ان میں سے اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہو گئے) اور کوئی انتظار میں ہیں غرض انہوں نے اپنی بات نہیں بدلی تھے

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الاعلیٰ نے انہوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے پوچھا دوسری سند ہم سے عمر بن زرارہ نے بیان کیا کہ ہم سے زیاد نے کہا مجھ سے حمید طریل نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ پہلے ہی جنگ میں جو اپنے مشرکوں کی میں نذر دہو اخیر اگر اللہ نے اب مجھ کو مشرکوں سے کسی جنگ میں شریک کیا تو اللہ خود ملاحظہ فرمائیگا میں کیا کرتا ہوں جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ مسلمانوں نے جو کیا اس سے تو میں معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں تھے پھر جنگ کے لئے آگے بڑھے۔

۷۲۔ کبھی فتح کبھی شکست لیکن اخیر میں ان کو کامیابی ہوئی ہے اور پیغمبر کے مخالفین ذلیل اور خوار ہوئے ہیں ۱۲۔ مراد وہ عہد ہے جو احد کے دن کیا تھا بالیقین میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساقی رہے گئے اور رہے تک جہاد سے نہ موڑے گئے یعنی تو اپنا فرض ادا کر کے شہید ہو گئے جیسے انس بن النضر عبد اللہ انصاری مکرہ طور وغیرہ بعضے شہادت کے منتظر میں جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ۱۳۔ مطلب یہ ہے کہ میں دروں کے کام سے ناراض ہوں مشرک تو کم بحث ناپاک کافر ہیں وہ جو منافق پر لڑ رہے ہیں ان سے تو میں دل سے بیزار ہوں اور مسلمان بن کو حق پر لڑنا چاہیے لہذا وہ بھاگ نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں اس میں شریک نہیں ہوں۔ ۱۲۔ مراد ۱۲۔

وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتَ هُوَ لَا يَفْعَلُ الْمُشْرِكِينَ شَيْئًا  
تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ  
ابْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَيْبُ النَّفَرِ فِي أَحَدٍ رِيحُهَا مِنْ  
دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا صَنَعْتَ قَالَ أَنَسُ فَوَجَدَ نَابِيَهُ بِضَعَا وَتَمَانِينَ  
ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأُطْعِنَهُ بِرُمِيحٍ أَوْ رَمِيهِ لَيْسَ فِيهِمْ  
فَوَجَدَ نَابَهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَلَ بِهَا الْمُشْرِكُونَ فَمَا  
عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أَخْتَهُ بَنَاتُهُ قَالَ أَنَسُ كُنَّا نَزِي  
أَوْ لَقْنُ أَنْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْيَاهُمْ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ  
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أَخْتَهُ وَهِيَ تَمِيمَةُ التَّيْمِ  
كَسَرَتْ ثِيَابَهُ امْرَأَةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ صَاعٍ فَقَالَ أَنَسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسِرُ ثِيَابَهُمَا فَصَوَّ  
يَا لَأَرْضٍ وَتَرَكُوا الْفَصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ كُو  
أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ -

۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْبُزْهَرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ  
سُلَيْمَانَ أَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْتٍ عَنْ أَنَسٍ  
عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ  
نَسَحْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً  
مِنْ سُورَةِ الْأَنْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمَّا أَجَدْتُهَا

سامنے سے سعد بن معاذ آئے انس کہنے لگے سعد سعد میں تو بہشت  
میں جانا چاہتا ہوں قسم نضر کے مالک کی نہیں تو احد رہا ہوں کے پاس  
بہشت کی مہنگ پار ہوں سعد بن معاذ نے کہا یا رسول اللہ انس نے جو  
مروا ہنگی کی میں ایسی نہ کر سکا انس بن مالک کہتے ہیں ہم نے جنگ کے بعد  
دیکھا انس بن نضر کو انہی پر کئی زخم تلوار برچھے تیر کے لگے تھے اور جب وہ  
شہید ہو چکے تو مشرکوں نے کیا تم کیا ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے  
کوئی ان کو پہچان سکا ان کی بہن نے ان کی لپوں کو پوریں دیکھ کر پہچانا انس بن  
مالک نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت من المؤمنین رجال صدقوا ما  
عاهدوا اللہ علیہ اخیر تک انہی کے حق میں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں  
جنہوں نے ان کا سالام کیا تھا انہی سے انس بن مالک نے کہا انس بن نضر کی  
بہن ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا تھا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے شرع کے موافق قصاص کا حکم دیا انس بن نضر نے عرض کیا  
یا رسول اللہ اس پر رد کا کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ربیع کا تو  
دانت نہیں توڑا جائے گا پھر خدا کی قدرت اس عورت کے وارث نیت  
پر رضی ہو گئے قصاص معاف کر دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں  
تو اللہ ان کو سچا کرے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن خبیث نے خبر دی انہوں نے زہری  
دوسری سند مجھ سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ کو مجھے بھائی  
ابو بکر نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے میں سمجھتا ہوں انہوں نے محمد بن عقیق  
انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے حارث بن زید سے کہ زید بن ثابت  
نے بیان کیا میں نے کئی کئی درقوں سے نقل کر کے قرآن کو جمع کیا سورتہ  
احزاب کی ایک آیت مجھ کو کہیں نہ ملی جو میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا آخر وہ آیت

إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً  
رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِرَجَائِلٍ  
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

### بَابُ ۵ عَمَلُ صَالِحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّمَا تَقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ  
وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ  
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ  
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ صِفَاءٍ  
كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ.

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّامُ حَدَّثَنَا  
شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَنِّي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقْتَرَعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْ أَوْ أَسْلَمْ قَالَ أَسْلَمْ ثُمَّ قَاتِلْ  
فَأَسْلَمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَلٌ قَلِيلٌ وَأُجْرٌ كَثِيرٌ.

صرف ایک ہی صحابی خزمیر بن ثابت انصاری پاس مجھ کو ملی یہ خزمیر وہ ہیں  
جن کی اکیلے کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ میں مسرور  
کی گواہی کے برابر کی تھی۔ وہ آیت یہ ہے من المؤمنین رجال  
صدقوا ما عاهدوا الله عليه

### باب جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا

اور ابو الدرداء صحابی نے کہا جو تم جنگ کرتے ہو تو اپنے عملوں کی بدلت  
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ صف میں) فرمایا مسلمانو ایسی بات کہتے کیوں  
ہو جو کرتے نہیں اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کہ منہ سے تو کہو اور کر کے نہ  
دکھاؤ بیشک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسا جم  
کرو گئے ہیں جیسے ٹھوس دیوار۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہ ہم سے شہاب بن سوار فزاری نے  
کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے کہا میں نے  
برو بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص  
(نام نامعلوم) لوہے سے منہ چھپا کر ہوئے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ  
میں پہلے کافروں کے زروں یا پہلے مسلمان ہوں آپ نے فرمایا مسلمان ہو پھر  
لو خیر وہ مسلمان ہو گیا پھر اڑی کی یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا دیکھو  
اس نے عمل تو ٹھوڑا ہی کیا اور ثواب بہت پایا۔

اس کو یہ سمجھے کہ قرآن ایک شخص کی روایت پر جمع ہوا ہے کیونکہ یہ آیت معنی تو بہت سے آدمیوں نے تھی جیسے حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ اور بلالؓ بن امیہ اور  
زید بن ثابتؓ وغیرہم نے مگر اتفاق سے کبھی ہوئی کسی کے پاس ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ خاص خرید کے لئے آپ نے حکم دیا تھا ہوا یہ کہ آپ نے ایک شخص سے کوئی بات  
فرمائی اس شخص کا کیا خزمیر نے کہا میں اس کا گواہ ہوں آپ نے فرمایا تجھ سے تو گواہی طلب نہیں کی گئی اور گواہی دیتا ہے خزمیر نے کہا یا رسول اللہ آسمان سے جو حکم  
آرتے ہیں ان پر تو آپ کی تصدیق کرتے ہیں یہ کوئی بڑی بات ہے آپ نے خزمیر کی شہادت پر فیصلہ کر دیا اور ان کی شہادت دومردوں کی شہادت کے برابر  
رکھی ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کو دینوری نے محاسن میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی ایک عمل کو جہاد میں بڑا دخل ہے نیک اعمال ہی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے اور قلب  
میں قوت اور بہت اور شجاعت ۱۲ منہ ۱۲ منہ ہوا یہ کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے بعض مسلمان دہل کے لئے گئے سن ترائیاں کرنے لگے اگر ہم کو معلوم  
ہو اللہ کو کو نسا کام پسند ہے تو ہم فوراً جمال میں جب اللہ نے یہ آیت اُناری ان الله يحب الذين يقاتلون في سبيله انهم  
تو لگے جہاد میں شش و پنج کرنے لگے دیکھئے ہونے اس وقت یہ آیت ۱۲ منہ ۱۲ منہ بعضوں نے کہا یہ شخص عمرو بن ثابت انصاری تھا ابن علق  
نے بخاری میں صحابہ ابو سیرہؓ کو لوگوں سے پوچھا کہتے تھا جلد جلد تو وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور بہشت میں پہنچ گیا پھر کہتے تھے یہ شخص  
عمرو بن ثابت ہے۔ ۱۲ منہ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ وَلِمَنْ سَعَى وَوَالِدَيْهِمْ أَجْمَعِينَ آمِينَ

بَاب ۵۹ مَنْ آتَاهُ سَهْمٌ غَرِبٌ فَقَاتَلَهُ  
 ۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ  
 بْنُ مُحَمَّدٍ أَبَوَا أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَنَادَةَ  
 حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَمْرَ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبُرَاءِ  
 وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَنْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ  
 وَكَانَ قِتْلُ يَوْمٍ بَدْرًا صَابَهُ سَهْمٌ غَرِبٌ فَإِنْ كَانَ  
 فِي الْجَنَّةِ صَدْرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ أَجْمَعْتُ  
 عَلَيْكَ فِي الْبُكَاءِ قَالَ أُمُّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّتَانِ فِي الْجَنَّةِ  
 وَإِنْ أَبْنُكَ أَصَابَ الْغُرْدُوسُ الْأَعْلَى۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ  
 هِيَ الْعُلْيَا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا سُكَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ  
 رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ  
 يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلدِّكْرِ وَالرَّجُلُ  
 يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ  
 مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب کسی کو اچانک تیرا لگے (معلوم نہ ہو کہ نماز) اور مرجائے  
 ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے حسین بن محمد ابو احمد نے کہا  
 ہم سے شیبان نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے  
 بیان کیا ام ربیع براء کی بیٹی جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھی آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ آپ بیان فرمائیے حارثہ  
 کہاں ہے اور حارثہ بدر کے دن مارے گئے تھے ان کو ناگہانی تیرا لگا  
 معلوم نہیں کس نے مارا اگر وہ بہشت میں ہے تو مجھ کو صبر آجائے گا۔  
 رچلو آرام میں تو ہے ورنہ میں اس پر خوب روؤں آپ نے فرمایا حارثہ  
 کی ماں بہشت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ  
 (باغ) فردوس میں ہے یہ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
 باب جو شخص اللہ کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے  
 اُس کی فضیلت!

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو  
 بن مرفع سے انھوں نے ابو دائل سے انھوں نے ابو موسیٰ اشعری سے  
 انھوں نے کہا ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
 آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کوئی لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے  
 لئے کوئی اپنی بہادری بتلانے کو تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے  
 آپ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو حید  
 پھیلے (شرک مٹے) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے یہ

۱۔ یہ غلط ہے اور صحیح ام ربیع نصر کی بیٹی ہے۔ یہ انس بن مالک کی بیوی بھی تھیں ۱۲۔ سنہ ۳۵۔ یہ سن کہ ام حارثہ ہنسی ہوئی گئیں اور  
 کہنے لگیں حارثہ مبارک ہو مبارک ہو پہلے حارثہ کی ماں یہ سمجھی کہ جب حارثہ دشمن کے ہاتھ سے جیوں مارا گیا تو وہ شہید نہیں بن سکتا  
 اس کو بہشت نہ ملے ۱۳۔ سنہ ۳۵۔ یعنی اصل نیت اعلیٰ کلمہ اسلام کی ہوئی چاہیے نہ لوٹ کی خواہش یا ناموری کی رغبت  
 یا حمت یا شجاعت کے اظہار کے لئے اگر پہلے امر کے ساتھ یعنی حرق دین کی نیت کے ساتھ صفحہ ان امور کا بھی خیال  
 ہو تو کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۴۔ سنہ

رَبِّ اغْفِرْ ذُنُوبَهُ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ آمِينَ ثُمَّ آمِينَ۔

بَابُ مَنْ اغْتَبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ  
أَنْ يَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ  
۷۶ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ  
إِبْنِ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عُبَايَةُ بْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَيْسَى هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا  
اغْتَبَرْتُ قَدَمًا عَبْدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَسَّهُ  
النَّارُ -

بَابُ مَنْ سَلِمَ الْغُبَارَ عَنِ النَّارِ فِي السَّبِيلِ  
۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ  
وَلِعَلِّي بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَتَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ  
حَدِيثِهِ فَاتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا  
يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَأَا جَاءَهُ فَاجْتَبَى وَجَلَسَ فَقَالَ  
كُنَّا نَقُولُ لِبَنِ الْمَسْجِدِ لَبَنَةٌ لَبَنَةٌ وَكَانَ عَمَارٌ  
يَنْقُلُ لِبَنَتَيْنِ لِبَنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كِي رَاهِ مِیْنِ جِسْ كِے پاؤں پر گر دیرے اسکا ثواب  
اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ بقرہ) میں فرمایا ما کان لاهل المدینۃ  
اخیر تک ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین تک  
ہم سے اسحق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مبارک نے کہا ہم سے  
یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم کو عبایہ بن رافع  
بن خدیج نے خبر دی کہ مجھ کو ابو عیسٰی عبد الرحمن بن جبر نے کہ اس حضرت علی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں گر آلود  
ہوں اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں۔

بَابُ اللَّهِ كِي اِه مِیْنِ جِن لَو گُوں پر گر دیر میوان کی گر دیر پونچھنا  
ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے  
خبر دی کہ ہم سے خالد خلدی نے انھوں نے عکرمہ سے کہ عبد اللہ بن عباس  
نے ان سے اور اپنے بیٹے علی بن عبد اللہ سے کہ تم دونوں ابو سعید خدری  
پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو عکرمہ اور علی کہتے ہیں ہم دونوں ان کے  
پاس گئے وہ اور ان کا ایک رضاعی (بھائی) دونوں اپنے باغ کو  
پانی دھ رہے تھے جب ابو سعید ہم کو دیکھا تو آگے (چا در اڑھ کر) گونچا مار کر  
بیٹھے لگے حدیث بیان کرنے کہ ہم مسجد نبوی شریف وقت ایک ایک لپٹ لارہے تھے

۱۷۷ - ہر مہینہ والوں کو اور جو ان کے پاس گنوار رہتے ہیں یہ سن سب نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر کو چھوڑ کر کچھ بیٹھ رہیں اور اس  
کی جان کی فکر نہ کر کے اپنی جان بچانے کی فکر میں رہیں اس لئے کہ ان لوگوں کو یعنی جہاد کرنے والوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو محوک ہو اس مقام  
پر علی بن عباس سے کہ فرمنا ہوں دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ہر سر کے بدل ان پانچوں کاموں میں ان کا بیک عمل خدا کے پاس لکھ لیا جاتا ہے۔ بیشک  
اللہ نیکوں کی محنت پر پادشہی کرنے کا اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ اللہ کی راہ میں اگر آدمی ذرا بھی چلے اور پاؤں پر گر دیرے  
تو بھی ثواب ملے گا ۱۷۸ - جب اللہ کی راہ میں پاؤں گر آلود ہونے سے یہ اثر ہو کہ دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں تو وہ لوگ کیسے دوزخ میں  
جائیں گے۔ جنہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں کوشش کی اگر ان سے کچھ قصور بھی ہو گئے ہوں تو اللہ جل جلالہ سے امید معالی ہے اس  
حدیث سے مجاہدین کو خوش ہونا چاہئے کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے ۱۷۹ - جتنے شیخوں میں عن الناس کے بدل عن الناس ہے یعنی سرے  
گرد پونچھنا مطلب امام بخاری کا اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں جو گرد بدن یا کپڑے پر پڑے اس کا پونچھنا مکروہ نہیں ۱۸۰ - ابو سعید کا حقیقی اور علاقائی اور غسانی بھائی قتادہ بن نعان کے سوا کوئی نہ تھا نین قتادہ علی بن عبد اللہ کی پیدائش سے پہلے گزر گئے تھے  
تو ضرور رضاعی بھائی مراد ہوگا ۱۸۱ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنِيَّةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّارِ

باب الغسل بعد الحروب الغبار

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَزَّ وَهَرَامُ بْنُ عُذْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْجَنْدَقِ دَوَّضَعَ السِّلَاحَ وَاعْتَثَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ وَ قَدْ عَصَبَ رَأْسُهُ الْغُبَارُ فَقَالَ دَضَعْتُ السِّلَاحَ فَوَاللَّهِ مَا دَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ قَالِ هُمْنَا وَأَوْثَا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَوَّجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب فضل قول الله تعالى

وَلَا تَحْزَبِ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُمَمًا بَلْ أحيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْسَلُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِي لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

عمار دو اینٹیں لاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے سے گزرے اور ان کے سر سے گرد پونجی فرمایا ہائے عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے عمار ان کو اللہ کی اطاعت کے طرف بلائے گا وہ عمار کو دوزخ کی طرف بلا نہیں گئے

باب لڑائی اور گرد و غبار کے بعد غسل کرنا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عہدہ نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ جندق سے لوٹے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا اسی وقت حضرت جبریل اُن پہنچے ان کے سر پر گرد عمار کی طرح جم گئی تھی کہنے لگے محمد تم نے ہتھیار کھول ڈالے خدا کی قسم میں نے توبہ تک نہیں کھولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اچھا خیر یہ کہو کہ اب کہاں جلیں انھوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنی قریظہ کی طرف حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آپ بنی قریظہ کی طرف نکلے (ان سے رٹنے کو) کہ

باب اُن لوگوں کی فضیلت جن کے باب میں سورہ آل عمران کی

یہ آیت اتری ہے پیغمبر جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت سمجھنا وہ اپنے پروردگار پاس زندہ ہیں ان کو (بہشت سے) روزی ملتی ہے اور اللہ نے اپنے فضل سے جو ان کو دے رکھا ہے اس پر خوش ہیں۔ اور جو لوگ بے ڈر اور بے غم ہو جائیں گے

۱۔ یہ حدیث اگر گند چکی ہے باقی لوگوں سے معاد یہ اور ان کے شکوے مراد ہیں عمار ام ریح بنی قریظہ کی طرف تھے اور باغیوں کو امام کی اطاعت کی طرف بلاتے تھے جو روزگار کی اطاعت سے بعضوں نے کہا باغی گروہ سے کھٹکے کا فرما دیں جنہوں نے عمار کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر نکال دیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ واقعہ مراد ہوتا تو یہ عہدہ مستقبل آپ سے فرماتے دوسرے یہ گروہ تو کا فرق ان کو باغی فرمایا تھا یا ضرر دینا تیسرے ان گروہ والوں نے عمار کو قتل نہیں کیا اور حدیث میں نقلہ کا لفظ صاف موجود ہے اس لئے یقیناً معاد یہ کا گروہ مراد ہے دوزخ کی طرف یہ نہیں ثابت ہوتا کہ معاد یہ یا ان کے گروہ والے ابدالاً دوزخ میں رہیں گے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی تھی اور عمار اجتہادی میں غلطی امید ہے بلکہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ محمد اگر عمار سے تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا اس صورت میں دوزخ کی طرف بلانے کا یہ مطلب ہوگا کہ فی الواقع وہ جہنم لوگوں کو بلاتے تھے وہ امام برحق کی نافرمانی اور مخالفت تھی جو دوزخ میں جانے کا سبب ہے گروہ اس کا یہی اجتہاد کی غلطی سے دوزخ کی طرف بلانا نہیں سمجھتے تھے اور اسی لئے وہ دوزخ میں نہیں گئے ۱۲۔ سورہ بنی قریظہ بودی تھے انہوں نے عین دقت پر دفاعی حملہ شکی کی مسئلوں پر تنگ وقت دیکھ کر عمار کا کچھ خیال نہ کیا اور ابو سفیان کی مدد کرنے کے مسلمانوں کو دیکھ کر طرف سے سستانے لگے ابو سفیان بھاگ گیا تو اللہ کا یہ حکم ہوا کہ بنی قریظہ کو سزا دے اور اس وقت ہتھیار کھولو ۱۳۔ منبر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ وَفَضْلَهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَضْمَعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ -  
 ۷۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي نَجْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ غَدَاةً عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانٍ وَعَصِيَّةَ عَصِيَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنَسٌ أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْتَ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قُرْآنُهُ ثُمَّ لَمْ يَبْعُدْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رِيبًا فَرَضَى عَنَّا وَضَيَّنَا عَنْهُ -

۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَصْطَحَمَ نَاسٌ الْحَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قَاتَلُوا شَهْدَاءَ تَقِيْلٍ لُسْفَيْنَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا فِيهِ -

بَابُ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ  
 ۸۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ بَنِي رَافِي النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ کی نعمت اور فضل پر پھول رہے ہیں اور اس پر کہ اللہ مسلمانوں کو ثواب نہیں کھوتا

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ربی سلیم کہے ان لوگوں پر جنہوں نے بے معونہ والوں (ستر قاریوں) کو مار ڈالا مختائیس دن تک صبح کے وقت بدعا کی یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ قبیلے والوں پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی انس نے کہا جو مسلمان بے معونہ پر مارے گئے تھے ان کے باب میں قرآن کی ایک آیت اتری تھی جس کو ہم (ایک مدت تک) پڑھتے رہے پھر اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا وہ آیت یہ تھی بَلَّغُوا قَوْمَنَا اِنْ قَدْ لَقِينَا رِيبًا فَرَضَى عَنْهُمْ وَضَيَّنَا عَنْهُمْ لہ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے احد کے دن صبح کو بعض لوگوں نے جیسے جابر کے والد عبد اللہ نے شراب پیا تھا پھر جنگ میں کافروں کا ہاتھ سے شہید ہوئے لوگوں نے سفیان بن عیینہ پر فرضی حنا چھو کیا اس دن بغیر وقت بھی پیا تھا انھوں نے کہا یہ تو اس حدیث میں نہیں ہے

باب شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں

ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انھوں نے کہا میں محمد بن منکدر سے سنا انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے تھے جب ایک دن میرے باپ کا لاشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا

۱۱- اس آیت کا ترجمہ ابھی اور گزر چکا ہے ۱۰ منہ ۱۱ یعنی اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس دن شام کو شراب پیا تھا بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے۔ جنگ احد جب ہوئی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا تو اس کے پینے میں کوئی قصاحت نہ تھی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب شہید کے بھٹوں نے کہا شہید کی فضیلت اس باب سے علی کو شراب کا نشہ شہید کو کچھ منہ نہ بڑھا کر جب شراب حرام نہ تھا تو اس کا نشہ مضر ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس لئے صحیح سے امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے کہ اللہ جل جلالہ جابر کے والد سے کلام کیا جابر نے یہ آرزو کی میں پھر دنیا میں حج دیا جاؤں پھر یہ عرض کیا میرا حال میرے ساتھیوں کو پہنچا دے۔ اس وقت یہ آیت اتری وَلَا تَحْسَبِ الَّذِينَ الْقَاتِلِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۱۲ منہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَثَلَ بِهِ رُؤُوسَ بَنِي  
يَدَيْهِ قَدْ هَبَّتْ أَكْشَعُ عَنْ وَجْهِهِ فَهَمَانِي  
قَوْمِي فَصَمِعَ صَوْتَ صَاحِبَةٍ فَيَقُولُ ابْنَةُ عَمِّهِ  
أَدَاخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لَمْ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتْ  
الْمَلَائِكَةُ تَظْلُمُهُ بِأَجْنَحَتَيْهَا قُلْتُ لَصَدَقَ  
أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ -

بَاب ۶۶ تَمَنَّى الْمُجَاهِدَانِ يَرْجِعَا إِلَى الدُّنْيَا  
۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُوفٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ  
إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا  
الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ  
عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَأْتِي مِنَ الْكِرَامَةِ -

بَاب ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ -  
وَقَالَ الْمُؤَيَّدَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَيْبُهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ رَبِّهَا مَنْ  
قُتِلَ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي  
الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ  
بَلَى -

۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

گیا کافروں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے جنازہ آپ کے سامنے رکھا  
گیا تو میں لکھڑی لکھڑی اپنے باپ کا منہ کھولتا لوگوں نے مجھے منع کیا کہ میں  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا چلانا سنا معلوم ہوا عمرو کی  
بیٹی مقتول کی بہن ناظمہ جابر کی چھوٹی، یا عمرو کی بہن مقتول کی چھوٹی،  
آپ نے فرمایا تو روتی کیوں ہے یا امت رو عبد اللہ پر تو فرشتے اپنے پردے  
سایہ کیے رہے امام بخاری نے کہا میں نے حدیث سے پوچھا کیا اس حدیث  
میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک انھوں نے کہا کبھی سفیان نے پوچھا کیا  
باب شہید کا دنیا میں پھر جانے کی آرزو کرنا -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے  
شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے کہا میں نے انس بن  
مالک سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو  
شخص بہشت میں جاتا ہے وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو سزا  
زمین کی دولت ملے البتہ شہید دنیا میں آنے کی اور دس بار اللہ کی راہ  
میں قتل ہونے کی آرزو کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ شہادت کی عزت و ہاں  
دیکھتا ہے -

باب بہشت کا تلواروں کے نیچے ہونا

اور غیر بن شعبہ نے کہا ہم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان  
کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام بھیجا کہ مسلمانوں میں جو کوئی اللہ کی راہ  
میں مارا جائے وہ بہشت میں جائے گا اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا ہم میں سے جو قتل ہوں وہ بہشت میں نہیں جائیں  
گے اور کافر جو قتل ہوں دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا  
کیوں نہیں -

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے

۱۵ یعنی حتیٰ رنح کا لفظ زیادہ کیا ہے علی بن مدینی احمد حمیدی اور ایک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس روایت کو خود امام  
بخاری نے باب الجہاد میں وصل کیا تھا منہ ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے عمر حدیث کے قصے میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵



مُعَوِيَةَ بْنِ عُمَرَ وَوَحَدَهُ شَأْنًا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُوسَى  
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِيَةَ ابْنَةِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ  
عَبِيدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبَتَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ أَبِي أُوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَاعِلُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ  
الشَّيْطَانِ تَابِعَهُ الْأَوْبِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ -

بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ  
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْغَةَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَازٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُغْيَانَ  
لِلْمَلِكَةِ عَلَى امْرَأَةٍ أَوْ نِسْعٍ وَتَسْعِيْنَ  
كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَا يَقُولُ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَا يَحْمِلُ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ  
وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشَقِيٍّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَعْمُ مُحَمَّدٌ  
بَيِّدُهُ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسَانًا أَجْمَعُونَ -

بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ الْجُبْنِ  
۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ

الوَاسِحَاتِ نَعْمُ مُحَمَّدٌ بَيِّدُهُ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسَانًا أَجْمَعُونَ -  
بَابُ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ  
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْغَةَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَازٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُغْيَانَ  
لِلْمَلِكَةِ عَلَى امْرَأَةٍ أَوْ نِسْعٍ وَتَسْعِيْنَ  
كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَا يَقُولُ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَا يَحْمِلُ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ  
وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشَقِيٍّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَعْمُ مُحَمَّدٌ  
بَيِّدُهُ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسَانًا أَجْمَعُونَ -

باب جس نے جہاد کے لئے اولاد کی آرزو کی  
اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ریعہ نے بیان کیا انھوں نے  
عبدالرحمن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا حضرت سلیمان نے جو حضرت  
داؤد کے بیٹے تھے یوں کہا آج رات میں اپنی سو عورتوں یا ننانویں عورتوں  
پاس ضرور گھوم آؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) اور ہر ایک عورت  
ایک بیٹا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے رفیق نے  
کہا انشاء اللہ لیکن حضرت سلیمان نے انشاء اللہ نہ کہا دھول گئے۔  
پھر ان سو یا ننانوے عورتوں میں سے صرف ایک کو پیٹ رہا وہ بھی  
ادھورا بچہ جنی قسم اس پر درگاہ کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر  
انشاء اللہ کہتے تو سب عورتوں کے بچے ہوتے سوار ہو کر جہاد  
کرتے۔

باب لڑائی میں بہادری اور بُزدلی (زامری) کا بیان  
ہم سے احمد بن عبد الملک بن قانہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن  
زید سے انھوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر و سب سے

سب سے بہشت لازم ہے جہاد کو اور جو کوئی جہاد کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔ چونکہ تلوار لڑائی کا بڑا ہتھیار ہے اس لئے اسی کو خاص کیا اب جن جن  
ہتھیار لڑائی ہوتی ہے جیسے توپ تفنگ وغیرہ ان کے لئے بھی بہشت ہے ۱۳ سنہ ۱۱ اس کو انہوں نے تسخیر میں وصل کیا اور امام مسلم نے ۱۲ سنہ ۱۱

وَأَشْجَعُ النَّاسِ دَاجِدُ النَّاسِ وَنَقَدُ فِرْعَ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَا ذَا بَحْرًا

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جُبَيْرٍ  
بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ لَيْسَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّاسِ  
مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلَقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ  
حَتَّى اضْطَرُّوا إِلَى سَمَرَةٍ فَخُطِفَتْ رِدَائُهُ  
فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتُونِي  
رِدَائِي لَوْ كَانَ بِي عَدُوٌّ هَذِهِ الْعَصَا نَعْمًا  
لَقَسَمْتُه بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَحِيلًا قِيْلَ  
كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا

بَابُ مَا يُعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ  
عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُ  
بَيْنَهُ هُوَ لِأَبِي الْكَلْبَاتِ كَمَا يَعْلَمُ الْعِلْمُ الْغُلَامَانِ

یاد دہی تھے ایک بار ایسا ہوا مدینہ دے رات کو کچھ آواز سن کر گھبرائے کچھ لوگ  
ادھر گئے سب آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار تشریف  
لے گئے فرمانے لگے یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن خیر نے خبر دی انھوں نے زہری سے  
کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مہم نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد  
نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے  
والد جبیر بن مہم (صحابی) نے ایک بار ایسا ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی تھے آپ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے  
تھے (گنوار) لوگ آپ کے پیٹ گئے کوئی کچھ مانگے کوئی کچھ اتنا آپ کو مجبور کیا  
کہ بول کے درخت کی طرف دھکیل دیا آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی  
اس وقت آپ ٹھہر گئے فرمایا میری چادر تو دکھو اگر میرے پاس ان کا نہ  
دل درختوں کے شمار میں یہل بکری اونٹ وغیرہ ہوں جب بھی میں تم  
کو بانٹ دوں گا نہ تم مجھ کو بخیل پاؤ گے نہ مجھ کو مانہ بزدلا  
(نام روا)

بَابُ بَرْدِي (نام رومی) سے پناہ مانگنا

ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے  
عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے عمر بن مہم بن اودی سے سنا انھوں نے کہا سعد  
بن ابی وقاص اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جیسے مکتب کا استاد  
بچوں کو سکھاتا ہے سعد کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز

۱۔ یعنی بے مکان چلا ہی جاتا ہے کہیں رکنا یا اڑنا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بغیر نفیس یکہ و تنہا قاذی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا  
سبحان اللہ شجاعت الہی سنی دت الہی حسن جمال ظہری ایسا کمالات باطنی ایسے قوت الہی کہ فوجیوں کو فوجیوں میں ہوا آتے وہ بھی اس وقت جب آپ کی عمر زین  
پچیس کے تہجدز ساتھ کے لگ جھگ تھی دھم دھم ایسا کہ کبھی کسی سامی کو خرد نہیں کیا کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا جس نے معافی چاہی معاف کر دیا عبادت  
اور خدا ترسی ایسی کہ رات رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں درم کر گئے تدریس اور واسطے ایسی کہ چند ہی روز میں عرب کا ملک شمر کی نجاست سے پاک کر دیا  
بڑے بڑے سرداروں اور کھڑوں کو نیچا دکھایا کیا ان کمالات کو دیکھ کر بھی کسی کو آپ کی نبوت اور غمیری میں شک رہتا ہے لے یہودیوں اور نصرانیوں جیسا  
سوی اور یحییٰ علیہما السلام کو پیغمبر رحمت جلتے ہو تو حضرت محمد کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہیے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بدوہ انتہا کرنا حرامی بہت بھری  
اور بے ایمانی ہے تو یہ کرو اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو ۱۱۔ سن ۱۱۔ بخیل کے ساتھ کذاب مدین لازم ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق اور شجاعت ۱۲۔ منہ

الْكِتَابَةِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ  
الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثَتْ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ  
۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَوَمِ  
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

بَابُ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ  
قَالَ أَبُو عُمَرَ عَنْ سَعْدٍ -

۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَلَفٌ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ  
قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَسَعْدًا  
الْمُقَدَّرَ ابْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ  
فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
بَابُ وَجُوبِ التَّغْيِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجَهَادِ  
وَالْيَتَةِ وَقَوْلِهِ إِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَ

کے بعد اس دعا کو پڑھ کر پناہ لیتے تھے وہ دعا یہ ہے یا اللہ میں تیری پناہ  
مانگتا ہوں بزدلی (نامردی) سے اور پناہ مانگتا ہوں کچی (خراب) عمر  
تک لوٹ جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے (یعنی دجال) سے  
اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب عبد الملک نے کہا میں نے یہ حدیث  
مصعب بن سعد بیان کی تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

ہم سے سعد نے بیان کیا کہ ہم سے معتبر بن سلیمان نے کہا میں نے  
اپنے باپ سنا کہا میں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عجزی  
(بے طاقتی) اور کسلی (کستی) اور نامردی اور بڑھاپے سے اور  
تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی خرابی سے اور تیری پناہ  
مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

باب جو شخص اپنی لڑائی کے کارنامے بیان کرنے سے

اس باب میں ابو عثمان نے سعد سے روایت کی ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسفیل نے  
انھوں نے محمد بن یوسف سے انھوں نے سائب بن یزید سے انھوں نے کہا  
میں طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود اور عبد الرحمن  
بن عوف صحابیوں کے ساتھ رہا میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا صرف طلحہ سے سنا وہ جنگ  
احد کا حال بیان کرتے تھے

باب جہاد کیلئے نکل کھڑا ہونا واجب ہے اور جہاد کی

نیت رکھنے کا وجوب اور اللہ تعالیٰ نے سورہ براءت میں فرمایا مسلمانوں

یعنی اس قدر بڑھا ضعیف ہونے سے کہ عقل اور دوسرا اس میں فتور آجائے عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی بچہ میں ضعیف اور نادان ہو یا جیسا  
ہی بہت بڑھا ہو کہ بھی اسی حالت میں عود کرنا ہے ۱۲ منہ ۱۲ دوسرے مسلمانوں کی بہت بڑھانے کے لئے ان کو شوق دلانے کے لئے تو یہ جائز  
ہے نہ ریا اور نامردی کی نیت سے ۱۲ منہ ۱۲ یہ روایت مغازی میں آئے گی کہ سعد نے کہا پہلے پہل خدا کی راہ میں مجھ کو تیر لگا ۱۲ منہ ۱۲ کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس جنگ میں صرف طلحہ اور سعد گئے تھے اور طلحہ نے کا ہاتھ شل ہو گیا تھا انہوں نے مشرکوں کے وارے ہاتھ پرے  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ۱۲ منہ ۱۲

جَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَا تَبْعُوكُ وَلَكِنْ بَعْدَتْ عَلَيْهِمُ الشَّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ الْإِثْمَ وَقَوْلُهُ إِيَّاهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَعَّلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ أَقْبَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضَيْتُمْ بِالنَّجْوَةِ الَّذِينَ نَبَا مِنْ الْأَخْدَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُرِيدُ كُرْعَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوا نَبَا سَرًّا بِأَمْثَلٍ قَيْنٍ يُقَالُ أَحَدُ الثَّبَاتِ ثَبَّةٌ - ۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُلَيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا -

بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيَسَدُّ دَبْعًا وَيُقْتَلُ -

۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضَعُكَ اللَّهُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ يَدُ خِلَانِ الْجَنَّةِ يَقَاتِلُ هَذَا أَوْ يُبَدِّلُ اللَّهُ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْمِدُ -

ہو یا مجاہدی نکل کھڑے ہو اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو اگر تم جانور یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر سہل سے کچھ فائدہ ملنے والا ہو تو اس سفر بھی بیچ بیچ کا تو۔ (یعنی غزوہ ضرورتیں سے ساقط رہتے پر ان کو تو یہ راہ رتبہ تک کی دور معلوم ہوئی اور اہم کم کم میں گئے اخیر آیت تک در اللہ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو جب تم سے کہا جاتا ہے جہاد کے لئے نکلو تو تم کو کیا ہو گیا ہے زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے بدل دنیا کی زندگی پر خوش ہو اخیر آیت واللہ علی کل شیء قدير تک ابن عباس سے منقول ہے یہ جو قرآن شریف میں ہے (سودہ نسائی میں) فانفروا ثبات اس کا معنی یہ ہے جہاد کلمہ کیا بن کر نکلو ثبات کا مفرد ثبہ ہے

ہم سے عمر بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے انہوں نے مجاہد انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے جس دن مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک قائم رہے گی اور جب تم سے کہا جائے جہاد کیلئے نکلو (دوراً) نکل کھڑے ہو۔

باب اگر کفر کی حالت میں مسلمانوں کو مارے اور پھر مسلمان ہو جائے، اسلام پر مضبوط ہے اور اللہ کی راہ میں مارا جائے ہم سے عبد اللہ بن یوسف تبیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) دو آدمیوں کو دیکھ کر سنس دینگا (دنیا میں) ایک کو دوسرے نے قتل کیا ہو گا اور دونوں بہشت میں جائیں گے پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا) پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَيْنُ بَرٍّ بَعْدَ  
مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْمُهُمْ  
لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ لَسْمُ  
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا  
قَاتِلُ ابْنِ قُوَيْلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ بَنِي  
الْعَاصِ وَاعْجَبًا لَوْ بَرَّ تَدَلَّى عَلَيْنَا  
مِنْ قُدُومِ ضَارٍ يَنْغِي عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ  
مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ  
يُهِتْ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا أَدْرِي  
اسْمُهُ لَهُ أَمْ لَمْ يَسْمَعْ لَهُ قَالَ سُفْيَانُ  
وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ  
عَمْرُو بْنُ عَيْمَى بَنِي سَعِيدٍ بَنِي عَمْرُو  
بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ -

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ہم سے  
زہری نے کہا کہ مجھ کو عنبسة بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے  
کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ خیبر میں تھے لوگ خیبر کو  
فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی دلوٹ کے مال میں  
حصہ دلائیے سعید بن عاصؓ کا بیٹا (ابان) کہنے لگا یا رسول اللہ اسکو  
حصہ نہ دلائیے ابو ہریرہؓ نے کہا یہ ابان تو نعمان بن قوئل کا قاتل ہے  
جس کو جنگ احد میں ابان نے قتل کیا تھا ابان اس وقت تک مسلمان نہیں  
ہوا تھا (ابان نے یہ سن کر کہا اس جانور سے تعجب ہے یعنی ابو ہریرہؓ سے  
ابھی تو پہاڑ کی چوٹی سے اترا ہے دیکھ باں چرتے چرتے یہاں آگیا ہے  
اور ایک مسلمان کے قتل کا مجھ پر الزام لگاتا ہے اس کو یہ خبر نہیں کہ  
اللہ نے میری وجہ سے اس کو عزت دی (شہادت نصیب کی) اور مجھ  
کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا اگر میں اس وقت مارا جاتا تو دو زخمی  
ہوتا مگر جسکے میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ابو ہریرہؓ کو حصہ دلایا نہیں۔ سفیان نے کہا یہ حدیث مجھ سے  
دعرو بن یحییٰ سعیدی نے بیان کی انہوں نے اپنے دادا سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ سے امام بخاری نے کہا سعیدی کا نام  
عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص  
ہے۔

۱۔ معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے اور جہاد کر نیسے کفر کے سلب گناہ اتر جاتے ہیں امام احمد اور ہمام کی روایت سے یہ صراحت نکلتی ہے کہ دو شخصوں میں  
ایک مومن تھا ایک کافر پس اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو عمدتاً قتل کرے پھر قاتل تو بکرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہوگا ابن  
عباسؓ کا یہی قول ہے کہ قاتل مومن کی تو بے مقبول نہیں اور مجبور علماء کہتے ہیں کہ اس کی تو بے صحیح ہے اور آیت دھن قتل مؤمناً متعمداً اور بطریق تعذیب  
ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور خلود سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے اللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۵ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصر بن فہر بن غنم صحابی ہیں  
قوئل ان کے دادا ثعلبہ کا لقب تھا وہ احد کے دن ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے کہتے ہیں انہوں نے اس دن یہ دعا کی تھی یا اللہ موسیٰ و ہارون سے  
پہلے میں بہشت میں چلتا ہوں یہ دعا قبول ہوئی اور وہ شہید ہوئے ۱۲ منہ ۱۵ حدیث میں دبر کا لفظ ہے دبر ایک جانور ہے جی سے کچھ چھوٹا اسکی  
دم لمبی نہیں ہوتی اس کا کھا حلال ہے عرب لوگ اس کو غنم ہی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ حدیث میں قدوم صنان کا لفظ ہے بعضوں نے کہا کہ  
صنان ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو دوس کے ملک میں ہے۔ یعنی ابو ہریرہؓ کی قوم میں ۱۲ منہ ۱۵

بَابُكَ مِنْ لَحْنًا رَاغَزَوْ عَلَى الصَّوْمِ  
 ۹۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ  
 الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ كَانَ  
 أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ لَهُ مَقِيطًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ وَأَوْصَى  
 بَابُكَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ سَوَى الْقَتْلِ  
 ۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ  
 خَمْسَةُ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرَقُ وَصَاحِبُ  
 الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۹۵- حَدَّثَنَا بَشِيرٌ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَدِيرٍ عَنْ  
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ الْقَاعُونَ شَهَادَةُ الْكُلِّ مُسْلِمٍ  
 بَابُكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ الْجَاهِدُونَ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْجَاهِدِينَ

باب جہاد کو روزے پر مقدم رکھنا (یعنی نفلی روزوں پر  
 ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت  
 بنانی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ (زید بن سہل  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ  
 نہیں رکھا کرتے تھے نہ زنا کرتے نہ ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
 ہو گئی تو میں نے انکو افکار کی حالت میں نہیں دیکھا سوا عید فطر اور عید کے ہمیشہ روزے رکھتے  
 باب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانیکے سوا شہادت کی اور سات موتیں ہیں  
 ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے  
 سہمی سے انھوں نے ابوصالح سے انھوں نے ابوسریحہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا شہید پانچ شخص ہیں جو طاعون مرے جو پیٹ کے غلام سے  
 جو دُوب کر جو مکان گر کر جو اللہ کی راہ میں مارا جائے

ہم سے بشیر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی  
 کہ ہم کو عاصم بن سلیمان نے انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے انھوں نے  
 نے انس بن مالک سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے  
 فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے یہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نساء میں) فرمانا مسلمانوں میں جو لوگ معذور  
 نہیں ہیں اور جہاد سے بیچڑ ہیں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سمجھا کر  
 کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے

۱۰ امام بخاری جو حدیث اس باب میں لائے اس میں تو سات صورتیں مذکور نہیں ہیں لیکن انھوں نے اشارہ کیا اس قایت کی طرف جو امام مالک نے سوطانی علی جابر بن نفیس  
 اس میں یوں ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں اور چونکہ اسکا اسناد امام بخاری کی شرط پر نہ تھا اس لئے اسکو نہ لکے دوسری روایتوں میں جس  
 حد تک مر جائے یا ذات الحبیب میں مرے یا عورت زچگی میں یا آدمی اپنے مال اور عزت کی حفاظت میں یا سفر میں یا سانچہ بچو کے کاٹنے سے یا در سے کے پھلنے  
 سے وہ شہید ہیں ۱۱۔ تو اس سمجھا گا کہ وہ اور منع ہے طاعون ایک شہید ماری ہے یعنی گلے یا بغل میں ایک دم ہو جاتا ہے اور بخارا کر آدمی درندہ  
 میں مر جاتا ہے اگر بڑے لوگ اس کو لیک اور بڑے لوگ یہودی کہتے ہیں آج کل یہ بیماری ہندوستان کے اکثر حصوں میں پھیلی ہے اور حضرت محمد کے زمانہ میں  
 یعنی جہاں تاجدار شاہ کے عہد حکومت میں بھی یہ بیماری ہندوستان میں چلے نہ تو شہر کے ساتھ آچکی ہے ۱۲۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ عَلَى الْفَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكَلَّامًا  
اللَّهُ الْحَسَنُ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْفَاعِدِينَ  
إِلَى قَوْلِهِ عَفْوًا رَاحِمًا.

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْأَبْرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي  
الْفَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا الْجَعْفَرِيَّ فَكَتَبَهَا وَشَكَاهُ ابْنُ  
مَكْتُومٍ حَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْفَاعِدُونَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ.

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الرَّهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ  
كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأَعَدَّ  
إِنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مُرَّادَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ  
حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَخَبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَلَيْهِ  
لَا يَسْتَوِي الْفَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُلَا  
عَلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ لَجُهِدَ لَكَ جَاهِدًا  
وَكَانَ رَجُلًا أَعْنَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُجِدَ عَلَى الْخَنْزِيِّ فَقُلْتُ  
عَلَى حَتَّى خَفْتُ أَنَّ تَرْضَى فُجِدَ ثُمَّ سَرَى عَنْهُ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ.

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ.

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَمْدَانَ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ

جہاد کریں بیچ رہنے والوں کو معذور نہ ہوں ایک صحیح کی فضیلت دیکھی  
اور سب کے اچھا وعدہ کیا ہے اور جہاد کرنے والوں کو بیچ رہنے والوں کے  
بڑھ کر ثواب دیا غیر آیت غفوراً رحیماً تک۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق  
انھوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جب رسول اللہ  
کی یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین اتری تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا وہ بڑی لیکر آئے سپریہ آیت  
لکھی عبداللہ بن ام کلثوم جو اندھے تھے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے انہی پر شکوہ کیا اس وقت یوں اتر لا یستوی القاعدون من المؤمنین

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد  
زہری نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے  
انہوں نے سہل بن سعد شامی سے انھوں نے کہا میں مروان بن حکم تابعی کو مسجد  
میں بھیجا ہوا دیکھا میں اس کے بازو پہلو میں بیٹھ گیا اس نے کہا کہ زید  
بن ثابت نے اس کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو درود  
کی یہ آیت لکھوائی لا یستوی القاعدون من المؤمنین المجاہدون  
فی سبیل اللہ اتنے میں عبداللہ بن ام کلثوم آپ کے پاس آئے آپ نے  
لکھوا دیے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں معذور ہوں اگر جہاد کی طاقت  
ہوتی تو بیشک میں جہاد کرتا وہ انھوں نے اندھے تھے تب اللہ تبارک  
تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتارنا شروع کی اس وقت آپ کی  
ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی آپ کی ران (وحی کے اثر سے) ایسی جھل  
ہو گئی میں سمجھا کہاں میری ران ٹوٹ جاتی ہے پھر وحی موقوف ہوئی  
اللہ نے یہ لفظ اتار دیا غیر اولی الضرر

باب کافروں سے لڑتے وقت صبر کرنا

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن

۱۔ یہ آیت یوں اتری تھی لا یستوی القاعدون من المؤمنین المجاہدون فی سبیل اللہ اتنے میں عبداللہ بن ام کلثوم آپ کے پاس آئے آپ نے لکھوا دیے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں معذور ہوں اگر جہاد کی طاقت نہیں رکھتا ۱۲ سورہ

بُنْ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى  
كَتَبَ نَقْرَاتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا -

بَابُ الْحَرِصِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى حَرِصِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ -

۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ  
بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَنْدَقِ  
فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ فِي خُدَاةِ  
بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَيْدٌ يَتَعَمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ  
فَلَمَّا رَأَى مَا لَهُمْ مِنَ النَّصِيبِ لَجُوجًا قَالَ اللَّهُمَّ  
إِنَّ الْعَيْسَ عَيْسَ الْآخِرَةِ - فَأَعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ  
وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ -

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيتَا أَبَدًا

بَابُ حَفْرِ الْحَنْدَقِ -

۱۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ  
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْحَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ  
وَيَقُولُونَ التُّرَابَ عَلَى مُؤْمِنِهِمْ وَيَقُولُونَ  
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيتَا أَبَدًا

عمر بن الخطاب سے ابوسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن ابوالنضر سے  
کہ عبد اللہ بن ابی ادنی (صحابی) نے عمرو بن عبیدہ کو ایک خط لکھا میں نے  
ان کا خط پڑھا اس میں یہ لکھا تھا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ۔ تو  
صبر کرو۔

باب مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا اور  
اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں فرمایا ہے بغیر مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا ثبوت  
ہم سے عبد اللہ بن محمد سند نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن عمر نے  
کہا ہم سے ابوسحاق نے انہوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے سنا وہ  
کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے جو  
مدینہ کے گرد کھودی جا رہی تھی دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے  
دنوں میں صبح صبح اس کو کھود رہے ہیں ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جو کیم  
کر لیتے جب آپ نے ان کی محنت اور بھوک کی حالت دیکھی تو یہ شعر فرمائی  
درحقیقت حوزہ ہے آخرت کا جو مژدہ بخش دے انصار اور پر دیسوں کو  
عمر انہوں نے یہ شعر جواب میں پڑھا۔

اسے پیغمبر محمد سے یہ بیعت ہم نے کی

جب تلک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سب

باب - خندق کھودنے کا بیان

ہم سے ابو عمر عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث  
نے کہا کہ ہم سے عبد العزیز نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا انصار اور  
مہاجرین مدینہ کے گرد خندق (کھائی) کھود رہے تھے اور اپنی پیچھے پریشی  
دھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جلتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمد سے یہ بیعت ہم نے کی

جب تلک ہے زندگی اسلام پر قائم رہا

۱۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ  
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْحَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَقُولُونَ التُّرَابَ عَلَى مُؤْمِنِهِمْ وَيَقُولُونَ  
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيتَا أَبَدًا



وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِيهِمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ  
لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِ  
۱۰۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا  
اهْتَدَيْنَا.

۱۰۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ  
الْتُّرَابَ وَقَدْ دَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ  
يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا نَصَدْنَا وَ  
صَلَّيْنَا وَانْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا وَبَلِّغِ الْأَقْدَامَ  
إِنْ لَا قِتْنَا إِنْ الْأُولَى قَدْ بَغَاوَا عَلَيْنَا إِذَا الْأَوَّلَى  
فِتْنَةُ آبَيْنَا.

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعَدُوُّ عَنِ الْغَزْوِ  
۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ  
غَزْوَةٍ بَنُو كَعْبٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمُ بْنُ خَرِّبَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي  
غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا مَا  
سَلَكْنَا شُعْبًا وَلَا وَادِيًا وَلَا وَهْمًا مَعَنَا فِي حَبْسِهِمْ  
الْعَدُوُّ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ کر ان کو جواب دے رہے تھے فائدہ جو  
کچھ کہے وہ آخرت کا فائدہ کہے بابرکت تو انصار اور مہاجر لے خدا  
ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق  
کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب خندق کھودی گئی تو دہن نفس نفیس امی ڈھو رہے تھے اور یہ دھو رہے  
پڑھتے جلتے تھے تو ہدایت کرنے کرتا تو نہ ملتی ہم کو راہ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق  
انہوں نے براء بن عازب سے انھوں نے کہا میں نے غزوہ احزاب میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خود اپنی ذات (بابرکت) سے مٹی  
ڈھو رہے تھے اور آپ کے گورے گورے پیٹ کو مٹی نے چھپا لیا تھا آپ  
یہ شعر پڑھتے جلتے تھے تو ہدایت کرنے کرتا تو کہاں ملتی نجات دیکھ  
پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ اب اتنا ہم تیری اور شہ عالی صفات  
پاؤں جموانے ہمارے لے لڑائی میں ثبات دے سبب ہم پر یہ کافر ظلم  
چڑھ آئے ہیں جب وہ بہکائیں ہیں سنتے نہیں چہان کی بات دے

باب جو شخص عذر سے جہاد میں شریک نہ ہو۔  
ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر نے کہا ہم سے حمید نے  
ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم  
تبوک کی لڑائی سے لوٹے دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان  
کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انس سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (جنگ تبوک) میں آپ نے فرمایا کچھ مدینہ میں  
ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (جہاد کو نہیں آئے) مگر ہم جس گھاٹی یا میدان میں چلے  
وہ (گویا) ہمارے ہمراہ تھے کیونکہ عذر کی وجہ سے رک گئے (جہاد کا ثواب انکو  
مل گیا) اور موسیٰ بن انیس نے یوں کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انھوں نے حمید سے  
موسیٰ بن انس سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے یعنی جیہ ہم کو ہمراہ کرے اور مکرر کرے جسے لے لے کر جیہ ہیں قوم کی بات پہنچانے سے اس سند میں حمید اور انس کے درمیان موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے مگر  
تمام بخاری نے اسی سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَوَّلُ أَصَحُّ -

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۰۴ - حَدَّثَنَا أَخِي بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ وَثُمَّ هِلَالُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا  
الثَّعْلَانِ بْنَ أَبِي عَقِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا -

بَابُ فَضْلِ التَّفَقُّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

۱۰۵ - حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَتَّفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ  
الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةٍ بَابِ أَيْ فَلَمْ يَهْلَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَلَّى عَلَيْهِ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَمْرُجُونَ  
تَكُونُ مِنْهُمْ -

۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

حَدَّثَنَا هِلَالُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ  
عَلَى الْمُنَبْرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَفَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي  
يَقْتَعُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ دَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا

سے پھر یہی حدیث نقل کی امام بخاری نے کہا پہلی سند میں میں کو سنی کا واسطہ  
نہیں ہے صحیح ہے

باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے کہا کہ کو بن  
جریج نے خبر دی کہ مجاہد بن سید اور سہیل بن ابی صالح نے خبر دی ان  
دلوں نے نعمان بن ابی عیاش نے سنا انہوں نے ابو سعید خدری سے  
انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
جو کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ قیامت  
کے دن اس کا منہ دوزخ سے ستر برس کی راہ دُور  
رکھے گا۔

باب اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنے کی فضیلت

مجھ سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے  
انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا جو کوئی اللہ کی  
راہ میں ایک جوڑا کسی چیز کا خرچ کرے اس کو قیامت کے دن بہشت  
کے ہر دروازے کے چوکیدار بلائیں گے ادھر سے آؤ ادھر سے ڈیوے من کر  
ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا شخص کسی دروازے سے بھیجے  
اس کو نقصان نہیں آپ نے فرمایا مجھے اُمید ہے تم انہی لوگوں میں ہو گے  
جو بہشت کے ہر دروازے سے بلائے جائیں گے

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے  
انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم منبر پر خطبہ سننے کو کھڑے ہوئے فرمایا میں اپنے بعد جس بات سے  
تم پر بہت ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی بکریاں مال و دولت کو یہ پھیلانے  
وغیرہ تم پر کس جائیں گے (مالدار ہو جاؤ گے، پھر اپنے دنیا کی آرائش کا کیا

فَبَدَأَ بِأَمْرِهِمَا دَأَشَتْهُ يَا لَأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْيَا نِي الْخَيْرُ يَا شَرٌّ فَسَكَتَ عَنْهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُؤَخِّرُ أَيْتَهُ سَكَتَ  
النَّاسُ كَانَ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ ثُمَّ لَأَنَّهُ مَسَمَحَ  
عَنْ وَجْهِهِ الرَّحْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ السَّائِلِ لَقَدْ  
أَوْخِرَ هُوَ ثَلَاثَانَ الْخَيْرُ لَا يَأْنِي إِلَّا بِالْخَيْرِ فَإِنَّهُ  
كَلَّمَائِيذُتِ الرَّبِيعِ مَا يَقْتُلُ جَبَطًا أَوْ يَدُلُّ إِلَّا  
الرَّكْلَةَ الْخَصِيرَ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَكْتَ خَاخِرَهَا  
اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ  
رَنَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ خَيْرٌ حُلُوةٌ دَنَعَمَ  
صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ  
بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْأَكْلِ الَّذِي لَا يَتَّبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ  
شَرِيدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ

بِخَيْرٍ -

۱۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا  
الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ  
خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ  
خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا  
۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ شُعْبَةَ

شروع کیا ایک بات بیان کی پھر دوسری کہتے ہیں ایک شخص زنا م نامعلوم کھڑا  
ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ کیا بھلائی و نعمت دنیا کی مال و دولت اسے دلائی  
پیدا ہوگی یہ سن کر آپ خاموش ہوئے ہم مجھے آپ پر وحی آرہی ہے لوگ  
بھی ایسے خاموش تھے جیسے ان کے سروں پر چڑیاں ہیں ردہ انکا شکار کرنا  
چاہتے ہیں پھر آپ اپنے اپنے منہ سے پسینا پونچھا اور فرمایا یہ پوچھنے والا  
کہاں گیا کیا مال و دولت بھلائی ہی ہوتی ہے بھلائی ہی ہوتی ہے تین بار یہ  
بھلائی سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے دیکھو ہمارے کو حکم میں جب سری گھس  
پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار دیتا ہے یا مارنے کے قریب کر دیتی ہے مگر  
وہ جانور بچ جاتا ہے جو سری سری دوب چرتا ہے کوکھیں بھرتے ہی  
سورج کے سلسلے جالکھڑا ہوتا ہے لیدیشاب کرتا ہے پھر اس کے گھم جاتے  
کے بعد اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہر اچھا شیریں ہے اور سلاں  
شخص اچھا رفیق ہے بشرطیکہ اس کو اللہ کی راہ (جہاد) میں اوتھیوں اور  
ممتا جوں میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑالے اس کی مثال  
اس بیمار شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت  
کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

باب جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے یا اس کے پیچھے

اس کے گھر بار کی خبر رکھے اس کی فضیلت۔

ہم سے ابو سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے حسین بن  
فلان کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے کہا مجھ سے بکر  
بن سعید نے کہا مجھ سے زید بن خالد جینی (صحابی) نے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جہاد کے لئے کسی غازی کا سامان کرے  
اس نے گویا خود جہاد کیا (آنا ہی ثواب ملے گا) اور جس نے غازی کے گھر کی  
اس کے پیچھے خبر رکھی اس نے گویا خود جہاد کیا۔

ہم سے موسیٰ بن اعلیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام سے ابو ہریرہ

نے بیان کیا کہ مال و دولت جو ضرورت سے زیادہ ہو کوئی عمدہ چیز اور نعمت نہیں بلکہ خدا کی آزمائش ہے اکثر آدمی اس کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اس

صورت میں مال و دولت آفت سے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے ۱۲ منہ ۴

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا فِي الْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أُرْجَاهَا فَيُتَلَّ أَخُوهَا مَعِيَ۔

### بَابُ التَّحْطُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَهَّابِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَقْبَى النَّاسُ شَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فَقَدْ حَسَرَ عَنْهُ فَخَذَّ بِهِ وَهُوَ يَتَحَطَّطُ فَقَالَ يَا عَمْرُو مَا يَجْسُدُ أَنْ لَا يَنْجِي قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي وَجَعَلَ يَتَحَطَّطُ بَعْثِي مِنَ الْمُحْطُوطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ أَنْكَشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هَكَذَا عَنَّا دُجُوهًا حَتَّى نَضَارِبًا لِقَوْمٍ هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ مَا عَوَدْتُمْ أَقْرَأَكُمْ وَمَا دَاةُ حَمَادٍ

بن عبد اللہ سے انھوں نے اس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اپنی بی بیوں کے کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے مگر اہل بیت کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی ابراہیم بن لحيان میرے کام میں مارا گیا ہے

### بَابُ الرَّائِيَّ كَالْوَائِيَّ كَالْوَائِيَّ كَالْوَائِيَّ

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انھوں نے موسیٰ بن انس سے انھوں نے یمامہ کے جنگ کا ذکر کیا تو کہا میرے باپ انس بن مالک ثناب بن قیسؓ پاس آئے وہ اپنی رائیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے انھوں نے ان سے پوچھا چچا تم جنگ میں کیوں نہیں آتے انھوں نے کہا بھتیجے بھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر کفن وغیرہ پہن کر مجاہدین کی صف میں آئے انھوں نے کہا اس جنگ میں ذرا مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثناب نے لوگوں سے کہا ہٹ جاؤ ہم کو جگہ دو ہم کو فروگڑیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں ایسا نہیں کرتے تھے دھم سے سرکتے نہ تھے بلکہ لڑتے رہتے تھے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈالنے والے کہ جھگڑنے لگے وہ جملہ کرنے لگے اس حدیث کو محدثین نے ثابت سے

۱۔ اور فقہ گذر چکا ہے کہ حرام بن لحيان ان ستر لوگوں میں جو بیہودہ پردہ سے مارے گئے شریک تھے معنیوں نے کہا اہل بیت آپ کی رضا کے بغیر انھیں بعضوں نے کہا یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ حرام بن لحيان اشک راہ میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر بار میں بڑا قرباکی خبر رکھی ۱۱ سنہ ۱۵۰ جو سبیلہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے سلاہ جبری ابو بکر صدیق کی خلافت میں ہوئی یہاں ایک شہر تھا میں کا جو طائف سے دو منزل پر واقع ہے ۱۲ سنہ ۱۵۰ یہ انصار کے طغیاب تھے مشہور شخص میں ۱۱ سنہ ۱۵۰ معلوم ہوا ان ستر میں سے اس کا بیان اور گذر چکا ہے ۱۲ سنہ ۱۵۰ لہذا فی روایت میں ہے کہ ثناب بن قیس دو مفید کپڑے کفن کے پہن کر خوشبو لگا کر میدان جنگ میں آئے اس وقت مسلمانوں کو شکست ہو چکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں ہزار ہوں ان کافروں کے کام سے اور مسلمانوں نے جو کیا اس سے معذرت کرتا ہوں پھر کافروں پر حملہ کیا اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہو گئے ان کی زہرہ کسی نے جبرائی غی غلاب میں ایک شخص نے ان کو دیکھا انھوں نے بیان کیا کہ میری زہرہ فلاں مقام میں رکھی ہوئی ہے اور چند وصیتیں کیں لوگوں نے زہرہ اسی مقام میں پائی اور ان کی وصیتیں پوری کیں سبحان اللہ شجاعت اللہ بہادری صحابہ پر ختم تھی میدان جنگ میں جان بچھ ہو کر بے اثر پہلے ہی سے مرنے کی تیاری کر لیتے اگر صحابہ یہ شجاعت اور بہادری نہ کرتے اور اپنے خون نہ بہاتے تو آج دنیا میں اسلام کا وجود نہ ہوتا رہی اللہ اعلم ۱۲ سنہ ۱۵۰

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ -

## بَابُ ۸۵ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ -

۱۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ النَّبِيُّ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِنِي خَبَرُ الْقَوْمِ قَالَ النَّبِيُّ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِلْ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ -

## بَابُ ۸۶ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ

۱۱۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى رَأْسَمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ مِنَ الْعَوَامِ -

## بَابُ ۸۷ سَفَرُ الْأَشْثَنِينَ -

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ

عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ تَالِيفِ ابْنِ الْحَوَرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبُ

روایت کیا انہوں نے انسؓ سے

باب جاسوسی شکاری کی فضیلت (جو دشمن کی خبر لاتی ہے) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا بنی قریظہ کی خبر کو نہ لاتا ہے سب چپ ہوئے، زیر نے کہا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی خبر کو نہ لاتا ہے، زیر نے کہا میں لاتا ہوں آپ نے فرمایا ہر غمیر کا ایک حواری (سچا مددگار) ہوتا ہے میرا حواری زیر ہے۔

## باب جاسوسی کے لئے ایک آدمی بھی جاسکتا ہے

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہ ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے جاہاز بنی قریظہ کی خبر لائیں (صدقہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ خندق کے دن کا ذکر ہے تو زیر اٹھ کھڑے ہوئے) خبر لانے کا ذمہ لیا پھر آپ نے یہی درخواست کی زیر مستعد ہو گئے پھر آپ نے لوگوں سے یہی درخواست کی زیر مستعد ہو گئے تب آپ نے فرمایا (دیکھو) ہر غمیر کا ایک سچا مددگار حواری ہوتا ہے میرا مددگار زیر ہے عوام کا بیشاد جو آپ کے چھو بھی زاد بھائی تھے

## باب دو آدمیوں کا بل کر سفر کرنا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے خالد حذافہ سے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے کہا میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (اپنے وطن کی طرف) لوٹا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ایک ساتھی سے

۱۱۲ - اصرار و سفیان نوہیں لے کر مسلمانوں پر چڑھا آیا تھا اور یہ خبر پہنچی کہ بنی قریظہ کے یہودی بھی ان سے مل گئے اس ناپی گھونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تردد ہوا فرمایا کون ان کی خبر لاتا ہے ۱۱۲ سو ۱۱۳ یہ جو معنی روایتوں میں ہے کہ حذیفہ خبر لائے تھے یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ حذیفہ قریش کے کافروں کی خبر لاتے تھے اور زیر بنی قریظہ کی ۱۱۳

لِيْ اَذِنَا وَ اَقِيْمَا وَلِيُوْثَمَكُمَا الْكُبْرٰكُمَا -

بَابُ الْخَيْلِ مَعْقُوْدَةٍ فِيْ تَوَاصِيْهَا  
الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَارِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِيْ  
تَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

۱۱۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمرَةَ حَدَّثَنَا سَعْدَةُ  
عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدَةٌ فِيْ تَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ سُلَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ  
عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِي الْجَعْدِ -

۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اللَّيْثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبُوكَةُ فِيْ تَوَاصِي الْخَيْلِ -

(جو مالک کے چچا زاد بھائی تھے) فرمایا دونوں سستے میں اذان اور اقامت  
کہنا (یعنی دونوں میں سے کوئی) اور جو عمر میں بڑا ہودہ امام ہے اسے  
باب گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے

ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک  
برکت رہے گی۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصبین  
بن عبد الرحمن اور سعید بن ابی السفر سے انہوں نے عاشع بن حصبین سے انہوں نے  
عروہ بن جعد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا  
قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے برکت بندھی ہے سلیمان بن بکر  
اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے حصبین اور سعید سے انہوں نے شعبہ  
انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ابن الجعد کے بدل میں  
بن ابی الجعد کہام اور سلیمان کی طرح مسند نے بھی ایشیم سے انہوں نے  
حصبین سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا کہ  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ  
انہوں نے ابوالنہیاح سے انہوں نے انس ابن مالک سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت  
ہے۔

۱۱۵ یہ حدیث اگر کتاب الصلوٰۃ میں گزری ہوگی ہے یہاں امام بخاری اس لئے اس کو اسے کہ انکیا سفر کرنے والا شیطان  
ہے اور وہ شخص سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین شخص جماعت میں اس حدیث کی رو سے بعضوں نے دو شخصوں کا سفر کر دیا ہے امام بخاری نے  
اس حدیث سے اس کا جواز نکال معلوم ہوا کہ ضرورت سے دو آدمی بھی سفر کر سکتے ہیں مگر یہ ضرورت مکرہ ہے اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے ۱۱۶  
۱۱۷ گھوڑا بڑا شریف جانور ہے اور آدمی کے بعد سب جانوروں سے اس کا درجہ زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ برکت گھوڑے کے لئے لازمی ہے اور جو شخص  
گھوڑا رکھے گا پروردگار اس کو برکت دے گا بشرطیکہ نیت بخیر ہو ۱۱۸ مسدد نے بھی ابوالجعد کہام ابن مدینی نے کہا یہی ٹھیک ہے امام ابن ابی  
حاتم نے کہا کہ ابوالجعد کا نام سعد تھا سلیمان کی روایت انعم کے مستخرج میں اور مسدد کی روایت ان کے مسند میں ہے۔

**باب ۱۹ الجہاد مَعَ الْبِرِّ وَالْفَاجِرِ**  
لَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ  
فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ عَنْ عُمَرَ  
حَدَّثَنَا الْعُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْرُ وَالْمَغْنَمُ.

**باب ۲۰ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ**  
تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ.

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ  
أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِحْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِمَّا نَابَا لِلَّهِ  
لَتَصِدَّ يُفَا بَوَعْدِهِ فَإِنَّ شَبْعَةَ وَرَيْثَهُ دَرَوْنَهُ  
وَبَوَلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

**باب ۲۱ اسیم الفرس و الجمار**  
۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ

**باب ۱۹ امام (یعنی بادشاہ) عادل ہو یا ظالم بشرطیکہ مسلمان ہو یا کفر**  
ساتھ ہو کہ جہاد قیامت تک قائم رہے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت نہ جھی ہے کہ  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ذکر کیا ہے انہوں نے عائشہ رضی  
کہا کہ ہم سے عروہ ابن ابی الجعد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت نہ جھی ہے یعنی آخرت  
میں ثواب اور دنیا میں لوٹ کا مال ملتا ہے کہ

**باب ۲۰ جو شخص (جہاد کی ریسے) گھوڑا رکھے اور اللہ تعالیٰ نے**  
(سورۃ انفال میں فرمایا) کہ فردوس سے لڑنے کا سامان تیار رکھو جہاں  
تک ہو کہ اور گھوڑے باندھ کر رکھے

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہ امام سے عبداللہ بن مبارک نے  
کہا کہ کو طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی کہ میں نے سعید قبری سے سنا  
وہ بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص ایساں کے ساتھ اللہ کے وعدے کو جو اس نے مجاہدین کے  
لئے کیا ہے سچا سمجھ کر جہاد کے لئے گھوڑا باندھ رکھے تو اس کی کھائی  
پلائی بیدریشاب سب اس کے اعمال تر از در میں رکھے جائیں  
گے

**باب ۲۱ گھوڑے، گدھے کا نام رکھنا۔**  
ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ امام سے فضیل بن سیمان نے انھوں نے

**۱۱۔ اور گھوڑا اسی واسطے بہتر کر کے کہ وہ اگر جہاد ہے تو مسلم ہو کہ جہاد ہی قیامت تک ہوتا رہے گا امام بخاری ابو داؤد کی یہ حدیث نقل کر کے جہاد واجب ہے**  
تم پر ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد کو کبیر کا نام کرتا سموا۔ اس کی یہ حدیث کہ جہاد جب تک اللہ نے جہاد میں قیامت تک قائم رہے گا  
اخیر میری امت دجال سے لڑے گی کسی ظالم کے ظلم یا عادل کے عدل سے جہاد باطل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ان کی شرط کے موافق رہیں گے  
گھوڑا آپ نے امام بن عبد بنین لکھا ہیں ترجمہ باب علی آیا کہ بادشاہ عادل اور فاسق دونوں کے ساتھ ہو کہ کافر ہو یا مسلم جہاد کرنا  
درست ہے ۱۲۔ منہ سے سب کا قراب ملے گا دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے دانے کے لئے جنت جو عمارت کرے گا سر جو  
کے بدل یا ہر دانہ کے بدل ایک بجلی اس کی بجلی مائے فی جب ہے کہ افسانہ جوئی رسانہ دی سے ہے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے و خیر  
اور ناموری اور شہرت اور رباؤ کے لئے ۱۳۔ منہ سے ہر اللہ تعالیٰ

بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي تَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو تَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ اصْحَابِهِ  
وَهُمْ مُجْرُمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُجْرِمٍ فَرَأَوْهُمْ جَارًا  
وَحِشْيًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكَوهُ  
حَتَّى رَأَاهُ أَبُو تَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ  
لَهُ الْفُجْرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَادُوهُ سَوَطُهُ  
فَأَبَوْا فَنَادَاهُ فَحَمَلَتْ نَعْقَرُهُ ثُمَّ  
أَكَلَ نَاصِلًا فَقَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ  
قَالَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قَالَ مَعَنَا رَجُلُهُ  
فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَكَلَهَا -

۱۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَنْ عَاصٍ  
بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطَبِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ قَالَ لَكَ الْيَقْفُ  
۱۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِمَعْنَى  
أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ  
بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدِّتُ إِلَيْهِ صَلَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عَفِيرٌ فَقَالَ  
يَا مَعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ  
مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ رَزَقَنَاهُ  
قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا

ابو حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حدیبیہ کے سال) اور اپنے چند ساتھیوں  
سمیت جو احرام باندھتے تھے پیچھے رہ گئے لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھتے  
تھے ان کے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا ابو قتادہ نے اس کو نہیں دیکھا انہوں  
نے اس کو چھوڑ دیا ابو قتادہ کو نہ تنہا یا مہمان تک کہ ابو قتادہ نے خود اس کو دیکھا  
جو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا اسے اور اپنے ساتھیوں سے  
کما ذرا میرا کوڑا دے دو انہوں نے انکار کیا (کیونکہ وہ احرام باندھتے تھے) آخر  
انہوں نے (خود اتر کر) لے لیا اور گور خر پر حملہ کیا اس کو زخمی کر کے گرا دیا پھر ابو قتادہ  
نے اس میں سے کھایا ان کے دوسرے ساتھیوں نے بھی کھایا (جو احرام باندھتے  
تھے) کیونکہ انہوں نے اس میں کچھ مدد میں کی تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے جا کر ملے تو آپ نے پوچھا اس میں کاجھ کوشت ہے ابو قتادہ نے کہا ایک ران  
ہے آپ نے وہ لے لی اور اس میں سے نوش کیا ۱۲

ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے معن بن عیسیٰ نے  
کہا ہم سے ابی بن عباس ابن سہل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا  
(سہل بن سعد سعدی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک  
گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا اس کو یحییٰ (یا یحییٰ) کہتے ۱۳  
مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن آدم سے سنا کہ ابراہیم  
ابو الاوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا انہوں نے ابواسحاق (عمر بن عبید اللہ) سے  
انہوں نے عمر بن میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا میں  
ایک گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص میں سوار تھا اس گدھے کا نام  
عفیر تھا گدھے آپ نے فرمایا معاذ تجھ کو معلوم ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر  
کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر  
جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کو پوجیں اور اس کے

۱۲ میں سے ترجمہ باب نکلتے ۱۲ منہ ۱۳ یہ حدیث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۳ بعض روایتوں میں یحییٰ ہے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا  
ہے کہ گھوڑے کا نام رکھا گیا ۱۲ منہ ۱۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتے ۱۲ منہ





عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ لِرَجُلٍ أَجْرُ رَجُلٍ سَدْرٌ وَعَلَى  
رَجُلٍ وَذُرٌّ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَجُلٌّ رُبَّمَا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَهْجَرٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَأَصَابَتْ  
فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرِّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ  
حَسَنَاتٌ فَلَوْ أَنَّمَا قُطِعَتْ طِيلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا  
أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاهُمَا وَأَنَارُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ  
وَلَوْ أَنَّمَا مَرَّتْ بِهِنَّ فَتَسَرَّيَتْ مِنْهُ لَمْ يَرِدْ تَيْفُهَا  
كَأَنَّكَ حَسَنَاتٌ لَهُ وَرَجُلٌ رُبَّمَا فَخِيَ أَوْ رِيَاءُ  
وَرَوَاهُ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَبُعِيَ وَذُرٌّ عَلَى ذَلِكَ يُسَلُّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْلِ قَالَ مَا أُنْزِلَ  
عَلَيْ فَيُنَازِلُ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْعَاقِبَةُ لِلْجَيْلِ  
مُشَقَّالٌ ذَرَّةٌ خَيْرٌ لِيَّ ذَرَّةً وَمِنْ يَمِينٍ مُشَقَّالٌ ذَرَّةٌ شَرٌّ لِيَّ  
بَاب ۹۵ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةً غَيْرَهُ فِي الْغَزْوِ

۱۲۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّجَّاشِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ  
أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ غَمَّةً فَلَمَّا  
أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ

زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لئے تو ثواب ہیں اور  
کسی کے لئے نہ تو اب و عذاب اور کسی کے لئے عذاب ہیں جس کے لئے ثواب  
ہیں وہ وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ان کو باندھ ان کی رسی  
لے لے یا چن میں ہی کر دے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رسی یا چن میں چرس  
اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر انہوں نے رسی نہ ڈالی اور ایک رسی یا دو رسی  
مارے تو ان کی لید اور ان کے قدم سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اگر وہ ہندی  
پر جا کر خود بانی پیس گویا مالک کی نیت پلانے کی نیت نہ ہو تب بھی اس کے لیے  
نیکیاں لکھی جائیں گی جس کے لئے عذاب ہیں وہ شخص ہے جو فخر اور دیا اور مسلمانوں  
کی بدخواہی کے لئے باندھے لے اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے  
مصعب بن ناجر نے مگدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا مگدھوں کے باب میں کوئی  
خاص حکم مجھ پر نہیں اترا ماں اکیلی جامع ایک یہ آیت ہے جو کوئی برابر نیکی کرے  
وہ اس کو دیکھے گا اور جو کوئی

رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھے گا ۱۱

باب جہاد میں دوسرے جہاد کو مارنا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عقیل (بشیر بن عقیل) نے  
کہا ہم سے ابو العتوکل ناجی دلی بن داؤد نے انہوں نے کہا میں جابر بن عبد اللہ انصاری  
کے پاس آیا میں نے ان سے کہا تم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا  
ہو وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک سفر (غزوہ تبوک) میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ابو عقیل راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں یہ سفر جہاد کا  
تھا یا عمرے کا تھا کہ خیر جب ہم مدینہ کو لوٹے تو آپ نے فرمایا جس کا بی بیہ

۱۲ اس روایت میں اس کا ذکر جہاد یا عمرے کے لئے ثواب ہیں و عذاب دوسری روایت میں اس کا بیان ہے وہ وہ شخص ہے جو اپنی تو اگر کسی کی رو سے اور اس لیے کہ  
کسی سے سواری نہ مانگی پڑے باندھے پھر اللہ کا حق فراموش کرے یعنی شکے ماندے محتاج کو ضرورت کے وقت سوار کرے کوئی مسلمان مانگے تو اس کو روے  
۱۲ منہ ۱۱ اس جامع آیت کو بیان فرما کر لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ عموم آیات اور احادیث سے استدلال کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ لیکن اور روایتوں سے  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوہ تبوک کا تھا ابن اسحاق نے کہا غزوہ ذات الرقاع کا سفر تھا ۱۲ منہ

أَنْ يَتَّبَعَكَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيَعِجَلْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا  
وَأَنَا عَلَى جَيْلٍ لِي أَرَمَكَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَالنَّاسُ  
خَلْفِي فَبَيَّنَّا أَنَا كَذَلِكَ أَدَّ قَامَ عَلَى فَقَالَ لِي الْيَتِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْمَسْكَ فَضَرْهُ  
بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبُعْدُ مَكَانَهُ فَقَالَ الْيَتِيُّ  
الْجَلُّ ثَلْتُ نَحْمُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ  
أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي  
نَاحِيَةِ الْبِلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ  
فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلْتُ  
فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَاقَ مَنْ هَبَ  
فَقَالَ اعْطُوا هَاجِرًا بَرَاءَةً قَالَ اسْتَوْفَيْتِ الثَّمَنَ  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ -

۱۲۵ بَابُ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ  
وَالْفَحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ -  
وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ  
الْفَحُولَةَ لِأَنَّهُمْ أَجْدَى وَأَجْرُ -

۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرْعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِيُطْلِعَهُ يَقَالُ لَهُ مَدَدُ وَبُ فَزَكِيَّةُ

وہ آگے بڑھ کر اپنے گھروالوں میں جلدی سے پہنچ جائے جاؤ نے کہا یہ سن کر ہم  
(جلدی) چلے میں ایک کالے سرخ بے دماغ اونٹ پر سوار تھا لوگ میرے پیچھے رہ  
گئے میں اسی طرح ہمارا تھا اتنے میں وہ اونٹ رانا ہو کر اڑ گیا آپ نے فرمایا  
جاہراہنا اونٹ تقام لے پھر آپ نے ایک کوڑا اس کو مارا وہ کوڑا چل نکلا  
اور اونٹوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے فرمایا یہ اونٹ پیچھا ہے میں نے عرض  
کیا ہاں پیچھا ہوں جب میں مدینہ پہنچا اور اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
کئی اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ کے پاس گیا اور اونٹ  
کو بلاط سے لے کر ایک کولے میں باندھ دیا میں نے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ  
حاضر ہے آپ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے فرمائے لگے یہ  
ہمارا اونٹ ہے ہمارا اونٹ پھر آپ نے اونٹ کی قیمت میں ہونے  
کے کئی اچھے عیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو پھر مجھ سے پوچھا تو نے قیمت  
بھری پائی میں نے عرض کیا جی ہاں بھری پائی آپ نے فرمایا قیمت بھی لے اپنا  
اونٹ بھی لے دو دونوں تیرے ہیں،

باب شربہ یا سخت جانور اور نر گھوڑے پر سوار ہونا

اور راشد بن سعد تابعی، سلم نے کہا صحابہ نر گھوڑے پر سوار  
ہونا اچھا سمجھتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا  
وہ کہتے تھے مدینہ میں لوگوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ابو طلحہ کا ایک گھوڑا جس کو مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا آپ اس پر سوار

آنحضرت جابر سے روایت ہے آپ نے فرمایا انا اس کو بٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی تو مجھ کو دے میں نے دی آپ نے اس  
لکڑی سے اس کو کئی ٹکڑے دیئے بعد اس کے فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے کہ آپ نے بٹھائے اونٹ یعنی جابر کے اونٹ کو مارا ۱۲۷  
سلم بلاط وہ پھر کافرش جو مسجد کے سامنے تھا ۱۲۸ منہ عینی اور حافظ قسطلانی کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ایک روایت میں یوں  
ہے کہ صحابہ شوق و غیرہ میں مادیوں کو بہتر سمجھتے تھے اور صفوں اور نعلوں پر چل کر کسے میں نر گھوڑے کو عینی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ  
گھوڑے پر سوار ہی منقول ہے اسی طرح صحابہ سے صرف سعد سے یہ منقول ہے کہ وہ مادیوں پر سوار ہونے ۱۲۸

وَقَالَ مَا رَأَيْتُمَا مِنْ قَوْمٍ وَرَنَ وَجَدْنَا لَبَحْرًا -  
بَابٌ سَهَامُ الْفَرَسِ -

۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُثَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ  
عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِغِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ  
سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَا لَكَ بِهِمْ  
لِلْخَيْلِ وَالْبَرَادِيزِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلُ وَالْبَعَالُ  
وَالْحُمَيْرُ لِيَتَرَكِبُوهَا وَلَا يَسْهُمُهُ لَكُنْزٌ  
مِنْ فَرَسٍ -

بَابٌ مَنْ قَادَ دَابَّةً غَيْرَهُ فِي الْحَرْبِ

۱۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْمُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي رَاسِحٍ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَادِيزِ  
عَارِظٌ فَذَمُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْزَلٍ قَالَ لَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَأَنَّ هُوَ أَوْ زَنَ كَانُوا قَوْمًا  
مُرْمَاةً وَرَأَيْنَا لِقَيْنَا هُوَ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ  
فَأَنْهَزَ مِنْهُمَا قَبْلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْعَدَاةِ  
وَأَسْتَقْبَلُوا نَارَ السَّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْرَأَنَّ فَاقْدَرْنَا بَيْتَهُ وَ

ہوئے فرمایا ہم نے توڑ کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے ملہ  
باب گھوڑے کو (لوٹ کے مال میں سے) کیا حصہ ملے گا  
ہم سے عبید بن اسلمیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں  
نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگائے اور سوار کا ایک  
حصہ دو سوار کو تین حصے ملے پیدل کو ایک حصہ امام مالک نے کہا عربی اور ترک  
گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا گھوڑوں اور چروں اور گدھوں کو سوار  
کے لیے بنایا اسلہ اور ہر سواری کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا جائے گا (گو  
اس کے پاس متعدد گھوڑے ہوں)

باب اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچ کر چلائے

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سہل ابن یوسف نے انہوں  
نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا ایک شخص نے  
(نام نامعلوم جو قبیلے کا تھا) براء بن عازب (صحابی) سے کہا تم تین کے  
دن اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا  
بے شک گو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ہو یا یہ کہ  
ہوازن کے لوگ (جن سے مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز لوگ تھے پہلے  
جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان لوٹ پر پڑ گئے  
(ان کو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر بردار شروع کئے (تیروں  
کی تاب نہ لاکر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے

اس حدیث کی مطابقت ترمذی باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی میں نر اور ماریاں دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا ان وجدناہ میں جو ضمیر مذکر  
ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وہ نر گھوڑا تھا باب کا یہ مطلب کہ ضریر جانور پر سوار ہونا اس سے نکالا کہ نر اکثر ماریاں کی نسبت تیز اور شریر  
ہوتا ہے اگرچہ ماریاں بڑے زیادہ ضریر اور سخت ہوتی ہیں ۱۲۸ منہ ملہ تو اللہ تعالیٰ نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں کی عربی اور ترک  
گھوڑوں کو برابر حصہ ملے گا یعنی سوار کو تین حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ اکثر اماموں اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
سوار کو دو حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ ۱۲۸ منہ

إِنَّهُ لَعَلَّ بَعْلَتَيْهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سَفْيَانَ  
أَخَذَهُ بِلِجَامِهِمَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ ۖ أَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

### بَابُ الرِّكَابِ وَالْعَدْرِ لِلدَّائِبَةِ -

۱۲۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ  
إِذَا ادْخَلَ رَجُلَهُ فِي الْغُرَى وَاسْتَوَتْ بِنَاقَتِهِ  
قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْحِدِي الْحَيْفَةِ -

### بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرِيِّ -

۱۳۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرِيٍّ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ  
فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ -

### بَابُ الْفَرَسِ الْقُطُوفِ

۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ تَدَاةَ عَنْ  
أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَعُوا مَرَّةً  
فَرَسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا

میں نے دیکھا آپ اپنی سپید فخر پر سوار تھے اور ابوسفیان بنی ہاشم  
بن عبدالمطلب اس کی لگام تھامے ہوئے آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے  
(بیت) ہوں میں پیغمبر لے بلا شک و خطر: اور عبدالمطلب کا ہوں پسرتے

### باب جانور پر رکاب یا غزل لگانا

مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ انہوں نے ابواسامہ سے  
انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے تافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب اپنا پاؤں اونٹنی کی رکاب  
پر رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو زوداً علیحدگی کی مسجد کے پاس سے  
احرام باندھتے (لیک پکارتے)

### باب گھوڑے پر ننگی بیٹھ کر سوار ہونا (زمین وغیرہ کچھ نہیں)

ہم سے عمر بن عون نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے  
ثابت سے انہوں نے انس سے (جس سات کو مدینہ والے ڈر گئے) آپ سامنے  
سے ننگی بیٹھ گھوڑے پر سوار تشریف لائے اس پر زمین نہ مٹھا اور آپ کے  
گلے میں تلوار شک رہی تھی -

### باب مٹھے گھوڑے پر سوار ہونا -

ہم سے عبد اللہ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا  
ہم سے سعید بن عروہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک  
سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کوڑھ پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ابو طلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو مٹھا تھا یا اس میں مٹھا بن مٹھا

لے یعنی بس اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو کچھ فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے اس لیے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ مسئلہ گو یہ کلام موزون  
مگر چونکہ بلا قصد ایک حاد ہوا اس لیے اس کو شعر نہیں کہیں گے ۱۲ مسئلہ غرضی وہی رکاب بعضوں نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غزل اونٹ میں بعضوں نے  
کہا رکاب بوسے کی ہوتی ہے اور غزل بچہ کی ۱۲ مسئلہ سبحان اللہ یہ حسن و جمال اور یہ شجاعت اور بہادری ننگی بیٹھ گھوڑے پر سوار کرنا بڑے شہسواروں کا ۱۲  
۱۲

لَا بِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطَعُ أَوْ كَانَ فِيهِ يَطْلُفُ فَلَمَّا  
رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا قَرْسَكُمْ هَذَا بَحْرًا كَانَ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يُجَارَى -

بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ -

۱۳۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَجْرِي لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَمِيرُ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ  
إِلَى ثَلَاثَةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرِي مَا كَرِهَ لِيَضْمَرُ مِنَ الثَّلَاثَةِ  
إِلَى مَسْجِدِ بَنِي مُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ  
أَجْرِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثَلَاثَةِ  
الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ  
إِلَى مَسْجِدِ بَنِي مُرَيْقٍ مِيلٌ -

بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلْسَّبْقِ

۱۳۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ أَمْدُهَا

جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح  
تیز چلتے پایا پھر اس گھوڑے کے برابر کوئی گھوڑا نہیں چل سکتا  
تھا۔

باب گھوڑہ دور کا بیان -

ہم سے قبیسہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے  
عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کیئے تھے ان کی تو عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حفیاء سے ثلثۃ الوداع تک رکھی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے  
تھے ان کی حد ثلثیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی عبد اللہ بن عمر نے کہا  
میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا عبد اللہ بن ولید نے کہا سفیان  
ثوری نے ہم سے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ نے سفیان ثوری نے  
کہا حفیاء اور ثلثیہ الوداع میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثلثیہ اور  
مسجد زریق میں ایک میل کا۔

باب شرط کیلئے گھوڑا تیار کرنا (اضمار کرنا)

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے  
نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں  
کی شرط کرانی جو اضمار نہیں کیئے گئے تھے ان کی حد ثلثیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی

۱۔ یا تو منقبات یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہو گیا کہ گھوڑوں کے برابر چل نہ سکتا ۱۲۔ سنہ ۱۱ھ عفیاء اور ثلثیہ الوداع دونوں مقابل  
کے نام ہیں مدینہ سے ۱۳۔ شرط کیلئے تیار کیئے گئے یعنی ان کا اضمار کیا گیا، اضمار اسکو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر اس کا داند کم کر دیا جائے  
اور ایک کوفڑی میں جھول ڈال کر بندھنے سے دن کو خوب پسینہ کرے اور اس کا گوشت کم ہو جائے اور شرط میں بیٹھنے کے لائق بن جائے ۱۴۔ سنہ ۱۲ھ اس مسئلہ کے  
بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان ثوری کا سماع عبید اللہ سے ہو جائے ۱۵۔ بعضوں نے ترجمہ باب کا یہ مطلب رکھا ہے کہ شرط کے لئے اضمار کا فائدہ  
نہ ہونا اس ضرورت میں باب کی حدیث باب کے مطابق ہو جائے گی ۱۶۔ سنہ ۱۱ھ اضمار کی تفسیر ابھی بیان ہو چکی ہے ۱۷۔ سنہ ۱۱ھ اس حدیث کی مطابقت  
ترجمہ باب کے شکل ہے باب میں تو اضمار شدہ گھوڑوں کی شرط مذکور ہے اور اس حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا اس کا جواب یہ  
کہ امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لاکر اس کے دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس حدیث میں دوسرا لفظ ہے کہ جن گھوڑوں کی  
اضمار ہوا تھا آپ نے ان کی شرط کرانی حفیہ سے ثلثیہ تک جیسے اوپر ذکر فرمایا ۱۸۔ سنہ

أَنَّ النَّبِيَّ إِلَى سَيْدِ بَنِي مُرْدَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
مُحَمَّدٍ كَانَ سَابِقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَمَدًا غَايَةً  
فَقَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ.

بَابُ ۱۳۱ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضْمَرَّةِ  
۱۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُو  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَابِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ  
الْحَفِيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثِنْتَهُ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ  
لِمُوسَى كَيْفَ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ سَنَةُ أَمِيلًا أَوْ  
سَبْعَةٌ وَسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ فَأَرْسَلَهَا  
مِنْ ثِنْتَةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَجْدُ بَنِي مُرْدَيْقٍ  
فُلْتُ فَكَرَبَيْنِ ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ  
عُمَرَ مِمَّنْ سَابِقَ فِيهِمَا.

بَابُ ۱۳۲ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرَدَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُسَامَةُ عَلَى الْقُصُوءِ وَقَالَ لِمُسُورٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّاتِ الْقُصُوءُ.

۱۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُو  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ  
كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَالُ لَهَا الْقَضْبُ  
۱۳۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا

عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی ایسے گھوڑوں کی شرط کرائی تھی امام بخاری نے کہا اس  
حدیث میں امدر سے مراد حد اور انتہا ہے اور سورۃ احناف میں جو فطال  
علیہم الامد سے وہاں بھی امدر سے یہی مراد ہے

باب جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے ان کو کہاں تک ڈرایا جائے۔  
ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ نے کہا ہم سے  
ابو اسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی  
شرط کرائی جن کا اضمار ہوا تھا ان کو حفیا سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد  
ثنیۃ وداع پر رکھی ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا  
ان میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا اور جن گھوڑوں کا  
اضمار نہیں ہوا تھا ان کو ثنیۃ وداع سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد بنی زین  
کی مسجد رکھی ابو اسحاق نے کہا میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ کتنا فاصلہ تھا  
انہوں نے کہا ایک میل یا کچھ ایسا ہی اور عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی گھوڑا  
دوڑایا تھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان  
عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصوۃ الارثی  
پر اپنی خواہی میں مجلایا اور مسور بن محرز (صحابی) سے روایت ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوۃ انہیں اڑ گئی تھ

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معاویہ بن  
عمرؓ نے کہا ہم سے ابو اسحاق داہلہم انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں  
اس سے سنا دہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام غضبہ تھا  
ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ذہیر بن معاویہ نے انہوں

سے بھی غضبہ اور ثنیۃ وداع ۱۱ سند ہے یہ حدیث کتاب الحج میں موصولہ گزر چکی ہے ۱۲ سند ہے اس  
تعلیق کو اردو دے دی کہ جس میں قصوۃ اور غضبہ دونوں ایک ہی اونٹنی کے نام تھے اور اسی کا نام جد بھی تھا اور شبہا بھی وہی اترنے کے وقت آپؐ  
کو یہی اونٹنی سنبھالنی اور کوئی اونٹنی نہ اٹھا سکتی اس کے سوا اور بھی آپؐ کی کئی اونٹنیاں تھیں ۱۲ سند ہے

مُرَّ هَازِجٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعُضْبَاءَ لَا  
 تُسَبِّقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوَّلَاتُكَادُ تُسَبِّقُ فُجَاءَ أَعْرَابِيٌّ  
 عَلَى نَعْوٍ قَسَبَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
 حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ  
 شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوْلُهُ مُوسَى  
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ابْعُذَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حَنِيدٍ هَدَىٰ بِلَاحُ أَيْلَةٍ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ.

١٣٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ قَالَ  
سَمِعْتُ عَمْرًا وَابْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَ  
سِلَاحَهُ وَارْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

١٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ عَنْ

حمید سے انہوں نے انس نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ کسی اونٹ سے بھیجے نہیں جتی تھی ریاحہ نے یوں کہا وہ پیچھے رہ جانے کے قریب ہوتی اخیر ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک پاٹھے (نوجوان) اونٹ پر بیٹھ کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمان پریرہ شاق گذرا آپ نے ان کی ناراضی پہچان لی اللہ یہ ضرور کہ تلہ ہے دنیا میں جب کوئی بلند ہو جاتا ہے تو اس کو (کبھی نہ کبھی) انچا دکھا تلہ ہوئی نے اس حدیث کو طویل کے ساتھ محمد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خمر کا بیان۔

اس کا ذکر انسؓ نے اپنی حدیث میں کیا ہے ابو حمید (عبدالرحمن بن سعید) ساعدی نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے آپ کو ایک سفید خمر تحفہ بھیجا تھا۔ ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن حارث سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا مگر ایک سفید خمر اور تھپیڑ اور کچھ زمین ان کو بھی آپ خیرات کر گئے تھے۔

ہم سے محمد بن مشن نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا

۱۵ ابو حمید کی حدیث میں جس خچر کا بیان ہے یہ ارد گرد تھا اور جنگ منین میں آپ میں خچر پر سوار تھے وہ خروہ بن نفاس نے آپ کو غصہ بھیجا تھا ۱۲ سنہ ۲۵ اس کو ایام بخاری نے قتلہ حنین میں وصل کیا ہے ۳۰ سنہ ۲۵ یہ حدیث اور کتاب ابو الزکوة میں موصولہ گذر چکی ہے۔ ایل ایک شہر تھا ساحل بحر پر مصلوہ مکہ کے بیچ میں ہوا کی محاذ کی حد تک ہوتی ہے اور شام کی حد شروع ہوتی ہے مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلہ پر یہ شہر واقع تھا وہاں کے بادشاہ کا نام یوحنا بن ربیع تھا ۱۲ سنہ ۲۵ اس کا نام مکمل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی خچر زندہ رہا تھا منین کی قیامی مذکر کا آدھا حصہ اور وادی القریٰ کا تہائی حصہ اور غیر کے حصے میں سے آپ کا حصہ ادبی تغیر میں سے جو آپ نے چلی بھی انہی چیزوں کو حضرت فاطمہ زہراؑ نے رضی اللہ عنہا نے ابوہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت میں مانگا حضرت ابوہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنا لی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے ۱۲ سنہ ۶



الْبُورَاءِ تَأْتِي لَهُ رَجُلٌ يَأْبَا عَمَارَةَ دَلَيْتُمْ يَوْمَ  
حُجَيْنٍ قَالَ لَا دَالَهُ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرْعَانَ النَّاسِ فَلْيَقْبَهُمْ  
هَؤُلَاءِ زُنَّ بِالنَّبِيلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ  
أَخَذَ بِجَنَاحِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَتَا ابْنُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

### بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ -

۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ  
بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ  
قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُ كُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ هَذَا -

۱۴۰- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ هَذَا وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ نِسَاءَهُ  
عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نَعَمْ الْجِهَادُ الْحَجُّ  
بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ -  
۱۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے براہِ مکتبہ ایک شخص (نام معلوم) نے ان کے ابو عمارہ ریدہؓ کی کنیت سے  
تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی راہ نہیں بھاگے اور لوگ بھاگ نکلے انہوں نے  
یہ کہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری (لوٹ پر لگ گئے) ہوا زن کے کافروں نے  
ان کو تیروں پر دھر لیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خمر پر  
پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث (آپ کے چچا زاد بھائی) اس کی لگام  
تھامے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر گارہے تھے  
ہوں میں بغیر بلا شک خطرہ اور عبدالمطلب کا ہوں پس

### باب عورتوں کا جہاد کیا ہے ؟

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے  
معاویہ بن اسحاق سے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
صدیقہ ام المؤمنینؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جہاد میں جانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد کرنا  
(اسی میں تم کو جہاد کا ثواب ملے گا) اور عبد اللہ بن ولید نے کہا ہم سے  
سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے معاویہ سے پھر یہی حدیث نقل  
کی

ہم سے قبیسہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے معاویہ  
سے یہی حدیث اور سفیان نے شعبہ بن حبیب بن ابی عمرہ سے یہی روایت کی  
انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیویوں نے آپ کے  
جہاد کو پوچھا آپ نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے  
باب دریا میں سوار ہو کر عورت کا جہاد کرنا -  
ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن عمر نے

۱۳۹- حدیث میں ابی کا نام زیادہ مشہور تھا اس نے دادا کا بیٹا اپنے تئیں فرمایا جیسے صفام نے پوچھا کہ تم میرے عبدالمطلب کا بیٹا  
کہا ہے ۱۴۰- یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصولاً مذکور ہے ۱۴۱- یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ قبیسہ نے اس کو بھی روایت کیا ہے وہ موصول ۱۴۱- حدیث

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو نَحْيٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ  
دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ  
وَلَحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ فَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَكُونُ الْبَحْرُ  
الْأَخْضَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى  
الْأَسْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعِلَنِي  
مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ  
فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ أَوْصَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلُ  
ذَلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعِلَنِي مِنْهُمْ قَالَ  
أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتَ مِنَ الْآخِرِينَ قَالَ  
أَنْسُ فَنَزَّوَجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتْ الْبَحْرَ  
مَعَ بِنْتِ قُرْظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ ذَاتِهَا  
فَوَقَّصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ -

بَابُ أَحْمَلِ الرَّجُلِ إِصْرَانَهُ فِي الْغَزْوِ  
دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ -

۱۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ  
الرُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ  
بْنَ الْمُسَيَّبِ عُلُقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلُّ حَدِيثِي خَافَةٌ  
مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتَهُنَّ  
يَخْرُجُ سَمَّهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں  
نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دام حرام، طحان  
کی بیٹی پاس تشریف لے گئے (جو انس کی مالہ تھیں) وہاں تک یہ لگا کر سو  
گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ کیوں آپ ہنستے  
کیوں ہیں فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ ہمز سمندر میں جہاد کے لئے سوار  
ہو رہے ہیں ان کی مثال (دنیا یا آخرت میں ایسی ہے جیسے بادشاہت  
پڑھیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں  
میں کرے آپ نے دعا کی یا اللہ اس کو بھی ان لوگوں میں کر پھر سو گئے پھر  
ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پھر ویسا ہی پوچھا آپ ہنستے کیوں ہیں  
آپ نے پھر وہی فرمایا ام حرام نے کہا دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں  
میں کرے آپ نے فرمایا تو اگلے لوگوں میں ہے ان بچلوں میں نہیں انس کہتے  
ہیں پھر ام حرام نے عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ نکاح کیا اور بنت قریظہ  
(ناختہ معاویہؓ کی جورو) کے ساتھ سمندر میں لڑو میں (جب تبہ ہجری میں انہوں نے جزیرہ  
قرعہ جہاد کیا، جب لوٹ کر آ رہے تھے تو اپنے جاور پر چڑھنے لگیں اور نے اسی کو توڑ ڈالا اور گرائیں

باب آدمی جہاد میں اپنی ایک بی بی کو لے جائے ایک کو  
نہ لے جائے (یہ درست ہے)

ہم سے مجاہد بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن عمرؓ نے  
کہا ہم سے یونس بن یزید اعلیٰ نے کہا: میں نے ابن شہابؓ سے سنا وہ  
کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیرؓ اور سعید بن سیدؓ اور علقمہ بن وقاصؓ اور عبید اللہ بن  
عبداللہ سے سنا ان چاروں نے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث مجھ سے سمجھ لی تھی  
بیان کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیلئے نکلنے لگتے تو اپنی  
بیویوں قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے کر نکلتے ایک  
جہاد میں (غزوہ بنی مصطلق میں) ایسا ہوا آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا  
میرا نام نکلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی

یہ کدو ساری روایت کے خلاف پڑتا ہے جس میں یہ ہے کہ وہ اسی وقت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں شائد انہوں نے طلاق دے دیا ہوگا۔ اتمام  
مسلم نے دوبارہ ان سے نکاح کیا ہوگا ۱۲۸۷

فَأَقْرَعْنَا فِي عَزْوَةٍ عَزَاَهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَرْمَتٌ مَخْرُجَةٌ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ -

بَابُ عَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِ الْوَحْدَانِ مَعَ الرِّجَالِ  
۱۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصُومٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَهْزَمَ  
النَّاسُ عِزَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ  
عَائِشَةَ بَدَتْ أَيْ بَكَرَتْ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَآلِهَمَا لَمْ يَمُتَا بَارِئَاتٍ  
خَدَمَ سُوْقُهُمَا تَنْقُزَانِ الْقَرَبِ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ  
الْقَرَبِ عَلَى مُؤَنَزِمَاتِهِمْ تُفَرِّغَانِهِ فِي أَخَوَاهِ الْقَرَمِ ثُمَّ  
تَرْجِعَانِ فَمَلَأَتَاهَا شَحْمَتَيْنِ تَنْفِرَانِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ  
بَابُ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقَرَبِ إِلَى النَّاسِ  
فِي الْعَزْوِ -

۱۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ  
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ  
الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مُرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يَرِيدُونَ أَمْ كَلَّوْهُمُ  
عَلَيَّ فَقَالَ عُمَرُ أَمْ سَلِطٌ أَحَقُّ وَأَمْ سَلِطٌ مِّنْ نِّسَاءِ  
الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُنَا الْقَرَبِ يَوْمَ أُحُدٍ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ تَزْفِرُ نَحْنُ ط -

اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے جب پردے کا حکم اتر چکا  
تھا۔

باب عورتوں کا جنگ کرنا اور مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا  
ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا کیا ہم سے عبد  
نے انہوں نے انس بن مالک انہوں نے کہا جب حد کی لڑائی ہوئی تو مسلمان  
شکست پا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے مگر میں نے حضرت عائشہؓ اور  
ام سلمہؓ کو دیکھا وہ دونوں پنڈیاں کھولے ہوئے (کپڑا اوپر اٹھائے ہوئے)  
جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو  
پلا کر پھروٹ کر جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں پھر پلا تیں میں ان  
کے پاؤں کی پانزہیں دیکھ رہا تھا۔

باب جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھا کر مردوں کے  
پاس لے جانا۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک  
سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ  
چادر پہن رہی جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے زام نامعلوم کہا  
ایر اللہ میں یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیکھے یعنی علیا حضرت ام کلثوم  
کو جو حضرت علیؓ کی صاحبزادی اور حضرت عمرؓ کی بی بی تھیں حضرت عمرؓ نے کہا ام سلیط  
اس کی زیادہ حقدار ہے وہ انصاری عورت تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمرؓ کہنے لگے ہام سلیط جنگ حد کے دن  
مشکیں لادلا کر ہمارے لئے لاتی امام بخاری نے کہا حدیث میں  
تذکرہ کا صفحہ یہ ہے سنی تھی۔

۱۔ مضمون ہوا کہ پردے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کمرت باہر نہ نکلے جیسے بعض جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے ۱۱۷۷ھ اس وقت جان پرہی ہوئی تھی شاید اس کی نفرت قصداً کی پٹھانی پر پڑ گئی  
ہوگئی دوسرے اس وقت حجاب کا حکم نازل ہو گا کہ یہ صحیح نہیں توفیق کا معنی یہ ہے کہ اٹھا کر لاتی تھی جیسے ہم نے اوپر تحریر کیا ہے قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ معنی اوصاف  
کاتب حدیث کی تقلید سے نقل کر دیا حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف یہاں سے معلوم کرنا چاہئے حضرت عمرؓ چادر حضرت ام کلثومؓ کو دے دیتے مگر اس خیال سے نہ دی کہ وہ ان  
کی بی بی تھیں اور غیر عورت کو جس کا حق زیادہ تھا مقدم رکھا۔ ۱۱۷۷ھ سبحان اللہ رحمہ اللہ ۱۲ ص ۶

بَابُ مَدَاوِةِ النِّسَاءِ الْجُرْحَى فِي الْغَزْوِ  
۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ  
الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ  
مُعَوَّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَسْقِي وَنُدْأُوهُ الْجُرْحَى وَنُرَدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ  
بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجُرْحَى وَالْقَتْلَى

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ  
عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذٍ قَالَتْ  
كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي  
الْقَوْمَ وَنَحْدُمُهُمْ وَنُرَدُّ الْجُرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ  
بَابُ تَرْبِيعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَنَهَضْتُ  
إِلَيْهِ قَالَ أَرِزْ هَذَا السَّهْمَ فَارْزَعُهُ فَزَرَا  
مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
لِعَبْدِكَ أَبِي عَامِرٍ

بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ  
 بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَامِرٍ رِبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

باب عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دار دکر سکتی ہیں  
ہم سے علی بن عبد اللہ نے انہوں نے بشر بن مفضل نے بیان کیا کہ ہم سے  
خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتے زخمیوں کو مرہم  
پٹی کرتے اور جو لوگ مارے جاتے ان کی لاشیں مدینہ کو لاتے۔

باب عورتیں مردوں اور زخمیوں کو لے کر جاسکتی ہیں۔  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد  
بن ذکوان سے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے ہمارا کام یہ ہوتا لوگوں کو پانی  
پلانا ان کی خدمت کرنا اور مردوں کو اور زخمیوں کو مدینہ تک لے آنا

باب تیر کا بدن سے نکالنا۔  
ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے  
برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے  
انہوں نے کہا درغزہ (طاس میں میرے چچا) ابو عامر کو گھٹنے میں  
ایک تیر لگا ان کے پاس گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال لے میں نے اس کو کھینچ  
کر نکالا تو خون بہنے لگا ریپ بند ہی نہیں ہوئی) آخر میں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ کو خبر کی آپ نے یہ سمجھ کر کہ ابو عامر نہیں بچنے  
کا یوں دعا کی یا اللہ عبید ابو عامر کو بخش دے لے

باب اللہ کی راہ میں جہاد میں چوکی پہرہ دینا  
ہم سے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا کہ ہم کو علی بن مسرر نے خبر دی  
کہ ہم کو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ  
سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی جاتے ہے  
جب مدینہ میں پہنچے تو فرمایا کاش میرے نیک یاروں میں کوئی میرا پہرہ دے

لے دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہتے بندوں سے بلند و جبر کر آپ کا قاعدہ تھا جس کیلئے آنحضرت  
کی دعا فرماتے وہ ٹھیک ہوتا ۱۲۸۷

قَالَ كَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذَا  
 سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحِهِ فَقَالَ مِنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ  
 أَبِي وَقَّاصٍ حَتَّى لَأَحْرُسَكَ دَنَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ  
 أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ اللَّهِ يَنَارَ الدِّهْنِ  
 وَالْقَطِيفَةَ وَالْخَمِيصَةَ إِنْ أُعْطِيَ نَضَى دَارٍ لَمْ  
 يُعْطَ لَمْ يَرْضَ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَئِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ  
 وَزَادْنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ  
 بَنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ اللَّهِ يَنَارَ  
 وَعَبْدُ اللَّهِ دِهْنَهُ وَعَبْدُ اللَّهِ خَمِيصَتَهُ إِنْ أُعْطِيَ رَفَعِي إِنْ  
 لَمْ يُعْطَ سَخَطَ تَعَسَّ وَانْتَكَسَ دَارُ إِثْمِكَ فَلَا تُنْقَضُ  
 طُلُوبِي لِعَبْدٍ أَخَذَ بَعَثَانِ فَرَسِهِ فِي سَيْدِلٍ لَللَّهِ شَعْتُ  
 رَأْسُهُ مُعْتَبَرَةٌ قَدْ مَا إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ  
 فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ  
 إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ  
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَئِيلُ وَمُحَمَّدُ  
 بْنُ جُعَادَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ تَوَقَّاهُ قَالَ تَعَسَّ كَأَنَّهُ  
 يَقُولُ فَا تَعَسَّ اللَّهُ طُوبَى لِي فَعَلَى مَنْ كَلَّ  
 شَعْرَ طَيْبٍ هِيَ يَأْخُذُ حَوْلَتِي إِلَى الْوَادِيهِ  
 مِنْ يَطِيبٍ -

رات کو میری حفاظت کرے جاگتا ہے اتنے میں ہم نے ہتھیار کی  
 آواز سنی آپ نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص  
 میں اس لئے آیا کہ آپ کے پاس پہرہ دوں آپ سے رات کے لئے دعا کی ہے  
 ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو ابو بکر نے خبر دی انہوں نے  
 ابو حصین کے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ چادر کا بندہ  
 کسل کا یہ سب تباہ اور برباد ہوئے جن کا حال یہ ہے اگر ان کو ملے  
 تو خوش نہیں تو ناراض اس حدیث کو اسرائیل نے ابو حصین سے مرفوع  
 نہیں کیا اور عمر دین مرزوق نے ہم سے بڑھا کر میان کی انہوں نے  
 کہا ہم کو عبد الرحمن بن عبد اللہ دینار نے خبر دی انہوں نے اپنے  
 باپ کے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور پیہر  
 کا بندہ اور کسل کا بندہ تباہ ہو اگر اس کو دیا جائے تب تو خوش  
 جو نہ دیا جائے غصے ایسا شخص تباہ ہرنگوں ہو اس کو کاٹنا لگے  
 تو خدا کے پھر نکلے مبارک وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے  
 کی ناگ تھامے بال بھرے پاؤں خاک آلود جا رہا ہو اگر اس کے  
 پہرہ دے تو پہرہ دے اگر کہو پھیلے لشکر میں رہو تو وہاں ہے جو حکم  
 ہو اس کی تعمیل کرے اس میں حیرت کا یہ حال ہو اگر وہ اندر آنے کی  
 اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی  
 سفارش نہ سنی جائے اس کی غربت کی تعبیر امام بخاری نے کہا اسرائیل  
 اور محمد بن مجاہد نے ابو حصین سے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا اور قرآن میں آیا ہر نفسا  
 میں متعسسی یعنی خدا کو لگے ہمارے طوبی بڑن فعلی طیب کے حکم یعنی سحر کی  
 میرزا صل میں طیب تھا ماکو داؤ سے بول دیا طیب بھی ای ہے

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ کر آپ کا قاعدہ یہ تھا جس کے لئے مغفرت کی  
 دعا فرماتے وہ شہید ہوتا ۱۲۳۔ دوسری روایت میں ہے یہاں تک کہ آپ کے ٹرانے کی آواز سنی ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکالا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم چوکی پہرہ رکھتے تھے جب یہ آیت اتری واللہ یعصمک من الناس تو آپ نے چوکی پہرہ اٹھا دیا حکم اور ابن ماجہ سے مرفوعاً نکالا جہاد میں ایک  
 رات چوکی پہرہ دینا ہزاروں کی عبادت اور ہزاروں کے روزے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے ۱۲۴۔

## بَابُ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ-

۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَحْدُثُ مِنِّي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي أَنَسٌ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَحَدٌ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمَتْهُ-

۱۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَا الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَلَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخَذُوهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ نَحْنُ وَنَحْبُهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْنُكُمْ إِنْ رَأَيْتُمْ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا-

۱۵۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الزَّيْنِع عَنْ إسماعيل بن زكريا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَيْزَةَ الْعَجَلِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكَسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْلَمُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا إِلَيْهِ كَأَنَّمَا نَحْنُ وَأَمَّا كَجُوعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ جِهَادٍ فِي خِدْمَتِ كَرْنِي كِي فَضِيلَت

ہم سے محمد بن عزمہ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں جریر بن عبد اللہ بنی (محبابی) کے ساتھ رہا (سفر میں) وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن میری خدمت کرتے تھے (جریر کہتے تھے میں نے انصار کو ایک بات کرتے دیکھا میں تو جہاں کسی انصار کو پاتا ہوں اس کی تعظیم کرتا ہوں ملہ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عمرو ابن ابی عمرو سے جو مطلب بن مطلب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے آپ فرماتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا جنگ خیبر میں آپ کی خدمت کرتا رہا جب آپ وہاں سے لوٹے (مدینہ کے قریب پہنچے) اور احمد پہاڑ دکھلائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں

پھر ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اللہ میں اس کے دونوں پہرے کناروں میں جو ہے اس کو اس طرح حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابو بکر نے مکہ کو حرام کیا تھا یا اللہ ہماری صاع اور مدین برکت دے

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الزبیر نے بیان کیا انہوں نے اسمعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے مورق بن عیسیٰ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ہم (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں کوئی روزہ دار تھا کوئی بے روزہ (بڑا سایہ جو کوئی کرتا وہ بھی کر لیا) کبیل تان لیتا خیبر جو لوگ روزہ دار تھے انہوں نے تو کام کاج نہیں کیا جبے روزہ تھے انہوں نے ہی دنوں کو اٹھایا (پانی پلایا) کام کاج کیا خدمت کی

ملہ وہ بات یہ تھی کہ انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے معلوم ہوا جو کوئی اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے اس کی خدمت کرنا میں سعادت ہے یہ ظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب ۱۱۱ میں ہے یعنی نے کہا سلمی کی روایت میں اس زیادہ ہے کہ محبت سفر میں ہوئی اور سفر عام ہے شامل ہے جہاد کے بھی سفر کو باب سے مطابقت ہوگی ملہ ترجمہ باب ۱۱۱ میں ہے

ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ-

بَاب ۱۱۶ فَضِيلٌ مِّنْ حَمَلٍ مَّتَاعٍ صَاحِبِهِ  
فِي السَّفَرِ-

۱۵۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سَلَاةٍ عَلَى صَدَقَةٍ كُلَّ  
يَوْمٍ يُقِيمُ الرَّجُلُ فِي ذَاتِهِ يُجَاهِلُهُ عَلَيْهِمَا أَوْ يُزَعِّمُ  
عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ  
خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ كَذَلِكَ الطَّيِّبُ صَدَقَةٌ  
بَاب ۱۱۷ فَضِيلٌ رِبَاطٍ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اصْبِرُوا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ-

۱۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَسَاعِدِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطٌ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
خَيْرٌ مِنِّ أَنْ تَنِيَا وَمَا فِيهِمَا وَمَوْضِعٌ سَوَاطِئِ أَحَدِكُمَا  
الْجَنَّةَ خَيْرٌ مِنِّ أَنْ تَنِيَا وَمَا فِيهِمَا وَالرَّوْحَةُ يَرْوَحُهَا  
الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ لَعُدَّ وَكَهْ خَيْرٌ مِنِّ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

بَاب ۱۱۸ مَنْ عَزَا بِصَبْرٍ لِلْخِدْمَةِ

۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرِو

طَيْرِ بْنِ مَيْمُونٍ لَكَؤُنْ أَتَيْنَا آجُودَ بَطْنًا ثَوَابُ بَعْدَ رُزْهَ لُوطِ لَعْنَةُ  
بَاب ۱۱۹ جَوْشَخْصُ سَفَرٍ فِي أَيْنِ سَاكِنِي كَا سَامَانِ أَهْلُ  
اس کی فضیلت۔

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے انہوں  
سے انہوں نے ہم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے  
شہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا آدمی کے ہر سر پرور یا ہر سر جوڑ پر ایک ایک  
صدقہ لازم ہے جو کوئی دوسرے کی مدد کر کے اس کو جانور پر چڑھا دے  
یا اس کا سامان اس پر لادے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اچھی بات کہنا نماز  
کے لئے ایک ایک قدم جو اٹھائے یہ بھی صدقہ ہے کسی کو رستہ بتانا بھی صدقہ  
بَاب ۱۲۰ الشد کی راہ میں ایک دن مورچہ پر رہنا کتنا بڑا ثواب ہے۔  
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا مسلمانوں صبر کرو اور دشمنوں  
سے صبر میں زیادہ رہو اور مورچے پر جیسے رہو اخیر آیت تک

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابو النضر ہاشم بن  
قاسم سے سنا کہ ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا  
انہوں نے ابو حازم (سلم بن زینار) سے انہوں نے سہیل بن سعد ساعدی  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن بچے  
پر رہنا ساری دنیا اور دما فیہا سے بہتر ہے اور تم میں کسی کے کوڑے  
رکھنے کے موافق جگہ بہشت میں ساری دنیا دما فیہا سے بہتر ہے اور شام کو  
جو آدمی اللہ کی راہ میں چلے یا صبح کو چلے تو وہ ساری دنیا دما فیہا سے بہتر

بَاب ۱۲۱ اگر بچے کو خدمت کیلئے جہاد میں ساتھ لے جائے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب ابن عبدالرحمن نے

سے یعنی روزہ داروں کی زیادہ ان کو ثواب ملا معلوم ہو کہ جہاد میں بچہ دین کی خدمت کرنا روزہ سے زیادہ اجر رکھتا ہے اس کی یہ مطلب نہیں ہے کہ روزہ داروں کو باطل  
ثواب نہیں ملا ان کو روزہ کا ثواب ضرور ملا ۱۲۱ سترہ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ دوسری سواری پر چڑھا دینا یا سامان لا دینا اتنا ثواب ہے تو اپنی سواری کی  
سین کو لے جانا اس کا سامان رکھ لینا کتنا ثواب ہوگا ۱۲۱ سترہ کیونکہ دنیا فانی ہے اور یہ ثبات ہے اور بہشت باقی اور دائمی ہے کوڑے کو اس لئے بیان کیا کہ  
کوڑا آلہ جہاد ہے اور بہت ادنیٰ اگرچہ اس کے بدل بہشت میں جگہ ملے گی وہ ساری دنیا سے افضل ہو اور آلات کا ثواب کتنا ملے گا قیاس کرنا چاہیے کہ

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَطْلَعُ الْفَيْسُ غُلَامًا مِنْ غُلَامِيكُمْ يُجِدُ مِثْلِي حَتَّى  
أُخْرِجَ إِلَى خَيْبَرٍ فَنُزَّجَ فِي أَبُو طَلْحَةَ مُرَدَّنِي وَأَنَا غُلَا  
رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَوَا وَالْحَزَنِ وَالْجَبَنِ  
وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَمِ الدِّينِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ  
ثُمَّ قَدْ مَنَّا خَيْبَرَ فَمَا نَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهِ الْخَصَنَ ذَكَرَ  
لَهُ جَمَالٌ صَفِيَّةٌ بِنْتُ حُجَيٍّ بْنِ أَخْطَبٍ وَقَدْ قَبِلَ  
زَوْجَهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَنُزَّجَ بِهَا حَتَّى يَلْقَانَا  
سَدَا الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَيْنَا بِمَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا  
فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةً رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى  
الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَازَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَهْوَى لَهَا دَرَاءَةً بَعْبَاءَةً ثُمَّ تَجَلَّسَ عِنْدَ  
بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَنَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا  
عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَيَسْرُنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا  
عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرْنَا إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ هَذَا أَجْبَلُ بَيْنَنَا  
وَحُبِّي ثُمَّ نَظَرْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهُمَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ

انہوں نے عمر بن عمر سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کیلئے  
تجویر کرو تا کہ میں خیر کا سفر کروں ابو طلحہ مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر نکلے  
اس وقت میں گبر و جوانی کے قریب تھا آپ جب سفر میں اترے تو میں نے  
خدمت کرتا میں نے آپ کو یہ دعا کرتے بہت سنا یا اللہ میں تیری پناہ  
چاہتا ہوں فکر اور غم تمام جزی اور سستی اور غمی اور نامردی اور قنصلاری کے  
بوجھ اور ظالموں کے غلے سے پھر ہم خیر پہنچے جب اللہ تعالیٰ نے خیر کا قلعہ زونوں  
فتح کر دیا تو لوگوں نے صفیہ بنت حی بن اخطب کی بیٹی کی خوبصورتی آپ کے بیان  
کی ان کا خون جنگ میں مارا گیا تھا وہ دہن نہیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان کو خاص اپنے لئے چن لیا انکو لیکر روانہ ہوئے جب ہم انصاریہ ایک  
مقام پر پہنچے تو وہاں وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی پھر  
ایک چھوٹے دسترخوان پر چائیں بنا کر رکھا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تم سے اس  
پاکہیں ان کو دعوت دیئے میں یہی کھانا آپ کا ولیمہ تھا جو صفیہ کے نکاح میں  
آپ نے کیا (روٹی گوشت نہ تھا) بعد اس کہ ہم مدینہ کو روانہ ہوئے میں نے  
رستے میں دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر  
ایک گول گردہ کسل کا پردہ کسے لئے بنادیتے پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ  
جھلتے اور زانو جھکادیتے صفیہ آپ کے زانو پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ  
جاتیں خیر ہم (برابر منزل منزل) چلتے رہے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو  
آپ کو احد پہاڑ دکھائی دیا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے  
محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر مدینہ کو دیکھ کر آپ  
نے یوں دعا کی یا اللہ ان دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے میں اس  
کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ حرام کیا تھا یا اللہ

بلکہ خیر کی جنگ تو شہر میں ہوئی انس اس سے پیشتر آپ کی خدمت کر رہے تھے کیونکہ وہ خود کہتے ہیں میں نے نو دس برس آپ کی خدمت کی اگر خیر کی جنگ  
میں ان کی خدمت شروع ہو تو صرف چار برس اسی خدمت کی مدت ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں ساتھ لجانے کے لئے کوئی خادم چھوڑا جو بیکر و تور و انس کو پہلے سے  
خدمت کر رہے تھے مگر مدینہ میں نہ سفر میں ۱۲ منسلک حدیث میں ہم اور حزن ہے ہم اس کام کے لئے ہوتا ہے جو ابیہ واقعہ نہیں ہوا لیکن ہونے والا ہے اور حزن اس  
کام پر جو چکا ۱۲ منسلک میں وہ کھانا جو کھور گئی پھر ملا کر بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ



بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَارَ عِيَالَهُمْ.

### بَابُ ۱۱۹ رُكُوبُ الْبَحْرِ.

۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حُرَيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ مَا فِي بَيْتِهِمَا فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يُضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجَبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يُرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَمَا لُمُلُوكَ عَلَى الْأَسَدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يُضْحَكُ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَأَرْوِجَ بِهَا عِبَادَةَ بَنِي الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرَيْبَتْ دَابَّةً لَتُرْكَبُهَا فَوُتِعَتْ فَأَنْدَقَتْ عَنْقُهَا.

بَابُ ۱۲۰ مِنْ اسْتِعَانِ بِالضُّعَفَاءِ وَ الصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خُبرني أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قِصْرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعْفَاءُ هُمْ فَزَعَمْتُ ضَعْفَاءُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

۱۵۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

مدینہ والوں کے صاع اور مدین برکت دے۔

### باب الجہاد کے لئے سمندر میں سوار ہونا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے یحییٰ بن عبد الصمد سے انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے (آپ سو گئے) جاگے تو ہنستے ہوئے اہم نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا وہ جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں اس طرح شان و شوکت سے (سمندر پر سوار ہوئے) ہیں ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو ان میں ہوگی پھر آپ سو گئے پھر جاگے تو ہنستے ہوئے عرض آپ نے دو تین بار ایسا ہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی پھر ایسا ہوا کہ عبادہ بن صامتؓ نے ان سے نکاح کیا وہ ان کو (روم کے) جہاد میں لے گئے جب جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اس وقت جانور ان کے سامنے سواری کو لایا گیا مگر وہ گر پڑیں ان کی گردن پس گئی (درگئی)

باب لڑائی میں کمزور نہا تو ان دبیسے عورتیں بچے بوڑھے اندھے معذور غریب بکین اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا (ان سے دعا کرنا)

اور ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا قیصر روم کے بادشاہ نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اچھے امیر لوگوں نے اس پیغمبر کی پیروی کی یا غریب کمزور لوگوں نے تو نے کہا غریب کمزور لوگوں نے تو پیغمبروں کے تابع دار (شرع شرع میں ایسی ہی لوگ ہوتے ہیں۔)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن طلحہ نے انھوں نے

مُحَمَّدٌ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ رَأَى سَعْدُ بْنُ أَنَسٍ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونَ  
وَسَيَرْتُمْ قَوْمَ الْإِسْطَعْفَاءِ عِزُّكُمْ

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمِيعٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ  
يَغْزُو فِيهِ قَوْمُ النَّاسِ فَيُقَالُ فِينَكُمْ مَنْ يَحِبُّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ  
عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِينَكُمْ مَنْ يَحِبُّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ  
يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِينَكُمْ مَنْ يَحِبُّ صَاحِبَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ  
بَابُ لَا يُقَالُ فَلَانٌ شَاهِدٌ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ مَنْ يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ مَنْ  
يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَى هُوَ

طلحہ سے انہوں نے مصعب بن سعد انہوں نے کہا ایک بار سعد بن ابی وقاص نے  
یہ خیال کیا کہ وہ دوسرے صحابہؓ سے بڑھ کر میں (شجاعت اور دولت میں)  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خیال تمہارا صحیح نہیں) تم کو جو در  
ہوتی ہے یا روزی ملتی ہے وہ غریب کمزور لوگوں کی وجہ سے ملے

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے  
عمر بن دینار سے سنا انہوں نے جابر سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمایا ایک ماہ ایسا آئیکا کرو جو در فوج لوگ  
جہاد کریں گے آگے پوچھا جاوے گا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پیغمبر صاحب  
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے انکی بھی فتح ہوگی  
پھر ایک ماہ ایسا آئیکا لوگ کہیں گے کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو جواب دیا جائیگا ہاں پس اس کے ذریعہ دعا مانگی جائیگی  
ہو جائیگی چرکہ کہ ماہ ایسا آئیکا کہ تم سے پوچھا جائیگا کیا تمہاری جماعتیں کئی ایسا شخص جس نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کیا ہو جواب دیا جائیگا ہاں میں ان کی امت اس پر دعا مانگی جائیگی  
باقطعی طور پر کسی کو شبہ نہیں کہہ سکتے (کیونکہ تائید اور خاتمہ کا حال معلوم  
نہیں اور ابورہوہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اللہ خوب جانتا  
ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ  
میں زخمی ہوتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے  
انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعی سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور شرکوں کا ایک جنگ میں مقابلہ ہوا (جنگ خیبر یا جنگ احد)

اسے ان لوگوں کی اللہ کا رحم ہوتا ہے کہ ان کے فیل میں سے نکلتے ہو تو ان کا درجہ ہم سے زیادہ بڑھا جس کو یہاں پہنچا دی ہوا ہے کہ جب جنگ لگے جانے تو دروں میں  
کے لشکر رکھے دعا مانگا اور دعا پائی جنگ کا کارہ اللہ سے اس حدیث میں بڑی تفصیل ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی درجہ کی حدیث میں ہے کہ سب زبانوں میں  
یہ نہیں نہانے بہتر ہیں اللہ انھیں کو ہدایت کرے ان کے اعتقاد پر تو ہم صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھرنے کے معاذ اللہ  
نکریں ہو تو یہ صحابہؓ بدترین مخلوق تھے غیر انھیں اُن ادا کا زمانہ شرافوں ہوتا ہے نہ خیر القریں نہ راضی اللہ اور اس کے رسول سے نہیں شرماتے نہ جھپٹتے  
اس کے پیغمبر کو نہیں کرتے ہیں کیا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی سالہا سال کی صحبت میں انھیں انفرادی اجتماع ایک ادنیٰ درویش صالح کی صحبت میں اثر ہوتا ہے  
کسی درویش کا یہ حال نہیں گذرا کہ اس کے مرتبے ہی اس کے سامنے میرے حرف ہو گئے ہوں کہ ہوت حکمتہ تخرج من اخر اھم ۱۱۔ سن ۱۱۰ جنگ حدیث سے ثابت نہ ہو  
جیسے قطعے طور پر کسی کلمہ کی بات کہہ سکتے مگر ان لوگوں کو جھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جی میں امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کا نام احمد نے نکالا ہے  
جنگوں میں کہتے ہوں شہید ہوا ایسا نہ ہو کہ اس کو جو خدا کی راہ میں جانا ہے وہی ہے وہی ہے کہ انکو صحابہ کا کلمہ سے وہ شہید نہیں ہیں ۱۱۔ سن ۱۱۰

وَالْمُشْرِكُونَ قَاتِلُوا فَمَا مَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْحَضَابِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا بِضَرْبِهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَنَا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فَلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخُذْهُ مَعَهُ كُلَّمَا دَفَعَتْ وَتَفَتْ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعُ أَسْرَعُ مَعَهُ فَقَالَ فَجَرِحَ الرَّجُلُ جَرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِأَلَا رِضٍ وَدُبَابِيَّةَ بَيْنَ شِدْبِيَّةٍ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَبِإِذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الْإِنِّي ذَكَرْتُ أَنْفَاءً أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا الْكُفْرِيَّةُ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جَرِحْتُ جَرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَدُبَابِيَّةَ بَيْنَ شِدْبِيَّةٍ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُوتُ بِالنَّاسِ هُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَمُوتُ بِالنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اور لڑائی ہوئی جب آپ اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف تو آپ کے صحابہ میں ایک شخص تھا وہ کیا کرتا مشرکوں جس ایسے دو کیلے کو پاتا اس کا پچھا کرتا اور تلوار کا وار لگاتا ایک شخص سہل نے کہا آج تو ہمارے کام کوئی اتنا نہیں آیا جتنا یہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ دوزخی ہے جان لو یہ سُن کر صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا اگر تم بن ابی الجون نے ہیں اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہوں (دیکھوں تو وہ دوزخ کا کونسا کام کرتا ہے) غیروہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ کہیں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ ہی دوڑ جاتا آخر ایسا ہوا اور پڑے پڑے وہ بہت زخمی ہو گیا جلدی مرنے کے لئے اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پر دونوں چھاتیوں کے بیچ میں پھر تلوار پر زور ڈالا اور اپنے تئیں ہلاک کیا جو شخص داکٹم بن ابی الجون اس کے ساتھ گیا تھا وہ اس کے پاس چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا کہ تو کیا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کے لئے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا تو میں نے ان کہا تھا میں تم کو اس کا حال معلوم کرانے کے لئے اس کے ساتھ رہتا ہوں غیروہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ بہت سخت زخمی ہوا تو اس کے جلدی مرنے کے لئے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک سینے سے لگائی پھر اس پر زور دیا اور اپنے تئیں مار ڈالا سُن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک آدمی (ساری عمر) بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ خراب ہو جاتا ہے) اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں (ساری عمر) دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) ملے

ملہ اس حدیث سے نام بخاری نے بابا مطلب نکالا کہ جب کسی شخص کے خاتمے کا حال معلوم نہیں اس کی نیت کردہ خالص خدا کے لئے ہوتا ہے یا مال دولت ناموس کے لئے تو کسی کو قطعی شہید نہیں کہہ سکتے مگر علماء و مصلحت اور غفلت نے اس سلمان کو جو اشد کی راہ میں مارا جانے یا ظلم سے مارا جانے شہید کہا ہے اور انہوں نے اس پر اتفاق کیا کہ کو شہید کو غسل دینے کے قسطا نے کہا حدیث کا مطلب ہے کہ قطعی طور پر شہید یعنی بہشتی نہ کہن چاہیے کہ اگر احکام غرضیت جاری کرنے کیلئے اس کو شہید کہیں گے تو

**باب ۱۲۲** اَلتَّحْرِیْضُ عَلٰی الدِّیْنِ وَقَوْلِ اللّٰهِ  
تَعَالٰی رَاٰهُمْ وَاٰلَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ  
الْحَبْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ -

۱۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ  
بْنِ اسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ  
بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ تَرَانِيْ عَلَى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ  
مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُّوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ارْمُوا بَنِيَّ اسْمَاعِيلَ فَإِنْ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًّا ارْمُوا دَانَاكُمْ  
بَنِي فُلَايْنِ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بَايْدَ نَيْبِهِمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ  
قَالُوا كَيْفَ نَرْمِيْ أَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ارْمُوا فَاَنَا مَعَكُمْ كُلَّكُمْ -

۱۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
الْفَسِيلِ عَنْ حَمَّزَةَ بْنِ ابْنِ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ جِئْنَا لِقَائِ  
وَصَفُّوْنَا إِذَا آخَبْتُمْكُمْ فَعَلَيْكُمْ  
يَا نَبِيَّ -

**باب ۱۲۳** اَللَّهُو بِالْجِهَادِ وَنَحْوِهَا -

۱۶۲ - حَدَّثَنَا ابْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

**باب تیر اندازی کی فضیلت اور اللہ کا (سورہ انفال میں) یہ**  
فرمانا اور کافروں کے مقابلے کیلئے تم سے جہاں تک ہو سکے زور  
تیار کرو اور گھوڑے باندھ کر اللہ کے دشمن کو ڈراؤ لے

ہم سے عبد اللہ بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انھوں نے  
یزید بن ابی عبیدہ انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلحہ قبیلے کے کئی لوگوں سے گڈے جو درگڑ  
ہو کر تیرا ہے تھے تیر کی مشق کر رہے تھے آپ فرمایا اسماعیل کے بچہ  
(عرب لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں) تیر اندازی کرو تمہارے باپ اسماعیل  
تیر انداز تھے اور میں اس گڑھ کی طرف ہونا ہوں یہ سن کر دوسرے گڑھ نے ہاتھ  
روک لئے آپ نے پوچھا کیوں تیر نہیں چلاتے انہوں نے کہا کیونکر چلا میں  
آپ تو دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے آپ نے فرمایا اچھا میں دونوں فریق کے  
ساتھ ہوں تیر چلاؤ لے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن عسیل نے انھوں نے  
حمزہ بن اسید انھوں نے اپنے باپ ابواسید (مالک بن ربیع) سے  
انہوں نے کہا جب بدر کے دن ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف  
باندھی اور انہوں نے بھی صف باندھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
وہ تمہارے نزدیک زتیر کی زد پر آجائیں اس وقت تیر مارو لے

**باب برچھے کی مشق کرنا -**

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے  
مسعر سے انہوں نے زمری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوسریحہ

لے یہ آیت لاکرام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا کہ لو کہ ہم نے کلا زور تیر اندازی سے تین بار یہی فرمایا ہمارے زمانہ میں زور تیرنگ اور توپ انداز کرنا  
جہاں تک ہو سکے ہر مسلمان کو بندوق اور توپ کا نشانہ مارنے اور عمدہ عمدہ بندوقیں اور توپیں تیار رکھنے میں مصروف رہنا چاہیے ۱۱ منہ ۱۱ یعنی دونوں کا غیر خواہ ہوں  
اور دونوں کے دھار دنگ ۱۲ منہ ۱۱ سبھان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے کمال عطا فرمائے تھے آپ فنون جنگ سے بھی بجد واقف  
تھے اور فوج کی کمانڈ بذات خود کرتے تھے عمدہ اور لائق جنرل اپنی فوج کو اسی وقت خیر کا حکم دیتے ہیں جب دشمن ذرا پر آجائے ورنہ گلی بارود بچے فائدہ  
منافع کو ناکارہ ہوتا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمنوں کو دیکھتے ہی گھبرا کر تیر کی بارش نہ کرو۔ ورنہ تیر برباد جائیں گے۔  
بلکہ اطمینان سے کھڑے رہو جب دیکھو کہ وہ تیر کی آڑ پر آن پہنچے اس وقت تیر مارو ۱۲ منہ -

سے اُنھوں نے کہا ایسا ہوا کہ حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پہنچے کھیل رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے یہ دیکھ کر کنکروں کی طرف بھاگے ان پر کنکر مارے اپنے فرمایا ان کو کھیلنے دے عمرؓ علی نے عبدالرزاق سے اُنھوں نے معمر سے اتنا زیادہ کیا کہ یہ کھیل مسجد میں ہو رہا تھا۔

باب ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے اُنھوں نے کہا ابو طلحہ اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی آڑ ایک پر سے کرتے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیز انداز سے تھے جب تیرا تے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں جا کر گرتا ہے۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو حازم سے اُنھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا جب (جنگ احده میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپ کے مبارک سر پر توڑا گیا (مردود ابن ہشام اور ابن قیس نے پتھر مارے آپ کا منہ خون آلود ہو گیا بیچ کا دانت توڑا گیا رعبہ بن ابی وقاص نے توڑا تو حضرت علیؓ رزخ دھانے کے لئے بار بار ڈھال میں پانی لائے اور علیا حضرت فاطمہ دھوئیں جب اُنھوں نے دیکھا پانی سے اور زیادہ خون بہہ رہا ہے تو ایک بورے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر زخم میں بھر دیا تو خون بند ہو گیا

أَنِي هَرِيرَةٌ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجْرَاهُمْ دَخَلَ عُمَرُ فَاهْوَى إِلَى الْخَصْيِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعُهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ.

بَابُ ۱۲۴ الْجَنِينِ وَمَنْ يَتَرْتَسُّ بِتُرْسٍ صَاحِبِهِ ۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرْتَسُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُطْلَعُ حَسَنُ الرَّفِيِّ فَكَانَ إِذَا دَفَعِي تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ.

۱۶۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَادَّحَى وَجْهَهُ وَكَثُرَتْ مُبَاعِبَتُهُ وَكَانَ عَلِيُّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْجَنِينِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُغَسِّلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ بَرَيْدٌ عَلَى الْمَاءِ كَثُرَةً فَعِدَّتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَصْفَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقًا لِلدَّمِ.

۱۔ بعض نسخوں میں یہ نہیں ہے بجا اجماع یعنی اپنے برچھے سے اور حافظ اور عینی کے نسخوں میں یہ لفظ تھا اُنھوں نے باب کی مطابقت یوں بیان کی کہ امام بخاری نے اس میں یث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے قسطلانی نے کہا حافظ اور عینی کا یہ قول عجیب ہے کیونکہ انہوں میں یہ لفظ اس میں بھی موجود ہے ۲۔ سند ۱ امام بخاری کا مطلب ہے کہ لڑائی میں ڈھال کا استعمال جائز ہے اور یہ توکل کے غلات نہیں ہیں ۳۔ یہ مردود سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا اس نے یاس پیچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا صاحب ابن ابی بلتعنہ نے ایک تلوار سے اس کی گولٹا دی عبداللہ بن قیس مردود نے پتھر مارے اور کہنے لگا سیری طرف سے یہ لو میں قید کا بیٹا ہوں اپنے فرمایا اللہ تجھے جہاد کرے ایسا ہی ہوا کہ ایک حبشی بارے سے علیؓ کو اس کے سیگوں سے ایسا مارا کہ کھڑے ہو کر گر پڑے مسلمانو! اپنے پیغمبر صاحب علیہ وسلم کی مصیبتوں پر خیال کرو اور اللہ کی راہ میں تکلیف اور صدمہ پہنچے اس کو اپنی سعادت اور نبوت کی میراث سمجھو ۱۲۴۔ سند ۱۶۳ ہمیں سے ترجمہ باب ثابت ہوتا ہے ۷۔ سند ۱۶۴

۱۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّ ثَانٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِبْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِحِيلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَوَامِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ-

۱۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِمُ رَجُلًا بَعْدَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَرُمُ فِدَاكَ إِنِّي دَارِتِي-

### باب ۱۲ الدَّرَقِ-

۱۶۷- حَدَّثَنَا إسماعيلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے علی بن عبد اللہ مابنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن الحد ثانی عن عمر قال كانت أموال بني النضير مما آفأ الله على رسوله صلى الله عليه وسلم مما لم يوجب المسلمون عليه بحيل ولا ركايب فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة وكان ينفق على أهله نفقة سنة ثم يجعل ما بقي في السلاح والكوام عدة في سبيل الله-

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؑ سے دوسری سند ہم سے قبیسہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا مجھ سے عبد اللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؑ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعدؓ بعد ہجرت کے لئے نہیں دیکھا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اپنے کو یا اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو (جنگ احد کے دن) میں نے دیکھا آپ سعد سے یوں فرماتے تھے تیرا میرے ماں باپ تجھ پر فدا رہتے ہوں،

### باب ۱۳ دُھال کا بیان

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن زہری نے عمرو بن حارث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا انہوں نے عزرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس

سہ اعتبار میں حال بھی اسی طرح حدیث بابک مطابق ہوئی ۱۱ نہ کہ مگر معین کی دوسری روایت میں ہے کہ جنگ خندق میں ..... آپ نے حضرت زہری سے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے شائد حضرت ملی کو اس کی خبر نہ ہوئی ۱۲ نہ کہ یہ باب اگر گذر چکا ہے تو یہ تکرار ہوگی بعضوں نے کہا تکرار نہیں ہے درحقیقہ پھر سے کی دُھال مراد ہے اور ابو یحییٰ کا ذکر ہو رہا ہے جو لوہے کی دُھال کو کہتے ہیں ۱۳ دلائلہ اعلمہ ۱۴ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تَغْتَابَانِ بَعْثًا  
بَعْثًا فَأَصْطَبَعَهُ عَلَى الْفَرْشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ  
فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَاتَّصَفَانِي وَقَالَ مَرَّةً الشَّيْطَانُ  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْبَلَ  
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُمَا  
فَلَمَّا عَمِلَ غَنَمَهُمَا نَحَرَهُمَا جُتًا فَقَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيْدِ  
يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالْدَرْزِيِّ وَالْجَرَابِ فَإِنَّا سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا قَالِ  
تَشْتَهِيْنَ أَنْ تُنْظِرَهُنَّ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَضَى ذَلِكَ  
حَدَّثَنِي عَلَى حَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ  
حَتَّى إِذَا مَلَأْتُ ثَالَ حُسْبِيكَ ثَلْتُ نَعَمْ ثَالَ  
فَأَذْهَبِي ثَالَ أَحْمَدُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ ثَلْتُ  
عَفَلْ -

باب ۱۲۶ الْجَاهِلِ وَتَعْلِيْقِ السَّيْفِ بِالْعَنْقِ  
۱۶۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَاضِدُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَاشْتَجَمَ  
النَّاسَ وَلَقَدْ فَرَّغَ أَحْمَدُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةَ فَخَرَّ جَوَّالُ

وقت (انصار کی) دو چھوکریاں بعاث کی لڑائی کی شعریں گا رہی تھیں آپ  
منہ پھر کر بچھونے پر لیٹ رہے دکانا موقوف نہیں کیا اتنے میں ابو بکر آئے  
انھوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہنے لگے اللہ کے پیغمبر کے پاس شیطان کی آواز کا  
کیا کام ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا  
ان کو گانے دے جسے جب ابو بکر دوسرے کام میں لگے تو میں نے ان چھوکریاں  
کو اشارہ کیا وہ چل دیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ عید کا دن تھا حبشی اپنے  
سپر اور بچھون کھیل رہے تھے کیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غز  
کی یا اپنے خود ہی فرمایا تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے میں نے کہا جی ہاں  
آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپ کی گال پر تھا اور آپ حبشیوں سے  
فرما رہے تھے بنی ارفدہ کھیلو تماشا کرو میں تماشا دیکھتے دیکھتے خود ہی تھک  
گئی آپ نے پوچھا بس میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اچھا جا احمد بن  
ابی صالح نے ابن وہب سے فلما عمل کی جگہ فلما غفل روایت  
کیا ہے یہ

باب تلوار کی حائل اور تلوار کا گلے میں لٹکانا -

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے  
ثابت سے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ بہادر تھے ایک بار ایسا ہوا رات  
کو مدینہ لے (دشمن کے ڈر سے) گھبرا گئے اور آواز کی طرف چل دھسک دیا

۱۷ - یہ روایت اس اور خراج انصار کے در قبیلوں میں ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی ۱۲ سن ۱۷ دوسری روایت میں ہے دف بخاری میں ۲ سن ۱۷ دوسری روایت  
میں اتنا زیادہ ہے ابو بکر ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (یعنی تمہارا خوشی کا دن) یہ ہماری عید ہے معلوم ہوا خوشی اور غم کے دن مجھے شادی یا عید عقیقہ وغیرہ  
خندہ وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے ایک جماعت اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے مگر حنفیہ اس کو مطلقاً حرام کہتے ہیں ابو ہریرہؓ نے علیؓ سے شیخ ابن قیسؓ کی  
طرف گئے ہیں لیکن شیخ ابن قیسؓ کی بات کی طرف گئے ہیں اور وہ پر اور باجوں کو بھی قیاس کیا ہے بالجہاد یہ مسئلہ اختلافی ہے میں تشدد اور غلو کرنا انصاف سے بعید ہے ایک  
جماعت صرف یہ بھی غنا اور مزہ کو شرط کے ساتھ سنا ہے وہ شرط یہ ہیں گلے والے مرد ہوا درجنی عورت شوہر معنا میں فحش اور غفلت شرع نہ ہوں بلکہ ان اللہ  
اور اس کی رحمت کی محبت پیدا ہو آنحضرتؐ نے انصار کی طرف سے فرمایا جو گائی بجائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے نکلی تھیں اعدوا ان اللہ مجھ کو اور فرق  
شریعہ میں جو اہل الحدیث آیا ہے بہت سے تابعین نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے مگر اس آیت میں آگے سے بعض برہنہ ہیں اللہ سے فحش کو کون منع نہیں کہتا  
جو اللہ کی راہ سے پہلے مار دے اور کفر اور فسق و فجور کی طرف جائے ۲ سن ۱۷ میں جب حرمہ باب نکلتا ہے ۱۲ سن ۱۷ میں بنی ارفدہ حبشیوں کو کہتے ہیں دکن کی زبان میں حبشی کو  
سری کہتے ہیں ۱۲ سن ۱۷ میں جب ابو بکر غافل ہو گئے مطلب دونوں کا ایک ۱۲ سن

تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے آپسے میں ان پہلے ہی آپ کیلئے روانہ ہو گئے تھے آپ نے بات کی تحقیق کر لی ہے ابو طلحہ کے گھوڑے پر تنگی بیٹھ سوار میں گلے میں تلوار فرما رہے ہیں کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر ڈرنا لگے یہ گھوڑا (تو ٹھکانا نہیں ہے) سچ دیکھا دیا کی طرح بیشکان تیز جاتا یا دیر یا ہے

باب تلوار میں زیور لگانا۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ مکوں کی فتح ان لوگوں نے کی ہے جسکی تلواروں میں سونے چاندی کا زیور نہ تھا کچھ چمڑے (یا اونٹ کی گردن کے پٹھے) اوڑھ لیا اور لوہا ہی زیور تھا

باب سفر میں دوپہر کو سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا۔

ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان دولی درابو مسلم بن عبد الرحمن نے بیان کیا ان سے جابر بن عبد اللہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (یعنی غزوہ ذی امر جو ہجرت کے تیس سال ہوا) جب آپ لوٹے تو جابر ہی آپ کے ساتھ لوٹے اتفاق سے ایک جنگل میں دوپہر ہو گئی ہمیں ہوں کے (یا کانٹے دار) بہت درخت تھے آپ وہاں اتر پڑے لوگ بھی ادھر ادھر درختوں کے سایے میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لیکر کے درخت کے نیچے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ہم لوگ (ذرا) سو گئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں آپ کے پاس ایک گنوار (غوث) بیٹھا ہے آپ نے فرمایا اس گنوار نے میری تلوار مجھ پر سونت لی میں سو رہا تھا جاگا تو دیکھا تنگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے کہنے لگا اب میرا ہاتھ سے تم کو

الصَّوْتِ فَأَسْقَبَهُمُ الْيَتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَبْرَأَ الْخَبْرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَا يَظْلُمُهُ غَمْرِي وَفِي عُقْبِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ تَرَاؤُكُمْ تَرَاؤُكُمْ تَرَاؤُكُمْ ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَا هُجْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَكُجْرٌ

باب حلیۃ السیوف

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فُتِحَ الْفُتُوحُ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حَلِيَّةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حَلِيَّتَهُمُ الْعَلَاةُ وَالْأُنَاكُ وَالْحَدِيدُ

باب ۱۷۰۔ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْفَائِلَةِ۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانَ الدَّؤْلِيُّ وَابْنُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ عَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمُ الْفَائِلَةُ فِي ذَا كَثِيرٍ الْعُضَاةِ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَوْمَةٌ فَأَذْرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَاذْأَعْنَدَهُ أَهْرَاقِي فَقَالَ إِنَّ هَذَا احْتَطَّ عَلَى سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ

لہ اکثر علماء نے تلوار کا زیور اسی طرح اور بہتیا روں کا چاندی سے بنانا درست رکھا ہے لیکن بخیرے جائز نہیں رکھا اور بعضوں اس سے بھی منع کیا ہے



وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلَاتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنْهُ فَقُلْتُ  
اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ -

بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ -

۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ جَدِّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَثُرَتْ رُبَا عَيْتُهُ وَهِنَمَتِ الْبَيْضَةُ  
عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ  
الدَّمَ وَتَعْلَى يُسْكَكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ  
إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ  
رَمَادًا ثُمَّ لَرَقَتْهُ فَاسْتَسْكَكَ الدَّمَ -

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَكْ سِرَّ السَّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ -

۱۴۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَ  
بَغْلَهُ وَارْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً -

بَابُ تَقَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ  
الْقَاتِلَةِ وَالْإِسْطِظَالِ -

۱۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ

کون بچا سکتا ہے میں نے تین بار کہا اب اللہ بچے آپ نے اس گنوار کو  
کچھ سزا نہیں دی وہ بیچارہ ہا

باب خود پہننا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی  
حازم نے انھوں نے اپنے باپ کے انھوں نے سہیل بن سعد ساعدی سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا حال پوچھا گیا جو احد کے دن آپ  
کو لگا تھا انھوں نے کہا آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور تیغ کا دانت  
اور جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑ گیا پھر حضرت فاطمہ خون دھوتی  
تھیں اور حضرت علی اس کو بند کرتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا  
نوں نوادر بڑھ رہا ہے تو انھوں نے بوریئے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر  
راکھ کی پھر وہ زخم میں بھر دیا جب خون ختم  
گیا۔

باب منے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں ہے

ہم سے عمر بن عباس نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن مہدی  
نے انھوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے ابوالاسحاق سے انھوں نے  
عمر بن حارث سے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال اپنے  
بہنیں چھوڑا صرف ہتھیار چھوڑے اور ایک سفید نقرہ بچہ اور کچھ زمین اسکو بھی چھوڑی  
باب اگر حاکم دو پہر کے وقت کہیں اترے تو لوگ ان سے  
جدا ہو سکتے ہیں۔ درختوں کے سایہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن غبروی نے انھوں نے زہری

ابن اسحاق نے معاذ بن میں یوں دایت کیا کہ کافروں نے اس کو اسے جس کا نام مشورہ کیا کہ اس وقت محمد کیلئے پڑے ہیں انھوں نے وہ ایک تلوار لیکر آیا اور آپ کے سر پر لٹکوا  
اور کہنے لگا اب آپ کو کون بچا رہے آپ نے فرمایا اللہ یہ فرما مانا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل آئیں بیچیں اور اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا تلوار اس کا ہاتھ سے گر پڑی آپ نے  
اٹھالی اور فرمایا اب مجھ کو کون بچا رہے اس نے کہا کوئی نہیں آپ نے دریا یا غیر جلا جائے میں یہ گنوار مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی یہی ہے کہ اس  
گنوار کا نام خود بن حادث تھا ۱۲ منہ سے چہرے پر زخم تو اب تیس دنے دیا اور دانت قتیہ بن ابی وقاص نے توڑا اور خود عبد اللہ بن بشام نے مجھے اور گزرجا کا  
مطلب یہ ہے نکلتا ہے کہ خود کا استعمال جائز ہے نہ لکھا جا بلایت کی ایک قسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی مرجا تا تو اس کے ہتھیار توڑ ڈالنے اس کا اسباب جلائیے اس کا جائز  
ڈالنے امام بخاری نے یہ باب لکھ اس وقت اشارہ کیا کہ یہ سب کام منع ہیں کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے بلکہ ان چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا  
اب تک ہندوستان میں یہ رائج ہے کہ خاندان کے مرجا جانے پر دعوت لکھ کر چڑیاں توڑتی ہے ۱۲ منہ

کہا ہم سے سنان بن ابی سنان اور ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے جابر بن عبد سمری  
سند ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم  
کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے ان جابر بن  
بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور اتفاق سے دؤلی  
کا وقت ایک کانٹے دار جنگل میں آن پہنچا، لوگ الگ الگ جنگلیں میں درختوں  
کے سایہ میں چپل گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت کے تلے  
اترے اپنی تلوار درخت سے شکا دی اور سو گئے جب جاگے دیکھا تو ایک شخص  
بے خبری میں آپ پاس آگیا ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا اس شخص نے میری تلوار  
سوت لی اور کہنے لگا اب تم کو کون بچائے گا میں نے کہا اللہ تو اس نے تلوار  
میں سے کر لی وہ یہ بیٹھا ہے، پھر آپ نے اس کو کوئی سزا  
نہیں دی۔

### باب بھالوں (بیزوں) کا بیان

اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی آپ نے فرمایا میری روزی بھلے کے سائے کے تلے ہے اور  
جو میرا حکم نہ مانے (مسلمان نہ ہو) اس پر ذلت اور خواری ڈالی گئی (جزیہ نہ ملے)  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی  
انہوں نے ابو النضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے سنا  
ابو قتادہ انصاری کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے وہ (حدیث بیان کیا)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مکہ کے ایک رستے میں اپنے چند  
یاروں کے ساتھ جو احرام ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلے  
گئے ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے خیر ابو قتادہ نے ایک گور خر دیکھا  
وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اپنے یاروں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دینا  
انہوں نے نہ اٹھا یا پھر کہا یا ذرا بھالہ اٹھا دو اسے لیکن

حَدَّثَنَا سَنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَابْنُ سِنَانٍ وَابْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكَتْهُمْ الْفُتْلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعُضَاةِ فَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعُضَاةِ يَسْتَظِلُّونَ فِي الشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مَتَى قُلْتَ اللَّهُ فَنَامَ السَّيْفُ فَمَا هُوَ ذَا جَابِسَ ثُمَّ لَمْ يُعَايَنَهُ.

### باب مَا قِيلَ فِي الزَّوَامِرِ

وَيُذَكَّرُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُحْمِي وَجُعِلَ الذَّلَالَةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي.

۱۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ النُّظَيْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ حَرْبٍ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابِ لَهُ مُعْرَبَيْنِ وَهُوَ غَيْرُ مُجْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحِشْيًا فَاسْتَوَى عَلَى فَرْسِهِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ أَلَا يَتَأَوُّوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَقَالَ لَهُمْ رُحْمَةُ فَاكُوا

اس حدیث کو امام احمد نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ میرا پیش سپر گری ہے دشمنوں کو نیچا دکھانا اور دولت کا نانا دوسری حدیث میں ہے کہ میری اہمت کی  
سوداگری جہاد ہے۔ ۱۷۴ منہ سلمہ ہیں سے ترجمہ باب بھالوں کا

فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ  
بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَعْضٍ  
فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ  
أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ  
الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ  
مَعَكُمْ مَن تَحْبِبُهُ شَيْءٌ

باب ۱۳۳ مَا قِيلَ فِي ذِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَيْصِ فِي الْحَرْبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَاخِلُهُ  
فَقَدْ اخْتَبَسَ أَدْرَاعُهُ فِي سَيْدِيلِ اللَّهِ

۱۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ اللَّهِ هَرَاتِي أَنَا شَدُّكَ  
هَهْدَكَ وَوَعْدُكَ اللَّهُمَّ إِن شَدَّتْ لَكَ تَعَبَدُ  
بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ  
حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَيْكَ  
وَهُوَ فِي الذِّرْعِ فَخُورٌ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

انہوں نے ایک نہ مٹی آخر القوادھ سے خود آکر کمر اپنا بجالایا اور گور خر پر  
حملہ کیا اس کو مار ڈالا اب اس کے ساتھیوں میں بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا  
بعضوں نے اس خیال سے کہ احرام میں شکار منع ہے نہ کھایا جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے تو آپ کو چچا آپ نے فرمایا یہ تو اشد کا یا  
ہوا کھانا ہے جو اس نے تم کو کھلایا اور زید بن اسلم سے روایت ہے  
انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے گور خر کا یہی قصہ  
جیسے ابوالنضر نے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں زہر پہننا۔  
اسی طرح کرتے (لوہے کا)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید نے تو اپنی زبرد  
الشرک راہ میں قف کر دی میں دھڑاس سے رکڑا مانگتا ہے جا ہے  
ہم سے محمد بن شہین نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے کہا تم خالد  
خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم رب کے دن، ایک ٹہنے میں تھے آپ نے یوں عاک یا اشد میں نیرے  
اقرار اور تیرے وعدہ کو نبھ سے چاہتا ہوں یا اشد اگر تیری مرضی ہی ہے تو  
خیر آج کے دن سے تیری پوجا بند ہو جائے گی اور تیرے بچتے رہیں گے  
ابو بکر صدیق نے آپ کا ہاتھ تمام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ بس کیجئے اپنے  
اپنے پڑ پڑ گار سے دعا کی حد کر دی خیر آپ نے پہنے ہوئے ہتھ سے نکلے اور  
(سورہ سحر) یہ آیت پڑھتے جاتے تھے اب کوئی دم میں کا فروں کا یہ گرو

۱۔ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الذبائح میں منقول کیا ۱۲۷۵ھ یہ حدیث ابورکن اب الزکوة میں منقول گذر چکی ہے ۱۲۷۵ھ یعنی قنابدل نے فضل  
وکر سے پورا کر دیا یہ تھا کہ یا تو قافلہ ہاتھ آئے گا یا کافروں پر فتح ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اشد کے دھبے پر کامل یقین تھا مگر مسلمانوں  
کی بے سامانی اور قلت اور کافروں کے سامان جنگ اور کثرت کو دیکھ کر متعقنا نے شریعت آپ کو تو دہم ہوا ۱۲۷۵ھ یعنی دنیا میں آج تیرے غلے  
پہنچے دہے ہی تین سو تیرہ آدمی ہیں اگر تو ان کو بھی ہلاک کر دے گا تو تیرے مرضی چونکہ میرے بعد پھر کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تو تیا مت تک  
شرک ہی شرک ہے گا اور تجھے کوئی نہ پوچھے گا اسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کو زبانی جو پڑھو گا رکے چیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں کہ باوجود  
خداوندی میں اس حدیث کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک دعا لے لی کہی تھی انعمکنا بما فعل السفهاء منا الایہ ۱۲۷۵ھ میں ترجمہ باب التکلیف

وَيَكُونَنَّ الذُّبُرُ بِلِ السَّاعَةِ مُوَعِدُهُمْ وَ  
السَّاعَةُ أَذَى وَآمَرُوْكَال وَهَيْبُ  
حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ -

۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدُرْعُهُ فَرُحُونَةُ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ يَسْلَمٍ نَزَعًا  
مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دُرْعُ  
مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهْنَةُ دُرْعًا مِنْ حَدِيدٍ -  
۱۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا بَنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ  
الْبَغِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا  
جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطُرَّتْ أَيْدَاهُمَا  
إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ  
اسْتَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَعْفَى أَثَرُهُ وَكُلَّمَا هَمَّ  
الْبَغِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى  
صَاحِبَتِهَا وَلَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْظَمَّتْ يَدَاهُ  
إِلَى تَرَاقِيهِ فَمِعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لِيَجْعَلِ اللَّهُ أُنْ يَوْسَعَهَا فَلَا تَسْتَعِمُ -

شکست پاتا ہے اور کافروں کو کم بھاگتے ان کے وعدے کا اصل دن ترقیاست  
بعد وہاں پوری سزا ملے گی اور قیامت (کافروں کے لئے) بڑی سخت اور  
ہزایت تلخ ہے دہی نے خالد خدا سے یہی روایت کی اس میں اتنا زیادہ  
ہے (بد کے دن)

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
ہوئی تو آپ کی زره (الوٹھم) یہودی پاس تیس سماع جو کے بدل گروخی  
اربعی نے اعمش سے یوں روایت کی کہ یہی کی زره اور معلی نے یوں کہا  
سے عبد الواحد نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے اس میں یوں کہ آپ نے  
لوہے کی زره اُس کے پاس گر و کردی تھی -

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے دہی نے کہا ہم سے  
عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیل کی زره زکوٰۃ نہیں لیتا اور زکوٰۃ  
دینے والے کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں  
انکے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں (کر تہ تنگ ہو) تو زکوٰۃ دینے والا جب  
زکوٰۃ دیتا ہے اس کا کرتہ اتنا کٹا رہ جاتا ہے کہ زمین پر چلتے میں  
گھسٹتا جاتا ہے اور بغیل جب دینے کا قصد کرتا ہے (جان پر بن جاتی  
ہے) وہ کرتہ سمٹ جاتا ہے ایک جھلہ دوسرے جھلے سے بھر جاتا ہے اور  
ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ فرماتے تھے وہ زور لگاتا ہے کسی طرح یہ کرتہ ذرا ڈھیل ہوا  
ڈھیل نہیں ہوتا -

۱۵- میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نہ کسی محمود ہے اور اس نے لوہے کا کرتہ پہنا تو اس کا جواز نکلا ۲ سنہ ۵۵۰ یہ حدیث اور کتاب الزکوٰۃ میں مذکور  
چکی ہے مطلب یہ کہ کسی کا دل تو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش اور کٹا رہ جاتا ہے اور بغیل اقل تو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے جبر و قہر  
کچھ بھی تو دل تنگ اور زخمیدہ جاتا ہے ۱۲ سنہ ۶

## بَابُ ۱۳۴ الْجَبَّةُ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ -

۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى ابْنِ صَبِيحٍ عَنْ سُورِقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمِغَازِقَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ ثَمَامُ بْنُ جَحْشٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ جَبَّةً شَامِيَةً فَخَضَمَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ رُجْمَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْهِ فَكَانَا ضَيْقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ نَفْسِكُمَا وَصَحَّ بِرَأْسِهِ وَخَفِيَ.

## بَابُ ۱۳۵ الْحَدِيثُ فِي الْحَرْبِ -

۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّاسَ إِذَا حَدَّثُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ عَبْدًا لِرَجُلٍ ابْنِ عَوْفٍ وَالتَّوْبُ بِيْرِ فِي تَبْيُضٍ مِنْ حَدِيثِ بْنِ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَوْفٍ وَالتَّوْبُ بِيْرِ شَكُّوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِي الْقَمَلَ فَأَرَخَّصَ لَهَا فِي الْحَرْبِ.

## بَابُ ۱۳۶ سَفَرُ الرَّطَانِي فِي جَبَّةٍ بَهْنَسَا -

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے کہا کہ ہمیں اسے انھوں نے ابو القاسم مولى ابن صبیح سے انھوں نے سوروک سے کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں پانی لیکر بیچا آپ شام کے ملک ایک جعبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا پھر اپنے ہاتھ استینوں کا ہر نکالنے لگے وہ تنگ تھیں آخر آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال لیئے اور ان کو دھو کر اور سرد موزوں پر مسح کیا۔

## بَابُ ۱۳۷ الرَّطَانِي فِي حَرْبِ رَزَارِشِي كَيْفَ اِبْرَاهِيمَ نَسَا

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن حارث نے کہا کہ ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انھوں نے قتادہ سے انس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو وحشت (کھلی) کی وجہ سے ریشمی کرت پہننے کی اجازت دی تھی۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن بھیمی نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے دوسری سند ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑوں کی شکایت کی آپ نے ان کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی انس نے کہہ میں نے ان کو جہاد میں

۱۷۸ میں ترجمہ باب نکلتا ہے یہ حدیث اگر کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے ۱۷۹ میں اختلاف ہے مالک اور ابو یوسف نے مطلقاً اس کپڑا مردوں کے لئے جائز نہیں رکھا اور شافعی اور ابو یوسف نے کہا ضرورت کے لئے جائز ہے عارضت یا جوڑوں اور اہل حدیث کے نزدیک رطانی میں بھی جائز ہے بلکہ ابھی باوجود نے کہا تمہارے دشمن کو ڈرنے کے لئے بھنے نگوں میں فی الحبوب کی جگہ العبدیکہ تو ترجمہ ہوگا عارضت میں ریشمی کپڑا پہننا مگر اس صورت میں اس باب کو کتاب الجہاد سے کو تعلق درجہ ۱۸۰ میں حدیث لاکر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے بیان کیا کہ یہ اجازت جہاد میں ہوئی اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ یہ اجازت سفر میں ہی اب دوسری روایت میں اجازت کی علت جوڑوں خود میں اس روایت میں مجلسی دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جوڑوں کی اجازت دے کر پھر جوڑوں کی وجہ سے کھلی پیدا ہو گئی ہوگی کہ ریشمی کپڑا عارضت کھودیتا ہے اور جوڑوں کو مار ڈالتا ہے۔ ۱۷۹ میں

فَدَايَتْهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزْوَةٍ -

کپڑا پہنے دیکھا۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَ ثُمَّةً قَالَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَدِيثٍ -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قتان نے انھوں نے شعبہ سے کہا مجھ کو تنادہ نے خبر دی ان انس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو ریشی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدُّو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ أَوْ رَضِيَ لِحِكْمَةٍ بِهِمَا -

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے میں نے قنادہ سے سنا انھوں نے انس سے کہ آپ نے عبدالرحمن اور زبیر کو کھجی کی وجہ سے اس کی اجازت دی۔

بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي السَّيِّئِينَ

باب چھری کا استعمال درست ہے۔

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَيْفِ يَحْتَزِمْنَاهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ -

ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوالکیم بن سعد نے انھوں نے ابن شہاب کے انھوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے کہا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر نازکے لئے بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۱۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ وَالتَّقَى السَّيِّئِينَ -

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے زہری سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ جب نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی۔

بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

باب نصاریٰ سے لڑنے کی فضیلت

۱۸۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثُوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَيْنِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ أَقْبَى عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَائِلٌ فِي سَاحِلِ حِمًى وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أَمْرٌ حَرَامٌ قَالَ عُمَيْرٌ فَخَذْنَا

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حمزہ سے کہا مجھ سے ثور بن یزید نے انھوں نے خالد بن معدان ان سے عمیر بن اسود عینی نے بیان کیا وہ عبادہ بن صامت صحابی کے پاس گئے عبادہ عسکری بندر میں ایک مکان میں اترے ہوئے تھے ام حرام (ان کی بی بی) بھی ان کے ساتھ تھیں عمیر نے کہا تو ام حرام نے ہم سے حدیث بیان کی انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

یہ حدیث کتاب الوضوء میں گذر چکی ہے اور یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ جب چھری کا استعمال درست ہو تو عبادہ میں بھی اس کو ساتھ رکھتے ہیں وہ بھی ایک فضیلت ہے

میری امت کا پہلا لشکر جو مکہ پر ہوا کہ جہاد کر لگا اس کے لئے تشریف  
واجب ہوئی ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی اس میں ہوں گی آپ نے  
فرمایا تو بھی اس میں ہوگی پھر آپ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قسطنطنیہ  
کے شہر قسطنطنیہ پر جہاد کرے گا اس کی بخشش ہوگی میں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ میں بھی ان میں ہوں گی آپ نے فرمایا  
نہیں بلکہ

### باب یہود سے لڑائی ہونے کا بیان

ہم سے اسحاق بن محمد فردی نے بیان کیا کہ امام مالک نے  
انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تم (آخر زمانہ میں) یہودیوں سے لڑو گے ان میں کوئی پیغمبر کی آڑ میں جا کر  
چھپ جائے گا تو پیغمبر حکم الہی بول اٹھے گا اے خدا کے بندے (مسلمان) یہ  
یہودی میرے پیچھے بیٹھتے اس کو بار ڈال دو یہ حضرت علیؓ کے زمانہ میں  
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو جریر بن عبد اللہ انھوں نے  
عمارہ بن قنقلع سے انھوں نے ابو زرہ سے انھوں نے ابو ہریرہ سے  
انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک  
ہمیں آئے گی جب تک تم یہود سے نہ لڑو گے یہاں تک کہ پیغمبر بول اٹھیں  
جس کی آڑ میں یہودی (چھپا) ہو گا اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی  
چھپا ہے اس کو قتل کر

أَمْ حَرَامٌ أَنَّهُمْ سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَوَّلَ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ  
أُجِبُوا قَالَتْ أَمْ حَرَامٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا  
فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ بَيْنَهُ  
قَيْصَرٌ مَغْفُورٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا

### بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُوا  
الْيَهُودَ حَتَّى يُخِيبَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَأَيْتُ فَا قَتَلَهُ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي سُرَّةٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى  
يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا صَاحِبَ هَذَا الْيَهُودِيِّ  
وَرَأَيْتُ فَا قَتَلَهُ

پہلا جہاد معاویہ کیساتھ ہوا جریرہ قبرص فتح کرنے کو اس میں ام حرام شریک تھیں مشہد جہری میں دوسرا جہاد جو قسطنطنیہ پر ہوا یزید بن معاویہ اس لشکر کا سرطاف  
اس میں بھی بہت سے صحابہ شریک تھے جیسے دن عمر بن ابی اس عباس اور ابن زبیر اور ابو ایوبہ انصاری یہ مشہد جہری میں ہوا اس حدیث سے انھوں نے یہاں لایا ہے  
جیسے پہلے کی زبیر کی خلافت صحیح تھی اور درمیان میں ہے میں کہتا ہوں سبحان اللہ اس حدیث سے یہ کہیں نکلتے کہ زبیر کی خلافت صحیح ہے کیونکہ جب یزید قسطنطنیہ  
پر چڑھ کر گیا تھا اس وقت تک معاویہ زندہ تھے انہی کی خلافت تھی اور معاویہ کی خلافت تھی یا اتفاق علماء صحیح تھی کسی نے کہ امام برحق جناب امام حسن علیہ السلام نے  
خلافت نہ تھی تو غویض کی قبی ایش را الہی بخشش ہوئی یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا سر فرزدی بنش جائے اور ہشتی ہو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھی جس پر  
بہادری سے رستا اور آپ نے فرمایا وہ روز تھی ہے اور ہشتی اور روز تھی ہونے میں حاتم کا اقتدار ہے جیسے اور حدیث میں گزر چکا ہے دینے کو یہ پچھلے جی کام کیا کہ قسطنطنیہ  
پر چڑھائی کی مگر خلیفہ ہو نیک بعد از اس نے وہ دن پیٹ سے نکالے کہ خلافت امام حسین کو قتل کرایا اہل بیت کی امانت کی جیسے مبارک امام حسینؓ آیا تو مردود کہنے لگا  
میں نے بدر کا دلہن یا مدینہ سوارہ پر چڑھائی کی حرم عترت میں گھوڑے نہ چھوئے مسجد نبوی اور قبر شریف کی توہین کی مگر پر چڑھائی کی وہاں تحقیق لگانا عبداللہ بن زبیر کو  
شہید کرایا جی جی علیہ السلام کے ہاتھ سے سیکھا کہ صحابہ اور تابعین اور بزرگوں کو ناحق قتل کرایا کینہ کو کچھ بعد میں کوئی یزید کو مغفور اور ہشتی کہہ سکتا ہے قسطنطنیہ نے  
کس زید امام حسینؓ کے قتل سے خوش اور اہل بیت کی امانت پر بھی اور یہ امر سزاوارتہ اس علم اس کے باب میں توقف نہیں کرتی جاتی برصفا ۲۹

## بَاب ۱۳۹ قِتَالِ التُّرُكِ -

۱۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَازِمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَفِيلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالِ الشَّعْرِ وَإِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عَوْرُ الْوُجُوهِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ -

۱۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرْصَلٍ عَنِ الْأَعْوَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرُكَ صَعَارَ الْأَعْيُنِ حُمَرُ الْوُجُوهِ ذُلُفَ الْأَنْوُفِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا أَوَّامًا يُتَعَالَمُ الشَّعْرُ -

بَاب ۱۴۰ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ ۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينُ تَالِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرَقَةُ -

## بَاب تَرْكُوكِ سِلَاحِ الرَّائِي كَابِيَان

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے سن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن تغلبہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں کے لڑو گے جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہیں ریا ان کے بال بہت لمبے ہوں گے اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے چوڑے ہوں گے گویا ڈھالیں ہیں چڑا جی ہوئی تھ

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح ابن کیسان انھوں نے اعرج سے انھوں نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک آئے گی جب تک تم ترکوں کے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں جھوٹی منہ سرخ ناکیں توٹی پھیلی ہوئیں ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے پرہی تہ بہتہ چڑا لگی ہوئیں اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں کے نہ لڑو جو بالوں کے جوڑے پہنتے ہیں۔

## بَابُ اِنْ لُوْكَوْكَ الرَّائِي كَابِيَانِ جَوْتِيَا يَنْسِنَ يَسْ -

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں کے نہ لڑو جو بالوں کی جوتیاں پہنے گے اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں کے نہ لڑو جن کے منہ بہتہ ڈھالوں کی طرح

لہ ترک سر و بدن و قدم ہے جو یا نشہ کی نوع کی اولاد میں علی العموم تا تار کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے کے عہد تک کا فرق یہاں تک کہ ہا کو خان ترکے کو پرچہ صافی کے خلافت عباسیہ کا کام تمام کیا اس بعد کچھ ترک مشرک باسلام ہوئے اسی خاندان میں اب سلطان عبدالحمید خاں بادشاہ دوم ہیں اور اکثر ترک اب تک کا فر ہیں بعضے نصرانی اور بعضے بردہ بعضے بت پرست ہیں تا تار اور روسی تا تار کا سک قنای وغیرہ سب ترک ہیں سب بنو منبہ نے کہا ترک یا جوج یا جوج کا مجھ سے بھائی میں جب سد بتائی گئی تو یہ لوگ غائب تھے وہ دیوار کے اسی طرف چھٹ گئے اسی لئے انکا نام ترک ہو گیا یعنی ترکوں کا منہ تھلکے باب ترجمہ باب تھلکے کیونکہ دوسری بات میں یہ صفت ترکوں کی مذکور ہے ۱۱ منہ تھلکے یعنی بہت گندہ اور گندے منہ میں ڈھال پر کچھ اسی یا جاتا ہے وہ خوب موٹی جوتیاں پہنتے ہیں منہ تھلکے یا سطر قند منہ ایک ہی ہے جیسی بن سعید قطان نے جب امام جعفر صادق علیہ السلام میں کلام کیا تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر مجھ کو ذمہ میں ایسا کہتے وصیبتہ النعال المطرقة یعنی اچھوتی جوتیاں جو تہ گندے ہوتے ہیں ۱۲ منہ تھلکے حاشیہ صغیرا بلکان کے ایمان میں بھی یہی کلام ہے اندر کی لغت امیر اور اس کے ارد گردوں پر اسٹی البتہ معلوم کی جھٹش کا امیر اور ایک بزرگ نے جواب میں بھی دیکھا کہ کچھ بت پرست یا ہر بارگہ ابی جی کے رون کر کے کوڑا لیا اور منہ پر سے سوائی حکم ہوا پھر معاذ کے کوٹ لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے



قَالَ سَفِينٌ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ صَفَّارٌ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوبِ  
كَانَ وَجُوهُهُمُ الْجَمَانُ الْمَطَرَقَةُ.

بَابُ ۱۳۱ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ  
وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ.

۱۹۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَّأَلَهُ  
رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَوْمَ حُنَيْنٍ  
قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا دَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ ثُبَاتُنَا أَصْحَابَهُ وَخِيفَاءَهُمْ  
خُشَوًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَقْوَمُوا قَوْمًا وَمَا جَمَعَ  
هُوَ ابْنُ دُبَيْحٍ نَصْرًا مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمُهُمْ  
فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا  
هُنَاكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى  
بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عِمْرَةَ أَبُو سَفِينٍ بْنُ الْحَارِثِ  
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ  
قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ.

بَابُ ۱۳۲ الدُّعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ.

۱۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ  
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ

ہوں گے سفیان نے کہا ابوالزناد نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ سے اس حدیث  
میں اتنا زیادہ کیا چھوٹی آنکھ لائے موٹی ناک لائے سنیسے جیسے دھالیں چمڑ  
لگی ہوئی تھبتہ

باب شکست کے بعد امام کا سواری سے اترنا اور باقیماندہ لوگوں کی  
صف باندھ کر اللہ سے مدد مانگنا۔

ہم سے عمر بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحق نے  
کہا میں نے براء سے سنا کہ ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم لوگ  
ابو عمارہ (براء کی کنیت ہے) حنین کے دن بھاگ نکلے تھے انھوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں خدا کی قسم کبھی نہیں بھاگے ہو یا یہ کہ آپ کے  
اصحاب میں سے چند نوجوان بے اختیار لوگ بہتے (ان کافروں کے مقابلے پر)  
جو ہوازن اور بنی نصر کے بڑے تیر انداز گردہ میں سے تھے جن کا کوئی تیز خالی  
نہیں جاتا تھا غیر ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جنہوں نے خطا نہیں  
کی اور مسلمان بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اپنے  
نقرہ خیمہ پر سوار تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن  
عبد المطلب اس کی باگ تھامے چلائے تھے آپ (مسلمانوں کی یہ حال دیکھ کر  
خچر پر سے اتر پڑے اور اللہ سے مدد مانگی پھر فرما نے کہ میں ہر بنی تمیم  
بلا شک و خطرہ اور عبد المطلب کا ہوں پھر پھر اپنے اصحاب کی صف جمائی  
اور کافروں کو شکست دی)

باب مشرکوں (اور کافروں) کے لئے بددعا کرنا۔ اللہ ان کو

شکست دے، ان کو بہکا دے۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو علی بن یونس نے خبر دی  
ہم سے ہشام نے بیان کیا انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے عیسیٰ بن  
سے انھوں نے حضرت علیؑ سے انھوں نے کہا جب جنگ احزاب (خندق)  
کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشدان کافروں کے گھر اور قبریں

وَقَبُولَهُمْ نَارًا اشْغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوَسْطَى  
حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ -

۱۹۳ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ  
ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ اللَّهُمَّ  
انْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ انْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ  
اللَّهُمَّ انْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْعَةَ اللَّهُمَّ انْجِ  
الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ  
عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ -

۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ  
اللَّهُمَّ مَنَزِلَ الْكِتَابِ سِرِّعَ الْحِسَابِ لِلَّهِمَّ  
اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ -

۱۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي رَيْحَانَ  
عَمْرٍو عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ  
أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَنَحَرَتْ جُرُومُهُمْ  
بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَأَرْسَلُوا نَجَاجًا وَارِثًا مِنْ سَلَاةٍ  
طَرَحُوهُ عَلَيْهِ فَنَجَّاهُ فَاطْمَأَنَّ فَالْقَتَهُ عَنْهُمْ فَقَالَ  
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ  
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لَا يَنْجِيهِمْ إِلَّا جَهَنَّمُ -

ایک بھروسے انھوں نے ہم کو بیچ والی نماز عصر کی نماز نہ پڑھنے دی  
میں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

ہم سے قبیسہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے  
عبداللہ بن ذکوان سے انھوں نے اعراب سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنوت کی دعائیں بول فرماتے تھے یا اللہ سلمہ  
بن ہشام کو (کافروں کے منہ سے) بھڑکے

یا اللہ ولید بن ولید کو بھڑکے یا اللہ عیاش بن ابی ریعہ کو بھڑکے  
یا اللہ کمزور مسلمانوں (بچوں عورتوں) کو بھڑکے یا اللہ مضمر کے کافروں کو  
خوب پس دے یا اللہ ان پر ایسی سخت قحط بھیج جیسے قحط سوسنے کے لئے میں ابوبکرؓ بھی

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہ  
ہم کو انس بن ابی خالد نے انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے  
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے بددعا کی  
فرمایا یا اللہ کتاب و قرآن کے آنگائے طالع جلد صاب لینے لے یا اللہ ان  
کافروں کو روبرو کو شکست دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم  
اکیڑے (بھگا دے ڈگلاے)

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جعفر بن عون نے کہا کہ  
سے سفیان ثوری نے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے عمرو بن ميمون سے انھوں نے  
نے عبداللہ بن مسعود سے انھوں نے کہا (ایک بار یا اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کہنے کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو (مردود) ابوجہل اور قریش کے  
چند لوگوں نے کیا صلاح کی کہ ایک دشمنی مکہ کی ایک طرف کاٹی گئی تھی انھوں نے  
کسی کو بیچ کر اس کی بجلی (میں میں بچہ بہتا ہے اور خون) منگوائی اور آپؐ پر ان  
دی (آپؐ بچہ ہی میں ہے) حضرت فاطمہؓ آئیں انھوں نے وہ انھوں نے  
(جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے کافروں کو بھڑکے  
یا اللہ قریش کے کافروں کو بھڑکے یا اللہ قریش کے کافروں کو بھڑکے ابوبکرؓ

لے جزمہ میں ان کو جوڑنے ان کی قریش نے انھیں مہزاک قبیلہ کا، نہ ہے وہ سخت کافر تھے مسلمانوں کو ستانے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیے کھت ہوئے۔

وَعُثْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ  
بْنُ عُثْبَةَ وَأَبِي ابْنِ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبِ بَدْرٍ  
قَتْلُ قَالَ أَبُو اسْحَقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ وَقَالَ  
يُوسُفُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أُمِّيَّةُ ابْنِ  
خَلْفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ أُمِّيَّةُ أَبُو ابْنٍ وَالصَّحِيحُ  
أُمِّيَّةُ

۱۹۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ إِلَهُمُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنَهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ  
قُلْتُمْ أَوْلَكُمْ تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعُوا  
قُلْتُمْ رَعَيْتُمْ

بَابُ ۱۴ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكُفَرِ  
أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ -

۱۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَرْبَابَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرٍ وَقَالَ  
فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ -

۱ اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور ابی بن خلف ۲  
اور عقبہ بن ابی معیط سے یہ سب مردود اس صلاح میں شمار کیا تھے (عبد  
بن مسعود نے کہا خدا کی قسم میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں مرا ہوا دیکھا اور  
اسحق راوی نے کہا ساتویں شخص کا نام بھی بھول گیا اس حدیث کو یوسف بن ابی  
اسحاق نے اپنے دادا ابراہیم سے روایت کیا اس میں ابی بن خلف کی بجائے  
امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں (شک کے ساتھ) امیہ یا ابی ہے  
اور صحیح امیہ سے ملے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے  
ایوب سختیانی سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے  
کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مردود) سلام کے بل  
السام علیک یعنی آپ میں کہنے لگے میں نے ان پر لعنت کی آپ نے  
پوچھا یہ کیا میں نے کہا کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا آپ نے فرمایا کیا کہنے  
میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی دیکھ لیا (یعنی تم ہی مرو) ملے

باب سلمان اہل کتاب کو دین کی بات بتلائے  
یا ان کو قرآن سکھائے -

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر  
دی کہ ہم کو ابن شہاب کے بیٹے (محمد بن عبد اللہ) نے انھوں نے اپنے چچا ابن  
شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ نے خبر دی انکو عبد اللہ  
بن عباس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ درقل  
کو ایک خط لکھا (اس میں اسلام کی دعوت دی اور یہ بھی لکھا اگر توبہ نہ  
تو دوسری رعایا کا وبال بھی تجھ ہی پر پڑے گا ملے

۱۰ کیونکہ ابی بن خلف کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے جنگ بدر میں مارا تھا یہ حدیث ادھر کہتے بالصلوۃ میں گزر چکی ہے ۱۱ سنہ ۱۲  
صحیح مسلم کے بغیر روایات کے یہ حدیث تفصیل کے ساتھ شروع کتاب میں گزر چکی ہے اس خط میں آپ نے قرآن کی آیت بھی لکھی تھی تو باوجود اس کے اس خط کی  
مہر لکھی ہے اہل کتاب کو قرآن سکھانا امام مالک نے اس کو منع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ نے اس کو جائز رکھا ہے ۱۲ سنہ ۱۳

## بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لَيْتَ لَقِيتُكُمْ

۱۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَانُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دُوسًا عَصَصَتْ وَآيَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا أَقْبِلْ هَلَكْتُ دُوسٌ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دُوسًا وَآيَاتِ بِهِمْ-

## بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلَى مَا يُقَاتِلُونَ عَلَيْهِ-

وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَثْرَةٍ وَقِصْرٍ وَاللَّحْوَ قَبْلَ الْقِتَالِ-

۱۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْيَهُودِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَفْرُقُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونُوا مَخْتَوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فَضْطَرَةٍ فَكَتَبَ إِلَى بَيَاضَةَ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ

## بَابُ مُشْرِكِينَ كَادِلٍ مَلَانِ كَيْ لَيْتَ أَنْ كَيْ هِدَايَتِ كَيْ دُعَا كَرْنَا-

ہم سے ابو یحیٰ بن حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن ہریرہ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ طعین بن عمروؓ نے اپنے اسی یا تو سے (ساتھیوں کو لئے ہوئے) خیمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ! دوس قبیلہ والوں نے اشدوس رسول کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لئے بد دعا کیجئے لوگوں نے کہا اب دوس بنا دیتے ہیں آپ نے فرمایا اشد دوس کو ہدایت کر ان کو میرے پاس آئے

## بَابُ يَهُودٍ وَنَصْرَانِيٍّ كَوَيْلُكُمْ دَعْوَتِ دِي جَابِئِ بَابُ يَهُودٍ وَنَصْرَانِيٍّ كَوَيْلُكُمْ دَعْوَتِ دِي جَابِئِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لکھنا ایران اور روم کے بادشاہوں کو اور ایرانی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا تھے

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی اُخوش خنسا سے اُخوش کہا میں نے اس سے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا روم کے لوگ ہی خط تم سے ہیں اسی کا اعتبار کرتے ہیں، جس پر مہر لگی ہو آخر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی جو ان کو یا میں (اس وقت) اس کی پسیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں

سلہ ابو ہریرہؓ بھی دوس قبیلہ کے تھے لوگوں نے ہر ایک کی درخواست کی تھی آپ نے دُعا فرمائی ایسا ہی ہوا کہ دوس کے لوگ خوشی سے آن کر مسلمان ہو گئے یہ کوئی نہ کچھ کہنے کو جابہ بعض لوگوں نے بد دعا بھی فرمائی مگر اولیاد اللہ نے کسی دشمن کے لئے بد دعا نہیں کی تو اولیاد اللہ کا مرتبہ زیادہ ہوا اولیاد اللہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پر دروازہ و دروازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر میں ہر جگہ مل کرتے تھے جہاں دعا کا حکم ہوتا دعا فرماتے جہاں بد دعا کا حکم ہوتا بد دعا فرماتے اس وہ نکتہ بھی مل ہو گیا کہ بعض بزرگوں دعا کا مرتبہ ادنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ محمدؐ کا جو عشق کا یہ کام ہے کہ اسی کو پسند کرے یہ ہم ایسے لوگوں کا باب میں ہے کہ جو بزرگوں کا باب میں پیغمبروں کو بزرگوار کا اتنا تقرب ہوتا ہے کہ اولیاد اللہ کے پاس تک بھی نہیں پہنچ سکتے پیغمبرؐ کو کچھ کرتے ہیں برحقی و اشارہ الہی کرتے ہیں جب دعا کا حکم ہوتا ہے کہ دعا کرتے ہیں جب ہر اور سکوت کی مرضی پاتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ کا جب دعا کی مرضی پائی اس وقت دعا کی حاصل کلام تھے کہ بڑا کار مرتبہ دلایت مرتبہ سے کہیں اللہ ہے اور جس نے ولایت کو اعلیٰ کعبا ہے اس طرح فعلی کی ہے ۱۲ منہ ۱۲ امام بخاری نے یحییٰ بن شاذلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے کہ لڑو ان کے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں اور باب کی حدیث سے بھی یہ اس طرح نکلتے ہے کہ آپ نے روم والوں کو اسلام کی دعوت دینا ۱۲ منہ بعضوں نے نزدیک یہ ضروری ہے کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور بعضوں نے کہا اگر ان کو دعوت پہنچی ہو تب تو ضرور ہے دینا۔ نہ نہیں یہ مطلب باب کی حدیث سے نکلتا ہے جو لوگ کہتے ہیں دعوت ضرور نہیں دہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصلطلق کو غفلت میں جا کر لڑا



كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُودَ نَارِ سِمْشَرٍ مِنْ مَثَلِي مِنْ حُصْنٍ إِلَى إِبِلَيْسَاءَ  
 شُكْرًا لِمَا أَلَهَهُ اللَّهُ تَكَلُّمًا جَاءَهُ فِيهِ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ قَرَأَهُ لَمْ يَسْأَلْهُ هُنَا  
 أَحَدٌ مِنْ قَوْمِهِ إِلَّا سَأَلَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ  
 بِالشَّامِ فِي رَجَالٍ مِنْ ثَمَرِ بَيْتٍ قَدِ امْتَرَأَ بَارِي الْمَدِينَةِ  
 ابْنِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ  
 كَفَّارِ قَوْمِ بَيْتٍ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَوَجَدَ نَارَ رَسُولٍ يُصَوِّرُ  
 الشَّامَ فَأَنْطَلَقَ فِي دُبَابٍ صَحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِبِلَيْسَاءَ فَأَخْبَرَنَا  
 ابْنُهُ إِذَا أَهْوَجَ السُّبُحُ فِي مَجْلِسٍ لَيْلَةٍ وَعَلَيْهِ السَّجَّاحُ وَإِذَا  
 حَوَّلَهُ عَظَمَاءُ تَزُودُ فَقَالَ لِمَنْ جَاءَهُ سَهْمٌ أَيْلَهُمْ أَقْرَبُ  
 نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ بَعِي قَالَ أَبُو سَفْيَانَ  
 فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَأْتُ مَا بَيْنَكَ  
 وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّي وَكَيْسٌ فِي الرُّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدُ  
 مَنْ بَعِي عَبْدُ مَنَافٍ عَمْرِي قَالَ قِيصُ أَدْلُوهُ وَأَمَّا بَعْجَا  
 فَبَعْلُوهُ أَخْلَفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَيْفِي ثَمَّةٌ قَالَ لِمَنْ جَاءَهُ  
 قُلْتُ لَا صَحَابَةَ رَفِي سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلِ عَنِ الَّذِي  
 يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَانَ كَذِبٌ لَكِنَّ بُوَّةً قَالَ أَبُو سَفْيَانَ  
 وَاللَّهِ لَوْ لَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ صَحَابِي عَمِّي  
 الْكَذِبَ لَكِنَّ بُوَّةً حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ وَكَفَنِي اسْتَحْيَيْتُ  
 أَنْ يَأْتِيَهُ الْكَذِبُ عَمِّي فَصَدَّقْتُ ثَمَّةً قَالَ لِمَنْ جَاءَهُ  
 قُلْتُ كَيْفَ نَسَبَ هَذَا الرَّجُلِ بَيْنَكُمْ قُلْتُ هُوَ شَاوِدُ  
 نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ تَبْلُغُهُ قُلْتُ  
 لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَحْمِلُونَ الْكَذِبَ بَيْنَ نَفْسَيْكُمْ قَالُوا تَكَلَّمَ لَوْ قَالُوا

ہی ہیں) بیچا تو اس پر مدد کر کہا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا قریش  
 کوئی شخص ہو تو تلاش کر دیں اس کے آپ کا حال پوچھوں گا ابن عباس  
 کہا ابو سفیان نے مجھ سے بیان کیا وہ اس وقت قریش کے درکنی آدمی کے  
 ساتھ شام کے ملک میں تھا جو سوداگری کو وہاں گئے تھے اس نے ماہی  
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے مشرکوں میں صلح تھی ابو سفیان نے  
 کہا تم کو قیصر کا لہجہ شام کے کسی مقام میں ملا وہ مجھ کو ادیسر کے تھیوں  
 کو لیکر چلا جب ہم بیت المقدس میں پہنچے تو تم قیصر کے پاس لے گئے دیکھا  
 تو وہ دربار میں بیٹھا ہے سر پہ تاج رکھے ہوئے اس کے گرد گردوم کے سرتاج  
 جمع ہیں اس نے اپنے مترجم سے کہا ان لوگوں کو چھو ان میں اس شخص کو اپنے  
 تئیں بغیر کہتا ہے کون نزدیک کا رشتہ دار ہے ابو سفیان نے کہا میں  
 ان سب میں اس کا نزدیک کا رشتہ ہوں قیصر نے پوچھا تمہیں اور اس میں  
 کیا رشتہ ہے میں نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہے اور اس وقت قائلین  
 میرے سوا اور کوئی عبد مناف کی اولاد والا نہ تھا نیز قیصر نے کہا اس شخص کو  
 میرے پاس لاؤ اور اس نے حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے چچے ایک  
 بازو کھڑا کرو بعد اسکے اپنے مترجم سے کہنے لگا اس ساتھیوں کہو کہ میں اس  
 شخص سے اس کچھ حال پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے تئیں بغیر کہتا ہے  
 اگر یہ جھوٹ ہوئے تو کہہ دینا جھوٹا ہے ابو سفیان کہا اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہو  
 کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو قیصر نے جب آپ کا حال مجھ سے  
 پوچھا تھا میں جھوٹ کہہ دیتا مگر مجھے ہی شرم آئی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا  
 بتا دیں گے اس نے میں نے سچ سچ بیان کیا قیصر نے اپنے مترجم سے کہا  
 (پسے) اس کے پوچھو کہ وہ جو بغیر کی کا دعویٰ کرتا ہے اس کی ذات کیسی  
 میں نے کہا وہ بڑا شریف ہے (اچھے خاندان والا) کہنے لگا اچھا پھر پوچھو  
 بغیر کی کا اس پہلے تم میں کیا تھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم نے  
 اس دعویٰ سے پہلے کبھی اسکو جھوٹ بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا

۱۰۱۱ كَانَتْ مِنْ اَبَائِهِمْ مَخْلُوفَةٌ فَلَمَّا كَانَ فَاسٌ اُفْلَتْ اَسَاسُ  
 يَتِيمُونَهُ اَمْ صَعَقَا وَهَمَّ فَلَمَّا بَلَغَا مَعَقَا هَمَّ تَالِ يَتِيمُونَ  
 اَوْ يَنْقُصُونَ فَلَمَّا بَلَغَا يَتِيمُونَ قَالَ فَهَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ  
 شُحَطَةً لَدَيْنِهِمْ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِمْ فَلَمَّا قَالَ فَهَلْ  
 تَلَّتْ لَا وَحْنٌ إِلَّا أَنْ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ فَهَلْ تَخَافُ أَنْ يَغْلِبَهُ  
 قَالَ الْبُؤْسُفِينَ وَكَمْ يَكُونِي كَلِمَةً أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا أَتَقْصُصُهُ  
 بِهِ لَا آخَانَ أَنْ تَوَضَّعَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ تَأْتَلُمُونَ  
 أَوْ تَأْتَلُمُكُمْ تَلَّتْ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَكَمْ بِكُمْ  
 تَلَّتْ كَانَتْ دَوْلًا وَ سَبَّحَ إِلَهُكَ يَا عَلِيُّ الْمُرَّةَ وَتَدَالَى  
 عَلِيُّ الْخُرَى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَا مُرُونَا أَنْ  
 نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ بِهِ شَيْئًا وَنَهْنَانَا عَمَّا  
 كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا دِيَا مُرُونَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَمَلِ  
 دَلُونَا بِالْعَمَلِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لَتَرْجِعْنَا بِهِمْ  
 تَلَّتْ ذَالِكَ لَمْ تَلْ لَهُ إِيَّايَ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ  
 فَيَكُمُ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ دُوسِبٌ وَكَذَلِكَ الْإِسْلَامُ  
 بُعِثْتُ فِي نَسَبٍ قَوْمَهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ  
 مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَكَ فَرَعَمَتْ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ  
 أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ تَلَّتْ رَحِمَ يَأْتَلُمُ الْقَوْلُ  
 قَدْ قِيلَ قَبْلَكَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَهْمُونَ بِالْكَذِبِ  
 قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا تَأَلَّ فَرَعَمَتْ أَنْ لَا نَعْرِفَتْ أَنَّهُ  
 لَمْ يَكُنْ يَكْذِبُ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ  
 وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِمْ مِنْ قَبْلِكَ فَرَعَمَتْ  
 أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِمْ مَلِكٌ تَلَّتْ يُطْلَبُ  
 مَلِكٌ آبَائِهِمْ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافَ النَّاسِ  
 يَتِيمُونَ أَمْ

اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرے ہیں کہا نہیں کہنے لگا اچھا  
 بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی کرے ہیں یا غریب لوگ جس نے کہا  
 غریب لوگ کہنے لگا اچھا اس کے تابعدار لوگ روز بروز بڑھ رہے ہیں یا  
 کم رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں کہنے لگا اچھا کوئی ان میں ایسا بھی تو  
 جو اس کے دین میں اگر پھر اس کو برا جان کر پھر گیا ہو میں نے کہا نہیں کہنے  
 لگا اچھا وہ دغا بازی (دھوکہ دہی) کرتا ہے میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم سے اور  
 اس ایک مدت تک صلح ٹھہری ہے دیکھئے وہ اس میں دغا بازی کرتا ہے  
 ہم کو تو ڈر ہے ابوسفیان نے کہا بس اس سوا اور کوئی بات آپ کی برائی  
 کی مجھ کو نہیں ملی جو میں شریک کرتا اور مجھ کو اس پر اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے  
 کا ڈر نہ ہوتا کہنے لگا اچھا تم سے اس کبھی لڑائی ہوئی ہے میں نے کہا ہاں  
 ہوئی ہے کہنے لگا پھر لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے میں نے کہا ڈولوں کی  
 طرح کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس پر کہنے لگا  
 اچھا وہ تم کو حکم کیا دیتا ہے میں نے کہا وہ یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ ہی کو ایسے  
 پور جو اس کا ساتھی کسی کو نہ بناؤ اور ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے آئے  
 ہیں ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور ناز و صدقہ پاکدامنی و عذر و نانی  
 امانت داری کا بھی حکم دیتا ہے جب فیصلہ یہ باتیں پوچھ چکا تو اپنے ترجم  
 کہنے لگا اس شخص سے کہو میں نے تجھ سے اس کی ذات پوچھی تو نے کہا وہ بڑا شریف ہے  
 اور پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا یہ  
 دعویٰ تم لوگوں میں اس پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو نے کہا نہیں اس میں طلب  
 یہ تھا کہ اگر اس پہلے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو میں خیال کرتا یہ اگلی  
 بات کی پیروی کرتا ہے جو اس پہلے کسی جاکے ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس  
 سے پہلے تم نے کبھی اسکو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں اس میں یہ نکال کر جب  
 وہ ہندون جھوٹ نہیں لگاتا تو اللہ پر کیوں جھٹ لگائے لگا اور میں نے تجھ سے پوچھا اس  
 باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرے تو نے کہا نہیں اس میں طلب تھا کہ اگر اس کا باپ  
 دادا میں سے کوئی بادشاہ گذرا ہو تو میں کہوں کہ وہ پیغمبر کا دعویٰ کئے اپنے باپ دادا

ضُعْفًا وَهُمْ فَرَعَمَتْ ضُعْفًا وَهُمْ اتَّبَعُوا وَهُمْ اتَّبَعَ  
الرَّسُولَ وَاسْأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ  
فَرَعَمْتُ أَنفُسَهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ  
حَقٌّ أَيْتَمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخَطَةً  
لِلَّيْتِمِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا  
فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلُطُ بِشَيْءٍ  
الْعُلُوبِ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ  
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا يَغْدِرُ وَنَدَى  
سَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَرَعَمْتُ أَنْ نَدَى  
فَعَلَ وَإِنْ حَرَبَكُمْ وَحَوْبَهُ تَكُونُ دُونَكَ أَلَا  
عَلَيْكُمْ الْمَرَّةُ وَنَدَى الْوَنَ عَلَيْهِ الْأُخْرَى وَكَذَلِكَ  
الرَّسُولُ تَبَتَّلَى وَتَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ  
بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ يَا مَعْرُوفُ تَعْبُدُ اللَّهَ  
وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَبَيْنَكُمْ عَمَلًا كَانَ يَعْبُدُ  
أَبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقْلِ  
وَالْوَقَارِ بِالْعَهْدِ وَادِّعِ الْأَمَانَةَ قَالَ وَهَذِهِ  
صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ  
لَمْ أَظُنْ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَإِنْ يَأْكُلُ مَا خَلَّتْ حَقَائِقُ شَيْءٍ  
أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعٌ قَدْ فُتِيَ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرَجُوهَا  
أَخْلَصَ إِلَيْهِ لَجَسَمَتْ لِقِيَّةٌ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ  
لَعَسَلْتُ قَدْ مَيَّنَ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِي كِتَابَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ قَدْ أَفْلَحَ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولِهِ  
إِلَى هَرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى

حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا بڑے آدمی اس کے پیروں میں یا غریب  
لوگ تو نے کہا غریب لوگ اور پیغمبر کے پیروں (پہلے) ایسے ہی لوگ جوتے ہیں اور میں نے  
تجھ سے پوچھا اس کے تابع دار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا بڑھ رہے  
ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت گذرتی ہے پورے جوتے تک اور میں نے تجھ سے پوچھا  
کیا کوئی اس دین میں اگر پھر برا کچھ کرے گا پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں ایمان کی  
حال ہے جب اس کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں کھلتی) کوئی اس کو  
برا نہیں جانتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ دغا کرتا ہے تو نے کہا نہیں اور پیغمبر  
ایسے ہی ہوتے ہیں دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم کی اس  
لڑائی ہوئی تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور لڑائی کا انجام دونوں طرح ہوتا ہے  
کبھی وہ تم پر غالب ہوتا ہے کبھی تم اس پر غالب ہوتے ہو اور پیغمبر کا لفظ  
(دنیا کی مصیبتیں ڈال کر) اسی طرح امتحان کرتا ہے پھر اخیر میں ہی کامیاب  
ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ  
کو پوجنے کا اس کے ساتھ شریک نہ کرنا اور تمہارے باپ دادا جن کو پوجتے  
تھے ان کو پوجنے سے منع کرتا ہے اور تم کو فدا اور صدقہ اور پاک راسی اور وعدہ  
وفائی اور امانت داری کا حکم دیتا ہے تو وہ پیغمبر جس کو میں جانتا ہوں کہ وہ  
نیکے کا ایسا ہی ہوگا مگر مجھ کو یہ گمان تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں ہوگا (یعنی  
عربوں میں) اب تو جو کہتا ہے وہ اگر سچ ہے تو وہ زمانہ قریب ہے جب تک پیغمبر  
اس ملک کا مالک ہو جائیگا جو اس وقت میرے پاؤں تلخ ہے (یعنی شام کے  
ملک کا اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں اس تک نہ پہنچ جاؤں گا تو میں ضرور  
اس ملنے کی کوشش کرتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا ہے  
(مذمت کرتا) ابوسفیان نے کہا پھر قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط  
منگوا یا وہ پڑھا گیا اس میں یہ لکھا تھا شریعت اللہ کے نام سے جو بہت  
مہربان ہے رحم والا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے  
ہر قتل کو معلوم ہو جو روم کا رئیس ہے جو سیدھے رستے پر چلے اس کے

۱۱ یعنی اگلی آسمانی کتابیں دیکھ کر ۱۱۷۷ھ سحرانہ دنیا کے بادشاہ سکاہم میں کردین کے بادشاہ بونک پاؤں دھوئیں ان کے خادم میں ۱۱۷۷ھ



مَا بَعْدُ فَإِنِ ادْعَوْكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ اسْلِمْ  
تَسْلِمًا وَسَلِمٌ بِوَيْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنِ  
تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا هَلْ كُتِبَ  
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٌ بَيْنُنَا وَبَيْنَكُمْ أَن لَّا  
نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نَشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ  
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا  
فَهَوِّلُوا أَيْمَهُمْ وَارْيَا تَا مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سَعْدٍ  
فَلَمَّا أَنْ قُضِيَ مَقَالَتُهُ عُلَّتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ  
حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَفْظُهُمْ فَلَا  
أَدْرَى مَاذَا قَالُوا وَارْمِدْنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ  
خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ أَمْرُ  
أَمْرًا بِنِ إِيَّيْ كِبَشَةَ هَذَا أَمْلِكُ بَيْنِي الْأَصْغَرُ  
يَخَافُهُ قَالَ أَبُو سَعْدٍ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَرِيلاً  
مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيُظْهِرُهُ عَنِّي أَدْخَلَ اللَّهُ  
قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَرِهٌ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ الْقَعْنَبِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِيُّ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ  
رَجُلًا يَقْتُمُ اللَّهَ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ  
لِذَلِكَ أَنَّهُمْ يُعْطَى فَقَدْ وَكَلَهُمْ يَرْجُو  
أَن يُعْطَى فَقَالَ آيْنٌ عَلَى فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ

اسلام انہی بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو  
سلامت رہیگا اشد تجھ کو دوسرا نواب کا اگر تو مسلمان نہ ہو تو غریب عیت  
کا بھی گناہ تجھ پر پڑے گا اور (سورہ آل عمران کی) یہ آیت تھی کتاب والوس  
بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ  
پو میں اور اسکا ساجھی کسی کو نہ بنائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں کوئی ایک  
دوسرے کو خدا نہ ٹھہرائے (اس کی ہر بات بلا دلیل مان لے، پھر اگر کتابی  
یہ بات نہ مانیں تو مسلمانوں تم کہو گواہ رہنا ہم تو اللہ کے (تا بعد میں  
ابوسفیان نے کہا جب جسے یہ گفتگو کر چکا تو اس کے گرد و جردم کے سردار  
بیٹھے تھے انھوں نے پکارا کیا غل عجایا میں ان کی بات نہیں سمجھا اور ہم کو باہر  
چلے جانے کا حکم دیا گیا ہم باہر گئے گئے جب میں باہر نکلا اور اپنے ساتھیوں  
تنہا ہی ہوئی تو میں نے ان سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے (یعنی صاحب کا) بڑا  
درجہ ہو گیا بنوا صغیر (دوسروں) کا اس سے ڈرتا ہے ابوسفیان نے کہا  
خدا کی قسم اس درد سے میں ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے میرا دل بھی اسلام پر لگا  
دیا اور پہلے میں اسلام کو برا جانتا تھا سہ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی  
حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے زبیر کے  
دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں کل دن رازی کا  
جھنڈا ایسے شخص کو دے گا جس کے ہاتھوں اشد خیر فتح کرانے کا یہ سن کر لوگ  
کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ کس کو جھنڈا ملتا ہے صبح کو سب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید تھی مجھ کو جھنڈا ملیگا  
آپ نے پوچھا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں

سہ کیونکہ ابوسفیان رومی زبان نہیں جانتا تھا ۱۲ سنہ ۶۳۵ء یہ حدیث پہلے پارہ کتاب بدر الوسی میں گزر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ سنہ  
۶۳۵ء ایک روایت میں ہے کہ وہ بڑا حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوکبشہ صدیق کو جھنڈا دے کر بھیجا  
لیکن خیر کا قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمر کو بھیجا جب بھی وہ قلعہ فتح نہیں ہوا تب یہ حدیث فرمائی ۱۲ سنہ

فَأَمَرَ فِدْعَى لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ  
حَتَّى كَانَتْهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ نَقَاتَكُمْ  
حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكَ  
حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى  
الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ  
فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدَى بِكَ سَرَجُلٌ وَاحِدٌ  
خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُبَيْدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يَغْرُ حَتَّى  
يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ فَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ  
أَذَانًا غَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَتَزَلْنَا خَيْبَرَ  
لَيْلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ مُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بَنَاءَ.

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنْ مُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَ هَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا  
جَاءَ قَوْمًا بِأَيْلٍ لَا يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا  
أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِسَاحَتِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا  
دَاوَدَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ  
إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَابُهُمْ لَمَنْ دَرَسَ.

آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ وہ آئے آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا  
دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے کچھ عارضہ ہی نہ تھا حضرت علیؓ نے پوچھا  
ہم ان کو کیسے پہنچانے کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں آپ نے  
فرمایا دردم لے جب تک ان کے مقام تک پہنچ جائے پھر ان کو اسلام کی  
دعوت دے اور جو باتیں ان کو کرنا ضروری ہیں وہ بتلا دے قسم خدا  
کی اگر تیری وجہ سے ایک آدمی دین کے سچے رستے پر آجائے وہ  
تیرے حق میں لال لال اور ٹول سے بہتر ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سند بنی نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ بن  
بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحق نے انھوں نے حمید سے انھوں نے کہا میں نے  
انسؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر  
جہاد کرتے تو ان پر صبح تک لوٹ (پوٹ حملہ) نہ کرتے صبح کو اگر ان لوگوں میں  
اذان سننے تو ان کو نہ لوٹتے (کیونکہ وہ مسلمان نکلتے) اور اگر اذان کی آواز  
نہ سننے تو صبح ہو جانے پر ان کو لوٹتے انسؓ نے کہا ہم خیبر میں رات کو جا کر  
پہنچے دوسری سہل اور ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن  
جعفر نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے دھیر دی حارث بن ابی سفیان کی۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے  
حمید سے انھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف  
نکلے وہاں رات کو پہنچے آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح ہوئے تک ان کو  
نہ لوٹتے خیبر صبح ہوئی تو صبح کو یہودی پھاڑے تو کھریاں لے کر نکلے۔

(زرارعت پیشہ تھے) جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو بے لگے محمدؐ میں قسم خدائی  
محمدؐ شکر سمیت آن پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر غیر تہرج،  
خواب مرا ہم لوگ (پہنچے یا مسلمان) جہاں کسی قوم کے آنگن میں آتے جو  
لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔

لے ہیں کہ زہر باب کا ہے۔ لے لال و نہ عرب میں کالے اور بونے زیادہ تھی ہوتے ہیں «منہ سٹہ یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو لڑائی کے لئے دعوت کو شرط سمجھتے ہیں»

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ  
أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ  
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مَنِّ نَفْسِهِ وَمَالَهُ  
إِلَّا بِحَقِّهِ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ رَوَاهُ عُمَرُو بْنُ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۲۷ مَنْ أَرَادَ غَزَا وَهُوَ فَوْزِيٌّ بِغَيْرِهَا  
وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْحَيْسِ.

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
كَعْبٍ وَكَانَ فَائِزًا كَعْبٌ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ  
بْنِ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ  
غَزَاةً إِلَّا وَذِي بِغَيْرِهَا.

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا أَبُو تَسْلَمٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ  
سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْمِيزًا يَرِيدُ غَزَاةً يَغْزُوهَا إِلَّا نَزَلَ  
بِغَيْرِهَا سَنَى كَانَتْ غَزَاةً تَبُوكُ فَعَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ  
لِيَهْدِيَهُ وَسَلَّمَ فِي حَرْبٍ شَدِيدٍ وَسَقَبَلِ سَفَرًا بَعِيدًا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا کہ ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں کے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہا تو اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچالیا مگر کسی حق کے بدل دجیسے عدا یا قصاص میں ہیں اور ان کا حساب اللہ پر ہے گا اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

باب لڑائی کا مقام چھپانا دوسرا مقام بیان کرنا اور  
جمعرات کے دن سفر کرنا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب اپنے باپ کعب کو کھینچ کر چلا یا کرتے رجب وہ اندھے ہو گئے تھے وہ کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا جب غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے آپ کے ساتھ نہ جاسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد کا قصد فرمانے تو مصلحت کے لئے دوسرا مقام بیان کرتے تھے

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کم اتفاق ہوتا کہ کسی جہاد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں جب غزوہ تبوک کو جانے لگے تو ان دنوں سخت گرمی کے دن تھے اور سفر بھی دور دراز جنگل کا دشمنوں کی تعداد بہت تھی اس لئے آپ صاف صاف مسلمانوں سے بین

اسے عمر کی روایت کو کتاب الزکوة میں اور ابن عمرؓ کی روایت کو کتاب الایمان میں خود امام بخاری نے نقل کیا ۱۱۷۷ تا کہ دشمن کو غرہ ہو وہ اپنا بندوبست کرے ایسے مقام میں محوث بر لٹا بھی درست ہے ۱۲۷

قَالَ رَأَى اسْتَقْبَلَ غَزْوَهُ وَكَثِيرٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
- لَمَّا تَهَيَّأُوا أَهْبَاءَهُ عَدُوَّهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِ  
الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ  
يَقُولُ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ فِي غَزْوَةِ بَنِي  
دَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ -

**بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ -**

۲۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ  
أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِنِي الْحَلِيفَةِ دُكْنَيْنِ سَمِعَهُمْ  
يَصْرُخُونَ بِمَا جَمِيعًا -

**بَابُ الْخُرُوجِ إِخْوَالِ الشَّهْرِ -**

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِخْمَسَ  
بَقِيَيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَدْبِعِ  
لِيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ -

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

سُورِيَا وَكَرَبُوكَ بِرَجَانَا جَانِبَنَا يَوْمَ اتَّكَدَ دِهَاقُ شَمْنُكَ سَقَابِلُكَ مَوَافِقُ تَبَادُرِي  
کریں اور جس طرف جانا چاہتے تھے وہ کہہ دیا اور عبداللہ بن مبارک نے  
یونس سے روایت کی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن کعب بن  
مالک نے خبر دی کہ کعب بن مالک کہتے تھے کہ ایسا ہوتا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلیں

مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہ امام ہم سے ہشام بن  
یوسف نے کہا کہ کو عمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے  
عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے انھوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے اور آپ کو یہ پسند  
تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں -

**باب ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا**

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ امام ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے  
ایوب سختیانی سے انھوں نے ابو نضار سے انھوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں (اور حج کے لئے  
سفر کیا فد الحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا) اور میں  
لوگوں کو سنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا اسرام پکار رہے تھے -

**باب چاند کے اخیر پر سفر کرنا**

اور کریم بن ابی جاس نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج  
وداع کے لئے مدینہ سے اس وقت نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی  
تھے (یعنی کے دن) اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذی الحجہ کے چار دن  
گزر چکے تھے -

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے  
یحییٰ بن سعید سے انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے انھوں نے حضرت عائشہ

۱۔ ایک حدیث میں ہے بارک اللہ یوم السبت والخیس اسی لئے علوانے ہفتہ یا جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلتا سنوں رکھا ہے ۲۔ سنہ  
۳۔ یعنی یہ جائز ہے کچھ براہین جیسے بعضے جاہل سمجھتے ہیں کہ چاند کے عروج میں سفر کرنا چاہیے نہ نزل میں ۴۔ سنہ ۵۔ یہ حدیث کتاب الحج میں موصول ہے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ اَنْهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ حَتَّى  
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَنِ لَيْلٍ  
بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تُرَى إِلَّا الْحَبَمَ فَلَمَّا  
دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَأَتْ  
بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحْلِلَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْوِ بِمَكَّةَ  
فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ تَحَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الزَّوْجِ قَالِ يَعْنِي قَدْ كُرِ  
هَذَا الْحَدِيثُ لِلْقَائِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَيْتُ  
رَأَيْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ -

سے سنا وہ کہتی تھیں ہم رحمتہ الوداع کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ جب نکلے اس وقت ذیقعد کی پانچ راتیں باقی رہی تھیں لیکن  
چاند ۲۹ کا ہو گیا تو چارہ ہی باقی تھیں اور ہمارا قصد حج ہی کا تھا جب ہم  
مکہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص  
اپنے ساتھ کسر بانی نہ لایا ہو وہ جب طواف اور سعی کر چکے تو اگر ہم  
کھول ڈالے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ذبح کر کے دوسری تاریخ لوگ گائے  
کا گوشت ہمارے پاس لائے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے دگائے کسر بانی کی بجائی بن  
سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی ہے  
انہوں نے کہا خدا کی قسم عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث  
بیان کی۔

گیارہواں پارہ تمام ہوا۔ اب بارہواں پارہ شروع  
ہوتا ہے الشرائع کو پورا کرے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْحَادِي عَشَرَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ  
الثَّانِي عَشَرَ انْشَاءً اللهُ تَعَالَى -

## باب ۱۲ بارھواں پارہ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدَّ يُدْ أَفْطَرَ قَالَ

سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

أَبْنِ عَبَّاسٍ وَسَاتِي الْحَدِيثِ.

بَابُ التَّوَدُّيعِ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ يَكْرِ عَنْ

سَلَمَانَ بْنِ يسلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ

بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ

فَوَقَّعَ لَنَا لَقِيَهُمْ فَلَا نَأْوِي وَلَا نُلْجِئُ مِنْ قَرْنَيْنِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب رمضان کے مہینے میں سفر کرنا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

مجھ سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے) رمضان کے مہینے

میں (مدینہ سے) نکلے اور روزہ بھی رکھتے رہے یہاں تک کہ کدبدا ایک

مقام ہے مکہ سے دو منزل پر پہنچے وہاں زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ

نے ابن عباس سے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی

باب مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا

اور عبید اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو سہ عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے

بکیر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک حج میں بھیجا تھا اور قریش کے آدمیوں

کا نام لے کر یہاں اسود اور نافع بن عبد مرکاب فرمایا اگر ان کو پانا تو آگ میں

لے اس منہ کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ عبید اللہ سے سماع کی اس میں زہری نے تصریح کی ہے وہ پہلی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے جیسے نسخوں میں یہاں آخری

عبادت زادہ ہے امام بخاری نے کہا زہری اور ان کے ہم مذہبوں کا یہی قول ہے کہ رمضان کے اثنائیں سفر پیش ہونے سے انتظار درست نہیں ہوتا اور چاہئے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر فعل کو یا جائے یعنی آخری فعل ایک یہ ہے کہ آپ نے کدبدا کی خبر کیا تو معلوم ہوا کہ رمضان میں اگر سفر پیش آئے تو افطار

کرنا درست ہے اس مسئلہ کا بیان اوپر کتاب الصوم میں گذر چکا ہے یہاں اس حدیث کے لائن سے اس شخص کا رد منظور رہے جس نے رمضان میں سفر مکرر رکھا ہے

۱۲ منزل یعنی سفر کے وقت رخصت کرنا سنت ہے خواہ مسافر مفیم کو رخصت کرے یا مقیم مسافر کو اور حدیث سے پہلا اثر ثابت ہوتا ہے اور دوسرے کو اس پر قیاس

کر کے بھی ۱۲ منزلہ اس کو نساوی اور اسماعیلی نے نقل کیا اور خود امام بخاری نے بھی مکرر دوسرے طور سے ۱۲ منزلہ ہی کے سرور جز بن عمر اسلمی سے ۱۲ منزلہ یا بیار اور

خالد جیسے اہل ہشام نے نقل کیا یا بیار اور نافع بن قیس جیسے بلاذری نے نقل کیا ان مردوں نے حضرت زینب آپ کی صاحبزادی کو راہ میں ایک برچہ سے ٹھونسنا

مالان کا حمل گر گیا ایسے برہمناشوی کو جو غریب عورتوں پر حملہ کریں سخت نزاوینا چاہئے اس لئے آپ نے آپ کے گلے میں جلانے کا حکم دیا پھر قتل کا حکم دیا ۱۲ منزلہ

جلا دینا ابوہریرہؓ نے کہا پھر ہم آپؐ پاس رخصت ہونے کو آئے جب سنا  
گئے تو اپنے فرمایا پہلے میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ ان دو شخصوں کو آگ  
میں جلا دینا لیکن آگ اشدہی کا غذا ہے آگ میں جلا نا اسی کو سزاوار  
ہے تم کو ان کو پکڑو یا دھو تو قتل کرو ان سے

باب امام ربا دشاہ یا حاکم کی اطاعت کرنا۔

ہم سے سعد بن مسرہ نے بیان کیا کہ ہم سے عیسیٰ قطان نے انھوں  
عبداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن عمر  
سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند درج ہے  
محمد بن صباح نے بیان کیا کہ ہم سے اسمعیل بن زکریا نے انھوں نے عبداللہ  
سے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ربا دشاہ یا حاکم کی بات سنا اور حکم ماننا ضرور ہے۔  
(داجب) جب تک خلاف شرع نہ ہو اگر شرع کے خلاف حکم  
دیا جائے تو نہ سنا جائیے نہ ماننا ہے

باب امام دیا بادشاہ اسلام کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس  
کو اپنا بچاؤ کرنا۔

ہم سے ابوایمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن خیبر دی کہ ہم سے ابوہریرہؓ  
نے بیان کیا ان سے اعرج نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انھوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے ہم لوگ گور دنیا میں پیچھے  
آئے ہیں لیکن (آخرت میں سب سے) آگے ہوں گے اور  
اسی سند سے روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا

مَتَاهُمَا فَرَّقُوهُمَا يَا لَتَارَقَالَ ثُمَّ آتَيْنَا نُوحًا  
جَيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي لَكُنْتُ أَمْرُكُمْ  
أَنْ تَحْرِقُوا فَلَمَّا وَقَدْنَا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّاسَ لَا  
يُعَذِّبُ هَذَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهَا فَاقْتُلُوهُمَا  
بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ تَأْمُرُ  
يَوْمَ مَرَبَا لِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ  
فَلَا تَسْمَعُ وَلَا طَاعَةَ۔

بَابُ يَفْقَهُ مِنْ دَرَجَةِ الْإِمَامِ  
وَيَسْتَقْبَلُ بِهِ۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَّ الْأَعْمَشَ حَدَّثَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ الْفِرْدَوْسِ  
السَّابِقُونَ وَهَذَا الْإِسْنَادُ مِنْ أَطَاعَتِي

۱۔ معلوم ہوا کہ اگر آپؐ میں جلا نا حرام ہے پسے اپنے اپنی رائے سے حکم دیا تھا پھر وحی آئی ہوگی تو آپؐ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا قسطلانی نے کہا پتو یا کھٹل  
کا بھی انکار میں جلا نا مکروہ ہے اسی حدیث کی رو سے میں کہتا ہوں حضرت علیؓ سے لوطی کا جلا نا منقول ہے اور شاندان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوا اور غزین  
کی حدیث میں جو آپؐ کے گرم سلامیاں آنکھوں میں چلوائیں وہ قصاصات یا منسوخ ہے وائداعلم ۱۲ منہ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لا طاعة  
لخلق في معصية الخالق بڑا بادشاہ حق تعالیٰ ہے اس کے حکم کے خلاف میں کسی کا حکم نہ مننا چاہیے اگر کوئی بادشاہ خلاف شرع کام کا حکم دے  
تو اس کو کھانا چاہیے مانے تو بہتر درجہ مسلمانوں کو مل کر ایسے نالائق بادشاہ کو معزول کرنا چاہیے امام حسین علیہ السلام ہی فرطے تھے کہ یہ بد حکام  
شرع کے خلاف ہیں اور اسی وجہ سے مرے تک اس کی اطاعت قبول نہ کی اہل حدیث اپنے امام کے طریق پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے ۱۲ منہ

فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهُ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى  
اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ  
يَعْصِي الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ  
جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ  
فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ  
بِذَلِكَ أَجْرًا فَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ  
عَلَيْهِ مِنْهُ۔

**باب ۵۱ البیعة فی الحرب إن لا یفرؤا**  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ  
۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَارِغِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَلَمَّا أَجْمَعْنَا مَنَا اثْنَانِ  
عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً  
مِنَ اللَّهِ فَسَأَلْتُ نَارِعًا عَلَى أَيْ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ  
عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ۔  
۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ مَعْمَرٍ

جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی  
کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمان (حاکم کی بات مانی اس نے  
میرے بات مانی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی  
کی اور امام (یا بادشاہ اسلام) دین کی سپرے اُس کی آڑ میں (یعنی اس کے  
ساتھ ہو کر لڑنا چاہیے اور اس کو بچا کر (دین کو یا سب مانوں کو) بچانا  
چاہیے اگر وہ اللہ سے ڈرے گا اور انصاف کرے گا تو اس کا ثواب ملے گا  
اور اگر بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔

**باب ۵۲ لڑائی میں بھاگنے پر بعضوں نے کہا مرجانے پر بیعت کرنا**  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۃ فتح) میں فرمایا بیشک اللہ ان مسلمانوں  
سے راضی ہو چکا جب وہ درخت (شجرہ) (مضوان) کے تلے تجھ سے بیعت کرے  
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انھوں نے  
نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر سے انھوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دوسرے  
سال جو لوٹ کر آئے تو ہم میں سے دواؤمیں کی لڑنے بھی ایک نہیں ہوئی  
کہ یہی وہ درخت ہے (کیکر یا ببول کا) جس کے تلے ہم نے بیعت کی تھی  
یہ اللہ کی رحمت تھی جویریہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا آپ نے صحابہ  
سے کس بات پر بیعت لی تھی مرجانے پر انھوں نے کہا انہیں صبر پر  
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے درمیں نے کہا ہم سے عمر  
بن محیی نے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے عبداللہ بن زید سے انھوں

یعنی امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہوتی ہے کوئی کسی پر ظلم نہیں کرنے پاتا دشمنوں کے حملے سے اسی کی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے تو اس بچاؤ کو قائم رکھنا  
چاہیے اس کی رد کرنا چاہیے ۱۲ مسئلہ رعایا اس کے گناہ میں ڈیکڑی جائے گی اگر رعایا مجبور ہو اور اس کو معزول نہ کر سکتی ہو ۱۱ مسئلہ مراد وہ  
بیعت ہے جو صحابہ نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی یہ ایک ہزار پانسو چالیس آدمی تھے سلمہ بن اکوع بھی ان میں تھے  
وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مرے پر بیعت کی تھی یعنی مرے نکڑ لڑائی سے منہ نہ موڑنے پر ۱۲ مسئلہ بلکہ ہر ایک آدمی الگ الگ ایک ایک درخت  
کو بتلاتا تھا کہ یہ درخت تھا دوسرا کہتا تھا نہیں یہ درخت تھا اللہ تعالیٰ کی اس میں کچھ حکمت تھی اور اس درخت کو بھلا دیا ورنہ جاہل  
لوگ اس کی تعظیم یا پرستش کرتے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ ایک درخت کی زیارت کو آتے جاتے ہیں اس کو شجرہ مضوان سمجھ کر اپنے  
اس کو کشتاؤں ۱۲ مسئلہ یعنی لڑائی میں ثابت قدم رہیں گے بھاگیں گے نہیں دونوں کا مطلب ایک ہی ہے جیسے آگے کی روایت میں آتا  
ہے کہ موت پر بیعت کی ۱۲ مسئلہ



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَوْثِ أَنَا  
أَيْ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى  
السُّورَةِ فَقَالَ لَا بُدَّ لِي عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۱۵ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَ  
النَّاسُ قَالَ يَا بَنُ الْأَكُوْعِ الْأَبْيَاحُ قَالَ قُلْتُ قَدْ  
بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَابْصُرْ فَمَا يَعْتَمُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا  
مُسْلِمٍ عَلَى إِي شَيْءٍ كُنْتُمْ تَبَايَعُونَ يَوْمَئِذٍ  
قَالَ عَلَى السُّورَةِ.

۲۱۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ  
يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْإِيمَانِ مَا يَقِينًا أَبَدًا

فَاجِبَا بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَالْكَرَامِ الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرَةُ.

۲۱۷ - حَدَّثَنَا سُحُبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ  
مُحَمَّدَ بْنَ قَبِيْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ  
عَنِ الْمُجَاشِعِ رَضِيَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا جب حرہ کا زمانہ آیا تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا  
عبداللہ بن حنظلہ جو انصار کے سردار تھے (لوگوں کو بیعت کر رہے  
ہیں انہوں نے کہا موت پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور  
کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ابی عبیدہ انہوں  
سلم بن اکوع سے انہوں نے کہا میں نے (حدیبیہ کے دن) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں ایک درخت کے سایہ میں چلا گیا  
جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا ..... اکوع کے بیٹے تو بیعت  
نہیں کرتا میں نے کہا یا رسول اللہ میں بیعت کر چکا ہوں آپ نے فرمایا  
پھر یہی میں نے دوسری بار پھر آپ سے بیعت کی یزید نے کہا میں نے سلم  
سے پوچھا ابوسلمہ یہ ان کی کنیت ہے تم نے اس دن کس بات پر بیعت  
کی تھی انہوں نے کہا مرجانے پر (اور کس بات پر)

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید  
انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے  
دن شہر پڑھتے تھے

ہم تو پیغمبر محمد سے یہ بیعت کر چکے

جان جب تک بے لڑیں گے کافر تک ہم ہمارا

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا یہ شعر پڑھے۔ فائدہ  
جو کچھ کہے وہ آخرت کا فائدہ بخش دے انصار اور یہابیوں کو لے خدا

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا  
انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو عثمان (رہمدی) سے انہوں نے مجاشع  
بن مسعود سلمی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اور میرا

یعنی شہر میں یزید پلید اس وقت حاکم تھا اس کا قصد یہ ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ اور کئی مدینہ والے یزید کو دیکھنے گئے اس کے حوالت ناشائستہ یعنی  
خلاف شرع پائے تو مدینہ والوں نے اس کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو سردار بنا کر ایک حکم الشان لشکر مدینہ پر  
ردان کیا اس لشکر نے وہ وہ علم مدینہ والوں پر کئے کہ خدا کی پناہ ایک ہزار سات سو معتبر صحابہ اور تابعین کو قتل کیا اور دس ہزار عام لوگوں کو اور عورتوں اور  
بچوں کو بھی زندہ نہ چھوڑا کئی روز تک ہم محترم میں ناز نہیں ہوئی وہاں گھوڑے بڑھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذماج مطہرات کا بھی کچھ خیال نہ کیا ان گھوڑوں کی

أَنَا وَارْحَى فَقُلْتُ بَايَعْنَا عَلَى الصَّحْرَةِ  
فَقَالَ مَضَيْتِ الْهَجْرَةَ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ  
عَلَامَةُ بَايَعْنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ  
وَالْجِهَادِ

باب ۱۵۵ عَزَمَ الْإِمَامُ عَلَى النَّاسِ  
فِيمَا يُطِيقُونَ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ  
فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أُرَدُّ عَلَيْهِ  
فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤَدِّيًا تَشِيْطًا يَخْرُجُ  
مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَارِ يَفْعِزُهُمْ عَلَيْكَ  
فِي أَشْيَاءَ لَا تُخَصِّصُهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا  
أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَا كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَى أَنْ لَا  
يَعَزِّمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ  
وَأَنْ أَحَدٌ كُنْ يَزَالُ يَخْبُو مَا نَفَعِي  
اللَّهُ وَرَأَى أَشْكًا فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ  
رَجُلًا فَشَفَّاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ  
أَنْ لَا تَجِدُوهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا غَبَوُ

بجائی و مجال دو دنوں آئے جب مکہ فتح ہو چکا تھا میں نے کہا میں  
ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو جو لوگ  
ہجرت کر چکے انہی کے لئے گزر گیا میں نے کہا تو پھر کس بات پر آپ  
ہم سے بیعت لیتے ہیں آپ نے فرمایا اسلام اور جہاد پر  
باب بادشاہ کی اطاعت نہیں تک واجب جہاں تک  
تک ہو سکے (ممكن ہو)

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے  
منصور سے — انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبد اللہ  
بن مسعود نے کہا آج میرے پاس ایک شخص آیا (نا معلوم) اس نے  
ایک بات پوچھی جس کا جواب میں نہیں سمجھا کیا دوں وہ کہنے لگا  
بتلاؤ تو ایک شخص زبردست (یا ہتھیار بند) خوشی خوشی ایک مسلمان  
افسر کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا اب وہ افسر ایسی ایسی باتوں کا  
حکم دینے لگا جو اس سے نہیں ہو سکتیں میں نے کہا خدا کی قسم میں  
نہیں جانتا تجھے کیا جواب دوں گے مگر اتنا کہتا ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ جہادوں میں رہے آپ جس کام کے لئے ہم کو ایک ہی  
بات پہنچی طور سے حکم دیتے تو ہم (فوراً) بجا لاتے اور تم میں سے ہر شخص ہمیشہ  
اچھا رہے گا جب تک اللہ سے ڈرتا رہے اور جب اس کو کسی بات میں شک  
ہو کر جائز رہے یا ناجائز تو کسی (عالم) شخص سے پوچھ لے وہ اس کی تسلی  
کرنے لگا اور وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے عام لوگ (جن کے فتوے سے  
تسلی ہو یعنی صحابہ) نہ پاؤ گے قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود  
نہیں جو دنیا باقی ہے (یا جو گذر گئی) اس کی مثال ایسی ہی بیان کرتا ہوں

لے حالانکہ جواب کچھ مشکل تھا مگر ابن مسعود زمانہ کی خرابی سے ڈرے اگر یہ کہہ دیں کہ افسر کے حکم کی اطاعت ضرور نہیں ہے تو لوگ اس فتوے کا بہانہ کر کے "اجی کام میں  
بھی اپنے افسروں کی نافرمانی شروع کر دیں اور سارا انتظام درہم برہم ہو جائیگا اگر یہ کہیں کہ ہر بات افسر کی ماننا ضرور ہے تو شروع کے برخلاف ہوتا ہے کیونکہ اگر بیعت  
کا روئے جہاں تک ممکن ہو اور معصیت نہ ہو وہیں تک افسر کی اطاعت لازم ہے ۱۲۔ عبد اللہ بن مسعود نے قول گول جواب دیا اس کا مطلب یہی ہے کہ افسر کا  
حکم ہمیشہ بیعت کے خلاف نہ ہو تو اس کی لازم اور ضروری ہے ۱۱۔ عبد اللہ بن مسعود نے قرآن کے موافق حکم دیا فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون  
اور یہ شخصیں نہیں کہ خدا کا عالم سے پوچھے یا فلاں عالم سے بلکہ عاقل کا کام ہے کہ جس کسی عالم کو دیندار اور پرہیزگار اور خدا ترس سمجھے اس کے دین کا مسئلہ پوچھ لے یہ

مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالشَّيْبِ شَرِبَ صَفْوُهُ  
وَبَقِيَ كَدَرُهُ۔

**باب ۵۱** كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ  
يُقَاتِلْ أَذَلَ النَّهَارَ أَخْرَجَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ  
۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ  
بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ  
عَنْ سَالِمِ ابْنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
أَدُوْنِي فَقَرَأَتْهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
فِي بَعْضِ أَيَّامٍ الْكِتَابَ لَقِيَ فِيهَا أَنْتَظِرُ حَتَّى تَأْكُلَ  
الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ  
لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِنَّا  
لَيَقِيمُكُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ  
السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ وَجُورِي السَّكَّابِ  
وَهَازِمِ الْخَرَابِ هُنَّ مِنْهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

**باب ۵۲** اسْتَيْدَ ان الرَّجُلُ الْإِمَامَ لِيَتَرَدَّ إِلَيْهِ

الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا ذَا  
كَأَنُوا مَعَهُ عَلَى أَعْرَاجٍ مَع تَوْيْدٍ هَبُوا حَتَّى  
يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى إِخْرَاجِنَا  
۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
جَبْرِ عَنْ الْمُعْزِرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایک گڑھے (کنے) میں پانی بھرا ہوا اچھا تنقیر پانی تو لوگ پی گئے اور گندلا  
رہ گیا۔

**باب ۵۱** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صحیح کو روانہ فرماتے تھے  
تو ٹھہر جاتے سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرتے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو  
اسحاق قرظی نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابو النضر سے جو  
عمرو بن عبید اللہ کے غلام اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا عبید اللہ بن ابی ادنیٰ  
(صحابی) نے عمرو بن عبید اللہ کو خط لکھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا اسی  
میں دیکھی جب سورج ڈھل گیا اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ سنا یا لوگو دشمن سے  
بھڑکنے کی آرزو نہ کرو صلح پسند رہو اور اللہ سے سلامتی مانگو اور جب  
بھڑ جاؤ (روائی آن پڑے) تو پھر مہر کے رہو (دجھاگو نہیں) اور یہ سمجھ لھو کہ  
بہشت تلواروں کے سائے تلے ہیں (شہید ہونے ہی داخل بہشت) پھر  
دعا کی یا اللہ قرآن اتارنے والے بدل چلانے والے فرجوں کو شکست  
دینے والے ان کافروں کو بھگائے اور ہم کو ان پر فتح دے۔

**باب ۵۲** اگر کوئی جہاد میں سے لوٹنا چاہے یا جہاد میں جانا چاہے

تو امام سے اجازت لے کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا کہ  
مسلمان وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب غم کے ساتھ  
کسی جماعت کے کام میں ہوتے ہیں تو بے اجازت وہاں سے چل نہیں دیتے (غیر تک  
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے  
مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے  
کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد وغزوہ ہوئی میں گیا تو مجھے

اگر خبر کا معنی گذشتہ میں تو تھکے پانی سے تشبیہ ہوگی اور جہاد میں رہے کے معنی میں تو گندے سے تشبیہ ہوگی مطلب یہ ہے کہ کچھ لپٹے پر ہرگز  
رگ تو گند گئے اور بڑے رگ رہ گئے ۲ منہ ۳ منہ ۴ منہ ۵ منہ ۶ منہ ۷ منہ ۸ منہ ۹ منہ ۱۰ منہ ۱۱ منہ ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَتَّلَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاوَا عَلَى نَارٍ نَحْنُ لَنَا قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيْبَى قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا ذَاكَ بَيْنَ يَدَيْكَ إِلَّا بِلٍ قَدْ أَهَمَّكَ يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَيْبِعُونِي قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَافِعٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ فَبِعَيْنِهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَامَ ظَهْرُهُ حَتَّى أَبْلَغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عُدُّوْا فَمَا تَدْرِي فَاذْنِي فَمَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى آتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنْ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي قَالَ وَذَكَرَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكَوَا أَمْ نَيْبَا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ نَيْبَا فَقَالَ هَلَا تَزَوَّجْتَ بِكَوَا تَلَا عِبَاهَا وَتَلَا عِبَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوْفِي وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهِدُونِي أَخَوَاتُ صَغَارُ فُكُوْهُتُ أَنْ أَزْوَاجَهُمْ وَمِثْلَهُمْ فَلَا نُوْدَ بَهُنَّ وَلَا نَقُومُ عَلَيْهِمْ فَتَزَوَّجْتُ نَيْبَا لِنَقُومَ عَلَيْهِمْ وَ نُوْدَ بَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَذُوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّاهُ عَلَيَّ قَالَ الْمَغِيرَةُ

سے اگر مجھ سے مل گئے ہیں ایک پانی لادنے والے اونٹ پر سوار تھا وہ تمک گیا تھا چلتا ہی نہ تھا آپ نے فرمایا جا بر تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے میں نے عرض کیا وہ تمک گیا ہے یہ سن کر آپ اس کے پیچھے گئے اس کو ڈانٹا دیا لات ماری تم اور اس کے لئے دعا کی پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے چلنا رہا (ایسا تیز ہو گیا) آپ نے پوچھا اب تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے کہا اب تو اچھا ہے آپ کی برکت سے اچھا ہو گیا آپ نے پوچھا اس کو نہ بچتا ہے مجھے شرم آئی کیونکہ میرے پاس پانی لانے کو دوسرا اونٹ نہ تھا مگر میں نے کہہ دیا جی بچتا ہوں آپ نے فرمایا تو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اس شرط پر بچا کہ مدینہ تک اس کی پیچھے پر سواری کروں گا (خیر میں اس پر سوار رہا جب مدینہ کے قریب پہنچا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ابھی دی ہوئی مجھے (آگے بڑھ کر گھر جانے کی) اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا مدینہ کو چلا جب مدینہ پہنچا تو میرے (معلم) یا عمرو یا جبر بن قیس) سے (اونٹ کا حال پوچھنے لگے میں نے بیان کر دیا انھوں نے مجھ کو ملامت کی (ایک اونٹ تیرے پاس تھا وہ بھی بیچ ڈال اب پانی کس پر لائے گا اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑھنے کی اجازت لی تھی) آپ نے یہ پوچھا تھا تو نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلی تو اس سے کھیلنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد (جنگ احمد میں) شہید ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی میری (نئی) بہنیں ہیں میں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ انہی کی سی ایک بھوکری بیاہ لاؤں نہ وہ ان کو تعلیم نہ تربیت کرے (ان کے ساتھ کھیل میں شریک ہے) یہ مجھ کو میں نے بیوہ (جہان نید) عورت کی جوان کی تعلیم اور تربیت کسے غیر جب آپ مدینہ شریف لائے تو دو دیکر روز میں اونٹ لیکر پہنچا آپ نے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی سرفراز کیا (غیرہ راوی نے کہا ہمارے نزدیک بیع میں یہ شرط

هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا.

بَابُ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عُمَرَ  
فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ٥٩ مِّنْ اخْتِصَارِ الْعَوْدِ بَعْدَ  
الْيُسَاءِ -

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ مُبَادَرَةِ الْأَصَامِ عِنْدَ  
الْفَرَغِ.

٢٢١- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ شَنَايَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
بِالْمَدِينَةِ قَرْعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَيِّ طَلْحَةٍ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا  
مِنْ شَيْءٍ دَانَ وَجَدْنَاهُ لَبَحًا-

بَابُ ١٦١ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي  
الْفُزَعِ .

٢٢٢- حَدَّثَنَا قُضَيْبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا  
حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَوْدُ بْنُ حَارِثٍ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَرَزَ النَّاسُ  
فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا  
رَأَى طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ  
النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَ عَوَاءَهُ إِنَّهُ  
لَبَعْرٌ فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ -

لگانا اچھا ہے کچھ برا نہیں!

باب تازی شادی کی ہو اور وہ جہاد میں جائے۔

اس باب میں جاہل کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو ابھی گزر چکی)

باب اگر تازی شادی کی ہو تو اپنی بی بی سے صحبت کر کے  
جہاد میں جائے گا

اس باب میں ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ باب گھبراہٹ کے وقت خود امام کھانپ کر لوگوں سے آگے جانا۔

یہ سب سدا کے بیان کیا کیا ہم سے تیجی سلطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا  
مجھ سے تبادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا حدیث  
داؤد کو ایک بار ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے  
پر سوار ہوئے اور آگے جاکر آٹے (فرمایا میں نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی  
اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے -

باب ڈر کے وقت جلدی کرنا گھوڑے کو  
دوڑانا۔

ہم سے فضل بن سہل نے بیان کیا کہ ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن میر بن سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا (ایک بار) لوگ ڈر گئے (دشمن ان پہنچا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابطلو کے ایک مٹھے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے اس کو دوڑاتے ہوئے (بستی کے باہر) نکل گئے لوگ آپ کے پیچھے سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے (آپ بوٹ کر آئے) سنا مایا کچھ نہیں مت ڈرو یہ گھوڑا تو دریا ہے اس روز سے وہ کسی گھوڑے کے پیچھے نہیں رہا۔

۱۳۔ تاکہ بالغ غلام مکان تک اس پر سوار رہے گا۔ حدیث اکو پر کئی بار گزر چکی ہے اور جہانگیر کے ماموں تو یہ سن کر بہت غم مند ہوئے ہوں گے کہ جہانگیر کو انڈیا میں ملا اور تو یہ بھی کہتے ہیں ماموں جہانگیر قیس قلی خان کو ملتان سے شہلاہہ اندر لے کر خود بھی مسلحانہ لشکر لے کر شہلاہہ کا استقبال دلی میں باقی رہا۔

بَابُ الْجَعْدِ كُلِّهِ وَالْمُحْلَانِ فِي السَّبِيلِ -  
وَقَدْ جَاهَدُ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْعَزُوقِ قَالَ وَرَجِعْتُ  
أَنْ أُعِينَكَ بِطَلْعَتَيْهِ مِنْ قَالِي قُلْتُ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَى  
قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ دَرَقِي أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي  
فِي هَذَا الْوَجْدِ وَقَالَ عُمَرَانِ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ  
هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا وَأَنْتُمْ لَا يَجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ  
فَعَنْ أَحَدٍ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا نَأْخُذُ وَقَالَ طَابَ  
رُجُوعُهُ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ فَاصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعُهُ عِنْدَ أَهْلِكَ -  
٢٢٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ  
زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَحُكْتُ  
عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا  
تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ -

٢٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَدَهُ يُبَاعُ  
فَارَادَ أَنْ يَتْبَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَّبِعْهُ وَلَا تُعِدِّ فِي صَدْقِكَ  
٢٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

باب کسی کو اجرت دیکر اپنی طرف سے جہاد کرنا اور اللہ کا وہاں رہنے والی  
مجاہدین ابن عمرؓ سے کہا میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا میں  
چاہتا ہوں کچھ روپیہ سے تیری مدد کروں مجاہدین نے کہا اللہ کے فضل سے  
میں مالدار ہوں ابن عمرؓ نے کہا مالدار ہے تو اپنے لئے ہے میں چاہتا  
ہوں کہ میرا کچھ روپیہ جہاد میں خرچ ہو اور حضرت عمرؓ نے کہا کچھ لوگ  
ایسے ہیں جو بیت المال سے جہاد کے لئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں  
کرتے جو کوئی ایسا کرے گا ہم اس سے روپیہ بھر لیں گے اور طائف  
اور مجاہدین نے کہا کہ اگر کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد) کے لئے تجھے کچھ دے  
تو وہ تیری ملک ہوگئی جو چاہے کر اپنے گھر والوں کو دے سکتا ہے  
ہم سے حمید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں  
امام مالکؒ سے سنا انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا زید نے کہا  
میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ  
کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اس کو بازار میں ایک تپایا  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کو مولے لوں  
آپ نے فرمایا مست مولے اور اپنا صدقہ مت لوٹا۔

ہم نے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ کو امام مالکؒ نے انھوں نے  
نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے ایک سواری کا  
گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر دیکھا تو وہ بازار میں بک رہا ہے انھوں نے  
چاہا اس کو مول لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے  
فرمایا اس کو مت خریدار اپنا صدقہ مت پھیر۔

ہم سے مسد دین مسرہ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ سے ابو صالح دکلون زبیا

۱۷۷۱ء کو خود امام بخاری نے غزوہ فتح میں وصل کیا ۱۷۷۲ء سنہ ۱۷۷۲ء شافعیہ نے اس کو جائز رکھا ہے کہ جرت نیکر کسی کی طرف سے جہاد کرے لیکن ماکلیہ اور خفیہ نہ کر دیکھئے مگر جب بیت المال میں روپیہ نہ ہو اور مسلمان تاقوتان ہوں تو جائز ہے البتہ غازی کی اعات اور ادا کردہ مال اور ہوسکے نزدیک درست ہے ۱۷۷۳ء سنہ ۱۷۷۳ء دیکھا کہ کو میٹر جاتے ہیں اس کو ابن ابی شیبہ اور امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۷۷۴ء سنہ ۱۷۷۴ء اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۷۷۵ء سنہ ۱۷۷۵ء میں حریم باب نکلتا ہے

أَبُو صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ مَهْمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَجِدُكُمْ عَلَيْهِ وَلَا يَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوْ دِدْتُ أُنِي قَاتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيَتْ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيَتْ.

بَابُ مَا قِيلَ فِي لُؤَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَاحِبَ لُؤَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَمْعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ بِهِ دَمْدَمٌ فَقَالَ أَنَا مَخْلُوفٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَمَحْتُ بِأَلْيَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً الْمَلِيكَةُ الَّتِي فَتَحَتْ فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُطَيْنَ الرَّيَاةِ أَوْ قَالَ لِيَأْخُذَنَّ عَدَاؤُا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ

نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا (جو جہاد کے لئے نکلتا) لیکن سواری کہاں اور اتنی سواریاں کہ سب لوگوں کو ان پر سوار کر دوں جب میں نکلوں گا تو لوگوں کا پیچھے رہ جانا (میرے ساتھ نہ چلنا) مجھ پر گراں گزے گا اور مجھے تو یہ پسند ہے اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں اور پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا بیان ۲۲۸ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے اُنھوں نے حج کا ارادہ کیا تو اپنے بالوں میں گنگھی لپی

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حاکم بن اسماعیل نے اُنھوں نے یزید بن ابی عبدیہ سے اُنھوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ حضرت علیؓ غزوہ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا تھا پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں گا (صرف انھیں رکھنے کے سبب یہ نہیں ہو سکتا) اور نکلی کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جسٹا سنبھال لے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کا ہاتھ خیر کی

لے حدیث میں لفظ بے لواء اور لایہ سیاہ تھا اور لواء سفید اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے بعضوں کا لواء جو نرے پر ایک کپڑا لگا دیا جاتا ہے اور گرہ نہیں دی جاتی لایہ وہ جو گرہ دیکر ماں نہا جاتا ہے جس کو علم بھی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ جھنڈا لشکر کا جو سر پر ہوتا وہ تھا سے رہتا اور آپ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا اس لئے یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جس کو اسماعیلی نے پڑے طور سے نکالا اس میں لوں ہے کہ اُنھوں نے سر کے ایک طرف گنگھی کی تھی ان کا نام کھڑکڑا اور اس نے ہدی کے جانور کو ہار بٹا دیا اُنھوں نے جب دیکھا کہ ہدی کی تقلید ہو گئی تو حج کی لیبک بکھاری اور سر کے دوسرے طرف گنگھی ڈکی یہ قیس سعد بن عبادہ کے بیٹے تھے جو خزرج کے قبیلے کے سردار تھے ۱۲

يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا غَنَّ بَعِيٍّ وَمَا تَزُجُوهُ  
فَقَالُوا هَذَا اِعْلَىٰ فَاَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ -

۲۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَابِتِ  
ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ  
هَٰذَا أَمْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزُكَّ الرَّكَّةَ  
بَابُ الْاَجِيرِ -

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سَيَرٍ يَنْقُصُ الْاَجِيرُ  
مِنَ الْمَعْنَمِ وَآخِذَ عَطِيَّةَ بَنٍ قَيْسٍ فَرَسًا  
عَلَى الْيَصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْقَدَسِ اَرْبَعُ  
مِائَةِ دِينَارٍ فَآخِذَ مِائَتَيْنِ وَاعْطَى  
صَاحِبَةَ مِائَتَيْنِ -

۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ  
تَحَمَّلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَمُؤَاوِثُ اَعْمَلِي فِي نَفْسِي  
فَاسْتَأْجَرْتُ اَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَغَضَّ اِحْدَاهُمَا  
الْاُخْرَى فَاَنْزَعَ يَدَهُ مِنْ ذِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ

فتح کرانے کا دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آن موجود ہوئے  
میں ان کے آنے کی امید نہ تھی لوگوں نے کہا یہ علیؓ اپنے بچے اپنے جھنڈا  
انہی کو دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیر فتح کر دیا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے  
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ کے انھوں نے نافع بن جبر سے  
انھوں نے کہا میں نے عباسؓ سے سنا کہ حضرت زبیرؓ سے کہہ رہے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم دیا ہے کہ اس جگہ جھنڈا کاڑو  
باب جو مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہوئے

امام حسن بصری اور محمد بن سیرین نے کہا مزدور کو بھی لوٹ کے مال  
میں سے حصہ دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے ایک شخص کا گھوڑا اس  
اقرار پر لیا کہ لوٹ کے مال میں سے جو حصہ لے گا وہ آدھوں آدھیں ہوگا  
پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آیا عطیہ نے دو سو دینار خود لئے اور  
دو سو دینار اس کو دیئے جس کا گھوڑا تھا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسیٰ نے کہا ہم سے ابن جریج نے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے  
صفوان بن یعلیٰ سے انھوں نے اپنے باپ یعلیٰ بن امیہ سے انھوں نے کہا  
میں غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا میں  
ایک جوان اونٹ (اشدک راہ میں) چڑھنے کو دیا تھا یہ میرے نزدیک  
سب نیک کاموں میں عمدہ تھا میں نے ایک شخص کو اجرت پر رکھا وہ ایک  
شخص (خود یعلیٰ) سے لڑا ایک نے دوسرے کا ہاتھ منہ سے کاٹا اس نے

لے تو سلطان نے کہا یہ حدیث پڑھنے سے غزوہ فتح میں مذکور ہوگی اس کی یہ تھلا کہ جھنڈا بغیر بادشاہ کے کم نہ کاڑا جائے اور جہاں وہ تھلے کاڑا جائے کیونکہ  
جھنڈا خاص اس کے فرد گاہ کی نشانی ہے ۱۲ منہ ۱۵ ایسے مزدور کو مالی قیمت میں حصہ ملے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور  
اسحاق اور داؤد اسی کے نزدیک اس کو حصہ نہ ملیگا اور دوسرے علماء کہتے ہیں علیؓ کا منہ ۱۵ اس کو عبد الرزاق نے منہ ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے نہیں لکھا  
کہ اس اثر کو کس نے نکالا ۱۴ منہ ۱۵ ہمیں سے ترجمہ باب بھلتا ہے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہیں بڑھاتا ہے کہ ساتھ  
کوئی حدیث دوسری دیکھتا ہوں میں نے ایک شخص کو مزدوری پر ٹھہرایا اور اس کے لئے دو حصے مقرر کئے جب کرایہ کا وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگا میں حصہ دینا چاہتا  
میری مزدوری ٹھہراؤ میں نے تین دینار اس کی مزدوری ٹھہراؤ ۱۳ منہ ۱۵ مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے کاٹا اور مزدور نے اپنا ہاتھ کھینچا تو میں نے کالانت کل پڑا



فَأَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا  
فَقَالَ أَيْدٍ فَعُرِيْدَكَ إِلَيْكَ فَتَقْضُمُهَا كَمَا  
يَقْضُمُ الْفَحْلُ.

**باب ۱۶۵** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ سَيِّئَةٌ شَهْرٌ وَقَوْلُهُ عَزَّ  
وَجَلَّ سَنَلِقَى فِي قُلُوبِ لَدَيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ  
بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ.

قَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ  
فَبَيْنَا أَنَا نَائِلُهُ أَتَيْتُ عَقْلَنِي خَزَائِنَ الْأَرْضِ  
فَوَضَعْتُ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ هَمَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَلُونَ.

۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هُرَاقِلَ رَسُلَ الْيَهُودِ  
وَهُمْ يَأْتِيْنِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بَكْبَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَفَعَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرُوا  
عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَأَرْتَعَبَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا  
فَعَلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقْدَامِ

(جو ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت نکال لیا پھر کاٹنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس آیا دفریادی) آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہیں دلا یا فرمایا وہ  
ہاتھ تیری نذر کر دیتا تو اونٹ کی طرح (مڑے سے) اس کو چپا ڈالتا۔  
**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک ہمسینے کی راہ**  
سے اللہ نے میرا رعب (کافروں کے دلوں میں) ڈال کر میری مادہ کی اور  
اللہ تعالیٰ کا (سورۃ آل عمران میں) فرمانا اب ہم کافروں کے دل میں رعب  
ڈال دیں گے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا خیر آیت تک  
اس باب میں جابر بن عبد اللہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے  
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انھوں نے عقیل سے  
انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابو ہریرہ سے  
سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی باتیں دے کر بھیجا گیا جو عام  
ہیں یعنی لفظ تمہارے معنی بہت جیسے اکثر ائمہ ہیں اور حدیثیں اور رعب  
مجھ کو مددی گئی مٹھ میں ایک بار سورہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی  
کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم یہ خزانے نکال رہے ہو  
ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بن جبرہ نے خبر دی انھوں نے  
زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ان کے  
نے بیان کیا ان کے اوسفیان کے کہ ہر قتل (روم کے بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا  
وہ شام کے ملک میں تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا جب  
پڑھ چکا تو بڑا غل بھولا پھاڑ مچ گیا اور ہم (دربار سے) باہر نکال دیئے گئے  
میں نے اپنے ساتھیوں سے (مکہ والوں) کو کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو

۱۷۱ یہ روایت اور کتاب التیمیم میں گذر چکی موصول ۱۲ منہ ۱۷۱ اس روایت میں ایک ہمسینے کی راہ سے یہ مذکور نہیں ہے لیکن جابر بن عبد اللہ کی روایت جو  
امام بخاری نے کتاب التیمیم میں نکالی اس میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۱۷۱ خزانوں سے ملا کر سیرے اور قیصر کے خزانے میں جن کو سلاطین  
نے لوٹا یا زمین کی پیداوار مال گذاری معدنیات وغیرہ یہ حدیث آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے آپ نے جیسے بشارت دی تھی وہی  
ہوا سلاطین نے آپ کے بعد روم ایران مصر شام فتح کیا ۱۲ منہ ۱۷۱

أَمْرُ بْنُ كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ صَلَاحُ بْنُ الْأَصْفَرِ  
بَابُ ۱۶۶ حَمَلُ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلُ اللَّهِ  
لَعَالَى وَتَرْوُدُ وَإِنْ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى -  
۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ  
حَدَّثَنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ صَنَعْتُ  
سُقْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ  
أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ  
فَلَمْ يَجِدْ سُقْرَتَهُ وَلَا لِسْقَاتِهِ مَا تَرْبِطُهُمَا  
بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا أَحَدُ شَيْءٍ أَرَبُ  
بِهِ إِلَّا لِنَاطِقِي قَالَ فَشَقَّيْهِ بِأَنْثَيْنِ فَا رَبَّطِيهِ  
بِوَاحِدٍ السَّقَاوَيْنِ لِأَخِيرِ السُقْرَةِ فَفَعَلْتُ فَبَدَأَ  
سَمِيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ -

۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنْتُ تَرْوُدُ حُمْرَ الْأَصَاحِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ -

۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ يَسَافٍ أَنَّ  
سُوَيْدَ بْنَ الثَّعْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ

بجوارحہ ہو گیا یعنی اسفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے

باب جہاد میں خراج (توشہ وغیرہ) ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ نے

سورۃ بقرہ میں فرمایا راہ خرچ لینے ساتھ کھو اچھا تو شہر ہے کہ جب تک مانگنے سے بچے

ہم سے عبید بن اسلمیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابواساس نے انھوں نے

ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بیان

کیا کہ ہم سے ابواساس نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے

اور فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا دونوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انھوں نے

کہا میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت

کرنے لگے آپؐ توشہ تیار کیا مگر توشہ باندھنے کے لئے کوئی پڑا تھا نہ بانی

کا مشکیزہ باندھنے کو آخر میں نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم باندھنے کو کوئی کپڑا

نہیں ہے میری کمر باندھنے کا کپڑا ہے ابوبکرؓ نے کہا اسی کو دو ٹکڑے کرے

ایک سے مشکیزہ باندھ دے اور دوسرے سے توشہ میں نے ایسا ہی

کیا (راوی نے کہا) اس لئے اسماء کو ذات النطاقین کہنے لگے تھے

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سفیان بن عیینہ نے خبر

دی انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انھوں نے جابر

ابن عبد اللہ سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

قرہانیوں کا گوشت مدینہ تک سفر خسر جی کرتے تھے

ہم سے محمد بن شثیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا میں نے

یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہ مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی ان کو سدید

بن نعمان نے بیان کیا وہ خیبر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

۱۔ ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد تھے ابوسفیان نے جو اس وقت تک کافر تھا تحفیر کی راہ سے آپ کو ابوبکرؓ کا بیٹا ۱۲ سنہ ۱۷  
شام کا ملک جہاں اس وقت بڑی تھ مدینہ سے ایک مہینہ کی راہ ہے تو باب کا مطلب کل آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ایک جیسے کی راہ سے  
ہر قبل پر پڑا اس حدیث کی شرح اور پر گزرنے والی یہ ہے ۱۲ سنہ ۱۷ مگر الفاظ عام ہیں اور عج کی طرح جہاد کا  
سفر بھی ہے ۲۔ نہ کہ یعنی دو گزرنے والی یہ اُن کا لقب پڑ گیا اسی سعادت کسی کو نصیب ہوتی ہے مردود حجاج بن یوسف ظالم اسماء کو تحفیر سے  
ذات النطاقین کہنے لگا اسماء نے وہ دن ان شک جواب دیا کہ نہ چاتا رہ گیا ۱۲ سنہ ۱۷ اگرچہ یہ جہاد کا سفر تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر تیاں  
کیا تو باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ سنہ ۱۷

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَبْرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصُّبْحِ  
وَهُمْ مِنْ حَبْرَ وَهُمْ أَدْنَى حَبْرَ فَصَلُّوا الْعَصَةَ قَدْ غَا  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجْمَةِ فَلَمْ يَوْتِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسُوءٍ فَلَمَّا فَكَلْنَا وَشَرِبْنَا  
تَوَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَى فَمَضَى  
۲۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ قَالَ خَفْتُ أَنَّهُ قَادُ النَّاسِ فَأَمَلُوا  
فَاتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
تَحْرِيدِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبْلِهِمْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَادِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَاجِهِمْ  
فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ يَا وَعِيَهُمْ  
فَاخْتَنَى النَّاسُ حَتَّى فَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ -

### باب ۱۶۶ حَلُّ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ -

۲۳۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا  
عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا وَتَحْنُ ثَلَاثُمِائَةِ نَحْلٍ

تکے جب صبا میں پہنچے جو ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک وہاں عصر کی نماز  
پڑھی پھر آپ نے کھانے منگوائے تو صرف ستواپ پاس لائے تھے  
نے اسی کو چالیا اور کھاپی کر فراغت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے  
ہوئے آپ نے کھلی کی ہم نے بھی کھلی کی اور منگھرب کی نماز  
پڑھی۔

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسماعیل نے  
انصوخ یزید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے  
کہا (ایک سفر میں) لوگوں کے توشے کم رہ گئے محتاج ہو گئے تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت مانگی۔  
آپ نے اجازت دیدی پھر حضرت عمرؓ ان کوٹے لوگوں نے یہ بیان کیا  
انصوخ کہا اونٹ کاٹ ڈالو گے تو پھر چلو گے کیسے چلتے چلتے ہلکا  
ہو جاؤ گے بعد اس کے حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے  
در عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھالیں گے تو پھر نہیں گے کیسے  
یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دے اپنے اپنے بچے  
ہوئے توشے لیکر حاضر ہوں (سب لیکر حاضر ہوئے) آپ نے دعا کی اور  
اس پر برکت ڈالی تہ پھر ان کے برتن منگوائے لوگوں نے لب بھر بھر کر لینا  
شرع کیا (برتن بھر لئے) جب فارغ ہوئے (سب کے برتن بھر گئے) تو  
آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں  
اور میں اللہ کا رسول ہوں گے

### باب توشہ اپنی گردن پر آپ اٹھانا ہے

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے  
ہشام سے انہوں نے دہب بن کیسان سے انہوں نے جابر سے انصوخ نے کہا  
ہم ایک جہاد کے لئے (جب شہر ہجری میں) تین سو آدمی تھے

۱۔ میں ترجمہ باب ۱۶۶ آپ جہاد کے سفر میں توشہ یعنی ستوبکر لے گئے تھے ۱۲۰ من تھے ہمیں سے ترجمہ باب ۱۶۷ ۲۰ من تھے یعنی سب توشے پر جو  
اٹھائی گئی تھ ۱۲۰ من تھے یہ معجزہ دیکھ کر آپ نے عود اپنی رسالت کی گواہی دی کیونکہ معجزہ اللہ کا نعل ہے ۲۰ من تھے یعنی جب توشہ لے کر توشہ اٹھا سکتے ہیں ۲

اپنا گوشہ اپنی گردن پر لٹے ہوئے تھے لمبے میں ہمارا گوشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں کا شخص ہر روز ایک ہی کھجور کھانے لگا ایک شخص ابوالزبیر نے کہا ابو عبد اللہ (یہ جاہل کی کنیت ہے) بعد ایک کھجور کدھر اور آدمی کدھر اونٹ کے منہ میں زیرہ (ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا) اُنھوں نے کہا جب یہ بھی نہ ملی اس وقت ہم کو قدر عافیت معلوم ہوئی (ایک ہی کھجور غنیمت تھی، چلتے چلتے ہم سب کدھر کنا سے پہنچے دیکھا تو ایک (مری مچھلی کو دریائے نکال کر باہر پھینک دیا ہم اسی کو جتنا دل چاہا (پریت بھر کر) اٹھارہ دن تک کھاتے رہے

باب عورت کا اپنے بھائی کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہونا  
ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر نے کہا کہ عثمان بن اسود نے کہا ہم سے ابن ابی ملیکہ نے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنھوں نے (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب توجہ اور عمرہ دونوں کا ثواب لیکر لوٹ رہے ہیں اور میرا قطع چموا ہے آپ نے فرمایا جا عبد الرحمن اپنے ساتھ چھ کوراؤں پر بٹھائے گا اور عبد الرحمن سے فرمایا اس کو تنعم سے عمرہ کرا اور آپ مکہ کی بلند جانب میں (جہاں گ مدینہ کو جاتے ہیں) حضرت عائشہؓ کے منظر سے یہاں تک کہ وہ (عمرہ کر کے) آگئیں

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن یزید سے اُنھوں نے عمرو بن ادس سے اُنھوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنعم سے عمرہ کرا لاؤں۔

باب جہاد اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے اُنھوں نے ابوتلاب سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا میں حج

رَأَدْنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِي مَرَأِدُنَا حَتَّى كَانَ  
الرَّجُلُ مِمَّنَا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَمَرَةً قَالَ  
رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتِ الثَّمَرَةُ  
تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَا  
جَيْنَ فَقَدْ نَاهَا حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا  
حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا  
ثَلَاثِينَ عَشَرَ يَوْمًا أَحْيَيْنَا۔

باب ۶۸۱ إِرْدَانِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا  
۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرٍ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلَمْ  
أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي وَلِيَزِدْ فَلَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يُعْتَمِرَ هَا مِنْ  
التَّعْظِيمِ فَانْظُرْ هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا عَلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجِينَةَ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيسٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ أَمَرَنِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرِدَفَ عَائِشَةَ  
وَأَنْ أَتَعْتَمِرَ هَا مِنْ التَّعْظِيمِ۔

باب ۶۸۲ إِرْدَانِ الْغَزْوِ وَالْحَجِّ۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

کے سفر میں، ابو طلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھا اور لوگ لبیک میں حج اور عمرہ دونوں کو بجا رہے تھے (قرآن کریم ہے تھے) ۱۵

باب ایک گدھے پر دو آدمیوں کا چڑھنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو صفوان نے یونس بن یزید سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے اسامہ بن زید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر پالان رکھ کر اس پر چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اسامہ کو اپنے ساتھ بچے بٹھالیا ۱۶

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے مجھ کو نافع نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا تو اس کے بالائی جانب ایک اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو اپنے ساتھ بٹھائے تشریف لائے بلال آپ کے ساتھ تھے اور عثمان بن طلحہ کعبہ کے کلید بردار آپ نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا اور عثمان کو حکم دیا کہ کعبہ کی کچی لارہ لایا آپ نے کعبہ کھولا اور اندر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ اسامہ اور بلال اور عثمان بھی تھے وہاں دیر تک کعبہ ربے نماز پڑھتے رہے دعا کرتے رہے پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے لئے ایک پر ایک لپکے سب سے پہلے عبداللہ بن عمرؓ اندر پہنچے بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نماز پڑھی انھوں نے وہ جگہ بتلائی یہاں آپ نے نماز پڑھی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کتنی رکعتیں پڑھیں

باب جو رکاب پکڑ کر کسی کو سواری پر چڑھا دے یا کچھ ایسی ہی مدد کے ہم سے اسحاق بن منصور بن ہرام نے بیان کیا کہ ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہ ہم کو سمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَذَاتَهُمْ لِيَصْرُخُونَ بِهَمَا جَمِيعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ -

بَابُ الْرَدِيفِ عَلَى الْحِمَارِ -

۲۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى رَافِيفٍ عَلَيْهِ قُطَيْفَةٌ وَارْدَفَ أَسَامَةَ

۲۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَافِيفِهِ مُرْدِفًا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَشَةِ حَتَّى آتَانَا فِي الْمَجْدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَعَلُوا وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَكَلَّمَ فِيهِمَا نَتَمَارًا أَطَوِيلًا ثُمَّ خَوَّجَهُ فَاسْتَبَقَ الْأَنْبِيَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا قَدْ دَاءَ الْبَابَ فَأَتَمَّا فَسَأَلَهُ أَنِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي مَضَى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَيِّئْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ فَصَلِّ مَرَّةً

بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالرَّكَابِ وَنَحْوِهِ -

۲۴۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۱۵ اس حدیث میں مرتجح کا سفر مذکور ہے جہاں کو اسی پر قیا کیا دونوں عبادت کے سفر میں ۱۲ صدی کے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے

۱۶ صدی کے ہیں سے ترجمہ باب بٹھانے کے لئے کہ اونٹنی بھی ایک جانور ہے جب اس پر دو آدمیوں کا چڑھنا درست ہوا تو گدھے کو

یہ اس پر قیا کر سکتے ہیں ۱۲ صدی

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے آدمی کے ہر جوڑ یا ہر ہڈی پر ایک ایک صدقہ نکلتا ہے اور لازم ہوتا ہے (پروردگار کے شکر یہ ہیں) دو آدمیوں کا انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے کسی آدمی کی مدد کر کے اس کو جانور پر چڑھا دے یا اس کا اسباب اس پر لاد دے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی ایک صدقہ ہے اور نماز کیلئے جتنے قدم اٹھائے ہر قدم ایک صدقہ ہے اور رستے میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دے یہ بھی صدقہ ہے۔

باب مہمف اپنی لکھا ہو اقرآن لے کر دشمن کے ملک  
میں جانا منع ہے

اور ایسا ہی مروی ہے محمد بن بشر سے ۱۵۱ انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ناخ سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع کیا ہے۔

باب لڑائی کے وقت میں اللہ اکبر کہنا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج سوریہ خیر میں داخل ہوئے اس وقت یہودی گردنوں پر گدالیں لے ہوئے نکلے جب انہوں نے آپ کو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَاةٍ  
مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ  
يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَبَيْنَ الثَّلَاثَةِ  
دَابَّتُهُ فَتَحْمِلُ عَلَيْهِمَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهِمَا مَنَاعَهُ  
صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ  
يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَبِمِيطِ الْأَذَى  
عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

بَابُ السَّفَرِ بِالصَّاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

وَكَذَلِكَ يُؤَدَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَتَابِعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رِجَالَهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ  
٢٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَائِلِهِ  
عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كُفْرَانَ بِالْقُرْآنِ أَلْوَنُ

بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ الْتَكْبِيرُ عِنْدَ الْحَرْبِ -

٢٢٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
صَيَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ وَقَدْ  
خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا سَأَوْهُ

لے دشمن لینے کافروں کے ملک میں لکھا ہوا قرآن لے جانا منع ہے کہیں کافر میں کی بے عزتی نہ کریں بعضوں نے کہا اگر مسلمانوں کا بڑا لشکر ہو جس کے مغلوب ہونے کا ڈر ہو تو منع ہے اسی طرح قرآن کا بیچنا کافر کے ہاتھ نہ ہے ۱۲ منہ ہے اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ہے اس سے امام بخاری کی بیعت میں نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا جائز ہے کیوں کہ مصحف کی روایات ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں رکھا ہے پس ایسا استدلال امام بخاری کی شان سے بعید ہے بلکہ مرفوع امام بخاری کی یہ ہے کہ باب کی حدیث میں جو قرآن کو لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع ہے اس سے مراد مصحف ہے یعنی لکھا ہوا قرآن نہ ہو وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں پہننا ہے ۱۲ منہ

قَالُوا هَذَا مُحَمَّدٌ وَابْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ مُحَمَّدٍ  
فَلَجُّوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبْتَ خَيْبُ  
إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ  
الْمُنْذَرِينَ وَاصْبِرْنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَا هَاهُنَا  
مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَ  
رَسُولُهُ يَخْصِيَانَكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحَبَرِ فَكَفَيْتُمُ  
الْقَدْرَ وَمَا فِيهَا تَابِعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ رَفَعَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ -

**بَابُ مَا يُكْرَهُ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ -**  
۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا  
إِذَا أَشْرَقْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا ثُمَّ تَفَعَّتْ  
أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ  
أَصَمَّ وَلَا غَرَمًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ  
تَبَارَكَ اسْمُهُ وَلَعَالَى جَدُّهُ -

**بَابُ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا -**  
۲۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ کر سمیت آن پہنچے محمدؐ کر سمیت آن پہنچے آخر ہماگ کر  
قلعہ میں چل دیئے آپؐ اپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر غیر خراب  
ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین میں اترے تو ان کی صبح سوئیں ہوتی ہے جو  
ڈرائے گئے تھے اور غیب میں ایسا ہوا ہم کو (لوٹ میں پالو) گدھے ملے تھے  
ان کا گوشت رکھانے کو پکا یا اتنے میں آپؐ کے منادی نے پکارا (لوگو! اللہ  
اور اس کا رسول گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں یہ منادی  
سن کر ہانڈیاں اوندھاندی گئیں جوان میں تھا سب گر گیا عبداللہ بن  
محمدؐ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی سفیان سے روایت  
کیا اس میں بھی یوں ہے آپؐ اپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

**باب بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے**

ہم سے محمد بن یوسف (بیکنی یا فریابی) نے بیان کیا کہ ہم سے  
سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عامر سے انھوں نے ابو عثمان کے انھوں نے  
ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہنچے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ  
اکبر پکار کر کہتے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپؐ فرمایا لوگو! اتنا  
چلاؤ نہیں آہستگی اور نرمی اختیار کر دو تم کیا اس کو پکارتے ہو جو ہر  
ہے یا غائب ہے (تم کو نہیں دیکھتا تمہاری بات نہیں سنتا) وہ  
تو تمہارے ساتھ ہے سنتا ہے اور نزدیک ہے ملے

**باب جب کسی نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہنا -**  
ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ انھوں

لے تسلطی نے ہری سے نقل کیا اس حدیث سے ذکر بالجہر کی کراہت ثابت ہوئی اور اگر سلف صحابہؓ اور تابعینؓ یہی قول ہے میں کہتا ہوں تحقیق اس بات  
میں ہے کہ سنت کی پیروی کرنا چاہیے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہر کرنا بہتر ہے جیسے اذان میں اور باقی مقاموں میں آہستہ ذکر  
کرنا بہتر ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں جس جہر سے آپؐ نے منع فرمایا وہ بہت زور کا جہر ہے جس سے لوگ پریشان ہوں نہ جہر متوسط  
بالجہر بہت زور سے نعرے مارنا اور ضربیں لگانا جیسے بعض درویشوں کا معمول ہے سنت کے خلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی  
اللہ تعالیٰ اور فقیر کی پیروی پر مقدم ہے - ۱۲۰

نے حصین بن عبدالرحمن سے اُنھوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنھوں نے  
جابر بن عبداللہ سے اُنھوں نے کہا ہم (حج کے یا جہاد کے سفر میں) جب بلندی  
پر چڑھے تو تکبیر کے اسی طرح جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے

باب جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہنا۔

ہم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے اُھوں نے  
 شعبہ سے اُھوں نے حصین بن عبد الرحمن سے اُھوں نے سالم سے اُھوں نے  
 جابر سے اُھوں نے کہا کہ جب (بلندی پر چڑھتے تو) بکیر کہتے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی  
نے کہا: انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے سالم بن عبداللہ سے  
انھوں نے عبداللہ ابن عمر سے انھوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جب حج یا عمرے سے لوٹتے میں سمجھتا ہوں یوں کہا جب جہاد سے لوٹتے

تو آپ جب کسی گھاٹی (ٹیکری) یا کنکر ملی زمین پر پہنچتے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر لوں فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تک اللہ کے سوا جو

اکیلے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اس کی بادشاہت ہے  
 اکی کو سب تعریف سزاوار ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے عمر سفر سے لڑنے

وہیں تو بہ کرنے والے اپنے مالک کی پوجا کرنے والے سجدہ کرنے والے

کوفتہ دی، اور اپنے بندے (حضرت محمدؐ) کی مدد کی اور کافرین کی فوجوں

دی مصالح بن کیسان نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا

عبداللہ بن عمرؓ نے (انہوں کے بعد) الشاہدینؓ کی انہوں نے کہا ہیں  
باب مسافر کو اس عبادت کا جو وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ السَّامِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا  
صَعِدْنَا كَبَرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرْقًا.

٢٣٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ  
قَالَ كُنَّا إِذَا اصْبَحْنَا كَبَرْنَا مَاذَا الصُّبْحُ بَنَّا سَخْنَا-

٢٢٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ

كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
الْمَدَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ

أَوْفَدْنِي كَبَّرْتُ لَنَا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اَيُّوْنُ تَرِيْشُوْنُ عَابِدُوْنُ سَاجِدُوْنُ  
لِرَبِّنَا حَامِدُوْنُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ

عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ  
صَاحِبٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ



بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَصَاحِبَهُ  
هُوَ زَيْدُ بْنُ أَبِي كَثْبَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ زَيْدٌ يَصُومُ  
فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى رَأَى  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
فَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ يَكْتُبُ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مَقَامًا

### بَابُ السَّيْرِ وَحَدَّةٍ

۲۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ نَذَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ  
الْحَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَّبَهُمْ فَانْتَدَبَ ثُمَّ  
نَدَّبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ قَالَ  
سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ-

۲۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَزَّابُ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا

عوام بن جوشب نے کہا ہم سے ابراہیم ابو اسماعیل مسکینی نے کہا میں نے ابو بردہ  
بن ابی موسیٰ سے سنا وہ اور یزید بن ابی کثبہ سفر میں تھے تو یزید سفر  
میں روزہ رکھتے ابو بردہ نے کہا میں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے  
کئی بار سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ  
بیمار ہو جائے یا سفر میں ہو اس کے لئے اتنا ہی عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے  
جتنا وہ گھر میں یا صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا

### باب ایک جانا سفر کرنا

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے  
محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے تھخنہ کے دن لوگوں کو بلایا  
زیر نے کہا میں حاضر ہوں پھر اپنے بلایا تو زیر نے کہا حاضر ہوں پھر  
اپنے بلایا تو زیر نے کہا حاضر ہوں

فرمایا سرنمیر کا ایک حواری دیا دنا اور حم ہذا ہوتا ہے اور میر حواری زیر  
ہے سفیان نے کہا حواری مدو کا رکھ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے عالم بن محمد نے کہا مجھ سے  
باپ نے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے دوسری سند ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عالم بن محمد بن  
بن عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ  
بن عمر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا اگر لوگ جانتے تہا

اے ابن بطال نے کہا یہ حکم نوافل سے متعلق ہے کیونکہ فرائض سفر اور بیماری کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے ابن نمیر نے کہا اگر بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی جائز  
ہو جائے تو اس حدیث کے دو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملیگا جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی بیٹھ کر پڑھے تو  
قیام کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ کے بعد ملاوئے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ ایک مسافر شیطان ہے اور درد  
شیطان ہیں اور نہیں جانتے ہیں امام بخاری کی غرض اس باب کے لگانے سے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے جاسوسی وغیرہ کے لئے ایک سفر کرنا درست ہے  
بعضوں نے کہا اگر راہ میں کچھ درد ہو تو کیسے سفر کرنے میں قیامت نہیں اور ممانعت کی حدیث اس پر محمول ہے جب درد ہو ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ وہ کام یہ تھا  
کہ درد کی خبر نہ لانا ہے جو خندق کے باہر گھر پرے تھے ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کو حواری اس وجہ کہتے ہیں کہ وہ مسیح  
پوشاک پہننے قتا دھنے کا حواری وہ جو خلافت کے لائق ہو یا وزیر یا تدبیر اس حدیث سے امام بخاری بابی مطلب اس طرح ثابت کیا کہ حضرت زیر کیسے کانوں کی جھ

فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمَهُ مَا سَأَلَ رَأْسُ بَيْتِي وَحْدَهُ -

### بَابُ الشَّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
مُسْعِلًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ فَعَلِيَ  
۲۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
هَشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَأَلَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ  
كَانَ يَحْبِي يَقُولُ دَأْنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَرَضُ سَيْرِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاءِ قَالَ  
فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ نَجْوَةً نَصَرَ وَالنَّصُّ  
فَوْقَ الْعَنْقِ -

۲۵۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ هَوَّابُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَفَّ  
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةً وَجِيعَ فَأَسْرَعَ  
السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ  
فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجَدَّ السَّيْرَ  
أَخْرَأَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا -

۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ نَوْمًا

میں جو سہرا بی تورات کو کوئی سوار سفر کرتا۔

### باب سفر میں جلد چلنا

ابو حمید ساعدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر میں) فرمایا  
میں مدینہ میں جلد پہنچنا چاہتا ہوں جو شخص جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ جلدی  
ہم سے محمد بن شنف نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے  
ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی اُنھوں نے کہا اسی  
بن زید سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس کس چال  
پر چلتے یحییٰ نے کہا عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں سن رہا تھا لیکن میں اس  
کا کہنا بھول گیا غرض اس امر نے کہا آپ ذرا تیز چلتے جب کثرت وہ مجھ پاتے  
تو دوڑاتے نصرت کی چال جو عنق سے تیز ہوتی ہے

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی  
کہا مجھ کو زید بن سلم نے اُنھوں نے اپنے باپ اُنھوں نے کہا میں مکہ کے  
رستے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبیدہ (ان کی  
بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی وہ جلد چلنے لگے تکہ جب شفق ڈوب گئی  
(توازنٹ سے) اترے مغرب اور عشاء کو ملا کہ پڑھا (عشاء کے وقت)  
اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد  
چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب اور عشاء ملا کہ پڑھ  
لیتے -

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے بخاری  
اُنھوں کسی سے جو ابو بکر کے غلام تھے اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے  
ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر کیا ہے گویا عذاب  
کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو نہ نیند برابر آتی ہے نہ کھانا پینا برابر ملتا ہے پھر

لے جی جس وقت لوگوں اس امر سے یہ پرچھا تھا میں سن رہا تھا ۱۲ من سکے یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے نص اور عنق دونوں انٹ کی چالیں ہیں  
عنق ذرا دھیمی غرض ذرا تیز ۱۲ من سکے یہ صحابی میں ثقیف کے قبیلے سے مختار بن ابی عبیدان کا بھائی تھا جو عمر بن سعد اور قاتلین امام حسینؑ کے  
لیا تھا آخر میں گرفتار کیا اور گرازی کی باتیں کرنے لگا کہتے ہیں یہ صفیہ بڑی مابہ اور ظالم تھیں ۱۲ من سکے ترجمہ باب پیس سے نکلتا ہے ۱۲ =

وَلَمَّا مَكَانَهُ وَشَرَّكَ فَإِذَا أَنَّهُ أَحَدُكُمْ هَمَّتْهُ فَلْيَجْعَلْ إِلَى أَهْلِهِ  
بَابُ إِذَا أَحْمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَاها  
تُبَاعُ -

۲۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَ يُدْعَى  
فَارَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ

۲۵۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَبْدُ عَدُوًّا  
أَوْ فَاضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَارَدَّتْ أَرَأَيْتُمْ  
أَشْتَرِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَارِعَةٌ بِرُحْصِ فَسَأَلَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ  
وَرَأَيْتُمْ بِرُحْمٍ فَإِنَّ الْعَارِضَ فِي هَيْبَتِهِ كَالنَّصِيبِ  
يَعُودُ فِي قَيْبَتِهِ -

بَابُ الْجِهَادِ بِأَذْنِ الْبَوَّابِ -

۲۵۷- حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ  
الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتْرَكُ لَهُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ  
فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحْسَنُ وَالِدَاكَ قَالَ

اپنا کام دس کے لئے سفر کیا، پورا کر چکے تو جلدی اپنے گھروالوں میں آئے  
باب اگر لشکر کی راہ میں سواری کے لئے گھوڑا لے پھر اس کو  
بکتا پائے -

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی  
انھوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے حضرت عمرؓ نے لشکر کی راہ  
میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اس کو بازار میں دیکھتا ہوا پایا انھوں  
نے ہامول لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا امت  
مول لے اور اپنا صدقہ مت پھیر -

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے کہا میں نے حضرت  
عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے لشکر کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا  
جس کو دیا تھا اس نے بیچنا چاہا اس کو خراب کر ڈالا میں نے چاہا پھر  
مول لے لوں میں سمجھا یہ سستا لے دیگا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اگر ایک روپیہ کو بھی گھوڑا ملے تو مت  
کیونکہ صدقہ دے کر اس کو پھیر لینے والا کتے کی طرح ہے جو تے کے  
پھر اس کو کھائے جاتا ہے -

باب ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب  
بن ابی ثابٹ نے کہا میں نے ابو العیاش شاعر سے سنا اور حدیث کی روایت  
میں اس پر تہمت نہ تھی (گو شاعر تھا مگر حدیث کی روایت میں سچا تھا)  
کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا ایک شخص (جابر بن عبد  
یا معاویہ بن جابر) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے جہاد میں  
جانے کی اجازت چاہی آپ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟

لے ہیں تو جہاد میں جانا حرام ہے اگر جہاد فرض میں ہو جائے تب ماں باپ کی اجازت نہیں اور داد وادی نانا نانی کا کام ہاں پھر  
مولا درود جہاد کی اجازت دیں تو جہاد میں جانا حرام ہے اگر جہاد فرض میں ہو جائے تب ماں باپ کی اجازت نہیں اور داد وادی نانا نانی کا کام ہاں پھر

نَعَمْ قَالَ فِيهِمَا نَجَاهٌ هَذَا -

**بَاب ۱۸۲ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أََعْيَانِ الْأَيْلِ -**

۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَبِطَ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٌ قِلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ -

**بَاب ۱۸۳ مِنَ الْكُتُبِ فِي جَنَاشِ فَرَجَةٍ امْرَأَتُهُ حَاجَةً وَكَانَ لَهُ عَذْرَاهُ لَ يُؤْذَنُ لَهَا -**

۲۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا نِسَاءً فَرَجَ امْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا حَرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ فَقَالَ

کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو جا اپنی جہاد کر لے  
باب ادنٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ جس سے آواز نکلے لڑکانا  
کیسا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ امام مالک نے خبر دی اہل بیت نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عبد بن تیمم سے ان ابوشیر انصاری نے بیان کیا وہ بعض سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (معلوم نہیں کہ کونسا سفر تھا) عبد اللہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوشیر نے کہا لوگ اپنے آرام کے ٹھکانے میں تھے (غواب گاہ میں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ (زید بن حارثہ کے ہاتھ) یہ پیغام کہل بھیجا کسی ادنٹ کی گردن میں جو تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا جو گنڈا (لا) جو وہ کاٹ لیا جائے  
باب ایک شخص اپنا نام مجاہد بن میں بھولے پھر اس کی جو رو  
جج کو جانے لگے اور کوئی عذر پیش آئے تو اس کو اجازت دی  
جاسکتی ہے کہ جہاد میں نہ جائے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ امام سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن یزید سے انہوں نے ابو عبدہ دناذہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی مرد کسی (غیر عورت سے تنہائی نہ کرے نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا

۱۷ یعنی ان کی خدمت بجالا دی تیرا جہاد ہے اس سے امام بخاری نے مطلب نکالا کہ ہاں باب کی رضا مندی جہاد میں جانے کے واسطے لینا ضروری ہے۔  
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خدمت جہاد پر مقدم رکھی کہتے ہیں حضرت ادریس قرنیؒ کی والدہ ضعیفہ زندہ تھیں اور یہ انکی خدمت میں معروف تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ اور صحابیت کے شرف سے غروم رہے ۱۲ منہ ۲۵ اکثر علمائے اہل کو مکروہ دیکھا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ رشتے ان رفیقوں کے ساتھ نہیں رہتے۔ جن میں گھنٹا ہو بعضوں نے کہا یہ گھنٹا تانت کے گنڈوں میں نظر نہ لگنے کیلئے ڈالتے ہیں تو منہ فرمایا اسلئے کہ نظر کو تانت دفع نہیں کر سکتا بعضوں نے کہا اسلئے کہ کہیں دوڑتے ہیں جانور کا گھوڑا گھٹ جائے ایک روایت میں ہے جو اوٹ میں گرا دے یا تانت کو گھٹ میں ڈالے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں اختلاف یہ ہے کہ کیا تانت ہی ہے یا تحریریں بعضوں نے کہا اگر ضرورت ہو تو جانور ہے یا حفظ نہ کیا جن تمویذوں میں اللہ کا نام یا قرآن کی آیتیں ہوں ان کا لٹکانا درست ہے ۱۲ منہ ۲۵ ممکن ہے کہ یہ سفر جہاد کا ہو اور آپ نے گھنٹہ وغیرہ کاٹ ڈالنے کے لیے اس لیے حکم فرمایا ہو کہ دشمن کو ہراس آنے کی خبر نہ ہو جائے ۱۲ منہ۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَ  
خَرَجْتُ أَمْرًا فِي حَاجَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ فَخَبَرْتُمُ الْمُرَّةَ  
بِأَنَّ الْجَاسُوسَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
لَا تَسْتَحْذِرُوا أَعْدَاءِي وَعَدُوَّكُمْ أُولِيَاءَ-  
الْتَجَسُّسُ التَّبَحُّثُ-

۲۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ  
بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ  
الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسود قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا  
رَوْضَةَ خَاخِرٍ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ  
فَخُذُوا مِنْهَا فَانْطَلِقُوا تَعَادِي بِنَاخِلُنَا حَتَّى  
انْتَهَيْتُمْ إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا انْحَنَ بِالطَّعِينَةِ فَقُلْنَا  
أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا صَحِيٌّ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا  
لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَذَلْنَا نَقِيْنُ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ  
مِنْ عِقَابِهَا فَأَتَيْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى  
أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بَعْضُ  
أَقْرَبِ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَا تَجْعَلْ عَلَيَّ لِرُكْنِكَ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرُونٍ

ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ فلا نے فلا نے جہاد میں میرا نام لکھا گیا لیکن میری جوڑ  
جج کو جاری ہے آپ نے فرمایا جاپانی جوڑ کے ساتھ جج کرے

باب جاسوسی کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ متحنہ میں) فرمایا  
مسلمانوں میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ  
جاسوس تحس سے نکالے یعنی کسی بات کو کھود کر نکالنا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا  
ہم سے عمرو بن دینار نے میں نے ان سے یہ حدیث دہرائی کہا مجھ کو من بن  
محمد نے خبر دی کہا مجھ کو عبد اللہ بن ابی رافع نے کہا میں نے حضرت علیؓ  
سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بھی فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ ایک مقام کا نام ہے مدینہ  
بارہ میل پہا وہاں تم کو ایک عورت (سارہ یا کنود) اونٹ پر سوار ملے گی  
اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو یہ سن کر ہم گھوڑوں کو دوڑاتے  
پہلے روضہ خاخ میں پہنچے دیکھا تو واقعی ایک عورت اونٹ پر سوار جارہی تھی  
ہم نے اس سے کہا چل خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں  
ہم نے کہا اب خط نکال کر دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتاریں جب اس نے  
رجبور ہو کر اپنے جوڑے سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لے ہوئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی  
بلتعہ کی طرف سے مکہ ملے چندہ شہر کوں کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بعض ارادوں کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے  
پوچھا حاطب یہ تو نے کیا کیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے  
رمیز حال اچھی طرح سن لیجئے میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں اگر مل گیا صل  
قریش نہیں ہوں اور دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ ہیں ان سب کی کرالوں

لے کر نکالے اس کی جوڑے ساتھ دوسرا دم جا نہیں سکتا اور جہاد میں اس کے بدل دوسرا شخص شریک ہو سکتا ہے تو اپنے ضروری کام کو غیر ضروری پر مقدم رکھا ۱۲ من گھم یعنی کاڑھی  
جاسوسی کرنا منع ہے جسے حاطب کی جی کر شرکوں کو سنانے ایک شہر ہے دی البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جاسوس  
بنا کر بھیجا اور جنگ کا کام بغیر جاسوسی کے چل ہی نہیں سکتا ۱۲ من گھم اس آیت سے امام بخاری نے اس کا فہم کی جاسوسی کی ممانعت نکالی کیونکہ جاسوس جہاد میں  
ہر تہا ہے ان کا دوست ہوتا ہے ان کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے ۱۲ من گھم ایک ترکہ جیوں ہے نہیں تو کرے اتار ۱۲ من گھم معہمون خط کا یہ تھا اما بعد قریش کے لوگو  
تکو معلوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر لے ہوئے تہارے سر پر آتے ہیں اگر آپ اپنے آپ کو بھی اندر آئی کر دیکھا اپنا وعدہ پورا کرنا لباقی ہے

وَلَمْ أَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ مَا وَكَانَ مَعَكُمْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَلَكَةٍ يَجْعَلُونَ بِهَا أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ  
فَأَحْبَبْتُ إِذَا قَاتَنِي فِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ غَيْرِي أَرْتَحِدُ  
عِنْدَهُمْ يَدًا يَجْعَلُونَ بِهَا قُرْبَىٰ وَمَا فَعَلْتُ كَقَرِّ  
وَلَا أَرْتَدُّ إِلَّا دَلَّ رِضَىٰ بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ  
عُمَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ هَذَا الْمُتَأَفِّقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ  
شَهِدَ بَدْرًا وَأَوْمَيْدَ رِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونُ قَدْ  
أَطَاعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ  
غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سَفِينٌ وَآيُ اسْتَاذٍ هَذَا -

**بَابُ الْكِسْفَةِ لِلْأَسْأَرَى**

۲۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أَقْبَىٰ بِأَسَارِيٍّ أُنِيَ بِالْعَبَاسِ  
وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَهُ فَمِصًّا فَوَجَدُوا قِمِصَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أُبَيٍّ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رِيَاءَهُ فَلَمَّا كَانَ نَزَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قِمِصَهُ الَّذِي الْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے ان کا گھر بار مال اسباب بچا ہو گیا ہے  
تو میں نے یہ چاہا کہ کوئی احسان ہی ان پر پیدا کروں کیونکہ رشتہ داری تمہارے  
ہنسیں جس کی وجہ سے میرے ناطے ناطے بچے رہیں میں نے یہ کام اس لئے  
ہنسیں کیا کہ میں (خدا نخواستہ) کافر ہوں یا مرتد نہ میں مسلمان ہو کر پھر کفر  
کو پسند کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طالب سچ کہتا ہے  
حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن  
مار دوں آپؐ فرمایا وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے اور تجھے معلوم  
ہنسیں شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو دکھایا اور فرمایا اب تم چاہو جیسے  
اعمال کرو میں تم کو بخش چکا ہوں سفیان نے کہا اس حدیث کی سند بھی کیسی  
عمرہ سند ہے

**باب قیدیوں کو کپڑا پہنانا -**

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندى نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا  
انہوں نے کہا جب بدر کا دن ہوا اور کافروں کے قیدی حاضر کئے گئے  
حضرت عباسؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چمپا کو بھی لائے وہ شگے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدن کے موافق کوئی کرتا تلاش کیا دیکھا  
تو عبد اللہ بن ابی منافق کا کرتہ ان کے بدن پر ٹھیک تھا آپؐ نے وہی  
کرتہ ان کو پہنا دیا اور یہی سبب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا  
کرتہ اتار کر عبد اللہ بن ابی کو اس کے مرنے بعد پہنا دیا ابن عیینہ نے

بقیہ حاشیہ انہم اپنا چمپا لے کر لوٹا اسلام ۸۰ سنہ یعنی نسک کے بعد سے میں قریشی نہیں ہوں کہ میرے عزیز و اقارب ان میں ہوتے جو میرے رشتہ داروں  
کی محافظت کرتے ۱۲ سنہ حواشی صفحہ ۱۸ حضرت عمرؓ نے تافون شرعی اور تافون سیاست اور ملک داری کے مطابق لائے دی جو کوئی اپنی قوم یا سلطنت کی دشمنی کو  
خبر پہنچائے وہ مرنے کی موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ غیب کی بات یعنی دل کی نیت معلوم کر دیتا حضرت عمرؓ کو اس کا علم نہ تھا یہ  
۱۳ سنہ شاید کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے علم کے موافق فرمایا ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس کی یقین تھا ۱۴ سنہ ۱۳ یعنی مغفور میں میں تہا ہوا  
نام شریک ہو چکا اعمال جیسے چاہو دیے کرو اس کی یہ مطلب نہیں کہ اگر تم شرک یا کفر بھی کرو گے تو کوئی نقصان نہ ہو گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ جو  
خطا میں تم سے ہوتی وہ صواب معاف کر دی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم تھا کہ اہل بدر شرک اور کفر میں نہیں پڑیں گے ایسا ہی ہوا کہ بدری صحابہ کرام  
ایمان پر قائم بلکہ نیکہ اعمال میں مصروف رہے ان کا خاتمہ اچھا ہوا رضی اللہ عنہم اس حدیث سے رافضیوں کا سنہ ۱۵ سنہ ۱۴ کہتا ہے جو بدری صحابہ کرام اللہ تعالیٰ ان سے  
نسبت برے خیال کرتے ہیں حالانکہ وہ قطعی پرستی میں سے چلے آئے اگر بدری فرزند اگر اس زندقہ شمش بسوز ۱۵ سنہ ۱۴ کہ جس کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں ۱۶ سنہ

كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ  
فَاحَبَّ أَنْ يُكَافَأَهُ۔

**باب ۱۸۶** فَضِيلٌ مَنِ اسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ جُلَّ  
۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَهْلٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ  
عَدَا أَرْجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَ  
رَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ  
لَيْلَتَهُمْ أَيْلَهُمْ يُعْطَى عَدَا فَعَدَا وَكُلُّهُمْ  
يَرْجُوهُ فَقَالَ ابْنُ عَرِيٍّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ  
وَدَعَا لَهُ فَبِرَأْكَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ  
فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أَفَاتَلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا  
فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رَسُولِكَ حَقَّ تَنْزِيلِ بَشَرَتِهِمْ  
ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاخْبِرْهُمْ بِمَا  
يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ  
بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ  
حُمُرُ النَّعُورِ۔

کما عبد اللہ بن ابی کا احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا آپ نے اس کے احسان  
کا بدلہ کر دیا چاہا (تاکہ منافق کا احسان نہ رہے)

**باب جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو اس کی فضیلت**  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن  
بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری نے انھوں نے ابو حازم دسلم بن  
دینار سے انھوں نے کہا مجھ کو سہل بن سعد انصاری صحابی نے خبر دی  
انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ میں  
ایسے شخص کو دسملاری کا رچھنڈا دوں دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ غیبر کو  
فتح کر دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول  
اس سے محبت رکھتے ہیں یہ سن کر لوگ رات بھر اس خیال میں رہے کھو  
کس کو جھنڈا ملتا ہے شرخص اسید دار تھا راجع کو آپ نے فرمایا علی کہاں  
میں لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں (خیر وہ آئے) آپ نے ان کی  
آنکھوں پر تھوک دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی وہ بالکل اچھے ہو گئے  
جیسے کوئی مار نہ ہو نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا انھوں نے چچا  
کیا میں ان سے لڑوں جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں کہنے  
فرمایا چیکے چلا جا اور ان کے مقام پر آ کر پڑ پھران کو مسلمان ہونے کے  
لئے کہہ اور اسلام میں جو جو باتیں ضرور ہیں (دار کا ان اسلام) وہ ان  
کو بتلائے تم خدا کی اگر تیرے سبب اللہ ایک شخص کو راہ پر لائے (ایمان  
کی توفیق دے) وہ تیرے حق میں لال لال ادنٹوں سے بڑھ کر ہے

سہل بن سمرجہر باب نکلتا ہے سبحان اللہ کسی شخص کو راہ پر لانا اور کفر سے ایمان پر لگانا دینا کتنا بڑا اجر رکھتا ہے مسلمان کو چاہیے اور وعظا و تعلیم اور تلقین میں کوشش  
بلکہ اگر کسی میں کیونکہ یہ غیر دین کی میراث ہے اور چپ بکر مچھ رہنا اور زبان اور قلم کو روک لینا عالم کیلئے غضب کی بات ہے ہمارے زمانہ کے مولوی اور مشائخ جو  
گھروں میں آرام سے بیٹھ کر چرب لقموں پر بستے مارتے ہیں اور غفلت شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جابلوں کو نصیحت نہیں کرتے اور ادا دینا داروئی خوشنما  
میں غرق یا بغیر صاحب مسل اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن کیا جواب دیں گے اللہ تعالیٰ نے جہنم اور دوزخ کی نعمت عطا فرمائی اس کا شکر یہی ہے کہ وعظ  
نصیحت میں سرگرم رہیں اور تلقین اور تلقین اجنا وظیفہ کریں دیہات کے مسلمانوں کو جو دینی مسائل اور اعتقادات سے ناواقف ہیں انکو واقف کریں اور اگر فرنگ  
ملکوں میں جا کر اسلام کی دعوت پھیلان میں افسوس ہے کہ نصاریٰ تو اپنا باطل خیال اپنی شکیست پھیلانے کیلئے ہر گناہ اور رستی اور رستے اور جہنم میں غلط  
کہتے پھریں اور مسلمان کیلئے اعتقاد یعنی توحید پر مرکوز زبان بند رکھیں اور سچا دین پھیلانے میں کوشش نہ کریں اگرچہ دین کے پھیلانے میں کوئی مصیبت پیش آئے اسکو  
عین سعادت اور برکت اور سیالیاں کھنچ جائے دیکھو ہمارے پیغمبر صاحب مسل اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام میں کیا کیا تکلیفیں اٹائی ہیں زخمی ہوتے رہے شہداء و  
شہداء کا گناہ کیا تھا یا اللہ تیری راہ میں اگر تم کو قتل کیا جائے تو وہ غمہ اور شہرین لقنوں سے زیادہ بہکنا لایم میں اور تیرا سچا دین پھیلانے میں اگر تم مارے جاؤ گے یا  
چنے جائیں تو وہ ان دینا دار بادشاہ کی خلعت اور فرزادی سے کہیں بڑھ کر ہے یا اللہ تعالیٰ انکو کھول دے کہ وہ بھی اپنے پیارے پیغمبر صاحب مسل اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانے

اور دشمن شرع کریں گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں دین کی کتاب میں اور رسالے چھپوا چھپو کہ مفت تعلیم کریں آمین یا رب العالمین

### بَابُ الْأَسَاذِي فِي السَّلَاسِلِ -

۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ  
قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ -

### بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ

الْكِتَابَيْنِ -

۲۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حِجِّي أَبُو حَسَنٍ قَالَ  
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ - مِمَّنْ  
أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ  
أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ يُعَلِّمُهَا  
قَبْحَ مَا تَعْلِمُهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا  
فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنٌ أَهْلُ الْكِتَابِ الَّذِي  
كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ  
أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ  
ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَعْطِيَتْكُمْ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانُوا يَجْعَلُونَ  
يَرْحَلُونَ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ -

### بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّنُونَ فِضَابَ

الْوِلْدَانِ وَالذَّرَارِيِّ -

بَيِّنَاتٌ لِنَبِيِّنَا لَيْلًا بَيْتٌ

### بَابُ قَيْدِ لَوْلَا كُوزِ خَيْرِ لَوْلَا فِي بَابِ صَنَا

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ انہوں  
نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو خیریں پہنچنے ہوئے بہشت  
میں داخل ہوتے ہیں دینی مسلمان ہوتے ہیں

### بَابُ يَهُودِيٍّ نَصَارِيٍّ مُسْلِمَانٍ هَوَّالَيْنِ تَوَّانٍ كَانُوا ثَوَابَ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے  
صلح بن حم ابو حسن نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو بردہ  
نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے سنا انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں کو ہر ثواب دیکھ کر ایک تو اس  
کو جس کی ایک ٹونڈی ہر وہ جس کی اچھی تعلیم اور تربیت کرے ادب نیز  
سکھائے پھر آزاد کرے اس سے نکاح کرے اس کو دوسرا ثواب ملے گا  
دوسرے اس یہودی یا نصرانی کو جو اپنے پیغمبر پر ایمان رکھتا تھا پھر آنحضرت  
نبوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے مسلمان ہو جائے اس کو بھی دوسرا ثواب  
ملے گا تیسرے اس غلام کو جو اسے اور اپنے سردار دونوں کا حق ادا کرے یہ  
حدیث بیان کر کے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بن محنت مجھ کو سنا  
دی اور اس سے کم حدیث سننے کے لئے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتے

### بَابُ الْكَافِرِ لَوْلَا يَرْشِدُونَ (مَجَابِ) مَا رِيں اِدْرِبْ تَقْدِمْ عَمَلِمْ بَعْجِي قَتْلِ

کے لئے تو کچھ قباحت نہیں ملے

قرآن میں جو بیانات سورہ اعراف میں اور تیسرے سورہ نمل میں سورہ نوح

لے تو بہشت سے مراد اسلام ہے جنہوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں زنجیری کر پڑتے تھے لڑائی میں قید ہو کر باز خیر  
آئے جہر خوشی سے مسلمان ہو گئے بہشت پائی ۱۱ منزلہ میں خدا کی عبادت بھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دل سوزی سے بجلائے ۱۲ منہجی غفلت میں  
منڈلانے کے وقت عورت کے کپڑے پر کے یا غیر عورتوں پر جن کے پاس کے مردوں تک پہنچ سکیں ایسی حالت میں جو عورتوں کا لباس ناچکے ہیں لیکن قصداً عورتوں پر چوں کہ انہیں  
ہے مجھے دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے۔



کَلَامًا

۲۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَحْشَمَةَ قَالَ مَرَّ بِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبُو لَيْلَى فَوَدَّ أَنْ وَسَّيْلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّنُونَ ابْنَ الْمُشْرِكِينَ فَيَصَابُ مِنْ نِسَاءِ هَهُمْ وَذَرَارِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ يَقُولُ لَا حِلَّي إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الدَّارِ رَأَى كَانَ عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَعْنَا مِنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَعْلُ كَمَا قَالَ عَمْرُو وَهُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

بَابُ قَتْلِ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

۲۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَارْفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي

مِنْ أَيْلِهِ ان سب لفظوں کا دہی مادہ ہے جو بی بیوں کا ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم نے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے انہوں نے ابن عباس انہوں نے صعب بن جشمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو لیلہ دوان میں سیر کرتے کرتے آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں سے لڑائی ہے اگر شخص جن میں ان کی عورتوں بچے یا عورتیں تو کیا آپ نے فرمایا عورتیں بچے بھی آفرانی میں کے ہیں سب اور میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے محفوظ چراگاہ رساکھ اللہ اور رسول کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتی تھا اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی انہوں نے عبید اللہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے کہا صعب بن جشمہ نے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کے باب میں ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے کہا عمرو بن دینار ہم سے یہ حدیث ابن شہاب سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کرتے تھے پھر ہم نے زہری اس حدیث کو بیان کیا انہوں نے کہا مجھے کو عبید اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے صعب بن جشمہ سے یعنی متصلاً بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا عورتیں بچے انہیں میں کے ہیں اور عمرو بن دینار کی طرح یوں نہیں حدیث کیا کہ عورتیں بچے بھی اپنے باپ لڑائی کی اولاد میں سے

بَابُ لُطَائِيٍّ مِّنْ بَنِي كَلَانَ كَيْسَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم کو لیث نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے بی بیوں باب کی حدیث میں ہے امام بخاری کی مادت ہے کہ عرب کوئی لفظ ایسا حدیث میں آتا ہے جس کے مشتقات یا مواد قرآن میں بھی ہوں تو متران کے لفظوں کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ جو آدمی صحیح بخاری سیکھ کر پڑھے وہ قرآن کے الفاظ بھی بخوبی سمجھے ۱۲ منہ ابو ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ۲۲ میل دور واقع ہے اور دوان بھی ایک مقام ہے ابواسے آنحضرت پر ۱۲ منہ یعنی وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر بلا قصد لاری میں تو کچھ گناہ نہیں ہے کہ عورت اور بچوں کو قصد کر کے ۱۲ منہ کے عربوں کا قاعدہ تھا کہیں آباد اور سرسبز جنگل میں پہنچتے تو کتے کو نشانہ کرتے وہ جو ہنکتا جہاں تک اسکے پہنچنے کی آواز جاتی وہ جنگل اپنے لئے محفوظ کر لیتے کوئی دہرا اپنا جانور اس میں چراگاہ آغخت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ موقوف کیا جو سرسبز مقام ہے اور فرمایا کہ محفوظ اللہ اسے رسول کا ہونے پر اور امام یا حاکم بھی رسول کا نام مقام ہے دوسری روایت چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے ۱۲ منہ تودہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر عورت یا بچہ متاثر نہ کرنا تو اہل ان کا ماروان بالافاق ویت ہے ۱۲ منہ

کی ایک طائی (غزوہ فتح) میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

## باب طائی میں عورتوں کا مارنا کیسا ہے

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ جمادی میں اسامہ سے پوچھا کیا تم سے عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں ایک عورت کو دیکھا گیا کہ قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں بچوں

کے قتل سے منع فرمایا ابو اسامہ نے کہا ہاں اے

باب اللہ کے عذاب (النگار) سے کسی کو عذاب نہ کرنا اے ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہ ہم سے یثرب بن سعد نے انہوں نے بکر بن عبد اللہ سے انہوں نے سیمان بن یسار سے انہوں ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا (اس کے سردار حمزہ بن عبد المطلب تھے آپ نے دیکھے) یوں فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو ان کو لوگ میں جلاؤ انہا پھر جب ہم (مدینہ سے) نکلتے گے تو آپ یوں فرمایا میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو لوگ میں جلاؤ انہا لوگ سے اللہ کے سوا کسی کو عذاب نہیں کرنا چاہیے تو اگر تم ان کو پار تو قتل کر ڈالو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ حضرت علیؑ نے کچھ

بَعْضُ مَعَاذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةٌ فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ  
بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ -

۲۶۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجِدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَعَاذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ -

بَابُ لَا يُعَذَّبُ بَعْدَ أَبِي اللَّهِ -  
۲۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فَلَانًا وَفَلَانًا فَاحْرَقُوهُمْ بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْحُدُودَ إِنْ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرَقُوا فَلَا تَفْعَلُوا وَلَا تَأْكُلُوا النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَوْتًا فَافْتُلُوهُمْ -

۲۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یہ ابواسامہ کا جواب نام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث لکھی اس میں صاف مذکور ہے کہ ابواسامہ نے فرار کیا ہاں ۱۲ منہ سے بعض صحابہ نے اس کو مطلقاً منع فرمایا ہے گو بطور قصاص کے ہو بعضوں نے جائز رکھا ہے جیسے حضرت علیؑ اور خالد بن ولیدؓ سے منقول ہے جب نے کہا یہ ممانعت غریبی نہیں بلکہ بطور تواضع کے ہے تاکہ زیادت میں تو آلات حرب توپ اور نندوتی اور لواٹنا میٹ تار پیڑ و دیگرہ سب انگار ہی انگار ہیں اور جو حکم کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے - ہذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعمال درست ہے ۱۲ منہ سے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور ان شخصوں کے نام اور ان کے قصور بھی بیان ہو چکے ہیں ۱۲ منہ -



## باب ۱۹ اِذَا حَرَقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحْرَقُ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا دُرَيْبٌ عَنْ  
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَهْطًا مِنْ مُعَلِّ تَمَانِيَّةَ كَدَمُوا عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَوَوْا النَّبِيَّةَ فَتَنَّاوُا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْنَاءُ سُلَاطَةٍ أَكْبَدُ لَكُمْ إِلَّا  
أَنْ تَكْتُمُوا بِاللَّذِّذِ فَانْطَلَقُوا أَشْتَرِ جُزْءٍ مِنْ  
أَبْوَالِهَا وَالْكَابِغَا حَتَّى يَحْمُوا أَوْ يَمِينُوا وَتَقْتُلُوا  
السَّرَاحِي وَاسْتَأْثَرُوا الْإِبِلَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ  
فَأَتَى النَّبِيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ  
الْبَلْبَلِ فَمَا تَوَجَّلَ النَّعَامُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ  
فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِسَائِرِ  
فَأَحْيَيْتْ لَكُمْ لَكُمْ بِمَا وَطَرَحْتُمْ  
يَا لِحَرَّةٍ يَسْتَفْهُونَ فَمَا يَسْتَفْهُونَ حَتَّى تَأْتُوا  
عَالِ أَبِي تَلَابَةَ تَقْتُلُوا وَتَوَارِحُوا رَجُلًا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْعُرَا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

## باب ۱۹

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ثَنَا أَلَيْثُ عَنْ  
كُوَيْسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سے ہے  
باب اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلائے تو اس کے  
بدل وہ بھی آگ سے جلا لیا جائے

ہم سے معطل بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن خالد نے ایوب  
سختیانی سے انہوں نے ابو قطاہ سے انہوں نے انس انہوں نے کہا  
عکس قبیلہ کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (مسلمان ہو گئے)  
ان کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو  
دودھ پوئیے یہ ہماری دوا ہے (آپ نے زربا درد دھوئیں کہاں لادیں  
تم ایسا کر دھرتے کے ارٹوں میں جا رہو گئے ان کا دودھ موت پی کر تندرست  
اور بوٹے تازے ہوئے تو پر داسے (دیر) کو مار کر اونٹ بھکائے گئے  
اسلام سے بھی پھر گئے کوئی شخص فریاد کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک  
پہنچا آپ نے سوا دین کو ان کے پیچھے دوڑایا بیس سوار تھے ان کے سردار  
کرز بن جابر فریاد تھے ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ گرفتار ہو کر آئے آپ  
نے ان کے ہاتھ پاؤں آگے پیچھے سے) کٹوائے پھر لوہے کی سلاخیان گرم  
کر کر ان کی آنکھوں میں پھر دیاں اور ان کو مدینہ کی پیٹھ پر گرم زمین میں  
ڈال دیا پانی مانگتے تھے کوئی پانی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ مر گئے ابو  
قلابہ نے کہا ان لوگوں نے خون کیا چوری کی (وہ کھانا) اور اللہ اور اس کے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے مر رہے ہو گئے اور ملک میں دھندل چا یا لہ  
باب ۱۹ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یث بن سعد نے انھوں نے  
یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ

شہ جو اہل بدر علی سے جس میں ابو بصیر کا قہر ہے کہ وہ کافران کو پوٹے گئے تھے انہوں نے ایک کی تلوار دیکھنے کو مانگی اور اسی اس کو قتل کیا و درکار فر  
موت کے لئے جھاگ گیا ۱۲ منہ تو ایسے شریہ پا جیوں ملک عربیوں کو سخت سزا دینا چاہیے تاکہ درہر لوگوں کو عبرت ہو اور زندگان خدا ان کے ظلم سے محفوظ رہیں اس  
حدیث کی مناسبت ترجمہ سب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں گرم سلاخیان آنکھوں میں پھرنے کا ذکر ہے جو آگ میں گر جائیں یہاں مذکور ہے کہ انہوں نے مسلمان  
کو آگ سے غلبہ دیا تھا اور شاید انہوں نے انبیاء و ائمہ کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو نبی نے روایت کیا اس میں  
یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چر دیا ہوں کے ساتھ ایسی سوکھ کیا تھا ۱۲ منہ سے یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پچھلے ہی باب کی  
یہ ایک فصل ہے۔

کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا کہ ایک پیغمبر دغیر یا موسیٰ علیہ السلام کو ایک چوٹی پر کھڑا تھا یا انہوں نے حکم دیا چوٹیوں کا ساتھ دیا گیا تب اللہ نے ان کو دجی بھیجی تھی ایک چوٹی نے کھاتو نے اللہ کی اتنی خلقت جلادی جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔ ۳

الْمُسَيِّبِ وَأَنِّي سَكَمَةٌ أَنَا أَبَاهُ رِيَّةٌ كَالسَّمْعَةِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَمَتْ  
نَمْلَةٌ بَيْنَا مَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمْرٌ يَقْرَأُ بِالْحَمْلِ  
فَأُخْرِجَتْ فَأَدْعَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ تَرَصَّنَكَ نَمْلَةٌ  
أُخْرِجَتْ أَمَةً مِنَ الْأُمَمِ نَسِيحٌ

### باب ۱۹ حَرْقِ الدُّورِ وَالْغَيْلِ

۲۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْنِ عُيَيْنٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي ثَيْبُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ  
لِي جَبْرِيرٌ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَا تُرَى يَحْيَى مِنْ ذِي الْخُلُصَةِ وَكَانَ  
بَيْنَا فِي خُصْمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْبَمَانِيَّةِ  
قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خُسَيْنٍ وَمِائَةِ قَارِبٍ مِنْ  
أَحْسَنَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا  
أَتُبْتُ عَلَى الْغَيْلِ فَتَرَبَّيْتُ فِي صَدْرِي حَتَّى  
رَأَيْتُ أَكْثَرَ صَادِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ  
ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ عَادِيًا مُعَدِّيًّا فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهَا  
فَكَفَّرْتُ مَا وَصَرْتُهَا ثُمَّ بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ  
جَبْرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا حُجِّمَكَ سَتَى  
تَرَكْتُمَا كَأَنَّمَا جَلَّ أَجُوتُ أَتَى أَجُوتُ

باب گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ تھان نے انہوں نے اسمعیل سے  
کہا مجھ سے تیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ  
بجی نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلعہ  
کو تباہ کر کے مجھ کو آرام نہیں دیتا ذی الخلعہ ایک بت خانہ  
تھا خشم قبیلہ میں جس کو میں کا کعبہ کہا کرتے تھے جریر نے کہا میں سنکر  
احسن کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا وہ گھوڑے کی  
سواری خوب جانتے تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جتا تھا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیٹ پر ایک ہاتھ مارا میں نے آپ کی  
انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اتنے زور سے مارا اور یہ دعا  
کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو راہ بتائی والا اور ارادہ  
پایا ہوا کر دے غرض جریر وہاں گئے اور ذی الخلعہ کو توڑا اور جلا  
دیا پھر ایک شخص بولا ابورطاة حبیب بن ربیعہ کو آپ پاس بھیجا یہ  
خبر بیان کرنے کو یہ شخص حبیب کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس  
خدا کی جس نے آپ کو مینا بنا کر بھیجا میں تم آپ پاس موت آیا جب ذی الخلعہ

لے گئے ہیں یہ پیڑ ایک لختی پر سے گرے جس کو اللہ نے بالکل تباہ کر دیا تھا انہوں نے عرض کیا پروردگار اس بتی میں تو قصور ہے قصور ہر طرح کے لوگ  
اور وہ کہے جے جانور سب ہی تھے تو نے سب ہلاک کر دیا پھر ایک درخت کے تنے اڑے ایک چوٹی پر ان کو کھانا انہوں نے غصے ہو کر چوٹیوں کی سدا را  
بل جلا دیا تب اللہ نے ان کے سر وہم کا جواب ادا کیا کہ تو نے کیوں بے قصور چوٹیوں کو ہلاک کیا انا بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ آپ  
سے غلب کرنا درست ہے جیسے ان پیغمبر نے کیا تسلط لائے کہ اس حدیث سے دلیل لی اس سے جو مری جانور کا جلانا جائز سمجھتا ہے اور ہادی شریعت میں مسموٹی  
اور شمشک کی کو بارڈالنے کی ممانعت وارد ہے ۱۲ منہ ذی الخلعہ ایک مذہب خانہ تھا جس کو میں میں خشم دانی نے جسے کے مقابل تیار کیا تھا ۱۲ منہ ۱۲ منہ ۱۲ منہ  
جس میں جریر تھے ۱۲ منہ۔

قَالَ بَارِكُ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَالِهَا خَمْسَ مِائَاتٍ -

۲۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ تَافِعِ بْنِ مُعْمَرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّ بَنِي النَّضِيرِ

### بَابُ قِتْلِ النَّاسِ الشُّرَكَ

۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا

أَبْنُ دَاوُدَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي تَافِعٍ يَمْلِكُوهُ كَانَتْ لِي رَجُلٌ يَمْلِكُهُ فَدَخَلَ حَيْثُ هُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مِرْبُوطٍ وَرَأَيْتُ لَهُمْ قَالَ دَخَلْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ انْتَهَرْتُ قَدْرًا حَيْثُ انْتَهَرْتُ فَنَحَرُوا يَطْلُبُونَهُ فَنَحَرْتُ فِي مَنْ خَرَجَ أَرَاهِمُ أَتَيْتُ الْكَلْبَةَ مَعَهُمْ فَوَجَدْتُ الْحِمَارَ فَدَخَلْتُ وَدَخَلْتُ دَخَلْتُ بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَسَّعُوا الْمَقَاتِلَ فِي كَوَّةٍ عَنِتُّ أَرَاهَا كَلْبًا نَامًا أَخَذْتُ الْهَاتِيَتِي فَنَفَعْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَعَلْتُ يَا أَبَا تَافِعٍ فَاجَابَنِي فَتَعَدَّدْتُ الصَّوْتُ -

سوکھوایا نکل یا نارشی اورٹ کی طرح دجلا بھٹا کر دیا جریر نے کہا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لئے پانچ بار بרכת کی دعا کی -

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے تافع سے انہوں نے ابن عمر سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلا دیئے -

### باب مشرک ہو رہا ہو تو اس کا مار ڈالنا درست ہے

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن زکریا نے ابن ابی زائدہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براہین مازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصار آدمیوں کو ابوہریرہؓ بن مسلمان بن ابی کثیرؓ یہودی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ان میں سے ایک قتیض عبد اللہ بن عتبک اس کے قلعہ میں گھس گیا اور جہاں جانور بندھا کرتے تھے وہاں میچڑ بارت ہو گئی ابوہریرہؓ کے لوگوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا پھر دیکھا تو ایک گدھا گم تھا اس کے ڈھونڈنے کو لوگ باہر نکلے عبد اللہ کہتا ہے میں بھی ان کے ساتھ نکلا میرا مطلب یہ تھا ان کو یہ معلوم ہو میں بھی قلعہ کے لوگوں میں ہوں ان کے ساتھ ہو کر گدھے کو ڈھونڈ رہا ہوں خیر گدھا ان کو مل گیا وہ پھر قلعہ میں آئے میں بھی ان کے ساتھ آ گیا انہوں نے رات کی قوت دروازہ بند کر دیا اور کنبیاں ایک موٹھے میں رکھ لیا میں دیکھ رہا تھا جب وہ سو گئے تو کنبیاں میں نے ہاتھ کر لیں اور ابوہریرہؓ جس مکان میں تھا اس کا دروازہ جو قفل تھا کھول کر ابوہریرہؓ پاس گیا وہ سو رہا تھا میں نے اس کو آواز دی - اس نے

۱۔ معلوم ہوا دشمن کے باغات بہتیں کھیت کھرجلا نا درست ہے اور اوزاعی اور لیث اور ابو ثور نے اس کو مذکورہ جانا ۱۳۱ منہ یہ جب تک اس کو دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ کفر اور شرک پر اڑ رہے یا اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہو چکی ہو جیسے ابوہریرہؓ یہودی تھا جو کعب بن اثرفن کی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا آپ کی جو کرا نا اور مشرکین کو آپ سے ملنے کے لئے برا لکھتے تھے تا - ۱۲ منہ

فَقَرَّبَهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ  
كَأَنِّي مُسْتَعِيثٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَرَّاجٍ وَغَيْرُكَ  
مَتَوَفِّي قَالَ مَا لَكَ لِأَمَلِكَ الْوَيْلَ قُلْتُ  
مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَذْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ  
فَقَرَّبَنِي قَالَ وَفَعَلْتُ سَبْقِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ  
تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى شَرَعْتُ الْعِظَمَ ثُمَّ خَرَجْتُ  
وَأَنَا دَهِشٌ نَأَيْتُ سَلَامًا لَكُمْ لَا يُزِيلُ مِنْهُ  
فَوُتِعْتُ فَوُتِعْتُ رَجُلِي فَخَرَجْتُ إِلَى الْحِجَابِ  
فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاصِيَةَ  
فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي سَرَّاجٍ  
تَاجِرًا هَلِ الْحِجَابُ قَالَ نَقَمْتُ وَمَا  
بِي قَابَةٌ حَتَّى أَتَيْتُنَا اللَّهُ مَلِيًّا  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ وَرَسَلَهُ  
كَأَحَبُّ نَا.

صحیح بخاری جلد ۳

۲۷۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَدَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي لَاحِظَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا تَرِيقَ الْأَخْصَارِ إِلَى زَافِجٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ

دیے اس نے جواب دیا میں نے آواز پر تلوار کا وار کیا اس نے جمع ماری  
میں باہر نکل آیا پھر دوبارہ لوٹ کر آیا جیسے میں اس کی مدد کرنے آیا ہوں  
میں نے آواز بدل کر کہا ابورافع اس نے کہا ارے کیا کتنا ہے ماؤں خطا  
ابورافع سمجھا کہ یہ میرا کوئی نوکر چاکر ہے میں نے پوچھا کیا ہوا اس نے  
کہا میں نہیں جانتا کوئی یہاں آیا اس نے مجھ پر وار کیا یہ سنکر میں نے اپنی تلوار  
اس کے پیٹ میں رکھی اور سارے بدن کا اس پر زور لگایا مٹی کی تگاس  
نے توڑ ڈالی بعد اس کے میں نکلا مگر دہشت زدہ اور زمین پر گر گیا کہ ازکر چل  
گھبرائے میں گر پڑا میرے پاؤں پر صدمہ پہنچا غیر گزری کہ مٹی نہیں  
ٹوٹی پھر میں تلوع سے نکل کر اپنے ساتھیوں پاس پہنچا جو تلوع کے باہر ٹھہرے  
ہوئے تھے میں نے کہا میں تو یہاں سے جائیو لا نہیں جب تک روئے دلی  
عورت کی جو موت کی خبر دینی ہے آواز نہ سن لوں ابورافع کی موت کا  
یقین ہو جائے تھوڑی ہی دیر میں میں نے اس کے مرنے کی خبر سنیں  
روئے دلی کہہ رہی تھیں ابورافع حجاز والوں کا سوداگر گزر گیا حب میں وہاں  
ہٹا تو مجھے کچھ بھی درد معلوم نہیں ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آیا اور آپ کو خبر دی گئی

۲۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي لَاحِظَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا تَرِيقَ الْأَخْصَارِ إِلَى زَافِجٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ

۱- عبد اللہ ابورافع کی آمد پہنچتے تھے وہاں تھا اندھیرا انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو میں اور کسی کو مار ڈالوں اس لئے انہوں نے ابورافع کو پکارا اور اس کی آواز  
پر عرب لگا کر ابورافع کو عبد اللہ نے بجایا، مگر یہ حکیمانہ روش اس کی جگہ معلوم کرنے کی تھی ابورافع وہیں پڑا رہا تو گھومتا ہی رہا اس لئے باب کی  
مطابقت حاصل ہے بعضوں نے کہا ام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی شراحت یہ کیا جس میں یہ ملاحظہ ہے کہ عبد اللہ نے ابورافع کو  
سوئے میں ملا ۱۲ آیت کہ ابورافع کا کام تمام ہو چکا کوئی یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے گفتگو میں ایک شخص کو کیونکر قتل کر دیا یا جو نبوت  
کے حق و اخلاق اور ہم دہم و کم ہے بیدار کیونکہ یہ ابورافع کا فرد کو جنگ پر ابھارتا تھا اور جانتا ہے کہ بہت نفوس انسانی لڑ جھڑ کر ہلاکتوں میں لے  
مزدی کا قتل جائز ہو جس کے قتل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچی ۱۲ آیت۔

باب ۹۹ لَا تَسْتَوُوا الْفَاءَ الْعَدَدِ

٢٤٥ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ الْيَزِيدِيُّ حَدَّثَنَا  
أَبُو نَحْشٍ الْفَرَازِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَّةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النُّعْمَانِ كُنْتُ كَاتِبًا  
لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَاتَا كِتَابَ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي أَرْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ  
أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنُوا لِقَاءَ

بَابُ الْحَرْبِ خُذْعَةً

٢٤٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرَى  
ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَفَيْصَرُ لِيَفْهَلَكُنْ  
ثُمَّ لَا يَكُونُ فَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَقَسَمَنْ كُتِبَ هَا

باب دشمن سے مڈ بھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرنا

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا  
کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابوالسختیٰ فزاری نے  
انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہا مجھ سے سالم بن النضر نے بیان کیا  
میں عمر بن عبید اللہ کا منشی تھا ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفی (مہابی)  
کا خط آیا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن  
میں سے ہجرت کرنے کی آرزو نہ کیا کرو (کیونکہ جنگ ضرور دے گا) اور ابو عامر (عبد الملک  
بن عمر) نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابوالزناد  
سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوسریجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے ہجرت کرنے کی آرزو مت کرو جب ہو جائے  
تو ہجرت کر کے رہو (بھاگو نہیں)



بِسْمِ اللَّهِ وَ سَيِّئِ الْحَرْبِ حَدَّثَنَا  
۲۷۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَحْمَرَ أَخْبَرَنَا  
عَنْ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ  
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ

۲۷۷۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَدَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ يَكْذِبْ بِنِ الْإِسْلَامِ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ  
اللَّهُ وَ رَسُولُهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ أَتَيْتُ أَنْ أَقُولُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَعَمْ قَالَ خَاسِرٌ  
نَقَلَ أَنَّ هَذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّا نَاوَسًا لَنَا الصَّدَاقَةَ قَالَ وَ  
أَيْعَنَّا وَاللَّهُ قَالَ فَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَا هُفُوكَ

اور وہاں کے خیرانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے اور آپ نے فرمایا  
۲۷۷۰ کہ اگر وہ فریب فرمایا  
میں سے ابو بکر بن احمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو عمر نے انھوں نے بہام بن منذر سے انھوں نے ابو ہریرہ  
سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں (مکروں کو دھوکا دے)

ہم سے ابن الفضل نے بیان کیا کہ ہم کو ابن عیینہ نے کہا کہ روایت جابر  
بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور  
”مکر، داؤں اور دھوکا ہے۔“

باب لڑائی میں جھوٹ بولنا (مصلحت) کے لئے درست ہے  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انھوں نے عمر بن دینار سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن اشرف (یہودی) کو کون مانتا  
اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستار کھلے محمد بن مسلمہ (انصاری) نے  
کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں میں اس کو مار ڈالوں آپ نے  
فرمایا ہاں میں کہ محمد بن مسلمہ کعب پاس گئے اور کہا اگے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی شکایت کرنے) اس شخص نے (یعنی پیغمبر صاحب نے) ہم کو ایک  
معیبیت میں پھنسا دیا ہے (کہتا ہے) فائز پڑھو روزہ رکھو اب ہم سے  
زکوٰۃ بھی مانگتا ہے کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور معیبت میں پڑ گئے  
محمد بن مسلمہ نے کہا (یا رکھیں کیا) ہم اس کی پیروی کر چکے اب ایک دم الگ ہو جانا

۱۔ غزوہ خندق میں مسلمانوں کی حالت یہود اور قریش اور غطفان سے متفق ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد کو بھیج کر ان میں نا اتفاق کوادی اس وقت یہ  
فرمایا کہ وہاں کوادر فریب ہی کا نام ہے یعنی اس میں اڑ کر نا اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے ۲۔ سنہ ۷ھ غزوہ بدر کی روایت میں ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے مگر  
پھر جو رو سے اسکو راہی کرنے کو اور وہاں میں اور وہاں میں صلح کرنے کو اب اختلاف ہے اس میں کہ مزج جھوٹ بولنا ان مقاموں میں درست ہے یا تعرض ہنی  
ایسا کلام کہ جس سے حق طلب ایک سچے دیکھے وہ جھوٹ ہو لیکن تنگ دم و مراد سے یعنی اور یہ سچ ہو ایک حدیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقاموں میں تو کہتے  
آج ایک مقام میں جانا منظور ہوتا تو دوسرے مقام کا حال لوگوں کی دریافت فرماتے تاکہ لوگ ہمیں کہ آپ ہاں جانا چاہتے ہیں ندی نے کہا تعریفیں ہر ترے مزج جھوٹ ہے  
۳۔ اگر اہل دفع کی طرح یہ مرد و عورت مسلمانوں کی دشمنی پر تلا ہوا پیغمبر صاحب کی عجو کیا کرتا اور دشمن کو دین اسلام سے بہتر بتاتا مشرکوں کو مسلمانوں سے زیادہ ترغیب دیتا  
ان کی رو سے یہ مرد کرتا ۴۔ سنہ ۷ھ اندر عاشق ہے رہتا ہے کیا ۵۔ آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ۶۔ محمد بن مسلمہ نے جاتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ میں  
من سب ہر گاہ آج نسبت شکایت کے لئے کہو چکا آپ نے اجازت دے دی حق محمد بن مسلمہ کی اس کے غرض حق کی کعب کو میرا اختیار پیدا ہو ورنہ پہلے ہی چونک جاتا اپنی  
حفاظت کا بندوبست کر لیتا بعضوں نے اس میں کیا ہے کہ حدیث ترجمہ باکے مطابق نہیں کیوں کہ محمد بن مسلمہ کوئی جھوٹ اس میں ذکر نہیں ہے اس کا جواب یہ کہ بخاری نے  
اپنی حدیث کے موافق اس کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جس میں صاف یہ ذکر ہے کہ ہم انہوں نے چلے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کے لئے حق کریں یا

شکایت کر دینا جو جابروں وہ کہو چکا آپ نے اجازت دی اس میں جھوٹ بولنا بھی آگیا ۱۲۔ سنہ ۷ھ

أَنْ تَدْعَ سَتِي تَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ  
لَمْ يَزَلْ يَكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمَعَنَ مِنْهُ فَعَقَلَهُ  
**بَابُ الْفِتْنَةِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ**  
۴۸۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَلَعَبَ بِبَنِ إِثْرٍ  
فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَتَلَكَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَذِنَ لِي فَأَقُولُ قَالَ  
فَعَلَلْتُ۔

**بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِحْتِيَالِ**  
وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّةَهُ۔  
قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ وَمَعَهُ أَبِي  
بُنْ كَعْبٍ بَيْتُ ابْنِ مَيْيَادٍ فَخَلَّتْ بِهِ فِي  
نَحْلٍ لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّحْلَ طَعَنَ يَتَّبِعِي بَجْدَرٍ فِي النَّحْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي  
طَيْفِئَةٍ لَهُ فَنَادَا مُمَدَّةً فَنَادَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ

بھی تو بلا معلوم ہوتا ہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے غرض  
اسی قسم کی باتیں بننا کہ محمد بن مسلمہ نے کعب پر قابو پائی اور اس کو قتل کیا۔  
**حرب کا فتنہ کو اچانک دھوکے سے مارنا**  
مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا کعب بن اثرب کو کون  
مارتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں اپنے  
فرمایا ہاں انہوں نے کہا تو پھر مجھ کو اجازت دیجئے (جو چاہوں سچ جھوٹ  
آپ نے فرمایا اجازت دی۔

**باب اگر کسی سے فساد یا برائی کا اندیشہ ہو تو اس سے مکر**  
اور فریب کر سکتے ہیں  
لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ رکھ کر ابن عیار پاس  
تشریف لے گئے لوگوں نے کہا وہ مجبوروں کے درخت میں ہے آپ  
جب وہاں پہنچے تو شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے (تاکہ وہ دیکھ نہ سکے۔)  
ابن صیاد اس وقت ایک چادر اوڑھے کچھ گھن بھن کر رہا تھا اس کی ماں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور پکارا اٹھی ابن صیاد یہ محمد اپنے

سلہ محمد بن سلمہ نے بیان کیا یا تیرے سر سے کیا عمدہ خوشبو آتی ہے وہ مرد دیکھنے لگا میرے پاس ایک جودہ ایسی ہے جو سارے عرب میں افضل ہے محمد  
بن سلمہ نے کہا یاد اپنے بال محمد کو سونگھنے سے اس نے کہا لوسنگو انہوں اس کے بال پیچھے سے مضبوط تھے اور ساتھیوں کا اشارہ کیا ہاں ہاں انہوں نے  
تلوار کا وار کیا سر اڑا دیا جلوس کم جہاں پاک خمر الدینا واکثرۃ یار محمد خاں حاکم قندھار نے کفار کھ کھڑت دارم کو کولانا اطمین صاحب شہید سے ایسا  
ادبی معاف شد جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان بودہ بھی ایسا نہیں کرتے کا مولانا نے کہا بیجا کہ ہمارے تہارے درمیان قرآن ہے تمہی مسلمان ہم  
بھی مسلمان قرآن پر چلے مرد دیکھنے لگا قرآن کیا چیز ہے مولانا نے اپنے لوگوں سے کہا شام کو اس کو بتا دیں گے اور کچھ رات گج پانسو آدمی اپنے ساتھ نیکر  
اس کے گھر پر پہنچے اور ایک دم بند دروازوں اور قریبیوں کی اس پر تلے یار محمد خاں صاحب مع اپنے یاروں اور نابکاروں کے ملک عدم کو نہا کر  
قرآن شریف کی بے ادبی کرنے کی سزا پائی ۲۲ منہ سلہ اس کو بھیجی نے وصل کی ۱۲ منہ سلہ اس کا قصہ آگے آئے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں  
تھا کشادہ رہی اخیر زمانہ کا دجال ہے چونکہ آپ کو اس کے شر اور فساد کا ڈر تھا تو دائروں کر کے اپنے تئیں چھپا کر اس کے پاس گئے تاکہ اس کی باتیں  
سن لیں یہیں سے ترجمہ باب صلا ۱۲ منہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ يَا صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ ۖ  
فَوَيْلٌ لِّابْنِ صَيِّدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنُوا كَمَا تَكُونُونَ ۖ

وہ چونک اٹھا اپنے فرمایا اگر یہ اس کو خبر نہ کرتی تو وہ کھولتا اس کی  
باتوں سے اس کا حال کھل جاتا ہے

بَابُ السَّجْنِ فِي الْحَرْبِ وَدَفْعِ  
الصُّوْبِ فِي حَقْرِ الْخُنْدَقِ ۖ

زَيْنَةُ سَهْلٍ ۖ وَرَأْسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَزَيْنَةُ يَزِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ ۖ

اس باب میں سہلؓ اور انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کی ہے اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے ہے

ہم سے مسدد بن سمرہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالاحوص سلام بن  
سلیم مخفی نے کہا ہم سے ابواسحاق سے انہوں نے براد بن عازبؓ انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ خندق میں دیکھا آپ  
خود بنفس نفیس مٹی اٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے سامنے سینے کے بال  
گردے چھپ گئے تھے آپ کے جسم مبارک پر بال بہت تھے اور آپ  
عبداللہ بن رواحہ کے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے یہ

۲۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ  
وَهُوَ يَفْعَلُ التُّرَابَ حَتَّى رَأَى التُّرَابَ شَعْرًا  
صَدْرَهُ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعْرِ وَهُوَ  
يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ هُبَيْدِ اللَّهِ ۖ

اللَّهُمَّ لَوْ كَأَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَا  
وَلَا نَصَدَّقُنَا وَلَا صَالَيْنَا  
فَا تَرَلْنِ سَكِينَتَهُ عَلَيْنَا  
وَكَيْتَ الْاَقْدَامُ اِنْ لَا تَكُنَا  
اِنْ الْاَعْدَاءُ قَدْ بَعَوْا عَلَيْنَا  
اِذَا ارَادُوا نَيْتَهُ اَبْنِيَا  
بَرْقَعٍ بِهَا صَوْنُهُ ۖ

بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى  
الْخَيْلِ ۖ

۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

تو بدایت گرنہ کرنا تو کہیں ملتی نجات  
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ  
اب اتار ہم پر تسلی اسے شہ عالی صفات  
پاؤں جموادے ہمارے دے لڑائی میں ثبات  
بے سلب ہم پر یہ دشمن ظلم سے بڑھادے ہیں  
جب وہ ہکا میں ہیں سنتے نہیں ہم انکی بات  
آپ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے تھے  
باب جو شخص گھوڑے پر اچھی طرح نہ جمتا ہو اس کے لئے  
دعا کرنا۔

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ

ہم سے معلوم ہو جاتا ہے حقیقت وہ آخری زمانہ کا دجال ہے یا اور کوئی شخص ہے ۱۱ منہ سلمہ سہل کی روایت غزوہ خندق میں اور انسؓ کی مفر خندق میں  
اور سلمہ کی غزوہ خیبر میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ سلمہ یہ حدیث اور غزوہ کھودنے کے باب میں گزر چکی ۱۳ منہ ۱۲

نُسِرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَدْرِيسَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ  
تَيْسٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ مَا تَجِبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ اَسْكَنْتُ وَلَا تَأْتِي اِلَّا  
تَبَسَّيْتُ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ سَكُوتُ اِلَيْهِ اَتِي كَا  
اَنْتَبْتُ عَلَى الْعَيْلِ فَقَرَّبَ بَيْدَهُ فِي صَدْرِي  
وَقَالَ اللَّهُ سُرَّ شَيْئُهُ وَاَجْعَلْهُ هَادِيًا  
مُسْتَدِيًا.

کر دے

بن ادریس نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھوں نے تیس بن ابی حازم  
سے انھوں نے جبر بن عبد اللہ بن جلی سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جب کسی مسلمان ہوا مجھ کو گھر میں آنے سے نہیں روکا اور جب  
آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور میں نے آپ سے شکایت کی  
میں گھوڑے پر نہیں جتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ یا اللہ  
اس کو گھوڑے پر جمادے اور سیدھی راہ بتلانے والا اور راہ پانے والا

باب ۶۸۴ دَوَاءُ الْجُرْحِ مِنْ اَوَّلِ الْخَيْلِ وَغَسِيلُ الْمَرْءِ عَنِ اَيِّهَا الدَّمُ عَنْ وَجْهِهِ غَسِيلُ الْمَاءِ فِي  
باب چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا اور عورت کو اپنے باپ کے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عیسہ نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا لوگوں نے سہل بن سعد  
سعدی رضی سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درجہ جنگ احد میں  
زخم لگا تھا اس کی کیا دوا کی گئی تھی سہل نے کہا اب لوگوں میں اس کا  
جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہ رہا کیونکہ دوسرے صحابہ سب گذر  
گئے تھے حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے اور حضرت فاطمہ  
آپ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی لے کر اس کو جلدایا پھر  
آپ کے زخم میں بھر دیا

باب جنگ میں جھگڑا کرنا مکروہ ہے اور جو کوئی افسر سردار  
کی نافرمانی کرے اس کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں فرمایا  
آپس میں پھوٹ نہ کرو ورنہ پورے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ  
جائے گی قتادہ نے کہا وہ دن ہب ریحیم میں ریح ہے مراد لڑائی ہے  
ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے دیکھ نے انہوں نے شعبہ

انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ سے  
انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعرئ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۶۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ  
بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَأْتِي نَحْنُ دُخْرُوِي جُرْحُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ  
النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مَتَى كَانَ عَلَى يَحْيَى  
بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ وَكَأَنَّكَ بَيْنِي فَاطِمَةُ تَغْسِلُ  
الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ خَصِيرُ فَاخْرَجَتْهُ  
حَتَّى بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَ  
الِاخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعَقُوبَةُ مَنْ بَغَى  
إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا  
وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَ تَنَادَةُ التَّرِيمِ الْحَرْبِ  
۶۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ

۱۲ اس حدیث سے باب کے تیوں طلب عمل آئے ۷ نہ ۱۲ یعنی اختلاف کر کے جنگی طاقت تباہ ہو جائے گی اور دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے ۱۲ نہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالُوا كَيْفَ نُشْكِرُكَ وَقَدْ خَلَقْنَاكَ  
بَشَرًا مِثْلَ بَشَرِنَا وَلَا تُخَفِّفْ عَلَيْنَا فِي الْحَقِّ  
۲۸۵-

حَدَّثَنَا هَمُّودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابٍ قَالَتْ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ  
يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الرِّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا  
عَبَدَ اللَّهُ بَنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ كُنَّا يَمُوتُونَ غَلَفْنَا  
الطَّمْرَ فَلَا تَبْرَحُوا مَا كُنْتُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ  
إِلَيْكُمْ وَإِنْ كُنَّا يَمُوتُونَ هَذَا الْقَوْمَ أَوْ طَائِفًا مِنْهُمْ  
فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ نَهَضَ مُوَحُّدٌ  
قَالَ فَإِنَّا نَدْعُو اللَّهَ نَأْتِيَتِ الرِّسَاءُ يَشْتَدُونَ فَتَدَّ  
بِدَاتُ غُلَاحِمِكُمْ وَأَسْوَوْتُهُنَّ نَارِعَاتُ  
شَيْءٍ مَعْنُ فَقَالَ اصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بَنُ جُبَيْرٍ لَقِيتُهُ  
لَهُمْ اصْحَابُكُمْ قَالُوا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بَنُ جُبَيْرٍ نَسِيتُكُمْ قَالُوا كَلِمَ رَسُومُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَكُنَّا بَيْنَ النَّاسِ فَلَصِيبُ  
مِنَ الْعَنِيَةِ لَكُنَّا أَنْوَهُهُ صِرْفَتُ وَجُوهُهُمْ  
فَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِنْ كَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ  
فِي أَحْسَانِهِمْ قَلِمَ يَبْقَى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْرَ آخِي عَشْرَ رَجُلًا فَأَمَّا بَقَاؤُنَا مِنْ سَابِعِينَ وَ

نے معاذ بن ادریس کو بین کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا فرمایا لوگوں کو  
آسانی کرنا سختی نہ کرنا ان کو خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اتفاق رکھنا  
اختلاف نہ کرنا

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق  
نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے احد کے دن پچاس پیدل آدمیوں کا افسر عبداللہ بن جبیر کو  
مقرر کیا اور تاکید فرمادی تم اپنی جگہ سے نہ سرکنا تو تم دیکھو چڑیاں ہم کو  
ایک لے جا رہی ہیں جب تک میں تم سے کہی نہ بھیجوں۔ خیر جنگ شروع  
ہوئی مسلمانوں نے کافروں کو (مار کر) بھگا دیا براہ کشتہ ہیں میں نے خود  
مشرک عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے پازیں پٹلیاں  
کھولے ہوئے بھاگی جا رہی تھیں (کافروں کی شکست کا) یہ حال دیکھ کر  
عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا یار داب لوٹ کا مال اڑاؤ تمہارے  
لوگ تو غالب آپکے (اب ڈر کیا ہے) کس بات کے منتظر ہو عبداللہ بن  
جبیر نے کہا تم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گئے کہ یہاں سے  
ہرگز مت سرکنا! انھوں نے کہا اچھی ہم تو واللہ لوگوں کے پاس جا کر لوٹ کا  
مال اڑائیں گے جب لوگوں کے پاس آئے تو ان کے سہ کافروں نے پھیر دیے  
اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے آئے (سورہ آل عمران میں) پیغمبر  
تم کو پیچھے کھڑا بلارہا تھا اس سے یہی مراد ہے غرض آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا سہ  
اور کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کئے اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس کافروں کا

لے ہم لوگ بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور پرشہ ہمارا گوشت ایک ایک کو کھا رہے ہوں یہ مقام جہاں آپ عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا تھا جتنا ذکر  
مقام تھا وہاں سے مسلمانوں پر عقب سے حملہ ہو سکتا تھا اگر عبداللہ بن جبیر کے ساتھی اس مقام کو نہ چھوڑتے تو خدا لہرین ولید کافروں کا لشکر بیکہ کبھی  
عقب سے حملہ نہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کی شکست نہ ہوتی ۱۲ منسلک آپ فرما رہے تھے اللہ کے مدد! بھاگے کیوں جاتے ہو میرے پاس آؤ  
کافروں پر حملہ کرو نہ سہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ  
بن جراح اور حباب بن منذر اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم اجمعین

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَصْحَابَهُ  
أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ  
وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ  
أَبُو سَفْيَانَ أَيْ الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ  
ثَاكُ أَيْ الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي حَفَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
ثُمَّ ثَاكُ أَيْ الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ  
تَبَيَّنُوا فَمَا مَلَكَ عَمْرٍو نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبَتْ لِي اللَّهُ  
يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الدِّينَ عَدَدَتْ لَأَحْيَاءُ كُلُّهُمْ  
وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ قَالَ يَوْمَ يَوْمٍ  
بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ لَكُمْ تَسْجُدُونَ فِي  
الْقَوْمِ مِثْلَهُ لَمْ أَمْرِي بِهَا وَلَمْ تَسْؤُونِي ثُمَّ  
أَخَذَ يَرْجُمُهُمْ أَعْلَى هَبْلٍ أَعْلَى هَبْلٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُونَالَهُ كَالْوَايَا  
رَسُولُ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ تَوَلَّوْا اللَّهَ أَعْلَى  
أَجَلٌ قَالَ إِنَّ لَنَا الْغُرَى وَلَا غُرَى كَلِمَةً  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُونَالَهُ  
ثَاكُ كَالْوَايَا رَسُولُ اللَّهِ مَا نَقُولُ لَنَا كَالْوَايَا تَوَلَّوْا اللَّهَ تَوَلَّوْا

نقصان کیا تھا ستر کو تید کیا تھا اور ستر کو قتل وجب یہ کیفیت گذری  
تو ابوسفیان نے تین بار یہ آواز دی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں  
(زندہ) ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا کوئی جواب نہ دے  
پھر اس نے تین بار پکارا کیا لوگوں میں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) ابوقحاذ کے بیٹے (زندہ)  
ہیں پھر تین بار یوں کہا کیا (عمر خطاب کے بیٹے لوگوں میں) (زندہ ہیں)  
پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا یہ تو سب قتل ہو چکے اسوقت  
حضرت عمرؓ کو تاب نہ رہی اور رہے (اختیار) کہا اٹھے اے خدا کے دشمن  
یہ سب جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا مردان آنے والا ہے  
اس وقت ابوسفیان بولا اچھا بدر کے دن کا آج بدلہ ہوا اور لڑائی  
تو دونوں کی طرح ہے (کبھی ادھر کبھی اُدھر) دیکھو تمہارے مردوں کے  
ناک کان کاٹے گئے ہیں میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں اس کو  
بڑا بھی نہیں سمجھتا پھر لگا (فریاد) (مصرعہ پڑھنے) ادبچا ہوجا اے بہل  
تو ادبچا ہوجا اے بہل تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا  
تم اس کو جواب نہیں دیتے اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں  
آپ نے فرمایا یوں کہو: سب ادبچا ہے وہ خدا اور سب ہیگا وہ اجل ہے  
پھر ابوسفیان نے یہ مصرعہ پڑھا: اپنا عزت کجی ہے تمہارے پاس عزت  
کہاں؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جواب نہیں دیتے  
صحابہؓ نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا تم یوں کہو: اپنا سونے  
ہے خدا تم پاس ہے سونے کہاں ہے

سے بھی مرشد کرنا جو نامری اور بزدلی کی دلیل ہے میں حکم نہیں دیا تھا مگر میں اس کو برا بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں مشرکوں نے غصے سے سسل نوخو جو شہید کئے  
ناکس کاٹ لیں تمہیں اور پیٹ پھاڑا ہے تھے اور حضرت امیرؓ نے جو شیر ثریان کی طرح کافروں کو مارا ہے تھے دھوکے سے مارے گئے دشمنی سے چھپ کر ان پر  
دار کیا وہ مگر گئے ابوسفیان کی بی بی ہندہ نے اپنے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے اس کی لعش کا مشکہ کیا اور انکا کلمہ نکال کر چپا یا اور ان کی لعش  
پر کھڑی ہوئی اور غریب شرمیں چھیں ۱۲ منہ پہل ایک بت کا نام تھا کہ جسے بتوں میں سے جو مشرکوں نے وہاں رکھے تھے گویا ابوسفیان نے پہل کو مبارک باد دی کہ آج تیرا  
غلبہ ہوا اور تیرے مخالف یعنی خدا بہت لوگ مغلوب ہوئے وہاں سے عقل بہل بے چارہ ہے جان اس کو کیا خبر ۱۲ منہ پہل یعنی بزرگ ورطہ اجلال سے صیغہ افعال تغفیل  
۱۲ منہ غریبی ایک بت کا نام تھا ۱۲ منہ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے اپنے سردار سے  
اختلاف کیا اور انکا کلمہ مانا مویہ سے ہٹ گئے اس نے سزا پائی ۱۲ منہ کذا فی ایضاً بقیۃ قطع الہمز فی الموضعین ۱۲ کذا بھا مش الادل

## باب ۱۰ اِذَا فَرَّ عَوَا بِاللَّيْلِ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَمَالِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ أَشْجَعَهُ النَّاسُ قَالَ وَمَنْ فَرَّعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً مِمَّنْ عَوَا صَوْتًا نَتَقًا هُمُ اللَّيْلِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرْيَةٍ لَوْ فِي ظُلْمَةٍ عُرِيٍّ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ قَالَ لَمْ تَرَوْا لَمْ تَرَوْا عَوَاثُكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَتْبَعِي الْقَرْيَةَ

باب ۱۱ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَكَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَأْصَبِحَاهُ حَتَّى يَسْمَعَ لَيْلِي

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْكَتَبِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْعَاكِبَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْعَاكِبَةِ لَقِيتُ خَلَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَبَيْتُكَ مَا بَكَ قَالَ أَخَذْتُ لِقَاحَ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَ هَذَا قَالَ عَطْفَانُ وَفَرَادَةُ فَعَرَضْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَدُنَّيْهِمَا يَأْصَبِحَاهُ يَأْصَبِحَاهُ ثُمَّ أُنْذَنْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَفَرَدُ أَخَذُوا هَذَا فَعَلِمْتُ أَنَّهُمْ لَيْلِي

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْعَاكِبَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْعَاكِبَةِ لَقِيتُ خَلَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَبَيْتُكَ مَا بَكَ قَالَ أَخَذْتُ لِقَاحَ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَ هَذَا قَالَ عَطْفَانُ وَفَرَادَةُ فَعَرَضْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَدُنَّيْهِمَا يَأْصَبِحَاهُ يَأْصَبِحَاهُ ثُمَّ أُنْذَنْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَفَرَدُ أَخَذُوا هَذَا فَعَلِمْتُ أَنَّهُمْ لَيْلِي

## باب ۱۲ اِذَا فَرَّ عَوَا بِاللَّيْلِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و جمال میں سب لوگوں میں زیادہ تھے اسی طرح سخت و میو کی طرح شہی عنت دہاوری میں ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والے رات کو ایک آواز سن کر ڈر گئے (لوگ خبر لینے کو نکلے) دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے گھوڑے پر نیکی پیٹھ پر سوار نوار نکالے ہوئے چلے آ رہے ہیں آپ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمایا اس گھوڑے کو تو میں نے دیکھا دریا ہے دیا ہے

باب ۱۳ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَكَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَأْصَبِحَاهُ بَكَارَاتًا تَاكُرُ لَوْ كُنَّ سَنِينَ (اور مدد کو آئیں)

ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو یزید بن ابی عبید نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں مدینہ سے غار کی طرف جا رہا تھا غار کی طرف جا رہا تھا جب میں غار کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے عبد الرحمن بن عوف کا نام (رباع) ملا میں نے کہا اسے تو یہاں کیسے اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو وحیل اوشنیاں پکڑے گئے میں نے پوچھا کون لے گیا اس نے کہا عطفانؓ اور فرارہ کے لوگ یہ سن کر تین شخصیں ماریں یا صباہا یا صباہا اور مدینہ کے دونوں پتھر لیے کناروں میں جتنے لوگ تھے ان کو آواز سن دی پھر میں دوڑتا چلا ڈاکوؤں کو جا ملا وہ اوشنیاں پکڑے ہوئے تھے میں کو تیرا راتا جاتا اور یہ کہتا جاتا یہ میں ہوں سلمہ ابن اکوع جان لو آج یا جی سے مرے گے مان لو

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْعَاكِبَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْعَاكِبَةِ لَقِيتُ خَلَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَبَيْتُكَ مَا بَكَ قَالَ أَخَذْتُ لِقَاحَ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَ هَذَا قَالَ عَطْفَانُ وَفَرَادَةُ فَعَرَضْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَدُنَّيْهِمَا يَأْصَبِحَاهُ يَأْصَبِحَاهُ ثُمَّ أُنْذَنْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَفَرَدُ أَخَذُوا هَذَا فَعَلِمْتُ أَنَّهُمْ لَيْلِي

خیر میں نے وہ اوشمیاں ان سے چھین لیں اور ہانکتا ہوا لارہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درساؤں کے ساتھ مجھ کو ملے میں نے عرض کیا ڈاکو کیا ہے میں نے (مارے تیروں کے) پانی بھی نہیں پینے دیا جلدی ان کے پیچھے فوج ردا کیجئے آپ نے فرمایا اگر ع کے تو ان پر غالب ہو چکا اب جانے دے (درگذر کر) وہ تو اپنی قوم میں پہنچ گئے وہاں ان کی ہمانی ہو رہی ہے۔

باب وار کرتے وقت یوں کہنا اچھالے میں نکلانے کا بیٹا ہوں۔

سلمہ بن اکوع نے دڑا کو کو تیر لگایا کہ ملے میں اکوع کا بیٹا ہوں ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے ابواسحق سے انھوں نے کہا ایک شخص نے دو جو تیس قبیلے کا تھا نام نا معلوم ہزار بن عازب کے پوچھا کہنے لگا ابا عمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے ابواسحاق نے کہا میں سن رہا تھا برا نے یہ جواب دیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی فخر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب مشرکوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ فرمانے لگے میں ہوں سپہیر بلا شک و خطہ اور عبد المطلب کا ہوں پس

باب کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن زہر نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوامامہ بن حنیف سے

أَنَا ابْنُ الْأَكُوْعِ وَالْيَوْمَ الرَّحْمَعِ فَاسْتَفْعَدُ مِنْهُمْ جَدًّا أَنْ يَشْرَبُوا نَا قَبْلْتُ بِمَا أَسُوْنُهُمْ نَفَيْتَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَجْعَلُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْمَهُمْ فَأَبْعَثْ فِيَّ إِعْرَاجَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ مَكَدْتُ فَأَسْجِدْ إِنَّ الْقَوْمَ يَفْرَحُونَ بِأَنْ يَكُونَ مِنْ قَالِ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ كَلَانٍ۔

وَقَالَ سَلِمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكُوْعِ ۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَتَقَالَ يَا أَبَا عَمْسَةَ أَوَلَيْتُمْ تَعُوْمُ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُؤَلَّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْخُرَيْثِ أَخِي بَيْنَ بَنَاتِهِ فَلَمَّا غَشِيَ السُّرُكُوزَ تَرَكَ فَعَلَّ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ بَيْنَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَأُرْوَى مِنَ النَّبِيِّ عُبَيْدُ اللَّهِ بَابُ اللَّهِ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حَكْمِهِ رَجُلٍ۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

لہ آب تیر پلا تارہا ۱۲ سن سکھ وہ پانی پینے ٹھہرے ہوں گے فوج کے لوگ انکو پالیں گے اور کچر لائیں گے ابن سعد کی روایت میں ہے سلمہ نے کہا میرے ساتھ سو آدمی دیجئے تو میں ان کو سچے سچے سامان اور اسباب لے کر گشتا کر لاتا ہوں ۱۲ سن سکھ یہ آپ کا فرمانا معجزہ خدا بعد میں جو خبر آئی اس سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ اس وقت اپنے قبیلے یعنی خلفان میں پہنچ گئے تھے ۱۲ سن سکھ یہ اسی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو اوپر گذری اس کو سلمہ نے نکالا مطلب یہ ہے کہ لڑائی کے وقت جب دشمن پر وار کرے تو ایسا کہنا جائز ہے اور یہ اس فخرام خبر میں داخل نہیں جو متعجب ہے ۱۲ سن سکھ تو اس مسلمان کا حکم نافذ ہو جائے گا اگر حاکم منظور کرے ۱۲ سن



هُوَ ابْنُ سَعْدِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحَدِيثِ مَنْ قَالَ لَمَّا تَوَلَّكَ بَنُو قُرَيْظَةَ  
عَلَى مُحَمَّدٍ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُرَيْبًا مِمَّنْ  
فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ  
فَجَاءَ فَبَلَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَؤُلَاءِ تَوَلَّوْا عَلَيَّ أَهْلِي  
وَأَهْلِي فَبَلَكَ أَنْ تُقْتَلَ الْمَقَاتِلَةُ وَأَنْ  
يُسَبَى الذَّرِيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتُمْ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ  
بِأَبْلِ تَتْلُ الْأَسِيرِ وَتَتْلُ الصَّبْرِ  
۲۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَكَانَ رَأْسُهُ الْيَقْفَرُ فَلَمَّا نَزَّهَا  
جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْوَارِ  
الْكُتَيْبَةِ فَقَالَ اسْلُكُوهُ

بَابُ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ  
يَسْتَأْذِنْ وَمَنْ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

ابن ابی سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جب بنی قریظہ یہودی (جو مدینہ  
میں ایک قلعہ میں تھے) اسعد بن معاذ کے حکم پر (اور ان کے فیصلے پر) ہوا  
ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹھے  
سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو اپنے (انصاری لوگوں سے) فرمایا اپنے  
سردار کی طرف کھڑے ہو اور ان کو سواری سے اتار دو غیرہ آئے اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر بیٹھے آپ نے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے  
فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے) اترے ہیں سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں  
کہ ان میں لوطیے والے (جوان) لوگ ہیں وہ تو قتل کئے جائیں اور عورتیں  
بچے قیدی بنیں آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے  
باب قیدی کا قتل اور کسی کو کھڑا کر کے نشانہ بنانا  
ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
آنھوں نے ابن شہاب سے آنھوں نے انس بن مالک سے کہ جس سال مکہ  
فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر پر خود لنگے بچے مکہ میں داخل ہوئے  
جب خود انار تو ایک شخص (ابو بکرہ سلمی) آیا اس نے کہا یا رسول اللہ  
(عبداللہ یا عبدالعزیٰ) بن خطاط کہے کے پڑے پکڑے لٹک رہا  
ہے آپ نے فرمایا اس کو وہ میں مار ڈالوں گا  
باب اپنے نہیں قید کر دینا اور جو شخص قید نہ کرے  
اس کا حکم اور قتل کے وقت دو گانہ پڑھنا۔

اس حدیث کی شرح آئی ہے بعضوں نے اس حدیث سے قیام غلی کے درست ہونے پر دلیل لی ہے بعضوں نے کہا سعد کچھ بیمار تھے ان کو سواری سے اترنے  
کے لئے دوسرے کی مدد درکار تھی اس لئے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہو کر ان کو اتار دو ۱۲۰ھ میں کچھ عرصہ بعد ایک روایت میں  
یوں ہے تو نے وہ حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا ۱۲۰ھ میں کچھ عرصہ بعد ایک روایت میں وہ یہ ہے کہ جب انار آدمی ہوا جو انار  
اس کو کسی جہاد میں وغیرہ سے باندھ دینا اور تیرہ یا گولی کا نشانہ بنانا اس باب کو لاکر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو قیدیوں کو قتل کرنا  
جائز نہیں رکھتے ۱۲۰ھ میں عبداللہ بن فضل کبخت اسلام سے مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کر کے کافروں میں مل گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی اور مسلمانوں کی جو رتیں اس نے قتل کرنا قسطا فی نے یہ حدیث اس حدیث کی مخصص ہے کہ جو شخص مسجد حرام میں آجائے وہ بے ڈر ہے اور  
اس سے یہ نکلا کہ مسجد حرام میں حد اور قصاص لیا جاسکتا ہے امام ابو حنیفہ نے اس کے خلاف کیا ہے ۱۲۰ھ

۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
السَّخَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ  
أَبْنُ أُسَيْدٍ بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ  
لِابْنِ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَهْطَ سَبْعَةِ عَشَرَ فَا مَرَدَ  
عَلَيْهِمْ عَامِمْ بَنِي ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ  
جَدُّ عَامِمْ بَنِي عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا  
بِالْمَدَائِنَةِ وَهُوَ بَيْنَ حُسَيْنَانَ وَمَكَّةَ ذَكَرُوا  
لِحَيٍّ مِنْ هَذِهِ بَيْعَالٍ لَهُمْ بَنُو الْحَيَّانِ  
فَتَنَفَّرُوا أَنْهُمْ قَرِيبٌ مِنْ مَبَايِئِهِمْ فَجَلَّ كَلْمُهُمْ  
رَامُوا فَا مَحْضُوا أَنْتَادُمُ حَتَّى وَجَدُوا مَا كَلَّمُوا  
فَتَوَلَّوْا دُرُوءَ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمَرٌ  
يُثَرِّبُ فَا مَحْضُوا أَنْتَادُمُ فَا مَحْضُوا هُمْ  
عَامِمْ فَا مَحْضُوا لِكَيْلِ أَنْ يَنْفَذُوا حَاطَ  
بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ نَزِلُوا وَإِطْعَمُونَا  
بِأَيْدِيكُمْ وَكَلَّمُوا لَعْنَةُ دَالِيْمَتَانِي وَكَأ  
تَقُولُ مِنْكُمْ أَحَدًا قَالَ عَامِمْ بَنِي ثَابِتٍ  
أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَّا نَا فَتَوَالَهُ لَأَنْتَرُلُ الْيَوْمَ  
فِي دِمَةٍ كَا فَنِرَالَهُمْ أَخْبَرَنَا مَنَا نِيْسَتُكَ فَرَسُوْمُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن خریز نے خبر دی انھوں نے دہریہ  
کہا مجھ کو عمر بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی وہ  
بن زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہؓ کے یار انہوں نے کہا ابو ہریرہؓ  
کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بطور عامیوں  
مکہ کی طرف بھیجا اور انہوں کو خبر لینے کے لئے روانہ کیا ان کا سردار  
عام بن ثابت انصاری کو بنایا جو عام بن عمر بن خطاب کے نانا تھے  
یہ لوگ گئے جب ہذا مقام میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے بیچ میں  
تو کسی نے بنی حلیان کو خبر کر دی جو بنی زید بن قیلہ کی ایک شاخ ہیں۔  
انھوں نے دو سو تیرا انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ لوگ ان کا نشان  
ڈھونڈتے چلے ایک جگہ انھوں نے کھجوریں کھا لیں تبیں جو مدینہ سے  
ساتھ لے گئے انھوں نے وہاں کھجوریں یا گھلیاں دیکھ کر پہچان لیا کہ  
یہ مدینہ کی کھجوریں ہیں اور عام اور ان کے ہمراہیوں کے پیچھے ہوئے  
عمر بن عام نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیکری پر چڑھا لی کافروں نے (وجود  
سوئے) ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم (ٹیکری پر سے) اتر آؤ اور اپنے تمہیں  
ہمارے سپرد کر دو زید ہو جائی تم اقرار کرتے ہیں بچا اقرار تم کو مارے  
نہیں یہ سن کر عام بن ثابت نے جو مکہ کی طرف تھے یہ کہیں  
تو خدا کی قسم کافر کی لالہ پر نہیں اترنے کا یا اللہ ہماری خبر ہمارے  
پیغمبر صاحب کو پہنچے آخراں کافروں نے تیر کی بادش شرمع کر دی  
اور عام سمیت سات کو شہید کیا (یا نین کو شہید کیا) جن جو بچ رہے  
وہ کافروں کے اقرار پر جہود سا کر کے اتر آئے انہی میں خبیث اور زید بن

ابن زہرہ ایک قبیلہ حلیف اس کہتے ہیں جو ہم کما کر کسی قوم کا دوست بن جائے ان میں شریک ہو جائے ۱۲ سن ۱۱ عام بن عمر کی والدہ بیلہ عام بن  
نابت کی بیٹی تھیں بعضوں نے کہا یہ عام بن عمر کے مائیں تھیں اور حلیان کی بہن تھیں خیران چھ آدمیوں کو اپنے بعض اور قارہ والوں کی درخواست پر بھیجا  
مکہ وہ جنگ امد کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمارے ساتھ چند صحابہ کو کو بھیجے  
جو ہم کو دین کی تعلیم کریں آپ نے مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن بکیر اور عام بن ثابت اور خبیث بن عدی اور زید بن دثنہ اور عبد اللہ بن طارق  
ان کے ساتھ کر دیا رستے میں بنو حلیان کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور وہاں سے مار ڈالا ۱۲ سن ۱۱

رحمہ اللہ تعالیٰ

بِالْبَلِّ فَقَتَلُوا عَامِيًّا فِي سَبْعَةِ قَتَلٍ إِلَيْهِمْ  
ثَلَاثَةٌ وَهَاطُ بِالْعَمَدِ الْبَيْتَانِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَالْأَنْصَارُ  
وَابْنُ دُثْنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَكَتَلُوا اسْتَكْبَرُوا  
مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْ كَانُوا قَتِيلَةً فَأَوْثَقُوهُمْ  
فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ هَذَا أَوَّلُ الْقَدْرِ وَاللَّهُ  
لَا أَفْجَحُكُمْ إِنْ فِي هَؤُلَاءِ لَأَسُوءَةُ يَوْمٍ  
أَنْقَضَى فَجَرَّ دُرَّةً وَعَاجَزُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ  
فَأَبَى فَنَقَلُوهُ فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دُثْنَةَ  
حَتَّى بَاغَوْهُمَا بِكَتَّةٍ بَعْدَ دُفْعَةٍ بَدَأَ  
كَابِلُ خُبَيْبٍ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ بْنُ قَتَلِ  
ابْنَ عَبْدِ مَنَاظٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ  
الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ ثَلَاثُ خُبَيْبٍ  
عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِشَةَ  
أَنَّ بَيْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهُمْ حِينَ  
اجْتَمَعُوا اسْتَعَاذَ مِنْهُمْ مُوسَى يُسْتَعَاذُ مِنْهَا  
فَأَعْرَضَهُ فَأَخَذَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ غَايِلَةً حِينَ  
أَتَاهُ فَكَانَتْ فَوْجَدُ ثَلَاثُ مَجْلِسَةٍ عَلَى الْخَيْدِ  
وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَمَرَّ عَنْتُ فَرَعَةُ عَوْنًا خُبَيْبٍ  
فِي وَجْهِ فَقَالَ تَحْشِينَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ  
لِي فَعَلْتُ ذَلِكَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ  
خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَلِلَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُ يَوْمَ مَا  
يَأْكُلُ مِنْ قِطْعٍ عِنْدَ يَدِي وَرَأَيْتُهُ لَمُوتًا  
فِي الْحَيْدِ وَمَا بِكَتَّةٍ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ

دُثْنَةُ اور ایک شخص اور تھے (عبداللہ بن طارق) جب کافروں کے غلبے  
آگئے تو انہوں نے دُغادی اور کانوں کے چلے (تانت) کھول کر ان کی  
مشکیں کسیں تیسرے شخص (عبداللہ بن طارق) کہتے لگا لکھم اللہ ہی  
غلط یہ پہلی دُغابے میں تو تمہارے ساتھ نہیں جانے کا میں ان  
کی پیروی چاہتا ہوں جو شہید ہوئے کافروں نے ان کو گینچا ساتھ  
بیجانے کی کوشش کی مگر اس نے کسی طرح نہ مانا آخر انہوں نے اس کو  
مار ڈالا اور خبیب اور زید بن دُثْنَةُ کو پکڑے گئے ان دونوں کو دُغلام  
بنامہ مکہ میں (مشرکوں کے ہاتھ) بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر  
کے بیٹوں نے خرید لیا بدر کے دن خبیب نے ان کے باپ حارث کو قتل  
کیا تھا غیر خبیب چند دُغلوں تک ان کے پاس قید رہے اس شہرہا  
کہتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن عیاض نے بیان کیا ان سے حارث کی بیٹی  
(زینب) کہتی تھی جب حارث کی اولاد خبیب کو قتل کرنے لگی تو خبیب نے  
زینب سے ایک اُسترہ مانگا پاکی کرنے کو زینب نے دے دیا اس وقت  
(اتفاق سے) میرا ایک بچہ مجھے خبر نہ تھی خبیب کے پاس آگیا میں نے دیکھا  
تو وہ بچہ (ابو الحسن) کم سن ان کے ران پر بیٹھا ہوا ہے اور اُسترہ ان کے  
ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر گھبرا گئی خبیب نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان  
لیا میں گھبرا رہی ہوں اور پوچھا کیا تو یہ سمجھتی ہے میں اس بچہ کو مار  
ڈالوں گا کیجی نہیں ہو سکتا زینب کہتی ہے میں نے خبیب کی طرح  
کوئی نیکی نہ تھی قیدی نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے ایک روز دیکھا وہ  
لوہے میں جکڑے ہوئے انکو کا خوشہ جو ان کے ہاتھ میں تھا کھا ہے  
تھے ان دنوں مکہ میں میوہ بالکل نہ تھا تو قیدی کو کون دیتا (زینب  
کہتی تھی یہ اللہ کی روزی تھی جو خبیب نے اس کو عنایت فرمائی (دنیا  
میں بہشت کا میوہ کھانے کو بھیجا) تھے خیر جب خبیب کو

۱۔ اور زید بن اشتر کو مغویا بن امیہ نے خرید لیا اور اپنے باپ کے بدلے کو قتل کیا ۲۔ اُسترہ سے بھی ایک بچہ تھا جو اس کے ہاتھ میں تھا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو کیا تعجب ۳۔ اور اُسترہ بھی اس کے ہاتھ میں ہے ۴۔ اُسترہ سے یہاں سے اولیاء اللہ کی کراست ثابت ہوتی ہے  
۵۔ حضرت مریم کی بھی ایسی ہی کراست قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲۔ اُسترہ

إِنَّهُ لَرَزَقٌ مِّنَ اللَّهِ رَزَقَهُ خَبِيبًا فَلَمَّا خِرَّ حَوْسًا مِّنَ  
الْعَدَمِ يَقْتُلُوهُ فِي الْجَلِّ قَالَ لَهُمْ خَبِيبٌ -

ذُرُونِي أَرْكُمْ رُكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَمَ  
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَن تَطُتُوا أَنَّ مَبَايِجُزُ  
لَطَوَّكُمَا اللَّهُمَا أَحْصِهِمْ عَدَدًا - ۵

مَا أَبَالِي حِينَ أُمْتَلُ مَسْلَمًا  
عَلَىٰ أَحَىٰ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَقَرِّي  
وَذَلِكِ فِي فَنَاتِ الْإِلَهِ وَرَأَيْتُ  
بِيَارِكِ عَلَىٰ أَزْوَاجِ شِلْوٍ مُّخَرَّجِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ سَنَ  
السَّرَكْعَيْنِ لِكُلِّ أَمْرٍ مَّرْثِيٍّ مُّسْلِمٌ قَتَلَ صَبْرًا  
فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِوَاعِظِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصَيْبِ  
فَاخْتَبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ  
خَبَرَهُمْ وَمَا أُصَيْبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ كُفَّاءِ  
قَرْنَيْشٍ إِلَىٰ عَاصِمٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قَتَلَ  
لِيُؤْكُوا شَيْءٌ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ مَدَّةً قَتَلَ  
رَجُلًا مِّنْ عَطَلَايِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى  
عَاصِمٍ مِّثْلُ الظِّلَّةِ مِنَ الدَّاءِ بَرَحْنَهُ  
مِنْ رَسُولِهِمْ نَكَمَ يُقَدِّرُ رَأْعًا أَنْ يَقْطَعُوا لَيْسَ شَيْئًا  
بِأَمَلٍ ۚ فَكَانَ الْأَسِيرُ -

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۹۲ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا

قتل کرنے کے لئے حرم کے باہر لے گئے تو انہوں نے (اخیر) درخواست یہ  
کی اور اور کھٹ نماز مجھ کو پڑھ لینے دو انہوں نے اجازت دی خبییب  
نے دو گناہ ادا کیا پھر اپنے قانون سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرنے کہیں  
مارے جانے سے ڈرتا ہوں تو میں اپنا دو گناہ مبارکتر (قرأت کو طویل دینا)  
یا اللہ ان کافروں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر پھر شرعی پڑھیں۔

جب مسلمان رہ کے دینا سے چلوں

مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کو دھڑ گروں

میرا مرنے سے خدا کی ذات میں ملے وہ اگر چاہے نہ ہو لگائیں ذلول:

تین جو کھڑے ہوئے اباہر جانے کا: اس کے چوڑوں پر وہ برکت دے فروں  
خیر حادث کے بیٹے عقبہ نے ان کو مار ڈالا اور خبییب نے یہ طریقہ نکالا  
جو مسلمان اس طرح اسیر ہو کر مارا جائے وہ ایک دو گناہ ادا کرے اللہ تعالیٰ  
نے عاصم جس دن قتل ہوئے ان کی دعا قبول کر لی لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اسی دن اپنے اصحاب کو خبر کر دی ان کی مصیبت بیان کر دی ان کے  
مارے جانے کے بعد قریش کے چند کافروں نے کسی کو عاصم کی لاش پر بھیجا  
کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائے جس کو وہ بھیجا نہیں ہوا یہ تھا کہ عاصم  
نے بدر کے دن قریش کے ایک رئیس (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا اس  
لئے قریش کے کافر حملے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں  
کا ایک جھنڈا قائم کر دیا انہوں نے قریش کے آدمیوں سے عاصم کو بچا لیا وہ  
ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا نہ کاٹ سکے۔

باب مسلمان قیدی کو جس طرح ہو سکے چھڑانا واجب ہے

اس باب میں ابو موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ  
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے

لے قیدی یعنی اس کی رہائی اور اس کی رہائی میں مارا جاتا ہوں ۲۹۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر کر دی ۲۹۲ اس سے دیکھ کر باور کسی تجویز  
سے برا معاذ خدا سے ۲۹۲ اس سے ابو موسیٰ کی حدیث خود امام بخاری نے باب الاطعمہ اور باب الشکاح میں وصل کی ۲۹۲

جَبْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي مُوَيْبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ كَانُوا لَعَنِي يَفْنَى الْأَسِيرُ وَالْطَّيْمَةُ وَالْجَائِعُ وَ  
عَوْدُ الْمَرْبِطِ -

۹۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِذَرٌ  
حَدَّثَنَا مُطَرِّكٌ أَنَّ عَامِرَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي  
جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَعْنِي رَهْ هَلْ عِنْدَكَ كُنْ  
شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ  
وَالَّذِي فَكَيْ أَنْجَبَهُ رَبُّهُ الشَّمَّةُ مَا أَعْلَمُهُ  
إِلَّا أَنَّهُمَا يُؤْتِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا  
فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي  
الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْدُ وَفِكَالُ  
الْأَسِيرِ وَأَنَّ لَا يُقْبَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ -

## باب ۱۱ فِدَاءُ الْمُشْرِكِينَ

۲۹۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي هَكِيمٍ عَنْ عَقْبَةَ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ ابْنِ شَرَفٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو داؤد اثل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان )  
قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی بیماری پر کسی کو  
(بوچھڑے کو جاؤ)

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے زبیر بن معاذ  
ہم سے مطرف بن طریق نے ان سے عاصم شیبی نے بیان کیا انہوں نے ابو جعفر  
(دہب بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؑ سے پوچھا کیا تم  
لوگوں یعنی اہل بیت کے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں (جن کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہیں کیا لے انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے  
دانہ چیر کر لیا اور جان کو بنایا مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن  
میں نہ ہو) البتہ سمجھ ایک دوسری چیز ہے جو اللہ کسی بندے کو قرآن میں عطا  
فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب نکالے) یا جو اس وقت میں سے ہیں  
نے پوچھا اس وقت میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا ہر ایک احکام اور قیدی  
کا چھڑانا اور مسلمان کا کافر کے بدلے نہ مارا جانا لے

## باب ۱۲ مشرکوں سے فدیہ لینا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم  
نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے  
انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انصار کے کچھ لوگوں  
نے (ان کا نام معلوم نہیں ہو) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

لے یہ حدیث اور یہی گزشتہ جگہ سے اس سے ان فدیہ لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت سی باتیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانتی نہیں  
کیا بلکہ خاص حضرت علیؑ اور اپنے اہل بیت کو بتلانی یہ صریح جھوٹ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اکیلے جے یا رومد و کار مشرکوں میں پھنسے ہوئے  
تھے اس وقت تو آپ نے کوئی مات چھپائی ہی نہیں اللہ کا پیغام بے خوف و خطر سنا دیا جن میں مشرکوں کی اور ان کے معبودوں کی کھلی کھلی باتیں جن میں فقیہ  
جب صد ہا صحابہ آپ کے جان و ثناء اور فدائی موجود تھے آپ کو کسی کا کچھ بھی ڈرنہ تھا آپ اللہ کا پیغام کیسے چھپا کر رکھتے اب رہیں وہ روایتیں جو شیعوں کی کتابوں  
میں اہل بیت علیہم السلام سے نقل کرتے ہیں تو ان میں اکثر جھوٹ اور غلط اور بتائی ہوئی ہیں ۱۲ منہ تلمہ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے قسطلانی نے کہا جمہور علماء اور  
اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے ایک ضعیف روایت سے جس کو  
داؤد ظنی نے نکالا یہ کہا ہے کہ مسلمان وحی کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا ۱۲ منہ

أَسَاءَ تَوَادَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُنَّ قُلْتُمْ تَوَادَّكُمْ  
أَخْبَتْنَا عَبَايَنَ فِدَاءَهُ نَقَالَ لَا تَدْعُون  
مِنْمَادِرُ مِمَّا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ  
صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَمَالِ مِنْ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي قَادِيْتُ نَفْسِي  
وَقَادِيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ خُذْ مَا نَأَى عَطَاةً فِي ثَوْبِهِ  
۲۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَهُ فِي أَسَادِي بَدَأَ  
ثَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ-

بَابُ الْحَرْبِ إِذَا دَخَلَ فِرَارُ الْإِسْلَامِ  
بِغَيْرِ أَمَانٍ-

۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ  
عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُ مِّنَ  
الْمُسْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ بَلَغَ عِلْدَ أَصْحَابِهِ  
يَجِدُ ثَمًا فَقَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اذْكُوهُ وَأَمْلِكُوهُ فَقَتَلَهُ فَنَقَلَهُ سَلْبَةً

کیا یا رسول اللہ آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباس بن عبد المطلب  
کو ان کا فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو گے اور  
ابراہیم بن طہمان نے سہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت کی انہوں نے  
انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بحرین سے (جو عمان  
اور بصرہ کے درمیان ایک شہر ہے) تحصیل کاروبار آیا اس وقت حضرت  
عباس آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو بھی دلوایئے  
میں نے اپنا فدیہ دیا اور اپنے بھتیجے عقیل کا آپ نے فرمایا بیوان  
کے کپڑے میں روپیہ ڈال دیئے۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے انہوں  
نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے  
اپنے باپ جبیر بن مطعم سے وہ (جب کافر تھے) بدر کے قیدیوں کو چھڑانے  
لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہتے تھے میں نے سنا آپ نے  
مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھی۔

باب اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان - لئے جلا  
آئے تو اس کا مار ڈالنا درست ہے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو العباس (عتیبہ بن عبد اللہ)  
انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوش سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
کہا مشرکوں کا ایک جاسوس ہے سفر میں آپ کے پاس آگیا اور آپ کے  
اصحاب کے پاس بیٹھ کر بائیں کرتار پھر کھسک گیا دجل و بام آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دھوؤ کہ مار ڈالو مسلمہ نے اس کو قتل کیا آپ نے  
انہی کو اس کا سامان دلایا۔

لے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی والدہ زینبہ الفدویہ دہشتیں بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد عبد المطلب انصار کے بھانجے تھے کیوں کہ ان کی  
ماں سلمیٰ بنتی نجارہیں سے عتیبہ جب باپ بھانجے ہوئے تو ان کے بیٹے کو بھی بھانجا کہہ دیا ۱۲ منہ لٹہ پورا فدیہ تو آپ جانتے تھے حضرت عباس رضی  
اللہ عنہ اور مسلمان اس وقت مال کی بہت احتیاج رکھتے تھے تو اپنے چچا کی بھی آپ نے کوئی رعایت نہیں کی مسلمانوں نے کہا بھی جب بھی آپ نے زمانا عدالت اور تقویٰ اس  
کا نام ہے ۱۲ منہ لٹہ ابراہیم بن طہمان کی یہ روایت ابواب المساجد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ لٹہ ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ لٹہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

بَابُ ۲۸۷ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الدِّمَةِ  
وَلَا يُسْتَرْثَوْنَ.

۲۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُمَيَّنٍ  
عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الدِّمَةِ  
وَلَا يُسْتَرْثَوْنَ وَلَا يُكَلَّفُونَ إِلَّا طَائِفَةٌ.

بَابُ ۲۸۸ جَوَائِزُ الْوُقُودِ  
بَابُ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ  
الدِّمَةِ وَمَعَامِلُهُمْ.

۲۸۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَبِيَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَوْمَ  
أُحُدٍ مَا يَوْمَ الْفَتْحِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضِبَ  
دُمْعُهُ الْخَضْبَاءَ فَقَالَ أَشَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

بَابُ ذِمِّي كَافِرُونَ كَوَيْبُجَانِي كَيْسَ لُطْنَانِ  
غلام لوند می نہ بنانا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں  
نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عمرو بن مہیون سے انہوں نے  
حضرت عمرؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) یہ کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو  
میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ذمہ پورا کرے ذمی کافر سے جو عہد ہوا ہے وہ وفا کرے اور ان کو بیچانے  
کے لئے (دوسرے کافروں سے) لٹے اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف  
نہ دے (جتنا ہو سکے اتنا ہی جزیہ لے)

بَابُ ذِمِّي كَافِرُونَ كَوَيْبُجَانِي كَيْسَ لُطْنَانِ  
بَابُ ذِمِّي كَافِرُونَ كَوَيْبُجَانِي كَيْسَ لُطْنَانِ  
بَابُ ذِمِّي كَافِرُونَ كَوَيْبُجَانِي كَيْسَ لُطْنَانِ  
بَابُ ذِمِّي كَافِرُونَ كَوَيْبُجَانِي كَيْسَ لُطْنَانِ

ہم سے قبیسہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے  
سیمان احول سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے  
انہوں نے کہا جمعرات کا دن ۱۸ جمعرات کا دن پھر رونے لگے اتنا روئے  
کہ آنسوؤں سے زمیں کی کنگریاں رنگ گئیں اس کے بعد کہا اے حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہو گئی آپؐ (جو صحابہ)

لے ذمی وہ کافر جو مسلمان کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیہ دیتے ہیں ایسے کافروں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے البتہ اگر عہد توڑ ڈالیں اور  
مسلمانوں کو غارتگری کی باتوں کو مارنا ان کا نوڈی غلام بنانا درست ہے ۲۸۷- من لہ ان کو دیکھتے ہیں یعنی وہ جماعت جو اپنے ملک والوں کی طرف سے بطور سفارت  
کے آئے ہیں اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی بعض نسخوں میں یہ باب مؤخر اور باب ہل یستشفع الی اہل الذمۃ مقدم ہے اور زیادہ  
مت سبب ہے کیونکہ ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کے مطابق ہے اور باب ہل یستشفع سے اس کی مطابقت مشکل ہے میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان دونوں باب  
کے لئے ابن عباسؓ کی حدیث بیان کی وند کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کا تو اس میں صاف ذکر ہے اب ذمیوں کی سفارش تو اس کی نفی امام بخاری نے آپ کے  
اس فرمانے سے نکالی کہ مشرکوں کو جزیہ عرب کے باہر کر دینا معلوم ہوا ان کی سفارش دسنا چاہیئے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپ نے کیا یعنی اخراج اس  
کا بھی اس حدیث میں ذکر ہے واللہ اعلم ۲۸۸

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ الْخَمِيسَ نَقَالَ لِمَنْ  
يَكُنْ أَكْتُبُكُمْ كِتَابًا تَنْتَلُوْا بَعْدَهُ  
أَبَاءُ قَتْلًا عَزَا وَلَا يُبْنِي عِنْدَ نَجِيحٍ شَارِعٍ  
نَقَالَ هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَقَالَ دَعَوْنِي كَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي  
إِلَيْهِ وَأَوْصِي عَنْكَ مَوْتَهُ بِثَلَاثِ أَخْرَجُوا  
النَّبِيَّ كَيْفَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِزُوا  
الْوَفْدَ يَخُومًا كُنْتُ أَجِزُهُمْ وَكَيْفَ  
الثَّلَاثَةُ وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ  
الْمَغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَزِيرَةِ  
الْعَرَبِ نَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ  
وَالْيَمَنُ وَكَانَ يَعْقُوبُ وَالْعَرَبُ أَوَّلَ عَهْدَةٍ  
بَابُ الثَّجَلِ لِلْفُؤُودِ

۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا

حجرہ شریفین میں حاضر تھے ان فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب  
لکھوادوں (تم میرے بعد اس پر چلتے رہو) کبھی گمراہ نہ ہو میں کہتا ہوں جھگڑا  
شروع کیا آپ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں  
صاحب کیا کہنے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری کی شدت سے) ایڑا رہے ہیں  
آپ فرمایا جولو جھگڑا نہ پھیر دو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو  
تم کرنا چاہتے ہو آخر آپ مرنے وقت تین باتوں کی وصیت کی ایک یہ  
کہ مشرکوں کو (سارے) عرب کے جزیرے سے نکال دینا دوسرے  
جو جماعتیں پیغام لیکر آئیں ان سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں  
کونسا مردان کی خاطر داری ضیافت وغیرہ (راوی کہتا ہے تیسری بات  
میں بھول گیا۔ یعقوب بن محمد نہری نے کہا۔ میں مغیرہ بن عبد الرحمن سے  
عرب کے ملک کو پوچھا انہوں نے کہا کہ مدینہ یامامہ میں اور یعقوب نے یہ  
بھی کہا کہ مہامہ (یعنی مدینہ کا علاقہ) عرج سے شروع ہوتا ہے۔

باب جب باہر کی سفارتیں آئیں تو حاکم کا آراستہ ہونا  
ہم سے پہلے بن کبیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد انہوں

نے خبر کے معنی میں ہیں کہ بیماری میں بیہودہ کلام نکال رہے ہیں مگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شان کے لائق نہیں آپ بیماری غیر بیماری ہر حال میں جسے چاہتے تھے  
اور بیہودہ کوئی سے محفوظ تھے یعنی روایتوں میں بجز اس مفہوم ہے یعنی کیا پیغمبر صاحب کی باتیں مذہبان ہیں آپ سے اچھی طرح پوچھ لو گویا ان لوگوں کا کلام ہے جو کہتے  
تھے کتاب لکھی جانا چاہیے انہوں نے مخالفین سے یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیماری کا مذہبان جانتے ہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا یہ کلام  
حضرت مقرر نے کہا تھا اور مزید بھی یہی ہے کہ حضرت مقرر نے کہا ہوتا کہ آپ لکھی جانے کے خلاف تھے اس صورت میں خبر کے معنی یہ ہونگے کہ کیا آپ دنیا کو چھوڑنے والے  
ہیں آپ وفات پا جائیں گے حضرت مقرر کو گھبراہٹ اور رنج میں یہ خیال سا گیا تھا کہ آپ کو موت نہیں آسکتی اس حالت میں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے قسطلانی  
نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر کی خلاف لکھوا تا چاہتے تھے جیسے امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو اپنے باپ اور بھائی  
کو بلا بھیج میں ڈرنا ہوں کہیں کوئی اور خلافت کی آرزو کرے اور اللہ اور مسلمان سوا ابو بکر کے اور کسی کی خلافت نہیں مانتے ۱۲ منسلک عرب میں کہیں مشرک نہ  
رہتے پائیں دوسری روایت میں یوں ہے عرب میں دودھ نہ رہیں عرب کا ملک طول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جدہ سے شام تک ہے اور  
اور اس کو جزیرہ اس نے فرمایا کہ تین طرف سے سمندر اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ وصیت حضرت مقرر نے اپنی خلافت میں پوری کی اور کافروں کو عرب کے ملک  
سے نکال باہر کیا مگر افسوس ہے کہ تیرہ سوں صدی ہجری میں پھر نصاریٰ نے غلبہ کیا اور اب وہ عرب کے کئی شہروں پر حکومت کر رہے ہیں جیسے مدینہ عراق  
وغیرہ امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کافر ذمی ہو یا حربی مگر اور مدینہ اور یامامہ میں نہ رہنے پائے اسی طرح مکہ کے حرم یا مسجد حرام میں بھی کافر کو نہ  
گھسنے دیا جائے مگر کسی ضرورت سے وہاں کافر چلے جیسے سفارت یا صلح وغیرہ کیلئے تو چاروں سے زیادہ نہ ٹھہرے اور امام ابو یوسف نے کہا کہ کافر کا حرم میں داخل ہونا  
جائز رکھا ہے یعنی نے کہا مسجد حرام میں بھی ذمی کا داخل ہونا ان کے نزدیک درست ہے ۱۲ منسلک وہ یہ بھی کہ اسامہ کے لشکر کو ردا کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو وصیت  
نہ پانا ۱۲ منسلک اس کو اسٹیفیل کا معنی ہے احکام میں وصل کیا ۱۲ منسلک عرج ایک بسق کا نام ہے مدینہ سے ۸ میل پر ۱۲ منسلک



الْبَيْتُ عَنْ عُمَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ عُمَرَ حَلَّةً اسْتَبْرَقَ ثِيَابَهُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ الْحَلَّةَ فَتَجِبَلْ بِهَا بِلَعِيدٍ وَلَوْ قُوْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِيَأْسٍ مِنْ الْأَخْلَاقِ لَهُ أَذَى إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَائِقَ لَهُ فَلَيْتَ مَا سَأَلَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبَّةٍ دِينَارٍ فَأَتَبَلَّ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِيَأْسٍ مِنْ الْأَخْلَاقِ لَهُ أَذَى إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَائِقَ لَهُ ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ بِهَذِهِ فَقَالَ تَتَبِعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ.

بَابٌ ۲۲ كَيْفَ بَعَرَضُ الْإِسْلَامِ عَلَى الصَّبِيِّ.

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ أَتَى فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ بِلِ ابْنِ صَبَا حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْوَلَدَانِ عَنْهُ أَحْمَرُ بَيْضَاءُ وَكَدَّمَ رَبُّ يَوْمَئِذٍ ابْنَ صَبَا فَجَنَّبَهُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ

لہ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک سنگین ریشمی جوڑا (چادر اور تہبند) بازار میں بکتے دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے اور کئے گئے یا رسول اللہ یہ خرید لیجیے اور عید میں اور جب باہر کی سفارتیں آتی ہیں آپ ان کو پہن کر زیب دیا کیجئے لہ آپ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پسنے کا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں چند روز جب تک اللہ کو منظور تھا حضرت عمرؓ خاموش رہے پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا حضرت عمرؓ کو تحفہ بھیجی وہ اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پسنے کا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر آپ نے یہ قبا مجھ کو کیسے بھیجی آپ نے فرمایا اس لئے بھیجی کہ تو اس کو بیچ لے اور قیمت اپنے کام میں لائے یا یوں فرمایا تو اس کو اپنے کسی کام میں لائے

باب بچہ سے کیونکر کہیں مسلمان ہو جا

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو عمرؓ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے اصحاب سمیت وجود سے کم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ابن صبا کیلئے گئے دیکھا تو وہ بنی مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے محلوں پاس بچوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صبا (دروان) نہیں ہوا تھا جو ان کی قریب تھا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لائے کی خبر دی تیس ہوئی کھیل میں رہا وہ تھا یا تنگ لپٹے اس کی پیٹ پر ہاتھ مارا پھر بچے فرمایا (ابن صبا) کہ تو

يَبْدُ لَهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُنِي  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقُولُ إِلَيْهِ ابْنُ  
صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْإِيمَانِ فَقَالَ  
ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُنِي  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ  
بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا  
تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٍ كَوَافٍ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَرْتُكَ  
خَبِيرًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضُرْنَا تَعْدُو عَمْرُكَ قَالَ عَمْرُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ بَنِي نِيْعٍ أَضْرِبْ عَنْقَهُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَكَ سُلْطَانُ  
عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ  
عَمْرٍ انْطَلِقْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ  
بَنِي كَعْبٍ يَأْتِيَانِ الْخَلْدَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ  
حَتَّى إِذَا دَخَلَ الْخَلْدَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَفَقَّحُ بِجُدُوعِ الْخَلْدِ وَهُوَ يَخْتَلُّ ابْنَ صَيَّادٍ  
إِنْ يَسْمَعُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ  
يَكْرَاهُ دَاوُدَ بْنَ صَيَّادٍ مُمْضِطِحَةً عَلَى فِرَاسَتِهِ

اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اُس نے آپ  
کی طرف دیکھا اور سوچ کر کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان چھ لوگوں  
دبئی عرب لوگوں کے پیغمبر ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
پوچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ  
نے فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کچھ کہہ دیجئے کیا دکھائی  
دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی  
ہیں آپ نے فرمایا تو پھر سب کا سب گندہ بڑا جیسے کاہن ہوتے ہیں  
ایک سچ تو سو جھوٹ، آپ نے فرمایا اچھا جب جانے نہ لائے میرے دل  
میں کون سی بات ہے جو میں نے تیرے لئے چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا  
دخ ہے تہ آپ نے فرمایا دت پرے ہٹ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ  
سکتا ہے (اس کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہی ہوتی ہیں) حضرت عمرؓ  
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے اس کی گردن مار دوں (آئندہ  
دجال کا ڈر نہ ہے) آپ نے فرمایا کیا فائدہ اگر یہ واقعی دجال ہے تب تو تو  
اسکو مار ہی نہیں سکے گا اور جو دجال نہیں ہے تو اس کا ناحق خون کرنا مجھے حق  
میں اچھا نہیں لگے دوسری روایت میں ابن عمرؓ سے اسی سند سے یہ ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں ان درختوں میں گئے  
جہاں ابن صیاد مقابلاً آپ کو آگے تو کھجور کی شاخوں کی آڑ میں چلنے  
لگے آپ کو یہ منظور تھا کہ ابن صیاد کو کچھ دھوکہ دے کر اس

لے میں سے زہر باب نکلا کہ بچہ سے اس طرح بوجھ سکتے ہیں اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا ۱۲ منہ لے سبحان اللہ کلام الملوك الملوك الکلام  
آپ کو ابن صیاد سے چند باتیں کرنا منظور تھیں آپ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے رسول اللہ کہاں سے ہوا تو شاید وہ چڑھ جائے اور  
اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لئے ایسا عمدہ جواب دیا کہ ابن صیاد چڑھا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکلا کیا گو صاف طور سے انکار نہیں ہے  
۱۲ منہ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا تصور کیا یَوْمَ نَأْتِي السَّمَاءَ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ تو ابن صیاد سے ساری آیت توڑ بتلائی گئی دحان کی لفظ  
میں سے اس نے حرف دہ جلا یا جیسے شیعہ انوکھ عادت ہوتی ہے سنی شیعہ کی ایک ادھ بات لے کر نے بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات  
پر شیطان کا مطلع ہو جانا خلافت قیاس سے تو شاید آپ نے یہ آیت نکھو کر ہاتھ میں چھپائی ہوگی ۱۲ منہ لے حالانکہ ابن صیاد نے جنت کا  
دعوے کیا تھا اور اس دعوے سے وہ قتل ہو سکتا تھا مگر چونکہ اس وقت نابالغ تھا دوسرے اس سے مراد شائبہ جنت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پرچھا تھا کہ آپ میری جنت کی گواہی دیتے ہیں یا نہیں اس لئے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ



بَابُ إِذَا اسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ  
وَلَهُمْ مَالٌ وَارْضُونَ فِيهِ لَهُمْ.

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيُّ الْقُشَيْرِيُّ  
مُعَمَّرًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزِلُّ عَدَا فِي حُجَّتِهِ قَالَ وَ  
هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَازِلًا ثُمَّ قَالَ تَخُتِي نَادِيكَ  
عَدَا عَجِيفٌ بَنِي كَنَانَةَ الْمُحَصَّبُ حَيْثُ قَامَتْ  
تُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كَنَانَةَ خَالَفَتْ  
تُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يَبَايَعُوهُمْ وَكَأَنَّ  
يُؤُوذُ وَهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْعَجِيفُ  
الْوَادِي.

سب

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا دُعِيَ عُنَيْتًا عَلَى النَّبِيِّ  
نَقَالَ يَا هُتَّى اخْضَعْ جَبَاحَكَ عَنِ الْتَسْلِيْمِ  
وَأَتْبَعَ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ  
وَأَدْخَلَ رَبُّ الصُّرَيْمَةَ دَرَبَ الْغَنَمَةِ وَآيَا  
وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ

باب اگر کچھ کافر دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں  
تو ان کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ انہی کو ملے گی۔

ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا کہ ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی  
کہا ہم کو عمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے امام علی بن حسین سے انہوں  
عمر بن عثمان بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا میں  
نے حجتہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ (مکہ میں پتخ کر)  
کہاں آئیں گے آپ نے فرمایا اہی عقیل نے کوئی مکان ہمارے لئے چھوڑا  
بھی ہے لکھو فی نہیں چھوڑا سب بیچ کر چلے گئے پھر فرمایا ہم کل بنی کاندک  
خیعت یعنی محصب میں آئیں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر کی باتوں پر  
قسم کھا لی تھی ہوا یہ کہ بنی کاندک اور قریش نے مل کر حلف سے یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم  
کے ہاتھ نہ خرید و فروخت کریں گے نہ ان کو اپنے گھروں میں آنے دیں گے  
(جب تک وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کر دیں)

زہری نے کہا خیعت کہتے ہیں وادی (یعنی نالہ یا ٹیلہ) کو

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک  
سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر  
نے اپنے ایک غلام کو جس کو بنیا کہتے تھے سرکاری رستے پر مقرر کیا  
اور اس سے فرمایا بنیا مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رہنا ان پر ظلم  
نکرنا اور مظلوم کی بدعاسے بچے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہو جاتی ہے  
اور اس رستے میں اس کو چرانے دے دو بچہ راہ انھوڑی سی اونٹیاں یا قھوڑی  
سی بکریاں رکھنا ہو غریب ہو اور عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان کے

یہ باب اگر امام بخاری نے حنفیہ کاڑ گیا وہ کہتے ہیں اگر عربی کافر مسلمان ہو کر دار الحرب میں رہے پھر مسلمان اس ملک کو فتح کرے تو جائیداد غیر منقولہ یعنی زمین  
بارغ وغیرہ اس کو نہ ملے گی سب مسلمانوں کا ملک ہو جائے گا ۱۲ منسلک ہوا یہ تھا کہ ابوطالب عبدالطلب کے بڑے بیٹے تھے ان کی وفات کے بعد جاہلیت  
کی رسم کے موافق کل ملک ابوطالب نے قبضہ کر لیا جب ابوطالب مرے تو ان کے انتقال کے کچھ دن بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ توبہ یمنہ  
ہجرت کر آئے عقیل اس وقت ایمان نہ لائے تھے وہ مکہ میں رہے انہوں نے تمام مکانات بیچ کر اس کا روپیہ خوب اڑایا اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری  
نے اس طرح نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہونے کے بعد بھی ان مکانات اور جائیداد کی بیع رقم رکھی اور عقیل کی ملکیت تسلیم کر لی تو جب عقیل  
کے تصرفات اسلام سے پیسے نافذ ہوئے تو اسلام کے بعد بطریق اولیٰ نافذ رہیں گے ۱۲ منہ





كُلُّ ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ كَرُمَيْتٌ وَلَكِنْ بِهِ جِرَاحٌ شَدِيدٌ لَدُنَّا  
كَانَ مِنَ اللَّيْلِ كَرُمَيْتٌ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ اللَّهُ  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِيدًا قَاتِي  
عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِأَلَا تُنَادَى يَا لَنَا سَأْتَهُ لَا يَنْجُو  
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ  
بَاب ۲۲ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ  
أَمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ -

۳۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَارِثٍ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ  
رَيْدٌ فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ حَاصِفٌ  
فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ هَاشِمٌ  
سَرَّاحٌ فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ هَاشِمٌ  
الْوَلِيدُ عَنْ عَائِشَةَ مَرَّةً فَقَتَلَ عَلَيْهِ  
مَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ عِنْدَهُ نَا  
وَقَالَ إِنَّ عَيْنَيْهِ لَبَدَأَ رِقَانِ -

سب

## بَاب ۲۲ الْعَوْنُ بِالْمَدَدِ -

۳۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

کو اس سے رہا نہ گیا زخموں کی تکلیف سے اس نے اپنے نیلے آپ ماریا  
(خود کشی کی) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے فرمایا اللہ اکبر  
میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر اپنے ہمال  
کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں زندگانی کی دیکھو بہشت میں وہی جائے گا جو مسلمان  
ہے اور کبھی اللہ اس دین کی گناہگار شخص سے مدد کرے گا

باب دشمن کا ڈر ہو اور ضرورت کے وقت کوئی شخص فوج  
کی سرداری کرے امام سے اذن نہ لےوے تو جائز ہے

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم  
بن عبید نے انہوں نے ابوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن بلال سے انہوں  
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ  
سنایا اور فرمایا کہ (جنگ موت میں) سرداری کا جھنڈا زبید بن حارث نے  
سنجھا لا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے سنجھا لا وہ شہید ہوئے  
پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنجھا لا وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا  
حکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دے دیا تھا)  
پھر خالد بن ولید نے یہ جھنڈا سنجھا لا حالانکہ ان کی سرداری کا حکم نہیں  
دیا گیا تھا (وہ آپ ہی ضرورت دیکھ کر سردار بن گئے) اللہ نے ان کو فتح  
دی اور یوں فرمایا مجھ کو باجو لوگ شہید ہوئے تلہ ان کو یہ اچھا نہیں  
لگتا کہ وہ ہمارے پاس (دنیا میں) رہتے تلہ آپ یہ فرماتے جاتے تھے  
اور آنکھوں سے آنسو بر رہے تھے -

## باب مکی فوج روانہ کرنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عذری اور اس

تلہ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے مدد نہ لیں گے کیونکہ وہ خاص ہے ایک موقع سے اور جنگ جبین میں صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ تھے وہ  
مشرک تھے دوسرے یہ کہ یہ شخص بظاہر تو مسلمان تھا مگر آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا کہ یہ منافق ہے اور اس کا خاتمہ برا ہو گا ۱۲ منہ تلہ یہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ کیونکہ وہ  
بہشت کے لئے لوٹ رہے ہیں دنیا میں کیا خاک آرام مقام ۱۲ منہ

ابن عبدی بن یوسف عن سعید بن سعید عن قتادہ  
عن انس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتاه رجل  
وذكر أن وعصيه وبنو لحيان فزعموا أنهم  
قد أسلموا واستمروا على قومهم فامداهم  
النبي صلی اللہ علیہ وسلم بسبعين من الانصار  
قال انس كنت لسيحهم القراء يعطون بالانهار  
ويصلون بالليل فاطلعتوا بهم حتى بلغوا ابر  
معه غدا فذا بهم وقتلوهم فقتلهم  
يعدوا على رجل وذكوان وبنو لحيان وقال  
قتاده وحدثنا انس أنهم فزروا بهم  
ثلاثا لا يلحقوا قوما يا ثا فذا لقينا رثا فزعي  
قتاد ارضانا ثم رفع بعد ذلك.

بن یوسف نے ان دونوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ  
سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رمل اور  
ذکوان اور عصیہ اور بنی لحيان (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا  
ہم مسلمان ہو گئے ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں آپ ان کے  
متقابل ہم کو مدد دیجئے آپ نے (ان کی مدد اور تعلیم کے لئے) ستر  
انصاریوں کو بھیجا انس نے کہا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے (کیونکہ قرآن  
بہت پڑھا کرتے تھے) دن کو درجہ گل سے لکڑیاں لاتے (اور بیچ کر فقیروں  
کو کھلاتے) رات کو نماز پڑھتے رہتے خیر جو یہ لوگ قاریوں کو لے کر  
بیرمعوین پہنچے تو ایک مقام ہے مکہ اور عسفاں کے درمیان تو ان  
سے دعا کی ان کو مار ڈالا اسے تو آپ ایک میل تک (منازب میں) قنوت  
پڑھتے رہے رمل اور ذکوان اور بنی لحيان کے لئے بد دعا کرنے رہے  
قتادہ نے کہا اٹھ

ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا صحابہ ان لوگوں کے باب میں  
قرآن کی یہ آیت (ایک مدت تک) پڑھتے رہے ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ  
ہم سے خوش ہم اس سے خوش پھر بعد اس کا پڑھنا موقوف ہو گیا۔

باب جو شخص دشمن پر غالب ہو کر ان کے ملک میں  
تین دن ٹھہرا رہے

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ  
نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے  
انس بن مالک نے ابو طلحہ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو ان کے مقام میں

باب ۲۲۱ من غلب العدو فاقام على  
عزصتهم ثلثا.

۳۱۰۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم حدثنا  
روح بن عبادة حدثنا سعيد بن عروبہ عن قتادہ قال  
ذكر لنا انس بن مالك عن أبي طلحة عن النبي  
صلى الله عليه وسلم أنه كان إذا ظفر

لہ کہتے ہیں یہ راوی کی غلطی ہے ان قاریوں کو ماہرین طفیل نے قتل کیا اس نے نبی سلیم کے آدمی ان پر جمع کئے اور رمل اور ذکوان اور بنی لحيان نے حاصم اور ان کے  
ساتھیوں کو قتل کیا حبیب کو بھیجا جس کا قصداور گزیر کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں واقعوں کا خیر شایدا ایک ساتھ پہنچی اس نے آپ نے دونوں پر  
بد دعا کی ۱۲ امنہ ۱۲ ام بخاری نے اس کو بیان کیا اس لئے قتادہ کا سماع انس سے معلوم ہو جائے ۱۲ امنہ



نہیں رات ٹہرتے۔ بنے روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبد رمانی نے بھی روایت کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابو طلحہ سے انہوں نے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

### باب سفر میں اور جہاد میں لوٹ کا مال تقسیم کرنا

اور رافع بن خدیج نے کہا اے ذوالحلیفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے اونٹ اور بکریاں پائیں آپ نے تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں۔

ہم سے ہدیہ بن خالد نے بیان کیا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ ایک مقام ہے طائف اور مکہ کے درمیان سے عمرے کا احرام باندھا جہاں پر آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی تھی

### باب اگر مشرک مسلمانوں کا مال لوٹ جائیں پھر

مسلمان غالب ہوں کوئی اپنا مال پائے

عبداللہ بن نبیر نے کہا تھے ہم سے عبید اللہ عمری نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا اس کو کافر پکڑنے گئے پھر مسلمان ان پر غالب ہوئے عبداللہ کا گھوڑا ملا وہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ کو دلایا گیا اور عبداللہ کا ایک غلام دریموک کی لڑائی میں بھاگ گیا روم کے کافروں سے مل گیا پھر مسلمان غالب ہوئے وہ غلام پکڑا گیا خالد بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کلی تویم اقام بالعرصۃ ثلث لیل یا مابعدہ معادہ  
وَعَبْدُ الْأَخْلَافِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب مَنْ تَسَمَّى الْغَنِيمَةَ فِي غَزْوَةٍ وَسَفَرَةٍ

وَقَالَ زَائِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِذِي الْحَلِيفَةِ فَاصْبَأْنَا غَنِمًا فَلَا يُعَدُّكَ عَشْرَةٌ  
مِنْ الْغَنَمِ بَعِثِي

۱۱۴- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ  
عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ أَغْتَمَّ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ تَسَمَّى  
عَتَا حُنَيْنٍ

### باب إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ دَجَدُوا الْكُفْرَ

قَالَ ابْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ عَنْ زَائِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَاخْذَهُ الْعَدُوُّ  
فَنَظَرَهُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عَبْدِ  
لَهُ فَذَبَحَ بِالسُّرُومِ فَنَظَرَهُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ  
فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کو امام بخاری نے کتاب الذبائح میں وصل کیا ۱۲۱۱ منہ ۱۲۱۱ منہ جن میں ایک وادی ہے کہ جسے بنی میل پر جہاں بڑی بڑی ہوائی ہوئی تھی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے جعرانہ میں سفر میں لوٹ کا مال تقسیم کیا ۱۲۱۱ منہ اس کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲۱۱ منہ



قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَنَبَنَا بِحِمَّةٍ لَنَا وَطَحْنَتْ صَاحِبَةً  
مِنْ شَعِيرٍ نَعَالِ أَنْتَ وَتَهَرَّ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَالُ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ  
سَيِّئًا قَدْ صَنَعَ سُوءًا فَخَيَّ هَذَا بَكْمٌ.

س

۳۱۵- حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوَحَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ  
بَنَتْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي دَعَانِي تَبِيصُ أَصْفَرُ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةً سَنَةً  
كَانَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنَةً قَالَتْ فَذَهَبْتُ  
أَلْعَبُ بِعَاطِكِ الثُّبَوَةِ فَرَبَوْنِي أَبِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي دَاخِلِي ثُمَّ أَبِي دَاخِلِي  
ثُمَّ أَبِي دَاخِلِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيتُ حَتَّى ذَكَرَ.

س

۳۱۶-

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَاحِدٌ شَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ  
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَنَا  
فِيهِ دَعَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ  
كُلُّ مَا نَعْرِفُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

علیہ وسلم کو جھوکا پا کر (چپکے سے) عرض کیا یا رسول میں نے ایک بکری کا  
بچہ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوا یا ہے آپ اور دجہار آدمی اور تشریف لے  
چلیں دکھائیں (کیونکہ سب آدمیوں کو تو کھانا کافی نہ ہو گا یہ سن کر آپ نے  
زور سے پکار دیا خندق والو جا بڑھنے تمہارے لئے سورا (ضیافت) تیار  
کی ہے لہ آؤ جلد جلدی چلو۔

ہم سے جہان بن موسیٰ نے بیان کیا ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے باپ  
سعید بن عمرو سے انہوں نے ام خالد بن سعید سے انہوں نے کہا میں  
اپنے باپ خالد بن سعید کے ساتھ زر درخت پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا سُنَّہ عبد اللہ بن مبارک  
نے کہا یہ جشی زبان ہے یعنی اچھی ہے اچھی ام خالد نے کہا  
پھر میں مہر نبوت سے (جو آپ کے دونوں مونڈوں کے  
درمیان تھی) کھینٹنے لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا آپ نے  
فرمایا ابھی ہے کھینٹنے دے پھر اپنے مجھ کو یوں دعامی یہ کپڑا پرانا  
کر اور جو نا کر (بادوسر اکڑا ہوا) پھر پرانا کر اور جو نا کر پھر پرانا کر اور  
جو نا کر (یعنی تیسری عمر دراز ہو) عبد اللہ بن مبارک نے کہا ام خالد اتنا  
زندہ رہیں کہ ان کا ذکر مذکور ہونے لگا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم  
سے شعب نے انہوں نے محمد بن زباد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ  
امام حسن علیہ السلام نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور زمین میں اٹھا  
کر رکھی آپ نے فارسی زبان میں کہا کُخ کُخ (یعنی جھی جھی) تو نہیں  
جاننا کہ ہم لوگ (بنی ہاشم) صدقہ (زکوٰۃ) کا مال نہیں کھاتے۔

لے ترجمہ باب ہیں سے نکلتا ہے مشورہ فارسی لفظ ہے اس کے معنی دعوت مہمانی ۱۲ منہ ترجمہ باب ہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سُنَّہ فرمایا جو جشی زبان ہے  
یعنی نسوں میں حتی وکس ہے یعنی ام خالد اتنے دنوں زندہ رہیں کہ وہ کپڑا پہنتے پہنتے کالا ہو گیا ۲ منہ کُخ کُخ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانٹنے کے  
لئے کہتے ہیں جب وہ غلاظت کا کوئی کام کرے ۱۲ منہ

بَابُ الْغُلُولِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ

باب لوٹ کے مال میں تقسیم سے پہلے کچھ چرائینا اور  
اللہ تعالیٰ نے (سورۃ آل عمران میں) فرمایا جو کوئی لوٹ  
کے مال میں چوری کرے گا وہ چوری کی چیز  
قیامت کے دن لئے ہوئے آئے گا (اپنے اوپر  
لادے ہوئے)

ہم سے مسند نے بیان کیا کہ ہم سے بھی قطان نے انہوں نے  
الوحیان (یحییٰ بن سعید) سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو زر ع نے بیان کیا  
کہ مجھ سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ہم کو خطبہ سناتے کھڑے ہوئے اور آپ نے لوٹ کے مال میں  
چوری کرنے کا بیان کیا اس کو بڑا گناہ فرمایا اس کی سزا  
بڑی فرمائی آپ نے فرمایا دیکھو ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو قیامت  
کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھو وہ میں میں کر رہی ہو یا  
گھوڑا لادے دیکھو وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول  
اللہ میری مدد کرو میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں میں نے تو دنیا میں  
اللہ کا حکم سمجھ کر پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو جو بڑا بڑا  
ہو یا رسول اللہ میری فریاد سنئے اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑائیے  
میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا میں نے تو تجھ کو اللہ کا حکم پہنچا دیا  
تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور مجھ سے کہے یا  
رسول اللہ میری مدد کیجئے جواب دوں میں میرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں  
نے تو تم کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری نہ کیجیو یا اپنی گردن پر کپڑے  
کے ٹکڑے لادے ہو جو ہوا سے اڑ رہے ہوں اور کہے یا رسول اللہ میری  
تجسس نہ کرو میں کہوں میں اب تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ کو  
اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا ایوب سختیانی نے بھی الوحیان سے یہی روایت  
کیا ہے گھوڑا لادے دیکھو جو ہنہنا رہا ہو

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي  
حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ الْغُلُولُ نَعْظُمُهُ  
وَعَظْمُهُ أَمْرُهُ قَالَ لَا أُلْفَيْنِ أَحَدُكُمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَمْ تَأْكُلْ  
عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَغْنَيْ فَا قَوْلُ لَأَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ  
أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رِجَالٌ يَقُولُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْ فَا قَوْلُ لَأَمْلِكُ لَكَ  
شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ مَاصِيَةٌ  
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْ فَا قَوْلُ  
لَأَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ  
أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِجَالٌ تُخَفِّقُ فَيَقُولُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْ فَا قَوْلُ لَأَمْلِكُ  
لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَقَالَ  
أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ  
حَمْحَمَةٌ

بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْعُلُولِ وَكَثْرَتِهَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَ  
هَذَا أَصَحُّ.

~~~~~

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ  
لَهُ كِرْكِرَةٌ نَمَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ هُوَ فِي النَّاسِ نَدَاهُ بَوَا يَنْطُرُونَ إِلَيْهِ  
فَوَجَدُوا عَبَاءَةً تَدْعُهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كِرْكِرَةٌ يَعْغِي بِغَايَةِ الْكَافِ  
وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِذِلِّ  
وَالْعَتَمِ فِي الْغَائِمِ.

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَبَّاسِ بْنِ رِخَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ  
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب لوٹ کے مال میں ذرا سی چوری کرنا اور عبداللہ بن عمر و صحابی نے باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ اپنے چرانے والے کا اسباب جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں جلائے کا ذکر ہے بلکہ

اہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ اہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر ایک شخص معین تھا جس کا نام کرکرہ تھا (وہ حبشی تھا تھاہم کے حاکم نے آپ کو تحفہ بھیجا) وہ مر گیا تو آپ نے فرمایا دوزخ میں گیا لوگوں نے اس کو جاکر دیکھا اس کے اسباب کی تلاشی لی تو لوٹ کے مال میں کی ایک کٹی اس میں پائی جو اس نے چلائی تھی اہم بخاری نے کہا محمد بن سلام نے (ابن عیینہ سے نقل کیا اور کہا یغظ کر کرہ ہے بفتح کاف اور اسی طرح منقول سے ہے

باب لوٹ کے اونٹ یا بکریاں (تقسیم سے پہلے)  
ذبح کرنا مکروہ ہے

اہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ اہم سے ابو عوانہ و صالح بن شکر نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبید بن رفاع سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج (صحابی) سے انہوں نے کہا اہم ذوالخلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

لے اس کو ابو داؤد نے حضرت عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو اس نے لوٹ کے مال میں چوری کی تو اس کا سامان جلا دو اور اہم بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے ۱۲ من لہ معلوم ہوا لوٹ کے مال میں ایک ذرا سی چیز کی بھی چوری حرام ہے اور اس کے سبب سے آدمی دوزخ میں جائے گا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائے گا ۱۲ من لہ یعنی اس شخص کا نام کرکرہ تھا بفتح کاف اول و ثانی اور بعضوں نے کرکرہ بکسر کاف اول و ثانی نقل کیا ہے بعضوں نے بفتح کاف اول و کسر کاف ثانی ۱۲ من

خِزَانَةِ الْخَيْفَةِ فَاصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَاصْتَبَا بِالْأَرْضِ  
وَقَتْمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
أَحْوِيَاتِ النَّاسِ نَعَجَلُوا فَتَصَبَّوْا الْقُدْرَةَ  
فَأَمَرَ بِالْقُدْرِ وَرَفَعُوا كَهَيْئَتِ ثَمَرٍ تَسْمَعُ نَعْدَلُ  
حَشَرَةً مِنْ الْقَوْمِ يَبْعَثُونَ نَدَاءً مِنْهَا بَعِيدٌ فِي  
الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرُ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ نَاهَوِي  
إِلَيْهِ رَجُلٌ يَسْمَعُهُمْ فَمَسَّهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذِهِ  
الْبُعَاثُ لِمَا آوَايْتُ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَمَا  
نَدَّ عَلَيْكُمْ فَأَمْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ حَبِئْتِي  
إِنَّمَا تَرْجُوا أَوْ تَخَافُ أَنْ تَلْقَى الْعَدُوَّ عَدَا  
وَلَيْسَ مَعَكُمْ مَدَدٌ أَمْنَةً بَعْرٌ بِالْقَعَبِ  
فَقَالَ مَا أَتَيْتُمْ إِلَهُكُمْ الدَّمَ وَذُكِرَ  
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ لَيْسَ السِّتِ  
وَالْطُّفْمِ وَسَاحِدَ ثُكُمُ عَنْ ذِيكَ  
أَمَا السِّتُ فَعُظْمُ رَأْمَا الطُّفْمُ  
فَمَدَى الْحَبَسَةِ.

لوگ بھوک کے کھتے ہم نے لوٹ میں اونٹ بکریاں حاصل کیں  
تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شکر کے) بچھلے تھے۔ میں تھے لوگوں  
نے (بھوک کے مارے) جلدی کی (جانور کاٹ کر) ہانڈیاں چڑھا دیں آپ  
جب تشریف لائے تو حکم دیا ہانڈیاں اونٹنوں کی گھنٹی (دھور) باہر دیا گیا  
گوشت تقسیم کر دیا ہوگا، پھر آپ نے تقسیم شروع کی ایک اونٹ کے  
بدل دس بکریاں رکھیں اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں پاس  
گھوڑے کم تھے (ورنہ ان کا تعاقب کرنے) لوگ اس کے پیچھے چلے مگر  
اس نے ہٹکا مارا (ماخوذ از) آخر ایک شخص (نام نامعلوم) یا خود رافع  
نے ایک زہر مارا اللہ نے اس کو روک دیا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو  
ان گھریلو جانوروں میں بھی بعض جانور جنگلی جانور کی طرح وحشی ہو جاتا  
ہیں جب کوئی اس طرح بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کر دو تیر مار  
کر گرا دو (عبایہ کہتے ہیں) میرے دادا رافع نے عرض کیا کہ ہم کو ابید ہے  
یا ڈر ہے دشمن سے مدعیٹر ہوگی، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں لہذا  
ہم کھانچے لٹے سے کاٹ لیں آپ نے فرمایا جو چیز خون پیامے اور  
(ذبح کے وقت) اللہ کا نام اس پر لیا جائے تو ایسا جانور کھالے مگر  
دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں اس کی وجہ میں بیان کرتا  
ہوں دانت ہڈی ہے (وہ جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے نہیں  
ہو جائے گی) اور ناخن جشیوں کی چھریاں ہیں سہ

## باب فتح کی خوش خبری دینا

ہم سے محمد بن منہ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن قحطان کہہ رہے  
ہے اسماعیل بن خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے  
جبر بن عبد اللہ بن جلی نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

## باب البشارة في الفتح

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ قَالٍ  
بِجَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِي

سے رافع کے کلام کا مطلب ہے کہ تم لوہار سے ہم جانوروں کو ایسے کات نہیں گے کہ کل برسوں جنگ کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو تمہارے کند (منڈ) ہو جائیں تو کہ ہم کھانچے سے کات  
لیں میں بھی دھار ہوتی ہے ۱۲ منڈ یعنی بائیس کی کھانچ جس سے ہر منڈ ۱۲ منڈ جس اس وقت کا فرق تھے تو آپ نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا ۱۲ منڈ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرِيحُنِي مِنْ  
ذِي الْخُلَصَةِ وَكَانَ بَيْنَنَا فِيهِ خُشْعَمُ يُسْتَقْبَلُ  
الْبَكْرِيَّةَ فَأُطْلِقَتْ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ  
أَحْسَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ  
فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي  
صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ تَبِّئْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا  
مَهْدِيًا فَأُطْلِقَ إِلَيْهَا نَكْسَرُهَا وَحَرَقَهَا فَأَرْسَلَ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشِرُكَ فَقَالَ رَسُولُ  
جَبْرِيلَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا لَمْ يَكُنْ  
حَتَّى تَرْكَبَهَا كَأَنَّكَ لَمْ تَجْمَلْ أَجْرَبَ نَبِيًّا  
عَلَى خَيْلٍ أَحْسَسَ وَرَجُلًا أَحْسَسَ مَرَاتٍ  
قَالَ مُسَدَّدٌ فِي خُشْعَمٍ -

سے فرمایا ذوالخلفہ دین کے کعبہ کو تباہ کر کے مجھ کو خوش نہیں کرتا  
اس گھر کو ختم فیلہ نے (کعبہ کے مقابل بنایا تھا اس کو میں کا کعبہ کہا  
کرتے تھے خیر میں اپنے قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے گیا۔ وہ  
سب کے سب اچھے سوار تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا میں گھوڑے پر چم نہیں سکتا (سواری میں کچا  
ہوں) آپ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں نے آپ  
کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور دعا فرمائی یا اللہ اس  
کو گھوڑے پر جمادے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے آخر  
جریر گئے اور ذوالخلفہ کو توڑ کر جلا دیا پھر آپ کو خوشخبری کہلا  
بھیجی جریر کا پیغام جو لایا تھا (حصین بن ربیعہ) وہ کہنے لگا یا رسول  
اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں اس وقت  
آپ کے پاس چلا جب میں نے خاشقی اونٹ کی طرح لے اس کو بنا کر  
چھوڑ دیا آپ نے احمس کے سواروں کو بانچے بار د عادی مسدد  
نے اس حدیث میں یوں کہا ذوالخلفہ ختم فیلہ میں ایک گھر تھا لے

### باب ۲۳۵ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ

وَأُعْطِيَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بَشَّرَ  
بِالتَّوْبَةِ.

### باب ۲۳۶ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

۳۲۱ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ مَنَظَرٍ

### باب خوشخبری دینے والے کو انعام بخش کرنا

اور کعب بن مالک کو جب توبہ قبول ہونے کی خوشخبری ملے  
دی گئی تو انہوں نے خوش ہو کر دو کپڑے انعام میں دیئے۔

### باب فتح ہوئے بعد وہاں ہجرت فرض ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے  
انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے

لے خاشقی اونٹ ہاں وغیرہ جو کمالا اور دبل پوجاتا ہے اسی طرح ذوالخلفہ جل جہنم کی جھٹ و غیرہ سب گر کال پر گیا تھا لے باب کا مطلب اس طرح لٹکا کر جریر نے  
کام پورا کر کے آپ کو خوشخبری بھیجی ۱۲ منہ لے خوشخبری سلمیٰ کو یا حمزہ بن عراسمی نے دی تھی اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب المغازی میں منسل کیا ۱۲ منہ لے  
امام بخاری کی فرض یہ ہے کہ ہر شہر کا حکم لکھا سا ہے جب مسلمان اس کو فتح کریں تو پھر وہاں سے ہجرت فرض نہ ہے اگر اب رہا کافروں کا ملک تو جس ملک میں مسلمان اپنے دین  
کے فرائض اور واجبات ادا دی سے ادا نہ کر سکیں اور ہجرت پر قادر ہوں تو ہجرت فرض ہے ورنہ مستحب ہے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ نَتَجَّ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَا كُنْ جِهَادًا وَ  
نَيْتَةً وَإِذَا اسْتَفْعَرْتُمْ فَاَنْفَعُوا-

۳۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ جَالِدِ بْنِ سَعْدٍ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا  
مُجَاشِعٌ يَأْتِي بِكَ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ  
بَعْدَ نَتَجِّ مَكَّةَ وَلَكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى  
الْإِسْلَامِ-

۳۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَمَّارَ  
يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ  
وَحِيَ مُجَادِرَةٌ يُبَيِّرُ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتْ  
الْهَجْرَةُ مِنْهُ نَحْنُ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ-

بَابُ إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى  
النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الدِّمَةِ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا حَصَيْنَ اللَّهُ وَ  
تَجَرَّيدِهِنَّ-

۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ  
الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا حَصَيْنٌ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَكَانَ هُثَيْمًا نَيْسًا فَقَالَ لِأَبِي هُثَيْبَةَ وَكَانَ  
عَلَوِيًّا إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا الدِّمَى-

ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپؐ نے فرمایا  
اب ہجرت رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت سے  
دشمن علم حاصل کرنے کو ہجرت کرنا اور جب تم سے کہا جائے جہاد  
کے لئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو یزید بن زریع  
نے خبر دی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابو عثمان جہدی سے  
انہوں نے مجاشع سے انہوں نے کہا مجاشع اپنے بھائی جالد بن مسعود کو  
لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ جالد  
آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ فتح ہوئے  
بعد ہجرت کہاں رہی مگر میں اسلام پر اس سے بیعت لینا چاہتا ہوں  
ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہ عمرو بن دینار اور ابن جریر نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح  
سے سنا وہ کہتے تھے میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہؓ پاس  
گیا وہ شیر بیٹا پر (جو مزدلعہ میں ہے) ٹھہری ہوئی تھیں انہوں نے  
کہا جب سے اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کروایا  
ہجرت موقوف ہو گئی

باب ذمی یا مسلمان عورتوں کی ضرورت کے  
وقت بال دیکھنا درست ہے اسی طرح ان کا شکار کرنا  
جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں

محمدؐ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب طائفی  
نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم ابن بشیر  
نے کہا ہم کو حصین بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں  
نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے عبد الرحمن سلمیٰ سے جو عثمانی تھے  
(حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے) انہوں نے جان





لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ  
فَقَالَ اغْمِزُوا مَا شِئْتُمْ فَهَذَا  
الَّذِي جَزَأَكُمْ.

کوئی احسان ہی کر کے اپنا گھر بار بچالوں آپ نے فرمایا حاطب  
بیسج کتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم دیجئے میں اس کی گردن  
مار دوں یہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا عمرؓ تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ  
نے شاید بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا تم جو چاہو کرو (تمہاری مغفرت ہو چکی)  
ابو عبد الرحمنؓ نے کہا حضرت علیؓ کو اسی ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو  
خونریزی پر) دلیر بنا دیا ہے

### باب ۲۳۸ استیقبال الغزاة

۳۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ  
عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّعْبِ عَنْ ابْنِ أَبِي  
مَالِكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ابْنُ جَعْفَرٍ  
أَتَانَا إِذْ تَلَقَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ  
فَحَمَلْنَا وَتَوَلَّكْتَ.

باب غازیوں کے استقبال کو جانا (جب جہاد سے لوٹ کر آئیں)

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع  
نے اور حمید بن اسود نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن  
ابی مالک سے عبد اللہ بن زبیرؓ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا تم کو وہ فقہاء  
ہے جب تم عبد اللہ بن عباسؓ تینوں لگے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے ملے تھے (آپ جہاد سے لوٹے آ رہے تھے) عبد اللہ بن جعفر  
نے کہا ہاں یاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابن عباسؓ  
کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا

۳۲۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُمَيْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ  
يَزِيدَ رَدَّ هَبْنَا تَلَقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبْيَانِ إِلَى غَنِيَّةِ الْوُكَاعِ -

ہم سے مالکؓ اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے زہری سے کہ سائب بن یزید کہتے تھے ہم سب بچے  
ثینۃ الوداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو گئے  
(جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے)

### باب ۲۳۹ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ

۳۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسماعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَدَّ أَنَّ

باب جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے

ابو عبد الرحمنؓ کا کلام محض لغو ہے حضرت علیؓ کی خواتین اور پرہیزگاری سے وہ شاید زیادہ واقف نہ تھے بھلا وہ قیوں ناسخ کرتے یہ ان کی شان ہے امام بخاری  
نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ضرورت کے وقت عورت کی تلاش لینا اس کا بڑا منکرنا دوست ہے ۲۷۲

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَلَ كِبَرُ  
ثَلَاثَ ثَالَ أَتَابُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَابُونَ  
عَابِدُونَ حَامِدُونَ سِرَتَنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ  
اللَّهُ وَعْدَهُ وَتَصَرَّ عِبَادُهُ وَهَزَمَ  
الْأَخْزَابَ وَخَبَرَهُ -

۲۸۴۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُوحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
ثَالِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرَدَتْ صَفِيَّةُ  
بِنْتُ حُجَيْجٍ فَعَثَرَتْ فَانْتَهَتْ فَصَرَعَتْ جَمِيعًا  
فَاتَّقَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي  
اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمُرَاةُ فَتَعَلَبَ  
ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَا مَا نَالَهَا عَلَيْهَا  
وَأَمَلَكُمْ لَهَا مَرْكَبَةً مِمَّا فَرَكَبَا وَكُنْتُمْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْمًا أَشْرَكْنَا  
عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَتَابُونَ تَابُونَ عَابِدُونَ  
سِرَتَنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ  
ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ -

۳۲۹۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے لوٹتے تین بار  
اللہ اکبر کہہ کے یوں فرماتے اندھا ہے ہم لوٹنے والے  
ہیں تو بر کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے مالک کی تعریف  
کرنے والے سجدہ کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ (فتح و نصرت) کا  
سچا کیا اور اپنے بندے کی نمد کی اور کافروں کے لشکر کو  
اسی نے ایکلے شکست دی ہے

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث  
نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن سے مالک  
سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب  
آپ عسکان سے لوٹے تھے وغزوہ بنی لحيان میں جو سلسلہ صحری  
میں ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور  
آپ نے حضرت صفیہ بنت حمی کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھایا  
تھ اس کا پاؤں پھسلنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین  
صفیہ دونوں گر پڑے یہ حال دیکھ کر ابو طلحہ جھٹ اٹھ پر سے کود  
پڑے (اپنے تن میں گرا دیا اور کہنے لگے میں آپ کے صدر پر) آپ  
کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے ابو طلحہ  
اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر آئے تھے اور وہی کپڑا حضرت صفیہ پر ڈال  
دیا پھر دونوں کے لئے سواری درست کی دونوں سوار ہوئے اور ہم  
سب آپ کے گرد جمع ہو گئے جب مدینہ دکھائی دینے لگا تو  
آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں تو بر کرنے والے عبادت  
کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے برابر ہیں  
(کلمے) مدینہ پہنچے تک فرماتے رہے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن اسحاق نے بیان کیا کہ

ہم لوگ ظاہر میں برائے نام ہیں حقیقت میں ہم اس کے کرتے ہیں وہی فتح اور شکست دینے والا ہے نہ سالانہ کچھ ہوتا ہے نہ اس کا بڑا کثرت فوج سے ۲۰۰۰۰ سالہ  
یہ مدی کا غلط ہے صحیح ہے کہ جب آپ خبر سے لوٹے کہ حضرت صفیہ کی کچھ خبریں ہیں وہی شکست دینے والا ہے نہ سالانہ کچھ ہوتا ہے نہ اس کا بڑا کثرت فوج سے ۲۰۰۰۰ سالہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسحاق عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَذَا أَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدُّهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بَعْضَ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّائِيَةُ فَصَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ رَأَتْ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اتَّخَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ يَا الْمَرْأَةُ فَأَتَى أَبُو طَلْحَةَ ثُوبَةً عَلَى وَجْهِهَا فَقَصَدَ فَصَدَّهَا فَأَتَى ثُوبَةً عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ مَشَتْ لَهَا عَلَى رَاحِلَتِهَا فَزَكَا فَسَادُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِغَرْهِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّبُونَ تَأَيَّبُونَ عَابِدُونَ لِدِينِنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۲۲ - الصَّلَاةُ إِذَا قَدِمَ مِنْ

سَفَرٍ

۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

یحییٰ بن اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا وہ اور ابو طلحہ (جنگ خیبر سے لوٹتے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے آپ کے ساتھ ام المومنین صفیہ بھی تھیں آپ ان کو اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے رستے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا (ٹھوکر کھائی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی ام المومنین دونوں نیچے آ رہے ابو طلحہ نے یوں کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ کے پاس آئے کہنے لگے یا نبی اللہ! اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم عورت کی خیر لو ابو طلحہ کپڑا سنہرے ڈال حضرت صفیہ کی طرف گئے اور وہی کپڑا ڈال دیا (ان کو چھپانے کو) پھر وہ کھڑکی ہوئیں ابو طلحہ نے اونٹنی کو مضبوط کسا (پالان مضبوط باندھی) دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے سامنے پہنچے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (یہ راوی کی شک ہے) تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں تو بے کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے برابر مدینہ پہنچے تک یہی (کلمے) فرماتے رہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے

(مسجد میں جا کر نماز پڑھ لے)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ انہوں

لہ یعنی ایک دو گانہ اس شکر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں الحیر لایا افسوس لوگوں نے سنت پر چلتا تو چھوڑ دیا اور وہ ایساات خرافات میں پھنس گئے کوئی سفر سے آتے وقت تیل ماش بھیجتا ہے کوئی مینسا صدقہ نکالتا ہے ۲۱۳

شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ.

۳۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضَحَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ.

باب ۲۲ الطَّعَامُ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَغُشَاةٌ.

۳۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جُرُومًا أَوْ بَقَرَةً ثَاءً مَعَادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنِّي الْيَتْمَى صَلَّى اللَّهُ

نے محارب بن ذکوان سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جابر مسجد میں جا اور دو رکعتیں (نفل) پڑھ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا عبد اللہ بن کعب سے انہوں نے کعب بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دن چڑھے سفر سے لوٹ کر آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور بیٹھتے سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے

باب جب مسافر سفر سے لوٹ کر آئے تو (لوگوں کو) کھانا کھلائے (دعوت کرے) اور عبد اللہ بن عمر مہانوں کی خاطر روزہ نہ رکھتے تھے لہ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو دیکھنے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محارب بن ذکوان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوہ نبوک یا ذات الرقاع سے) لوٹ کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ خریدا یا ایک گائے کاٹھ معاذ بن معاذ غنیری سے شعبہ سے یوں روایت کی انہوں نے محارب

لہ جب سفر سے لوٹ کر آئے تو لوگ انکو مبارکباد دینے کیلئے آتے ان کے ساتھ کھانے پینے کیلئے عید اللہ چند روز تک روزہ نہ رکھتے جہاں اللہ کا قاعہ تھا کہ سفر میں مطلق روزہ نہ رکھتے نہ فرض نہ نفل اکثر نفل روزہ رکھا کرتے رات کو بہت کم سوتے ہمیشہ تہجد ادا کرتے انہا سنت کا وہ شوق تھا کہ سر مو سنت سے تجاوز نہ کرتے بدعت سے اس قدر نفرت تھی ایک مسجد میں گئے وہاں کسی نے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یکاری جیسے اس زمانہ میں بھی بعض بدعتیوں کا قاعہ ہے جماعت کھڑی ہونے وقت الصلوٰۃ واجب الاثر یا الصلوٰۃ سننہ التراویح یا الصلوٰۃ واجب العید پکارتے ہیں عبد اللہ نے کہا اس بدعتی کی مسجد سے نکل چلو ۱۲ منہ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ محارب کا سماع جابر سے معلوم ہو جائے معاذ کی روایت کو امام مسلم نے اصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْلًا يُوْتِيَتَيْنِ وَدِدٌ هِجَادٌ  
دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا كُنَا مَدِينَةَ مَكَّةَ بَقِرَةٌ  
فَدَخَلْتُهَا فَكَلَّمْتُهَا فَلَمَّا كُنَا مَدِينَةَ  
مَكَّةَ فَنَزَلْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَأَمْسَيْنَا وَكُنَّا  
وَدِدٌ لِي ثَمَنُ الْبَعِيْرِ

س

۳۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
كَانَةَ عَنْ سَفِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ صِرَاةً مَوْضِعَ نَاحِيَةٍ  
يَا لَمَدِيْنَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۲۲ قَرْضِ الْخُمْسِ

۳۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
يُوسُفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ  
الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ قَالًا قَالَ كَانَتْ لِي شَاوِزٌ مِنْ تَعْيِينِي مِنْ  
الْعَنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِقًا مِنَ الْخُمْسِ فَلَمَّا

انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ ایک درہم یا دو اوقیہ دو درہم کے  
بدل خرید جب آپ صرار میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو  
آپ نے ایک گائے کاٹنے کا حکم دیا سب لوگوں نے  
اس کا گوشت کھا پھر جب مدینہ میں آئے آپ نے مجھ سے  
فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ اور آپ نے اونٹ کی  
قیمت مجھ کو دلا دی۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے عمار بن دینار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا میں  
سفر سے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نفل  
پڑھ سہ صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک جانب (مدینہ سے  
نہیں میل پر پورب کی طرف)

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب خمس کے فرض ہونے کا بیان سہ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام  
زہری نے ابی بن حنین نے ان کو امام حنین علیہ السلام نے  
انہوں نے کہا جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب نے کہا بدر  
کی لوث میں سے جو حصہ مجھ کو ملا اس میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خمس سہ میں سے ایک جوان اونٹنی

سہ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۲۱۲ منہ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلی ہی حدیث کا

ایک ٹکڑا ہے اس کی مناسبت سے اس کا ذکر کر دیا ۲۱۲ منہ خمس کہتے ہیں پانچویں حصہ کو کافروں کے مال میں سے جو لوث یا غنائم اس

میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور یتیموں وغیرہ کے لئے نکالا جاتا ہے جس کا بیان اس آیت میں ہے وَاَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ غَنِيمَتَكُمْ لِلرَّسُولِ

غیر تک ۲۱۲ منہ سہ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۲۱۲ منہ

أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَغِيَ بِغَاطِطَةِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَجُلًا مَوَاعِمًا مِنْ  
 بَيْتِ قَيْنِقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ نَتَائِي بِإِذْخَرِ  
 أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَاعِغِينَ وَاسْتَعِينَ  
 بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عَزْرِي بَيْنَنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِقِي  
 مَتَاعًا مِنَ الْأُتْقَابِ وَالْعَمَلِ الْبَرِّ وَالْجِبَالِ وَشَارِقَاتِي  
 مُنَاخَانَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ  
 الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَعَلْتُ مَا جَعَلْتُ  
 فَإِذَا اشْرَأَ قَائِدُ اجْتَبَأَ اسْمَهُمَا وَبَقِيَتْ  
 خَوَاصِرُهُمَا وَآخِذًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَكَمْ  
 أَمْلِكُ عَيْنًا حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهَا  
 فَقُلْتُ مَنْ نَعَلَ هَذَا انْقَالُوا فَعَلَّ حَمْرَةً بَرِي  
 عَبْدًا لِمُطَلِّبٍ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شُرْبٍ مِنَ  
 الْأَنْصَارِ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ  
 فَعَرَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِ  
 الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا لَكَ نَقَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلْتُ  
 كَالْيَوْمِ قَطْعًا حَمْرَةً عَلَى  
 نَاتِخِي نَاجِبٍ اسْمُهُمَا وَبَقِيَتْ  
 خَوَاصِرُهُمَا وَهَذَا فِي بَيْتِ  
 مَعَهُ شَرِبْتُ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

محمد کو عنایت فرمائی کہ جب میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت فاطمہؓ کے صحت کروں  
 تو میں نے بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) کے ایک سنار  
 سے (نام نامعلوم) یہ ٹھہرا یا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل  
 کر اذخر گھاس (جنگل سے) لائیں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر  
 نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا غیر میں اپنی اونٹنیوں کا  
 سامان جمع کر رہا تھا جیسے بالان قبیلے رسیاں وغیرہ اور اونٹنیاں  
 ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے حجرے کے بازو بیٹھیں  
 جب میں سامان فراہم کر کے لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں  
 کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے ہیں اور کوکھیں بچھا کر ان کی  
 بلجھیاں نکال لی ہیں یہ حال دیکھ کر مجھ سے نہ ہو گیا میں بے اختیار  
 رو دیا میں نے پوچھا یہ کس کا کام ہے لوگوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب  
 کا وہ اس گھر میں موجود ہیں انصار کے ساتھ (شراب) پی رہے ہیں  
 میں دیاں سے چلا اور (سیدہ صاح) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا  
 اس وقت آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھ کر تاڑ لیا کہ میں بڑے صدے  
 میں ہوں آپ نے پوچھا علی کہہ تو کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ میں نے آج کا سامان بیکت کا دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری  
 دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے ان کے پیٹ  
 بچھا ڈالے اور بیٹھے اس گھر میں کئی یاروں کے ساتھ شراب  
 اڑا رہے ہیں یہ سن کر آپ نے چادر منگوائی اور اوڑھ کر پایا پادہ  
 چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے تھے اس گھر پر

لے یہ اونٹنی اس مال میں کی تھی جو عبداللہ بن جحش کی ماتمی فوج نے حاصل کی تھی یہ بدر کی جنگ سے دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے اس وقت تک خمس کا  
 حکم نہیں آتا تھا لیکن عبداللہ بن جحش نے لوٹ کے چار حصے تو فوج والوں میں تقسیم کئے اور پانچواں حصہ اپنی رائے سے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کو یہی تقسیم پسند آئی اور قرآن شریف میں ایسا ہی حکم آتا ۱۲۱۸

اللہ علیہ وسلم ہر آیت کا ابتدائی کلمہ اُطلق یعنی دُابتَعْتُهُ  
اُتَوَاتُیْلُ بِنِ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ لَدَا فِیْہِمْ حَزْرَةٌ  
فَاَسْتَاذَنَ فَاَذِنُوْا لَہُمْ فَاَذْهَبُوْا فَاَمَّا شَرِیْکُ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْمُ حَزْرَةً فِیْمَا فَعَلَ فَاَذْهَبَتْ قَدْ  
فَعَلَ حَزْرَةً عِندَہَا فَتَطَرَّحَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَضَتْ النَّظَرَ فَتَطَرَّحَتْ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ مَضَتْ النَّظَرَ  
فَتَطَرَّحَتْ اِلٰی سَرِّیْہِ ثُمَّ مَضَتْ النَّظَرَ فَتَطَرَّحَتْ اِلٰی وَجْہِہِ ثُمَّ قَالَ  
حَزْرَةٌ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عِیْدٌ لِّرَافِیْ فَعَرَفَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَدْ قَامَ لَیْلٌ فَتَنَکَعُ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
(اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَقِبَیْہِ الْفَرَقْدَیْ وَخَرَجَا  
مَعًا۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا  
اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ اَبِي الْزُبَيْرِ اَنْ عَائِشَةَ اُمُّ  
الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّهَا لَمَّا عَلِمَتْهَا السَّلَامُ  
ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ اَبَا بَكْرٍ  
الْعَمِيْنُ یُقْبَلُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
اَنْ یَقْرَأَ لَهَا مِیْرَاسَہَا مَا عَزَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی  
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَخَذَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَمَّا  
اَبُو بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تُورَثُ مَا عَزَّكَ صَدَقَةٌ فَتَغَضِبَتْ فَاَطْلَعَتْ نِسَاءَ  
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَحَجَّرَتْ اَبَا بَكْرٍ

پہنچے جہاں حمزہ تھے آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی  
گھر والوں نے اجازت دی وہ لوگ شراب پی رہے تھے  
آپ نے حمزہ کو ان کی حرکت پر سہ ملامت کرنا شروع کی  
دیکھا تو وہ بالکل متوالے آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے  
گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کی ناف کو دیکھا  
پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کیا  
کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہوئے  
یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ حمزہ  
بالکل متوالے ہیں (ان کو ہوش نہیں) اور آپ وہاں سے  
اٹھے پاؤں لوٹے ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹ آئے

۱۴۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم  
سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے  
ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن زبیر نے خبر دی ان  
کو حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی علیا حضرت  
فاطمہ زہرا حضرت ابوبکر صدیق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرنا گئے  
لیکن یعنی اپنا حصہ اس ترکے میں سے دلایا جائے یعنی ان مالوں  
میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دلا دیئے (جیسے فدا  
وغیرہ) ابوبکر صدیق نے یہ جواب دیا (میں کیوں کرتا ہر حصہ تم کو دے  
ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں  
کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ سن کر

لے لیں اور عیال کا کھانا پکانا اور شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوتا تھا کہ انہوں نے اس سے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اس لیے ان کا  
ان کے منہ نکل گیا جو کہا میرے باپ کے غلام ہوئے اس سے کہہ کر حمزہ حضرت عبدالطلب کے بیٹے تھے اور عبدالطلب عبدالعزیز صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابوالطلب حضرت علی  
کے والد کے باپ تھے یہاں تو اپنے باپ کا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ اور اہل ایمان کی شہادت میں کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش آنے کے بعد حمزہ سے اذنیوں کا دواں دلا یا علماء کا اس پر احتجاج  
ہے کہ علان چیز سے اگر کسی کو نشان ہو جائے تو اس کا حکم غنوں کا سا ہے اور اگر وہ ایسی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا لیکن اگر کسی کا مال تلف کر ڈالے تو تاوان لازم ہو گا ۱۳



لَمْ تَزَلْ مَحْجَرَةً حَتَّى تَوَقَّيْتُ وَعَاشَيْتَ بَعْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُسٍ  
كَانَتْ وَكَانَتْ قَاطِبَةً سَأَلَ أَبَا بَكْرٍ فَصَلَّيْهَا  
مِثْلَ عَمَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ خَيْرٍ وَكَذَلِكَ وَمَكَتَبِهِ يَا لَكُمُ يَحْيَى قَابِي  
أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ ذِيكَ وَكَأَلِ لَسْتُ تَارَكَ شَيْئًا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ بِهِ إِلَّا  
عَمِلْتُ بِهِ قَاتِي أَخْشَى أَنْ تُرَكَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ  
أَنْ أَدْرِي فَمَا مَكَتَبُهُ يَا لَكُمُ يَحْيَى نَدَفَعَا  
عُمَرَ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَمَا خَيْرٌ وَكَذَلِكَ  
فَا مَسْكَعَا عُمَرَ وَكَأَلِ هُنَا مَكَتَبُهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لِحُفْوٍ فِيهِ الْيَحْيَى  
تَعْرُودُهُ وَكَأَلِ بِمِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ  
وَلَّى الْأُمُورَ كَانَتْ هُنَا عَلَى ذِيكَ الْيَحْيَى

حضرت فاطمہ غصہ ہوئیں اور انہوں نے ابو بکرؓ سے نزک ملاقات  
کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں سلمہ حضرت عائشہؓ  
نے کہا حضرت فاطمہؓ اپنا حصہ اس مال میں سے مانگتی تھیں  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا خیر اور فدک سلمہ  
اور مدینہ کے صدقہ میں سے سلمہ ابو بکرؓ نے نہ دیا وہ کہنے لگے  
میں کوئی بات چھوڑنے والا نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کیا کرتے تھے جیسا آپ کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرنا رہوں گا  
میں ڈرتا ہوں آپ کی کوئی بات چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤں سلمہ  
پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) مدینہ کا صدقہ تو حضرت  
علیؓ اور حضرت عباسؓ کے حوالے کر دیا لیکن خیر اور فدک  
کو حضرت عمرؓ نے روک رکھا اور کہا کہ یہ دونوں جائیدادیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی حقوق اور مصارف  
کے لئے جو آپ کو پیش آتے رکھی تھیں یہ جائیدادیں اس  
شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ (حاکم) ہے ہوزہری نے

سلمہ بعد اس کے پھر ہر روز اس سے مل لیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وفات کے وقت اپنا حق دی تھا کرم سب سے پہلے خیر کو مل جاؤ گی ایسا بھی ہوا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث  
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس لئے اس کا خلاف کیوں کر کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہؓ کی ناراضی اس پر بھی تھی کہ ان کو اس حدیث کی خبر تھی وہ قرآن کی گامہری کی توجہ سے یہ کہتی تھیں پیغمبروں  
کے لوگ وفات ہوتے ہیں جیسے زینا کو وراثت بلحان داؤد اور فرمایا رب ہمب لی ولیا برثنی وراثت من آل یعقوب حدیث شریف کی رو سے یہ وراثت علم  
اور نبوت کی ہوگی نہ مال و دولت کی بعضوں نے کہا حضرت فاطمہؓ کی ناراضی بوجہ نازک مزاجی اور صاحب زادگی کے تھی اور خصوصاً ایسی حالت میں پدر بزرگوار  
کا سایہ بھی ابھی اٹھا تھا اس کا صدمہ بے حد تھا دوسری روایت میں ہے کہ مرے تک انہوں نے ابو بکرؓ سے بات نہیں کی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ  
تریکہ کے مقدمہ میں انہوں نے مرے تک پھر گھٹو نہیں کی حافظہ نے کہا یہ تاویل صحیح نہیں ہے کفایت کا لفظ یہ کہنا ہے کہ انہوں نے ابو بکر صدیقؓ سے بوجہ  
غضب کے پھر بات نہ کی یہ بھی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی بیماری میں ابو بکر صدیقؓ ان کی عبادت کو سنے اور حضرت فاطمہؓ کو طاعی کیا وہ راضی ہو گئیں ۱۲ منہ سلمہ  
فدک ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر وہاں کی زمین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے رکھی تھی ۲۱ منہ سلمہ خاص مدینہ میں یہ جائیدادیں آپ کی تھیں بنی فہر کے کجور  
کے باغات خیر بن کے سات باغات انصار کی دی ہوئی اراضی وادی القریٰ کی نہاں زمین وغیرہ ۲۲ منہ سلمہ تو ابو بکر صدیقؓ نے جائیداد کی تقسیم کرنے سے انکار کیا اگر حضرت فاطمہؓ  
کا طبع اس میں الگ کر دیتے تو کچھ کی بی بیوں کا حصہ اور حضرت عباسؓ کا بھی حصہ الگ کر دیتا تو اور وہ طرز عمل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جائیداد میں تھا اس کا پورا کرنا ممکن  
رہتا ابو بکر صدیقؓ کا مطلب تھا کہ سب کام اور سب مصارف اسی طرح جاری رہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات دنیوی میں کیا کرتے تھے اور یہ الگ کمال احتیاط اور  
براہین گاری تھی ۱۲ منہ سلمہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں ان جائیدادوں آپ کی بی بیوں کے اور دوسری ضروری مصارف کرنے رہے لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنی خواہش  
میں فدک بطور وقفہ کے مروان کو دے دیا حضرت عثمانؓ بہت غمی تھے ان کو یہ حاجت تھی کہ فدک سے اپنے مصارف چلاتے تو انہوں نے مروان کو جو ان کا عزیز تھا یہ جائیداد دے دی ۲۱ منہ

کہا آج تک اسی پر عمل ہے کہ یہ دونوں جائیدادیں حاکم کے قبضے میں رہتی ہیں لے

ہم سے اسحاق بن محمد فردی نے بیان کیا کہ ہم نے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے زمری نے کہا پہلے محمد بن جبیر نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی مالک نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب دن چڑھ گیا اور دھوپ گرم ہو گئی تو حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا میرے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین تجھ کو بلاتے ہیں چل میں اس کے ساتھ روانہ ہوا حضرت عمرؓ پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بویا بچھائے ہوئے پر کوئی بچھونا نہ تھا ایک چڑے کے تنکے پر ٹیکادیتے ہوئے بیٹھتے تھے میں نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا انہوں نے کہا تمہاری قوم میں سے ملے چند گھر والے ہمارے پاس (مدینہ میں) آئے ہیں میں نے ان کو کچھ تھوڑا سادہ لایا ہے تم ان کو بانٹ دو میں نے عرض کیا امیر المومنین یہ کام کسی اور سے لیجئے تو بہتر ہے انہوں نے کہا (بھلے) آدمی لے (بانٹ دے) سبھی کیا قباحت ہے (خیر میں انہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان یہ فرمایا اور کہنے لگا عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمن ابن عوفؓ اور زبیر بن عواظؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ آئے ہیں آپ کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا آئے دے خبر وہ آئے انہوں نے سلام کیا بیٹھے یہ زنا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علیؓ اور عباسؓ آئے ہیں انہوں نے کہا آئے دے وہ

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدِيسَ بْنِ الْحَدَّادِ كَانَ رِكَانَ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَكَانَ فِي ذَلِكَ مِثْلَ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَاتَّطَلَعْتُ حَتَّى أَتُحَدِّثَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَدِيسَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكُ بَيْنَا أَنَا وَجَالِسٌ فِي أَهْلِ حَيْثُ مَتَّعَ النَّفَاسُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا بَنِي نَفَالٍ أَحِبِّ أُمِّيَ الْمُؤْمِنِينَ فَاتَّطَلَعْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتُحَدِّثَ عَلَى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالٍ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَوَكِّئٌ عَلَى إِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ تَمَالَيَا تَمَالَيَا قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْنِيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرُضْخٍ فَاقْبَضَهُ فَاسْتَمِعَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُؤْمِنِينَ كَوْنُوا مَوْتٌ يَخْبِرُنِي قَالَ أَقْبَضَهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ بَيْنَنَا أَنَا وَجَالِسٌ عِنْدَهُ أَنَا هَاجِبُهُ يَرُونَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ لَيْسَ وَتَوَكَّنَ قَالَ نَعَمْ فَإِذَا نَظَرْتُ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرُونَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَإِذَا نَظَرْتُ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا فَجَلَسَا فَقَالَ

لے لیجئے انہوں میں اس کے بعد اتنی جہارت زیادہ آئی ہے قال ابو عبد اللہ اشترکوا في عروۃ فاصبۃ ومنہ یعروہ واعران یعنی امام بخاری نے کہا اشترک جو قرآن (سورۃ ہود) میں آیا ہے وہ باب افعال سے ہے اس کا مجرد عروۃ یعنی میں نے اس کو پایا اسی سے یعروہ اور اعترانی نکلے ہے چونکہ اس حدیث میں عروہ کا لفظ آیا تھا لہذا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اس لفظ کی تفسیر کر دی جو اس سے نکلا تھا ۱۲ منہ ملے یعنی نبی تعظیمن سے جو ہوازن کا توہم ہیں سے تھے ان کے ملک میں قحط سال ہوئی تھی تو کچھ لوگ بھاگ کر مدینہ میں آئے تھے ۱۲ منہ

عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا  
وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا آتَاَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النُّضَيْرِ فَقَالَ الرَّهْطُ هَلْ  
وَاصَّابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْزُقْ  
أَحَدَهُمَا مِنَ الْأَجْرِ قَالَ عُمَرُ بَيْنَكُمْ أَنْتُمْ كُمْ  
يَا اللَّهُ إِلَهِي يَأْذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ  
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تُزِرْتُ مَا تَزِرُنَا مَدَقَّةُ يَرْيَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ  
ذَلِكَ فَأَجْبَلْ عُمَرُ عَلَى عِلِّيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْتُمْ كَمَا  
اللَّهُ أَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ قَالَ ذِيكَ كَمَا أَوْقَدَ قَالَ ذِيكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي  
أَحَدُكُمْ عَنْ هَذِهِ الرَّفْرِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْفُرْقَانِ بَيْنَكُمْ  
يُعْطِيهِمْ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ كُرِيَ وَمَا آتَاَهُ اللَّهُ عَلَى  
رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى تَوَلَّيَ قَدْ كَانَتْ هَذِهِ  
خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ  
مَا أَحْمَارُهُمْ وَذُرُكُهُمْ وَلَا سَأَا شَرِّهَا عَلَيْكُمْ  
قَدْ أَخْطَأَكُمْ سَوْءُ وَبَقِيَ فَبَيْنَكُمْ حَتَّى بَقِيَ مَثَرُهَا  
هَذِهِ الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتِهِمْ  
مِنْ هَذِهِ الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ  
يَجْعَلُ يَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ نَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذَلِكَ حَيَاتُهُ

بھی آئے دونوں نے سلام کیا اور بیٹھے حضرت عباسؓ کہنے لگے  
امیر المؤمنین میرا اور ان کا حضرت علیؓ کا جھگڑا فیصلہ کر دیجئے  
دونوں صاحب اس جائیداد کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے  
جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے مال میں سے  
دلائی تھی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی کہنے لگے ہاں امیر المؤمنین  
ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے (ٹنٹا)  
چکار کر بے فکر کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا تمھو دو م لوہیں تم سے  
اس خدا کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں قسم دے کر  
یہ پوچھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے یا نہیں  
ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے  
یہ سن کر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی بوئے بیشک آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اسوقت حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی  
طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اب میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں انہوں نے  
کہا بے شک فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اب میں اس معاملہ  
کی شرح بیان کرتا ہوں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت  
میں سے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص رعایت  
رکھی ہے جو اور کسی کے لئے نہیں رکھی پھر (سورۃ حشر کی یہ آیت  
پڑھی) وَمَا آتَاَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُم مِّنْ شَيْءٍ قَدْ يَرْزُقُكَ تَوْبَهُ جَانِبُ  
(بنی نضیر خیمہ فدک وغیرہ) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں  
مگر قسم خدا کی یہ جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر  
اپنے لئے چھوڑ نہیں رکھی نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی  
لوگوں کو دے دو اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں جو جائیدادیں رہی  
اس میں سے آپ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچ کیا کرتے تھے بعد

لے یا اس روایت کی طرف نہیں روایت کی کہ اس جگہ بدل کر دی تھی کیونکہ بنی نضیر کے مال کا جو آپ سال بھر کا خرچ کر لیتے تھے وہ صرف ان کے لئے تھا

أَشَدُّكُمْ يَا لِلَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ  
ثُمَّ قَالَ بَعْضُ رَحْبَاءٍ أَسْأَلُكُمْ يَا لِلَّهِ هَلْ  
تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ  
نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَبِضْهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا  
عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَاطِلٌ  
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا  
بَكْرٍ فَمَكَثَتْ أُنَا وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَقَبِضْهَا  
سَنَسْنِي مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ  
فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَاطِلٌ  
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتَانِي تُسَلِّمَانِي وَ  
كَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ قَامَرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي  
يَا عَبَّاسُ سَأَلْنِي نَفْسِيكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَ  
جَاءَنِي هَذَا الْيَرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَفْسِيكَ مَرَاتِيهِ مِنْ  
أَيُّهَا فَقُلْتُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّضُوا مَا تَرَكْنَا  
صَدَقَهُ كُلُّنَا بَدَا لِي أَنْ أَذْغَعَنَ  
إِيكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا  
عَلَى أَنْ عَلَيْنَا عَهْدُ اللَّهِ وَرَيْثَانَةُ كَتَمَلَّانِ  
فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اس کے جو باقی رہتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے۔ جہاد کے  
سامان فراہم کرنے میں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی زندگی میں ایسا  
ہی کرتے رہے۔ حاضرین (یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی)  
تم کو خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں پھر  
حضرت عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ سے کہا کیوں تم کو بھی خدا کی قسم کیا تم یہ  
نہیں جانتے (انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے  
یوں کہا اللہ نے اپنے پیغمبر کو دنیا سے اٹھالیا تو ابو بکر صدیقؓ کہنے لگے  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں اور انہوں نے یہ  
جانشینا دیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جو جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ان کی آمدنی سے کرتے رہے وہ کرتے رہے خدا جانتا ہے ابو بکرؓ  
کچھ نیک سیدھے راہ پر حق کے تابع تھے پھر اللہ نے ابو بکرؓ کو بھی  
اٹھالیا میں ابو بکرؓ کا جانشین بنا میں نے اپنی حکومت کے شروع شروع  
میں دو برس تک ان جانشینوں کو اپنے ہی قبضے میں رکھا اور جیسا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کرتے رہے ویسا ہی میں بھی  
کر تا رہا خدا اس بات کا گواہ ہے کہ میں ان جانشینوں کی نسبت  
سچا نیک سیدھی راہ پر حق کے تابع رہا پھر تم دونوں میرے پاس  
آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے تم دونوں ایک تھے عباسؓ نے  
یہ کہا کہ میرے بھتیجے کے مال سے میرا حصہ دلاؤ اور انہوں نے یعنی  
علیؓ نے یہ کہا میری بی بی کا حصہ ملے اپنے باپ کے مال میں سے  
مجھ کو دو میں نے تم دونوں سے یہ کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے ہم تمہیروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں  
وہ حد قرعے پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہو کہ میں ان جانشینوں  
کو تمہارے قبضے میں دے دوں تو میں نے تم سے کہا دیکھو

لے لیے حضرت علیؓ نے اپنی بی بی حضرت فاطمہؓ کو اور احمد مالک جو ان کو اپنے والد بزرگوار یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں پہنچتا تھا اگرچہ حضرت فاطمہؓ کے  
وارث امام حسنؓ اور امام حسینؓ علیہما السلام بھی تھے مگر مفسرین کی وجہ سے ان کے ولی حضرت علیؓ ہی تھے ۲۱۲

وَعَلِمُوا بِمَا عَمِلَ نِيْمًا أَوْ بُؤِيْكًا بِمَا عَمِلْتُ  
نِيْمًا مُنْذُ وَلِيْتُمَا فَعَلْتُمَا ۚ فَتَعَمَّا الْكِبَا  
فِيْلِكَ ۚ فَتَعَمَّا إِلَيْكُمَا فَاَنْشَدَ كُمْ بِاللّٰهِ  
هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْنِيْعَا كَالِ الرَّحْطِ نَعَمْ ثُمَّ  
أَتَبَلَ عَلَيَّ عَلِيٍّ وَ مَيْمَنٍ فَقَالَ ۚ نَشَدُكُمْ  
بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ فَكَالَا  
تَعَمْ كَالِ تَتَلَمَّسَانِ مَعِيْ قَصَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ  
قَوْلَ اللَّهِ الَّذِي يَأْتِيهِ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ  
لَا أَتُفَعِّي نِيْمًا قَصَاءٌ غَيْرُ ذَلِكَ فَإِنْ  
عَجَزْتُمَا مَعْمَا فَاَدْ فَعَا هَا إِيَّيَ فَإِنِّي  
أَكْفِيْتُمَا هَا۔

### باب ۲۲۳ آذَاءُ الْخُنُوسِ مِنَ الدِّينِ

۳۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ أَبِي حَسْرَةَ الضَّبْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ مَسْرُورٍ  
يَقُولُ قَدِمَ رَفْدُ مَعْبِدِ الْقَيْسِ فَعَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَلَا الْخُنُوسُ مِنْ دَرِيْعَةِ بَيْنِنَا

اگر تم چاہو تو میں یہ جائیدادیں تمہارے سپرد کئے دیتے ہوں لیکن  
اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے  
رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ اپنی خلافت  
میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی حکومت کے ابتداء سے کرتا رہا  
تم نے (اس شرط کو قبول کر کے) درخواست کی کہ جائیدادیں تم کو دیدیں  
میں نے اسی شرط پر دے دیں حاضرین (یعنی حضرت عثمان اور ان کے  
ساتھی) کہو میں نے یہ جائیدادیں اسی شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا  
نہیں انہوں نے کہا بیشک اسی شرط پر تم نے دی ہیں پھر حضرت  
عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم کو خدا کی  
قسم دیتا ہوں میں نے اسی شرط پر یہ جائیدادیں تم کو حوالہ کی ہیں یا نہیں  
انہوں نے کہا بے شک حضرت عمرؓ نے کہا تو پھر مجھ سے کس بات کا  
فیصلہ چاہتے ہو کیا جائیداد کو تقسیم کرنا چاہتے ہو قسم اس خدا کی  
جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں میں تو اس کے سوا اور کوئی  
فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں یا یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اس کا انتظام نہیں  
ہو سکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کر دو میں اس کا بھی کام دیکھ لوں گا۔

### باب ۲۲۴ لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا دین (ایمان) میں داخل ہے

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید انہوں نے  
ابو حمزہ ضعی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے  
عبدالقیس قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور  
کہنے لگے یا رسول اللہ ہم لوگ ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں ہمارے

ملہ یہاں کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ جبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جہاد تھا کہ یہ پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ابو بکر صدیقؓ نے اسی حدیث کی بنا پر جائیداد حضرت فاطمہؓ  
کے حوالے نہیں کی حالانکہ وہ نامافض بھی ہوئیں تو پھر حضرت عمرؓ نے حدیث غزیرہ کے خلاف کیوں بن کر کیا اور ابو بکر صدیقؓ کے طریق کو کیوں موقوف کیا کیونکہ حضرت عمرؓ  
نے جائیداد کو تقسیم نہیں کیا بلکہ اس کا منتظم اپنے بدن حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو کر دیا حضرت عمرؓ اس کو مناسب سمجھے اس لئے کہ خلافت کے کام بہت  
ہو گئے تھے ان جائیدادوں کی نگرانی کی فرصت دہی دوسرے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو خوش کر دینا بھی مقصود تھا اور حضرت ابی بنی صاحبہ نے  
ابو بکر صدیقؓ سے تقسیم کی درخواست کی تھی جو حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابو بکر صدیقؓ نے منظور نہ کی اور کیے منظور کر سکتے تھے ۲۲۴ اس میں

وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مَّضَرٌّ نَفْسًا نَحِيلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي  
الشَّهْرِ الْحَرَامِ قَمَرُنَا بِمِثْقَلِ خَدْمَتِهِ  
وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ كَلَّامُنَا فَحَالٌ مُّوَكَّلٌ  
بِأَذْبَعِ وَأَنفَحُكُمْ عَنْ أَذْبَعِ الْإِيمَانِ يَا اللَّهُ  
شُعَادَةٌ أَنْ لَدَالَهُ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدٌ بِيَدِهِ  
وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ  
رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدَّ بِاللَّهِ الْخُمْسُ  
مَا غَنَيْتُمْ وَأَنتُمْ كَالْحَنَمِ  
الدُّبَاءِ وَالنَّعِيرِ وَالْحَنَمِ  
وَالْمَرْمَتِ.

س

باب ۲۲۳ نفقة نساء النبي صلى الله عليه  
عليه وسلم بعد وفاته.

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّكَايَعِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي حَسْبٍ يَزِيدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتِسِمُ وَرَثَتِي دَيْنًا مَا  
تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي  
فَهُوَ مَدَقَّةٌ.

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا شَامَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ

اور آپ کے بیچ میں مضر کا فرشتے ہیں تو ہم صرف ادب والے جینے  
میں جس میں لوٹ مار نہیں ہوتی آپ تک پہنچ سکتے ہیں ہم کو ایسی  
ایک بات بتلائیے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے  
(اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا  
میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں  
(جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) آپ نے انگلیوں پر ان کو گنا اس  
بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا  
کرنا۔ زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا جو مال لوٹ میں پیدا کرے  
اس میں سے پانچواں حصہ (حاکم اسلام کی) ادا کرنا لے اور بیس تم کو  
منع کرتا ہوں کدو کے توبے اور کریدی ہوئی مکڑی کے برتن اور سبز  
لاکھی برتن اور روغنی برتن سے لے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی

نبیہوں کے خرچہ کا بیان

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک  
نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے  
ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث  
میرے بعد ایک اشرفی مہی نہ بانٹیں (میرا ترکہ تقسیم نہ کریں) میں  
جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میرے کارندے اور نبیوں کا خرچ  
نگال کر باقی سب صدقہ ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ  
نے کہا ہم سے اشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں  
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی جب وفات ہوئی اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی

لے یہ باج بائیں ہو گئیں اور شانہ و جید کی شہادت کو چھوڑ کر جو بائیں ہو گئیں وہ مرد ہیں وہ چار ہیں لے یہ حدیث پہلے بار سے ہیں مع شرح ترمذی ۱۲۸

شَيْءٌ يَا كَلْبُ ذُو كَيْدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَقِيقٍ  
فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَعَلَّتْهُ  
نَفْعِي -

۳۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سُعْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو  
بْنَ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءُ وَكَارِضًا  
تَرْكَهَا مَدَّةً -

باب ۲۴۵ مَا جَاءَ فِي بَيُوتِ أَرْوَاجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ  
مِنْ الْبَيُوتِ إِلَيْهِمْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَقَوْنٌ فِي بَيُوتِكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ  
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ -

۳۴۱- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنُ  
مُسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَقَعَل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَرْوَاجَهُ أَنْ يَخْرُجَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ -

جس کو کوئی جگر والا (جامدار) کھا کر بسر کر سکے البتہ چنان پر (باجرباب  
یا موکھے پر) اُدھے دستی جو پڑے تھے میں اسی میں سے کھاتی رہی  
ایک مدت گزر گئی میں نے ان کو باجرباب وہ ختم ہو گئے تھے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں  
سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے  
عمر بن حارث سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کچھ جائیداد نہیں چھوڑی (یعنی نقد روپیہ پیسہ وغیرہ) مگر اپنے ہتھیار  
اور زعفران اور کچھ زمین اسکو بھی آپ فرما گئے تھے کہ وہ صدقہ ہے

باب ۲۴۶ ایک بی بی بیوی کے گھروں کا بیان اور گھروں  
کا ان کی طرف نسبت دینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ احزاب میں)  
فرمایا اپنے گھروں میں عزت سے رہو اور (اسی سورت میں)  
فرمایا مسلمانو! پیغمبر کے گھروں میں بے اذن نہ جاؤ سنا  
ہم سے جان بن موسیٰ نے بیان کیا اور محمد بن مقاتل نے  
بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر و بن یونس نے  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ نے ان سے حضرت عائشہ نے  
بیان کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دوسری بی بیوں  
سے آپ نے اجازت جا ہی بیماری میں میرے گھر رہیں لکہ انہوں  
نے اجازت دی -

لہ اللہ نے اس بیوی میں برکت دی تھی جب حضرت عائشہ نے اس کو پایا تو گویا توکل میں فرقی آیا برکت جاتی رہی یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ غلاموں اس میں تمہارے  
لئے برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ خریدنے وقت یا بیعت وقت یا جتنا اس میں لگاؤ وہ آپ کو سب کو مت پایا اللہ پر چھوڑ کر اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب  
سے اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ کو جو کچھ ترکے میں نہیں ملے تھے بلکہ ان کا خرچہ بیت المال پر تھا اگر یہ خرچہ بیت المال کے ذمہ نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے  
بعد وہ جو ان سے کئے جلتے ۱۲ منہ مکہ ہیں سے ترجمہ باب لکھنا ہے کیونکہ آپ کی بی بیوں کا خرچہ اسی زمینی سے دیا جاتا تھا جس کو آپ صدقہ فرما گئے  
تھے ۱۲ منہ مکہ پہلی آیت میں گھروں کی نسبت بی بیوں کی طرف فرمائی اور دوسری آیت میں انہی گھروں کو پیغمبر کے گھر فرمایا اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب  
ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو جیسے آپ کی وفات کے بعد اپنے خرچہ کا حق تھا ویسے ہی اپنے اپنے گھروں پر بھی ان کا حق تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی  
کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے دیا اور کسی اور سے ان پر نکاح حرام کر دیا ۱۲ منہ مکہ ہیں سے ترجمہ باب کا مطلب ہے ۱۲ منہ

۳۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُرَيْمٍ حَدَّثَنَا أَنَا فِيهِ مَعَهُ  
ابْنُ أَبِي مُيَكَّةَ قَالَ ثَلَاثُ عَاشِرَةَ رُوِيَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي تَوْبَتِي وَفِي سَعْدِي  
وَوَعْدِي وَبَيْعِ اللَّهِ بَيْنَ رُبُوعِي وَرُبُوعِي قَالَ  
وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسَوَاكِ فَضَعَفَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَمَضَعَتْهُ  
ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ-

۳۲۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْأَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْهُ أَثَمًا  
جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوُّدًا  
وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرَةِ مِنْ رَجَبٍ  
ثُمَّ تَأَمَّتْ تَعْلُبُ فَنَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرِيمًا مَنِ بَابَ الْمَسْجِدِ  
فَبَدَأَ بِأَمْرِ سَكَاةٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَرْمِيحًا وَجَلَّكَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَمَا كَالْأَسْبَحَانِ اللَّهُمَّ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي  
يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي نَحِشْتُ أَنْ يَقْتُلَنِي

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے نافع نے بیان کیا  
ابن ابی ملیکہ سے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میں میرے حلق اور  
بیسنے کے بیچ میں ہوئی اللہ نے (مرنے وقت) میرا آپ کا حق  
بھی ملا دیا ہوا یہ کہ عبد الرحمنؓ ایک سو اک لے کر آئے آپ دبیاری  
کے ضعف سے اس کو چبانہ سکے میں نے چبا کر آپ کے دانتوں  
پر لی۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث بن سعد  
کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے انھوں نے اس شہابیہ انھوں نے  
امام علی بن حسین زین العابدینؓ سے ان سے حضرت صفیہؓ نے  
بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مسجد میں آئیں آپ رمضان کے  
اخیر رہے ہیں اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ جانے کے لئے  
آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ دان کو گھر پہنچنے  
کے لئے کھڑے ہوئے مسجد کے قریب پہنچے جہاں ام المؤمنین ام سلمہؓ  
کا دروازہ تھا تو وہاں دو انصاری مرد (اسید بن حنیہ اور عبد بن بشر)  
ٹپٹے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کے آگے  
بھل گئے آپ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہرو یہ عورت میری بی بی ہے وہ  
بہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ اور آپ فرمایا ان پر شان گذار اپنے  
پیشانی پر فرمایا ربات یہ ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں (برگ)  
پہننے میں انسان مبلغ الدم وانی نَحِشْتُ أَنْ يَقْتُلَنِي

۱۱ حضرت عائشہؓ کے بھائی ۱۲ سنہ ۱۱ کے کیونکہ وہ دونوں بچے مومن تھے انہوں نے رجب ۱۱ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال فرمایا  
کہ ہم آپ برگ کی کر کے ۱۱ سنہ ۱۱ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک بیگانہ عورت کو ساتھ لے کرے جائے ہیں اس سو سے کی وجہ سے وہ تیار  
ہو جاتے آپ نے ان کا بیان بجالایا پیغمبر وہی نسبت ایک ذری سہی برگ کی کرنا بھی کفر اور باعث زنا ایمان ہے انہوں نے اس سے زنا میں ایک شخص نے  
جو بچے کو سامان کہتا ہے حضرت علیؓ علیؓ بنیاد علیہ السلام کی طرف کیا کیا بری باتیں منسوب کیں اور اپنا ٹھکانا دودخ میں بنایا تھا ہر میں رو نصاریٰ  
کا بہانہ کرتا ہے یہ عجیب ہے وہی مثل ہونی پرانے شگون کے اپنی ناک کشاں ایسے ہی بھنے سورج جو اپنے تئیں صلت جماعت کہتے ہیں (بقیہ آگے)



۳۴۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
بَنِي حَبَّانٍ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو قَالَ ارْتَفَعَتْ نُفُوسُ بَنِي حَقِصَةَ  
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفِي  
حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرًا لِقَبْلَةٍ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

۳۴۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَصَلِّيُ الْغَضْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجَّتِهَا  
۳۴۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَازِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَشَارَ نَحْوَ  
مَسْكِنٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ هَذَا الْفِتْنَةُ  
تَلَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْ  
الشَّيْطَانِ.

۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ  
بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَّحَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ مَا رَأَى أَنَّهَا سَمِعَتْ  
صَوْتَ إِنْسَانٍ يَتَأَذَّنُ فِي بَيْتِ حَقِصَةَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَتَأَذَّنُ فِي بَيْتِكَ.

کے بقیہ حاشیہ رافضیوں کی کہ یہاں کر کے حضرت علیؑ اور اہل بیت کرام کی نسبت دو لے زبان سے نکلتے ہیں اور اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ یہاں سے  
وہ سن کر کہے کہ یہ پچھے خارجی مرد ہیں اللہ ہی نے اس حدیث سے مانگا مطلب امام بخاری نے اس لفظ سے نکالا کہ مردوں کو امام المؤمنین ام سلمہ کا  
دور ہوا کہ ۱۱ منہ حاشیہ صفحہ ۱۱۷ میں ہے ترجمہ باب نکلتے ۱۲ منہ سے یہ حدیث باب الواقیت میں گذر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے  
کہ جس کے کہ حضرت عائشہؓ کا جگر کہ تو مانگا مطلب ثابت ہوا ۱۱ منہ سے ترجمہ باب ہیں نکلا کہ وہ دن کے فساد مشرقی ملک کے نکلتے ہیں وہاں بھی ہیں

نکلا کہ ۱۲ منہ سے ترجمہ باب ہیں سے نکلتے ہے ۱۱ منہ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض  
نے انہوں نے عبید اللہ ثعلبی سے انہوں نے محمد بن یحییٰ ابن حبان  
انہوں نے واسع بن حبان سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے  
انہوں نے کہا میں ام المؤمنین حفصہؓ کے گھر پر چڑھا میں نے دیکھی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کی طرف پھٹے کئے شام کی طرف منہ کیے  
حاجت پوری کر رہے ہیں۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ کے حضرت عائشہؓ  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دوسو  
ان کے حجرے میں رہتی تھے اوپر دیواروں پر نہ چڑھتی  
ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویرہ بنت جحش  
نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنائے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہؓ کے  
گھر کی طرف اشارہ کیا یعنی پورب کی طرف اتین بار فرمایا ادھر  
ہی سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سر نمود  
ہوگا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرو بنت عبد الرحمن  
سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے ایک مرد  
کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کوئی مرد ہے جو آپ کے گھر میں جانا  
چاہتا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہؓ

کے بقیہ حاشیہ رافضیوں کی کہ یہاں کر کے حضرت علیؑ اور اہل بیت کرام کی نسبت دو لے زبان سے نکلتے ہیں اور اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ یہاں سے  
وہ سن کر کہے کہ یہ پچھے خارجی مرد ہیں اللہ ہی نے اس حدیث سے مانگا مطلب امام بخاری نے اس لفظ سے نکالا کہ مردوں کو امام المؤمنین ام سلمہ کا  
دور ہوا کہ ۱۱ منہ حاشیہ صفحہ ۱۱۷ میں ہے ترجمہ باب نکلتے ۱۲ منہ سے یہ حدیث باب الواقیت میں گذر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے  
کہ جس کے کہ حضرت عائشہؓ کا جگر کہ تو مانگا مطلب ثابت ہوا ۱۱ منہ سے ترجمہ باب ہیں نکلا کہ وہ دن کے فساد مشرقی ملک کے نکلتے ہیں وہاں بھی ہیں

کادودھ چچا (نام نامعلوم) دودھ سے بھی دہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو خون (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔

باب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زہرہ اور عصا اور تلوار  
اور بیالہ اور مہر کا بیان اور آپ کے بعد جو خلیفہ گذرے  
انہوں نے یہ چیزیں استعمال کیں ان کو تقسیم نہیں کیا اور آپ کے  
سوئے مبارک اور تعلیں اور برتنوں کا بیان آج کو آپ کے  
صحاب وغیرہ نے آپ کی وفات کے بعد متبرک سمجھا لے

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ عبداللہ نے انھوں نے مامہ سے انھوں نے انسؓ سے جب ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کو بحرین کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور ایک پر دانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر پھر لکائی مہر میں تین سطریں کندھیں ایک سطر میں محمدؐ ایک سطر میں رسولؐ ایک سطر میں اللہؑ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مستری نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن عبداللہ اسدی نے کہا کہ سے عیسیٰ بن ہمام نے اُنھوں نے کہا اُس نے دو پرانی جوتیاں ہم کو نکال کر بتائیں جن پر دو کسے لگے تھے پھر نبات نے مجھ سے بعد بیان کیا اُنس کہتے ہیں وہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالمطلب ثقفی نے کہا ہم سے ابو یسختیانی نے اُنھوں حمید بن ہمال سے اُنھوں ابو بردہ بن ابی موثی سے اُنھوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک پیوندی کی ہوئی کلی نکال کر بتائی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے آنحضرت صلی

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْلَا النَّبِيُّ  
حَقَّقَ مِنَ الرِّضَاعَةِ الدَّمَاعَةَ مُحَرَّمًا مَأْكُومًا لَوَدَّ

باب ٢٧٦ مَا ذَكَرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاكَ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ  
 وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ  
 مِنْ ذَلِكَ وَمِثَالَهُمْ وَيَذَكِّرُ قِسْمَهُ وَمِنْ  
 شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَإِنِّي بِهِ عَمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ

٣٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَخْلَفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ  
وَكَتَبَ لَهُ هَذِهِ الْكِتَابَ وَخَمَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ  
الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطَرُ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَكَانَ

٣٤٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو نَعْلَيْنَ جَرْدَادُ بْنُ لُمَاثِيَا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو  
الْبَنَانِيَّ بَعْدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا تَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
٣٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلَالٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ  
قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَامِسَةً رَمَدٍ كَسَا وَمُكَبَّلًا  
تَزَعَّالَتْ فِي هَذَا فَزَعَّ رُؤُوسُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۰۰۰ حضرت علیؑ علیہ السلام کی کل چیزیں تبرک تھیں اس باب کے یہ بھی ثابت ہوتا ہے پیغمبروں اور اولیاء کی چیزوں کی برکت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ امر غلاب شرع نہیں ہے خود قرآن شریف سے ثابت ہے فیہ سکینۃ من ربکم و دقیقۃ مما ترک ال موسیٰ و آل ہارون گو کہ کو یہ سند صحیح ثابت نہ ہو کہ یہ بال ادب جو تا یا کوئی اور چیز فلاں پیغمبر یا فلاں ولی کا ہے مگر جب ایک جم غفیر اس امر کے ناقل ہوں تو اسکی اہانت یا تبدیل کرنا ہرگز جائز نہیں کیگا

۱۱۰۰ حضرت علیؑ علیہ السلام کی کئی اس کا نقش اس طرح تھا محمد رسول اللہ باب کا مطلب احسن یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت ابوبکرؓ استعمال کرتے رہے ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے بعد یہ مہر حضرت عمرؓ پاس رہی ان کے بعد حضرت عثمانؓ پاس پھر ان کے ہاتھ سے اریس سنوس میں گر پڑی ہر چند وہ دھو ڈھوا یا نہ لی اور وہ عذافت کے آستظام میں فرق آئے کھا ۱۱۰۰ سند اس حدیث کا بیان انشاء اللہ کتاب اللباس میں لکھا گیا ۱۱۰۰

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي  
بُرَيْدَةَ قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ إِذَا سَأَلْنَا  
غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءَ قُرْبِ  
هَذِهِ النَّحْلِ يَدْعُوْنَهَا الْكَلْبَاءُ -

۳۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ  
عَاصِمِ بْنِ أَبِي سَيْرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي  
أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبَاءُ  
تَأْتِي مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِطْرَةٍ  
قَالَ عَاصِمٌ تَأْتِي الْقَدَحَ وَتَشْرِي فِيهِ -  
۳۵۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَفِيُّ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ أُمِّ لَيْدٍ  
بِنْتُ كَثِيرٍ حَدَّثَتْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُلَيْفَةَ  
الْدَّوْلِيِّ حَدَّثَتْ أَنَّ ابْنَ قُبَابٍ حَدَّثَهَا أَنَّ  
عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهَا أَنَّ هُذَيْلَ بْنَ كَدَمَةَ  
الْمَدَنِيَّ حَدَّثَهَا أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ مُعْوِيَةَ مَقْلُ  
حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمُسَوِّمِيُّ

مُحَرَّرَةً فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ رَأْيٌ مِنْ حَاجَةِ تَامُورِ  
بِمَا نَقَلْتُ لَهُ لَوْ قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعَلِّي سَيْفٍ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَذْتُ  
يَعْلِيكَ الْقَوْمَ عَلَيْهِ وَأَيْمُ اللَّهِ لَكُنْ أُعْطِيْتَنِي  
لَوْ جَلَعْتُ الْبَيْتَ أَبَدًا حَتَّى يَمْلَأَ نَفْسِي إِنْ عَلِيٌّ

اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی نہ سلیمان بن مغیرہ نے حمید انھوں نے  
ابو بردہ سے اتنا زیادہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک موٹا تین ہند نکالا  
جو یمن کے ملک میں بنتا ہے اور ایک کھلی انہی کھلوں سے جن کو تم بلند  
یعنی موٹا یا پیوند دار کہتے ہو۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انھوں نے ابو حمزہ سے انھوں نے  
عاصم سے انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے انس بن مالک سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دریانی پینے کا پیالہ ٹوٹ گیا آپ نے جہاں  
ٹوٹا تھا وہاں چاندی کی زنجیر سے جوڑا لیا عام کہتے ہیں میں نے  
وہ پیالہ دیکھا اور روبرو اس میں پانی پیلا۔

ہم سے سعید بن محمد حرمی نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن البرسیم  
نے کہا کہ ہم سے میرے باپ نے ان سے ولید بن کثیر نے انھوں نے محمد بن  
عمر بن حلقہ دؤلی سے انھوں نے ابن قتیبہ ازہری سے ان کا امام  
زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے بیان کیا جب وہ یزید بن معاویہ  
کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آئے تو  
ان سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہنے لگے آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمائیے  
میں بجالاؤں میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں تب مسور نے کہا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو آپ پاس ہے وہ آپ مجھ کو دیدیجئے  
میں ڈرتا ہوں کہیں یہ لوگ (بنی امیہ ظالم زبردستی آپ کے چھین نہ  
لیں خدا کی قسم اگر آپ مجھ کو دیں دینگے تو جان جائے تک تو اس کو  
کوئی کبھی مجھ سے نہ لے سکے گا (پھر مسور نے ایک قمیض بیکان کیا)  
(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی (حبیلا) کو نکاح کا پیغام دیا۔

لے سکتا ہے کہ شاید آپ نے نظر تو واضح یا اتفاقاً اس کھلی کو اڑھ لیا ہوگا نہ یہ کہ آپ قصداً یونہی کھلی اڑھ کر لے کر یونہی شریف یہ جی  
کہ جو کچھ میرا تھا اس کو بیٹے غرض یہ ہے کہ خواہ مخواہ اچھے کچھ بولے پڑی پڑی کھلی اڑھ رہا جیسے ہمارے زمانہ کے بھٹے درویشوں کا شعار ہے سنت  
کے موافق نہیں سنت یہ ہے کہ جو کچھ اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے ان کو بیٹے اور شکر حق بجالائے سے فقیری بجز خدمت خلق نیست نہ پیسج و سجادہ  
و دلق نیست مولانا افضل الرحمان تدرس فرماتے تھے اچھا کھاؤ اچھا پہنو تاکہ لوگ تم کو دنیا دار سمجھیں کہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ اور طحطاکی یاد  
ہیں مصروف رکھو نہ اندر دل با یا ر یا بش و از بروں بیگناہ باش : (ابن جین زبیر ازہری) کم جہود ازہری جہاں ۱۲ سنہ ۲

بَنِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةُ أَبِي جَهْلٍ عَلَى قَائِمَةٍ عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ. فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ هَذَا وَأَنَا لَأَوَّلُ مَنْ  
مُحْتَلِمُهُ فَقَالَ إِنَّ قَائِمَةً مَعِيَ وَأَنَا أَخُوكَ أَنْ  
تَقْعَنَ فِي دِينِنَا ثُمَّ دَكَّ مِرْمَلَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَيْبَةَ  
فَأَثَمَتْ عَلَيْهِ فِي مَصَاحِرِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي  
فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي وَرَأَيْتُ لَسْتُ أُحْتَرَمَ  
حَلَاةً لَوْ كُنَّا حِلًّا مَا كُنَّا لَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَجْمَعُهُ  
بُنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُنْتُ  
عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا.

۵۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْفَةَ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ اِبْنِ الْحَكَمِ  
قَالَ لَوْ كَانِي عَلَى ذَاكِرِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ جَاءَهُ  
كَأَنَّكَ تَسْكُو سَعْدَةَ عُمَرَ فَقَالَ لِي عَمِّي أَذْهَبَ  
إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا مَدَامَةٌ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ سَعْدَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ  
فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَهْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا  
عَلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْمَا حَيْثُ  
أَخَذْتُمَا نَالَ الْحَمِيدِ حَتَّى حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْفَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ مُنْبَرًا الشُّوْرَةَ عَنِ ابْنِ

حضرت فاطمہؑ کے ہوتے ہوئے تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے منہ سے سنا آپ اسی منبر پر فرما رہے تھے ان دنوں میں جو ان  
ہو گیا تھا کہ فاطمہؑ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے (جگہ ہے مجھے ڈر ہے وہ  
کسی گناہ میں نہ پڑ جائے پھر آپ نے بنی عبد شمس قبیلہ کے ایک ماور  
یعنی عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اس کے رشتہ داری کی تعریف  
کی اور فرمایا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ جو وعدہ کیا پورا کیا اور  
میں یہ نہیں چاہتا کہ جو چیز (نکاح ثانی) حلال ہے اس کو حرام  
کردوں یا حرام کو حلال بلکہ میرا مطالب یہ ہے قسم خدا کی اللہ کے  
رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں جگہ ایک (ایک مرد  
پاس) کبھی نہیں اکٹھا ہوں گی سہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے محمد بن سویتہ سے انہوں نے منذر بن یعلیٰ سے انہوں نے  
محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا اگر حضرت علیؑ حضرت عثمانؓ کو  
برا کہنے والے ہوتے تو اس دن کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمانؓ کے  
عاملوں کے (جو زکوٰۃ تحفیلے ہیں) شکایت کرنے ان کے پاس آئے  
انہوں نے مجھ سے کہا عثمانؓ پاس جا (یہ زکوٰۃ کا پروانہ لیتا جا) کہ یہ  
پروانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (لکھا ہوا) ہے تم اپنے عاملوں کو  
حکم دو اس کے موافق عمل کریں جب وہ پروانہ لیکر حضرت عثمانؓ پہنچا  
آیا انہوں نے کہا ہم کو اس کی حاجت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس  
کی نقل موجود ہے) میں نے جا کر حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا  
انہوں نے کہا اچھا جہاں سے یہ پروانہ لیا وہیں اس کو رکھ دو سہ

اے یمن علیؑ دوسری جو روایں اور حضرت فاطمہؑ سوکن پہنے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً  
خاندن کو ستائیں ایسی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہہ بیٹھیں ۱۲ منہ سہ دوسری روایت میں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علیؑ میری بیٹی کو ملحق  
دیر میں اور ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کر لیں جب حضرت علیؑ نے آپ کی یہ ارشاد دینا تو فوراً یہ ارادہ ترک کیا اور جب تک حضرت فاطمہؑ زندہ رہیں سوکن  
دوسری بی بی نہیں کی تھوڑی نے کہا آپ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ بیٹری بیٹی اور منہ اللہ کی بیٹی میں جمع کرنا حرام ہے سورہ مائدہ میں یہ قصہ  
اچھلے بیان کیا کہ امام زین العابدینؑ کی فضیلت معلوم ہو کر دیکھ کے کہتے ہیں حضرت فاطمہؑ الزہراءؑ کے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
علیؑ پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جن کا ایک ٹکڑا فرمایا اس حدیث سے علحدہ نے جناب فاطمہؑ زہراءؑ کو سامنے جہاں کا باقی تھا

الْخَفِيفَةِ قَالَ أَرَسَكُنِي أَبِي خُذْ هَذَا الْكِتَابَ  
فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَهْلَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

س

بَابُ ۲۷ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُصْمَ  
لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ آدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْقِسْمَةِ وَالْأَرْمِلِ  
حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَى الطَّحْنِ  
وَالرَّحَى أَنْ يُجِدَّ مَعَهَا مِنَ الشَّيْءِ فَوَكَاهَا إِلَى  
۳۵۴- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْحَبِّرِ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
أَشَكَتُ مَا تَلْفِي مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ قَبْلَهَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِسَبِي  
فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ  
لِعَائِشَةَ نَجَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ  
عَائِشَةُ لَهُ فَاتَّكَأَتْ وَذَكَرْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَكَرْنَا  
بِمَقُومٍ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مَكَايَا حَتَّى وَحَدَّثْتُ بِوَدْدٍ لَدَيْهِ  
مَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَوَكَلْنَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمُوهُ إِذَا

میدری نے کہا تم سے سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن سقر نے  
کہا میں نے منذر غوری سے سنا انھوں نے محمد بن حنفیہ سے کہ والد  
نے مجھ کو ایک پروانہ دے کہ حضرت عثمانؓ پاس بھیجا اور کہا میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زکوٰۃ کا بیان ہے۔

باب اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ضرورتوں میں سے ضیافت سامان جہاد کی تیاری وغیرہ اور  
محتاجوں کے لئے تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفہ والوں کو جو  
اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آرام پر مقدم رکھی جب  
انھوں نے قیدیوں میں سے ایک حدیث گار آپؐ مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر  
کیا جو آٹا گوندھنے اور پیسے میں ہوتی ہے آپؐ نے ان کا کام خدا پر رکھا  
ہم سے بدل بن جبر نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی کہ مجھ کو تم  
نے کہا میں نے ابن ابی لیلہ سے سنا کہ مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ  
حضرت فاطمہ کو چکی پیسنے کی تکلیف بہت ہوئی پھر ان کو خبر پہنچی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے ہیں وہ آپؐ پاس تشریف لائیں ایک  
لوٹری یا غلام خدمت کیلئے آپؐ مانگی تھیں اتفاق سے آپؐ نے  
انھوں سے حضرت عائشہؓ سے بیان کر دیا حضرت عائشہؓ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا جب آپؐ تشریف لائے حضرت علیؓ کہتے  
ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رات ہی کو بھلے  
پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے آپؐ کو دیکھ کر  
ہم نے اٹھنا چاہا آپؐ نے فرمایا لیٹے رہو آپؐ میرے اور حضرت فاطمہؓ

بقیہ حاشیہ عورتوں سے افضل کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت مریمؑ کے بعد بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ ان افضل میں ۱۲ منہ ملے ہوئے تھا  
کہ محمد بن منفیع کے پاس ایک شخص نے حضرت عثمانؓ کو بڑا کہا انہوں نے کہا خدا موش لوگوں کو چھو کیا تھا بے باب یعنی حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کو کہہ دیتے  
تھے تب محمد بن منفیع نے یہ قصہ بیان کیا بیعت اگر حضرت علیؓ نے انکو کڑا کہنے والے ہوتے تو اس موقع پر کہتے اس حدیث کی نسبت ترجمہ باب ہے کہ آپؐ  
نکھو یا سہو پر دانہ حضرت علیؓ پاس رہا انہوں نے اس سے کام لیا امام بخاری نے زرد اور عھا اور بابل کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کی حالانکہ  
ترجمہ باب میں ان کا ذکر ہے ممکن ہے کہ انہوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور اس کی حدیثوں کی طرف جو دوسرے بابوں میں مذکور ہیں  
حضرت عائشہؓ کی حدیث یہ ہے کہ وفات کے وقت آپؐ زرد ایک یہودی باس گردھی ابن عباسؓ کی حدیث یہ ہے کہ آپؐ جبراسو کو ایک مکاری سے  
جو تھے عقیقہ الہدیٰ کی حدیث کتاب الجہاد میں گزری اس میں ابن سیرین کا یہ قول کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں  
اور یہ مالیر باقی برتنوں کو تیس کر لیتے ہیں ۱۲ منہ حاشیہ صفہ ہذا اسلہ اس سند کے بیان کرنے سے یہ طرز ہے کہ سفیان کا صحاح محمد بن سقر سے اور

أَخَذَ مِمَّا مَلَاحِيكَمْ أَسَلِّ اللَّهُ إِلَيْكَ يَا رُسُلَ اللَّهِ  
وَأُحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
فَبَانَ ذِيكَ خَيْرٌ تَكُنَا مِمَّا  
سَأَلْتُمَا ۝

باب ۲۴۸ قول اللہ تعالیٰ فَاَنَّ  
بِلَّهِ خُمُسُهُ يَعْزِي لِلرَّسُولِ بِسْمِ ذَلِكَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا أَنَا نَاسِيكُمْ وَخَازِنُكُمْ وَاللَّهُ يُعْطِي ۝

۳۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ مَرْصُورٍ وَتَنَاهَا سَمِعَ عُمَرَ  
بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
وَلَيْسَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مِنَ الْأَنْصَارِ غَلَامٌ قَدْ رَأَى  
أَنَّ نَبِيَّكُمْ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ  
مَنْصُورٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي نَأْتِي

بیچ میں بیٹھ گئے) میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی  
اپنے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی۔  
(لوٹاڑی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳ بار اللہ اکبر کہو اور  
۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم مانگی

باب اللہ تعالیٰ کا دوسرا انفال میں) یہ فرمانا جو کچھ  
تم لوٹ میں کیاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے یعنی  
رسول اس کو تقسیم کر لیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں تو بانٹنے والا ہوں خزانچی اور دینے والا اللہ ہے

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انھوں نے سلیمان  
اور منصور اور قتادہ سے ان سبھوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا  
انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا ہماری قدیم انصاریں  
ایک شخص (انس بن فضالہ) کا لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام  
رکھنا چاہا شعبہ نے منصور سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے  
میں اس بچہ کو اپنی گردن پر اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور

لے آئے کہ ان کا نام کون رکھتا ہے ایسی طاقت دیکھا کہ تم کو خادم کی امتیاز نہ دیتی اپنا کام آپ کر لو گی نظر ہو یہ حدیث ترجمہ باکے مطابق نہیں ہے اس میں  
یہ کہاں بیان ہے کہ آپ نے منظر والوں اور یوں کو مقدم کیا لیکن امام بخاری نے اس حدیث کے دو طرح کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا  
اس میں یوں ہے تم خدا کی مجلس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو درود اور صلہ والوں کو محروم کر دو جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے بیچ بکھارے ہیں میرے پاس کچھ  
ہیں ہے جو ان پر خرچ کروں ان قیدیوں کو بیچ کر ان کی قیمت ان پر خرچ کرنا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے پر اس سے  
بڑھ کر اور کوئی دلیل ہو گی کہ بیچ جو سارے جہان میں سب سے زیادہ آدمی کو محبوب ہوتی ہے اس تک خیال نہ کیا درجہ جوں کی آسائش اور  
خیر گیری اس پر مقدم رکھی حضرت امام سفیان ثوری سے منقول ہے۔ عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پھل چن لے تھے لوگوں نے  
کہا امام صاحب آج تو عید کا دن ہے سب لوگ اچھے کپڑے پہن کر عید گاہ کو جا رہے ہیں اور آپ یہاں ایک ٹوکہ لئے پھل چن رہے ہیں یہ  
کیا معاملہ انہوں نے جواب دیا میں بھی کپڑے وغیرہ بدل کر عید کی نماز کے لئے نکلتا ہوں گراہ میں ایک بیوہ کا گھر ملا تھا اس کا یتیم بچہ بھوٹ بھوٹ کر  
رود رہتا اپنی ماں سے یہ ضد کر رہا تھا کہ آج سب بچوں کے لئے مسخائیاں کھلونے آئے ہیں مجھ کو بھی کھلونے دلا مسخائی دلا بیوہ ماں اس کو تسلی دیتی جاتی  
ہے لیکن وہ نہیں مانتا یہ حال دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف رکھی عید گاہ جانا بالائے طاقت رکھا اور جنگل میں اس درخت کے تلے ایک ٹوکہ لے کر آ گیا  
جوں میں پھل چن کر بچوں کا اور اس کی قیمت سے کچھ کھلونے کچھ مسخائیاں اس بچہ کے لئے خرید نکالا سبحان اللہ انسانی تہددی اس کا نام ہے ۷۷ سالہ قرآن  
شریف میں حسن کے مصداق چھ مذکور ہیں اللہ اور رسول اور ناطے والے اور یتیم اور مسکین اور مسافر اور غلام کا مذہب ہے کہ اللہ کا ذکر محض تعظیم کیلئے ہے  
اور جس کے پانچ ہی حصے کیے جائیں گے ایک حصہ اللہ اور رسول کا جو حاکم وقت ہے گا اور باقی چار حصے ناطے والوں اور یتیموں اور مسافروں اور غلاموں اور مسکینوں  
خدمت میں خرچ ہوں گے اور ابو العالیہ کہتے ہیں کہ جو حصے کیے جائیں گے اللہ کا حصہ کعبہ میں رکھ دیا جائے گا وہاں کی خدمت میں صرف ہوگا بعضوں  
نے بیت المال میں رکھا جائیگا اب پھر تمہیں اختلاف ہے کہ رسول اپنے حصے کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں امام بخاری کا یہ مذہب ہے کہ مالک نہیں ہوتے بلکہ اس کی

بِهِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ  
مُسْلِمٍ وَبِذَلِكَ غُلَامٌ قَاتِلُ الْفَرَسِيِّ  
مُحَمَّدُ إِحْمَالُ سَمُوًّا يَأْتِي وَلَا تَكُنْ  
بِكُنْيَتِي وَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاتِلًا قَسِيمًا  
بَيْنَكُمْ وَكَأَلِ جُصَيْنٍ بُعِثْتُ قَاتِلًا  
أَسْمُ بَيْنَكُمْ.

كَأَلِ عَمَّا وَاحِبًا نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرٍ إِذَا كَانَ يُسَمِّيهِ لِقَاءِ  
فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوًّا  
وَلَا تَكُنْ بَيْنَكُمْ.

۳۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ  
قَالَ وَبِذَلِكَ غُلَامٌ مَنَا غُلَامٌ فَتَسَاءَلُ الْقَاسِمُ  
فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا تَكُنْ بَيْنَكُمْ أَبَا الْقَاسِمِ  
تُعْمَلُ عَيْنًا فَإِنِّي الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَبِذَلِكَ غُلَامٌ فَتَسَمِّيَهُ.

الْقَاسِمُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا تَكُنْ بَيْنَكُمْ أَبَا الْقَاسِمِ  
وَلَا تُعْمَلُ عَيْنًا فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُوًّا يَأْتِي وَلَا تَكُنْ

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُوسُفَ

سليمان کی روایت میں یوں ہے اس انصاری کا ایک لڑکا پیدا ہوا اس  
محمد اس کا نام رکھنا چاہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام ہے  
نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں (اللہ کی طرف سے قاسم  
رہا ہونے والا) بنایا گیا ہوں (اس لئے میری کنیت ابوقاسم ہے میں تم  
کو تقسیم کرتا ہوں) حسین کی روایت میں یوں ہے میں قاسم بن کر بھیجا گیا تم  
میں تقسیم کروں۔

عمر بن مرزوق نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے قتادہ سے  
اُنہوں نے کہا میں نے سالم سے سنا اُنہوں نے جابر سے کہ اس انصاری  
نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تو اس کے باپ کو ابوالقاسم کہیں  
آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکنی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے  
اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے جابر  
بن عبد اللہ انصاری سے اُنہوں نے کہا ہم لوگوں (یعنی انصار) میں  
ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اُس نے اس کا نام قاسم رکھا انصار کہنے لگے  
ہم تو تم کو ابوقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے  
یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا

رسول اللہ میرا ایک بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصاری  
کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی  
نہیں کرنے کے آپ نے فرمایا انصار نے اچھا کہا میرے نام پر نام رکھو  
لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے

اس میں کسی مذہب ہیں میں یہ کہ آپ کی کنیت رکھنا محض ناجائز ہے مطلقاً اہل عسکر کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں آپ کی حیات میں جائز  
تھا بعضوں نے کہا یہ مانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی بعضوں نے کہا محمد یا احمد کے نام کے ساتھ ابوالقاسم کنیت رکھنا منع ہے نہ صرف کنیت  
سہ یہ بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابوہم نے مستخرج میں دیکھا ۱۲ منہ سے یعنی ابوالقاسم پیکار کو کچھ خوش نہیں کرنے کے جیسے تو چاہتا ہے کہ لوگ  
محمد کو ابوقاسم کہیں اسی لئے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے ۱۲ منہ سے امام بخاری نے سفیان ثوری کی روایت لاکر اس امر کو قوت دی کہ انصاری نے اپنے  
لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا اس میں راویوں نے شعبہ سے اختلاف کیا ہے جیسے الولید کی روایت اور پر گزری اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ انصاری محمد نام رکھنا چاہتا تھا

عَنِ الْمُتَوَكِّلِيِّ عَنْ حُجَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ  
مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ جُرِدَ لِلَّهِ بِهِ حَبِيرًا يَفْعَلُهُ فِي الْبَرِّ  
وَاللَّهِ الْعَلِيِّ وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ  
الْأَمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ  
أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا جَلِيلُ  
حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ  
أَنَا كَارِهُمُ حَيْثُ أَمَرْتُ.

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُؤُوبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ  
عَنْ أَبِي أَبِي عِيَّاشٍ وَاسْمُهُ ثَعْلَبَانِ عَنْ حُرَّةَ  
الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رِجَالَ الْيَهُودِ صَوْنٌ فِي مَالِ اللَّهِ  
بَعْدَ حَقِّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے  
معاریہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ  
جھگڑائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور اللہ فیض والا ہے اور میں  
بانتنے والا اور یہ اُمت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ  
کا حکم آجائے گا دینی قیامت اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے طلحہ نے کہا ہم سے ہلالی نے  
انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں تم کو دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں (اللہ ہی  
دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانتنے والا ہوں جس کے لئے حکم ہوتا  
ہے اس کو دیتا ہوں۔

ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی یوسف نے  
کہ مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے ابن ابی عیاش سے انکانام نعمان تھا  
انہوں نے خولہ بنت نفیس انصار سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو درجہ مسلمانوں کا  
حق ہے بے جا کرتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں  
گے۔

۱۔ اس حدیث کا ذکر اگر کتب العلم میں ہو چکا ہے مگر الفاظ میں کچھ فرق ہے یہ جو فرمایا یہ اُمت یعنی اسلامی اُمت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت  
آجائے گی اور وہ غالب ہی ہونے کے اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دین میں صدیقیوں سے مسلمان براہِ مغلوب ہو رہے ہیں اور نصاریٰ اور دیگر مخالفین ان پر غالب رہے  
ہیں اب تو یہ حال ہے کہ ساری دنیا میں تقریباً نصاریٰ کا غلبہ ہو گیا ہے شاید عرب یا افغانستان کے چند جنگلی اور پہاڑی ایسے بے ہوں کہ جہاں نصاریٰ کا اندر  
ہو اس کو جواب دے کہ اب بھی ایک جماعت اہل حدیث کی بلادِ عرب اور اسلامی افغانستان میں ہے جو اپنے دشمنوں پر غالب ہے کسی کی حکومت نہیں دے گا جواب دے  
کہ غلبہ سے مراد مطلق غلبہ ہے خواہ شمیر و ستان ہو خواہ محبت اور زبان سے مسلمان گوارا چکی جنگ مغلوب ہو رہے ہیں پر محبت اور تقریریں کسی مخالف فریق سے  
مغلوب نہیں ہے بلکہ سب پر غالب ہیں تمہیں جواب دے کہ جو مغلوب ہیں وہ بچے مسلمان نہیں ہیں اور جو بچے مسلمان ہیں وہ مغلوب نہیں ہیں جو خدا جانتے  
کے لڑائی سے وہ وقت مراد ہے جب نصاریٰ کا غلبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اس وقت تک براہِ مسلمان غالب ہے اور اللہ اعلم ۱۲۔ اس جیسے ہمارے زمانہ کے  
بادشاہ اور قابِ جبرِ ربِ رعایا کی محنت کا پیرہ اپنی ذاتی لہو و لعب اور کھیل تمنا و نفسیاتی حظوظ میں صرف کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن پڑھائی  
دینا ہو گا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا جو کہتے ہیں کہہ کار مسلمان دوزخ میں نہیں جائیں گے ہمارے پیر مرشد حضرت مجددِ مہدی صاحب نے بھی ایک کتب  
میں اپنا خیال ہی لکھا ہے واللہ اعلم ۱۳۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔



۲۳۹- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَجَلْتُ لَكُمْ الْغَنَاءَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَدَكُمْ  
اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُوهَا فَجَعَلَ لَكُمْ  
هَذِهِ وَهِيَ لِلْعَامَةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا  
الْخَبَرُ الرَّجْوُ وَالْعَنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۳۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَوْحَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
هَلَكَ كَيْسَرٌ فَلَا كَيْسَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ  
قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَتَنْفِقَنَّ كُنُوزَهُ هَذَا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ.

۳۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمَيْعَةَ رَضِيَ عَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كَيْسَرٌ فَلَا كَيْسَرَ  
بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفِقَنَّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا ہے لئے لوٹ  
کے مال حلال کئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ فتح میں فرمایا  
اللہ نے تم سے بہت لوٹوں کا وعدہ کیا ہے اب یہ جلدی تم کو دلا  
دی تو یہ لوٹ کا مال (قرآن کی رو سے) سب لوگوں کا حق ہے مگر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ کون کون اس کے مستحق ہیں  
ہم سے سعد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد نے کہا ہم سے حسین نے انہوں  
نے عامر سے انہوں نے عروہ باریقی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر اور  
برکت آخرت میں، اور لوٹ دُنیا میں بندھی ہوئی ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی کہ ہم سے  
ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو سیرہ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ ایران کا بادشاہ ہو گیا  
تو اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا بلکہ اس کی سلطنت تم لے لو گے  
اور جب قیصر روم کا بادشاہ ہو جائے گا تو اس کے بعد دوسرا قیصر  
نہیں بیٹھنے کا قسم اس پر دروگہ رکھی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے  
تم ان دونوں کے خزانے (دولت) اللہ کی راہ میں خرچ کر دو گے

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جبریر سے سنا انہوں  
نے عبد الملک سے انہوں نے جابر بن کمرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ مر جائے گا تو اب دوسرا کوئی کسریٰ  
نہ ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو دوسرا قیصر کوئی نہیں بیٹھنے کا قسم اس  
پر دروگہ رکھی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ

۱۔ یعنی قرآن میں ہے اس کی رو سے تو ہر لوٹ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہے مگر حدیث شریف سے اس کی تشریح ہو گئی کہ ہر لوٹ کا مال  
ان لوگوں کا حق ہوگا جو لڑے اور یہ لوٹ حاصل کرے اس میں سے پانچواں حصہ حاکم وقت مسلمانوں کے عمومی مصالح کے لئے نکال لے گا اور  
بجاری کی اس تقریر سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن شریف کے عمل کرنے کے لئے کافی سمجھتے ہیں کہتے ہیں حدیث شریف کی کوئی ضرورت  
نہیں ۱۲۔ سہ سہ مجاہدین کو دو گے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سائنیتیں چھین لیں اور انکا خزانہ لوٹا ۱۳۔ منہ

كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

٣٣٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
أَخْبَرَنَا سَيَّاسٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْقَعْقَرِيُّ حَدَّثَنَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ-

٦٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي لَيْثٍ تَارِدِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ  
جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يَحْزَنُ إِلَّا الْيَهُودَ فِي سَبِيلِهِ  
وَقَصْدُ بَيْتِ كِبَارَتِهِ بَأَن يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرِجِعَهُ  
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مِنْ أَجْلِ دُعَايِهِ

٣٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْكَبَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ مَنِيعٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ غَزَا نَجْدِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ يَقُومُ بِهِمَا  
يُنْبِغِي رَجُلٌ مَلَكَ بَصْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ  
أَنْ يُبْنِيَ بِهَا وَلَكِنْ يَنْبَغِي بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بِمِثْلِنَا  
وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوتَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى خَتْمًا أَوْ  
خَلْقًا وَهُوَ يُنْتَظَرُ وَلَا دَافِعًا نَعْرِزُ أَنْدَنَا مِنْ  
الْقَارِيَةِ مَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ ذُرِّيًّا مِنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ لِلشَّامِيِّ إِنْ لَمْ يَأْمُرْهُ وَأَنَا مَأْمُورٌ بِاللَّهِ

کئے جائیں گے۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم نے شیخ نے کہا ہم کو سیار بن ابی  
سیار نے خبر دی کہ ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا کہ ہم سے جابر بن عبد  
انصاریؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے  
لئے لوٹ کے ال حلال کیے گئے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے جہاد ہی کی نیت سے نکلے اللہ کی کلام راس کے وعدہ کو سچ جان کر تو اللہ اس کا ضمان ہے یا تو اس کو (شہید کرے) بہشت میں جائیگا یا اس کو ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹا لائے گا

ہم سے محمد بن علوان نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن مبارک نے  
 انہوں نے معمر سے انہوں نے حمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے  
 انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیغمبر یوشع  
 علیہ السلام سے جہاد کیا انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا میرے ساتھ  
 کوئی ایسا شخص (جہاد کے لئے) نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو  
 اور ابھی اس سے محبت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں ان کے چمت  
 نہ پائے ہوں (دیواریں تیار نہ کی ہوں) یا جس نے گاجھن (حاصل) بکریا  
 یا اونٹنیاں مول لی ہوں ان کے جھنڈے کا مشنظر سو خیرہ جہاد کے لئے  
 گئے اور ایک گاؤں (دریما) کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہو  
 گیا تھا یا نزدیک تھا انہوں نے سوچ کر کوڑا (مطلب کر کے) کہا تو صحابہؓ نے فرمایا

۱۔ عبادین کو دے گی ایسا ہی بڑا مسلمانوں نے دم اور ایران و دونوں سلطنتیں چھین لیں اور انکا خزانہ ۱۲ سو لاکھ اور انکی اموتوں کے محالہ یعنی پادری جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کا مال لوٹنے اور ان کو نوذنی غلام بنایا تو یہ طعن لغو ہے جب آپ کی پیغمبری ہزاروں دلیلوں سے ثابت اور آفتاب کے زیادہ روشن ہے تو اس لئے اگر ایک حکم خاص آپ کو دیا ہمیں کو نسا استبعاد ہے خود پادری اقرار کرتے ہیں کہ انکی شریعتوں میں متعدد فی سائل کراء جائز تھا حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منع ہوا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے البتہ شریف میں کہیں سرسری بی بی کرنا منع نہیں ہے پر اگر مان لیا جائے تو جیسے انکا حکم اللہ نے حضرت مصطفیٰ کی شریعت میں نسخ کر دیا ایسا ہی اگر کوئی حکم ہمارے پیغمبر صاحب کی شریعت میں بدل دیا تو اس کے بدلنے کا اس پر قطعہ کر نیکی

اٰخِبْنَاهُمْ عَلَيْنَا فَنَجِيبُكَ حَتّٰى نَقْعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ  
فَنَجْعَ الْاَعْنَائِيْمَ فَبَاَدَتْ يَغْنَى النَّاسُ  
لَا تَكْلُمَا نَلَمْتُمْ تَطْعُمَا فَقَالَ رَاٰ فِيْكُمْ  
مَلَكُوْلًا فَلَيْبَا يَغْنَى مِنْ جُلّٰى كَيْفِيَّةٍ مَّرْجُلٍ  
فَنَزَلَتْ يَدُ رَجُلٍ بِبَيْدِهِ فَقَالَ فِيْكُمْ  
الْعُلُوْلُ فَلَيْبَا يَغْنَى تَيْبِيْلَكَ فَنَزَلَتْ يَدُ  
رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِبَيْدِهِ فَقَالَ فِيْكُمْ  
الْعُلُوْلُ فَبَاَدَتْ يَدَا بِنْتٍ مِّثْلُ رَأْسٍ بَقَاةٍ  
مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَبَاَدَتْ النَّاسُ فَاكَاثَمَ  
ثُمَّ اَحْلٰ اللّٰهُ لَنَا الْاَعْنَائِيْمَ سَاغِي مُنْعَفًا  
وَرَحْمَةً نَّآخِطُهَا لَنَا.

بَابُ الْعَنْيَةِ لِمَنْ شَرِعَ الْوُفْعَةَ

۳۶۶- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
عَنْ كَاتِبٍ عَنْ سَرِيْدِ بْنِ اَسْمَعِيْلَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ  
قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا لَقَعْتُ فَرَسِيَّ  
اِلَّا تَسْمَعُهَا بَيْنَ اَهْلِيْهَا كَمَا تَسْمَعُ النَّحْيَ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ

میں بھی اسی کا تابعدار ہوں پھر یوں دعا کی، یا اللہ سوچ کر روک دے وہ  
روک دیا گیا یہاں تک انھوں نے فتح حاصل کی اور لوٹ کے مالوں کو اکٹھا کیا  
(اسمان سے) آگ آئی پر ان کو نہ جلا یا انھوں نے کہا تم میں کسی نے مال  
غنیمت میں، چوری کی ہے اب تم میں ہر قبیلے میں سے ایک شخص مجھ سے  
ہاتھ ملائے (ایسا ہی ہوا) ایک شخص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا  
انہوں نے کہا تیرے ہی قبیلے والوں نے چوری کی ہے اپنے قبیلے والوں کو  
وہ ہاتھ ملائیں (ایسا ہی ہوا) تو دونوں شخصوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے  
چمٹ گئے (آخر عبور ہو کر چوری کا مال) گائے کے سرے برابر سونا لیا  
آئے اس کو رکھا تب آگ آئی اور سب کو جلا دی پھر اللہ تعالیٰ نے ہم  
مسلمانوں کی کم طاقتی اور عاجزی ملاحظہ فرما کر ہمارے لوٹ کے مال درست  
کر دیئے تھے

باب لوٹ کا مال ان لوگوں کو ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوں

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ امام کو عبدالرحمن بن ہمدی نے  
خبر دی انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اہلم سے انہوں نے  
اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر بچھلے مسل نو کا خیال نہ ہوتا  
تو میں جو بستی فتح کرتا فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا

اس کی حرکت موقوف کرے اس صیث سے یہ غلط ہے کہ زمین ساکن ہے اور صبح اس کے گرد حرکت ہے جیسے اگلے حکیم کا قول تھا حال کے حکم یہ کہتے ہیں  
کہ سوچ مرکز عالم ہے اور زمین اور سب سیارے اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی کشش اور اپنے ثقل کی وجہ اپنی اپنی جگہ قائم ہیں اگر یہ مذہب صحیح ہو  
تو سوچ کو روک دینے سے یہ مطلب ہوگا کہ زمین کو ساکن کر دے اور اس کا ساکن کرنا گویا سوچ کا روک دینا ہے کیونکہ سوچ ایک ہی مقام پر نظر آئیگا اور زمین  
کی تیز حرکت کی وجہ سے جو چیلن ہوا دکھائی دیتا ہے وہ بات نہ رہیگا ۱۲ منہ ۱۵ منہ سنی اور ابن حبان کی روایت میں یوں ہے وہ لوگ جب کچھ لوٹ کا مال حاصل کرتے  
تو اللہ اس پر ایک آگ میندا وہ آگ اس مال کو کھاتی یعنی دہاتی ۱۲ منہ ۱۵ منہ کم طاقتی اور عاجزی سے یہ مراد ہے کہ مسلمان مغلس اور نادار تھے اور مذکور بارگاہ میں ملجوری  
اور فرخنی سے عاجز ہوتے تھے پروردگار کو انکی عاجزی پسند آئی اور یہ سرفرازی ہوئی کہ لوٹ کے مال انکے لئے درست کر دیئے گئے ام بنو قوت پادریوں کو مجھے  
ہیں جو لوٹ کا مال لین بڑا عجیب جانتے ہیں کہ تم مجھے مذہب سے نصاریٰ تو دروہ کی ملک ملک اور خزانے ہم کو جاتے ہیں ڈکار تک نہیں لیتے جس ملک کو فتح  
کرتے ہیں وہاں سب معرکہ کاروں پر اپنی قوم والوں کو مامور کرتے ہیں اہل ملک کا دروغاٹ نہیں سمجھتے پھر یہ لوٹ نہیں تو کیا ہے لوٹ سے بدتر ہے نوٹ تو گھڑی  
بھر ہوئی ہے اور علمی انتقام تو صد ہا برس تک ہوتا رہتا ہے معاذ اللہ انجیل شریف کی وہی مثال ہے اپنی آنکھ کا تو شہر نہیں دیکھتے اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا  
بھی دیکھتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ منہ معلوم ہوا کہ جو ملک مسلمان فتح کریں وہ فتح کر موزوں میں تقسیم کر دیا جائے شافعیہ کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور ابو حنیفہ یہ کہتے  
ہیں کہ امام کا اختیار ہے خواہ مسلم کرے خواہ خارجی ملک کے طور پر ہونے کے لیکن یہ خروج اسلامی قاعدے کے موافق مسلمانوں ہی پر غرض کیا جائے باقی آیت لہ

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلنَّعْمِ هَلْ  
يَتَقَصُّ مِنْ أَجْرِهِ -

۳۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ  
لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَجُلُ يُعَاذِلُ لِلنَّعْمِ  
وَالرَّجُلُ يُعَاذِلُ لِيَدَّ كَمَا يُعَاذِلُ لِيُزِي مَكَانَهُ  
مَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً  
اللَّهُ هِيَ الْعُلَايَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهُ -

بَابُ قِسْمَةِ الْأِمَامِ مَا يَغْدُمُ عَلَيْهِ  
وَيُجْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ  
۳۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
مُحَلَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ  
لَهُ أَدِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مَوْزَرَةً بِالْأَذَى فَخَسَمَهَا  
فِي ثَابَسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدَةً أَخْرَجَتْ  
ابْنُ تَوْقَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَةُ الْمُسَوَّرِ بَرٍّ رُوِيَ  
فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَسِمَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْنَهُ فَأَخَذَ مَبَاذِيرَ فَتَلَقَّاهُ بِهِ  
فَاِسْتَقْبَلَهُ بِأَذْيَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُسَوَّرِ خُذْ

باب اگر کوئی لوٹ حاصل کرنے کے لئے لڑے دیگر نیت  
ترقی دین کی بھی ہو تو کیا ثواب کم ہوگا

مجاہد سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ  
نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو ذرؓ سے سنا کہ ہم سے ابو  
موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا انھوں نے کہا ایک گنوار (راخنی بن عمرو باہلی)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! کوئی شخص  
لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا تذکرہ کریں  
(ناموری کے لئے) کوئی اس لئے کہ لوگ اس کی بہادری دیکھیں تو اللہ کی  
راہ میں کونسا لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ کا بول  
بالا ہو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے

باب امام کے پاس جو کافر لوگ تحفہ بھیجیں اس کا بانٹ دینا  
اس میں سے کسی کے لئے جو حاضر نہ ہو چھپا رکھنا۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیک سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیبا کی (ریشمی) تبا میں جن میں نہری گھنڈیاں تھے  
لگے تھے تحفہ انہیں اپنے اپنے چند اصحاب کو تقسیم کر دیں اور ایک تبا حمزہ  
بن نوفل کے لئے اٹھا رکھی پھر حمزہ اپنے بیٹے مسور کو لئے ہوئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہوئے (آپ اللہ  
تھے) انہوں نے اپنے بیٹے مسور سے کہا لا مذر جا، آپ کو میرے نام سے  
بالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی آواز سن لی آپ وہ قبائلی تھے  
اس کے گھنڈی تھے سامنے کئے ہوئے ہاتھ آئے اور فرمانے لگے ابو مسور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۶ یعنی جو ادراسیوں کی خبر گیری جہاد کے سامان ادراساب کی تیاری میں غرض ملک کا محاصل بادشاہ کی ملک  
نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں اور غازیوں کا مال ہے بادشاہ بھی بطور ایک سپاہی کے اس میں سے اپنا خرچہ لے سکتا ہے یہ فحری اختتام اگر مسلمان اس پر  
چلتے رہتے تو آج ان کو یہ ردود بد دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ۱۱ مدحتی صفحہ ۱۱۷ امام بخاری کا مطلب اس بات کا ہے کہ جہاد  
میں اگر اللہ کا کلمہ بلند کرنا نیت ہر ادراسی غرض بھی ہو کہ لوٹ کا مال بھی ملے تو اس ثواب میں کچھ فرق نہیں آتا جیسے جنگ میں بھی قاتل لوٹنے  
کی غرض سے نکلتے تھے البتہ اگر صرف لوٹ مادی کی غرض ہو تو اس کی ترقی مقصود نہ ہو تو ثواب کم کیا بلکہ کچھ ثواب لیگا ۱۲ اس لئے کہ لوٹ کا بھی خیال ہو ۱۲

هَذَا اَلَّذِي يَأْتِي الْمُسَوِّرَ بِحَبَاتٍ هَذَا اَلَّذِي كَانَ فِي مَكَلَمٍ  
شِدَّةً وَرَأَاهُ ۱۲ بَنُو عَبِيدَةَ عَنْ اَيُّوبَ قَالَ حَاتِمٌ  
ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ ابْنِ اَبِي مُسَيْكَةَ  
عَنِ الْمُسَوِّرِ قَدِمَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَتَيْتُهُ تَابِعَهُ اَللَّيْلُ عَنِ ابْنِ اَبِي  
مُسَيْكَةَ -

باب ۵۸۲ كَيْفَ تَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنَةً  
وَالْتَضْيِئَ وَمَا أُعْطِيَ مِنْ ذَلِكَ فِي نَوَائِمِهِ  
۳۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَلْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا  
مُعَمَّرٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَلْخِلَابُ حَتَّى اُفْتَتَحَ قَرْنُ يَطْلَةَ وَالتَضْيِئُ كَانَ  
بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ -

باب ۵۸۳ بَرَكَةُ الْغَارِضِي فِي مَالِهِ حَيًّا  
وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَوَلَاةُ الْأَمْرِ -

۳۷۰ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ  
لِإَبِي أُسَامَةَ أَحَدِ ثَلَاثِمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَفَّعَ  
الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَبَلِ دَعَا فِي قَعْمَتٍ إِلَى جَنْبِهِ

میں نے یہ تبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اے ابوالسور میں نے یہ قبائیر  
لئے چھپا رکھی تھی اور مخمر کے مزاج میں ذرا تیزی تھی اس حدیث کو اسکیل  
بن علیہ نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے لہ اور حاتم بن دران  
نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں  
موسر بن مخمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
قبائیں آئیں ریڑھی حدیث ذکر کی ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے  
بھی اس کو ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

باب بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیداد اپنے کیونکر تقسیم  
کی اور اپنی ضرورتوں میں ان کو کیسے خرچ کیا۔

ہم سے عبداللہ بن اسود نے بیان کیا کہ ہم سے عتر نے انہوں  
اپنے باپ (سیلان) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے  
سنا آپ فرماتے تھے رانصار میں کوئی شخص چند کھجور کے درخت  
آپ کے لئے خاص کرتا تھا (گزرا نٹا) جب آپ نے بنی قریظہ اور بنی  
نضیر رفتح حاصل کی تو یہ درخت پھیرنے لگے لگے

باب اللہ تعالیٰ نے غازی فی مالہ حیاً  
علیہ وسلم بادشاہان اسلام کے ساتھ ہو کر رہے  
کیسی برکت اور فراغت دی تھی اس کا بیان

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا میں نے ابواسامہ سے سچا  
کیا تم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ  
بن زبیر سے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا ہاں عبداللہ بن زبیر  
نے کہا جب جبل کے دس حضرت زبیر (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے

لے قلعہ تھا جلدی سے گرم ہوجاتے جیسے اکثر جنگ مزاج لوگ بھتے معلوم ہو کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تھے بھیجیں انکا لینا امام کو درست ہے  
اور اس کو امنہا ہے جو چاہے خود رکھے جو چاہے جس کو دے ۱۲ سنہ اس کو خود امام بخاری نے ادب میں وصل کیا ۱۲ سنہ اس کے ساتھ حاتم بن دران کی روایت  
کو خود امام بخاری نے باب شہادۃ ملائی میں وصل کیا ۱۲ سنہ اس کو خود امام بخاری نے باب اللہ میں وصل کیا ۱۲ سنہ اس کے جب مہاجرین اہل اہل  
مدینہ میں آئے تو اکثر دار اور عثمان تھے انصار نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت لڑے تھے جب  
بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات میں روئے ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں آئے تو وہ آپ کا مال تھے مگر آپ نے ان میں سے کوئی باغ مہاجر  
پر تقسیم کیے اور ان کو یہ حکم دیا کہ اب انصار کے باغ اور درخت جو انہوں نے تم کو دیے تھے انکو واپس کر دو اور کئی باغات آپ نے خاص اپنے لئے رکھے باقی آئندہ



عَشْرَةً دَامُوا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالصُّرَّةِ وَكَاسَا  
بِالْكُوْبَةِ وَكَاسَا بِبَصْرَةَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دِيْنُهُ الَّذِي  
عَلَيْهِ أَنْ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ يَسْتَوْجِدُهُ  
إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا رُكْنَهُ سَلَفٌ كِبَارِي  
أَخْشَى عَلَيْهِ النَّيْعَةَ وَمَا دَلِّي إِلَّا مَسَارَةً فَطَوَّلَا  
جَبَانِيَةً خَرَجَ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونُوا فِي غَزْوَةٍ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أُنَى بَكْرٍ وَ  
عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِحَبِيبِ  
مَا عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ تَوَجَّدْتُ لَهُ أَلْفِي وَأَلْفِي بَكْرِي  
أَلْفِي قَالَ فَلَقِي حَكِيمَهُ مِنْ حِزَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدِّينِ  
تَكْتُمُهُ فَقَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ مَوْلَاهُ مَا  
أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسْمَعُ لِعَلِّهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ  
أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفِي وَأَلْفِي وَمِائَةُ أَلْفٍ  
قَالَ مَا أَرَأَيْتَ لَطِيفُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ  
شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِى قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ إِشْدَى  
الْعَابَةِ بِسَبْعِينَ وَمِائَةً أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ  
بِأَلْفٍ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةٍ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ  
لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُرِ إِفْنًا بِالْعَابَةِ فَأَتَاهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ رُبْعُ مِائَةٍ  
أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ لَا كَالِ إِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُوَهَا نِيْمًا لَكُمْ قَرَّبْتُ  
إِنْ أَحْدَرْتُكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا كَالِ قَالَ فَاقْطَعُوا  
لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَلَّ مِنْ طَعْنِ الْوَهْمِ

اللبتہ زمینیں چھوڑیں ایک زمین غابہ کی تھی اور گیارہاں گھر مدینہ میں  
دو گھر بصرہ میں ایک گھر کوفہ میں ایک گھر مصر میں عبد اللہ کہتے ہیں  
زیر پر غرض قسم ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس کوئی شخص  
اپنا سال امانت رکھواتا تو وہ کہتے امانت نہیں اس کو قرض سمجھ کر نہ  
میں فوراً ہوں تیرا مال تلف ہو جائے تو قرض کی صورت میں اس  
کا تاوان دوں گا امانت میں تجھ کو کچھ نہیں ملے گا اور میری زندگی  
مجھ پر حکومت نہیں قبول کی نہ تحصیل دار ہونا منظور کیا البتہ یہ تو تھا  
کہ روٹی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے یا ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عثمان  
کے دو جو کچھ مال ان کے ہاتھ آیا وہ غنیمت کا مال تھا عبد اللہ بن زبیر نے  
کہا انا کے شہید ہونے کے بعد میں نے ان کا کل قرضہ جو ارا حساب کیا  
تو وہ بائیس لاکھ نکال پھر حکیم بن حزام (صحابی) عبد اللہ بن زبیر سے ملے  
اور پوچھنے لگے میرے بھتیجے میرے بھائی (یعنی زبیر) پر کتنا قرضہ تھا عبد اللہ  
نے کسی مصلحت سے اظہار مناسب جانا چھپایا اور کہا ایک لاکھ حکیم نے کہا  
میں نہیں سمجھتا کہ تمہاری جائیداد سے یہ قرضہ ادا ہو سکے عبد اللہ نے کہا اگر  
بائیس لاکھ کا قرضہ ہوتا تب کیا ہو گا حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم اتنا قرضہ  
ادار کر سکو گے خیر اگر تم سے ادا نہ ہو سکے تو مجھ سے مدد لینا عبد اللہ کہتے ہیں زبیر نے  
غابہ کی زمین ایسا کہ ستر سزار میں بی تھی عبد اللہ نے سولہ لاکھ پر اس کو  
بیچا اور کھڑے ہو کر کہا دیکھو میں جن لوگوں کا قرض زبیر پر ہو وہ غابہ میں  
آکر ہم سے ملیں عبد اللہ بن جعفر وہاں آئے ان کے چار لاکھ زبیر پر قرض تھے  
انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کئے دیتا ہوں  
عبد اللہ بن جعفر بیدار تھے عبد اللہ بن زبیر نے کہا سم معاف کرنا نہیں چاہتا  
عبد اللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر چاہو تو میں مہلت دیتا ہوں عبد اللہ بن زبیر  
نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا عبد اللہ بن جعفر نے کہا اچھا میرے قرض کے  
بمقابل غابہ کی کچھ زمین مجھ کو دے دو عبد اللہ بن زبیر نے کہا اچھا اتنی زمین

بفہم حاشیہ صفحہ ۲۴۰ مورخ زمرہ دہلوی السباعی کہتے ہیں کہ قریباً ان کا حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ زمین کا قرض نہیں لیا ہے یہ اس طرح بھی صحیح ہے اس لئے یہ ان کی تیر خالی تھی پس ان کے ساتھ امانت کا مال لایا میں اس عبد اللہ بن زبیر سے

قَالَ قَبَاعٌ مِّنْهَا نَقَضَ بَدِينَهُ فَأَذَىٰ وَرَفَعِي بَيْنَهُمَا أَرْبَعَةً  
 أَنَّهُمْ كَوْنُصَفَ قَعْدَمٍ عَلَىٰ مُغَوِيَةٍ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ  
 عُمَانَ وَالْمُنْذَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ  
 مُغَوِيَةٌ كَمْ قَوْمَاتِ الْعَابَةِ قَالَ كُلُّ سِتِّمْ مِائَةً  
 أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَهْلِهِمْ وَنُصِفْتُ قَالَ  
 الْمُنْذَرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سِتِّمْ مِائَةً أَلْفٍ  
 وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ سِتِّمْ مِائَةً أَلْفٍ  
 فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سِتِّمْ وَنُصِفْتُ قَالَ  
 أَخَذْتُهُ عِشْرِينَ مِائَةً أَلْفٍ قَالَ ذِيَابُ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبُهُ مِنْ مُغَوِيَةٍ سِتِّمْ مِائَةً أَلْفٍ  
 ثَلَاثًا قَرَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَصَاءِ دِينِهِ قَالَ بَنُو  
 الزُّبَيْرِ أَيْسَرُ قِسْمٍ بَيْنَنَا مِائَةً أَلْفًا لَدَا اللَّهِ كَمَا  
 أَسْمِمْ بَيْنَكُمْ مَخِي أُنَادِي بِالْمُؤَسِمِ أَرْبَعِينَ سِتِّمْ  
 الْإِسْمَ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ بْنِ زَلْيَا بَيْنَا نَقَضَ بَدِينَهُ  
 قَالَ فَعَلَّ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي بِالْمُؤَسِمِ ثَلَاثًا مَخِي  
 أَرْبَعِينَ سِتِّمْ سِتِّمْ مِائَةً أَلْفًا لَدَا اللَّهِ كَمَا  
 نِسْوَةٌ وَرَنَةٌ ثَلَاثٌ قَا صَابَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَلْفًا

بَابُ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي  
 حَاجَةٍ أَوْ امْرَأَةٍ بِالْمَقَامِ هَلْ يَسْمُ لَهُ  
 ۱۷۳ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا  
 عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا بَعَثَ عُمَرُ  
 عَلَى بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَأَنَّهُ يَبْعَثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّهُ يَبْعَثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

یہاں وہاں تک کہ لو غیر عبداللہ نے غابہ کی زمین ہانکے مگر سب سے پہلے اور پورا قرض  
 ادا کر دیا ساٹھ چار حصے غابہ کی جائیداد میں سے اس وقت عبداللہ بن  
 زبیر نے معاویہ کے پاس گئے انکے پاس عمرو بن عثمان بن منذر بن زبیر عبداللہ بن  
 زمرہ بیٹھے تھے معاویہ نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت آئی عبداللہ نے کہا  
 ہر حصے کی ایک لاکھ انہوں نے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں عبداللہ نے کہا ساٹھ  
 چار حصے منذر بن زبیر نے کہا ایک حصہ لاکھ روپے کو میں لیتا ہوں عمرو بن  
 عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں لاکھ کو عبداللہ بن زمرہ نے کہا ایک  
 لیتا ہوں لاکھ کو معاویہ نے کہا اب کیا باقی رہا عبداللہ نے کہا ڈیڑھ حصہ  
 گیا معاویہ نے کہا ڈیڑھ لاکھ کو وہ میں لیتا عبداللہ بن جعفر نے جو حصہ لیا تھا  
 وہ معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ کو بیجا غرض جب عبداللہ بن زبیر کا سارا قرض ادا  
 ہو گیا تو اب بھی تو اب زبیر کے بیٹے کے کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم کرو عبداللہ نے کہا نہ لک  
 قسم ابھی تو میں تقسیم نہیں کر سکا جب تک حج کے چار سو گز گزر نہ جائیں اور میں  
 اب دیتے ہیں اور ہر سال عبداللہ حج کے موسم پر ایسے ہی منادی کرنے رہے  
 جب چار برس گزر گئے اور کوئی قرضخواہ نہ آیا تو عبداللہ نے ترکہ تقسیم کر دیا زبیر  
 کی چار بی بیوں میں باوجودیکہ تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا جب بھی بی بی کو  
 بارہ بارہ لاکھ ہاتھ آئے اور کل جائیداد زبیر کی پانچ کروڑ دو لاکھ ہوئی

باب اگر امام کسی شخص کو سفارت پر بھیجے یا اپنے شہر ہی میں  
 ٹھہرے رہنے کا حکم دے تو اس کو دروٹ کے مال میں حصہ ملیگا یا نہیں  
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے  
 عثمان بن مویہ نے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے کہا حضرت عثمان بن عفیف  
 کی لڑائی میں شریک تھے تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 صاحبزادی انکے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۷۳ جعفر نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے کہ سہری کی ۱۲ بارہ لاکھ لکھنے کی صورت میں ۸۰۰۰۰۰ ہوگا اور وصیت اور قرض کو ملا کر کل جائیداد  
 کی مقدار پانچ کروڑ اٹھائیس لاکھ ہوتی ہے تو صحیح یہ ہے کہ سہری کی کو دس لاکھ لکھنے کی صورت میں حساب برابر آجاتا ہے جعفر نے کہا ۱۲ لاکھ صحیح  
 ہیں اور ۹۶ لاکھ جوڑا گئے وہ اس جائیداد کے منافع اور آمدنی کے بابت تھے کیونکہ کئی سال تک تقسیم میں دیر ہوئی ۱۱۲

ثالث عثمان بن عفیف



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ جَبَلٍ مِثْنِ شَعِيرَةٍ  
بَدْرًا وَسَهْمَةً +

باب ۲۵۵ من الدَّيْلِ عَلَى أَنْ يَخُصَّ  
بِتَوَاتِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِصَالِهِمْ تَعْلَلُ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ  
وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمْسِ مَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ  
وَمَا أَعْطَى بَجَائِدَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ تَمَاحِبَ  
۳۷۲. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْأَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شَرِبَابٍ قَالَ  
وَرَزَعَهُ عَزْرَةُ أَنْ هَوَازِنُ بْنُ الْحَكِيمِ وَمِسْوَدُ بْنُ  
مَخْرَمَةَ أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَحْدَهُ هَوَازِنُ مُسْلِمِينَ

(چلتے وقت) اُن کے فرمایا تھا تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کو ملے گا  
جو جنگ بدر میں شریک ہوا اور اتنا ہی حصہ بھی ملے گا۔

باب اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصہ مسلمانوں کی ضرورت کے  
لئے ہے وہ واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے اپنے دودھ نائے کی دھس  
جوان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ کے درخواست کی (ان کے  
مال قیدی واپس ہوں) آپ نے لوگوں سے معاف کر لیا کہ اپنا اپنا حق  
چھوڑو اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو اس مال میں سے جیسے کا وعدہ  
کرتے جو بلا جنگ ہاتھ آیا تھا اور جس میں سے انعام نبینے کا اور یہ بھی دلیل  
ہے کہ آپ نے جس میں سے انصار کو دیا اور جابر کو غیر کی کھجور دی۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ ہم سے لبث بن سعد نے کہا  
مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے عروہ بن زبیر نے کہا ان سے  
مروان بن محمد اور مسود بن مخزوم نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے پیچھے ہوئے  
لوگ مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کے یہ درخواست  
کی کہ ان کے مال اور قیدی (دو فوں) واپس کئے جائیں تو آپ نے

۱۔ امام ابو نعیم نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے کہ جو شخص امام کے حکم سے کہیں گیا ہو یا پھر گیا ہو اس کا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اور  
شافعی اور مالک اور امام احمد اسے خلاف کہتے ہیں وہ کہتے ہیں لوٹ کے مال میں دی لوگ حصہ پائیں گے جو جنگ میں حاضر ہوں اور اس حدیث کے باب  
میں یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ۱۲ سنہ ۱۲ھ وہ ناتاہر تھا کہ حلیہ سعیدہ آپ کی اتنا ہوازن کی قوم میں سے نہیں اور گرامام بخاری  
نے جو یہ نقشہ نقل کیا اس میں رضاعت کا ذکر نہیں ہے مگر ابن اسحق نے مغازی میں لکھا کہ ہوازن کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا  
آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دورہ آپ نے پیا ہے ۱۲ سنہ ۱۲ھ معلوم ہوا کہ مال غنیمت لوٹ حاصل کرنے میں غازیوں کی ملک ہو جاتا تھا  
جب تو آپ نے ان سے معاف کر لیا کہ اپنا حق چھوڑ دو ۱۲ سنہ ۱۲ھ یعنی نفل جس کی جمع انفال ہے وہ یہ ہے کہ امام کی غازی سے کوئی نمایاں خدمت  
علا پر ہوئے پر حصے سے زیادہ کچھ دے کرے یا دلائے ۱۲ سنہ ۱۲ھ مروان نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نہ آپ کی صحبت اٹھائی ہے اس کے  
اعمال بہت خراب تھے اور اسی وجہ لوگوں نے امام بخاری پر طعن کیا ہے کہ مروان کی روایت کرتے ہیں حالانکہ امام بخاری نے اکیلے مروان سے روایت نہیں کی  
بلکہ مسود بن مخزوم کے ساتھ جو صحابی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بزرگ شخص حدیث کی روایت میں سچا اور با احتیاط ہوتا ہے تو محدثین اس روایت  
کرتے ہیں اور بعض شخص بہت نیک و صالح ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا درس کسی علم میں مصروف ہونے کی وجہ سے حدیث کے الفاظ اور سند کا خوب خیال نہیں  
رکھتا تو محدثین اس روایت نہیں کرتے یا اس کی روایت کو ضعیف جانتے ہیں امام ابو نعیم اور امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف کے سب فقہیہ ہیں لیکن امام  
بخاری ان سے روایت نہیں کرتے کیونکہ حدیث کے ضبط اور اتقان میں یہ لوگ قاصر تھے اور ذات دن فقہی مسئلے کے استخراج اور استنباط میں مصروف ہوتے  
تھے البتہ مجتہدین میں امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن مبارک اور سفیان ثوری اور ازہار بن اسحاق بن زہریہ ایسے کامل گذشتے ہیں کہ فقہیہ بھی تھے اور محدث  
بھی اللہ انکو عزت دے کر ان سب میں افضل اور اعلیٰ اور اعلیٰ بالحدیث امام احمد بن حنبل تھے جن کے اکثر اصول اور فروع میں ہم لوگ میر میں ملے وہ پیشوا تھے (ان سے امت اور حجت اللہ علیہ)

أَنْ يُؤَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبَّحَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَمَدُهُ  
 نَاصِتًا وَرِثَ الْوَاحِدِ الطَّائِفِينَ إِمَّا السَّبْحُ وَإِمَّا  
 الْمَالُ وَتَدَلَّ كُنْتُ أَسْأَلُكُمْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَتَدَلَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ  
 لَيْلَةً حَتَّى تَقَالَ مِنَ الطَّائِفِ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً  
 أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّرَ رِثَ إِلَيْهِمْ إِلَّا  
 إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ يَكُونَا نَاصِتًا سَبِينًا نَقَامَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ قَاتِلِي  
 عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا خَوَانِكُمْ  
 هُوَ لَكُمْ قَدْ جَاءُوا نَاثِمِينَ وَإِنِّي كَدَّ سَأَلْتُ  
 أَنْ أُرَدَّ إِلَيْكُمْ سَبَّحَهُ مِنْ أَحَبِّ أَنْ يُبْلَغَ  
 فَلْيَعْمَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ  
 حَتَّى نُعْطِيَهُ يَا هَمِينَ أَوَّلَ مَا يَهْتَمُّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 فَلْيَعْمَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَبَقْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّا لَنَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ كَانُوا  
 كَانُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا أَمْوَالَكُمْ فَرَجَعُوا  
 النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عَمْرُؤُا فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا خَبَرُوا أَنَّهُمْ مَدَّ طَبَقْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا  
 حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ تَلَايَةً قَالَ وَحَدَّثَنَا  
 الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ رَأَى لِي حَدِيثَ الْعَصِيمِ  
 أَحْفَظُ عَنْ رَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى ثَلَاثِي  
 ذِكْرًا وَحَاجَةً وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ

ان سے فرمایا دیکھو سچی بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے تم دونوں میں ایک اختیار  
 کر دیا تو اپنے قیدی لے لیا مال اسباب پھر لو اور میں نے تو موازن کے لوگوں کو  
 انتظار کیا تھا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس پرکھی راتوں تک  
 جب طائف سے لوٹ کر آئے ان کے مسلمان ہو کر آنے کے منتظر رہے  
 (قیدی تقسیم نہیں کیے) جب انکو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دونوں چیزیں پھرنے والے نہیں تو (مجبور ہو کر) کہنے لگے اچھا اس قیدی  
 دیدیجئے اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانہ کے لئے کھڑے ہوئے  
 پہلے جیسی چاہئے دسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا انا بعد رسول اللہ  
 تمہارے بھائی (موازن کے لوگ) تو بہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں  
 اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو پھر دوں جو کوئی خوشی  
 یہ چاہے وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ برقرار رہی رکھنا چاہتا ہو  
 وہ ٹھہرا رہے پہلے جو اللہ تعالیٰ ہم کو لوٹ عنایت کرے گا ہم اس میں  
 سے اس کو معاوضہ دیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے راضی ہیں  
 آپ آگے قیدی ان کو پھر دیجئے اپنے فرمایا مجھے کیونکہ معلوم ہو تم میں  
 کون راضی ہے کون راضی نہیں (کیونکہ مسلمان بہت تھے) تو ایسا کر دو تم اپنے

اپنے نفیسوں کی اپنی مرضی کہا مجھ پر یہ سن کر لوگ لوٹ گئے اور نقیب  
 کے لوگ اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 آئے انھوں نے عرض کیا کہ لوگ خوشی سے راضی ہیں انہوں نے قیدی  
 کی اجازت دی ابن شہاب نے کہا موازن کے قیدیوں کی بھی  
 کیفیت ہم کو پہنچی۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
 کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قتادہ سے ایوب نے کہا اور  
 مجھ سے قاسم بن عاصم کلبی نے بھی بیان کیا اور مجھ کو قاسم کی روایت  
 ابو قتادہ کی روایت سے زیادہ یاد ہے غیر قاسم اور ابو قتادہ دونوں نے  
 زہد بن مغیرہ کی روایت کی انہوں نے کہا ہم ابو موسیٰ کے پاس بیٹھے تھے

أَحْمَرُ كَأَنَّهِ مِنَ الْكَلْبِ فَدَعَاكَ لِلطَّعَامِ  
 فَقَالَ إِنِّي سَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا  
 فَقَدْ رُئِيَ فَخَلَقْتُ لَكَ أَكْلُ فَقَالَ هَلُمَّ  
 كَلَامًا فَكَلَّمَهُ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ  
 فَسَخَّيْلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا  
 عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْعِبُ رَيْلَ فَسَأَلَ مَنَا فَقَالَ  
 أَيْنَ التَّفَرُّ الْأَشْعَرِيُّونَ فَا مَر  
 لَنَا بِخُبْرٍ ذُو دُغْدُغٍ لَدَى فُلْكَ  
 انْطَلَقْنَا فُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارِكُ  
 لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا  
 سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَعَلَقْتَ  
 أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ  
 لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنْ  
 اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ  
 اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى بَيْنٍ  
 فَكَارَى غَيْرَهَا حَيْرًا مِنْهَا إِلَّا  
 أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا -  
 ۳۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
 مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

اتنے میں مرغی کا ذکر آیا یا رکھنے میں مرغ سلسلے آیا) وہاں بنی تمیم اشد  
 کا ایک شخص (نام نامعلوم) مرغ رنگ بھی حاضر تھا شاید پر ملک الہ تھا  
 ابو موسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو  
 بنی است کھاتے دیکھا تو مجھ کو نفرت آئی میں نے قسم کھالی ہے مرغی نہیں  
 کھانے کا ابو موسیٰ نے کہا ادھر آؤ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں  
 میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ  
 سے سواری مانگتا تھا (غزوہ تبوک میں جانے اور سامان لادنے کو)  
 آپ نے فرمایا تم خدا کی قسم کہ سواری نہیں دیتے کامیرے پاس سواری  
 کہاں (پھر ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹ کے کچھ اونٹ  
 آئے آپ نے پوچھا یہ اشعری لوگ کدھر گئے (مجم حاضر ہوئے) آپ نے  
 دہنایت عمدہ موٹے تازے) سفید کوہان لے پانچ اونٹ تم کو دلوائے  
 جب ہم اونٹ لیکر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا کہ یہ ہم نے اچھا نہیں کیا  
 اس کام میں ہم کو بھلائی نہیں ہوئی تھی ہم پھر لوٹ کر آپ پاس آئے  
 اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بیچے ہم نے آپ سے سواری کی درخواست  
 کی تو آپ نے قسم کھالی تھی میں سواری نہیں دینے کا شاید آپ بھول گئے آپ نے  
 فرمایا (میں میں بھولا نہیں) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں  
 دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی (تو میری قسم نہیں ٹوٹی) اور میں تو خدا کی قسم  
 اللہ چاہے تو اگر کسی بات کی قسم بھی کھالوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر  
 سمجھوں تو اس کام کو کر دوں اور قسم کا کفارہ دے ڈالوں

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر  
 دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

لہ تم سے باہر آنے کا اہم کے خلاف کرنے کا طریق سکھاتا ہوں ۱۲ حدیث ابو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو وہ قسم یاد رہی ہو کہ میں تم کو سواریاں نہیں دیتے گا اور ہم نے آپ کو یاد نہیں دلا یا گویا فریجہ ہم یہ اونٹ لے آئے ایسے کام میں بھلائی ہو کہ  
 ہو سکتی ہے ۱۲ حدیث ابو موسیٰ کا یہ مطلب تھا کہ تو نے بھی جو قسم کھالی ہے کہ مرغی نہ کھاؤں گا یہ قسم اچھی نہیں ہے مرغی حلال جانور ہے فراغت  
 کے اہم کا کفارہ دے ڈال باب کی مسابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعریوں کو اپنے حصے میں لے لیا تھا میں نے یہ اونٹ  
 دیے ۱۲ منہ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سِرِّيَّةً فَبَلَغَهَا اللَّهُ  
فَلَمْ يَجِدْ نَعْمًا وَلَا بَلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ رِمَاحُهُمْ ثَمَنًا ثَلَاثِينَ عُشْرًا  
بَعِيرًا أَوْ أَحَدًا عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثِينَ بَعِيرًا  
۳۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْقِلُ  
بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ الشَّهْرِ يَأْتِيهِمْ خَصَّةٌ  
سَوِيٌّ فَيَمْنَعُهُمْ عَاقَةَ الْحَيْثُ -

۳۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ  
حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرُجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا فَهَاجَرَيْنَا إِلَيْهِ أَنَا وَآخِرُونَ  
يَوْمَ أَنَا أَصْعَمُ لَهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرَيْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ  
إِنَّمَا تَالِ فِي بَضْعٍ ثُمَّ مَا قَالَ فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ  
أَوْ اثْنَيْنِ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا  
سَفِينَةً فَانْقَلَبْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ  
وَوَاقِعًا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَصْحَابُهُ حُدَّةٌ  
فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَنَا هَهُنَا وَأَمَرَكَ بِالْكَامَةِ كَأَنَّمَا مَعَنَا  
فَأَتَيْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَبَلِيْعًا فَوَاقِعًا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَيْنَاهُ خَيْبَرَ  
فَأَسْرَمَهُمْ لَنَا أَوْ كَالِ فَأَعْطَانَا مِنْهَا  
وَمَا تَسَمَّى لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ نَحْنِ خَيْبَرَ  
مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَرِهَدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ

علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبد اللہ بن عمرؓ بھی تھے  
وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں لے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ  
آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ اور انعام میں ملائے  
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے  
انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے فوجوں  
میں جن کو روانہ کرتے بعضے خاص لوگوں کو کچھ زیادہ انعام دلاتے  
عام لشکر کے حصوں کے علاوہ۔

ہم سے محمد بن عطاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے  
برید بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری  
سے انہوں نے کہا ہم مین ہی میں تھے جب ہی ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے پاس ہجرت  
کرنے کی نیت سے نکلے میں تھا اور میرے دو بھائی اور تھے میں سب  
میں چھوٹا تھا میرے بھائیوں کا نام ابو بردہ (عاصم بن قیس) ابو ہم  
(عبدی بن قیس) تھا اب راوی کو شک ہے کہ ابو موسیٰ نے یوں کہا  
چند آدمی اور تھے یا یوں کہا تو یہ یا چون آدمی اور تھے غیر ہم سب  
ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاق سے ہماری کشتی حبش کے ملک میں  
نجاشی بادشاہ پاس پہنچی وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی  
سے جعفرؓ یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیج دیا ہے  
اور فرمایا ہے میں تمہارے رہو تم لوگ بھی ہمارے ساتھ رہو ہم ان  
ساتھ رہے پھر ہم سب مل کر مدینہ کی روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم پاس اس وقت پہنچے جب آپؐ غیر فتح کیچکے تھے اپنے خیمہ کی لوٹ  
میں سے ہم کو بھی حصہ دلایا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلایا جو غیر  
کی جنگ میں حاضر نہ تھا انہی کو دیا جو جنگ میں حاضر تھے۔

سَفِينَتَنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَمْحَايَهُ قَسَمَ لَكُمْ لَعْنُ مَنَعَهُ  
 ۳۷۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 بْنُ الْمُنْكَدِرِ رَسَمَ جَارِدُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاؤُنِي مَالُ الْبَحْرِ لَقَدْ  
 أَقْبَلْتُكَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا فَلَمْ يَجِبْنِي حَتَّى  
 تَبِيعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَسًا جَاءَ مَالُ  
 الْبَحْرِ مِنْ أَمْرِ ابْنِ بَكْرِ مَادِيًا قَنَازِي مَنْ كَانَ  
 لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَاهِمٌ أَوْ  
 عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَيُّتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا كَذَا فَخَشَا لِي فَمَلَأُوا  
 جَعْلَ سَفِينَانِ يَحْتَوِيَانِ بَعْضُهُمَا جَبِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا  
 هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَكَانَ هَوَافًا فَآيَتُهُ  
 أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ لَكُمْ يُعْطِيَنِي ثُمَّ آيَتُهُ فَلَمْ  
 يُعْطِيَنِي ثُمَّ آيَتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ لَمْ  
 تُعْطِيَنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ لَمْ تُعْطِيَنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ لَمْ  
 تُعْطِيَنِي فَأَمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَرَأَيْتُ أَنْ تُجَلَّ عَنِّي قَالَ  
 تِلْكَ تُجَلُّ عَنِّي مَا مَنَعُكَ مِنْ مَرْوَةِ الْأَرَاكِ  
 ۴ رِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ سَفِينٌ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ خُثَالٍ حَدَّثَنَا  
 عَمْرُو هَذَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ  
 مِثْلَهَا مِثْرَتَيْنِ وَقَالَ يَعْزِي ابْنُ  
 الْمُنْكَدِرِ وَأَعْنِي دَارُ أَذْوَا مِنْ  
 الْبُخْلِ.

مگر ہمارے کشتی والوں کو جعفر اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کو حصہ دیا  
 ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا  
 ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت  
 اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا بحرین سے اگر روپیہ آئے گا تو میں  
 تجھ کو اتنا اتنا اتنا (تین بار لپ بھر کر) دوں گا وہ روپیہ نہ آیا اور کچھ  
 فحشا ہو گئی (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں) جب بحرین کا روپیہ آیا تو انہوں نے  
 نے منادی کو حکم دیا اس نے یوں منادی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے  
 پاس آئے تب میں نے جا کر یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو  
 اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا ابو بکر نے مجھ کو تین لپ بھر کر  
 روپے دیئے علی بن مدینی نے کہا سفیان جو اس حدیث کے راوی ہیں  
 انہوں نے دونوں لپ بھر دیا پھر ہم سے یوں کہنے لگے ابن منکدر نے  
 ہم سے ایسا ہی بیان کیا اور ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا کہ جابر نے  
 کہا میں ابو بکر صدیقؓ پاس آیا ان سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 وعدہ کا روپیہ) مانگا انہوں نے نہ دیا پھر مانگا پھر نہ دیا پھر میں تیسری بار  
 ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میں نے ایک بار تم سے مانگا تم نے نہ دیا دوسری  
 بار مانگا تم نے نہ دیا تیسری بار مانگا تم نے نہ دیا اب یا تو دیا یا بوں کہہ  
 دو میں غصی کرتا ہوں نہیں دیتا (ابو بکر نے) کہا تو مجھ کو یوں کہتے ہیں  
 بھلی کرتا ہوں میں نے جو تجھ کو پہلے ہی بار میں نہیں دے دیا اس کی کوئی  
 وجہ تھی میری نیت دینے کی تھی سفیان نے کہا اور ہم سے عمرو بن ہشام نے  
 بیان کیا انہوں نے امام محمد بن علی باقر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے  
 کہا کہ ابو بکر نے مجھ کو روپیہ دیئے اور کہا ان کو لگن لے میں گنا تو  
 وہ بالستون نکلے انہوں نے پان پان سو اور لے لے ابن منکدر کی روایت میں یوں

لے عا ہر ہے کہ یہ قصہ اپنے مال غنیمت میں دلو یا پس میں سے پھر باب کی مناسبت کیونکہ ہرگز امام کو مال غنیمت میں جو دوسرے مجاہدین کا حق ہے  
 ایسا تعارف کرنا جائز نہ ہوا تو جس میں بطریق اولی جائز ہوگا جو خاص امام کے سپرد کیا جاتا ہے پس باب کا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ سے حضرت ابو بکرؓ کا  
 پہلی بار میں نہ دینا کسی مصلحت سے تھا تا کہ جابر کو معلوم ہو جائے کہ اس کا دنیا کچھ ان پر بطور قرض کے لازم نہیں ہے بلکہ بطور احسان کے دینا ہے ۱۱ منہ

ہے ابو بکرؓ نے کہا بخیلی سے بدتر کون سی بیماری ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے قروبن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں لوٹ کا مال بانٹ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (ذوالخوہرہ) نے آپ کے کہا انصاف کیجئے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو تو بد بخت ہوا یا میں بد بخت ہوا نہ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ قَدْ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سَرِيحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِمَةً يَأْتِيهِمْ إِذَا قَالَ لَهُ سَاحِلٌ أَعِدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان رکھ کر مفت قیدیوں کو چھوڑ دینا اور خمس وغیرہ نہ نکالنا

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ عبد الرزاق نے خبر دی کہ ہم کو عمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن مجیر سے انہوں نے اپنے باپ مجیر بن مطعم سے جب بدر کے قیدی آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان نجس ناپاک لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو اس کی سفارش پر چھوڑ دیتا

باب ۲۵۷۔ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخْتَمَسَ ۚ ۳۷۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَسَارَى بَدْرَ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِي حَيًّا لَمْ أَكَلَيْتُ فِي هَؤُلَاءِ الشَّيْءِ لَتَرَكْتُمْ مَلَهُ۔

باب خمس امام کا ہے اس کو اختیار ہے جس شے دار کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے خمس میں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا اور دوسرے

باب ۲۵۸۔ وَمِنَ الدَّلَائِلِ عَلَى أَنَّ الْخُمْسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطَى بَعْضُ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ حقیقت کا لفظ دونوں مع منقول ہے یعنی حصہ حاضر اور میثاق تسلیم پہلے کا مطلب ہے کہ اگر میں ہی غیر عادل ہوں تو پھر تو بد نصیب بنو کیونکہ تو میرا تابع ہے جب مرشد اور مصلوب عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانہ ادیہ حدیث آئندہ پورے طور سے مذکور ہوگی باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے موافق کسی کو کم زیادہ دیا ہوگا جب تو ذوالخوہرہ نے اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو برابر ہر سب صحابہ میں تقسیم ہوتے ہیں ۱۱ سنہ ۲۵ باب کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کا مال امام کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو تقسیم کرنے سے پہلے وہ کافروں کو پھیر دے یا ان کے قیدی مفت آزاد کر دے اور اس سے تنفیہ اور مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت کا مال تقسیم کے بعد صحابہ میں ہی ملک ہوتا ہے امام شافعی نے کہا لٹھے ہی ان کی ملک ہو جاتا ہے ۱۲ سنہ ۲۵ یہ مطعم بن عدی ایک شخص تھا جو بدر کی جنگ سے پہلے کفر کی حالت میں مر گیا تھا اس نے کوشش کر کے قریش کی اس کتاب کو توڑا دیا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ بیاہ شادی کریں گے نہ خرید و فروخت جعتوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے تھے تو اسی کی پناہ میں غرض اس کا کچھ احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس لے کر دے

پر ۱۱ سنہ ۲۵ رحلہ اللہ تعالیٰ :

لَبِئْسَ بِالْمُطَلِّبِ ذَا بَيْحٍ هَا شَرٌّ مِنْ حُسْنٍ  
 خَيْرٌ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَكُمْ  
 يَعْزَمُهُ بِذَلِكَ وَلَمْ يَخْضَرْ  
 قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجَ إِلَيْهِ وَ  
 إِنْ كَانَ الَّذِي أَعْلَى لِمَا يَشْكُرُ إِلَيْهِ وَمِنْ الْحَاجَةِ  
 وَلِمَا مَسَّهُمْ فِي جَلْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَخَلْفَاؤِهِمْ  
 ۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
 عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرِيَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَلَّبِ عَنْ  
 جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُلْنَا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَيْحَ الْمُطَلِّبِ وَتَرَكْنَا وَخَنَ وَهُمْ  
 مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَيْعُ الْمُطَلِّبِ هَاشِمٌ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ  
 اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَكُلُّهُمْ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِئْسَ بَيْحٌ شَمِيسٌ وَلَا بَيْحٌ  
 نُوْفَلٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمِيسٍ هَاشِمٌ وَالْمُطَلِّبُ  
 اخْوَةُ لَدِيمٍ وَهُمْ هَاشِمٌ بَيْتٌ مَرَّةً وَكَانَ نُوْفَلٌ  
 بَاب ۲۵۹ مَنِ لَمْ يَخْتَسِ الْأَسْبَابَ وَمَنِ  
 قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَجْمَعَ  
 وَحُكْمُ الْإِمَامِ فِيهِ۔

قریش کے خاندانوں کو نہ دیا) عمر بن عبد العزیز نے کہا آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے عام سب قریش کے لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی نزدیک رشتہ  
 کو اس پر مقدم کیا جو زیادہ محتاج تھا (گو وہ دور کا رشتہ دار ہو) اگرچہ  
 آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ بھی دیکھ کر کہ وہ محتاجی کا آپ سے شکوہ کرتے تھے  
 اور یہ بھی دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانبداری اور طرفداری میں  
 ان کو نقصان اپنی قوم والوں اور ان کے ہم قسموں سے پہنچا لے  
 ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں  
 عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے  
 جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمانؓ دونوں آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم پاس گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب  
 کو دلویا ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنی مطلب  
 کو آپ سے ہے آپ نے فرمایا ہاں (یہ صحیح ہے) مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم  
 ہمیشہ ایک ہی گھرانے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اسی حدیث  
 کو اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جبیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی  
 عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا ابن اسحاق نے کہا عبد شمس اور ہاشم  
 اور مطلب تو حقیقی بھائی تھے ان کی ماں عاتکہ بنت مرد تھی اور  
 فرسل ان کا علاقائی بھائی تھا (دوسری)  
 باب مقتول کے بدن پر جو سامان ہو دیکھ کر بے ہتھیار وغیرہ  
 وہ تقسیم بین شریک نہ ہو گا نہ اس میں سے خمس لیا جائیگا بلکہ  
 قاتل کو ملے گا اور امام کا ایسا حکم دینے کا بیان ہے

۱۔ اس کو عمر بن شعیب نے ابن مردیہ میں منقول کیا ۱۲۷۷۔ یہ عبارت ذرا متعلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قرابت کو باعث ترجیح  
 نہیں سمجھا بلکہ قرابت بعید رکھنے والا بھی اگر زیادہ محتاج تھا تو اس کو دیا اور قرابت قریب رکھنے والے کو جو اتنا محتاج نہ تھا تو آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ دو باتیں تھیں  
 کہ ایک یہ کہ وہ محتاجی کی شکایت آپ سے کرتے ہیں یا نہیں دوسرے ان کے نقصان اور ضرر پر نظر ڈال کر جو اسلام کی وجہ سے کافروں اور ان کے ہم جہل و کفر کا ہاتھ  
 ان کو پہنچا یعنی جس کا قریب بہت نقصان کیا تھا اس کو زیادہ دیا جس کا کم نقصان ہوتا تھا اس کو کم دیا ۱۲۷۸۔ حضرت عثمانؓ عبد شمس اور جبیر بن نوفل  
 کی اولاد میں تھے اور عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب یہ چاروں عبد مناف کے بیٹے تھے ۱۲۷۹۔ نہ کہ وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبد شمس  
 اور بنی نوفل تو بنی ہاشم کے دشمن ہیں ان کو ستائے رہے ۱۲۸۰۔ یہ محمد بن اسحاق ہیں صاحب المغازی اس کو امام بخاری نے تاجیج میں منقول کیا ۱۲۸۱۔  
 ۱۲۸۲۔ یہ شافعیہ اور حنفیہ کا قول ہے متغیر اور ملکیہ کہتے ہیں کہ سب ان تقسیم میں شریک ہو گا الامام ایسا حکم دے کہ جو کوئی جس کو ملے وہ اس کا سامان لے لے





۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ خُلَيْمٍ  
عَنْ أَبِي مُعْتَدٍ مَوْلَى أَبِي تَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي تَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَامَ حَتَيْنٍ فَلَمَّا أَلْتَقَيْنَا كَانَتْ  
لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِّنَ  
الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ  
فَاسْتَنْدَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِّنْ دُونِهِ  
حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلَى حَبْدٍ عَاتِقِهِ  
فَأَتْبَلْتُ عَلَى نَفْسَتِي هَمَةً وَجَدْتُ  
مِنْ قَارِيَةِ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكْتُ  
الْمَوْتَ فَارْتَدَيْتُ فَكَلِمَةُ مُحَمَّدٍ  
الْخَطَابُ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالُوا  
أَمْرًا اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ  
الِنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ  
قَتَلَ تَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَكَهْ سَكَبَهُ  
نَفَقْتُ فَقُلْتُ مَنِ يَشْهَدُنِي ثُمَّ جَلَسْتُ  
ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةُ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مَدَّ يَدَهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبَهُ عِنْدِي فَادْرَبْهُ  
عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ لَا هَذَا اللَّهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَسَدٌ مِّنْ  
أَسَدِ اللَّهِ يُعَاتِلُ عَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے  
یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرو بن کثیر بن فلح سے انہوں نے  
ابو محمد سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابوقتادہ سے انہوں نے  
کہا جس سال حنین کی جنگ ہوئی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ  
نکلے جب دشمنوں سے ٹدھیں ہوئی تو (یعنی) مسلمان آگے بچھے ہو گئے  
(ان کو شکست ہوئی) میں نے ایک مشرک کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھ  
بیٹھا ہے (اس پر غالب ہو گیا ہے) میں گھوم کر بیٹھ کے پیچھے سے گیا اور  
اس کے مونڈے کی نٹ پر ایک تلوار دی وہ کھینٹ اس مسلمان کو چھوڑ  
کر اٹھ پر آیا اور مجھ کو ایسا دبا یا (مرنے کے قریب کر دیا) کہ موت کی بو  
میری ناک میں آگئی پھر خود ہی مر گیا مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمرؓ سے  
جا کر ملا میں نے کہا یہ لوگوں کو (مسلمانوں کو) کیا ہو گیا (جو اس طرح بھاگ  
نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم پھر حضرت عباس کے آواز دینے سے  
مسلمان (دوبارہ) لوٹے (اور کافروں پر حملہ کیا ان کو بھگادیا اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اس کے مارنے  
پر گواہ رکھتا ہو وہی اس کا سامان لے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا  
کوئی میری گواہی دیتا ہے اور بیٹھ گیا آپ نے پھر فرمایا جو کوئی کسی کافر کو  
مارے اور گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان ہی لے میں پھر کھڑا ہوا میں نے  
کہا میرے لئے گواہی کون دے گا اور بیٹھ گیا آپ نے پھر تیسری بار یہی  
فرمایا اس وقت ایک شخص اسود بن خزاعی اسلمی کھڑا ہوا اور کہنے  
لگا یا رسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتے ہیں (انہوں نے ایک کافر بیشک مارا  
میرے پاس اس کا سامان ہے آپ ابوقتادہ کو (سمجھا کر) یا کچھ دے کر رضی  
کر دیجئے وہ سامان مجھ سے نہ لیں یہ سن کر ابوبکر صدیق نے عرض کیا  
وہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا نہیں کریں گے اگر شریعت میں

لے نہ ہو کہ نام سلم ہر نام مسلمان کا ۱۱۰ منہ فقمت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك يا ابا تادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ  
میں پھر کھڑا ہوا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابوقتادہ کا کیا حال ہے (بار بار تو کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھ جاتا) میں سارا قصہ بیان کیا یہ عہد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَكْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَدَنِي فَأَعْطَاهُ  
فَبَعَثَ إِلَيْهِ دَعَا فَبَعَثَتْ بِهِ مَخْذُومًا فِي بَيْتِ  
سَكْبَةٍ بَائِنَةً لَأَوَّلِ مَالٍ تَأْتِلُهُ فِي  
الْإِسْلَامِ.

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبَهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُصْمِ  
نَحْوَهُ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الزُّوْعَرِيُّ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَوْدَةَ بِنِ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ  
فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ  
خَيْرٌ حَلَاوَةً مِمَّنْ أَخَذَهُ بِخُدَاةٍ نَفْسٍ مُؤْمِرَةٍ  
لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَابِ نَفْسٍ لَمْ يَبْرِكْ لَهُ  
فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَلَا يُدْنِي الْعَيْنَ  
خَيْرٌ مِمَّنْ أَتَى السُّقْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَرَا أَحَدًا بَعْدَكَ  
شَيْئًا حَتَّى أَتَارَى الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو  
بَكْرٍ يَدْعُو أَحَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ  
ثُمَّ بَيَّنَّ أَنِّي يَقْبَلُ مِنْهُ شَيْئًا  
ثُمَّ إِنَّ عَمْرًا دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى  
أَنِّي يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

میں ایک شیرازہ دار اس کے رسول کی طرف سے لٹے (جس کو مائے) اس کے سامان  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس کو نہ دیں) تجھ کو دیدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ سن کر فرمایا ابو بکر فرماتے ہیں اس پر آپ نے اس کا فرما سلمان مجھ کو  
دلا دیا میں نے (اس میں کی) ایک زرہ (سات ادقہ کو) بیچی اور بی لکے  
عمل میں ایک باغ لیا اسلام کے زمانہ میں یہ پہلی جائیداد ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
باب تالیف قلوب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
بعضے کافروں وغیرہ (نومسلموں یا پرلے مسلمانوں) کو خمس میں دینا اس کو  
عبدالرحمن بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے  
ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے امام ابو داؤد  
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر  
کریم بن حزام (صحابی مشہور) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر دیا آپ نے فرمایا (رستا  
ہے) حکیم یہ (دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں) ہر بھرا (ذائقہ میں) شیریں  
(میوے کی طرح) ہے جو کوئی اس کو دل کی میٹھوشی (دبے طعمی) سے لے  
اس کو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر مانگ مانگ کر اسید رکھ کر  
لے اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے رگہ  
بیماری کی وجہ سے) اس کی پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا)  
نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول  
اللہ اس پر درد گار کی قسم جس نے آپ کو سچا کلام (قرآن) دے کر بھیجا  
آپ کے بعد میں کسی شخص کا پیسہ مرے تک (اس سے کچھ لیں) کہ نہیں  
کرنے کا پھر ایسا سوا کہ ابو بکر صدیق (اپنی خلافت میں) حکیم کو ان کی تخلص  
(جو سب مسلمانوں کے لئے بیت المال سے مقرر تھی) دینے کے لئے بلاتے  
وہ لینے سے انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی (اپنی خلافت میں) ان کو نخواستہ دینے

لے مراد ابو قتادہؓ ہیں ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس خود امام بخاری نے معاذی میں منل کیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حکیم نے مشرف  
باسلام ہوئے تھے آپ نے تالیف قلوب کے لئے ان کو دوبارہ روپیہ دیا ۱۲ منہ ۱۱ منہ

الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعَزُّهُمْ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي نَحْنُ  
 اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا النَّفْعِ نَيْبِي أَنْ يُأْخِذَهُ  
 فَلَمْ يَزِدْ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ بَعْدَ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّيَ  
 ۳۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
 زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَى أَعْيُنِكَ  
 يَوْمَ فِي الْحِجَابِ فَامْرَأَةٌ أَنْ يُفِي بِهِ قَالَ وَ  
 أَصَابَ عُمَرَ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا  
 فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قَالَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا  
 يَسْمَعُونَ فِي السِّكِّكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ  
 مَا هَذَا فَقَالَ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَى السَّبْيِ قَالَ أَدْهَبَ فَأَرْسَلَ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ  
 نَافِعٌ وَكَمْ يَبْعَثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنَ الْجَوَارِيَةِ وَلَوْ أَعْتَمَرَ كَمْ تَخَفَ

کو بلایا انہوں نے لی آخر حضرت عمرؓ نے (مسلمانوں سے) فرمایا دیکھو مسلمانو  
 (تم گواہ رہنا) میں حکیم کو اس مال میں سے جو اللہ نے ان کا حصہ رکھا ہے  
 دیتا ہوں وہ نہیں لیتے غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے  
 سرے تک کسی سے کچھ نہیں لیا بلکہ محنت مشقت سے کہا کہ اس پر گزر کر لیا  
 ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے  
 ایوبؓ کے انہوں نے نافع سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت (کفر) کے زمانہ میں سنت  
 (نذر) مانی تھی ایک دن اغنکاف کروں گا آپؐ فرمایا اپنی سنت  
 پوری کر نافع نے کہا ایسا ہوا حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں  
 دو لونڈیاں ملیں انہوں نے مکہ میں ایک گھر میں ان کو رکھا پھر آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم دیدادہ  
 گلی کو چوں میں انہوں سے چھوٹ کر دوڑنے لگے حضرت عمرؓ نے اپنے  
 صاحبزادے عبداللہ سے کہا دیکھ لو یہ کیا معاملہ ہے انہوں نے بیان کیا  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی مفت چھوڑ دیا انہوں  
 کہا تو بھی جا اور ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے نافع نے کہا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعزہ سے عمرہ کا احرام نہیں

لے واہے بہت مردانہ اسی کا نام ہے اگرچہ حکیم کو اپنی تنخواہ کا جو بن مانع ملتی تھی لیکن دست خدا نگر چونکہ انہوں نے قسم کھالی تھی کہ میں کچھ بھی نہیں لے گا  
 تو اسی پر قائم رہے اور کسی سے مفت کوئی روپیہ پیسہ نہ لیا یہ کمال احتیاط اور دُعا کی بات ہے حکیم کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں پھر کسی سے روپیہ  
 گوں مانگے ہاتھ آئے جب بھی شاید نفس کو لینے کی عادت ہو جائے اور حرص پیدا ہو کر مانگنے لگے تو اس کی جڑ ہی کاٹ دینا بہتر ہے حضرت موفیہؓ اور عمارؓ  
 اکبرؓ اختلاف کر اگر بن مانگے اللہ کسی بندے کے ہاتھ سے اس کو کچھ پہنچائے تو اس کے لینا افضل ہے یا نہ لینا اور اپنی محنت مشقت سے کماتا اور اصل پر  
 کرم شخص کی حالت اور موقع اور وقت کے اعتبار سے اس میں دینا چاہیے اگر حاجت اور ضرورت مردادہ قلبت کہے کہ یہ مالی حلال میں لایا ہے تب لینا افضل  
 ہے اگر حاجت نہ ہو یا قلب یوں کہے کہ یہ مال مشتبہ ہے تو نہ لینا افضل ہے حضرت رزامظہرؓ کا بیٹا ناؤ پاس فرزد منگئے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ بھیجی رسول اللہ  
 کر دیا اس نے عرض کیا آپ نہیں لیتے تو خیر فقر اور کمین کو تقسیم کر دیجئے فرمایا کیا میں تمہارا دارودہ تھوڑا ہی ہوں کہ تمہارا مالی تقسیم کروں یہاں اپنے گھر تک نہ پہنچے  
 بانٹے ہاؤں تب ہی تمہارا دارودہ دہلی نے جاگیر کی سند مرتب کر کے رزامصاحبؓ پاس بھیجی سند کو چاک کر ڈالا اور بادشاہ کو یہ لکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ اور تمہارے پاس دنیا کا ساتواں حصہ بیضا یا بلقیع ہے تمہارے بچے کو کیا دیتے ہو پھر اس خیال ذکر کرنا بدو خدا کا رزامصاحبؓ  
 بعض مرنے کو غریب ہوتے مدبر آٹھ آنہ نذرانہ قبول کر لیتے کسی نے دیر پوچھی تو فرمایا کہ جب کوئی کچھ نذرانہ لاتا ہے میں خدا کی شکر دے ہوتا ہوں کہ ہوتا ہے  
 تو لے لیتا ہوں نہ واپس کر دیتا ہوں ۱۲ منہ سلفہ میں سے ترجمہ باب نکلتے ہے کہ اپنے حضرت عمرؓ پر احسان کیا ان کو خمس میں سے دو لونڈیاں دیں ۱۲ منہ



ثُمَّ الْاَنْصَارُ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حِينَ أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ أَمْوَالِهِمْ هَوَازِنَ مَا أَقَامَ فَطَفَعُوا يُعْطِي  
 رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ لِمَا بَيْنَهُ مِنَ الْإِيلِ فَقَالُوا لَوْ لَنَا  
 اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا  
 وَنَا نَعْنَا دَسِيُونَنَا نَقَطُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالُوا  
 أَسْ نَحْنُ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِمَقَالِهِمْ قَالُوا رَسُولُ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَهُمْ فِي قَبْضَةٍ مِنْ  
 أَدِيمٍ وَكَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا عَدُوَّهُمْ فَلَمَّا  
 اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكُمْ قَالُوا لَمْ  
 نَعْمَا وَهُمْ أَمَا دَوْدُ أَرَأَيْتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا  
 يَقُولُوا شَيْئًا أَوْ مَا أُنَاسُ مِنْ حَدِيثِ شَيْءٍ أَشْنَاهُمْ  
 فَقَالُوا لَوْ يَعْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْاَنْصَارَ دَسِيُونَنَا نَقَطُ  
 مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثُ عَهْدٍ هُمْ بِكُمْ أَمَا  
 تَوَمَّنُونَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَرُجُوعُونَ  
 إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالُوا لَمْ نَسْأَلُكُمْ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا نَقْبَلُونَ بِهِ  
 مَا كُنَّا بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ  
 أَنْكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَفْرَةً شَدِيدَةً  
 فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو ہوازن (قوم) کا مال و اسباب جو دلانا تھا دلا یا اور اپنے قریش کے  
 بعض آدمیوں کو اس میں سو سوا دنٹ دینا شروع کئے تو بعض انصار  
 لوگ کہنے لگے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں  
 کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کے  
 خون ٹپک رہا ہے (قریش کے لوگوں کو حال میں ہم ہی نے مارا ان کے  
 شہر کو ہم ہی نے فتح کیا) اس نے کہا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 پہنچی کہ انصار ایسا کہہ رہے ہیں آپ انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے  
 ایک ڈیرے میں ان کو اکٹھا کیا انصار کے سوا اور کسی کو نہ بلا یا اس کے  
 اندر نہ رہنے دیا جب وہ (سب) اکٹھا ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے پوچھا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری  
 طرف سے پہنچی ان میں برفقہاء سمجھدار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ ہم جو عقل والے ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا لیکن چند نو  
 عمروں نے (ایک بیوقوفی کی بات کہی) یوں کہا اللہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں ہم کو نہیں دیتے  
 حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں ایسے لوگوں کو نہ دے رہا ہوں جس کا  
 کفر کا زمانہ ابھی گزر رہا ہے (روپیہ دیکر ان کا دل ملتا ہوا) کیا تم لوگ  
 (انصار یوں) اس پر خوش نہیں ہوتے وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو اپنا  
 کا مال اسباب لیکر لوٹیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر و گھر  
 لوٹو خدا کی قسم تم جس کو لے کر لوٹے ہو وہ (کہیں) اس بہتر ہے جس کو وہ  
 لیکر لوٹتے ہیں انصار یوں نے یہ سن کر عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تم پہر  
 خوش ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے  
 کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کئے گئے (انکو حکمرانیں سرداریاں ملنے لگیں تم پر جس قسم تم

لے یہ لوگ قریش کے سردار اور رئیس تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے آپ انکے دل لانے کے لئے ان کو بہت سال دیا ان لوگوں کا نام یہ تھے ابوسفیان  
 بن العاص بن ابی سفیان بن عوام حارث بن عاص بن عبد العزیٰ علاء بن عاص ثقیف عیینہ بن حصین معاذ بن  
 اسید اقرع بن عابس ماکہ بن عوف اسنادہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْعَوْضِ قَالَ أَسَى لَكُمْ  
نَصِيرًا

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثِيُّ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ  
أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ  
أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
مَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حَتِّينَ عَلِقَتْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَكَ حَتَّى  
اضْطَرَّ وَمَا لِي سَمِيرَةً فَخَطَفَتْ رِدَائِي وَفَوَقَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي  
فَلَوْ كَانَ عَدُوٌّ هَذِهِ الْبَعْضَاءِ نَعْمًا لَفَسَمْتُ رَبِّي لَكُمْ  
لَمْ لَا تَجِدُونِي بَعِيدًا لَكُمْ وَبَاؤُ لَا جَبَانًا

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرُمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بَرُوءُ  
بَحْرَانِ عَلِيٍّ الْحَاشِيَةِ قَدْ دَنَى عَنْهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ  
جَذْبًا شَدِيدًا حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّجْلِ  
مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَرَدُّنِي مِنْ مَكَانِ اللَّهِ  
الَّذِي عِنْدَكَ فَانْقَعَتْ إِلَيْهِ فَصَحَّكَ ثُمَّ أَهْرَكَ بَعْضًا  
۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

اس وقت تک صبر کیے رہنا دونگہ دفسا دنگہ کرنا کہ (آخرت میں) جوش کوڑ  
پر مجھ سے ملوانس نے کہا پھر تم سے صبر نہ ہو سکا۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے البرکیم  
بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب  
انہوں نے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جمیر بن مطعم نے خبر دی کہ ریسے  
باپ (محمد بن جمیر نے) کہا مجھ کو جمیر بن مطعم نے خبر دی ایک بار وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لوگ بھی تھے آپ جنین سے لوٹے  
آہے تھے اتنے میں گنوار لوگ آپ کے پیٹ گئے دلوٹ کا مال آپ کے  
ماٹکتے تھے ایسا پیٹے کہ آپ کو ایک ببول کے درخت کی طرف ٹھیک  
لے گئے آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھہر گئے آپ نے  
فرمایا دارے بھائی میری چادر تو دیدار اگر مجھ کو ان جنگی درختوں کے  
شمار میں اذن ملیں تب بھی ہیں وہ سب تم کو بانٹ دوں گا تم لہر گز  
مجھ کو ٹھیک یا جھوٹا یا کچھ دلا نہ پاؤ گے۔

ہم سے عیسیٰ بن کبیر نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے  
اسحاق بن عبد اللہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درستے میں چل رہا تھا آپ ایک  
سوٹے حاشیہ کی بخرا فی تچادر اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار نے آپ کو  
گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا میں نے آپ کے شانے کو دیکھا اسپر  
چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا ایسا کھینچا پھر کہنے لگا اللہ کا مال جو  
تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ آپ نے اس کی طرف  
دیکھا اور منہ دینے پھر حکم دیا اس کو کچھ دلاؤ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں

۱۔ ترجمہ باب ہیں سے نکلتا ہے کہ امام کو اختیار ہے ہاں غنیمت جن لوگوں کو چاہے تقسیم کرے ۱۲ منہ ۱۔ بخران ایک بستی تھی بین میں یہاں کی  
چادریں شہر میں ایک من کی یہ چادریں مکہ معظمہ میں آتی ہیں۔ ایسی گہری اور موٹی ہوتی ہیں کل کی طرح کہ اگر بدن پر زور سے دگرشی  
جائیں تو کھال پھل جائے ۱۲ منہ ۱۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۔ سبحان اللہ اس من اخلاق کا کیا کہنا ۱۲ منہ ۱۔

جَرِيْعَيْنِ مَخْمُومَيْنِ اَيُّ ذَا بِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَسَا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اَنَّمَا لَيْتُنِي مَعِيَ  
وَسَلَّمَ اَنَا سَاقِي الْعِصْمَةِ فَاَعْلَى الْأَقْرَبِ بْنِ عَابِسٍ  
مِائَةً مِنَ الْأَيْدِلِ وَأَعْلَى عَيْنِيَّةٍ مِثْلَ ذِيكَ وَأَعْلَى  
أَنَا سَاقِي الْأَعْرَابِ فَاشْرَحُوا يَوْمَئِذٍ وَالْقِسْمَ  
قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْعِصْمَةَ مَا عَدِلَ  
نِيْمًا وَاسْمًا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ  
فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ اذْكَرْتُ لَعْدِلِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرِ  
مِنْ هَذِهِ أَفْصَحَ

۳۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ  
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنْتُ أَتَقَعُلُ النَّوْصَى  
مِنْ أَرْضِ الرَّبِيعِ النَّبِيِّ أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مَتْنِي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الرَّبِيعَ أَرْضًا مِنْ  
أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

۳۹۲- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْيَعْقُوبِ حَدَّثَنَا  
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ

منصور سے انہوں نے ابو اٹل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے  
انہوں نے کہا جب بنی کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض  
لوگوں میں تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابس ان کو سوا اذٹ دیے  
اور عینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اذٹ دیے اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو  
اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا اس وقت ایک شخص رعتب بن قشیر  
منافق کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف نہ اللہ کی خاص مندی  
کا خیال ہوا میں نے (اس شخص کی یہ بات سن کر کہا میں تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی خبر کروں گا اور میں آپ پاس گیا آپ کو  
خبر کی آپ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون  
انصاف کرے گا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان کو لوگوں کے  
ہاتھوں سے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن صبر کیا۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے کہا  
ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے  
اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہا میں اپنے سر پر اس زمین سے جو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر زیر کردی تھی گھلیاں  
لا دوں گی یہ زمین میرے گھر سے (دو میل) فرسخ کے دو تہائی پر تھی ابو ہریرہ  
نے اس حدیث کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ کے (مرسل) روایت  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر کردی تھی نصیر کے اراضی میں سے  
ایک زمین مقطعہ کے طور پر دی تھی

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان نے  
کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر

سے اپنے اس منافق کو سزا دلوائی کیونکہ وہ کفر کیا ہوگا موت ایک شخص یعنی عبداللہ بن مسعود نے اس کی بات سنی تھی اور ایک کی گواہی پر جرم ثابت نہیں  
ہو سکتا یا اپنے اس کا سزا دینا صلیحت نہ سمجھا ہو۔ غرض خدا ایسے منافقوں سے محفوظ رکھے ان مردودوں سے پیغمبر صاحب کو بھی نہ چھوڑا حالانکہ  
ایسا انصاف کرنے والا ساری دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا نہ اسے حافظ نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصول نہیں پایا اس سے بیان کرنے

سے امام بخاری کی غرض یہ ہے ابو ہریرہ نے ابو اسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے نہ موصول ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَرْضَى الْحَاجَّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَحْمَدُ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَكَادَ أَنْ يُخْرِجَ إِلَيْنَا مَعَهُمَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ كُنَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْمُعَوَّدِ لِلرَّسُولِ وَ لِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَزِعَهُ عَنْ أَنْ يَتَكَبَّرُوا الْعَسَلُ وَكَانَ يَنْتَزِعُ الْكَمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَقَرَكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأَفْرِغُوا حَتَّى أَجْلَاكُمْ نَحْمَدُ

بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ.

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَيْدِ بْنِ حِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ كُنَّا نَحْمَدُ حَبْرَةَ بْنَ قَصْرٍ خَبْرَ نَزَلَتْ فِي إِيَّانَا بِحَرْبِ بَنِي شَحْمَ فَتَرَوْتُمْ (لَحْدَهُ) فَانْتَفَتْ فَإِذَا الْبَنِيُّ حَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُمْ مِنْهُ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِيعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَحْمَدُ فِي مَغَازِيِنَا الْعَسَلُ وَالْعَبَبُ فَتَنَا كُلُّهُ وَلَا تَزْنَعُهُ.

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ يَجْعَلُ ابْنُ

سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے باہر کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو آپ نے بھی چاہا تھا، یہود کو وہاں سے نکال باہر کریں اس وقت وہاں کی کچھ زمین یہود کے قبضے میں ہی تھی اور اکثر زمین بے سیغیر صاحب اور مسلمان کے قبضے میں بھی پھر یہودیوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ زمین انکی قبضے میں رہنے دیں (بطور رعیت کے) غنٹ مزدوری (کاشت کی) وہاں کر لیں گے آدمی پیداوار لیں گے (آدمی مسلمانوں کو دیں گے) آپ نے فرمایا اچھا اس شرط پر ہم تم کو رکھتے ہیں تو وہ رہ گئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو تیار کیا اور سکا کی طرف نکال دیا

### بَابُ أَكْلِ الْكَلْبِ فِي الْأَرْضِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حمید بن بلال سے انھوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انھوں نے کہا ہم خیبر کے ایک محل کو گھر سے ہوئے تھے اوپر سے کسی شخص نے ایک بچہ پھینکا جس میں چربی تھی میں اسے لینے کو لپکا۔ دیکھتا کیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں شرمایا (آپ فرمائیں گے عجب منیدہ ہے) ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے انھوں نے کہا ہم لڑائیوں میں شہید اور انگو پاتے تو اس کو اسی وقت کھا لیتے (تقسیم کیلئے) اٹھا کر رکھتے تھے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے شیبانی نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی وئی سے سنا وہ کہتے تھے

لے یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں یا ایک بند رہے اور ارجاشام میں ہے ۱۷ من ۱۵ اس کا نام معلوم نہیں، ۱۲ من ۱۵ ہیں سے ترجمہ باب نکلا کہونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لینے سے عبد اللہ کو منع نہیں کیا ۱۷ من ۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی چیزیں جو رکھنے سے خراب ہو جاتی ہیں ان کے استعمال میں تقسیم سے پہلے کوئی قباحت نہیں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ۱۲ من۔



أَبَى أَوْ قِيْلَ يَقُولُ أَمَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ لِيَا بِي خَيْبَرٍ  
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ دَعَانِي الْمُخَضَّرُ الْأَهْلِيَّةُ  
فَانْتَحَرْنَا هَاهُنَا فَلَمَّا غَلَّتِ الْقُدُورُ نَادَى  
مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكْفُوا الْقُدُورَ وَلَا تَقْطَعُوا مِنْ حُلُومِ  
الْخَيْبَرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى  
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ لَمْ يُخْبِرْ  
قَالَ وَقَالَ آخِرُونَ حَرَمُوا الْبَشَّةَ وَكَانَ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقَالُ حَرَمُوا الْبَشَّةَ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْجَذْيَةِ الْمُوَادَعَةِ مَعَ  
أَهْلِ الْحَرْبِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَاتِلُوا  
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ  
الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْكِتَابَ حَتَّى يُبْطِلُوا الْخَيْبَةَ عَنْ يَدِهِمْ  
صَاعِرُونَ أَدْلَاءُ وَمَا جَاءَنِي أَخَذَ الْخَيْبَةَ  
مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْجَوْشَنِ الْجَمِّ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ

كُنْتُ لِحَاجِدٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ  
أَرْبَعَةٌ مُدَايِنُونَ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ  
دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ  
الْيَسَارِ.

خیبر کی راتوں میں ہم کو بہت جھوک لگی جب دن ہوا (روائی شروع ہوئی) ہم لوگ گھریلو گدھوں ہی پر گر پڑے انکو کاٹ ڈال دیا مٹریوں میں گوشت چڑھا دیا جب مٹریوں میں ابال آ رہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی مٹریاں اذندھا دو گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ بعد اللہ بن ابی اونی کہتے ہیں بعض نے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا کہ ابھی ان کا خمس نہیں لیا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) بعضوں نے کہا نہیں آپ نے گھریلو گدھوں کو قطعاً حرام کر دیا شہبائی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انھوں نے کہا آپ نے اسکو قطعی حرام کر دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

باب جزیرہ کا اور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے کا (ان کو چھوڑ دینے کا) بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ برآۃ میں) فرمایا اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں میں ان سے

لہو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا اس کو حرام نہیں جانتے اور سچا دین (اسلام) قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں آیت میں صاعرون کے معنی ذلیل ہیں اور یہود اور نصاریٰ اور پارسی اور (عرب کے سوا) ہر ملک والوں سے جزیہ لینے کا بیان اور سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن نجیح سے روایت کی میں نے مجاہد سے پوچھا شام کے کافروں سے تو (سال میں) چار اشرفیاں جزیہ کی، لی جاتی ہیں اور یمن کے کافروں سے ایک ہی اشرفی لی جاتی ہے اسکی وجہ کیا ہے انھوں نے

اسے اسی لیے مجتہدوں کا بھی گھریلو گدھوں کے گوشت میں اختلاف رہا جیسے صحابہ کو شک رہی اس کا بیان آگے آگے گا۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تھائے۔  
نیل دینار۔



الْمُصَارِفَةُ بِمَنْ أَرَادَ عَيْدَهُ تَوَاتَتْ حُلَّةُ الْفَيْحِ  
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاصِلِيهِمْ أَلْفَ  
 انْفَرَتْ فَنَحَرُوا لَهُ تَبْلِيغًا وَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُمْ وَقَالَ أَفَلَمْ تَسْمِعْتُمْ أَنَّ  
 أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ نَابِشِمْنَا وَأَمَلْنَا مَسْرُكَهُ قَوْلَهُ لَا انْفَقَ  
 أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ يُنْصَبَ عَلَيْكُمْ اللَّهُ يَأْتِي تَبَاهٍ كَرْدَسَ.

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن  
 جعفر رقی نے کہا ہم سے معتمر سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبید اللہ  
 نے کہا ہم سے بحر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انہوں نے جبیر  
 بن حبیب سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں  
 میں بھیجا کہ کافروں سے لڑیں پھر ہرمزان (مدائن کا حاکم) اسلام لایا  
 حضرت عمرؓ نے اس سے کہا میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان  
 (تین) مقاموں (فارس اور اصفہان اور اذربائیجان) میں سے کہاں لڑائی  
 شروع کی جائے اس نے کہا بہت خوب ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں  
 بستی میں مسلمانوں کے دشمن انکی مثال ایک پرندے کی ہے جس کا ایک  
 سر دو بازو دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ ڈالیں تو وہ پرندہ دونوں  
 پاؤں اور ایک ہی بازو اور سر سے حرکت کرے گا دوسرا بازو تو کس

۹۸- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٍ  
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ  
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ  
 بْنِ حَبِيبَةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَقْصَاءِ الْأَمْثَلِ  
 يُعَاتِلُونَ الشُّرَكَيَّينَ فَاسْلَمَ الْهَرَمُزَانُ فَقَالَ  
 إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَعَارِئِ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْنَا  
 وَمَثَلُ مَنْ يَفْقَاهُ مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ السَّلَافِ  
 مَثَلُ حَاثِرَةَ رَأْسٍ وَلَهُ جَنَاحَانِ كَمَا رَجُلَانِ فَإِنْ  
 كَسَرَ أَحَدَهُ انْجَنَحَ لِحَقِيقَتِ الرَّجُلَانِ يَجْتَاحُ  
 وَالرَّاسُ فَإِنْ كَسَرَ الْجَنَاحَ الْأُخْرَى نَهَضَتِ الرَّجُلَانِ

۱- سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت فرمائی مسلمانوں کی جتنی دولتیں اور ریاستیں تباہ ہوئیں وہ اسی آپس کے رشک و حسد اور نا اتفاقی کی وجہ سے اور  
 اب تک مسلمان اس سے باز نہیں آئے اگر اب بھی اتفاق سے نہ رہیں گے اور اسی طرح ایک دوسرے سے جلتے کتے اپنی زندگی گزاریں گے تو رہا  
 بھی دشمنی لے لیں گے اور یہ دونوں کے محتاج ہو جائیں گے ۱۲ منسلک ہوا یہ کہ رشک اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایمان کی طرف چلا جب قادسیہ  
 میں پہنچا ترزدہ بادشاہ ایران نے ایک فوج گراں اس کے مقابلے کے لئے روانہ کی سال ۱۱ ہجری میں یہ جنگ سخت واقع ہوئی جس میں مسلمانوں کے  
 نامی گراں شخصوں میں سے کسی شخص مارے گئے جیسے طلحہ اسدی اور عمرو بن سعدی کرب اور طرار بن خطاب وغیرہ لیکن اللہ نے کافروں پر ایک تیز  
 آندھی بھیجی ان کے دیر سے جیسے سب اکٹھے آدھے مسلمانوں نے حاکم کی وہ جگہ انکا نامی گراں کیلوان اسرم ثانی مارا گیا اور مسلمانی درج تعاقب  
 کرتی ہوئی مدائن پہنچی وہاں کا رئیس ہرمزان تھا وہ محصور ہو گیا آخر اس نے امان چاہی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا اور سنی اشعری بننے جرنیل کے سر  
 تھے اس کو حضرت عمرؓ پاس روانہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کو حق سنا دیا صاحب تدبیر یا کراس لے لے لے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَالْوَأُسُّ وَرَأْسُ شِدْحِ الرُّأْسِ وَهَبَتِ الرُّسُلَانِ  
 فَانْجَحْنَا حَانَ الرُّأْسِ فَالْوَأُسُّ كَيْسَرِي وَانْجَحْنَا  
 قَيْسَرِي وَانْجَحْنَا الْأَخْرَقَارِسُ قَيْسَرِي الْمُسْلِمِينَ  
 فَلَمَّا نَفَعْنَا إِلَى كَيْسَرِي وَفَالْ بَكْرُو دُرِيَا وَبَيْنَا  
 عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبِشَةَ قَالَ نَتَدَبُّنَا عَمَةً وَاسْتَعْلَ  
 عَلَيْنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرَّبٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ  
 الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ كَيْسَرِي فِي آذَانِ  
 الْقَائِمِ قَامَ تَرَجِمَانُ تَعَالَى لِيَكْلِمَنِي رَجُلٌ  
 فَمِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا  
 أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي  
 شِفَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاةٍ شَدِيدٍ نَسْعَى الْجِلْدَ  
 وَالشَّرَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبْرَ وَالشَّعْرَ  
 وَنَعْبُدُ الشَّجَرَةَ فَالْحَجَرُ بَيْنَنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا  
 بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ  
 تَعَالَى وَكُرُوهُ وَجَلَّتْ عِلْمُهُ إِلَيْنَا يَبْنَوتُن  
 أَنْفُسِنَا نَعْرِتُ أَبَا هَامَةَ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا  
 رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْلِبَ  
 حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَجَدَاهُ أَوْ تَوَدُّوا الْحَيَاةَ  
 وَخَبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
 رِسَالَةٍ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مَبَايِرًا إِلَى  
 الْحِجَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرْمَتْهُ لُطْفٌ وَمَنْ بَقِيَ  
 مِنْكُمْ رَجُلًا بَكَرَهُ فَقَالَ النُّعْمَانُ رَبَّنَا أَشْهَدُكَ  
 اللَّهُ وَمَنْ هَامَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تو بھی ایسا ہی ہوگا البتہ اگر سر پہل دیا جائے نہ پاؤں کچھ کام کے ہیں  
 گے نہ بازو نہ سر تو دیکھئے ان دشمنوں کا سر کسری ہے (بادشاہ ایران)  
 اور ایک بازو قیصر ہے (بادشاہ روم) دوسرا بازو فارس ہے آپ  
 مسلمانوں کو یہ حکم دیجئے کہ پہلے کسری پر حملہ کریں اور پھر اور زیادہ دونوں  
 نے جمیر بن حبیہ سے یوں روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے ہم کو درجہ ہمارے کے  
 لئے بلایا اور ہم پر نعمان بن مقرن کو ہمارے مقرر کیا جب ہم دشمن کے  
 زکافروں کے ملک میں پہنچے اور کسری کا ایک افسر زندہ چالیس  
 ہزار فوج لے کر آیا اس کی طرف سے ایک مترجم کھڑا ہوا (جو عربی زبان  
 جانتا تھا) اور مسلمانوں سے کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھے  
 بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے کہا پوچھ کیا چاہتا ہے اس نے کہا تم  
 ہو کون لوگ مغیرہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں (ایک زمانہ سے ہم سخت  
 بھینسی دیکر) اور سخت تکلیف (افلاس میں گرفتار تھے بھوک کے مارے  
 کھالیں اور کھجور کی گھیلیاں تک اڑا جاتے اور اون اور بال پہنا  
 کرتے اور حجامت (درخت) پہاڑ کا پوچھا پٹ کرتے ہم لوگ اسی حال  
 میں مبتلا تھے کہ زمین اور آسمان کے مالک پروردگار نے ایک پیغمبر  
 ہمارے ہی قوم کا ہمارے پاس بھیجا جس کے ہاں باپ کو ہم پہناتے  
 تھے اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ جب تک تم ایسے خدا  
 کو نہ پوجو یا جزیہ نہ دو اس وقت تک تم سے لڑیں اور ہمارے پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہم کو یوں خبر دی  
 ہے کہ جو کوئی تم سے (جہاد میں) مارا جائے گا وہ شہید میں ایسی نعمتوں  
 میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھی اور جو کوئی تم میں جیتا  
 بیچ رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا (تم اس کے غلام لوٹری  
 جو گے مغیرہ نے یہ گفتگو تمام کر کے نعمان سے کہا (طرائف شروع کرو)

۱۵ اس کو مغلوب کریں تو گریا کافروں کا سر ٹوٹ گیا ہر چند کسری روم کا بادشاہ نہ تھا مگر اس زمانہ میں کسری کا مرتبہ سب بادشاہوں سے زیادہ  
 خاص بادشاہ اس کو وقتِ صلح بھیجتے تھے اس کو ٹاٹا جتے تھے ۱۶ منہ

وَسَلَّمَ فَكَمْ يَبْدَأُ مَكَدَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنَّ  
شَرِّهُدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يُعَاتِلُ فِي أَوَّلِ  
الشَّكْرِ أَنْ تَطْرَحَ حَتَّى تَعْبُتَ الْأَذْرَاحُ  
وَتَحْضُرَ الْعُلُوثُ.

س

بَابُ ۲۶۱ - إِذَا وَدَّعَ الْإِمَامُ مَلِكَ  
الْقُرْبَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ  
۳۹۹ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَكَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَايَسِ السَّاعِدِيِّ  
عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَوُّكَ وَأَهْلِي  
مَلِكٍ أَيْلَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَةً  
بَيْعًا وَكَسَاةً مُرَدًّا وَكَتَبَ بِحَجْرِهِمْ.

بَابُ ۲۶۲ - الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ  
الْعُمْدَةُ وَالْإِلَالَةُ الْقِرَابَةُ.

۴۰۰ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

نعمان نے کہا تم کو تو اللہ ایسی کمی لڑائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تم کو لڑائی میں دیکھنے پر  
نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل (یا نہ تنجیدہ) اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا آپ کا قاعدہ تھا اگر صبح سویرے لڑائی  
شروع نہ کرتے (اور دن چڑھ جاتا) تو پھر اس وقت تک ٹھہر رہتے  
(کہ سورج ڈھل جائے) ہوائیں چلنے لگیں نمازوں کا وقت آن پہنچے پہلے  
باب اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو تو بستی والوں سے  
بھی صلح سمجھی جائے گی۔

ہم سے سہل بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے وہ سب نے انہوں نے  
عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس ساعدی سے انہوں نے ابو حمید  
ساعدی سے انہوں نے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آپ کے  
لئے ایک نقرہ خچر تحفہ گزارنا آپ اس کو ایک چادر (بطور خلعت) کے  
اور صائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کو امان دی  
بابت میں عہد اور اقرار کو اور ال کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے اس کے  
معنی رشتہ داری

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا تم

۱۔ دوسری روایت میں آنا زیادہ ہے کہ لڑائی بھی لگے اور اللہ کی مدد سے کہتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور سخت جنگ کے  
بعد کافروں کو بزمیت ہوئی اور ذوالجناحین جو کافروں کی فوج کا سردار تھا خچر پر سے گرا اس کا پیٹ پھٹ گیا یہ واقعہ سلمہ یا سلمہ بنی  
کا ہے ۱۲ سنہ یعنی وہی وہاں کا حاکم ہے بظاہر اس حدیث کی بجا بقت ترجمہ باب سے مشکل ہے لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے  
مواضع اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن اسحاق نے نکال اس میں یوں ہے کہ جب آپ جو کہ کو جادہ سے تھے تو یوحنا  
بن روبہ ایلہ کا حاکم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جزیہ دینا قبول کیا آپ نے اس سے صلح کر لی اور یہ سنہ لکھ دی یہ  
انان ہے اللہ اور محمد پیغمبر کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور ایلہ والوں کو اس روایت سے ترجمہ باب صاف نکل آتا  
ہے کیونکہ آپ نے یوحنا سے صلح کی لیکن جب اس سے صلح کی تو سارے ایلہ والے اس اور صلح میں آ گئے ۱۲ سنہ

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُؤَيَّةَ  
بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ أَوْصِيكُمْ بِدِينِ اللَّهِ فَإِنَّهُ دَمَةٌ  
بَيْنَكُمْ وَرِزْقٌ عِيَالِكُمْ.

باب ۲۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا دَعَدَ  
مِنْ مَمَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجَزِيرَةِ وَلِمَنْ  
يُقَسِّمُ الْفَيْءَ وَالْجَزِيرَةَ.

۴۰۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا  
قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ  
فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِأَخْوَانِنَا  
مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلَهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ  
مَا شَاءَ اللَّهُ عَلَى ذَاكَ يَقُولُونَ لَسَ  
قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَهُ  
فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَمْلَقُونِي.

س

۴۰۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكُشَكِرِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صاحبوچہ رونے کہا میں نے جویریہ ابن قدامتیمی سے سنا دیکھتے تھے  
میں نے حضرت عمرؓ سے کہا جب وہ زخمی ہوئے ہم کو کچھ وصیت کیجئے  
انہوں نے کہا میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اشد کا ذمہ قائم رکھو دبی سبیر کا  
ذمہ ہے (یعنی ذمیوں کو نہ ستائی اور تمہارے بال بچوں کا خرچ  
ہے) (جزیرہ کے روپے سے تمہارے بال بچے پلتے ہیں)۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحرین میں سے معاشیں  
ذینا اند بحرین کی آمدنی اور جزیرہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ  
کرنا اس کا بیان اور اس کا کہ جو مال کا فردوں سے سن لٹے ہاتھ  
آئے یا جزیرہ وہ کن لوگوں کو تقسیم کیا جائے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے نہ میر نے انہوں نے  
یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بلایا  
کہ ان کو بحرین میں (معاش کی سندیں) لکھ دیں انہوں نے کہا  
قسم خدا کی تم تو اس وقت تک (معاشیں) انہیں لینے کے جب تک آپ  
ہمارے بھائی قریش والوں کو بھی دیں یہی معاشیں نہ لکھ دیں آپ نے  
فرمایا جب تک اشد کو یہ منظور ہے یہ معاش ان کو (یعنی قریش والوں کو)  
بھی ملتی رہیں گی لیکن انصار یہ اصرار کرتے رہے کہ قریش والوں کے لئے  
بھی (سندیں) لکھ دیجئے تب آپ نے (انصار سے) فرمایا تم میرے بعد  
یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کیئے جاتے ہیں تو تم (آخرت  
میں) مجھ سے ملے تک صبر کیئے رہنا (جنگ اور فساد نہ کرنا)

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم  
نے بیان کیا کہ مجھ کو روح بن قاسم نے خبر دی انہوں نے محمد بن سنان  
سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا رویہ  
ہمارے پاس آئے تو میں تجھ کو اتنا اتنا تادوں گا۔

قَالَ لِي لَوْ تَدَّ جَاءَ تَامَالُ الْبُخْرَيْنِ تَدَّ اعْطَيْتَكَ  
 هَكَذَا اَوْ هَكَذَا اَوْ هَكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبُخْرَيْنِ قَالَ  
 أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَا بِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَالَ  
 لِي لَوْ تَدَّ جَاءَ مَالُ الْبُخْرَيْنِ لَرُغِطِيكَ هَكَذَا  
 وَهَكَذَا اَوْ هَكَذَا فَقَالَ لِي احْشُهُ فَحَشَوْتُهُ  
 حَشِيَةً فَقَالَ لِي عَدَّهَا وَعَدَّوْهَا فَاِذَا  
 هِيَ خُمْسُهَا ثُمَّ فَاَعطاني الْفَاءَ وَخُمْسُهَا  
 وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 بْنِ صُعَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَلْبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبُخْرَيْنِ فَقَالَ اَتُرْوَاهُ  
 فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ اَكْثَرُ مَا لِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي اِلَيَّ كَاذِبَتْ نَفْسِي وَ  
 كَاذِبَتْ عَقِيلِي قَالَ خُذْ خُذْ فِي ثَوْبِي ثُمَّ  
 ذَهَبَ يَقُولُ فَلَمَّ يَسْتَطِيعُ فَقَالَ اُمُّ مَرْثَعَةَ  
 يَرْثَعُهُ اِلَيَّ قَالَا لَا قَالَ فَاذْنَعُهُ اَنْتَ عَلَيَّ  
 ثَالِ لَا تَشْرُئِنَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُولُ فَلَمَّ  
 يَرْثَعُهُ فَقَالَ اُمُّ مَرْثَعَةُ يَرْثَعُهُ  
 عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَاذْنَعُهُ اَنْتَ  
 عَلَيَّ قَالَ لَا تَشْرُئِنَهُ

(تین لپ) جب آپ کی وفات ہو گئی اور بھجڑین کا روپیہ آیا۔  
 تو ابو بکرؓ نے فرمایا اگر آٹھ سو صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ  
 دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں ان کے پاس  
 گیا میں نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا  
 اگر بھجڑین کا روپیہ ہمارے پاس آیا تو میں تجھ کو اتنا اتنا انا دے گا  
 ابو بکرؓ نے کہا اچھا ایک لپ لے لے میں نے ایک لپ لیا پھر کہنے  
 لگے ان کو گن میں نے گنت تو وہ پانسو تھکے ابو بکرؓ نے مجھ کو ایک ہزار  
 پانسو (جملہ دیئے) دینے لپ ہو گئے) اور ابراہیم بن طہمان نے  
 عبد العزیز بن مہرہ کے اُمنوں نے اس سے یوں روایت کی کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھجڑین سے (خراج کا) روپیہ آیا  
 آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو یہ ان سب روپیوں سے زیادہ تھا  
 جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اب تک آپ کے لئے اتنے میں حضرت  
 عباسؓ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو دلوائیے میں رد یہ بارہ  
 ہوں) میں نے (جنگ بدر میں) اپنا فدیہ دیا عقل کا فدیہ دیا  
 آپ نے فرمایا اچھا لو انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر کر  
 ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اُٹھ نہ سکا انہوں نے کہا یا رسول  
 اللہ کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ میرا اٹھائے آپ نے فرمایا نہیں  
 ہو سکتا انہوں نے کہا تو ذرا آپ خود ہی اٹھا دیجئے آپ نے فرمایا  
 یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اس میں سے کچھ نکال ڈال پھر  
 اُٹھانے لگے تو بھی نہ اُٹھا کہنے لگے یا رسول اللہ کسی سے کہئے  
 ذرا یہ اُٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں ہو سکتا انہیں نہیں  
 ہو سکتا کہنے لگے تو آپ خود ہی اُٹھا دیجئے  
 آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر

اَحْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْتَلَقَ فَمَا نَهَالَ  
مُتَبِعِيَهُ بَصَرًا حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا  
مِنْ حِرْمِهِ فَمَا تَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا  
وَرُحْمًا

**باب ۲۶۶** اِشْرَافُ مَنْ تَقَلَّ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ حَرْمٍ  
۴۰۴۰۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِوٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عَمْرِوٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِوٍ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ مَنْ تَقَلَّ مُعَاهِدًا أَلَمْ يَزِرْهُ رَأْحُهَا الْجَنَّةُ  
فَوَإِنْ رَجَعَهَا فَوَجَدَ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ مِيلًا  
**باب ۲۶۷** اخْرَاجِ الْيَهُودَ مِنْ حَبْرَةَ  
الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُكُمْ مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ  
۴۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ ابْنِ حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
اَنْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا  
بَيْتَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ اَسْلِمُوا اَسْلِمُوا  
وَاَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي

انہوں نے تھوڑے روپیہ اور نکال ڈالے پھر باقی روپیہ اٹھا کر اپنے  
کاندھے پر لاد لیے اور چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابران  
کو دیکھنے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے آپ نے ان کی  
حرص پر تعجب فرمایا پھر آپ اس جگہ سے جبتک نہیں اٹھے جبتک  
ایک روپیہ بھی باقی رہا (سب بانٹ کر اٹھے)

**باب کسی ذمی کا فرکونا حق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے**  
ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم  
سے حسن بن عمرو نے کہا ہم سے مجاہد نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی  
ذمی کا فرکونا حق مار ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور  
بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ تک پہنچتی ہے

**باب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال کر باہر کرنا اور حضرت**  
**عمرؓ نے (خبر کے یہودیوں) سے فرمایا میں تم کو یہاں جبتک**  
**رہنے دیتا ہوں جبتک اللہ تم کو یہاں رکھے**  
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
کہا مجھ سے سعید قمری نے انہوں نے اپنے باپ (ابو سعید) سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم مسجد (نبوی) میں  
بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا یہودیوں کے پاس چلو کم لوگ  
نکلے ان کے مدرسہ پر پہنچے آپ نے ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ  
(تمہارے جان اور مال بچے رہیں گے اور یہ سمجھ لو کہ ساری زمین  
اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ تم کو اس ملک سے نکال دوں)

۱۔ یہ تعلیق باب تعلیق القنونی السجد میں گذر چکی ہے ۱۲ سنہ ۲۷ یعنی جبتک اللہ کو منظور ہے یہ تعلیق کتاب الفرائض میں موصول گزر چکی ہے  
۱۳ سنہ ۲۷ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپؐ یہودیوں کے اخراج کی نیت کر لی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپ  
کی وفات ہو گئی حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے نکال دیا ۱۲ سنہ ۲۷

رَبِّ اغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى آمِينَ ثُمَّ آمِينَ



أُرِيدَ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ مَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ  
يَسْأَلُ فَيُعْطِيهِمْ وَيُؤْتِيهِمْ وَالْأَفْعَالُ عَلَّمُوا أَنَّ اللَّهَ  
۴۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ الرَّحُولِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ  
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا  
يَوْمَ الْخَيْبِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ  
الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمَ الْخَيْبِ  
قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ اعْطُونِي بِكَيْفِ  
الْكِتَابِ  
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَقْلُدُوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَادَوْا  
وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَاضُجٌ فَقَالُوا مَا لَمْ  
أَهْجُوا اسْتَفْهَمُوهُ فَقَالَ ذُرُونِي فَإِنِّي  
أَتَانِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرْتُمْ  
بِعَذَابٍ قَالَ اخْرُجُوا الْمُشْرِكِينَ  
مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْزُوا  
الْكُفَّةَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُمْ أُجْزِيهِمْ  
وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ أَمَّا أَنْ سَكَتَ  
عَنْهَا أَمَّا أَنْ قَالَهَا فَتَسَيَّرْنَا  
قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِنْ قَوْلِ  
سُلَيْمَانَ-

پھر تم میں سے اگر کسی کی جائیداد کی قیمت آئے تو اس کو بیچ ڈالے اگر نہ  
بیچو (تمہارا اختیار) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔  
ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے سلیمان احوال سے انہوں نے سعید بن جبیر سے (سنا) انہوں  
نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن  
(کیسا مصیبت کا دن ہے) پھر اتنا روئے ان کے آنسوؤں سے  
زمین کی کنکریاں بھیگ گئیں سعید نے کہا میں نے پوچھا ابو عباسؓ  
جمعرات کے دن سے کیا مطلب ہے (جو تم اتنا روئے) انہوں نے کہا  
اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی آپ نے  
فرمایا ذرا کاغذ لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں اس کے بعد تم بھی  
گمراہ نہ ہو اگر اس پر چلتے رہو اس پر لوگوں نے (صحابہ نے جو وہاں  
موجود تھے) جھگڑا شروع کیا اور پیغمبر کے ردِ برد جھگڑا کرنا زیبا نہیں  
دوسرے لوگ (جو کتاب لکھی جانا من سب سمجھتے تھے) کہنے لگے بھلا  
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہودہ بڑا ہیں گئے اچھا پھر پوچھ لو یہ  
میں کرا آپ نے فرمایا مجھے معاف کرو (میرا پیچھا چھوڑو) میں جس سال  
میں ہوں وہ اس بہتر ہے جدھر تم مجھ کو بلاتے ہو پھر آپ نے ان کو تین  
باتوں کا ردِ بانی حکم دے دیا مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے نکال  
دینا یا باہر والے پیغام لے کر جو آتے ہیں ان کی ایسی ہی خاطر داری  
کرنا جیسے میں کرتا رہا تیسری بات کچھ بھلی سی تھی یا تو سعید نے اس  
کا بیان نہ کیا یا میں بھول گیا سفیان نے کہا یہ جملہ تیسری بات  
کچھ بھلی سی تھی سلیمان احوال کا کلام ہے کہ

۱۰ کسی نے کہا لکھواؤ کسی نے کہا نہ لکھواؤ ۱۱ منہ ۱۲ باب میں یہودیوں کا ذکر ہے لیکن مشرکوں سے کافر مراد ہیں ان میں یہودی  
بھی آگئے ۱۳ منہ ۱۴ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسارہ کا لشکر تیار کر کے روانہ کر دینا یا مذکر کی محافظت کرنا یا لونڈی غلاموں  
سے اچھا سلوک کرنا ۱۵ منہ

بَابُ ۲۶۷ إِذَا اخْتَدَرَ الشَّرِ كُونُ بِالْمُسْلِمِينَ  
هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كَانَ لَنَا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُحْدِثَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ نَبِيْنَا سَمَّ نَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْبِعُوا آلِي مَنْ  
كَانَ هَؤُلَاءِ مِنْ يَهُودَ نَجْبِعُوا لَهُ نَقَالَ  
إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي  
عَنْهُ نَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ  
نَقَالَ كَذِبُكُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا  
مَدَّ قَتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ يَحْيَى  
إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ نَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ  
وَرَأَى كَذِبًا عَمَّ قَتَ كَذِبًا كَمَا عَمَّ قَتَ  
فَرَأَى بَيْنَنَا نَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّاسِ قَالُوا  
نَكُونُ فِيهِمَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخَلَّفُوا نَابِيْنَا  
نَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْسُوا  
فِيهِمَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا تَخْلَعُكُمْ فِيهِمَا  
أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ  
شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ نَقَالُوا  
نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ  
مَنْ جَعَلَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ  
سَبًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا  
خَلَعَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا

باب اگر کافر مسلمانوں سے دغا کریں تو یہ معاف  
ہو سکتی ہے یا نہیں

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
کہا مجھے سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
کہا جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک  
(یعنی ابوریحہ) نے زینب بنت حارث یہودیہ نے بھیجی  
اس میں زہراؓ ہوا اس آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں ان  
کو اکٹھا کر دو سب اکٹھا کیے گئے آپ نے فرمایا میں تم  
سے ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا جی ہاں  
بتائیں گے آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے انہوں  
نے ایک نام لیا آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا  
باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے انہوں نے کہا بے شک  
آپ سچ کہتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میں اور ایک بات  
پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا جی ہاں ابوالقاسم  
اگر تم جھوٹ بولیں گے تو آپ پہچان لیں گے ہم جھوٹے  
ہیں جیسے باپ کے مقدمے میں آپ نے ہمارا جھوٹ  
پہچان لیا خیر آپ نے پوچھا دوزخ میں (ہمیشہ) کون  
لوگ رہیں گے وہ کہنے لگے ہم چند روز کے لئے دوزخ  
میں جائیں گے پھر تم مسلمان لوگ ہماری جگہ  
وہاں آجاؤ گے آپ نے فرمایا دت مردود  
خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں  
جائیں گے پھر آپ نے فرمایا بھلا ایک بات  
اور پوچھتا ہوں تم سچ بتاؤ گے انہوں نے کہا  
ہاں ابوالقاسم آپ نے پوچھا دیکھو تم نے اس  
بکری کے گوشت میں زہر لایا تھا (یا نہیں) انہوں نے

أَرَدْنَا أَنْ كُنْتَ كَاذِبًا  
فَسَبَّحْنَا بِكَ وَأَنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ  
نَكْفُرْكَ -

باب ۲۶۹ - دُعَاءُ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ  
نَكَثَ عَهْدًا -

۴۰۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ  
يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَسْمَا  
عَنِ الْقَتَنِاتِ قَالَ تَبَلَّ الرُّكُوعَ فَقُلْتُ  
إِنَّهُ جَلَدَانَا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ  
تَعَالَى كَذِبٌ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَمَنَّى شَهْلَةَ بَعْدَ  
الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ  
قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشْكُ فِيهِ  
مِنَ الْقُرَاءِ إِلَى أَنْ تَمُوتَ مِنَ الشُّرَكِيِّينَ  
فَعَرَضَ لِمَنْ هُوَ لَدَيْهِ فَقَتَلُوهُمْ  
وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَهْدٌ نَمَاءً وَآيُتُهُ وَجَدَ  
عَلَى أَحَدٍ مَاءً وَجَدَ عَلَيْهِمْ -

نسب

کہا ہاں ملایا تو تھا آپ نے پوچھا سبب انھوں نے کہا ہم نے  
سوچا اگر آپ جھوٹ موٹ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں تو آپ  
کے ہاتھ سے جھٹ کر آرام پائیں گے اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو یہ  
ذہر آپ کو نقصان نہیں کرنے کا لہ

باب جو عہد شکنی کرے اس کے لئے بد دُعا  
کرنا۔

ہم سے ابو الثعمان نے بیان کیا کہ ہم سے ثابت بن یزید نے  
کہا ہم سے عاصم اہول نے کہا میں نے اس سے پوچھا قنوت  
کب پڑھنا چاہیے انھوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا  
غلامنا شخص (محمد بن سیرین) تو کہتا ہے کہ تم نے رکوع کے بعد کہا  
انھوں نے کہا وہ غلط کہتا ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث  
بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد ایک مہینے  
تک قنوت پڑھتے رہے آپ بنی سلیم کے قبیلوں پر بد دُعا کرتے  
تھے بنو ابیہ تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر شک سے قاریوں کو  
چند مشرکوں کے پاس بھیجا (دین کی باتیں سکھانے کو) یہ بنی سلیم کے  
لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور  
ان کو مار ڈالا حالانکہ ان لوگوں میں اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم میں عہد تھا (لیکن انھوں نے دُعا دی)  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا رنج کرتے  
کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا آپ نے ان قاریوں پر کیا لہ

لہ ترجمہ باب اس سے عکلتا ہے کہ آپ نے اس یہود کو جس نے ذہر ملایا تھا کچھ مزا نہ دی بہت سی روایت میں ہے آپ نے اس سے کچھ تعویذ  
نہیں کیا کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات کا بدلہ ان سے نہ لیا معاف کر دیا مگر جب بشر بن براہ صحابی بنے جنہوں نے اس گروہ میں سے کچھ کھا  
لیا تھا مرنے تو آپ نے ان کے قصاص میں اس کو قتل کرایا نہ سری نے کہا وہ یہودن مسلمان ہو گئی لہذا آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ  
سے کہہ کر یہ لوگ قادی اور عالم تھے اگر یہ زندہ رہتے تو ان سے ہزاروں ہندوگان ہندو کو فائدہ پہنچتا بزرگوں نے کہا ہے عالم کی سزا  
ایک بڑی مصیبت ہے اگر جاہل ہزار ہا مر جائیں تو اتنا صدمہ نہیں ہوتا ۱۲ منہ

**باب ۱۰۸۔** مَا بَيْنَ مَا بَيْنَ النَّسَاءِ وَجَوَارِهِنَّ  
 مَا بَيْنَ مَا بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
 مَا بَيْنَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 أَنَّ أَبَا مَرْزُوقٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي  
 طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي  
 طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يُعَلِّمُ  
 وَفَاطِمَةَ بِنْتَهُ تَسْتَوِدُّهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
 فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ  
 بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَوْحِبًا يَا أُمَّ هَانِئٍ  
 فَلَمَّا فَتَرَغَ مِنْ عَسَلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِ  
 رَكَعَاتٍ مُلَحِّفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ رَحِمَهُ ابْنُ أُفٍّ عَلَى أَثَرِهِ  
 فَأَمَلْتُ رَجُلًا قَدْ أَخْبَرْتُهُ ثَلَاثَ بَنٍ هَبِيرَةَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
 أَجَزْنَا مِنْ أَجْزَتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ كَأَلْتِ أُمَّ هَانِئٍ وَرَبَّكَ  
**باب ۱۰۹۔** وَرَمَّةُ السُّلَيْمِيَّةِ وَ  
 جَوَارِهِمْ وَوَاحِدَةٌ تَبْغِي بِهَا أَذْنَاهُمْ  
 ۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ  
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
 قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُؤُ  
 إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَدْيِهِ

**باب عورتیں اگر کسی کو امان اور پناہ دیں۔**  
 ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
 خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام تھے ان  
 ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے۔  
 انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب (حضرت علی کی بہن سے) بیان  
 اچھوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ زہرا  
 (آپ کی صاحبزادی) آپ پر آؤ گئے ہوئے ہیں میں نے آپ کو  
 سلام کیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ابو  
 طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا آؤ اچھی آئیں ام ہانی جب غسل  
 سے فارغ ہوئے تو ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر آپ نے (چاشت  
 کی) آٹھ رکعتیں (نفل) پڑھیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 میری ماں کے بیٹے علیؑ یہ کہتے ہیں کہ ہیرہ کا فلانا بیٹا (جعدہ)  
 اس کو میں قتل کروں گا حالانکہ میں اس کو پناہ دے چکی ہوں  
 آپ نے فرمایا ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ  
 دی ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا۔

**باب مسلمان مسلمان سب برابر ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان**  
**کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہیے**  
 محمد سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو دیکھنے خبر دی  
 انہوں نے ایش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے بانیؑ  
 بن شریک تیمی سے انہوں نے کہا حضرت علیؑ نے ہم کو خطبہ  
 سنایا تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی

۱۔ ہیرہ ام ہانی کے خاندان جعدہ ان کے بیٹے تھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت علیؑ اپنے بھانجے کو کیوں مارتے بعضوں نے کہا فلان  
 بن ہیرہ سے رث بن ہشام غزوی مراد ہیں غرض حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کا پناہ دینا درست ہے (اگر اربعہ کا یہی قول ہے  
 بعضوں نے کہا امام کا اختیار ہے چاہے اس امان کو منظور کرے چاہے نہ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

انْعَمَ فَقَالَ فِيهَا الْجَنَاحَاتُ وَالْأَسْنَانُ  
الْإِبِلَ وَالْمَدِينَةَ حَرَمًا مَّا بَيْنَ عَجْرَةَ  
كَذَاقَمُنْ أَحَدُكَ نِيْمًا حَذَقْنَا أَكْثَادِي  
مُحَدَّثًا نِيْمًا نَعْلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَكُوتُ  
وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَزْرٌ  
وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ نَعْلِيهِ  
مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ كَأَحَدٍ  
فَمَنْ أَخْفَرَهُمْ سِلْبًا نَعْلِيهِ مِثْلُ  
ذَلِكَ.

باب ۱۱۱۱ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا ذَلِكُمْ  
يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَّ خَالِدٌ يَتَمَلُّ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَ  
كَانَ عُمَرُ إِذَا قَالُوا مَاتَرَسُ فَقَدْ  
أَمَنَهُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ  
كُلَّمَا وَ قَالَ تَكَلَّمُوا  
بِأَسَى.

کتاب نہیں ہے جس کو ہم پڑھتے ہوں ایک یہ کتاب ہے اس میں  
زعموں کے قصاص کا اونٹوں کی عمروں کا وجودیت میں دیئے  
جاتے ہیں بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ غیر رہاڑے لیکر  
فلانے مقام تک حرم ہے جو کوئی اس جگہ دین میں کوئی نئی بات  
نکالے یا بدعتی کو بنائے اس پر اللہ فرشتوں سب لوگوں  
کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور یہ بیان ہے جو  
کوئی (لوٹڈی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو  
مالک بنائے اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار اور مسلمان مسلمان برابر  
ہیں ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے جو کوئی مسلمان کا ذمہ توڑے

اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار

باب اگر کافر لڑائی کے وقت (گھبرا کر) اچھی طرح یوں  
کہہ سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم نے دین  
بدل دیا تو کیا حکم ہے

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا خالد بن ولیدؓ نے (بنی ہذیل کے جنگ  
میں) کافروں کو مارنا شروع کر دیا (حالانکہ وہ کہتے جاتے  
تھے ہم نے دین بدلا دین بدلا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جب یہ حال سنا تو فرمایا یا اللہ میں خالد کے کام  
سے بیزار ہوں اور حضرت عمرؓ نے کہا تعجب کسی مسلمان نے کافر  
سے کہا مترس (یعنی ڈر نہیں) تو اس کو امن دے چکا رہا اس کو  
مارنا درست نہیں، اللہ تو سب زبانیں جانتا ہے اور حضرت عمرؓ

۱۔ معلوم ہوا کہ اب الجہاد الجامع یا اور دوسری کتابیں جو حضرت علیؓ کی طرف نسبت دی جاتی ہیں ان کا کوئی اصل نہیں حضرت علیؓ بھی اسی  
قرآن کو پڑھتے تھے جو ہم سب لوگ پڑھتے ہیں اگر سورتوں کی ترتیب یعنی تقدیم تاخیر میں فرق ہو تو یہ اور بات ہے باقی جو یہ سمجھتا ہے  
کہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس کوئی دوسرا قرآن تھا جو کمال تھا اور یہ قرآن جو رائج ہے ناقص ہے یا اس  
قرآن کو میان عثمانی قرار دے کر اس کی حرمت اور عزت نہیں کرتا اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار یہ  
حدیث اور پر بھی بالجہاد المدینہ میں گزر چکی ہے ۱۲۔ سنہ ۱۱ھ اس حدیث کا پورا تفعہ غزوہ فتح میں آئینکا جہاں امام بخاری نے اس کو  
موصول بیان کیا ہے ۱۲۔ سنہ ۱۱ھ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲۔ سنہ ۱۲ھ

نے (ہرمز ان فارسی سے) کہا بات کر کچھ ڈرنے نہیں

باب مشرکوں سے مال وغیرہ بر صلیح کرنا طرائق چھوڑ دینا اور کوئی عہدہ پورا نہ کرے اس کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا رسولہ افضل میں ایسا فرمایا اگر کافر صلیح کی طرف جمعیس تو بھی صلیح کی طرف جھکا دیتے ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم نے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حمزہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور عیصہ بن مسعود بن زید خیر کی طرف گئے ان دنوں یہودیوں سے صلیح تھی خیر پہنچ کر یہ دونوں شخص الگ الگ ہو گئے پھر عیصہ جو عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ غون میں لوٹ رہا ہے۔ کسی نے اس کو قتل کر ڈالا خیر عیصہ نے اس کو دفن کیا۔ پھر مدینہ میں آئے تو عبدالرحمان بن سہل (عبداللہ بن سہل) مقتول کے بھائی اور عیصہ اور ان کے بھائی جو عیصہ جو مسعود کے بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے عبدالرحمان نے گھنگو شروع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بولنے سے بڑے کو بات کرنے سے عبدالرحمان تینوں میں کم سن تھے یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا تب عیصہ اور جو عیصہ نے گھنگو کی آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو یا تو قسم کھاؤ کہ عبداللہ کو فلاں شخص نے مارا ہے اور قاتل پر اپنا حق ثابت کر لو۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیونکر قسم کھائیں ہم نے تو آنکھ سے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی

بَابُ الْمَوَادَّةِ وَالْمَصَاحِدِ  
مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِيَّاهُمْ مِنْ  
كَيْفٍ بِالْعَهْدِ قَوْلُهُ وَإِنْ جُحُوا لِلْسَّلَامِ فَاجْتَمِعُوا  
۱۰۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هُوَ  
أَنْفَضِلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَسَارَ بْنِ يَسَارٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أُنْطَلِقُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ  
بِزَيْدٍ وَحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ  
الْحَيْبَرِيِّ يَوْمَئِذٍ مَلِكٌ فَتَفَرَّقَ قَاتِلُ  
حَيْصَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَسْتَحْفِلُ  
دِمَّ تَيْلَازًا فَتَنَّهُ ثُمَّ مَدَّ الْمَدِيَّةَ  
فَأَنْطَلَقَ مَعَ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَهْلٍ فِي  
مُحِيطَةٍ وَحَوْصَةٍ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بِسَلْمَةٍ فَقَالَ كَبْرُكَ بَرٍّ هُوَ أَحَدُ  
الْقَوْمِ فَسَكَتَ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَتَخْلِفُونَ  
وَتَسْتَحْفِقُونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ مَصَابِحَكُمْ قَالُوا  
كَيْفَ تَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرِ قَالِ  
تُزِيرُكُمْ يَهُودٌ بِخُفْسِينَ

سہ اور یہ کلام حضرت عمر کا ہرمز ان کے بیٹے امن دینا ٹھہرا اس کو ابن ابی شیبہ اور یعقوب بن ابی سفیان نے اپنی تاریخ میں بیان کیا صحیح وصل کیا کہتے ہیں جب صحابہ نے تشرکاء محاصرہ کیا تو ہرمز ان حضرت عمر کے حکم پر اترا جب اس کو حضرت عمر پاس سے گزرائے تو وہ مارے ڈر کے صاف ہاتھ نہ کر سکا اس وقت حضرت عمر نے یہ فرمایا گویا اس کو امان دی ۱۲ منہ سہ اس کے لوگوں کو دیت دینا ہوگی اگر وہ قتل کا اقرار کرے تو اس سے قصاص بھی لیا جاسکتا ہے یہ قسامت کی صورت ہے اس کا حکم دوسرے معاملات سے جدا لگانا ہے اس میں مدعی سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ میرا گمان فلاں شخص پر ہے اسی نے مارا ہے ۱۲ منہ

فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ بِإِيمَانٍ تَوَدُّ مَرْكَفًا نَفَعَلَهُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ -

### بَابُ فَضْلِ الْوُكَاةِ بِالْعَمَلِ -

۴۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اللَّيْثُ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ أَبِي شَرْهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُثَيْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بَنِي خَزْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
هَرَّ ثَلَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا  
بِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ زَيْنَبُهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سَعِيدٍ فِي كُفَّارٍ فِي

### بَابُ هَلْ يُعْفَى عَنِ الدِّخَانِ إِذَا

سَحَرَ -

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي دِيُونَسُ بْنُ  
شَرْهَابٍ سَمِعَ أَعْلَى مِنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَمَلِ  
قَالَ لَوْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَدَّ مَنَعَهُ لَهُ ذَلِكَ لَمْ يَفْعَلْ مِنْ مَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ

برائوت کر لیں گے انہوں نے عرض کیا وہ تو کافر ہیں ہم ان کی قسموں پر کیسے  
اعتبار کریں تا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان کی دیت  
اپنے پاس سے ادا کی ۱۷

### باب عہد پورا کرنے کی فضیلت

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں  
نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ سے ان کو عبد اللہ بن عباس نے خبر دی ان کو ابو سفیان بن حب  
نے کہ ہر قتل (روم کے بادشاہ) نے اور قریش کے کئی سواروں کے ساتھ  
ان کو بلایا وہ شام کے ملک میں سوداگری کرنے گئے تھے یہ اس زمانہ کا  
ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان سے قریش  
کے کافروں کے مقدمہ میں صلح کی تھی ۱۸

باب اگر ذمی کافر جلاوکرے تو اس کو قتل کریں گے یا نہیں -  
عبد اللہ بن دہب نے کہا سہ مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں  
نے ابن شہاب سے ان سے پوچھا گیا کیا ذی اگر جلاوکرے تو اس کو قتل  
کریں گے انہوں نے کہا ہم کو یہ خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاو  
کریں گے کیا گیا ایک ذی کافر لبید بن اعجم یہودی نے کیا تھا آپ نے جلاوکر  
کو قتل نہیں کیا وہ اہل کتاب میں سے تھا ۱۹

۱۷ ہمیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر کے یہود سے صلح قائم رکھی اکثر اماموں کے  
کے نزدیک ایسی صلح جائز نہیں کہ مسلمان بادشاہ کافروں کو کچھ مال دے مگر یعقوب نے ضرورت شدید کے وقت جائز رکھا ہے۔ باب کا  
یہ ترجمہ جو کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ حدیث سے نہیں نکلتا اور شاید امام بخاری کو اس بات میں کوئی حدیث کھٹا منظور تھا مگر اتفاق  
نہ ہوا یا اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس مضمون کی نہیں ۱۲ منہ ۱۷ یعنی صلح حدیبیہ جو سلسلہ صحابی میں ہوئی یہ حدیث مفصل اور گندہ پکی  
ہے اس میں یہ بیان ہے کہ ہر قتل نے کہا پیغمبر وغالی نے عہد شکنی نہیں ہے اسی سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ عہد کا پورا کرنا ایسا  
اکم خصلت ہے جو بڑی فضیلت رکھتی ہے اور عہد توڑنا دغا بازی کو راہ شریعت میں منع ہے ۱۲ منہ ۱۷ یہ عہد اللہ بن دہب کی موصول ہے ۱۸ منہ ۱۷  
ظاہر ابن شہاب کی دلیل پوری نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیلئے کسی پر پل نہیں لیتے تھے دوسرے کج جاوید آپ کو کئی تفصیل میں نہیں

پہنچا تھا ایک دفعہ انہیں پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کوئی کام نہ کرتے اور خیال آتا کہ کچھ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی خبر دیکر یہ آفت آپ پر سے دور کر دی ۱۹ منہ ۱۷

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَّحَ حَتَّى كَانَ  
يَحْتَلُّ إِلَيْهِ أَنْتَهَ مِنْهُ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ.

باب ۱۲ - مَا يَحْدُثُ مِنَ الْغَدْرِ وَ  
قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدُوكَ  
فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ الْآيَةُ.

۴۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو  
بُنٍ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ  
زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسَدَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ  
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ  
كَبُورُكَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ مِنْ آدَمَ فَقَالَ اخْدُثْ  
بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ نَحَرَ بَيْتَ  
الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوَاتَا يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقَعَاصِ  
الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتَقَامَنَهُ الْمَلِكُ حَتَّى يَمُوتَ

الرَّجُلُ مَا لَكَ دِينًا يَنْظِلُ سَاحِطًا ثُمَّ يَمُوتُ  
ثُمَّ يَرَى بَيْتَ مِنَ الْعَرَبِ إِذَا خَلَّتْ لَكَ  
ثُمَّ مَدْنَةً تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ  
فَيَعْدِرُونَ يَا قَوْمَكُمْ عَمَّتْ ثَمَانِينَ غَايَةً عَمَّتْ كُلَّ

مجھ سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے  
کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا  
آپ کو یہ خیال آتا میں کام کر چکا حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا۔

باب دعا باری کیسا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے رسول  
انفال میں فرمایا اگر کافر یہ چاہتے ہیں تجھ سے  
فریب کریں تو اللہ تجھ کو پس کرتا ہے (اخیر آیت تک)

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ ہم سے  
عبد اللہ بن علاء بن زبیر نے کہا میں نے بسر بن عبید اللہ سے سنا  
انھوں نے ابو ادیس سے کہا میں نے عوف بن مالک (اشجعی صحابی)

سے انھوں نے کہا میں تنوک کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس حاضر ہوا آپ چمڑے کے ڈیرے میں تھے آپ نے فرمایا  
قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ہوں گی ان کو گن رکھ ایک تو میری  
وفات دوسرے بیت المقدس کی فتح تیسرے تم میں مری پڑنا

جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہے (یعنی طاعون کی بیماری) چوتھے  
مال کی کثرت اتنی کہ کسی شخص کو سوا اثرفیاں دیں گے جب بھی  
ناراض رہیگا پانچویں ایک بلا جو عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی  
چھٹے تم میں اور انصاری میں صلح پھر انصاری کا دغا کرنا وہ اسی  
جھنڈے لے لے تم سے لڑنے آئیں گے ہر جھنڈے کے تلے بارہ  
ہزار یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج سے لے

۱۷ اس کا پورا قصہ باب طبع میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا ۱۸ منہ پہلی دوسری نشانی تو ہونگی تیسری کہتے ہیں کہ وہ بھی ہونگی بیٹے  
طاعون عواس جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں آیا تھا جس میں ہزاروں مسلمان مر گئے چوتھی نشانی بھی ہونگی مسلمان دم اور ایران کی فتح سے  
بعد اللہ ہونگے تھے پانچویں نشانی کہتے ہیں ہونگی یعنی حضرت عثمان اور بنی امیہ کا فتنہ چھٹی نشانی ابھی نہیں ہوئی قیامت کے قریب  
ہونگی دوسری روایت میں ہے بڑی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کا نکلنا یہ سب چھ بیٹے کے اندر ہوں گی اس حدیث سے امام بخاری نے  
یہ نکالا کہ دغا باری کرنا کافروں کا کام ہے اور قیامت کی ایک نشانی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ



**باب ۲۱** کَیْفَ یُنْبِئُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَتَوَلَّیهِ وَإِمَاتُ تَخَانَتٍ مِنْ قَوْمِ خِیَانَةٍ فَانْبِئْ إِلَیْهِمْ عَلَى سَوَاءِ الْآیَةِ۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا هُكَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يَبُوءُونَ يَوْمَ النُّعْرِ مِنِّي لَا يَخُفُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوتُ بِالنَّبِيِّ عُرْيَانٌ وَيَوْمَ الْحِجْرِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ النُّعْرِ وَإِنَّمَا فَيْلُ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحِجْرُ الْأَصْغَرُ نَبِئْتُ أَبُوبَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَخُفْ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ إِلَيَّ مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

**باب ۲۲**۔ اِثْمٌ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَتَوَلَّیهِ الَّذِيْنَ عَاهَدَتْ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ فَرَسَةٍ دَعَمُ يَقُولُ ۴۱۵۔ حَدَّثَنَا تَنْبِيْهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُسْرَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ خِلَالٌ مَنْ كُنْ فِيهِ كَانَ مَنَافِعًا خَالِعًا مَنْ إِذَا أَحَدَتْ كَذَبٌ وَإِذَا

باب عہد کیونکر واپس کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں فرمایا اگر تو ڈرے کسی قوم سے وہ دغا دیں گے تو ان کا عہد معقول طور سے ان کو واپس کر دے اخیر آیت تک ہم ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ خبر دی انھوں نے زہری سے کہا ہم کو حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو دسویں تاریخ ذی الحجہ کی منیٰ میں منادی کرتے تھے لوگو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے اور سب تاریخ ذی الحجہ کی یہی حج اکبر کا دن ہے حج کوچ اکبر اس لئے کہتے ہیں کہ عمرے کوچ اصغر کہتے ہیں خیر ابوہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سال مشرکوں سے جو عہد لیا تھا واپس کر دیا اور دوسرے سال حجۃ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کوئی مشرک شریک نہیں ہوا۔

باب عہد کر کے دغا دینے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ انفال) میں فرمانا (یہود کے باب میں) جن سے تو عہد کرتا ہے پھر سر بار عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں اور دغا بازی (باز نہ آئے) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے عبد اللہ بن مرہ سے انھوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں جن میں ہونگی وہ تو پکا زامناقی ہو گا جب بات کہے تو جھوٹے اور جب عذر کرے تو خدات کرے جب عہد کرے

۱۔ معقول طور سے یہ کہ ان کو کبلا بھیجے بھائی ہمارا تھا لا عہد ٹوٹ گیا یہ نہیں کہ دفعۃً ان پر حملہ کر بیٹھے ہمارے زامانہ میں تمام ہندوستان جی قاعدوں کی پابندی جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائی ہے ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ معلوم ہوا کہ حج اکبر حج ہی کا نام ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ حج ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ کو پڑے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بعض ضعیف روایتیں اس باب میں آئی ہیں کہ جس حج میں عرفہ کا دن جمعہ کو آئے وہ دوسرے حجوں سے افضل ہے مگر یہ روایتیں قابل اعتماد نہیں ۱۲ سنہ ۱۱۰۰

وَعَلَّاهُ أَخْلَفَ رَدَّ إِذَا أَحَادَهُ عَدُوٌّ وَإِذَا أَحَادَكُمْ نَجَرُ  
رَمَنَ كَانَتْ نِيَّةُ خَصْمَةٍ مَثَلُهُ كَانَتْ نِيَّةُ  
خَصْمَةٍ مِنَ التَّغَانِي حَتَّى يَدْعَمَا

۴۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُتِبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنُ وَمَا فِي هَذَا لِيُخَيِّفَهُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ  
مَا بَيْنَ عَائِشَةَ إِلَى كَذَا أَتَيْنَا أَحَدًا حَدَّثَنَا  
أَوْ أَدَى مُحَمَّدٌ ثَمَّ نَعْلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا  
صَوْتٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَشْنِي  
بِهَا أَوْ تَأْهُمْ فَتَنْ أَخْفَهُ مُسْلِمًا نَعْلَيْهِ  
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا  
يَقْبَلُ مِنْهُ صَوْتٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ زَانَى قَوَّامًا  
بَغْيًا إِنْ مَوَالِيهِ نَعْلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَوْتٌ وَلَا  
عَدْلٌ قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ  
الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ  
تَجْتَنِبُوا دِيْنََا أَوْلَادُكُمْ هَمَّا يَقْبَلُ لَهُ دَكْبَتُ  
تُرَى ذَلِكَ كَأَيْتَابٍ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِي  
وَالَّذِي نَفْسِي أَيْ هُرَيْرَةُ بِسَبِّهِ عَنْ

تو دو غامضے اور حجب جھگڑا کرے تو گالی  
گلوں پر آجائے جس میں ان خصلتوں میں کوئی ایک خصلت ہو تو اس  
میں نفاق کی خصلت ہے جب تک اس کو چھوڑ نہ دے سہ

۵- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی  
انہوں نے اُمّش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ  
یزید بن شریک تیمی سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے انہوں نے کہا ہم  
نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بس یہی قرآن لکھا اور جو اس وقت  
میں لکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عاتر رہا رہا ہے  
لیکن فلاں مقام تک حرم ہے جو کوئی (یہاں دین کی) نئی بات نکالے  
یا نئی بات نکالے والے کو جگہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب  
لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمان مسلمان  
سب پناہ دینے میں برابر ہیں اور فی مسلمان (جیسے غلام یا عورت)  
بھی رکھی کا فرق پناہ دے سکتے ہیں اور جو کوئی مسلمان کا کیا ہو  
عہد توڑ ڈالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا  
نفل قبول ہوگا نہ فرض اور جو غلام لونڈی اپنے مالک کے بے اذن  
دوسرے لوگوں کو مالک بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی  
پھٹکار نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور ابو موسیٰ (محمد بن عقیل)  
نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان  
کیا کہ ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے باپ (سعید بن عمرو)  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا تم لوگوں کا اس وقت  
کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک اشرفی یا ایک پیسہ  
بھی تم کو نہ ملے گا لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ نے تم کیا سمجھتے ہو ابیاس کیونکہ  
ہوگا انہوں نے کہا اس پر در و گار کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ

۱۱- اس میں بھی شرح اور تفسیر بالامیان میں گزری ہے یہاں اس کو لکھ کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ عہد شکنی اور دغا بازی نفاق کی خصلت ہے ایماندار آدمی ہرگز  
یہ نہیں کرے گا ۱۲- منہ سہ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے یہ سبق اپنی تلوار کے قلاف سے نکال کر لوگوں کو بتلایا اس میں مضمون لکھا تھا ۱۳- اسے ابو ہریرہؓ نے تحریر فرمایا تھا

قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ كَالْوَعْدِ ذَاكَ  
قَالَ تَفْخُخُكَ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
تَلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ يَمْنَعُونَ مَا فِي  
أَيْدِيهِمْ.

## باب

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمزة  
ثَالِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَائِلَ شَهْدًا  
صَفِيًّا قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ  
يَقُولُ أَتَيْتُمُوهُ رَأَيْتُمُوهُ يَوْمَ أَبِي  
جَنْدَلٍ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرًا لَلَّيْتُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدُّهُ وَمَا وَضَعْنَا  
أَسْيَانًا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَّا قُطِعْنَا إِلَّا سَهْلًا

۴۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو ذَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصَفِيِّنَ فَقَالَ  
سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَتَيْتُمُوهُ  
أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْ نَزَى قَتَلْنَا  
فَقَاتَلْنَا نَجَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ اكْنُتَا عَلَى الْوَعْدِ وَهُمْ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ

کی جان ہے میں نے تو یہ اس کے فرمان سے معلوم کیا ہے جو سچے  
تھے اور ان سے سچی ہی بات کہی گئی تھی لوگوں نے کہا بیان تو کرو  
کس مجھ سے ایسا ہو گا انہوں نے کہا اشد اور اس کے رسول کا ذمہ  
توڑ دیا جائے گا (مسلمان دغا بازی کریں گے) اللہ تعالیٰ کافروں کے  
دل مضبوط کر دیگا وہ جزیہ نہ دیں گے درلے کو مستعد ہوں گے

## باب

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو ابو حمزہ نے خبر دی کہ میں نے  
اعمش سے وہ کہتے تھے میں نے ابو ذائل سے پوچھا تم جنگ صفین  
میں (جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں ہوئی) حاضر تھے انھوں نے  
کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف صحابیؓ سے سنا وہ کہتے تھے تم اپنی  
راے غلط سمجھو (جو آپس میں لڑتے مارتے ہو) میں نے اپنے تئیں  
دیکھا جس دن ابو جندل یعنی حدیبیہ کے دن آیا اگر میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پھیر سکتا تو پھیر دیتا

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے  
کہا ہم سے یزید بن عبد العزیز نے انھوں نے اپنے باپ عبد العزیز  
بن سارہ سے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہ مجھ سے  
ابو ذائل نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم صفین میں تھے اتنے میں سہل بن حنیف  
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو اپنی اپنی راے کو غلط سمجھو دیکھو ہم حدیبیہ  
کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر لڑنا بہتر سمجھتے تو فوراً  
لڑتے (حالانکہ کافروں کا مقابلہ تھا) پھر حضرت عمرؓ آئے اور عرض  
کیا یا رسول اللہ کیا ہم سب کے دین پر راویہ کا فرجھوٹے دین پر نہیں  
ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک پھر انہوں نے کہا ہمارے جو لوگ تھے

۱۷- ہم سے زیادہ میں بھی حال ہے کافروں کے جزیہ وصول کرنا تو درکنار کافر مسلمانوں پر طرح طرح کے ستم کر رہے ہیں ہزاروں طرح کے ٹیکس ان سے لے رہے ہیں  
ان کو دمایا بنا کر رکھ رہے ۱۲- سہل بن حنیف قریش سے خوب لڑنا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کی اس دن بڑی توہین کی تھی لیکن آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے لڑنا مناسب نہ تھا اور ہم آپ کے حکم کے تابع رہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے  
کیونکہ مسلمانوں کو ماروں یہ نہیں ہے اس وقت کہا جب لوگوں نے ان کی طاقت کی کمزوری میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے ۱۲- منہ ۶

اَللّٰہُ فَقَالَ اَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي الْبَعَثَةِ وَتَقَاتَلْنَا فِي  
النَّاسِ قَالَ بَلٰی قَالَ نَعْلٰی مَا نَعْلٰی الدَّيْنَتَہُ  
فِي حَرِيْبِنَا اَنْ تَرْجِعُ وَلَمَّا حَكَمَ اللّٰہُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ  
فَقَالَ ابْنُ الْحَطَّابِ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَسْتُ  
يُضَيِّعُنِي اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّا نَطْلُقُ عَمَّا اِلٰی اَبِي  
بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مُثَلِّ مَا قَالَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَيْہِ وَسَلَّمُ فَقَالَ اِنَّہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلٰكِنْ  
يُضَيِّعُہُ اللّٰہُ اَبَدًا اِنْ تَرَكْتَ سُورَةَ الْفَتْحِ  
فَقَرَأَ مَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
عَلٰی عَمَّا اِلٰی اٰخِرِهَا فَقَالَ عَمَّا يَارَسُوْلَ  
اللّٰہِ اَوْفَتْکُمْ هُوَ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا  
حَاثِمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيہِ عَنْ  
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَدِمْتُ عَلٰی  
اُفْحٍ وَحِیٍّ مُّشْرِکَةٍ فِی عَهْدِ فُرَيْسٍ اِذْ عَاهَدَا  
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَمُدَّتْ بَیْہُمَا  
مَرَّةً اٰیْہِمَا فَاسْتَفْتِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اُفْحٍ  
قَدِمَتْ عَلٰی رَحِیٍّ رَاغِبًا اَوْ اَصْلًا مَا دَانَ لَہُمْ مِلَّةً

بَابُ الْمَصْلَاحَةِ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ اَوْ وَفَتْکُمْ

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا

جائیں کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور ان کو جو لوگ مالے جائیں وہ  
دو بخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک تو حضرت عمرؓ نے  
کہا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اس وقت اس کیوں نہیں جیتا  
اشد ہمارا انکا فیصلہ نہ کر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا  
خطاب کے بیٹے میں اشد کا بھیجا ہوا اسوں اشد مجھ کو کبھی تباہ نہیں کریگا  
(جو میں کر رہا ہوں اسی میں صلحت ہے) حضرت عمرؓ ابوبکر صدیقؓ پاس  
گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی  
ابوبکر صدیقؓ نے کہا وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ ان کو ہرگز کبھی  
تباہ نہیں کریگا اس کے بعد سورہ فتح اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حضرت عمرؓ کو اخیر آیت تک پڑھ کر سنائی حضرت عمرؓ نے  
پوچھا یا رسول اللہ یہ صلح زور حقیقت فتح ہے آپ نے فرمایا ہاں  
ہم سے فیتہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسماعیل نے  
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ کے انھوں نے  
اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا میری ماں جو مشرک تھی (قتلہ)  
اپنے باپ (حارث بن درک) سمیت اس زمانہ میں میری ماں آئی  
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں صلح تھی  
تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میری ماں آئی  
ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کر دوں کیا میں اس  
سلوک کر دوں آپ نے فرمایا ہاں سلوک کر دے

باب تین دن یا ایک معین مدت کے لئے صلح کرنا

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہ ہم سے شریح بن مسلمہ

اسل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے مقابلہ میں جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے صلح کر لی تو ہم مسلمانوں کو روکنے  
کے لئے کیوں پلے پڑتے مگر وہ یہ جنگ جاتے رہے یا نہیں اور اسکا انجام کیا ہوگا جنگ معین جب ہوئی تو تمام جہان کافروں کے بغیر سن  
میرا دیئے بجائے کہ اسل کا زور آپس میں خرچ ہونے لگا ہم سننے والے بال بچے رہیں گے ۱۲ سن سے سب کی حدیث کی مطابقت ہونے کے لئے ہے  
کہ جب قریش نے عہد شکنی کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا اسماءؓ کی حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ ان کے والد ابی قریش  
کے کافروں میں شامل تھے اور چونکہ ان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح تھی لہذا آپ نے اسماءؓ کو اجازت دی کہ اپنی والدہ سے اچھا سلوک کریں

شَرَحَ بَنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ  
بْنِ أَبِي اسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَغْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ  
مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا  
عَلَيْهِ أَنْ لَا يَقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا  
يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجَلْبَانٍ السَّلَاحِ وَلَا يَدْعُو  
مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ  
بَيْنَهُمْ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَكُتِبَ هَذَا مَا  
تَأْذَنَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا أَوْ عَلَيْنَا  
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ تَتَوَلَّكَ وَكَيْبَا يَعْنِي  
وَكِنْ أَكْتُبُ هَذَا مَا تَأْذَنَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا وَاللَّهُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
وَأَنَا وَاللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ  
قَالَ فَقَالَ لِعَلِّي أَفْعَى رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ  
عَلَى وَاللَّهِ لَا أَفْعَى أَبَدًا قَالَ فَارْتَفَعُوا  
قَالَ فَأَنَادَهُ إِيَّاكَ فَخَاحَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى  
الْأَيَّامُ اتَّوَعَّلِيَا فَقَالُوا هُمْ صَاحِبُكَ فَلَبَّوْهُ  
فَدَكَّ ذِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ الْكُفَّارَةِ مِنَ غَيْرِ وَفَتْ  
وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَرَكُمْ

نے کہا تم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے  
باپ نے انھوں نے ابو اسحاق سے کہا مجھ سے برادر بن عازب نے بیان کیا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سرہ کا ارادہ کیا تو مکہ کے کافروں  
سے اجازت چاہی مکہ میں آنے کی انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ ہاں  
نہیں راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور ہتھیار غلافوں میں رکھیں اور مکہ  
والوں میں سے کسی کو راہنے پاس نہ بلائیں یہ شرطیں حضرت علی رضی اللہ  
لکھن شریع کیں اور صلح نامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے  
جس پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا اس پر تشریش کے کانفرنس  
لگے اگر تم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو روکتے کیوں بلکہ آپ  
بیعت کر لیتے (آپ کے تابعدار بن جاتے) یوں لکھتے یہ وہ صلح نامہ ہے  
جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا اپنے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم  
میں محمد عبداللہ کا بیٹا ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں  
برائے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کھانا نہ جانتے تھے آپ نے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ امیرٹ دو حضرت علی نے عرض  
کیا نہ اکی قسم میں تو اس کو بھی نہیں بیٹوئے آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو دکھاؤ  
یہ لفظ کہاں ہے انھوں نے دکھایا آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو میٹ دیا  
خیر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گزر چکے تو مشرک لوگ حضرت  
علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے اب اپنے صاحب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کہو شرط کے موافق کوئی کریں حضرت علی نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا  
اچھا بہتر پھر آپ کے نام سے کوئی کیا لے

باب غیر معین مدت کے لئے صلح کرنا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضمیر کے یہودیوں سے فرمایا تم کو

لے یہ فرمانا حضرت علی کا عدل کی ادھم لہفت کے طور پر تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خیر خواہی اور جوش ایمان کی وجہ سے تھا اس لئے  
کوئی گناہ حضرت علی پر نہ ہوا یہاں سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے کہ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محبت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ غلام  
کیا وہابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قتل قرطاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کے خیال سے کتاب لکھی جانے میں مخالفت کی ورنہ ان کی نیت بخیر تھی  
سہ کارہا کا اتنا اس از خود بخیر تاکید جس من ظن کرنا دوسری جگہ بدینی مزاج عیسائی اور بدعتی ۱۲۷۸ھ سے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ



وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ عَادِدٍ لَوْ آتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَكَانَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۲۲ - حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَسَدًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ عَادِدٍ لَوْ آتَى يُنْصَبُ لِعَدَدَتِهِ -

۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ نَجَّاحٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبُيُوتَةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَاغْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمٌ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ

يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ إِحْدَى ثَلَاثٍ وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِّنْ ثَمَّ فَإِنَّهُ هُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْتَدُ شُكُّهُ وَلَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهُمْ وَأَخْلَى خَلْعَهُمْ نَعَاكَ الْبَاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِخْرَاقَ فَإِنَّهُ لَقَبِيرٌ

ثابت سے بھی روایت کیا انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا ایک راوی کہتا ہے کہ طرا کیا جائیگا اور دوسرا کہ اس پر کچھ لکھا ہوگا کہ لوگ پہچان لیں گے یہ دغا باز تھا ہم سے سلمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سنائی ہے انہوں نے ثابیت سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر دغا باز کے لئے اس کی دغا بانی کے موافق ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن حمیر بن عبد اللہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاووس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا یوں فرمایا اب ہجرت (فرض) نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت قیامت تک باقی ہے اور اسی دن یہ بھی فرمایا اس شخص کو اللہ نے جس دن آسمان اور زمین کے حرمت الاکیا وہ اللہ کی حرمت قیامت تک حرام بھی رہے گا اور وہاں ٹرنا مجھے سے کسی کے لئے درست نہیں ہوا اور میرے لئے یہی دن کی ایک گھڑی درست ہوا پھر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہو گیا نہ وہاں کا کائنات (جس سے تکلیف نہ ہو) نہ وہاں شکاری کو تیرا یا جلے نہ وہاں کی بڑی چیزیں اٹھائی جائیں البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کو مشور کرتا ہو اس کے مالک کو دریافت کرتا ہے جب وہ اسے گارنٹی ہوگی کبھی پانے والا اس کا مالک نہ ہو گا نہ وہاں کی ہری گھاس کاٹی جائے اس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آخر کی اجازت دیجئے وہ لوہاروں سواروں کے کام آتی ہے اور

بارہ پارہ ختم ہوا اب تیرھواں پارہ الشرح سے تو شروع ہو گا۔

لے ایک روایت میں ہے کہ یہ جہنم اس کی مقعر پر لٹا ہوا ہے گا فرض یہ ہے کہ اس کی دغا باری سے تمام اہل مشرطع ہوں گے اور نرین کریں گے ۱۲۰ سالہ یہ حدیث اور کئی ہاگدزی ہے اس باب سے اس کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا اس طرف کہ مکہ باوجود اس کے کہ حرمت والا شہر تھا وہاں ٹرنا اللہ کے لئے درست نہیں کیا مگر چونکہ وہاں لوگوں نے دغا کی اور آنحضرت کے ساتھ جو عبد بن زید تھا وہ تو لڑا لڑا ابی بکر کی مدد کی بی خبراً پر تو اللہ تعالیٰ نے اس حرم کی سرسبز ایچہ حرمت دے نہیں ان کا مدنا بنے جہنم کے لئے درست کیا اس سے یہ نکلا کہ دغا بانی جہنم کا ہے اور اس کی سزا بہت سخت۔

# نیرھواں پارہ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم دال

## کتاب بدء الخلق

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش و آفرینش کیونکر شروع ہوئی۔

مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیدُهُ کَانَ الرَّبُّ یَعْلَمُ بَنُ خَیْثُمْ وَ الْحَسَنُ کُلُّ عَلَیْهِ هَیْتِیْنَ هَیْتِیْنَ وَ هَیْنِیْ مِثْلُ لَیْنِ وَ لَیْنِ وَ مَیْنِیْ وَ مَیْنِیْ وَ هَیْنِیْ وَ هَیْنِیْ اَنْعَیْنَا اَنْعَیْنَا عَلَیْنَا حَیْنِ اَنْشَا کُمْ وَ اَنْشَا خَلْقَکُمْ لَعُوْبُ النَّصَبِ اَطْوَا سَرَا طُو سَرَا کَذَا وَ طُو سَرَا کَذَا عَدَا کُو سَرَا اَعَفَ قَدْ سَرَا -

اور اللہ تعالیٰ نے جو سورہ روم میں افرمایا اس کی تفسیر وہی خدا تو ہے جو پہلے پہل پیداکرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیداکرے گا اور ربیع بن خثیم اور امام حسن بصریؒ نے کہا اللہ پر سب آسان ہے پہلے پہل پیداکرنا یا دوبارہ پیداکرنا ہین کا کلمہ بہ تشدید اور بسکون دونوں طرح آیا ہے جیسے لئین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق اور (سورہ ق میں) جزا نعینا آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کیا تم کو پہلی بار بنانے کا جزا کر دیا جب اس حمل نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے مادے کو (اسی صورت میں) لغوب کا لفظ ہے۔ اس کے معنی تھکن اور ماندگی (در سورہ نوح میں) جو فرمایا اَطْوَا سَرَا یعنی مختلف صورتوں میں کبھی ایسے نطفہ کبھی ایسے خون کی ہشکی پھر گوشت پھر بڑی پوست عرب لوگ کہتے ہیں فلاں عدا طو یعنی فلاں شخص اپنے رتبے سے بڑھ گیا یہاں اطوار کے معنی رتبے کہیں ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا گناہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ

۱۵ اس کو جری نے وصل کیا منذر ثوری سے انہوں نے ربیع بن خثیم سے ۱۶ سن ۱۵ اس کو بھی طبری نے قتادہ کے طریق سے وصل کیا ۱۷ سن ۱۵ قرآن شریف میں سورہ مریم میں دھوکھین آیا ہے امام بخاری نے اس مناسبت سے کہ ربیع اور حسن کے قول میں یہ لفظ آیا ہے اس کی بھی تحقیق کر دی ۱۸ سن ۱۵ امام بخاری نے سورہ ق اور سورہ نوح کے لفظوں کی جو اس باب میں تفسیر کی ہے ان کی مناسبت یہ ہے کہ ان آیتوں میں آسمان زمین آدمی کی خلقت کا بیان ہے اور یہ سب اس بیان میں ہے ۱۲۰ منہ۔



مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا بَنِي تَيْمِيمٍ ابْتِغُوا لَنَا بَشَرًا نَأْكُلُوا مِنْهُ عَطِشًا -  
فَتَعَايَرُوا وَجْهَهُمْ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ  
الْيَمَنِ اقْبُلُوا الْبَشَرِي إِذْ لَكُمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَيْمِيمٍ تَأْكُلُوا  
قِيلَ لَنَا خَذِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَدِّثُ  
بَدَأَ الْخَلْقَ وَالْعَرِشَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا  
عِمْرَانُ رَأَيْتَكَ تَقْلَتُكَ لَيْتَنِي لَمْ  
أَقْعُدْ -

۴۲۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ  
بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْرَةَ حَدَّثَنَا  
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَعَقْتُ نَاتِقِي يَا أَبَا تَيْمِيمٍ  
كَأَمْ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ فَقَالَ اقْبُلُوا الْبَشَرِي يَا بَنِي  
تَيْمِيمٍ فَقَالَ اقْبُلُوا الْبَشَرِي يَا بَنِي تَيْمِيمٍ تَأْكُلُوا مِنْهُ  
عَطِشًا مَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ  
فَقَالَ اقْبُلُوا الْبَشَرِي يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَكُمْ يَقْبَلُهَا  
بَنُو تَيْمِيمٍ تَأْكُلُوا قِيلَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنَّا جِئْنَاكَ لَنَسْأَلَ  
عَنْ هَذِهِ الْأُمْرِ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَمُكِّنَ نَبِيَّ غَيْرَهُ وَكَانَ

پاس آئے آپ نے فرمایا بنی تیمیم خوش ہو جاؤ انہوں نے کہا جب  
آپ یہ فرماتے ہیں تو ہم کو کچھ دلو ایسے آپ کے بارگاہ چہرے کا  
رنگ بدل گیا پھر یمن کے لوگ آپ پاس آئے آپ نے فرمایا یمن والو  
تم اس خوشخبری کو قبول کرو جس کو بنی تیمیم نے قبول نہیں کیا۔ وہ  
کہنے لگے ہم نے قبول کی پھر آپ (عالم کی) ابتداءے آفرینش اور  
عرش کا ذکر فرمائے گئے اس وقت تک ایک شخص (یا نام نامی) کہنے  
لگا اہی عمران تیری ادنیٰ نکل بھاگی عمران کہتے ہیں کاش میں حضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے سیر بانے  
کہا کہ ہم سے اعش نے کہا کہ ہم سے جامع بن شداد نے انھوں کو صفوان بن  
عمر سے انہوں نے عمران بن حصین سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پاس گیا اور اپنی اونٹنی دروازے پر باندھ دی کچھ لوگ بنی تیمیم کے آپ  
پاس آئے آپ نے فرمایا بنی تیمیم خوشخبری قبول کرو انہوں نے دوبار کہا آپ  
خوشخبری دی تو کچھ روپیہ دلو ایسے پھر یمن والے کچھ لوگ آپ پاس آئے  
آپ نے ان سے بھی وہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی  
تیمیم نے اس کو قبول نہیں کیا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ہم نے (خوشی) قبول کی پھر کہنے لگے ہم آپ پاس عالم کی پیدائش کا  
حال پرچھنے آئے آپ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تعالیٰ کے  
سوا کوئی چیز نہ تھی تھے اس کا عرش

سہ آئے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوشخبری دی تھی جو بڑی نعمت ہے انہوں نے اپنی کم عمری سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا  
مال دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ اُٹھے آپ کو ان کی یہ کم عمری اور ذنابت دیکھ کر رنج ہوا آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے  
والا اقرع بن حابس تھا جو ذرا جنگلی آدمی تھا ۱۲ سنہ لے یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں عرش فرش آسمان زمین سب  
انہی بات سے کہ عرش اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے عرض خداوند کریم کی ذات اور صفات  
کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش کو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہمیشہ جیل و عالم کے ساتھ ہے اس حدیث  
سے حکماء کا مذہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا ماسے اعداد تک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی  
رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ سنہ

عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَتَنَادَى مُنَادٍ وَهَبَتْ  
تَأْتِيكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ  
يَقْطَعُ كَوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللَّهِ لَوْ دُرْتُ أَقْبَى  
كُنْتُ تَرَكْتُهُمَا وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ سَرْجَانَ عَنْ  
ثَيْبِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَيْبَانَ  
قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ تَامَ نَبِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَامًا فَأَخْبَرْنَا عَنْ بَيْتِ  
الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ  
وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ  
ذَلِكَ مِنْ حَفِظَ  
وَنَسِيَةٍ مِنْ نَسِيَةٍ

وَنَفْسِي مِّنْ نَّاسِي

پانی پر تھا لے لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کیے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حسین کے بیٹے تیری اونٹنی چن دی میں جو گیداد کیھا تو وہ سراب کی آٹھیں ہے۔ میرے اور اس کے بیچ میں سراب حائل ہے (یعنی وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) خدا کی قسم میں نے آرزو کی کاش اونٹنی کو میں نے دستا بنایا ہوتا۔ (اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننا تھا۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ملے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو سنانے کے لیے ایک مقام (منبر) پر کھڑے ہوئے۔ اور شروع عالم کی پیدائش سے لے کر اس وقت تک کا حال بیان کر دیا۔ جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہوں گے۔ کسی کو با در پاکسی کو یاد نہ رہا۔

۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸

[illegible]

۴۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ مُعْنَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ يَقُولُ اللَّهُ شَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَمَنِي وَتَمَكَّدَ بَنِي قَوْمٍ مَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَمَا شَتَمَهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ آيَةً أَمَا تَكُنْ يَبَةً فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُ فِي كَمَا بَدَأَ فِيْ-

۴۲۷- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعْنَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَقَعَى اللَّهُ مَا تَخْلُقُ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَمَوْعِدُهُ فَنُذِيَ الْعَمَلُ شَانَ رُحْمَى بَابٌ ۲۸ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مِّنَ الْأَرْضِ وَمِنْ بَيْنَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّمَاءُ السُّفْلَى السَّمَاءُ سُبْحًا بِنَاءُهَا الْعِبْلَةُ اسْتَوَاءُهَا وَحُسْنُهَا وَأَذِنَتْ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَأَلْقَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتِ وَتَخَلَّتْ

مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا جس کا بے ادب ہے مجھ کو گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا مجھ کو بھٹاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا گالیاں یہ ہیں کتنا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصارے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں) جھٹلاتا یہ ہے کتنا ہے اللہ دوبارہ مجھ کو نہیں پیدا کرے گا۔ جیسے پہلی بار پیدا کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن قرظی نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

باب سات زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنی سات) زمینیں اللہ کا حکم ان پر اترتا ہے یہ اس لیے کہ تم جان لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اس نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور (سورہ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورہ وان زفات میں) جو رفع سکتا ہے سمک کے معنی بنا (عمارت) اور (سورہ الذاریات میں) جو جبک کا لفظ آیا ہے اس کا معنی برابر ہونا یعنی ہوا اور خوبصورت ہونا اور سورہ نشأت میں) جو اذنت ہے اس کا معنی سن لیا اور مان لیا الوقت کا معنی جتنے

۱۔ اس سے باطل ہوا وہ قول جو زمین کے بارہ میں ہے۔ یہی حق ہے ابن عباس بسند صحیح نکالا موقوفاً کہ ہر زمین میں آدم میں تمہارے آدم کی طرح نوح میں تمہارے نوح کی طرح ابراہیم میں عیسیٰ میں اور ایک نبی میں تمہارے نبی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح ۱۲ منہ کے امام احمد نے ابو ہریرہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو تمہاری اس زمین تکے کیا ہے دوری زمین ہے۔ اس میں پانچ سو برس کی راہ ہے۔ آپ نے اس طرح سات زمینیں گئیں۔ حافظ نے کہا اس سے اہل بیات کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آسمان اور اس طرح زمینیں پیار کے دوست کی طرح ایک سے ایک لپٹی ہوئی ہیں ۱۲ منہ +

عَنْهُمْ طَحَاهَا دَحَاهَا انْشَاهَا وَجَعَهَا اَرْضًا  
كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

—

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو  
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
أَتَابِ خُصُومَةٍ فِي أَرْضٍ قَدْ خَلَّ عَلَى عَائِشَةَ  
فَدَا كَرَاهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَئِبْ  
الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ ظَلَمَ قَعِيدَ شَيْءٍ طَوَّعَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْغِفِينَ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ  
الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خَسَفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
إِلَى سَبْعِ أَرْغِفِينَ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَيِّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الرِّمَانُ قَدْ اسْتَدَامَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ حُلِّقَ  
السَّمُوتِ وَالْأَرْضُ السُّعْتَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا  
فِيهَا أَرْبَعَةُ حُرُمٍ ثَلَاثَةٌ مَتَوَالِيَاتٌ

ترجمے اس میں تھے ان کو نکال کر باہر ڈال دیا خالی ہو گئی اور سورہ الیل میں، جو  
ہے طحا اس کا معنی بچھایا اور سورہ النازعات میں، جو سارہ کا لفظ ہے  
اس کا معنی روئے زمین وہیں جاندار رہتے تھے سوتے جاگتے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے  
انہوں نے علی بن مبارک سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں  
نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے۔ انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے  
ان کا کچھ لوگوں سے سنا تھا۔ ایک زمین میں وہ حضرت عائشہؓ پاس گئے  
ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ابوسلمہ زمین (ماتحت) لے لینے سے بچا رہ۔  
کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باشت برابر  
زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) ان کو سات زمینوں کا طوق  
پہنایا جائے گا۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی  
انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے۔ انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں  
نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمرؓ) سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص ذرا سی بھی زمین ناخن چھین لے گا۔ وہ قیامت کے دن ساتوں  
زمینوں تک دھتسا چلا جائے گا۔

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب (ثقفی) نے  
کہا ہم سے ابوبختیاری نے۔ انہوں نے محمد بن سیرین سے۔ انہوں نے  
عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اسی حالت پر آگیا کہ  
جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین بنائے تھے برس بارہ  
مہینے کا ان میں چار حرام مہینے ہیں تین توپے درپے ذی قعدہ ذی الحجہ حرم اور ایک

لے ہوا یہ تھا کہ عرب لوگوں کی جہاں اور جمالتیں تھیں وہاں یہ بھی تھا کہ حرم کو صفر کر دیتے کہیں ذی الحجہ کو حرم فرض کچھ عجب شرط چار رکھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اللہ تعالیٰ نے صبح مہینہ تبارک و تبارک کے گھوم آنے سے یہ مطلب ہے۔ جو اصل مہینہ اس دن سے شروع ہوا تھا جس دن اللہ نے آسمان زمین پیدا کیے تھے۔  
اسی حساب سے اب صبح مہینہ قائم ہوا ۱۲ مہینہ۔

كَذَٰلِكَ نَقُودُكَ وَذَوَالْحَعْبَةِ وَالْمَعْدَمُ وَرَحِبُ مَقَامٍ  
الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ  
۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمْتُهُ أَرَدْتُ  
فِي حَقِّ زَعَمْتِ أَنَّهُ اتَّقَصَّصَهَا لَهَا إِلَى مَرُوفَانَ  
فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْقَضُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا  
أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ الْأَرْضِ مِنْ ظُلْمٍ  
فَأَنَّهُ يَطْوِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ  
قَالَ أَبُو الْوَلَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ سَرِيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(چوتھا) رجب جس کی مضر کا فرہبت تعظیم کرتے تھے۔ جمادی الاخریٰ اور  
شعبان کے بیچ ہیں۔  
مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں  
نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن  
زید بن عمرو بن نفیل سے اروی بنت ابی اوس نے ان سے ایک  
زمین میں جھگڑا کیا۔ وہ کتنی تھی زید نے میری زمین چھین لی ہے۔ یہ  
مقدمہ مروان پاس گیا وہ مدینہ کا حاکم تھا، سعید نے کہا بھلا میں اس  
کا حق دباؤں گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے بیگا  
وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی۔  
ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی۔ انہوں نے اپنے  
باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
گیا پھر ہی حدیث بیان کی،

## باب فی النجوم

رَدَّكَ تَنَادُّ وَكَفَدَ زَيْنًا السَّمَاءَ الدُّنْيَا  
بِمَقَامٍ خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لَتَلْذِثَ بِجَعْلِهَا  
زَيْنَةُ السَّمَاءِ وَرَجُومًا لِلشَّيَاطِينِ كَعَلَمَاتٍ  
يُمْتَدِّعِي بِهَا مَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا يَغْيِرُ ذَلِكَ  
أَخْطَاوُا صَنَاعَ فَصِيْبِهِ وَتَكَلَّفَ  
مَا كَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ

## باب ستاروں کا بیان

اور قتادہ تابعی نے سورہ ملک کی اس آیت کی تفسیر میں اور ہم  
نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا کہا اللہ تعالیٰ نے ستاروں  
کو تین کاموں کے لیے بنایا ایک تو آسمان کی آرائش دوسرے شیطان  
پر مارنے کے لیے تیسرے رستہ پہچاننے کے نشان۔ اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی  
مطلب سمجھے اس نے غلطی کی اپنا حصہ تباہ کیا اور اپنا وقت ضائع کیا یا اپنا ایمان  
کھویا، اور جو بات (غیب کی) معلوم نہیں ہو سکتی اس کو معلوم کرنا چاہا۔

لے اس کو عبید بن حمید نے وصل کیا اس قول سے منجین کا پورا رد ہو گیا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے۔ ملکوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ آفتیں اور  
نعمتیں آتی ہیں ان کا غلط بیان تک بڑھ گیا کہ ہر شخص کی قسمت کا حال ستاروں کو دیکھ کر بیان کرتے ہیں اسے مردود و ستارے کیا کر سکتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں جو اللہ جانتا ہے وہ ہوتا ہے ان لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے کوئی چہرے کو دیکھے اور چہری چلانے والے کو نہ دیکھے اور غلطی سے یہ خیال کر  
کہ چہری میں خود تاثیر ہے۔ وہ جس کو چاہتی ہے کاف ڈالتی ہے اس سے بڑھ کر وہ قوف کون ہوگا ۱۲ منہ +

عَبَّاسٍ هَبَشًا مُتَعَيِّرًا وَالْأَبْ مَا يَأْكُلُ  
الْأَنْعَامِ أَكَلًا مَرُّ الْخَلْقِ بَرَزَتْ حَامِبُ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَانًا مُتَلَفِفَةً  
وَالْغُلْبُ الْمُسْتَقَرُّ فِدَا شَامِهَادًا  
كَقَوْلِهِ دَلَّكُمْ فِي الْأَرْضِ  
مُسْتَقَرُّ نِكْدًا قِيلًا

ابن عباسؓ نے کہا (سورہ کہف میں جو) ہبشہ کا لفظ ہے اس کا معنی بدلا ہوا  
اور سورہ عبس میں جو ابابا کا لفظ ہے تو اب جانوروں کے چارے کو کہتے  
ہیں۔ اور انام کا لفظ (جو سورہ الرحمن میں ہے) اس کا معنی خلقت اسی سورت  
میں برزخ کا لفظ ہے یعنی پرزدہ اور مجاہدؓ تابعیؓ نے کہا (سورہ نباین)  
جو الفا نا کا لفظ ہے ان کے معنی گھٹے ہوئے اسی طرح (سورہ عبس میں)  
جو غلبا کا لفظ ہے۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں (اور سورہ بقرہ میں) جو فراشا کا  
لفظ ہے اس کا معنی چھوٹا جیسے (اسی سورت میں ہے) وکم فی الارض مستقر  
یعنی زمین میں تمہارا بچھونا ہے۔ اور سورہ اعراف میں جو نکدا کا لفظ ہے  
اس کا معنی تھوڑا۔

### باب ۲۸ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ  
غَيْرُهُ كَحِسَابٍ وَوَمَا يَزَلْ لَا يَبْعُدُ وَابْنُ  
حُسْبَانٍ جَمَاعَةٌ حِسَابٍ مِثْلُ شَهَابٍ  
وَشَهَبَانِ مُنْجَا صَوْرُهُمَا قَدْ كَانَ تُدْرِكُ  
الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ صَوْرُهُ أَحَدُهُمَا صَوْرُ  
الْآخِرِ وَلَا يَتَّبِعِي لهُمَا ذَلِكَ سَابِقُ  
النَّهَارِ يَتَطَايَبَانِ حَيْثُ بَانَ نَسْلَخُ  
نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ وَنُجْرِي  
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دَا هِيَسَ

باب (سورہ رحمان کی) اس آیت کی تفسیر سورج اور چاند دونوں

حساب سے چلتے ہیں۔

مجاہدؓ نے کہا یعنی چکی کی طرح گھومتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے یوں کہا  
یعنی حساب سے مقررہ منزلوں میں پھرتے ہیں زیادہ نہیں بڑھ سکتے۔ حسان  
کی جمع جیسے شہاب کی جمع شہبان اور سورہ الشرح میں جو صہما آیا ہے ضحیٰ  
کہتے ہیں روشنی کو اور سورہ الہین میں جو یہ آیا ہے سورج چاند کو نہیں پا سکتا  
یعنی ایک کی روشنی دوسرے کو مانتھ نہیں کر سکتی۔ نہ ان کو یہ بات  
سزاوار ہے۔ اور اسی سورت میں جو یہ ہے ولا الیل سابق النہار اس کا  
مطلب یہ ہے کہ دن اور رات ہر ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپک جاتا ہے  
ہیں اور (اسی سورہ میں) نسج کا معنی یہ ہے کہ دن کو رات سے رات کو دن سے  
ہم نکال لیتے ہیں۔ اور ہر ایک کو دوسرے کے عقب میں اچلاتے رہتے ہیں۔

لے اس کو اسمعیل بن ابی زیاد اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں وصل کیا ہے ۱۲۷ھ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲۸ھ اس کو طبری نے قتادہ سے  
وصل کیا ۱۲۸ھ اس کو ابن ابی حاتم نے سعدی سے نکالا ۱۲۸ھ اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲۸ھ اس کو عبد بن حمید نے ابو مالک  
خفاری سے نکالا ۱۲۸ھ یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲۸ھ اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں مجاہد سے وصل کیا ۱۲۸ھ یہ تفسیر فریابی  
نے مجاہد سے نقل کی ۱۲۸ھ

وَهُمَا سَفَقُهَا أَسْرَجًا نِهَا مَا كَمْ يَسْتَقِ  
مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلَى  
أَسْرَجَاءِ الْبُتْرِ أَعْطَشَ وَجَنَ أَظْلَمَ  
وَقَالَ الْحَسَنُ كَقَوْلِكَ مَكَوْمًا حَتَّى  
يَذْهَبَ مَوْمٌ هَا وَاللَّيْلِ كَمَا وَسَقَى  
جَمْعٌ مِنْ ذَا بَيْتِهِ اسْتَوْعَى بُرُوجًا  
مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْخُرُوسُ بِالْهَمَزِ  
مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْخُرُوسُ  
بِالْهَمَزِ وَالسَّمُومُ بِالْهَمَزِ يُقَالُ  
يُؤْلِجُ يَكْوَرُ وَلَيَجِبَتْ كُلُّ  
شَيْءٍ أَنْ حَلَّتْ فِي شَيْءٍ -

۳۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي  
تَدْرِي هَبْ كُلَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاثْمًا  
تَذْهَبُ عَنْ تَسْجُدٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْأَلُ فَيُؤْنَرُ  
لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا  
وَتَسْأَلُ فَيُؤْنَرُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي  
مِنْ حَيْثُ جِئْتِ تَطْلَعُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَذْهَبُ  
قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ  
تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذِيكَ

اور سورۃ حاق میں جو اہمہ کا لفظ ہے وہی کا معنی پھٹ جانا اور  
داسی سورت میں جو یہ ہے والملك علی ارجائہا یعنی فرشتے آسمان کے  
کناروں پر ہونگے جب تک وہ پھٹے گا نہیں جیسے کہتے ہیں وہ کنوئیں کے  
ارجاء پر ہے یعنی کناروں پر اور سورۃ والنار عات میں جو اعطش اور  
دسورہ انعام میں جن کا لفظ ہے اس کا معنی اندھیاری کی اور اندھیاری  
ہوئی اور امام حسن بصری نے کہا سورۃ اذا الشمس میں جو کورت کا لفظ ہے  
اس کا معنی یہ ہے جب لپٹ کر تارک کر دیا جائے اور سورہ انشقت میں  
جو واسق کا لفظ ہے اس کا معنی جو اکٹھا کرے داسی صورت میں اسق کا معنی  
سیدھا ہوا اور سورہ فرقان میں جو بردجا کا لفظ ہے بروج کہتے ہیں سور  
اور چاند کی منزلوں کو اور سورہ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اس کا معنی دھوک  
کی گرمی اور بن ہاش نے کہا حرور رات کی گرمی اور سوم دن کی گرمی اور سورہ  
فاطر میں جو یولج کا لفظ ہے اس کا معنی بیٹھا ہے یا گھسیڑنا ہے اور سورہ  
توبہ میں جو رجم کا لفظ ہے اس کا معنی انڈر گھسا ہوا یعنی راندا اور دست  
ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے  
اعش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ ریزید بن شریک  
سے انہوں نے ابو ذر غفاری سے انہوں نے کہا انحضرت علیؑ نے سلم نے  
مجھ سے پوچھا جب سورج ڈوب رہا تھا تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے  
میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپؐ فرمایا وہ جا کر عرش  
کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر پورب سے نکلنے کی اجازت مانگتا ہے اپنے  
پروردگار سے اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ اور وہ زمانہ قریب ہے  
کہ وہ سجدہ کرے گا۔ لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا۔ اور پورب سے نکلنے  
کی اجازت مانگے گا۔ لیکن اس کو اجازت نہ دی جائے گی۔ بلکہ یہ حکم ہوگا  
جدھر سے (پچھم سے) آیا اور وہی لوٹ جا۔ پھر وہ پچھم سے نکلے گا۔ اور سورہ  
یٰسین میں یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھہراؤ پر جانے کے لیے چل

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ -

۴۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ تَاجَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكُونَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

۴۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنُ الْقَسِيمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَتُخْصِفَانِ لَيُوتَ أَحَدُكَ لِرَاحِيَتِهِ ذَلِكَ مِمَّا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا ۴۳۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاكَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رُحِمَ بِهِ اتِّخَامُ اس زبردست علم و خدا کا ہے اس کی یہی مطلب ہے ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبد اللہ بن فیروز دانا ج نے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائیں گے

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن مسدد نے کہا مجھ کو عمر بن حارث نے خبر دی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد ابی بکر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی کے گھرنے سے گہناتے ہیں نہ کسی کے جینے سے وہ تو دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یساف سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس میں کئی اشکال کٹے ہیں ایک یہ کہ سورج زمین کے نیچے جاتا ہے عرش کے نیچے اور دوسری آیت میں یہ مضمون موجود ہے تو عرش عین دوسرے کہ زمین اور آسمان سب گول کر دی میں تو سورج ہر وقت عرش کے تلے ہے پھر خاص غروب کے وقت جانا کیا ہے تیسرے سورج ایک جسم ہے روح اور بے عقل اس کو اجازت ہونا کیا ہے چوتھے سورج ساکن ہے اور زمین متحرک ہے جیسے اکثر حکموں وغیرہ زمانہ میں مشاہدہ سے معلوم کیا ہے تو سورج کے چلنے کا کیا ہے پہلے اشکال کا جواب ہے کہ زمین گولی ہوئی تو ہر طرف سے عرش کے نیچے ہوئی ایسے غروب کے وقت یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج زمین کے نیچے گیا اور عرش کے نیچے گیا دوسرا اشکال کا جواب ہے کہ بیشک ہر نقطہ اور ہر مقام پر سورج عرش کے تلے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کے سچے کر رہا ہے اور اس سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے کیونکہ ہر ملک والوں کا مغرب اور مشرق مختلف ہے اس لئے طوائف اور غروب کے وقت کو خاص کیا تیسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ کہاں معلوم ہوا کہ سورج ہے جان اور بے عقل ہے بہت سی آئیوں اور حدیثوں میں سورج اور چاند اور زمین اور آسمان سب گول کر دی ہیں اور صاحب ادراک ہونا ثابت ہے اور حکموں میں بھی ان کا کیلئے نفوس ثابت کیے ہیں جو عرش اشکال کا جواب یہ ہے کہ بہت سے حکم اس کے بھی قائل ہیں کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھومتا ہے اور دوسرے کا مشاہدہ جو حال کے حکم بیان کرتے ہیں کہ حجت نہیں ہے کیونکہ مشاہدہ اکثر مقاموں میں غلطی کرتا ہے مثلاً ریل پر چڑھو تو درخت پہاڑ وغیرہ سب چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ملا دھاک دھرمین کر دیکھو تو سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ یہ دوسرے کے غیبی کے خابیت ہو کہ اس میں کوئی اور طرح دکھائی دیتا ہو ہر حال یہ مسئلہ ابھی تک عقل سے خوب حل نہیں ہوا کہ واقع میں کون حرکت کرتا ہے سورج یا زمین اور زمین کے دلائل متعارف ہیں اور ظاہر قرآن میں ہے

تو سورج اور چاند اور تاروں کی حرکت نکلتی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ مسئلہ اللہ تعالیٰ ان کو تاریک کر کے مشرک کو بتدبیر رکھا کہ تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال



وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا حَيَاةٍ قَدَا أَوْ تَمُوتَ ذَلِكَ ۖ  
 ۴۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جُرْمُودٌ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ لَامَ فَكَفَّرَ وَفَرَّ تَرَاكَ طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حِدٍّ وَكَأَمْ كَمَا هُوَ نَهْزَأُ تَرَاكَ طَوِيلًا وَهِيَ آدَى مِنَ الْقِيَامَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ آدَى مِنَ الْمَرَكَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدًا طَوِيلًا ثُمَّ نَعَلَ فِي الْمَرَكَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَتَدَحَّلَتِ الشَّمْسُ فَغَطِبَ ۚ  
 ۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْكُتَيْبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا حَيَاةٍ وَلَا لِمَا بَيْنَ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَبَارَكَ تَعَالَى يَوْمَهُمَا أَقْصَلُوا ۚ

### باب ۲۸ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ

الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ تَامِصًا تَنْفِيفًا لَمْ يَلْقَ مَلَا قِحَ مُلْقِعَةً أَعْصَا سَرَّ مِنْ يَدِهِ عَصَا تَهْبُطُ

فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان میں گمن گمنا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب تم گمن و کھو تو اللہ کو یاد کرو۔ ہم سے یحییٰ بن جبیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ نے جس دن سورج گمن ہوا تو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز شروع کی، تکبیر کہہ کر لمبی قرات کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمد کہہ کر کھڑے رہے پھر لمبی قرات کی لیکن پئی قرات سے کچھ کم پھر لمبا رکوع کیا۔ لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گمناتے جب تم گمن کو دیکھو تو نماز کے لیے پکڑو۔

مجھ سے محمد بن ثنی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابو سعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گمناتے وہ تو دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں سے وہ نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے) (سورہ بنی اسرائیل میں) قاصفاً کا جو لفظ ہے اس کے معنی سخت ہوا جو ہر چیز کو روند ڈالے (سورہ حجر میں) تبولق ہے اس کا معنی ملا تھ جو لقمہ کی جمع ہے یعنی حاملہ (پٹ کر دینے والی)

لے یہ اب مبدیہ کا قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ لواقع جمع ہے لاقح کی معنی وہ ہوائیں جو پانی کو اٹھائے ہوئے چلتی ہیں گویا حاملہ میں مولا تاجال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی کا معنی اصول نباتات کی رو سے ٹھیک بنتا ہے۔ کیوں کہ کلم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا درخت کا مادہ اڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے درخت خوب پھلتا ہے گویا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے لیکن پٹ رکھاتی ہے ۱۲۔

فَادَّوَرَانِ وَاللَّهُ فَادَّوَرَانِ فَقَالَ فِي كَسْرٍ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ تَهْمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا حَيَاةٍ قَدَا أَوْ تَمُوتَ ذَلِكَ ۖ

مِنْ الْأَحْمَرِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ مِنْهُ سَمَاءٌ  
صَبْرٌ بَرْدٌ تَشْمُومٌ مُتَفَرِّقَةٌ -

سورہ بقرہ میں جو اعصار کا لفظ ہے تو اعصار کہتے ہیں بگولے کو جو زمین  
سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے۔ اس میں آگ جوتی ہے۔  
سورہ آل عمران میں جو صاع کا لفظ ہے۔ اس کا معنی پالا ہوا سردی نشہ  
کا معنی جدا جدا متفرق۔

۴۳۸- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ  
عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَالْحَلَكِ  
عَادُ بِالْذُّبُورِ -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے  
آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھے صبا و شرقی ہوں  
سے مدولی اور عادی قوم و بور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی۔

۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا أَمْرًا نَحْنُ  
فِي السَّمَاءِ أَتْبَلُ قَدْ بَرَدَ وَخَلَّ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ  
وَجُحْتُ فَإِذَا أُمِطَّتِ السَّمَاءُ عَرَسَتْ عَنْ  
نَعْرَتِنَا عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا  
رَأَوْهُ عَادِيًّا مُسْتَقْبِلًا أَوْ دَيْتِيْعُهُ الْآيَةُ -

ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ابن جریج نے انہوں نے  
عطاء سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اُبلد  
باہر آتے جاتے دھبیے کوئی گھبرا ہوا ہوتا ہے آپ کا چہرہ بدل جاتا۔  
جب پانی برسے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی حضرت عائشہ نے آپ سے  
اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس سے ڈرتا ہوں)  
شاید وہ بادل نہ ہو جس کو دیکھ کر عادی قوم نے کہا تھا جب وہ ان کے  
میدانوں کی طرف آ رہا تھا اخیر آیت تک۔

## باب ۲۸۹ ذِکْرِ السَّلَاطِیْکَةِ

## باب فرشتوں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَادُو  
الْيَهُودِ مِنَ السَّلَاطِیْکَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

اور انس نے کہا عبد اللہ بن سلام نے (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت  
جبرائیل علیہ السلام انکے بڑے دشمن ہیں اور ابن عباس نے (سورہ الصافات)

لہ یہ آیت سورتہ اختلاف میں ہے ۱۲ منزلہ منجملہ اصول ایمان ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لائے وہ اللہ کے معزز بندے ہیں ان کے جسم لطیف ہیں وہ ہر ایک شکل میں  
ظاہر ہو سکتے ہیں جن بھی لطیف ہیں مگر فرشتے ان سے بھی زیادہ لطیف اور زیادہ قوی ہیں جنہوں میں اچھے برے مومن کا فرق طرح کے ہوتے ہیں مگر فرشتے سب اللہ کے نیک اور تابعدار  
ہوتے ہیں مسجد بن مسیب نے کہا فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں نہ بچتے ہیں نہ بیوی مرد و دووں نے جہاں اور ایمان کا انکار کیا ہے انہی توبیل کی ہے فرشتوں کا  
انہی انکار کیا ہے جو مراد کفر ہے ۱۲ منزلہ یہودی اپنی مہجوت سے جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے اور کہتے کہ وہی ساری راز کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جاتا ہے یا ہمیشہ خدا  
نے کروہی آزمائے گا ہے۔ اس اثر کو خود امام بخاری نے باب البحر قریب وصل کیا ہے ۱۲ من

لَنَحْنُ الْمُصَافُونَ الْمَكَدِ كُمْ.

۹۰. حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ تَدَاةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَمَّا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْيَقْطَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأَتَيْتُ بِطَبْخٍ مِنْ ذُهَبٍ مِلْحِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأَتَيْتُ بِدَأْبَةِ أَيْعَنَ ذَوْنِ الْبَعْلِ وَفَوَى الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا تِلْكَ مَنْ هَذَا أَتَى جِبْرِيلُ تِلْكَ مَنْ هَذَا قِيلَ مُحَمَّدٌ تِلْكَ رَقْدٌ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ تِلْكَ مَرْحَبًا تَوَلَّيْنَاهُ أَلَمْ يَجِيْ مَجَاءً فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ دَعْيَى نَاكِبِنَا السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ تِلْكَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ تِلْكَ مَنْ هَذَا قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ

کی، اس آیت کی تفسیر میں (انالحن الصافون) کہا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔

ہم سے ہدیب بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروہ اور شہاب بن مسلم نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن معصعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تھا نہ بائیں نہ سجائے اور آپ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ میں تھا آپ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا میرا سینہ پرٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر زمزم کے پانی سے پرٹ دعوایا گیا پھر ایمان اور حکمت سے جو سونے کا طشت میں لائے تھے پیٹ بھر دیا گیا اسکے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا یعنی براق جو پھر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبرائیل کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا وہاں کے چوکیدار سنتری نے پوچھا کون جبرائیل نے کہا میں ہوں جبرائیل۔ پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر یہ تو کہنے لگا اچھی کشادہ جاگہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ الصافات میں فرشتوں کی زبان سے نقل کیا کہ ہم قطار باندھے والے ہیں اللہ کی پاکی بولنے والے ہیں اس اثر کو طبرانی نے دہل کیا ۱۲۱۸۔

۲۔ شریک کی روایت میں ہے کہ سوتا تھا مگر شریک حافظ نہیں ہے اور صحیح میں ہے کہ عراج آپ کو بلانے میں ہوا اور پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے بعضوں نے کہا آپ کو دو بار عراج ہوا ایک بار عراج میں ایک بار بیداری میں اس صورت میں کوئی اشک نہ رہے ۱۲۱۸۔ ہوا یہ تھا کہ آپ اس وقت حضرت جعفر بن ابی طالب اور حمزہ کے بیچ میں بیٹے تھے۔ فرشتے جب آپ کو لینے آئے تو انہوں نے کہا بیچ کا شخص مراد ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو انہوں نے آپ کو لے لیا۔ امام مسلم کی روایت میں اسکی صراحت ہے ۱۲۱۸۔ یہ چوکیدار سنتری فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پرواز دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبریل نے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ جبریل نے جواب دیا میں جبریل اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس نے دروازہ کھولا اسی طرح سر آسمان پر ہوا۔ پھر یوں کے منہ میں خاک۔ ان میں کا ایک مدی غیر مدی، یوں کہتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلتے بند ہوتے ہیں۔ دوسری روایت میں وہاں کھولنے بند کرنے کو کہتے ہیں گے۔ اور اسی قسم کے بہت سے کفریات کہتا ہے۔ اور عام مسلمانوں کو بلاتا ہے نہ پڑھتا نہ کھاتا نہ دعویٰ یہ کہ میں رفاہ راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرنا چاہتا ہوں۔ مجھلا اس سے کوئی پوچھے جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو ان کے دوست ہونے سے فائدہ تو انگریزوں اور جاپانیوں کے مسلمان بھی لے اور خوش ہو جا ۱۲۱۸۔

أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْحُجَّجُ  
جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عَيْسَى وَحُجَّيْ فَقَالَ مَرْحَبًا  
بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ قَائِنَا السَّمَاءِ الْثَالِثَةِ  
قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ  
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْحُجَّجُ جَاءَ فَأَتَيْتُ  
يُزَيْدَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ  
أَخِي وَنَبِيِّ قَائِنَا السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ قِيلَ  
مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ  
إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْحُجَّجُ  
جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ قَائِنَا السَّمَاءِ  
الْخَامِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ  
مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ  
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْحُجَّجُ جَاءَ فَأَتَيْتُ  
عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ  
مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ قَائِنَا السَّمَاءِ السَّادِسَةِ  
قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ  
مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا  
بِهِ وَلِنَعْمَ الْحُجَّجُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى  
مُوسَى فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ  
مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَعْضِي  
فَقِيلَ مَنْ أَجْكَكَ قَالَ يَا رِبِّ

آئے خوب آئے میں آدم پاس پہنچا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اُپکار  
بیٹے اور پیارے پیغمبر وہاں سے ہم راہ اور پر چڑھے) دوسرا آسمان  
پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا چوکیدار نے پوچھا کون ہے جبریل نے  
کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو  
کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں عیسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ  
علیہ السلام پاس پہنچا دونوں نے کہا اُد بھائی صاحب اور پیغمبر صاحب  
پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون ہے جبریل نے کہا  
(میں ہوں) جبریل سے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد  
پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ  
جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف پیغمبر پاس پہنچا ان کو سلام کیا  
انہوں نے کہا اُد بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے  
وہاں بھی یہی پوچھا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا  
تیرے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ  
بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ جگہ آئے خوب  
آئے پھر میں ادریس پیغمبر پاس پہنچا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اُد  
بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی  
پوچھا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون  
انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے  
لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر پاس پہنچے  
میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اُد بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان  
پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل  
پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں  
(انہوں نے کہا) تب تو کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں موسیٰ پاس  
پہنچا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اُد بھائی صاحب پیغمبر صاحب میں نے بڑھا تو دیکھنے

هَذَا الْعَلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ  
أَمْتِهِ أَفْضَلُ مِنَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمْتِي فَأَتَيْنَا  
السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا تَيْلُ جِبْرِيلُ  
قِيلَ مَنْ مَعَكَ تَيْلُ مُحَمَّدٍ تَيْلُ وَقَدْ أُزِيلَ  
إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمُنْجِي فَجَاءُوا فَأَتَيْنَا عَلَى  
أَبْنَاهِمْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ  
مِنْ ابْنِ نَبِيٍّ فَزَفَعَنِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ  
جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْعَمُورُ يُصَلِّي  
بِهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا  
لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ إِخْرَجَنَا عَلَيْهِمْ وَرَفَعَتْ  
لِي سِدْرَةٌ أَلْتَمَنِي فَأَذَانُهَا كَأَنَّهَا قَدْرُ  
هَجْرَةٍ وَرَفَعَتْ كَأَنَّهَا أَذَانُ الْفَيْوَلِ فِي أَصْلِهَا  
أَرْبَعَةُ أَثْمَانٍ نَحْرَانِ بَاطِنَانِ نَحْرَانِ ظَاهِرَانِ  
فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَيُحْكِمَانِ  
وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ الْبَيْتُ وَالْفُطْرَاتُ ثُمَّ  
فِيهِمَا مَنَ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى  
جِئْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ تَكُنْتُ فَرَضْتُ  
عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالتَّائِبِ  
مِنْكَ عَاجَلْتُ نَبِيَّ إِنْ سَأِلَ اسْتَشَدَّ  
الْمُعَاجَظَةِ وَإِنَّ أَمْرَكَ لَا تُطِيقُ  
تَارِجِعُ إِلَى رَبِّكَ نَسَلُهُ نَزَجَعْتُ  
فَسَأَلْتُ فَبَعَلَهَا أَرْبَعِينَ  
ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ

لگے کسی نے پوچھا کیوں رو تے کیوں ہو انہوں نے کہا اپنے پروردگار  
سے یوں معروف نہ کیا پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے پیغمبر  
بن کر بھیجا گیا میری امت سے زیادہ بہشت میں جلسے کی ہم  
ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبرائیل  
نے کہا میں جبریل ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد  
پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے اچھی  
کشاہدہ جگہ خوب آئے پھر میں ابراہیم پیغمبر پاس پہنچا میں نے ان کو  
سلام کیا انہوں نے کہا آؤ کیا رہے بیٹے یہاں رہے پیغمبر پھر  
بیت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھ کو دکھلایا گیا میں نے جبریل سے  
اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے  
ہیں جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر اخیر تک (دو بارہ  
وہاں لوٹ کر نہیں آتے بلکہ اور سدرۃ المنتہی (میری کامقدس مسنت)  
بھی مجھ کو دکھلایا گیا میں جو دیکھوں اس کے برابر مجھ کو ٹھکڑے برابر  
میں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑھ میں  
چار ندیاں ہیں دو تو چھپی دچی ہوئیں (دکھلی میں جبریل سے اس کا  
حال پوچھا انہوں نے چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جاری ہیں  
سلسبیل اور کوئٹھ کھلی ندیاں نیل اور فرات ہیں اس کے بعد (پروردگار  
کی بارگاہ معلیٰ سے مجھ پر ہر روز) پچاس نازیں فرض ہوئیں انہوں نے  
کہا نبھائی میں لوگوں کی حالت تم سے زیادہ جانتا ہوں میں بنی اسرائیل  
پر بہت ہی کوشش کی رکوئی تدبیر نہ چھوڑی (جب بھی وہ اچھی طرح  
عبادت نہ کر سکے) بھلا تمہاری امت میں اتنی طاقت کہاں رکھ  
پچاس نازیں ہر روز پڑھ سکے) بہتر ہے تم پھرنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ  
اور کچھ تحقیق کراؤ پھر میں لوٹا بارگاہ الہی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا

اسے ترجمہ باب میں سے نکلے ہے امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اسلئے لائے کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے یہ حدیث اور بھی گزرتی  
ہی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت  
بھر جتنے غالی نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو ۱۲ لکھ چار ایک مقام کا نام ہے مکہ شام میں ۱۲ صدقہ دوسری حدیث میں  
ہے کہ یسوع اور یحییٰ بھی بہشت کی بہروں میں ہیں میں مطلب آپ کا یہ جو کہ دنیا میں بیٹھے (درخیزیں) پان کی نہیں سدرۃ المنتہی کی جڑ سے نکلی ہیں وہاں پہنچتی

مِثْلَهُ نَجْعَلُ عَشْرَ بَنٍ ثُمَّ مِثْلَهُ نَجْعَلُ  
عَشْرًا كَأَنْتَ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ  
نَجْعَلُهَا خَمْسًا فَأَنْتَ مُوسَى  
فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلْتُهَا  
خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ  
خَيْرَ تَسْوَدِي أَلَمْ أَضْيَيْتُ  
تَرْبِيعَتِي وَخَفَقْتُ عَنْ عِبَادِي وَ  
أَجِزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ  
هَتَا مَ عَنْ تَنَادَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ -

چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا موسیٰ پاس لوٹ کر آیا انہوں نے یہ  
کہا جاؤ اور تخفیف کرو تو تیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو پچیس  
رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰ پاس آیا انہوں  
کہا پھر جاؤ اور تخفیف کرو میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں  
پھر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا پھر میں نے  
کہا پروردگار نے سرور دنیا پانچ نمازیں کر دیں موسیٰ نے کہا پھر  
لوٹ جاؤ اور تخفیف کرو میں نے کہا اب میں رہیں جاتا مجھے  
شرم آتی ہے میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا (اس وقت  
بارگاہ الہی سے آواز آئی پروردگار نے کلام کیا) میں نے اپنا  
عظہ اوپر کر دیا جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھو گے  
اور اپنے بندوں کو ملکا کر دیا رچ پاس سے پانچ رکھیں اور ثواب  
دس کا دوں گا اور ہم نے قتادہ نے انہوں نے حسن بصری سے  
انھوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے نقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْأَكْحَاسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُهَيْرٍ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ  
إِنَّ أَحَادَكُمْ يُجِئُكُمْ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ  
يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلَاقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ  
مَضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَ  
فَيَوْمِرُكُمْ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيَقَالُ لَهُ كُتِبَ عَمَلُكَ وَرَبُّهُ  
وَأَجَلُكَ وَشَقِيحُكَ أَوْ سَعِيدُكَ ثُمَّ يُفْعَلُ فِيهِ الرَّوْمُ

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالاکھس سلام  
بن سلیم نے انھوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن زہیر سے  
بن مسعود سے کہ ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور  
سچے تھے جو وعدہ آپ کیا گیا وہ بھی سچا تھا تم میں سے ہر ایک کا مادہ  
نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے پھر  
چالیس دن تک وہ خون کی چٹکی رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت  
کا مچ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے چار باتیں  
لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے اس کے اعمال، روزی، عمر نیک بخت  
ہے یا بد بخت پھر اس میں روح انسانی جس کو نفس نامہ کہتے ہیں

اسے معراج کی حدیث بیان نہیں کی مطلب امام بخاری کا یہ ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام و ستوانی نے بیت المعمور کا قصہ اس حدیث میں گھیر  
دیا جو علیحدہ مروی ہے مگر یا ہماری روایت زیادہ صحیح ہے مگر حسن بصری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اس میں اختلاف ہے  
ترمذی اور بخاری بن معین نے کہا کہ حسن نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا ۱۱ منہ ۱۲ دوسری روایت میں ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے  
تو مرد کا پانی عورت کی ہر رنگ پیلے میں سما جاتا ہے ساتویں دن اللہ اس کو اکھا کرے اس سے ایک صورت جزا ہے ۱۱ منہ ۱۲



۴۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
أَلَيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ عَدُوَّةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا مَعَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَتَاةِ هُوَ السَّحَابُ تَنْزِلُ  
الْأَمْوُكُفِيُّ فِي السَّمَاءِ فَتَسْرِقُ الشَّيَاطِينُ  
النَّاسَ فَتَسْمَعُ فَتُوحِيهِ إِلَى أَلْكُمَانِ فَيَكْنُبُ  
مَعَهَا بِأَمْرٍ كَذَبَةٍ مِنْ هُنَا نَفْسِهِمْ -

۴۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ  
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرْمَاةٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
وَالْأَعْوَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ  
بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ  
الْأَوَّلَ تِلْكَ الْوَلَّى فَإِذَا جَلَسَ الْأَمَامُ طَوَّأَ  
جَاءُوا وَيَتَّبِعُونَ الذَّكَرَ -

۴۳۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ  
قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُلْشِدُ نَقْلًا  
كُنْتُ أَتَشَدُّ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ  
ثُمَّ انْفَقَتْ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ  
أَفْشَدُكَ يَا اللَّهُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَجِبْ -

ہم سے محمد بن اسماعیل بخاری نے بیان کیا یہ فربری کا کلام ہے کہا  
ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو لیت بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے  
عبید اللہ بن ابی جعفر نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے عروہ بن  
زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے ہیں اور آسمان پر  
اللہ کے جو حکم احکام (اس دن) ہوئے انکا ذکر کرتے ہیں شیطان کیا کرتے  
ہیں چپکے سے بادل پر جا کر فرشتوں کی باتیں اُڑا لیتے ہیں اور اپنے  
پوجاریوں کو فخر کر دیتے ہیں وہ پوجاری (کج بحث) ایک سچی بات یہ کہ میں  
جھوٹ اپنے دل سے مٹا دیتے ہیں اپنے مریدوں اور پیلوں سے بیان کرتے ہیں  
ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے  
کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابوسلمہ اور سلمان (غرض) انہوں نے  
ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر درجہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے  
فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا پھر کون  
آیا جہاں امام خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر بیٹھا کہ انہوں نے اپنے  
اپنے رجسٹر لیپٹے اور مسجد میں آن کر خطبہ سننے لگے یہ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن  
عیین نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا  
حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعریں  
پڑھ رہے تھے (حضرت عمرؓ خفا ہوئے) حسانؓ جواب دیا میں تو مسجد  
میں اس وقت شعریں پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص یعنی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابو ہریرہؓ کی  
طرف دیکھا ان کو قسم دی (سیح کہنا) خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا جب یہ شعریں پڑھ رہا تھا حسانؓ دیکھ کر



بَدْوَحِ الْقُدْسِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانِ أَهْمَمِ أَوْ هَلِجْ مِنْهُ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُنْظُرُ إِلَى عُبَايَةَ سَاطِعٍ فِي سِكَّةٍ بَنِي غَنَمٍ زَادُوا مَوْكِبَ جَبْرِيلَ۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي أَلْسِنَتُكَ أَحْيَانًا فِي مُثُلٍ مُلْصَكةٍ الْمَجْرِبِ فَيُفْهِمُ عَنِّي وَتَدْرِي عَيْتُ مَا قَالُ وَهُوَ أَشَدُّ عَنِّي وَيُمَثِّلُ لِي أَلْسِنَتُكَ أَحْيَانًا أَرَجُلًا يُكَلِّمُنِي فَأَعْبَى مَا يَقُولُ۔

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا

مشرکوں کی بھوکا جواب دیا اللہ روح القدس حسان کی مدد کرے اور  
لے کہا میں نے سنا ہے کہ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انھوں نے  
بن ثابت سے انھوں نے براء بن عازب سے انھوں نے کہا آنحضرت  
اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی بھوکا یا تو ان کی بھوکا  
جواب بھوکے دے (تو کچھ فکر نہ کر) جبریل تیرے ساتھ ہیں کہ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو وہب بن جریج  
خبر دی کہ ہم سے میرے باپ (جبریل بن حازم) نے کہا میں حمید بن  
صلال سے سنا انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا جیسے میں بنی غنم تک  
کی گلی میں وہ گرد دیکھ رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی۔ موسیٰ کی روایت میں سنا  
زیادہ ہے یعنی حضرت جبریل کے لڑکے کی روایت میں تھا۔

ہم سے فردہ بن ابی المعز نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مسہر  
ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے  
کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پرچی  
کیسے اُترتی ہے آپ نے فرمایا کئی طرح سے کبھی فرشتہ ایسی آواز سے آتا  
جیسے گھنٹے کی جھنکار جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز  
موقوف ہو جاتی ہے اس قسم کی وحی میں مجھ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور  
کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ ایک مرد کی صورت بن کر میرے پاس آتا  
مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کا کہا یا ذکر کرتا ہوں کہ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان نے

۱۲۔ ترجمہ باب کی مناسبت حدیث سے یہ ہے کہ اس میں روح القدس کی اثبات ہے یعنی حضرت جبریل کا جو اللہ کے بڑے مقرب فرشتے میں ہے  
۱۳۔ پھر حسان نے ایسا جواب دیا کہ مشرکوں کو دھوکے لگائے ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی ایک شعر حسان نے یہ ہے لنا فی کل یوم مقب  
سبب اوتقال اور بجا ہم تو مرد و سامان کی تیاری میں مصروف ہیں یا تم کو گالیاں دینے میں یا تم سے جنگ کرنے میں یا تمہاری بھوکے میں ملوم  
ہوا کہ سجدہ میں وہ شعر جن میں اللہ اور رسول کی تعریف ہو یا مشرکوں اور فجار فساد، اہل بدعت کا رد ہو یا جہاد اور ارکان اسلام کی ترقی کے لیے  
ہو پڑنا درست بلکہ ثواب ہے ۱۴۔ سنہ ۱۲۰۰ ہجری خرمیہ کی ایک شاخ ہے جو انصاریں سے تھے ابو ایوب انصاریؓ اس شاخ میں سے تھے۔

۱۲۔ سنہ ۱۲۰۰ ہجری خرمیہ کی ایک شاخ ہے جو انصاریں سے تھے ابو ایوب انصاریؓ اس شاخ میں سے تھے۔

يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ أَتَقَفَ رُجُلَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَتَلَهُ  
خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَوْ نَزَلَ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
ذَاكَ الَّذِي لَا تَدْرِي عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْجَوَا أَنْ تَكُونَ  
مِنْهُمْ۔

—

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُبْعَثُ عَلَيْكَ  
السَّلَامُ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ  
بِرَكَاتِهِ تَرَى مَا لَا أَرَى يُزِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دَرَّجٍ  
حَدَّثَنَا حَلْفَةُ بِنْتُ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ  
عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ دَرَّجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُجْبِرِيلُ أَلَا تَرُونَا نَكُونُ  
مِمَّا تَرُونَنَا قَالَ فَتَزَلَّتْ وَمَا نَتَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ  
رَبِّكَ لَهُ سَابِقِينَ أَيْدِينَا وَمَا خَلَقْنَا إِلَّا بِأَمْرِ  
۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے یحییٰ ابن کثیر نے انھوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا بھی ایک جوڑا دے  
(مثلاً دو روپیہ دو کپڑے دو گھوڑے) اس کو دنیا مت کے دن،  
بہشت کے چوکیدار در فرشتے پکاریں گے ارے میاں ادھر آؤ اور  
آؤ مرد دروازے والے کہیں گے ادھر بہشت میں داخل ہوا ہو  
صدیق رہنے عرض کیا اس شخص کو تو کوئی تکلیف ہی نہ ہوگی آپ نے  
فرمایا مجھے امید ہے تو انہی لوگوں میں ہوگا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام  
نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ  
انھوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فرمایا  
عائشہ دیکھو یہ جبریلؑ دیکھنے ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا  
وعلیہ السلام درحمتہ اللہ وبرکاتہ آپ ہی کو دکھائی دیتے ہیں مجھ کو تو  
نہیں دکھائی جیسے حضرت عائشہ نے تری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد کہا  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن ذر نے دو مری  
سند نام بخاری نے کہا مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم  
دیکھنے انھوں نے عمر بن ذر سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے سعید  
بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت جبریلؑ سے کہا تم اس زیادہ کیوں نہیں ملا کرتے جیسے  
ملے ہو اس وقت (سورہ مریم ک) یہ آیت اتری ہم تو تیرے مالک  
کا جب کم ہوتا ہے اسی وقت اترتے ہیں اخیر تک۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال  
نے انھوں نے یونس بن یزید ایل سے انھوں نے ابن شہاب سے  
انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن سعد سے انھوں نے ابن عباس  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریلؑ نے

قَالَ أَنَا فِي جَبْرِيلَ عَلَى حَوْثٍ فُلُكُهُ أُنْزِلَ اسْتَرْجِدْ  
حَتَّى تَنْتَحِلَ إِلَى سَبْعَةِ أَحْزِفٍ

۴۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ قُبَابٍ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ  
وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يُلْقَاهُ  
جَبْرِيلُ وَكَانَ جَبْرِيلُ يُلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْكُمْ  
فَيَكْتُرُ فِي الْقُرْآنِ تَكَوُّنُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُلْقَاهُ جَبْرِيلُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ  
مِنَ الْيَمْرِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ زَوْجِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ  
نَاطِلَةَ رَمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ.

۴۵۴. حَدَّثَنَا ثَنَا ثَابِتُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ ابْنِ ثَنَا  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ الْعَصَا شَيْئًا  
فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ تَدُنْزَلُ  
فَنُصَلِّيَ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عُمَرُ أَعَلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
بَشِيرَ ابْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ

رسول ایک محاسے پر قرآن پڑھایا میں ان کہنا رہا ہوں کہ محاروں کی  
بھی پڑھنے کی اجازت دو آخر سات محاروں تک اجازت ہوئی کہ  
ہم سے محمد بن سقائل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا محمد کو عبد اللہ بن  
عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں توجیب  
حضرت جبریل آپ کے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے حضرت جبریل  
رمضان میں ہر رات کو آپ کے ملا کرتے اور قرآن کا دور کرتے عرض  
جب آپ کی اور حضرت جبریل کی ملاقات رہتی تو آپ جلتی ہوئی ہوا  
سے بھی زیادہ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں سخی رہتے اور عبد اللہ بن  
مبارک نے کہا ہم سے عمر نے بھی اسی سند سے یعنی زہری سے اخیر تک  
ایسی ہی روایت کی اور ابو ہریرہ اور حضرت فاطمہ نے بھی آنحضرت  
اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبریل آپ کے قرآن کا دور  
کیا کرتے تھے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد  
انہوں نے ابن شہاب سے ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبد العزیز (خلیفہ)  
عصر کی نماز میں کچھ دیر کی عروہ بن زہیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت  
جبریل اترے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی عمر  
نے یہ سن کر عروہ سے کہو کیا کہتے ہو عروہ نے کہا (لو سند سن لو)  
میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں ابو مسعود سے سنا

۱۵ اس حدیث کی شرح انشاء اللہ آئے آئے کی مطلب یہ ہے کہ عرب کی کئی بولیاں اور کئی محاورے ہیں گو زبان سب کی ایک ہے یعنی عربی پر بعض  
الفاظ کے اور بعضوں کے حروف میں کچھ اختلاف ہے محاورہ کا ایک محاورہ ہے تو جی تیم کا دوسرا محاورہ ہے جی طے کا کچھ اور ہے اللہ تعالیٰ نے  
اپنے بندوں پر آسانی کرنے کے لئے قرآن کو سات عربی محاوروں پر پڑھنے کی اجازت دی ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ہر سال ایک بار جس سال آپ کی وفات ہوئی  
تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو بار دورہ کیا کہتے ہیں کہ زید بن ثابت کی قسٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے حضرت  
فی اور ابو ہریرہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے علامات النبوة اور فضائل قرآن میں منسلک کیا ۱۲ منہ ۱۵

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ  
ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ  
مَعَهُ يَحْيَىٰ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۴۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ دَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ  
مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ إِنْ  
رَفَىٰ وَإِنْ سَمَّىٰ قَالَ وَانْ -

۴۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ  
يَنْعَاقِبُونَ مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةً بِالنَّهَارِ  
وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ  
يَعْرِجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيُنَادِيهِمْ  
وَهُوَ أَعْلَمُ يَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ يَقُولُونَ  
تَرَكْنَا هُمْ يَصَلُّونَ وَابْتَدَأْنَا هُمْ  
يُصَلُّونَ -

۲۹۱ إِنْ قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ  
وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ قَوَّافَتٌ أَحَدًا  
أَلَا أُخْبِرُ غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
حضرت جبرائیل اترے انہوں نے میری امامت کی بیش ان کے ساتھ نماز  
پڑھی پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری نماز پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز  
ابو سعید یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گنتے  
ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی عدی نے  
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثبات سے انہوں نے زید بن حبیب  
انہوں نے ابو ذر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے مجھ سے  
کہا تمہاری امت جو کوئی اس حال میں کہ شریک نہ کرتا ہو تو وہ ایک  
نہ ایک روز بہشت میں جائیگا یا یوں فرمایا دوزخ میں اس طبقہ میں  
جہاں مشرک رہیں گے نہ جائے گا ابو ذر نے کہا اگرچہ وہ نہا کرتا ہو یا  
چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگر نہا اور چوری کرتا ہو -

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم  
ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے (زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں کچھ رات کے  
فرشتے کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں پھر جو  
رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کے وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں  
پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود اس زیادہ جانتا ہے کہ کیونکہ  
ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے - تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا  
وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے  
اللہ جب ان کا پاس گئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے بلکہ

باب یہ حدیث کہ جب کوئی تم میں آمین کہے اور فرشتے  
آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جاتی  
ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں -

لے بعض نسخوں میں یہاں باب کا لفظ نہیں ہے اور وہ صحیح ہے کیونکہ اس باب میں کوئی علیحدہ مضمون نہیں وہ فرشتوں کا ثبات چکا آتا ہے جو اگلے  
باب کا مقصود ہے ۱۲۸ نہ یہ حدیث امام بخاری نے اسی سند سے روایت کی جو اگلے حدیث میں مذکور ہوئی اور کتاب الصلوٰۃ میں بھی موصولہ نظر میں ہے -

۴۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُيَسَّرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسَاؤُهُ بَيْنَهُمَا تَسَائِيلُ كَأَنَّهَا مَرْقُوعَةٌ لِحَاؤِ نَقَامٍ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَآلَئِيَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الْيُوسَادَةِ قَالَتْ رِسَاؤُهُ جَعَلْتَهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَإِنْ مَنَعَتْ الصُّورَةُ يُعَذِّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ-

۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ قَالُوا

۴۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ الْأَشْجَحِ حَدَّثَهُ أَنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَيْدَ بْنَ خَالِدٍ السُّعْمِيُّ حَدَّثَهُ وَ مَعْمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرٍ مِمَّنُونَهُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بَشِيرٌ قَدْ رَوَيْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ نَعَدًا نَاكَ فَإِذَا تَخَنُّ فِي بَيْتِهِ بِسُورَةٍ نَصَرَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن یزید بخاری کہ ہم کو ابی جریج نے انہوں نے اسماعیل بن امیہ سے ان کا نفع نے بیان کیا ان کا ہم نے محمد نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے آپ شریف لائے تو دروازے کے پڑوں پر کھڑے رہے اندر نہ آئے اور آپ کے ہر کارنگ بدلنے لگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سہارا کیا قصور جو آپ سے ہوئے آپ فرمایا یہ تکیہ کیسے رکھا میں عرض کیا آپ کے آرام فرمانے کے لئے یہ تکیہ میں بنایا ہے آپ فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں صورت ہوتی ہے وہاں فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی صورت بنایا گیا حاکمیت دن عذاب میں پڑیگا اس سے کہا جائے گا صورت تو تو نے بنائی اب اس میں جان بھی ڈال۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے بخاری کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عیسا اللہ بن عبد سے انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو طلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے تھے۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے بخاری نے ابی جریج سے بیان کیا ان کے سر بن سعید نے ان سے زید بن خالد حبشی نے اور بکر سے اس تھا اس حدیث کو زید بن خالد نے عیسا اللہ بن اسود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المؤمنین میمونہ نے پرورش کیا تھا زید بن خالد سے ابو طلحہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہوتی ہے سر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کو پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہے جس پر یزید بن حبیب میں نے عیسا اللہ خولانی سے کہا زید نے تم ہم سے

تَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ اَلْخَوْلَانِي اَلْمُحَدَّثَانِي  
التَّصَاوِيرُ فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ اِلَّا سَرَقَهُ  
فِي ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى  
كَذَّكَرَهُ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ فَقَالَ  
اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةٌ وَلَا  
كُتُبٌ۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَلَا اِنَّمَا  
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ  
فَاِنَّهُ مِنْ دَاقِقِ قَوْلِكَ تَوَلَّى لِلرَّائِيَةِ غُفْرَةً فَاَتَقَدَّمَ مِنْ  
۴۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمٍ  
مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَوَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ

مورتوں کے باب میں ایسی حدیث بیان کی تھی اب خود انہوں نے یہ مورت  
دالا پر وہ کیسے لٹکایا انہوں نے کہا زید نے حدیث میں یہ بھی بیان کیا تھا  
مگر ان مورتوں میں مصافقہ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں عبداللہ  
نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے زید سے یہ نہیں سنا میں نے کہا نہیں انہوں  
کہا میں نے تو سنا ہے زید نے یہ بیان کیا تھا۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن حبیب  
کہا مجھ سے عمرو نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ  
بن عمر سے انہوں نے کہا جبریل السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن نہیں آئے اپنے  
وجہ پوچھی تو کہا ہم (فرشتہ) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت  
ہو یا لٹکے۔

ہم سے اسماعیل بن ادیس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے سہمی سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمیع اللہ من حمد  
کہے تو تو اللہم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے  
سے لڑ جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن فلج نے  
کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبد الرحمن  
بن ابی عمیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اپنے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لئے۔

اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عکسی اور نقشی تصویریں بنانا اور رکھنا درست ہے، مگر مجبور علماء و جاندار کی ہر طرح کی تصویر منع جلتے ہیں  
بشرطیکہ وہ کپڑے یا عمارت یا پرے پر بنی ہوں اگر فرش پر بنی ہوں یا تو شک یا تحیہ پر جس کو لوگ روندتے ہیں تو حرام نہیں ہے  
لیکن رحمت کے فرشتوں کو وہ بھی روئیں گے غرض سایہ دار اور بے سایہ مورت میں کوئی فرق نہیں مگر بعض سلف اس کے قائل ہوئے  
میں کہ سایہ دار تصویر منع ہے جیسے مجسم اور بے سایہ منع نہیں قسطلانی نے کہا کہ یہ مذہب باطل ہے اور یہ حدیثیں مطلق ہیں اور حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پرے کو جو اپنے بڑا جانا اس سے بھی اس مذہب تک رد ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ لے بعضوں نے ان کو عربی حارث سمجھلے یہ غلط  
ہے انہوں نے سالم کو نہیں پایا شمشینی کے نسخہ میں عمر بن عبد اللہ بن عمر کے بیٹے ہیں اور ہی شیک ہے ۱۲ منہ ۹



فَإِذَا إِنَّمَا بِسَحَابَةٍ تَدَا أَطْلُتْنِي نَنظُرْتُ نَادَا  
فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَدَا  
لَسَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ  
وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِيَأْمُرَكَ  
بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ تَدَا إِنِّي مَلَكَ الْجِبَالِ  
تَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ  
ذَلِكَ نَبِيًّا شِئْتَ أَنْ أُطِيعَ عَلَيْهِمْ  
الْأَوْخَشِيَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَرَدَ جُؤًا أَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ  
مَنْ يُعْبِدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
۴۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
حَدَّثَنَا أَبُو نَاطِقٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ  
زَيْدَ بْنَ جُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ  
كَأَبِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ  
مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّهُ  
رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْرَةٌ جَنَاحٌ -  
۴۶۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكَعْبِيُّ قَالَ  
رَأَاهُ رَدَفًا أَخْضَرَسَةً أُنْفَقَ  
السَّمَاءُ -  
۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دیکھا تو ابراہیم کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبریل موجود  
ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے اللہ نے وہ من لیا جو تمہاری قوم نے  
تم سے کہا تم کو جواب دیا اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے  
پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو اتنے میں اس فرشتے  
نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمد اللہ نے مجھ کو تمہارا پاس بھیجا ہے تم  
جو کہو میں کروالوں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ  
ہیں انکو ملا دوں (وہ سب چکنا چور ہو جائیں) آپ نے فرمایا رہیں  
ایسا مت کر مجھ کو امید ہے (اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر) ان کی  
اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کو پوجیں گے  
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے

۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا  
ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا میں نے زید بن حبیش سے پوچھا اللہ  
تعالیٰ جو سورہ نجم میں فرماتا ہے فَكَانَ كَأَبِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی  
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی اس سے مراد کیلئے انہوں نے کہا ہم سے  
عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل  
کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تھا ان کے چہرہ سو پنکھ تھے۔

۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ  
بن مسعود سے انہوں نے سورہ نجم کی اس آیت کی تفسیر میں لفظ اَدْنٰی  
من آیت ابراہیم لکھ دی کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بچھونا  
دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا اس پر حضرت  
جبرائیل بیٹھے تھے (یا ان کے پر تھے)۔

۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

۱۔ حدیث میں جبریلؑ نہیں وہ پہاڑ جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنی بوقریں اور نعیقعان بعضوں نے کہا ثور اور دہبہ ۱۲ منہ

۲۔ سبحان اللہ ایسا شفیق پیغمبر کس امت کو ملا ہے انہوں نے اب سدا یا نگر اپنے ان کی تباہی گوارا کی ۱۳ منہ و



اسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي نَافْعَةَ الْقَسِيمِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ مَنْ رَزَعَهُ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ رَبَّهُ  
فَقَدْ اعْظَمَ ذَلِكَ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ  
فِي صُورَتِهِ وَخَلَقَهُ سَادًّا مَابَيْنَ الْأُفُقِ  
۴۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ أَبِي  
ثَاوَدَةَ عَنْ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
تَوَلَّيْتِ نَسَمَةً دَنَا نَسَمَتِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ  
أَوْ أَقْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ  
فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَى هَذِهِ الْمَرْءَ  
فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ نَسَمَةً  
الْأُفُقِ-

۴۶۹- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
الْمَلَكَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا لَنَا حَقٌّ  
يُؤْتِيهِ النَّارُ نَالِكٌ حَازِنُ النَّارِ رَأَى جِبْرِيلَ  
۴۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ  
فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهِمَا لَعَنَهُمَا الْمَلَكَةُ مَخْشًى

عبداللہ انصاری نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہم کو قاکم بن  
محمد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا اس نے جبرئیل  
جھوٹ، بات کہی البتہ آپ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت  
میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

مجھ سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ  
نے کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے سعید بن عمرو بن  
اشوع سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے  
کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا تم جو کہتے ہو آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کو نہیں دیکھا، تو اس آیت سے کیا مراد  
ہے۔ وقاب قوسین ادا فی انہوں نے کہا یہ تو جبرئیل کا دان  
کی اصلی صورت میں نہ دیکھنا مراد ہے جبرئیل ایک مرد کی صورت  
میں آپ پر آیا کرتے اس بار (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) اپنی اصلی  
صورت میں آئے تو آسمان کا کنارہ انہوں نے ڈھانک لیا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جبریر بن حازم نے  
کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے سمرو بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا جیسے  
دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آگ پھونک رہا ہے۔  
دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبریل ہوں یہ میکائیل ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے  
اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد محبت کے لئے  
اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور خاوند زرات  
بھرا اس پر غصے سے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں ابو عواد

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جب مرد عشاء کا قول ہے کہ آپ اپنے پروردگار کو دیکھا، تو یہ حدیث بہت لمبی ہے جو ارد پر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے اور

تَصِيحًا تَابَعَهُ أَبُو حَنَسَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ  
مُغْوِيلَةَ هَذَا عَنِ الْأَعْمَشِ -

۴۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدُّ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَعَنِي الْوُحْيُ  
فَنَزَلَتْ بَيِّنَاتٌ أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ  
السَّمَاءِ فَدَفَعْتُ بَصَرِي قَبْلَ السَّمَاءِ  
يَا ذَا الْكَلَامِ الَّذِي جَاءَنِي بِحَدَّثِ أَتَعِدُّ  
عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ  
حَتَّى حَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ إِلَى  
نَقْلَتُ زَيْلُومِي زَيْلُومِي فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِنِّي نَا هُجْرُ  
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرَّجُلُ الْأَذَنَانِ -

۴۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَتَالِ  
بْنِ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا بَرْبَدٌ عَنْ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا  
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُثْمَانَ نَبِيَّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَيْتُ  
لَيْكَةُ أُسْرِي فِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طُولًا  
جَعَدًا كَأَنَّكَ مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَكَأَيْتُ  
عَيْنِي رَجُلًا مَوْجُوًّا مَوْجُوًّا مُخْلِقًا إِلَى الْخُلُقَةِ

ساتھ اس حدیث کو شعبہ اور ابو حمزہ اور عبد اللہ بن داؤد اور ابو معاویہ  
نے بھی اُمت سے روایت کیا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو لیث نے خبر دی  
کہا مجھے سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب کے کہائیں ابو سلمہ  
سنا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے (پہلے فارحہ میں جو  
جبریل مجھ کو دکھائی دیئے تھے) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا  
موقوف رہا ایک بار ایسا ہوا میں رستے میں جا رہا تھا میں نے  
آسمان ایک آواز سنی آنکھ اٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو  
غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک  
کرسی پر بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا ایسا ڈر کہ زمین پر گر گیا جب  
ہوش آیا تو اپنے گھر میں آن کر میں گھر والوں کہا مجھے کچھ اڑ ہا دو  
مجھے کچھ اڑ ہا دو اس وقت یہ آئینیں (سورہ مدثر کی) آئیں یا ایہما  
المدثر سے ناسخ کر ابوسلمہ نے کہا جزی سے اس صورت میں بتا دو میں  
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عندرنے کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا  
اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن ریع نے بیان کیا کہ  
ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ  
سے انہوں نے کہا ہم سے تہارے پیغمبر صاحبکے چچا زاد بھائی یعنی  
عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اپنے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو  
دیکھا وہ ایک گندم گوں گھونکریا لے بال دلے آدمی ہیں۔  
جیسے شنوہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عینی کو بھی دیکھا  
وہ میانہ قامت میانہ بدن سرخ سفید سیدھے۔

سند شعبہ کی روایت: کہ خود موسیٰ نے نکاح میں وصل کی اور ابو حمزہ کی روایت موصول نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسند سنن ابی بکر  
سند میں وصل کی اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ

سَبَّحَ الرَّاسُ كَيْتُ مَا لَكَ حَارِزُ النَّاسِ وَاللَّهِ  
فِي آيَاتِ أَلَاهُتِ اللَّهِ إِيَّاكَ فَلَا تَكُنْ  
فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ أَنَسُ وَأَبُو  
بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَحْوُسُ الْمَلَائِكَةِ الْمَدِينَةُ مِنَ  
الدَّجَالِ.

بَاب ۲۹ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ  
وَأَتَمَّهَا مَخْلُوقَةٌ.

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَطْمَرَةٌ مِنَ  
الْعَبَضِ وَالْبُولِ وَالْبَرَقِ كُلُّهَا  
رُزْقُوا أَنْوَاسِي وَثَمَرُ أَنْوَاسِ  
يَا خَذُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ  
قَبْلُ أُتِينَا مِنْ قَبْلِ دَأْتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا  
يُسَبِّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعَامِ  
قَطْرُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا ذَاتِ  
قَرِيبَةٍ إِلَّا أَنَّهُ السُّمُّو قَالَ الْحَسَنُ  
الْمَقْدَرَةُ فِي الْوُجُودِ وَالْمَقْدَرُ فِي الْقَلْبِ  
وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَلَسِيذًا حَدِيدَةً الْخَزَائِفَةُ  
غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُونَ كَأَنَّهُمْ هَبْ  
عُقُوقُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دَهَاقًا  
مُمْتَلِكًا كَوَاعِبَ أَنْوَاسِ الْمَحْيِيِّ

بال لے آدمی ہیں اور میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ  
ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں اپنی قدرت کی اللہ  
نے مجھ کو دکھائی ہیں (سورہ بقرہ) میں جو ہے تو اس سے ملنے میں شک  
نہ کرینے سوئی سے ملنے میں انس اور ابو بکر نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال  
نکلے گا فرشتے کریں گے لہ

باب بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ بہشت پیرا  
سبحی ہے لہ

ابو العالیہ نے کہا (سورہ بقرہ میں) جواز واج مطہرۃ آیا ہے۔  
اس کا معنی یہ ہے کہ بہشت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک سب  
گندگیوں سے پاک متنا ہوگی اور یہ جو آیا ہے کلام از قوامہا  
من ثمرۃ رزقا اخیر تک اس کا مطلب ہے کہ جب ان کے پاس ایک  
میوہ آئیگا پھر دوسرا میوہ تو کہیں گے یہ تو دوسرا میوہ ہے جو تم کو پہلے  
مل چکا تھا متشابہ کا معنی صورت اور رنگ میں ملے جلے لیکن مکے  
میں جدا جدا (سورہ حاقہ میں) جو قطفہا دانیہ ہے اس کا مطلب ہے  
کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہوں گے کہ بہشتی لوگ کھڑے  
بیٹھے جس طرح چاہیں گے ان کو توڑ لیں گے دانیہ کا معنی نزدیک  
ارامک تخت امام حسن بصری نے کہا نفرة مند کی تازگی کو اور مردور  
دل کی خوشی کو کہتے اور مجاہد نے کہا سلسبیلہ کے معنی تیز پہنے والی غول  
کا معنی پیٹ کا درد نیز فون کا معنی ان کی عقل میں فتور نہیں آئیگا  
جیسے دنیا کی شراب کے آتے ہیں اور ابن عباس سورہ بناء میں جو دعاء

لے ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الحج اور کتاب الفتن میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ ای طرح دوزخ دونوں موجود ہیں اہل سنت کا  
یہی قول ہے بعض معتزلہ لے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ بہشت قیامت کے دن پیدا ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ  
۱۵ یہ عبد بن حمید نے ابن عباس سے ۱۲ منہ ۱۵ یہ عبد بن حمید نے کمال ۱۲ منہ ۱۵ جو دنیا کے شراب کے پیدا ہوتا ہے امام حسن بصری کے قول  
کہ عبد بن حمید نے اور مجاہد کے قول کو سعد بن مسعود اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یہ آیت سورہ والصافات میں لا ینہما غول ولا ھنھ  
نہما ینزفون اس کو عبد بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی حاتم نے ۱۲ منہ ۱۵

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ نَعْلُو شَرَّ أَهْلِ الْبَعْتَةِ  
خَتَامُهُ طِبْنُهُ وَسُكُّهُ نَفْخَاتُ نَبَاتَاتِ  
يُقَالُ مَوْصُونُهُ مَنْسُوجَةٌ فِيهِ وَهَيْبُ  
النَّائِةِ وَالْكُؤُوبُ مَا لَا أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرَّةُ  
وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْأَذَانِ وَالْعَنَا  
عُرْبًا مَثْقَلَةٌ وَاحِدٌ هَاعُرْدٌ مَثَلُ  
صَبُوسٍ وَصَبْرٌ يَسْمِيهَا أَهْلُ مَكَّنَ  
الْعَرَبِ بَكَّةً وَأَهْلُ الدِّيَةِ الْغَنَجَةُ وَ  
أَهْلُ الْعِرَاقِ الشُّكْلَةُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
رَوْحُ جَنَّةٍ وَرَحَاءُ وَالرَّيْحَانُ الرَّزْقُ  
وَالْمَنْصُودُ الْمَوْزُ وَالْمَحْضُودُ الْمَوْزُ  
حَمَلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ  
وَالْعَرَبُ الْمُجَبَّاتُ إِلَى أَنْزِلَ مِنْ  
وَيُقَالُ مَنْسُوكٌ حَبِيرٌ  
وَمَوْشٌ مَوْشٌ بَعْضُهَا  
نَوْقٌ بَعْضٌ لَفْظًا  
بِأَطْلَانِ نَيْمًا

کا لفظ ہے اس کا معنی لبالب (بھلہ ہوا) کو ایک معنی پستانیں اٹھی  
ہوئیں رحیق بہشت کی شراب تیسیم وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے  
اد پر ڈالا جائیگا کہ بہشتی اس کو پئیں گے ختام کا معنی مہر کی مٹی  
دشتیوں پر اس کی مہر لگی ہوگی نفخات کا معنی وہ جوش مارتے  
ہوئے چشمے موصونہ کا معنی جرأ و بنا ہوا اسی سے رضین النافہ نکلا  
یعنی اذنی کی جھول (وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے کوٹھ کا معنی جس کی جمع  
اکوا ہے) جو سورہ واقعہ میں (کوڑہ جس میں کان ہونہ کئدہ اور اباریق  
ابریق کی جمع وہ کوڑہ جو کان اور کئدہ رکھتا ہوا عرباً بضم راجع ہے  
عرب کی جیسے صورت کی جمع مبرکہ کہ مالے عرب کو عرب کہتے ہیں اور مدینہ  
ولے غنجدہ اور عراق مالے شکلہ (یعنی وہ عورت جو اپنے خاندن کی ناشق  
ہو) اور مجاہد نے کہا روح کا معنی (جو سورہ واقعہ میں) بہشت اور  
فراخی رزق ریحان کا معنی جو اسی سورت میں رزق منضود کا معنی  
جو اسی سورت میں (کہ موز کیلا محضود کا معنی) جو اسی سورت میں  
میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا بعض کہتے ہیں منضود وہ میوے جس میں کٹا  
نہ ہو عرب را اور جو سورہ واقعہ میں ہے) اس کا معنی وہ عورتیں جو اپنے  
خاندن کی محبوبہ ہوں مسکوب کا معنی (جو اسی سورت میں) بہت پالی  
دفرش مرفوعہ (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنی کچھونے اور بچے یعنی  
اد پر تلے بچے ہوئے لغو لہ جو اسی سورت میں ہے۔

۱۰ یہ لفظ سورہ مطفقین میں ہے اس کو ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۱ منہ ۱۰ یہ لفظ بھی سورہ مطفقین میں ہے اس کو عبد بن حمید نے  
ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۰ یہ بھی سورہ مطفقین میں ہے ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا اور ابو درداءؓ سے یوں نقل کیا کہ ختام سے مراد  
یہاں وہ شراب جو بہشتیوں کو اخیر میں دیا جائیگا چاندی کی طرح سفید ہوگا اور سعید بن جبیر سے مروی ہے ختام کا معنی اس کا آخری مزہ  
۱۱ منہ ۱۰ سورہ مدثر میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ ۱۰ یہ لفظ سورہ واقعہ میں ہے علی بن ابی حمزہ و مرفوعہ سے  
متکلمین علیہا متقابلین اس کو ابی ابن حاتم نے مخالف سے نکالا ۱۳ منہ ۱۰ یہ عبد بن حمید نے قتادہ سے نکالا ۱۴ منہ ۱۰ یہ فراخی سے  
منقول ہے ابودین کا لفظ سورہ واقعہ میں آیا ہے ۱۵ منہ ۱۰ یہ بھی سورہ واقعہ میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے مکرہ اور بریدہ سے نکالا ۱۶ منہ  
۱۰ اس کو فریابی بھی نے شعب الایمان میں نکالا ۱۷ منہ ۱۰ یہ بھی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۸ منہ ۱۰ یہ بھی اور فریابی نے مجاہد سے  
۱۱ منہ ۱۰ یہ بھی فریابی اور بھی نے مجاہد سے نکالا ۱۹ منہ ۱۰ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۲۰ منہ ۱۰ یہ فریابی نے مجاہد سے  
دصل کیا ۲۱ منہ ۱۰ اس کو فریابی نے مجاہد سے نکالا کہتے ہیں یہ کچھونے اتنے اور بچے ہوں گے بعضوں کی بلندی پانچویں کی راہ ہوگی ۲۲ منہ

كَذَبًا اَنْتَاكَ اَعْصَانِى جَنَّا  
الْجَنَّتَيْنِ ذَاكَ مَا يَجْتَنِي  
قَدِيرِي مَدَّ هَامَتَانِ سَوْدَاكَ  
مِنَ السَّيِّئِ

۴۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

الْثَّبِثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ تَائِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَى

عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَأَنَّهُ

۴۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ

زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اطْلَعْتُ فِي الْبُعْثَةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِ الْبُعْثَةِ

الْفُقَهَاءَ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِ

۴۴۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

الْثَّبِثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ كَأَيْتَنِي فِي

الْجَنَّةِ فَإِذَا أَمْرَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصِيرٍ

فَعَلْتُ لِمِنْ هَذَا الْعَصْرِ نَفَعْنَا لِعُمَرَ بْنِ

اس کا معنی بچھونے اور بچے لینے اور تلے بچھے ہوئے لغو جو اسی سورت  
میں ہے اس کا معنی غلط جھوٹ لے تا تھا جو اسی سورت میں ہے اس  
کا معنی جھوٹ لے افنان رجو سورہ رحمان میں ہے اس کا معنی شائیں الیا  
ٹھنڈیاں لے وجنا الجنیتین ان لینے بہت تازگی اور شادابی کی وجہ سے  
کالے پورے ہوں گے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے یث بن سعد نے

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام

(ہر روز) اس کو درود وقت اس کا ٹھکانا جہاں وہ آخرت میں برگا

اہل الجنۃ میں اہل الجنۃ و انکان من اہل النار کما یا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے

ابو رجاء سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا جو دنیا میں

محتاج رہتے انہی لوگوں کو وہاں زیادہ پایا اور دوزخ کو جھانک

کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت پائیں۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے یث بن

کما مجھ سے عقبیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن

سبب نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں

بہشت میں دیکھا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے

پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا مجھے ان کی غیرت کا

خیال آیا میں بیٹھ موڑ کر چلا آیا یہ سن کر حضرت عمرؓ رو بیٹھے کہنے لگے یا رسول اللہ

۱۷ اس کو بھی فرمایا نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲

۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲

۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۷ اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲

الْعَلَابُ مَذْمُومٌ فَكَبَّرَتْهُ مَوَلَيْتُ ثُمَّ بَايَعْتُكَ عَمَّا مَوْلَاكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۷۶- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْقَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يَخْبُرُ عَنْ

أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمِيسٍ الْأَشْعَرِيِّ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مَجْجُوزَةٌ طَوْلَهَا فِي السَّمَاءِ

تَلْكُونُ مِثْلًا فِي كُلِّ نَارِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ

أَهْلٍ لَا يَزَاهُمُ الْخَزُونُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ

وَالْخَزُونُ بْنُ عَبْدِ عَنِّي عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ سَمِعْتُ

۴۷۷- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعَدَّ دَرَجَاتٍ لِعِبَادِي

الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ

وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ شَيْءٍ فَأَمَّا عِدْوَالُ إِنْ شَبَّكُمْ

فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسَ مَا أَخْفَى لَكُمْ مِنْ شَرِّهِ غَيْرِ

۴۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْنَةُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ ذُنُوبِكُمْ تَلْبِيسُ الْجَنَّةِ مَوَدَّةً

عَلَى صُورَةِ الْفَقْرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ لَا يَصُفُّونَ فِيهَا

یہاں میں آپ پر غیرت کروں گا کہ

ہم سے حجاج بن مہثال نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے کہا میں نے

ابو عمران جونی سے سنا وہ ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اشعری سے روایت

کرتے تھے وہ اپنے باپ (یعنی ابو موسیٰ اشعری سے) کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہشت کا خیمہ کیا ہے ایک موتی بے غولہ

جس کی بلندی اوپر کو تین میل تک ہے اس کے سر کرنے میں مسلمان کو ایسی

بی بیایں ملیں گی جن کو ان کے سوا کوئی نہ دیکھ سکے گا۔ لے اس حدیث

کو عبد الصمد اور حارث بن عبید نے بھی ابو عمران جونی سے روایت

کیا ہے اس میں تین میل کی جگہ ساٹھ میل مذکور ہے کہ

ہم سے حمید بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم

سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے

اپنے نیک بندوں کے لئے (رہشت میں) وہ درجے تیار کر رکھے ہیں

جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنی کسی آدمی کے خیال

میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو سورہ سجدہ کی یہ آیت پڑھو کوئی نہیں

جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے

خبر دی کہ ہم کو عمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ

بہشت میں جائیگا انکی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن

ہوگی ان لوگوں کو نہ تنہا آئے گا نہ ریش نہ پاخانہ پھرں گے۔

لے معلوم ہوا کہ بہشت موجود ہے پیدا ہو چکی ہے وہاں ہر ایک بہشتی کے مکانات (اور سامان وغیرہ سب تیار ہیں حضرت عمر کا قطعاً بہشتی ہونا

احادیث سے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے حضرت عمرؓ خوشی کے مارے دوشیٹے اور یہ جو کہا کیا میں آپ پر غیرت کروں گا اس کا مطلب یہ

کہ آپ تو میرے بزرگ اور میرے مری میری بی بیایں سب آپ کی لونڈیاں ہیں غیرت تو بڑا بڑا لے سے ہوتی ہے نہ مالک اور مرثی سے ۱۲۷ لے

کیونکہ اس دور کے اندر دوسرے درجہ نہیں گئے اور جائیں بھی تو ذہن کی وسعت کے سبب یہ حور تین نظروں کی ہوتی ہیں ابو الصمد کی

روایت خود مؤلف نے تفسیر سورہ رحمن میں اصل کی اور حارث بن عبید کی روایت کو امام مسلم نے دھل کیا ۱۲۷ لے شکہ بیس کا مطلب نکلتا ہے

يَمْخُطُونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ اِيْنِيْتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ  
اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ الْفِصَّةُ وَحِجَامُهُمْ  
الْاُلُوَّةُ وَرَشَعُهُمُ الْمَسَكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ  
مِّنْهُمْ رُّوْحَتَانِ يُّرَىٰ مَحْرُوسَتُهُمَا مِنْ وَّرَآءِ  
الْخِصْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمَا  
وَلَا تَبَاغُضُ قُلُوْبُهُمْ قَلْبًا وَاحِدًا يُسَبِّحُونَ اللَّهَ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ لِيْمَانَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْجَجِ عَنْ اَبِي  
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اَوَّلُ رُمُوزَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ  
الْقَمْرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ وَالْاَوَّلُ عَلَى اَشْرَافِهِ  
كَاشِدٌ كَوْكَبٌ اِمْتَاةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلَى تَلَبُّ  
رَجُلٍ وَاحِدًا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ  
لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ رُّوْحَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ  
مِّنْهُمَا يُّرَىٰ مَحْرُوسَتَهُمَا مِنْ وَّرَآءِ لَحْيِهِمَا  
مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بِكُرَّةٍ وَعَشِيًّا لَا  
يَسْقُمُونَ وَلَا يَمْخُطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ  
اِيْنِيْتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِصَّةُ اَمْشَاطُهُمْ  
الذَّهَبُ وَرَشَعُهُمُ الْاُلُوَّةُ قَالَ  
ابْنُ لِيْمَانَ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشَعُهُمُ الْمَسَكُ  
وَقَالَ مَجِيْدُ الْاَبْكَارِ اَوَّلُ الْعَبْدِ الْعَيْنِيُّ  
۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ  
حَدَّثَنَا مُصَيْلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ

اکے برتن سونے (چاندی) کے ہونے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی نہ  
اور انگلیٹیوں میں عود کی خوشبو نہ رکھی تھی پسینے میں مشک  
کی خوشبو پھرتے گی اور ہر ہشتی پاس کی بیاں ایسی نازک اور خوبصورت  
ہوتی تھی جن کی .... پنڈلی کا گود (مغز) گوشت میں دکھائی دے گا ہشتی  
لوگوں میں اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض سب ایک ہی ہوں گے  
صبح شام اشد کی تسبیح کہیں گے۔ (بطور لذت کے نہ عبادت کے)

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بنہ نے خبر دی کہ ہم سے  
ابو الزناد نے اہولے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا  
ان کی صورت چودھویں رات کی چاندی کی طرح (چمکتی ہوگی) ان کے بعد  
جو لوگ جائیں گے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے ان کے  
دل ایک ہی آدمی کے دل کی وضع پر ہوں گے کوئی اختلاف نہ ہوگا  
نہ بغض ہر ایک کو دودھ کی بیاں ملیں گی ایسی جن کی پنڈلی کا مغز  
گوشت کے پرے سے دکھائی دے گا ایسی حسین (اور لطیف)  
ہوں گی صبح شام اشد کی تسبیح کرتی رہیں گی نہ بیمار ہوں گے نہ ریخت  
نکالیں گے نہ ٹھوکیں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے  
کنگھیاں بھی سونے کی ان کی انگلیٹیوں میں الوہ روشن ہوگا۔  
ابوالیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں انکا پسینہ مشک کی خوشبو دے گا  
مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشیر والابکار رسول  
بقرہ میں (تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں شام  
ڈھلے سے غروب تک کے وقت کو۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن سلیمان  
نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے

۱۔ کنگھیاں اس لئے نہیں کریں گے کہ بالوں میں میل کچیل بہشت میں میل کچیل نہیں بلکہ محض لذت کے لئے ۲۔ سونے  
۳۔ بے آگ کے عود میں خوشبو کا دھواں نکلیگا کیونکہ بہشت میں آگ نہ ہوگی بعضوں کا کہا بہشت میں آگ ہوگی مگر ایسی آگ جس کا زیادہ ہوگی بلکہ

سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَيْفَ خُلْتُمْ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ  
سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَدْنَاهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ  
أَخِذَهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْغَلَقِ لَيْلَةَ اللَّهِ  
۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْعَفِيُّ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَمَّا هَذِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّةٌ سُدَّتْ بِهَا وَكَانَ يَنْهَى  
عَنِ الْخَبَرِ فَتَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ الَّذِي  
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَّا دَخَلَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ  
فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا -

۴۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْبَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى مِنْ خَيْرٍ فَعَلُوا يَعْبُدُونَ  
مِنْ حُسْنِهِ وَلَيْسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ

۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَمْعِلَ بْنِ سَعْدٍ  
السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْصَعٌ سَوَّجَ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ  
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

۴۸۴ - حَدَّثَنَا زُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ  
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا میری امت میں گستر ہزار  
آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہوں گے کہ  
سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہوں گے) ان کے منہ چودھویں تک  
چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہ ہم سے یونس بن محمد  
نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک باریک ریشمی  
چغہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دوسرے رئیس نے گزند اٹھا) اور آپ تو  
ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اس چغہ کی عمدگی اور  
بناوٹ، دیکھ کر تعجب کیا آپ نے فرمایا قسم اس پر درد گاہ کی جس کے ہاتھ  
میں محمد کی جانتے سعد بن مذکر توالیں جو بہشت میں انکودی گئی ہیں اس عمریں

ہم سے سعد بن مسرور نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ  
میں نے براہ بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب  
کرنے لگے آپ نے فرمایا اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو سعد بن  
معاذ کی بہشت میں توالیں اس سے عمدہ ہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عییینہ نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن  
سعد سامدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ سردی دنیا و ما فیہا سے بہتر  
ہے افضل ہے۔

ہم سے روح بن عبد المؤمن نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ندیع  
نے کہا ہم سے سعید بن ابی مرزبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم انس  
بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے



عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمُّونَهَا الْكَرْبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٌ لَا يَقْطَعُهَا -

٢٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا  
ثُلَاثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ  
كَشَجَرَةً يُقَالُ لِلرَّاكِبِ فِي ظِلِّهَا مِائَةُ سَنَةٍ  
وَأَقْرَبُ الْإِنْسَانِ شِدْقَهُمْ وَظِلُّهُ مِئْدُودٌ وَلَقَابُ  
قَوْسٍ أَحَدُ كَعْفِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ  
عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ.

٧٨٦ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ قَلِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ هِلَالٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرٍاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ رُقُوعِهِ  
تَدْخُلُ الْجَنَّةُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ  
وَالَّذِينَ عَلَى اَنْفَارِهِمْ كَا حَسَنِ كَوْكَبٍ مُرْتَجِي  
فِي السَّمَاءِ اَصْنَافُهُ تَلُوْهُهُمْ عَلَى قَلْبٍ رَجِيْبٍ  
وَاجِدًا تَبَاغُضُ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسَدُ سُلُكُ  
اَمْرِئِي زَوْجَتَانِ مِنَ الْخَوَاصِّ لَيْسَ يَرَى  
مَحْمُودَتَيْنِ مِنْ وِزْرٍ الْعَظِيمِ لِلْحَجَمِ

٢٨٤- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ قَالَ عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ  
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَكُمْ مَوْحِيًا

انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو رہ درخت طویل ہے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے فلج بن سلیمان نے ہریم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے۔ (تورسورہ واقعہ کی) یہ آیت پڑھو وِظَلِّ مَدَدٍ اَدْرَکَانَ بَرَابَرٍ جَلْجَلٍ بِهَيْشَتٍ مِّنْ اَن تَمَامِ چیمیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن فلیح نے  
کہا ہم سے میرے باپ نے اُہلوں نے ہلال بن ہلال عامری سے انہوں نے  
عبدالرحمن بن ابی عمر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں  
جائیں گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا جو لوگ ان کے پیچھے  
ہی جائیں گے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے  
ان کے دل ایک آدمی کی طرح ہوں گے نہ بغض ہوگا نہ حسد ہر آدمی کو  
دو بڑی آنکھ والی حوریں ایسی ملیں گی جن کی پنڈلی کا مغنہ  
بڑی اور گوشت کے پرے دکھائی دے گا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہہ دیا کہ میں نے ثابت بن محمد کو خبر دی کہ میں نے بلال بن عازبؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرمایا عیب ابراہیمؑ آپکے صاحبزادے بہ کز رگئے بہشت میں ان کو ایک انٹا ملے (جوان کو دو دھپلائی ہے،

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي سَوِيْبٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْعَمَلِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْغَايِرَةِ فِي الْأُفُقِ مِنَ الشُّرَرِ أَوْ الْمُعْرِبِ لِتَقَاضِي مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْقَا غَيْرَهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رَجُلٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

باب صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ دَخَلَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيهِ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى لُؤْيَا

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا کہ انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یساف سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی لوگ اپنے سے بلند کمر والوں کو اوپر سے طرح دکھیں گے جیسے چمکتے ستارے کو صبح کے وقت رہ گیا ہو آسمان کے کنارے پورب یا پچم میں دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ پیغمبر کے مقام ہوں گے اور کوئی ایسے بلند مقاموں میں کہاں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا پیغمبر بھی ہوں اور تم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا سمجھا۔

باب بہشت کے دروازوں کی بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا راہ کی راہ میں خرچ کرے وہ بہشت کے دروازے سے بلایا جائیگا اس باب میں مبادیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مطرب نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سعدی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں وہی جائیں گے جو

لے جو کچھ درجہ زیادہ ہے وہ کم درجہ والے سے اتنے دور اوپر دکھائی دینگا جیسے روشن ستارہ صبح کے وقت دکھائی دیتا ہے صبح کے قریب ایسا ستارہ خوب چمکتا ہے۔ ۱۲۔ یہ لوگ اپنے اپنے پیغمبروں کے طفیل ہیں ایسے بلند مقاموں میں پہنچیں گے جہاں سے ہر درجہ حضرت شیخ احمد مجدد پر بیٹے لوگوں نے طعن کیا ہے کہ انہوں نے اپنے مقام ایسے بیان کیے ہیں جو پیغمبروں ہی اعلیٰ معلوم ہیں اس کا جواب اس حدیث سے محل آتا ہے۔ کیونکہ اولیاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام خاص اور اولاد و خاندان اپنے مخدوم کی طبیعت اور طفیل میں کبھی ایسے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے جو اس سے بڑے درجے والوں کو نہیں ملتا مثلاً بادشاہی مجام یا چرن بردار ہٹلاتے والا پاؤں دبانے والا بادشاہ کے ایسے قریب پہنچ جاتا ہے کہ وہاں وزیر اور امیر جو اس سے نہایت عالی درجہ رکھتے ہیں نہیں پہنچتے پلٹنے میں ۱۲۔ منہ اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الصبیام میں وصل کیا ہے۔ ۱۲۔ منہ ۹

لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِتُونَ۔

**باب ۲۹۳ صِفَةُ النَّارِ وَأَنَّهُ مَخْلُوقَةٌ**  
 غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْحَرُّ  
 ذَكَانَ الْغَسَاقِ وَالْغَسِيقُ وَاحِدٌ۔  
 غَسِيلَيْنِ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ  
 مِنْهُ شَيْءٌ فَمَوُ غَسِيلَيْنِ فَعَلَيْنِ مِنْ  
 الْغَسَلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالِدٌ يَرَوْ قَالَ  
 فِكْرَمَهُ حَصَبٌ جَمَعْتُمْ حَصَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ  
 وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبًا إِلَيْهِ الْعَامِصُ  
 وَالْحَاصِبُ مَا تَزْمِي بِهِ الزَّيْجُ وَمِنْهُ حَصَبٌ  
 جَمَعْتُمْ يَزْمِي بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ  
 حَصَبٌ فِي الْأَرْضِ مِنْ ذَهَبٍ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ  
 مِنْ حَصَبَاءِ الْحَجَارَةِ صَدِيدٌ تَيْمٌ وَذَمٌّ  
 حَبَّتْ طَفِئَتْ تَوَرَّدُونَ تَسْتَعْرِجُونَ أَوْ رُبْتُ  
 أَوْ قَدْتُ لِمُسْقُوبِينَ لِمُسَاوِرِينَ الْقِيَّ  
 الْقَفْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حِرَاطُ الْحَجِيمِ  
 سَوَاءُ الْحَجِيمِ وَوَسَطُ الْحَجِيمِ لَشَوْبًا مِنْ  
 حَبِيمٍ يَحْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاكُ بِالْحَجِيمِ  
 رَفِيرٌ وَشَعِيقٌ مَوْتُ شَدِيدٌ  
 وَصَوْتُ ضَعِيفٌ وَرَدًّا عِطَا شَاغِيًا

روزہ رکھتے ہیں۔

**باب دوزخ کا بیان اور یہ بیان کہ دوزخ بن چکی ہے موجود ہے**  
 دوسرہ نبایں جو عساقا ہے اس کا معنی پیر لہو عرب لوگ کہتے ہیں  
 غسقت عینہ اسکی آنکھ پر ہے یغسق البحر زخم بہرہا ہے غسانی اور  
 غسیق دونوں کے ایک ہی معنی ہیں غسلیں کا لفظ (جو سورہ حاقین) ہے  
 اسکی معنی دھو دین یعنی کسی چیز کے دھونے میں جیسے زخم آدمی کا ہو  
 یا اونٹ کا جو نکلے فلیں کے وزن پر غسل سے مشتق ہے عکر نے کہا  
 حصبک جو سورہ انبیاء میں ہے معنی یعنی ایندھن ہے یہ حبشی لفظ ہے  
 دوسرے نے کہا حاصبا کا معنی (جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے) تند ہوا۔  
 راندھی اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے اسی سے  
 نکلا ہے حصبنم (سورہ انبیاء میں) یعنی جہنم میں جھونکے جائیں گے  
 وہ اس کے جھونکن ہوں گے عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض یعنی  
 زمین میں چلا گیا حصباء سے نکلا ہے یعنی پھرتی لکن بیاں صید کا لفظ  
 (جو سورہ ابراہیم میں ہے) اس کے معنی پیر اور شو جنت کا لفظ (جو سورہ بنی  
 اسرائیل میں ہے) اس کا معنی بچہ جائیگی تَوَرَّدُونَ کا لفظ (جو سورہ واقعہ میں ہے)  
 اس کا معنی نکالتے ہو کہتے ہیں اوریت یعنی میں سلگائی مقوی کا لفظ  
 اسی سورت میں ہے یعنی فسقا یہ تے سے نکلا ہے قی کہتے ہیں اجاڑ زمین کو  
 اور ابن عباس نے سَوَاءُ الْحَجِيمِ کی تفسیر میں کہا (جو سورہ صافات میں ہے) جہنم کے  
 پچا پچ لَشَوْبًا مِنْ حَبِيمٍ (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنی بیہوش  
 دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا پانی ملا یا جلے گا

۱۔ جو دوزخیوں کے بدن سے بیہوش گایہ طبری نے قتادہ اور ابراہیم اور عطیہ بن سعد سے نکالا امام بخاری نے ان اکثر الفاظ کی تفسیر بیان کر دی  
 جو دوزخ کے متعلق قرآن شریف میں آئے ۱۲ منہ ۱۷ طبری نے ابن عباس سے نکال غسلیں دوزخیوں کی پیپ ۱۲ منہ ۱۷ اس کو  
 ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ یعنی ابو عبیدہ نے ۱۲ منہ ۱۷ یہ ابو عبیدہ کا قول ہے ۱۲ منہ ۱۷ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۷  
 ۱۷ اس کو طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۷ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۷ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۷  
 ۱۷ یہ طبری اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۷

رَبِّ اغْفِرْ فَاَرْحَمَ وَأَمَّا خَيْرُ الدَّارِجِينَ

حَسْرًا نَا وَ قَالَ مُجَاهِدٌ يُسَجَّرُونَ تَوَكُّدًا  
بِهِمُ النَّاسُ وَ نَحَاسٌ الصَّفْرُ يُصْبِتُ  
عَلَى رُؤُوسِهِمْ يُقَالُ ذُو قُوَا بِأَشْرُوَا  
وَجَوَّجُوا وَ كَيْسٌ هَذَا مَرَجٌ ذُو قِيَالِغِهِ  
مَا يَرْجُ خَالِصٌ مِنَ النَّاسِ مَرْجٌ  
الْمَيْبُورُ رَعِيَّتُهُ إِذَا خَلَا هُمْ يَعْدُو  
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرْجٌ مُلْتَبِسٌ  
مَرْجٌ أَمَّا النَّاسُ اخْتَلَطَ مَرْجٌ  
الْبَحْرَيْنِ مَرْجَتٌ ذَاتُ بَنَاتٍ  
تَوَكُّدًا

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ يُمَّاءَ حِزْرِ ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ  
بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
فَقَالَ أَجْرُكُمْ قَالَ أَجْرُكُمْ قَالَ أَجْرُكُمْ  
حَتَّى نَأْتِيَ الْغَىءَ يُعْنَى لِلتَّلَوْنِ ثُمَّ قَالَ  
أَجْرُكُمْ بِالْقَلْبِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرْبِ تَجْعَلُهُمْ

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

ذُو قُوَا بِأَشْرُوَا (جو سورہ مومن میں) یعنی آواز سے رونا اور آہستہ رونا  
وَرُوْدَارِ جو سورہ مریم میں (یعنی پہلے کے غیار جو اسی میں) یعنی ٹوٹا نقصان  
اور مجاہد نے کہا سَجَّرُونَ جو سورہ مومن میں (یعنی آگ کا ایندھن بنیں گے  
نَحَاسٌ جو سورہ رحمان میں) اس کا معنی تانبا جو گھلا کر ان کے سروں پر  
ڈال جائیگا ذُو قُوَا (جو کوئی سورتوں میں) اس کا معنی یہ ہے کہ عذاب  
کو دیکھو آواز دہندہ سے چکھنا مراد نہیں ہے مادِج (جو سورہ رحمن میں ہے  
یعنی خالص آگ عرب لوگ کہتے ہیں مرج المیر رعیتہ یعنی بادشاہ  
اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں مرج  
جو سورہ ق میں ہے) یعنی ملا ہوا مشتبہ کہتے ہیں مرج امر الناس خلط  
یعنی لوگوں کا معاملہ سب خلط ملط ہو گیا مرج البحرین جو سورہ رحمن  
میں (مرج وابتک نکلا یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سمجھا جر  
ابو الحسن سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے  
میں نے ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر  
میں تھے آپ نے (ہلال سے) فرمایا یا ذر اٹھنا سونے سے یہاں تک کہ سایہ  
ٹیلوں سے ڈھل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن ثوری  
نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعید

یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ سنہ ۱۷۰۔ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ سنہ ۱۷۰۔  
۱۷۰۔ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ سنہ ۱۷۰۔ یہ امام بخاری کی خالص روایت ہے آیت میں ذوق کے معنی چکھنے ہی کے ہیں چکھنا دو  
طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو ظاہری یعنی زبان سے چکھنا دوسرے باطنی جو معنی علم اور ادراک اور تجربہ کے ہوتا ہے ابن ابی حاتم نے  
ابو ہریرہ سے اور طبری نے عبد اللہ بن عمرو سے نکالا در زخیوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی بحث نہیں اتنی جو سورہ بناء میں ہے۔  
نَدُّوْا فَنَلْنٰمْ نَزْدَ كِهْ اِلَاعِدْنَا ۱۲ سنہ ۱۷۰۔ یہ بڑی لے ابن عباس سے نکالا ۱۲ سنہ ۱۷۰۔ یہ سعید اور مجاہد کا قول ہے اس کو بڑی  
نے نکالا ۱۲ سنہ ۱۷۰۔ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ابن عباس نے کہا بحرین اس آیت میں زمین اور آسمان کے دریا مراد ہیں ہر سر  
سال ملا کرتے ہیں قتادہ اور حسن نے کہا فارس اور روم کے سمندر ۱۲ سنہ ۱۷۰۔

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرُ دُرٍّ فِي  
بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْخَيْرِ مِنْ فِيمَ جَعَلَهُمْ  
۴۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ أَبُو سَمَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اشْتَكَيْتَ النَّاسَ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكُلَ  
بَعْضُ بَعْضًا فَادْخُلْ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي  
الْشَّيْءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّبْرِ فَاشْتَدَّ مَا  
تَجِدُونَ فِي الْخَيْرِ مَا تَجِدُونَ  
مِنَ الزُّمُورِ

۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ  
الضَّبْعِيِّ قَالَ كُنْتُ أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَلًا  
فَأَخَذَ نَحْنُ الْخُشْيَ فَقَالَ أَجْرُ دُرٍّ هَذَا  
يَسَاءُ زَمْرٌ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْخُشْيُ مِنْ فِيمَ جَعَلَهُمْ أَجْرُ دُرٍّ  
بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ يَسَاءُ زَمْرٌ شَكَّ هَمَّامٌ

۴۹۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُقْبَانُ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخُشْيُ مِنْ قَوْمٍ  
جَعَلَهُمْ أَجْرُ دُرٍّ هَذَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ناز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گری  
کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ بنہ خبری نے انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ  
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے اپنے پروردگار  
سے شکوہ کیا کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے (گری کی شدت سے)  
میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں اس وقت اس کو (سال بھر میں)  
دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک سانس (اندروں کو)  
جاڑے میں اور ایک سانس (باہر کو) گری میں تم جو گری میں سخت  
حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا بھی یہی سبب  
ہے۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر (عبد الملک  
عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابو حمزہ نصر بن عمر  
ضبی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس پاس مکہ میں بیٹھا کرتا تھا  
مجھے بخارا گیا تو انہوں نے کہا زمزم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کر دینی  
اس سے بہا کہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ  
کی بھاپ کے آتا ہے (یعنی صفرووی بخار) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا  
کر دیا یوں فسر مایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو  
ہوئی۔

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن مہدی  
نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق  
ثوری) سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج  
نے خبر دی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اس کو  
پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ ثَمَالَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيُّ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيُّ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ۔

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَثْرَ لَكَ نَبِيَّةٌ قَالَ نُصَلِّتُ عَلَيْكَ بِتِسْعَةِ مِائَةِ سَبْعِينَ جُزْءٍ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَمْعَانَ عَطَاءٍ يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْكَبْرِ ذَكَوَا يَا مَالِكُ۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّي لَأَذْأَكُكُمْ أَلَا أَسْمِعُكُمْ أَنِّي أَكَلْتُ فِي الْبَيْتِ

ہم سے مالک بن انس نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ سے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے (آتا) ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دُنیائی آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک (حصہ گرم) ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلا دھنے کے لئے) کافی تھی آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ انہر حصے اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے سنادہ سفیان بن عیینہ سے بیان کرتے تھے وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ممبر پر (سورہ زمر) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عیش سے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کسی نے اسامہ بن زید کو کہا تم فلاں متا و حضرت عثمان) پاس جاؤ تو اچھا ہے ان گفتگو کرو دوزخ فساد بانے کی تدبیر کریں انہوں نے کہا کیا ہم

۱۔ مالک دوزخ کے بار بار کا نام ہے جیسے ادریکر کا نام ہے

ذَوْنَ اَنْ اُفْتَحَ بَابًا اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ  
وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا  
اِنَّهُ خَيْرٌ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ  
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالُوْا وَمَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالِ سَمِعْتُهُ  
يَقُوْلُ يَخْأُوْ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُلْقِيْ  
فِي النَّاسِ تَسْتَلِيْقًا اَنْتَابُهُ فِي النَّاسِ  
فَيَكُوْرُ كَمَا يَكُوْرُ الرِّجَالُ بِرَحَاةٍ  
تَبْجِيْهِمْ اَهْلُ النَّاسِ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ  
اَيُّ مُلْكٍ مَا شَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا  
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالِ  
كُنْتُ اَمُوْرَكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اَنْتَبِيْهِ  
وَاَنْتَهَا كُنْتُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَابْتِيْهِ رَوَاهُ مُتَّفَقٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ -

### باب ۱۹۲ صِفَةُ اِبْلِيسَ وَجُوْدِهِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقَدِّحُوْنَ بَرْمُوزَ  
دُحُوْرًا مَطْمُوْرًا دِيْنًا وَاصِبًا دَاْعِمًا  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُوْرًا  
مَطْمُوْرًا يَقَالُ مَرِيْدًا مُّتَمَرِّدًا

سمجھتے ہو کہ میں ان ستم کو سنا کر تمہارے سامنے ہی بات کرتا ہوں میں تنہائی  
میں ان سے گفتگو کرتا ہوں۔ اس طرح پرکہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا میں  
یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد بھی نہیں کہتا۔ کہ جو  
شخص میرے اوپر سردار ہو۔ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ لوگوں  
نے پوچھا۔ وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایک  
شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ اس کو دوزخ میں ڈال  
دیں گے۔ اس کی انتڑیاں (بیٹ سے) باہر نکل پڑیں گی اور وہ  
اپنی انتڑیاں لئے ہوئے جلی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا ساکے  
دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہوں گے کہیں گے اسے فلا نے یہ  
کیا معاملہ ہے تو تو دنیا میں اچھا تھا، ہم کو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات  
سے منع کرتا وہ کہے گا بیشک میں تم کو تو اچھی بات کا حکم کرتا پر خود ذکر کرتا۔  
اور تم کو بری بات سے منع کرتا پر خود بری بات کیا کرتا۔ اس حدیث کو

### باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان

اور مجاہد نے کہا سورہ الصافات میں یَقْدَحُوْنَ کا معنی  
جالتے ہیں اسی سورت میں دُحُوْر کا معنی دیکھارے ہوئے (اسی سورت  
میں) وَاَصْبَحَ کا معنی ہمیشہ کا اور ابن عباسؓ نے کہا (سورہ اعراف میں  
مَدْحُوْرًا کا معنی دھنکا رہا ہوا (مردود) اور (سورہ نساء میں) مَرِيْدًا کا معنی

۱۔ اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الفتن میں وصل کیا ہے اور وہیں اس حدیث کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگی ۱۲ سنہ  
۱۵۔ باب لا کرام بخاری نے پھر یوں کار کیا جبر شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا نفس وہی شیطان ہے باقی  
ابلیس کا علیحدہ کوئی وجود نہیں ہے قسطلانی نے کہا ابلیس ایک شخص ہے روحانی جو آگ سے پیدا ہوا ہے وہ جنوں اور شیطانوں  
کا باپ ہے۔ جیسے آدم آدمیوں کے باپ تھے۔ بعضوں نے کہا وہ فرشتوں میں سے تھا خدا کی نافرمانی سے مردود ہو گیا  
(اور جنوں کی فہرست میں داخل کیا گیا) ۱۲ سنہ ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۵ اس کو طبری  
نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۵

كَبِّرْ اَعْفُوْا وَارْحَمْ وَاَنْتَ حَيُّ الْاَزْهٰجِيْنَ ه

بَنَكُهُ تَطْعَمُهُ وَاسْتَفْزَنَّا اسْتَغْفَرَ بِحَبْلِكَ  
الْعُرْسَانِ وَالرَّجُلِ الدَّجَالِ  
وَأَحَدُ هَآ رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَعِبٍ  
وَتَاجِرٍ وَتَجَرٍ لَا حَذَنِكَ  
لَا سَتَا صِلَتْ قَرِينٌ شَيْطَانٌ.

—

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عِيْسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ أَلَيْسَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ  
إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ  
حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ رَوَاهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
أَشْعُرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَتَانِي نِيْمًا فِيهِ شِقَاقِي  
أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُ هُمَا عِنْدَ  
رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُ هُمَا  
لِلْآخَرِ مَا وَجَّعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ  
قَالَ وَمَنْ هَبَّةٌ قَالَ لَيْسَ دُونَ  
الْأَعْصَمِ قَالَ نِيْمًا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ  
وَمُشَانَةٍ وَجَعَتْ طَلْعَةٌ ذَكَرَ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ

متر و شری (اسی سورت میں) قَلِيْمٌ تَنْتَبِھُ تَنْتَبِھُ سے نکلا ہے یعنی رچبر  
کاٹا (سورہ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنی ان کو ہلکا کرنے (چٹا کرنا)  
(اسی سورت میں) خیل کا معنی سوار اور رچل یعنی پیادے یعنی رچالہ  
اسکے مفرد رچل جیسے صحیح مفرد صاحب اور تجرب کا مفرد ناجر (اسی  
سورت میں) لا حذَنکَ کا معنی جڑ سے اکھاڑ دینے کا (مورہ فات)  
میں قرین کے معنی شیطان ہے

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عیسیٰ بن یونس نے  
خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رجب  
حدیبیہ سے لوٹے تو آپ پر جادو کیا گیا اور لیث بن سعد نے کہا  
ہشام نے مجھ کو کہا کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور یاد رکھا  
انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پر جادو کیا گیا اس کا اثر یہ ہوا آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کو  
رہے ہیں حالانکہ آپ (واقع میں) اس کو نہ کرتے ہوتے تھے آخر آپ نے  
ایک روز دعا کی (اللہ اس جادو کا اثر دفع کرے) پھر فرماتے تھے عائشہ  
مجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتلا دی جس سے اچھا ہو جاوے  
ہوا یہ کہ میرے پاس (خواب میں) دو شخص (فرشتے جبرائیل اور میکائیل) آئے  
ایک میرے سر پرانے بیٹھا ایک پائنتین یوں گفتگو کرنے لگے اس شخص کو  
یعنی پیغمبر صاحب کی کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا اس  
جادو کا ہے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لیس بن اعصم  
(یہودی) نے پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنکلی اور

۱۔ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ۲۔ منہ ۱۲۔ یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا۔ ۱۱۔ منہ ۱۲۔ اس کو عیسیٰ بن حماد نے وصل کیا۔ ۱۲۔ منہ  
۱۳۔ ایک روایت میں ہے آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں سے محبت کر رہے ہیں حالانکہ محبت و محبت اس وقت کچھ نہ کرتے تھے  
غرض اس سحر کا اثر صرف آپ کے بعض خیالات پر ہوا باقی وحی اور تبلیغ رسالت میں اس کا کوئی اثر نہ ہوسکا اتنا سا جواثر ہوا اس  
میں بھی اللہ کی حکمت تھی یہ دکھانا منظور تھا کہ آپ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پر سحر کا مطلق اثر نہیں ہوتا ۱۲۔ منہ ۱۳  
برذرمان ایک کنواں تھا مدینہ میں دربن کے باغ میں ۱۲۔ منہ



قَالَ فِي بَيْتٍ دَرَوَانَ فَنَحَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ  
لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ تَخْلُمَا كَا تَمَا  
رُؤُوسَ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُكَ  
نَقَالَ لَأَمْأَأَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَ  
حَشِيئَتُ أَنْ يُثَبِّرَ ذَلِكَ عَلَى  
النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دَفَنَتِ الْبَغْرُ

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ

قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْعِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى خَازِنَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ  
إِذَا هُوَ نَامٌ ثَلَاثَ عَقَدَةٍ يَنْصُرُ بِكُلِّ عَقْدَةٍ مَكَانًا  
عَلَيْكَ لَيْلٌ لَوْ لَيْتَ نَارُ عَقْدَةٍ نَارًا سَتِيقُظُ فَذَكَرَ اللَّهُ  
أَحَلَّتْ عَقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ أَحَلَّتْ عَقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى  
أَحَلَّتْ عَقْدَةٌ كُلُّهَا فَأَصْحَبُ شَيْطَانٍ طَيِّبٍ النَّفْسُ

آپ کے) بالوں اور زکھر کے خوشے کے پوست میں کہا یہ کہاں کھا  
ہے دوسرے نے جواب دیا دروان کے کنوئیں میں ملے غرض آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب وہاں سے پلٹے تو حضرت  
عائشہ رضہ سے آکر فرمایا اس کنوئیں پر درخت ایسے (ڈراوے) ہیں جیسے  
شیطانوں کے سر حضرت عائشہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو لے  
(یعنی جادو کے سامان کو) نکالا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے  
اچھا کر دیا اب میں نے یہ مناسبت سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا  
کروں پھر وہ کنواں داب دیا گیا (مٹی ڈال کر بھر دیا گیا)

ہم سے اسلم بن اوس نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید)  
نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں  
سعید بن مسیب سے انھوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین  
گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوس چونک دیتا ہے ابھی بڑی رات  
پڑی ہے۔ سوتا ہے پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سنی) اور اللہ کی یاد کی  
ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر ناز چھی  
تو تیسری گرہ کھل کر سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج  
خوش دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج سُست رکاہل وجود ہے

سہ ہر دروان ایک کنواں تھا مدینہ میں بنی زین کے باغ میں ۱۲ منہ سل کیونکہ اگر آپ اس کو نکلو اتنے تو سب میں یہ خبر مشہور ہو جاتی مسلمان لوگ  
اس پر ہودی مردود کو مار ڈالتے معلوم نہیں کیا فساد ہوتا دوسری روایت ہے کہ آپ نے اس کو نکلو کر دیکھا لیکن اس کو نکلوانے کا منتر نہیں کرایا ایک نقا  
میں ہے کہ اس پر ہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مورت موم کی بنا کر اس میں سونیاں کھنوسی تعین و زناست میں گیارہ گرہیں دی تھیں اللہ نے سورتین کی  
سورتیں اتار دیں آپ ایک ایک آیت لے کر پڑھتے جیسے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی سی طرح جب اس پیل میں سے سوئی نکالتے تو آپ کو تکلیف ہوتی اس کے بعد آدم  
ہو جاتا ہے ۱۲ منہ یہ حدیث کیلئے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے خبر ہے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے جو لوگ جمعہ کے وقت سے  
یا جمعہ کے آٹھ گھنٹہ تک نہ نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزارتا ہے اور جو لوگ جمعہ کو دن چڑھے تک سوتے پڑے  
رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور کسبت کا ہل رہتے ہیں تمام حکموں اور ذکر و دعا پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہوا بخاری کرنا صحت مندی کے  
بچہ مفید ہے میں کہتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ درزی کی  
وسعت دیتا ہے اور ان کے گھر دن میں حیدر رکھتا ہے اور خوش رہتی ہے اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں ان کو اکثر اذی  
بیماری میں مبتلا رہتے ہیں ان کے گھر میں غم و غمناک رہتی ہے اگر چہ سب زہن فرما رہے ہیں مگر فحری نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے کہ دنیا کی صحت

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا هُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَجُلٍّ تَامَرَ لَيْلَهُ حَتَّى أَقْبَمَ قَالَ ذَاكَ كَجُلٍّ يَأَلُ الشَّيْطَانُ فِي أَدْنِيهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ -

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُتَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَدَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا آتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَبِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَدَّ قَتْنَا فَرَزَقْنَا وَلَكِنَّهُ يَصْرُكُ الشَّيْطَانَ -

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ نَدَّ عَوَا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْذُرَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ نَدَّ عَوَا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحْتَسِبُوا إِصْلَاحَ تَكْمِ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قُرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ الشَّيْطَانِ كَأَدْرِجٍ أَيْ ذِيكَ قَالَ هِشَامٌ -

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انہوں سے انہوں نے سالم بن ابی جعد انہوں نے کریم انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو اگر تم میں سے کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا چڑھے یا اللہم کو شیطان سے بچاؤ اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے بچائے رکھ پھر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبد نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک سارا نہ نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر اس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ سورج شیطان کے سرے یا شیطانوں کے سر کے دونوں کو نوں کی بیچ میں نکلتا ہے عبد نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے شیطان کا سر کہا یا شیطانوں کا۔

ہم سے سمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں

لے شیطان کا پیشاب کانوں کی راہ سے اس کی رگوں میں سما گیا ہے۔ تو انکے نہیں کھینچ ۱۲ منہ لے ہوتا ہے کہ شیطان طلوع وغروب اپنا سر سورج پر رکھ دیتا ہے۔ تاکہ سورج پوسنے والوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

هَلَاكٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ تَالِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ  
يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يَصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ  
فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ  
فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْوَلِيدِ  
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ وَصَلَاتٍ  
فَأَتَانِي آتٍ فَيَجْعَلُ يَجْشُوا مِنَ الطَّعَامِ  
فَأَخَذْتُكَ فَقُلْتُ لِمَ تَفْعَلُكَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ  
فَقَالَ إِذَا أَدْبَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَمْرًا أَيْتَهُ  
الْكُذُوبُ لَنْ يَزَالَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَكَأَنَّ  
يَقْبُ بَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّكَ وَهُوَ كَذِبٌ ذَاكَ  
۵۰۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ  
عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ قُتَيْبَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ  
أَعَدَّكَ نِعْمُولٌ مِمَّنْ خَلَقَ كَذَّابًا مِمَّنْ خَلَقَ كَذَّابًا  
يَقُولُ مِمَّنْ خَلَقَ رَبِّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ

نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں  
کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے جانا چاہے تو  
تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان  
بن سیرینؓ کا کہنا ہے کہ عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرینؓ انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مدد  
فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص  
آیا وہ لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اس کو رو کر سمجھ کر پکڑا اور کہا میں  
تجربہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کے جاؤنگا پھر اخیر تک حدیث  
بیان کی تھی تیسری بار جب میں نے اس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا تو کہنے لگا  
میں تم کو ایک بات بتانا ہوں جب تو دوسرے کو اپنے بھونے پر جا  
تو آیت الکرسی پڑھ لے اللہ تفسیر سے ایک فسطیہ برابر تیری گہبانی  
کر لیا اور صبح تک شیطان تیرے پاس ٹھکنے کا دینے یہ جا کر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات  
اس نے حق کہی وہ آدمی نہیں تھا شیطان تھا کہ

ہم سے عیسیٰ بن یحیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد انہوں نے  
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی  
ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے  
پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے (اے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے  
پیدا کیا وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا  
کیا دارے مردود خدا تو سب کا پیدا کرنے والا اور

۱۔ اس کو اہل علم اور سائنس دانوں نے دیکھا ہے کہ وہ آدمی کی صورت میں نکلتا ہے یا قاتل شیطان یہ دوسرے اس طرح فرماتے ہیں  
کہ دنیا میں سب چیزیں مخلوق اور مخلوق اور انسان اور شیطان میں سے ہیں ایک چیز ہے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ چیز دوسری چیز سے پیدا ہوتی ہے یا پلٹے والے مادے  
پر وادے اخیر میں خدا تک پہنچتی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے پھر خدا کی بھی کوئی قوت ہوگی اس مردود کا جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے اگر وہ خواہ مخواہ عقل پر  
ہی مانگے تو جواب یہ ہے کہ اگر میں برابر عقل اور مخلوق کا سلسلہ چلا جائے اور کسی قوت پر ختم نہ ہو تو پھر لازم آتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کہ نہ کوئی غیر  
شناختا ہو دوسرے عقل میں نہیں آتا اس کے علاوہ اگر سب چیزیں جو بالعرض ہوں تو لازم آتا ہے کہ بالعرض بغیر بالذات کے موجود ہو اور یہ حال ہر سب معلوم ہوا کہ اس سلسلہ  
کا انتہا ایک ایسی ذات مقدس ہے جس پر ہر جہت عقل اور وہ کسی کی عقل نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہیں وہ ذات مقدس

بہتر ہے کہ ایسے عقلی لوگوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے انکار کو حقیقی سے مدد چاہے وہ شیطان کا دوسرے رو کر دیا جائیگا مجھے فرمایا ان عبادی ایسے ہیں کہ میں ان سے

بِأَمْرِهِ وَلِيْنْتَهُ -

۵۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَصْرٍ مَوْلَى النَّبِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَنُفِّلَتِ الشَّيْطَانُ.

۵۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُعَبِّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَصْرٍ مَوْلَى النَّبِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَوْسَى قَالَ لِفَتَاةٍ إِنِّي أَتَا غَدَاةً أَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا وَبَّيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْهَوْتَ وَمَا أَكْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مَوْسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاءَ وَنَزَلَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ.

۵۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْكَنَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الشَّرِّ يَقُولُ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُمْنًا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُمْنًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُمُ قَوْلُ الشَّيْطَانِ

اپنی ذات سے موجود ہے، جب کسی شخص کو ایسا دوسرے ڈالے تو اوعوذ باشد پڑھے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث کہ مجھے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب نے کہا مجھ سے نافع بن انس نے بیان کیا جو تیسویں کا غلام تھا اس سے اس کے باپ نے اس نے ابو ہریرہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیئے جاتے ہیں اور شیطان کس دیئے جاتے ہیں

ہم سے حمید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی میں نے ابن عباس سے کہا (نوف بحالی) کہنا ہے کہ خضر کے پاس جو موشی گئے تھے وہ سر موشی تھے۔ انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موشی اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتہ تو لاؤ انہوں نے کہا جب ہم صبح کے پاس پہنچے تو میں پھلی کا قیتہ تم سے کہنا بھول گیا شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا میں تم سے اسکا ذکر نہ کر سکا عرض موشی کو اسی وقت تم کو علم ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں ان کو جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسکن نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دیکھ کر طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے۔ فساد اسی طرف سے نکلے گا فساد اسی طرف سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

لے یہ حدیث اور گزروں کے ۱۲ منہ سے ترجمہ باب ہیں سے نکلتا ہے شیطانوں کا وجود ثابت ہوا ۱۲ منہ

۵۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَتَجَعْتَ أَذًى كَانَ جُحُومُ اللَّيْلِ تَكْفُو أَصْبِيَا نَكَمُ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْشُرُ حَبْلَيْنِ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ نَحَلُوهُمْ دَاغِلِي يَا بَكَّةَ ذَاذِكُرَا سَمِ اللَّهُ ذَا طَوْقٍ مِصْبَاحَكَ ذَاذِكُرَا سَمِ اللَّهُ ذَا ذِكْرٍ سِقَاءَكَ ذَاذِكُرَا سَمِ اللَّهُ وَخَيْرُ إِتَاءِكَ ذَاذِكُرَا

۵۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَكُمْ فَا تَبَيْتُهُ أَرُودُكَ لَيْلًا فَخَدَّ شَمَهُ ثُمَّ ثَمَمْتُ فَأَنْقَلَبْتُ نَفَامٌ مَعِي لِيَقْبِلَنِي وَكَانَ سَكَنُهَا فِي دَائِرِ سَامَةِ بْنِ زَيْدٍ فَسَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَايَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْعَرِي الدَّ مَرَوَاتِي خَشِيتُ أَنْ يَفْذَحَ فِي قُلُوبِكُمَا سَوْءًا أَوْ قَالِ شَيْئًا

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ ہم سے ابن جریر نے کہا کہ عطاء بن ابی رباح نے خبریٰ انہوں نے جابر سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا جب رات کا اندھیل ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لیں گھر سے باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتا ہے پس عشاء کے وقت میں ایک گھڑی گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو درہلیں پھریں اور دروازہ بند کر دے وقت بسم اللہ کہہ چلائے بجائے وقت بسم اللہ کہہ پانی کا، برتن (صلی گھڑی) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپتے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز رکھ دی وغیرہ اس پر آڑی رکھ دے مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے کہا کہ ہم

کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے انہوں نے ام المومنین صفیہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکان ہیں (مسجد میں) رات کو آپ کے ملے آئی کچھ بانیں کہہ میں اٹھ کھڑی ہوئی لڑھکتے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ کو پہنچانے کو ملے (ان دنوں حضرت صفیہؓ اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھی رستے میں دو انصاری آدمی (اسید بن حنیفہ عبادہ بن بشر) ملے انہوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رجا ط کے مارے آپ کے ساتھ زنا نہ تھا، جلدی سے چل دیئے آپ نے ان کو پکا لاڈ لہر دیا یہ (عورت جو میرے ساتھ ہے صفیہ ہے جی کی بیٹی) میری بیوی کوئی غیر عورت نہیں (انہوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ) اور بعد آپ پر ہم ایسی بدگمانی کریں گے اپنے فرمایا انہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر میں نے یہ خیال کیا کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں نہ اسے دلیں

لے شیطان سے ملا بہاں شریہ جن میں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں اکثر سانپ اس وقت اپنے بلوں سے ہوا کھلے کئے نکلتے

کوئی دوسرے نہ ڈالے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو عمرو سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سلیمان بن صر سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی دنا نام معلوم کالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔ گردن کی رگیں پھول گئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے یوں کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اُس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ مہ کہنے لگائیں دیوانہ ہوں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یوں کہ یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ نہ اس پر قابو پائے گا شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے ایسی ہی روایت کی تھی۔

ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے انہوں نے انہوں نے محمد بن زبیر سے انہوں نے ابو مریرہ سے انہوں نے

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَصْرَةَ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرٍّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ فَأَخَذَ هُمَا أَحْمَرًا وَجَعَلَا مَا نَتَفَعَتَا أَوْ ذَا جَعَلَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً تَوْخَا لَهَا ذَهَبٌ عَنِّي مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ كَبَّرَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالَ لَوْلَا ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ رَهْطِي

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْوُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَانٌ أَحَدَكُمْ أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَبَنِي الشَّيْطَانُ وَجَدَّ الشَّيْطَانُ مَا دَرَزْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَكَذَلِكَ لَمْ يَفْتَرَهُ الشَّيْطَانُ وَكَذَلِكَ يُسَلِّطُ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّابٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُبَيْرٍ دِيَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو ایک غیر عورت کیلئے جا رہے ہیں ضرور مال میں کچھ کالا ہے پیغمبر کے ساتھ ایسا گمان کرنا کفر ہے چونکہ یہ دونوں بچے اور بچے مسلمان تھے۔ اس لئے آپ کو ان کا برا خیال تھا آپ نے پیش بڑی کردی شیطان کے دوسرے کا بند و بست کر دیا۔ اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپ زیادہ خیال نہ فرماتے اس حدیث سے یہ بھلا کہ جو لوگ دین دار اور متقی پر سیزگار ہوتے ہیں شیطان انہیں کے زیادہ بچھ گٹتا ہے۔ وہ تلوخ انسان کا دشمن ہے اس لئے اچھے آدمی کو ظالم کرنے کی فکر میں رہتا ہے برا تو خود خراب ہے ۱۲ منہ لے وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے اسے غصہ بھی تو دیوانہ پن اور جنون ہی ہے تسلی فی نے کہا شاید یہ شخص منافق یا بالکل گنوار ہو گا ۱۲ منہ لے مطلب یہ کہ شعبہ نے اس حدیث کو منصور اور اعمش دونوں سے نقل کیا ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَصَ نِيَّ فَشَدَّ عَلَيَّ يَفْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ.

۵۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَدَّى بِالصَّلَاةِ ادْبَرُ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضَرْطَانِ فَإِذَا أَقْبَلَ أَقْبَلَ فَإِذَا تَوَلَّى بَيَّأَ ادْبَرًا فَإِذَا أَقْبَلَ أَقْبَلَ حَتَّى يَحْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذًا أَوْ كَذَا حَتَّى لَا يَذَرُ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَذَرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَةً فِي السَّمَاءِ.

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي التَّيَّانِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ يَأْخِضُهُ حِينَ يُؤْكَلُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَهَبَ يَطْعَمُ فَطْعَنَ فِي الْحِجَابِ.

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَرَبٍ عَنْ عُلْفَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَلْوَا أَبُو الدَّهْدَاهِ قَالَ أَفَيْتُكُمْ أَلَدَى أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا مجھ پر لگا زبرد کرنے وہ چاہتا تھا میری نماز توڑ دے اللہ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا پھر حدیث کو بیان کیا اخیر تک

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی آذان ہوتی ہے تو شیطان پیچھے موڑ کر پادتا بھگتا ہے آذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے تکبیر ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے اور آدمی کے دل میں گھس کر دوسرے ڈال دیتا ہے کہتا ہے غلامی بات یاد کر ایسے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کتنی دوکعتیں پڑھیں تین یا چار رجب یہ یاد نہ رہے۔ تو سہو کے دو سجدے کرے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بنہ خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی میں شیطان پیدا ہوتے وقت ان کو اپنی انگلیوں کو بچتا ہے اس لئے روتے ہیں مگر عیسیٰ بن مریم کو اس نے کو بچنا چاہا وہ کو بچ نہ سکا تو پرہ کو کو بچا جس کے اندر چار ہتھلے اس کی رسائی نہ ہوئی۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے اسرائیل نے انہوں سے مغیرہ سے انہوں نے ابیہم غنی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا لوگوں کو ابودرداء اے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان

لے جا کر رکھ رکھ چکے ہیں کہ میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تم سب دیکھو مجھ کو حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی ہے

نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُودَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي حَمَّامًا قَالَ قَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسودَ أَحْبَبَهُ عُمَرُوهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلْبُ شَكَّةُ تَخَذْتُ فِي الْعَنَانِ الْعَنَانُ الْغَمَامُ يَا لِمَ يَكُونُ فِي اللَّهِ تَسْمَعُ الشَّيَاطِينَ الْكَلِمَةَ تَسْمَعُ حَافِي الْأُنْ كَالْحَاكِ كَمَا تَقْرَأُ الْقَارِئُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةً كَذِبًا.

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عاصِمٌ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَمَامُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا انْتَأَتْ أَبْ أَحَدَكُمْ فَلْيُؤَدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَذَا فَحَكَكَ الشَّيْطَانُ.

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا ذَكَرْنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

پر یعنی آپ کے فرمانے سے شیطان سے بچا رکھا ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انھوں نے معبود سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر محفوظ رکھا یعنی عمار امام بخاری نے کہا لیث بن سعد کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے ان کو ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی ان کو عروہ نے انھوں نے عائشہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں زمین میں جو باتیں ہوتی والی ہوتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان ان کی کوئی بات سن لیتے ہیں اور کان رنڈت بھی کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشہ کا منہ ملا کر اس میں کچھ چھوڑتے ہیں وہ کان کیا کرتے ہیں ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی ذر نے انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور امتلا کی نشانی ہے) جب تم میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (آواز نہ نکلنے دے) اس لئے کہ جب کوئی جمائی میں ہاکی آواز نکالے شیطان جھٹکتا ہے۔

ہم سے ذکر یا بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالاسود نے کہ ہم

سے مطلب یہ ہے کہ عمار شیطان انھوں میں نہیں آنے کے ایسا ہی ہوا کہ عمار غلیفہ برحق یعنی حضرت علیؑ کے ساتھ ہے اور باقیوں میں شریک نہیں ہوئے اس حدیث سے حضرت عمار کی بڑی فضیلت نکلی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاشار تھے رضی اللہ عنہ ۱۲۔ سن ۱۲ شیشے میں کچھ ڈالنا منظور ہوتا ہے تو اس کا منہ اس طرف سے لگاتے ہیں جس میں عرق پانی وغیرہ کوئی چیز ہوتی ہے تاکہ باہر نہ گرے اسی طرح شیطان کا ہنوں کے کان سے منہ لگا کر یہ بات ان کے کان میں چپکے سے پھونک دیتے ہیں ۱۲۔ سن ۱۲۔ خوش ہوتا ہے آدمی زاد دھوکے میں آگیا پیٹ بھر کر کھا گیا سست بن گیا اب خدا کی عبادت اچھی طرح نہ کر سکے گا ۱۲۔ منہ

رحمہ اللہ تعالیٰ



أَبُو سَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَ نَاعُنَ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ  
هَزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَمَضَى إِلَيْهِمْ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ أُخْذَ كَرْمٌ فَجَعَتْ أَوْلَاهُ  
فَاجْتَلَدَتْ فِيهِ وَأُخْذَ هُمُ فَنَظَرُوا  
حَذِيفَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ  
فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنْ أَبِي قَوْلَ اللَّهِ  
مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى تَنَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ  
غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا  
زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهُ بِقِيَّةٌ  
خَيْرٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

۵۲۱

۵۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عُسْرَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْتِفَاتِ  
الرَّجُلِ فِي الْقَلْبَةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافٌ  
يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةٍ أَحَدَكُمْ

۵۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْغَيْثَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْثَرُ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَادَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے  
انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو پہلے پہل، مشرکوں کو شکست  
ہوئی اس وقت ابلیس یوں چلا یا اللہ کے بندو (مسلمانوں) اپنے  
نیچے والوں پر پھر یہ سن کر آگے والے لوٹے انہوں نے نیچے والوں کو جو  
مسلمان تھے کا قہقہا اور دونوں آپس میں بھڑکے اتنے میں حذیفہ  
بن یمان (صحابی) نے نگاہ کی دیکھا تو ان کے باپ یمان کو مسلمان بنا کر  
ڈالتے ہیں انہوں نے پکارا اللہ کے بندو یہ کیا غضب کر رہے ہو  
میرا باپ میرا باپ، تاہم کن قسم مسلمانوں نے دیکھنا میں،  
اس کو نہ چھوڑا ماری ڈالا آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے تم نے  
ایک مسلمان کو مار ڈالا عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ مرے نکمے اپنے باپ کے  
مارنے والوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے کیونکہ انہوں نے  
غلطی سے کافر سمجھ کر مارا تھا۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے  
اشعث سے انہوں نے اپنے باپ سلیم سے انہوں نے مسروق سے  
انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سوچا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ شیطان  
کی اچستہ وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا  
ہے۔ ۵

ہم سے ابوالغیر نے بیان کیا کہ ہم سے ادزاعی نے کہا مجھ سے  
یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے  
باپ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند

۵۲۱ مردو شیطان نے دھوکا دیا اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں ۱۲ منہ ۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو حذیفہ نے ان کو  
ان کے باپ کی دیت آپ دلانے لگے۔ لیکن حذیفہ نے وہ بھی مسلمانوں کو معاف کر دی سبحان اللہ صحابہ کی ایک ایک نیکی ہماری عمر  
بھر کی عبادت سے زیادہ فہمیلت رکھتی ہے ۱۲ منہ ۵ ادھر ادھر التفات کو اگر نماز کا ثواب کم کر دیتا ہے ۱۲ منہ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
أَبُو لَيْثٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
تَتَاة عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَدْرُوا يَا الصَّاحِبَةُ مِنَ اللَّهِ  
وَالْحَلَمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّا أَحْلَمُ أَحْلَمُ  
حَلَمًا تَخَافُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ سَادَةِ لَيْتَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّمَا لَاتُفَرُّهُ

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَيِّحِي مَوْلَى أَبِي بَكْرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَكَ الْمَلَكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَ  
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً  
كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ عَشْرِ رِكَابٍ وَكَتَبَتْ لَهُ مِائَةٌ  
حَسَنَةً وَوُجِّعَتْ مِنْهُ مِائَةٌ سَبْعَةٌ وَكَانَتْ لَهُ  
جِزْمَتَانِ مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ حَتَّى يَمُوتَ  
يَأْتِ أَحَدًا بِأَهْلٍ فَمَا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَمْدٌ عَلَى أَهْلِهِ

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُنَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ

وَقَامَ مَا خَبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ  
قَالَ إِنَّمَا تَنْتَ مِنْهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ

لَهُ شَيْطَانٌ جَارِسٌ بَيْنَ سَمْعَانِ كُورِجٍ سَوَادٍ أَيْسَرُ مَا كُنْتُ مِنْ طَرَفٍ  
سَبِيحَ زِيَادَةِ ثَوَابٍ لِبَلَاكَ تَقَطَّلَ لِي نَعْمَ يَكْمَلُ هَرْدُ سَوَابِ بَعْدَ بَعْدٍ  
سَرِيرَةٍ أَوْدَاتٍ خَرَجَ مَوْتِي سَوَابِ بَعْدَ بَعْدٍ تَاكَمَ دُنْ أَوْدَاتٍ دُونِ مَنَ شَيْطَانِ كَسَ شَرِّهِ مَعْدُودَ بَعْدَ بَعْدٍ

اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا  
کہا ہم سے افداعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبد اللہ  
بن ابی قتادہ نے انھوں نے اپنے باپ کے انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا نیک، خواب اللہ کی طرف سے ہے اور  
بڑا پریشان (ڈراؤنا) خواب شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں  
کسی کو برا خواب لگے جس سے وہ ڈر جائے تو جاگتے ہی اپنی بائیں  
طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس کو  
کچھ نقصان نہ ہوگا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر  
دی انھوں نے سہمی سے جو ابو بکر کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح ذکر کیا  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولد  
المجد وہو علی کل شیء قدير تو اس کو دس ہزار درختوں کا ثواب ملے گا اور  
سو نیکیاں اس کے اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو بڑائیوں اس کی میٹ  
دی جائیں گی اور وہ سارے دن شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ  
رہے گا اور کوئی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا۔ مگر جو اس سے  
سہی زیادہ یہ کلمہ پڑھے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابی  
نے مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان  
انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الحمید ابن عبدالرحمن بن زید نے خبر  
دی ان کو محمد بن سعد بن وقاص نے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے  
کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راندہ آنے کی اجازت  
مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں

اس کو بدگمانی پیدا ہو ۱۲ سالہ بیٹے دو سو بار یا تین سو بار اس کو اس  
سے زیادہ ثواب ملے گا کہ یہ کلمہ ہر روز سو بار پڑھے یا تھوڑا تھوڑا کر کے ہر حال میں دی جاوے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح  
سہریں اور رات خروج ہو تو یہ سو بار پڑھے تاکہ دن امدات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے ۱۲

نِسَاءً مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمُنَّهُ وَتُسَكِّرُنَّهُ عَالِيَةً  
 أَصْلًا كُنْتُ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ مَنَ بَيْتِي دَنَ  
 الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَخْتَصِمُ فَقَالَ عُمَرُ أَفَعَلَكَ اللَّهُ سِتْرَكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّتِي  
 كُنْتُ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتُ مَوْتَكَ ابْتَدَأْتُ  
 الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ  
 يَخْتَبِنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدَاةٍ أَنْفُسِهِمْ  
 أَخْتَبِنَنِي وَلَا تَخْبَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعْمَا أَنْتَ أَفْظَلُنَا غُلَطُ  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي  
 نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتُكَ الشَّيْطَانُ  
 قَطُّ سَابِكًا نَجًّا إِلَّا سَأَلْتُكَ نَجًّا غَيْرَ نَجِّكَ  
 ۵۲۶ حَدَّثَنَا شَيْخُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَزْمَةَ قَالَ  
 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ  
 مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ كُلَيْبٍ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وآپ کی بی بیوں (اکٹھ تھیں آپ کے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں اسی  
 آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی ان کی  
 آواز کان میں پہنچی تو سب کی سب کھڑی ہو کر پردے میں بھاگیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی آپؐ بس  
 رہے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا آپؐ کو ہمیشہ  
 ہنستا رکھے (یعنی خوش خرم) آپؐ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب  
 آیا جو ابھی میرے پاس بھیجی تھیں (مجھ سے جھگڑنے کو رہی تھیں)  
 تمہاری آواز سننے ہی بھاگیں پردہ میں چل دیں حضرت عمرؓ نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کو آپؐ کا ڈر (مجھ سے)  
 زیادہ ہوتا پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا اپنی جانوں کی  
 دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا بیشک تم اکل بکھرے (ادھیڑ)  
 آدمی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کو کیا نسبت آپؐ نرم  
 دل انسان اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس  
 پر دروغ کاری جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسے عمرؓ جب شیطان  
 کسی رستے سے چلتا ہوا تم سے ملتا تو بھٹکتا وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا  
 مجھ سے ابراہیم بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم  
 نے انہوں نے یزید بن عبد اللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے  
 عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں سو کر جاگے اور وضو کرے تو

دوسری روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے لافنیوں نے اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا وہ جب حضرت عمرؓ سے بہت اعلیٰ تھا پھر شیطان کا آپؐ سے نہ ڈرنا اس کا کیا مطلب ہے یہ اعتراض سراسر جہالت  
 اور نفائیت پر مبنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت رحمتہ للعالمین تھے اور بادشاہوں کا رحم و کرم اس درجہ ہوتا  
 ہے کہ بد معاشوں کو بھی بادشاہ سے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کو تو ال کی طرح تھے کو تو ال کا اصلی فرض ہی ہوتا  
 ہے کہ بد معاشوں اور ڈاکوؤں کو پکڑے اور سخت سزا دے چور اور بد معاش جسٹا کو تو ال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے  
 نہیں ڈرتے مگر رحمہ اللہ تعالیٰ

قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَرَاهُ أَحَدَهُم مِّنْ مَّنَابِهِ  
تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْتِزْ ثَلَاثًا كَانَ الشَّيْطَانُ يَنْبِيءُ عَلَى  
بَاب ۲۹۵ ذِكْرِ الْحِجَّتِ وَتِلَاوَةِ هَمْدِ عَقَابِهِمْ  
يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْبِحْتِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رَسُولٌ  
مِّنْكُمْ يَقْضُونَ عَلَيْكُمْ ۲ يَأْتِي إِلَى قَوْلِهِ  
عَتَا يَتَعَلَّوْنَ بَخْسًا نَقْصًا قَالَ فَجَاهِدُوا  
وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجَّةِ نَسْبَاتًا  
كُفَّاهًا فَوَيْشَ الْكَلَامِ كَيْفَ بَنَاتُ  
اللَّهِ وَأُمَمَهَا ثُمَّ بَنَاتُ مَكْرَاهَاتِ  
الْحِجَّتِ قَالَ اللَّهُ وَلَقَدْ عَلِمْتِ الْحِجَّةُ  
إِثْمَهُمْ لِحَضَرُونَ سَحْطَرٌ لِلْحِسَابِ جُنْدُ  
مُحَضَّرُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ -

۵۲۷- حَدَّثَنَا مُبَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي مَعْصُوعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَزَاكَ  
تُحِبُّ الْعَقَمَ وَالْبَاذِيَةَ فَإِذَا كُنْتُ فِي عَمَلِي  
وَبَاذِيَتِكَ فَأَذْنُتُ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّهُمْ مَوْتُوكَ  
بِالْمَدِينَةِ أَوْ فَإِنَّكَ لَا تَسْمَعُ مَدَّ مَوْتِهِ الْمُؤَدِّينَ  
جَنِّ دَلَا أَسْ وَكَأَنَّ الشَّيْءَ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تین بار ناک سُن کے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر ہتھ مارے

باب جنوں کا بیان اور ان کو ثواب و سزا ہونا  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا جنوار آدمی کو کیا تمہارے پاس  
پاس تمہارے ہی میں پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو سناتے ہے  
اخیر تک (سورہ جن میں) جو جھٹکا کا لفظ ہے اس کا معنی نقصان ہے  
مجاہد نے کہا سورہ داعی میں جو ہے کہ کافروں نے پروردگار  
اور جنات میں نانا لگا یا ہے تو قریش کے کافر کہتے تھے فرشتے اللہ  
اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سوار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ  
اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب  
دینے کے لئے حاضر ہونا پڑیگا سورہ یسین میں جو ہے دم لہجہ جند  
محض رہنے یعنی حساب کے دنت حاضر کیے جائیں گے۔

اسم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے  
عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی مَعْصُوعَةَ انصاری سے  
انہوں نے اپنے باپ سے انکے ابو سعید خدری نے کہا میں دیکھتا ہوں تم  
کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانہت پسند ہے تم جب جنگل اور کھڑوں  
میں ہو اور نماز کی آذان دو تو بلند آواز سے داس لئے کہ سوزن کی آواز  
جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کہ جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے  
دن اس گواہ بنیں گے ابو سعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں

لے کر یا دل اور داغ میں جانے کا وہی رستہ ہے ۱۱ منہ تلخ چیلوں اور ہریوں نے جہاں فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا ہے وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے اس سے  
تعبیب پس تعبیب ان لوگوں سے بنے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور جو جنوں کے وجود اور تصرفات اور افعال کا انکار کرتے ہیں قسطلانی نے کہا جنوں  
کا وجود قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے اور فلاسفہ و پیغمبروں کا انکار قابل اعتبار نہیں عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ  
نے آدم سے دو ہزار برس پیشتر جنوں کو پیدا کیا تھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ تفسیر فرمائیے مشغولی ہے اس آیت سے جنوں کے مکلف ہونے کا ثبوت ہوتا ہے ۱۴ منہ ۱۵  
اس کو فرمایا نے وصل کی ۱۶ منہ ۱۷ منہ بعض نسخوں میں یہاں باب کا لفظ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باب کا لفظ نہ ہو کیونکہ امام بخاری نے اس میں  
کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ -

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ قَدْ أَصْرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرَاتَيْنِ الْحَيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ فِي مَنَازِلٍ مُبِينٍ مَصْرَفًا مَعْدِلًا مَصْرَفًا أَحَى كُنْهًا بِأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَبَشِّرْ نَبِيَّاهُ مِنْ حُلِيِّ دَابَّةٍ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الشَّعْبَانِ الْحَيَّةُ الَّتِي كَرُمَتْهَا يُقَالُ الْحَيَاتُ أَجْسَادُ الْحَيَّاتِ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ أَخَذَ بِهَا صِيَّتُهَا فِي مُنْكَبِهِ وَسُلْطَانُهُ يُقَالُ صَافَاتٌ بَسُطٌ أَجْعَلْتُهُمْ يَقْبِضُونَ يَقْبِضُونَ بِأَجْعَلْتُهُمْ ۵۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا الْحَيَّاتِ اتَّقُوا الطُّفَيْفَيْنِ الْأَبْرَ قَاتَهُمَا يَطْطِسَانِ الْبَقَرِ وَيَسْتَبْقِطَانِ الْحَبَّكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَبَيَّنَا أَنَا وَمُحَمَّدٌ طَارِدُ حَيَّةٍ أَقْتَلَنَا فَنَادَا فِي الْأَوَّلِيَّةِ لَا تَقْتُلُوا نَقَلْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالُوا إِنَّهُ هُوَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ ذَوَاتِ الْبَيُوتِ وَحَيٍّ أَلْعَوَامِرِ وَقَالَ

فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیج دیا آخر آیت اُولَئِكَ فِي مَنَازِلٍ مُبِينٍ تک (سورہ کہف میں) جو مصرفہ کا لفظ ہے اس کا معنی لوٹنے کا مقام (سورہ جن میں) مصرفہ کا معنی متوجہ کیا (بھیج دیا)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا میں نہیں ہر قسم کے جانور پھیل گئے۔ ابن عباس نے کہا شعبان کہتے ہیں زسانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں جان بوجہ سفید باریک ہو (افعی) (زسر وار سانپ) (اسود کالانگ) (دسورہ ہوئی) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تھلے میں یعنی ہر جانور اس کی بلک اور اس کی حرکت میں (سورہ ملک میں جو) صاف کا لفظ ہے اس کا معنی اپنے پرچھٹنے

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم سے محمد بن ابی ہریرہ نے انہوں نے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ فرماتے رہے تھے فرماتے تھے سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو سفید دھاری والے اور دم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی بینائی بیٹ دیتے ہیں پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کا مار ڈالنے کو کہتے ہیں ابولبابہ صحابی نے مجھ کو پکارا کہنے لگے ست مار دو جانے دو درجے کہہ دو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ (بیشک) مگر اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو جو جن مارتے ہیں۔ دو نعت مار ڈالنے

۱۵ یہ لفظ جنوں کے متعلق نہ تھا مگر مصرفہ کی مناسبت سے اس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ سنہ ۱۱۸۵ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۱ سنہ ۱۱۸۵ یہ سبہ سانپوں سے ہرگز ہے اس کا زہر ایسا سخت ہے کہ دم بھر میں آدمی مر جاتا ہے کہتے ہیں سانپ کی عمر ہزار سال کی ہوتی ہے ہر سال میں کھلی بدلتا ہے اگر کھانا نہ لے تو موت ہو کر گزارہ کرتا ہے۔ پانی کی احتیاج نہیں رکھتا لیکن جب پانی دیکھتا ہے تو اس کو پکڑا کر مست ہو جاتا ہے کبھی مست ہو کر مارتا ہے ننگے برہنہ آدمی سے جیگتا آگ کو پسند کرتا ہے دودھ کا عاشق ہے ۱۱ سنہ

عَنْهُ الرِّوَايَاتُ عَنْ مُعْتَمِدٍ قُرَافِيٍّ أَبُو لُبَابَةَ  
أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابِعَةُ يُونُسُ  
كَابُنْ عُبَيْدَةَ وَرِثَاقُ الْكَلْبِيِّ وَالْدُّمَيْيُ  
وَقَالَ صَالِحُ قَابُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ كَابُنْ مُجَرِّجٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قُرَافِيٍّ أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.  
بَابُ ۲۹۶ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ  
يَتَّبَعُ شَعْفَ الْجِبَالِ.

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ  
الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتَّبَعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ وَمَتَاعِ الْفَيْ  
۵۳۰۔ حَدَّثَنَا هَبْدَةُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي السَّرَّادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَأَسَ الْكُفْرَ نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَالْحَيْكَلِ  
فِي أَهْلِ الْغَيْلِ وَالْإِيلِ وَالْقَدَادِ فِي أَهْلِ  
الْمُؤَبَّرِ وَالشَّيْكَتَةِ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ.

سے منع فرمایا اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو محض روایت کیا اس  
میں یوں ہے کہ مجھ کو ابو لُبَابَہ نے دیکھا یا میرے چچا زید بن خطاب نے اور عمر  
کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحاق لکھی اور زبیدی نے  
بھی (زہری سے) روایت کیا اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن جمع نے بھی  
زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابو  
لُبَابَہ اور زید بن خطاب (دونوں نے) دیکھا کہ

باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کو چرانے  
کے لئے پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے۔

ہم سے اسمعیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی صَعْصَعَةَ  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان  
کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھے ان کو پہاڑ کی چوٹیوں پر بارش  
کے مقام پر چرانا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر  
دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو  
ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑکی چوٹی پورب  
کی طرف ہے اور بڑا مارنا اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اور  
ادنت والوں زمینداروں میں ہے اور بکری والے غریب  
ہوتے ہیں۔

۱۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ اپنے ایسے گریلو سا پنوں کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن تک ان کو قلاؤ ذکر ہمارے گھر سے چلے جاؤ کہ تم کو مت سناؤ  
اگر پھر بھی نہ سناؤ تو ان کو مار ڈالو ۱۲۔ سنہ ۱۱۰ھ عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور امام احمد اور طبرانی سے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عیینہ  
کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا اسحاق کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے صالح کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ابن ابی حفصہ کی  
روایت ان کے نسخہ میں موصول ہے ابن مجہ کی روایت کو بخاری اور ابن السکن نے وصل کیا ۱۲۔ سنہ ۱۱۰ھ کیونکہ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے  
بدب میں کھڑکی چوٹی فرمائی کیونکہ عرب کے ملک سے ایران تو ان یہ سب مشرق میں واقع ہیں اور اس زمانہ میں یہاں بادشاہ بڑے مغرور  
تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط چھاڑ ڈالا تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲۔ سنہ

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْسَرٌ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ مَسْعُودَةَ قَالَتْ أَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْوَةَ الْيَمِينِ فَقَالَ الْإِيمَانُ بَيْنَ يَدَيْهِمَا أَلَدَانِ الْقَسْوَةِ وَغِلَظِ الْقُلُوبِ فِيهِ لَقَدْ آدَيْنَ عِنْدَ الْمُؤْمِلِ أَذْذَابَ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رَيْبَةٍ وَمَضَرَةٍ ۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتُكُمْ صِيَاخُ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّمَا ذَاتُ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحَمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ زَايَ شَيْطَانًا ۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَرْقٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُحْمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے عقیبہ بن عمر ابو سعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے اس طرف سن رکھو سختی اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی ٹہنیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمود ہوں گی یعنی ربیعہ اور ضرکی قوموں میں۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دینے سنو تو اللہ سے نفس و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ چاہو وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ ۵۳۴۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ یا ابن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو مدوح بن عبادہ نے خبر دی کہ ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع

لگے یمن والے بغیر نیک اور غیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے یہ نسبت اور ملک والوں کے یمن میں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور عالمین بالحدیث گزرے ہیں اور اب تک عمل بالحدیث وہاں جاری ہے تقلید ناجائز کی ظلمت وہاں بالکل کم ہے اخیر زمانہ میں قاضی محمد بن علی شوکانی مبنی حدیث کے بڑے عالم گزرے ہیں اسی طرح ان سے پہلے علامہ محمد بن اسماعیل امیر وغیرہ ۱۲ منہ ۱۳۰۰ مافظ نے کہا اس حدیث سے مرغ کی فضیلت نکلی ابوداؤد نے ہر سند صحیح نکالا مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے بلاتا ہے یعنی نماز کے وقت جگا دیتا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ قبول کی امید زیادہ ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

صَبِيًّا أَنْكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ سَتَنْشُرُ حِينَكُمْ  
فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ تَحُلُّوهُمْ  
وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ فَإِذَا كُرُوا اسْمُ اللَّهِ  
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالُوا  
أَخْبَرَنِي عَنْهُ (بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ حَبَابَةَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَكَرَّمُ  
بْنُ كُرْمٍ كُرُوا اسْمُ اللَّهِ.

٥٣٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُقِذَتْ  
 أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَدْرِي مَا  
 نَعَلَتْ رَأْيِي وَلَا رَأْيَ أَهْلِ الْأَنْفَارِ إِذَا دُخِلَ  
 لَهَا الْبَابُ الْإِيلَ كَمَا تَشْرَبُ رَاذًا دُخِيعَ  
 لَهَا الْبَابُ الشَّاءِ شَرِبَتْ نَحْدًا نَتَّ كَعْبًا  
 نَقَالَ أَنْتِ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
 فِي مِرَاسٍ أُنْعَلْتُ أَفَاقِرُ أ  
 التَّوَالِدَةُ.

٥٣٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ عَنْ ابْنِ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ  
شَقَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو باہر پھرنے سے روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہیں البتہ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (جدھر چاہیں پھریں) اور اللہ کا نام لے کر (سوئے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ ابن جریر نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا پھر دہی حدیث بیان کی کہ جسے عطار نے بیان کی اتنا فرق ہے

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ اہم سے وہیب نے انہوں  
نے خالد حذافہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل  
میں کچھ لوگ غائب ہو گئے ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں میں سمجھتا  
ہوں وہ لوگ چوبابن گئے چوہے کی عادت ہے اونٹ کا دودھ  
ان کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا۔ بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ  
صرام تھا، بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے۔ ابو ہریرہ نے کہا  
میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم  
نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی میں نے کہا ہاں پھر انہوں نے  
یہی پوچھا پھر انہوں نے یہی پوچھا تب میں کہہ اٹھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی  
تو پھر کس سے کیا میں تو راست پڑھا کرتا ہوں

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن رہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ

تہذیبی طرح کو میں نے اس میں دیکھ کر کچھ عظیم حاصل کیا ہو اس میں اختلاف ہے کہ مسموع لوگوں کی نس رہتی ہے یا انہیں ابن عربی اور جھٹھول کا قول ہے کہ رہتی ہے جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اور باب کی حدیث کو اس پر معمول کیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر وحی ذاتی ہوگی اس لئے آئیے گمان کے طور پر بیان فرمایا ۱۲ منہ



لِلْوَرَعِ الْفَوَاسِقُ وَكَمَا سَمِعَهُ أَمَرَ يَقْتُلَهُ  
وَرَدَّ عَنْهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَقْتُلَهُ .

۵۳۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبِينَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا  
بِقَتْلِ الْأَذْرَافِ .

۵۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَلَوْا إِذَا الطُّفَيْتَيْنِ يَأْتِيَنَّ  
يَلْمِزُكَ الْبَصَرُ وَيُصِيبُ الْحَبْلَ تَابِعَ  
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا إِسْمَاعِيلَ .

۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِقَتْلِ الْأَذْرَافِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ  
وَيُضِلُّ حَبْلَ الْحَبْلِ .

۵۳۹ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ  
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ  
يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ

نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہوا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہوا اور سعد بن ابی وقاص  
نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

ہم سے سعد بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ  
نے خبر دی کہ ہم کو عبد الحمید بن حبیب بن شعبہ نے انہوں نے سعید  
بن مسیب سے ان سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگوٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا

ہم سے عبد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ  
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا دو دھاری والے سانپ کو مار ڈالو وہ بیانی  
کو کھود دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے ابو اسامہ  
کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے  
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے جعفر بن قحطان نے انہوں  
نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا  
وہ بیانی کھود دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے۔

مجھ سے عمر بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم  
سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابو یونس دعام بن  
ابی صفیرہ (قشیری) سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ  
سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا  
لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سَلَمَ حَيَّةٍ فَقَالَ أَنْظِرُونَا  
أَيْنَ هُوَ فَنَنْظُرُ مَاذَا فَقَالَ أَتَتَلَوُّهُ نَكُنْتُ  
أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَكَلِمَتُ أَبَا لَبَابٍ  
فَاخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجَنَانَ إِلَّا كَلًّا  
أَبْتَرِدِرِي طُفَيْيَتَيْنِ فَيَاكُفُّهُ يَسْقِطُ  
أَلَوْلَا ذَلِكَ هَبَّ الْبَقَرُ فَاتَلَوُّهُ

ۛ ۛ ۛ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا جَدِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ  
أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتٍ الْبَيْسُوتِ  
فَا مَسَكَ عَنْهَا۔

بَابُ خَمْسٍ مِنَ الدَّائِبَاتِ  
فَوَاسِقٍ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ۔  
۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

سانپوں کو (پیلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی ان کے مارنے  
سے منع کرنے لگے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی پائی آپنے لوگوں سے  
فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے لوگوں نے اس کو دیکھ پایا آپنے  
فرمایا مار ڈالو اسی وجہ سے میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابو  
لبابہ سے ملا انہوں نے مجھ سے کہا پتلے یا سفید سانپوں کو  
مست نارا کر دالبتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دودھاریاں  
ہوتی ہیں اس کو مار ڈالو وہ تو پیٹے گرا دیتا ہے بیٹائی کھوڑتا  
ہے۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن حازم  
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے وہ سانپوں کو مارا  
کرتے تھے پھر ان سے ابو لبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ  
حدیث بیان کی کہ آپ نے گھروں کے پتلے یا سفید سانپوں  
کے قتل سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے مارنا چھوڑ  
دیا۔

باب پانچ بد ذات جانور ہیں جن کو حرم  
میں ڈالنا درست ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے  
معمر انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپنے فرمایا پانچ بد ذات جانور ہیں جن کو حرم میں

پچھلے جو حدیث گزری اس میں دھاریوں والے اور بے دم کے سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا یہاں اس کے مارنے کا حکم دیا  
جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں اور بھی زیادہ زہریلا ہوگا پس یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے مطلب  
یہ ہے کہ جن سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اس کو مار ڈالو ۱۲ منہ

الْفَاسِرَةُ وَالْعُقُوبُ وَالْحَدْيَا وَالْعُقَابُ  
وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۵۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ... عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ تَمَسَّ مِنَ الدَّخَانِ تَمَلُّهُنَّ وَهُوَ  
مُحَرَّمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعُقُوبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ  
الْعَقُورُ وَالْعُقَابُ وَالْحِيَاءُ.

۵۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَنَّا عَنْ جَابِرِ بْنِ  
مُبَشَّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَبَرْتُ الْأَنْبِيَاءَ وَ  
أَكُوْا الْأَسْقِيَةَ وَاجْعِلُوا الْأَبْوَابَ أَكْفُوْا  
مَبِيًّا نَكْمَةً عِنْدَ الْعِصَاءِ فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ  
أَنْتِشَاءً وَأَطْفُوْا الصَّابِغَةَ  
عِنْدَ الرِّقَادِ فَإِنَّ الْعَوْثِيَّةَ مَرَبِيًّا  
اجْعُوْا الْعَتِيْلَةَ فَأَحْرَقْتُ أَهْلَ الْبَيْتِ  
ثَالِثُ بْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ  
فَإِنَّ لِلشَّيْءِ طَيْنَ.

۵۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُنْصَوِّرٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي غَارٍ فَتَرَكْتُ كَأَلْمُودَاتٍ عَرُفْنَا نَانًا  
كَتَلْنَاهَا مِنْ نِيَمِهِ إِذْ خَرَجْتُ حَيْثُ مَرَرْتُ

بھی مار سکتے ہیں (توحل میں بطریق اعلیٰ ان کا مارنا جائز ہوگا) چوہا کچھو  
چیل کو کٹنا کٹنا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی  
انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں ان کو  
کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں، کچھو چوہا کٹنا کٹنا کو  
چیل۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے  
کثیر سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھنے پینے کے برتنوں کو  
ڈھنکا رکھو مشکوں کا منہ باندھ دو دروازوں کو بند کر دو اپنے  
بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل  
کرا چکے پھرتے ہیں چراغوں کو سوتے وقت بچا دو چوسیا کھنت  
کیا کرتی ہے۔ رکھی جی رمنہ میں دبا کر کینچ لے جاتی ہے سارا گھرجا  
دیتی ہے ابن جریر اور حبیب نے بھی اس حدیث کو عطا  
سے روایت کیا اس میں جنات کے بدل شیطان  
مذکور ہیں۔

ہم سے عبد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی  
انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے  
انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم  
رمنامیں، ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے  
اتنے میں سورہ والمزملات اتری ہم آپ کے منہ سے اس کو سن رہے  
تھے۔ اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے مٹکا ہم اس کے

جَعَرَهَا فَأَيْتَدَرْنَا لِنَقْتُلَهَا فَنَسَبَقَتْهَا فَمَدَّتْ  
 جَعَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَقَيْتُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَيْتُمْ شَرَّهَا وَ  
 عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ وَ  
 إِنَّا لَنَشْلُقَهَا مِنْ فِيهِ رُجْلَةٌ وَنَابَعَةُ  
 أَبُو عَمْرٍاءُ عَنْ مَعْبُورَةَ وَكَانَ حَقِيقُ  
 وَ أَبُو مَعْبُورَةَ وَسَيِّدُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْإِسْمِ  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -  
 ۵۴۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ عَلَى حَدِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ  
 ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَلَبْتُ امْرَأَةً فِي النَّارِ  
 فِي هَرَّةٍ كَبِطُهَا فَكَمْ نَطَعَهَا أَلَمْ تَدْرِي مَا  
 تَأْكُلُ مِنْ خُكَّاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا  
 مُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَعْبُورِيِّ عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ رَدَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۵۴۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
 حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَدَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَجِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ  
 شَجَرَةٍ فَلَدَّ عَنْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِهَا رَجُلٌ مَخْرُوجٌ

مارنے کیلئے جھپٹے وہ آگے بھاگ کر بل میں گھس گیا تب آنحضرتؐ نے فرمایا وہ تمہارے  
 ہاتھ سے بچ گیا تم اس کی آفت سے بچ گئے۔ - یحییٰ نے اسرائیل  
 سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے  
 علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی  
 روایت کی اس میں یوں ہے ہم اس سورت کو تازی تازی  
 آپ کے منہ سے سن رہے تھے اسرائیل کے ساتھ ابو عروانہ  
 نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث  
 اور ابو عروانہ اور سلیمان بن قمر نے بھی اعمش سے انہوں نے ابراہیم  
 سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے لے  
 ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر  
 دی کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں  
 نے ابن عمر سے آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ایک عورت ایک بلی کی دھسے دوزخ میں گئی اس نے  
 کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ تو اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ بچاری  
 زمین کے کپڑے کاوڑے کھا لیتی عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے  
 عبید اللہ نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
 انہوں نے آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی  
 روایت کی -

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام  
 مالک نے انہوں نے ابوالنادہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں  
 نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا  
 پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ایک  
 چبوتی نے ان کو کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا ان کا سارا سامان

لے ابو عروانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت کو بھی مؤلف نے کتاب الحج میں اور ابو عابدی کی  
 روایت امام مسلم نے اصل کیا سلیمان بن قمر کی روایت کو عاف نے کہا میں نے موصول نہیں پایا ۱۲ منہ -

مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ  
فَأَذَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَمَلَأَ نَمَلًا

وَاحِدَةً

بَابُ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي شَرَابٍ  
أَحَدِكُمْ فَلْيُعْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِ  
جَنَاحَيْهِ دَاءٌ فِي الْأُخْرَى شِفَاءٌ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَبٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ عِنِّي عُثْبَةُ بْنُ  
مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ  
فِي شَرَابٍ أَحَدِكُمْ فَلْيُعْمِسْهُ ثُمَّ لِيَذْغُهُ  
فَإِنَّ فِي أَحَدِهِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَالْأُخْرَى  
شِفَاءٌ

حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْوَيْثَمِ حَدَّثَنَا  
الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَوْتُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ  
سَبْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِمَنْ أَذَى مَوْسِمَهُ

درخت کے تلے سے اٹھایا گیا پھر چوہنیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اللہ  
نے ان کو وحی بھیجی تم کو ایک چوہنی نے کاٹا تھا نفط اسی کو  
جلانا تھا۔

باب اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی یا کھانے  
میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے  
ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء  
ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے  
کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے کہا مجھ کو عبید بن حنین نے خبر دی کہ اس  
نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں) ماحہ  
مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے پھر کال ڈالے اس لئے کہ اس کے  
اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء (اور وہ  
کیا کرتی ہے۔ پہلے بیماری کا بازو کھانے پینے میں ڈالتی  
ہے۔)

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہ ہم سے اسحاق ازرق نے  
کہا ہم سے عوف نے انہوں نے حسن اور ابن سیرین سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا ایک بدکار عورت صحت اس دوسرے بخشی گئی اس نے

لے ان کی شریعت میں شاید جلانا جائز ہوگا ہماری شریعت میں تو چوہنی کا قتل بھی منع ہے بعضوں نے کہا بڑی چوہنی کا قتل منع ہے  
لیکن چھوٹی چوہنی کا مانتا جائز ہے امام مالک نے اس کو مکروہ رکھا ہے مگر جب ایذا دے اور بغیر قتل کے دوسرا علاج نہ ہو کہتے ہیں ان پیغمبر  
صاحبینے اللہ کے کام پر تعجب کیا تھا جب اللہ نے ایک سارے گاؤں کو تباہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں میں تو بچے عورتیں اور معصوم  
لوگ بھی تھے۔ صرف قصود راولوں کو سزا ہونا تھی اس وقت یہ قصود واقع ہوا اور ان کو توبہ کی گئی کہ تم نے کیوں ایک چوہنی کے قصود پر  
ساری چوہنیوں کو ہلاک کر ڈالا اور قحطی اور عاکم نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوہنی کو نہ مارو ایک دن  
حضرت سلیمان استسقاء کے لئے نکلے ایک چوہنی کو دیکھا اپنے دونوں پاؤں اٹھائے دھا کر رہی ہے انہوں نے لوگوں سے کہا اب  
گھر لوٹ چلو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

يَكْلَبُ عَلَى امَّاسٍ رُبِّي يَمْلِكُ قَالَ كَاذِبٌ قَتَلَهُ  
الْعَطَشُ فَذَرَعَتْ خُفَّيْهَا فَادْتَقَتَهُ بِخِجَارِهَا  
فَذَرَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغَفِرَ لَهَا بِذَلِكَ  
۵۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِنْ الذَّهَرِيِّ كَمَا  
أَنْتَ هُمْ مَنَا أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شِدَّ حُلْمٍ  
الْمَلَائِكَةُ يَنْتَظِرُ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا  
مُؤَرَّةٌ-

کنوئیں کے دلہنے پر ایک کتا دیکھا جو بائپ رہا تھا پائس کے مارنے کرنے  
کو تھا اپنا موزہ اتارا اس کو دوپٹے میں باندھ کر کنوئیں سے پانی  
نکالا رکھنے کو پلایا، اللہ نے اس کو اس ٹکی کے بدل بخش دیا اس  
مسم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو نہ سنی ہے اس طرح یاد رکھا  
کہ مجھ کو کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو اس جگہ  
موجود ہے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباس  
سے انہوں نے ابو طلحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں  
کتا ہو یا رجانہ رکھی، مورت ہو۔

۵۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَا يَكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ  
بِقَتْلِ الْكِلَابِ-

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کو مار ڈالو

۱۔ پروردگار کی بری اور نکتہ افزائی ہے اصل یہ ہے کہ جو کام خلوص سے کیا جاتا ہے وہی بارگاہ الہی میں مقبول ہوتا ہے یہ عورت گونا گویا فاسقہ تھی  
مگر یہ کام بیعت کے پر دم کرنا اس کو پانی پلانا اس نے خالصتاً اللہ کی تعالیٰ کی نیت نہ تھی اس لئے مقبول ہو گیا کیونکہ گناہ تک اسکی وجہ سے  
نکلا ہو گئے ایک اور بزرگ سے منقول ہے ان کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا تمہارا کیا حال ہوا انہوں نے کہا جب پروردگار کے سامنے  
پہنچا تو ارشاد ہوا اے غلامے تو کون سی نیکی ہماری بارگاہ میں لایا ہے میں نے عرض کیا پروردگار میں نے ستر حج پا پیادہ کیے ہیں ارشاد ہوا  
میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا میں نے عرض کیا پروردگار ستر حج کیے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا جب تو میں گھبرا کر اب  
کیا کروں اب مرغ میں بھیجا جاؤں گا۔ لیکن اللہ اس کی بری اور رحیمی کے خود ہی ارشاد فرمایا کہ البتہ تیری ایک نیکی ہے جو ہم نے قبول کی تو ایک دن  
رستے سے جا رہا تھا تو نے ایک کانٹا رستے سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندہ خدا کو عہد نہ پہنچے یہ کام تو نے خالص ہماری رضا مندی  
کے لئے کیا تھا۔ ہم اس کی بدل تجھے بخش دیتے ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ضعیف اور آفت زدہ مخلوق پر دم کرنا کس قدر اچھا ہے جبکہ  
پر دم کرنا بے اور اس کی جان بچانے سے بدکار عورت بخش دی گئی تو جو کوئی آدمیوں یا اللہ کے نیک بندوں پر دم کرے وہ کیوں نہیں بخشا  
جائے گا ۱۲۔ اس لئے صحیح مسلم میں ہے پھر فرمایا کہ کیا بھانپتے ہیں اہل شکار کے اور دیوڑھے کے کتے کی اجازت دی اس لئے علماء نے کہا ہے  
یہ حکم خاص ہے ان کتوں سے جو لوگوں کو کاٹتے ہوں ان کو مار ڈالنا چاہیے اب وہ کہتے جو کسی کو نقصان پہنچائیں ان کا قتل بعضوں نے  
منع کیا ہے بعضوں نے مکرہ تشریحی رکھا ہے۔ شافعی نے ام میں کہا جن کتوں سے کوئی فائدہ نہ ہو ان کو مار ڈال ۱۲۔ منہ ۹

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا كَهْمٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ يَبْرُكُ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَا شِيبَةٍ.

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سَعْدِيَّ بْنَ أَبِي ذُحَيْرٍ الشَّعْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ وَلَا ضَرَّ عَنْهُ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ يَبْرُكُ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّيْ وَرَبِّ هَذِهِ لِقَبْلَةٍ بَابُ خَلْقِ آدَمَ مَلَكُوتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ - مَلْصَالٌ طَيِّبٌ خَلَطَ بِرَمْلٍ فَصَلَصَدَ كَمَا يُصَلِّصُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يَرِيدُونَ بِهِ مَلَكٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّالْبَابُ وَ صَوَّصَرَعْنِدَ الْإِعْخَاقِ وَ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہم نے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے ابو ہریرہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا مگر کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کے لئے جو کتا ہو (وہ مضاف نہیں ہے)۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھ کو سائب بن یزید نے انہوں نے سفیان بن ابی زبیر شتوی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ سنا راتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے نواس کے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا سائب سفیان سے کہا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں قسم اس قبلہ کے پروردگار کی

### باب آدم اور ان کی پیداوار کے بیان میں

(سودہ رحمن وغیرہ میں جو مصلصال کا لفظ ہے اس کا معنی گھارا) میں میں ریتی ملی ہو وہ ٹھیکیری کی طرح آواز دیتی ہو گھٹن خانی ہو بعضوں نے کہا مصلصال کا معنی بدبودار اصل میں صل سے نکلا ہے (فراکھ) مکرر کر دیا جیسے مرمضہ سے عرب لوگ کہتے ہیں قرال باب یا مرمضہ الباب جب بند کرنے کے وقت دروازے میں

مے قطلانی نے کہا ان پر وہ کتا بھائیاسن کیا گیا ہے جو گھریا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالا جائے مثلاً چوروں کا انڈیشہ ہو یا اور کچھ عرض یہ کہ ضرورت سے جو کتا پالا جائے اس کی وجہ سے ثواب کی کمی نہ ہوگی ۱۲ منہ شتوی یا شتہنی نسبت ہے شتوہ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ شتوہ کتاب بدرالخلق نام ہوئی اب کتاب الانبیاء میں بغیروں کے حالات کی کتاب شروع ہوتی ہے اس باب میں امام بخاری نے بہت سی حدیثیں لکھی ہیں مگر وہی جن کا تعلق ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتا کہانی نے یہ تو جیسہ کہ ہے کہ سنن باب میں بدرالخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے بعضی معلومات کا بھی حال ان میں بیان کر دیا جیسے کتا کو ۱۲ منہ شتوہ والہ علم ۱۲ منہ -





سَادِلِينَ إِلَّا مَنْ آمَنَ خَيْرٌ مِّلَالٍ ثُمَّ  
اسْتَشَى إِلَّا مَنْ آمَنَ لَا زَيْدٌ وَلَا رَمِي  
نُنَشِئُكُمْ فِي آيٍ خَلَقَ نَشَأَ وَسَبَّحُ  
يَحْمَدُكَ نُعْظِمُكَ وَتَالِ ابُوعَالِيَةِ  
تَمَلَّقَى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَهَوَّ  
قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَأَرْكَمْنَا  
فَا سْتَرْكَمْنَا وَنَبْتَغِيكَ يَتَغَيَّرُ اسْمُ  
مُتَغَيِّرُ السُّنُونِ الْمُتَغَيِّرُ حَمَّا جَعَلَ  
حَمَاةً وَهُوَ الْيَتِيمُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ  
أَحَدًا الْخَصَافَ مِنْ وَرَقٍ الْيَكْنَى يَكْلَعَانِ  
الْوَرَقَ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ سَوَاءٌ بَيْنَا كَيْفَ  
عَنْ فَرَحِيحًا وَمَاءً إِلَى حَيْنٍ هُمْنَانِ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحَيْنُ عِنْدَ الْعَذَابِ  
مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهُ  
تَبِيلُهُ جِيلُهُ الْيَدَى هُوَ مِنْهُمْ -

❖ ❖ ❖ ❖

۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّشَاقِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ  
اللَّهُ آدَمَ وَكَوْلَهُ سِتُونَ ذِكْرًا ثُمَّ قَالَ أَهْبِ  
نَسْلَكَ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَا سَمِعَ مَا  
يُحْيُونَكَ يَحْيِيكَ وَتَحْيِيَّةٌ مَدْرِيْنِكَ فَقَالَ السَّلَامُ

لے اس کو طبری نے باسناد حسن وصل کیا ۱۲ منہ -

(سورۃ تین میں) فی احسن تقویم یعنی اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل  
السافلین الامن امن یعنی پھر آدمی کو ہم نے پست سے پست کر دیا  
(دوزخی بنا دیا) مگر جو ایمان لایا (سورۃ عصر میں) فی خسر کا یعنی  
گمراہی میں پھر ایمان والوں کو مستثنیٰ کیا (فرمایا) الا الذین امنی سورۃ  
والصافات میں، الا ذب کا معنی لازم در یعنی چلتی لیسدا (سورۃ  
واقعه میں) نُنَشِئُكُمْ فَا لَاتَعْمُونَ یعنی جو نسبی - صورت میں ہم چاہیں  
تم کو بنا دیں (سبدر یا سور کر دیں) سورۃ بقرہ میں) نسج بجمک یعنی  
ہم تیری بڑائی بیان کرتے ہیں ابو العالیہ نے کہا اے اسی سورت میں جو  
ہے نطق آدم من ربہ کلمت وہ کلمے یہ ہیں ربنا ظلمنا انفسنا (اسی  
سورت میں) ناز لہما یعنی ان کو ڈکا دیا پھسلا دیا اسی سورت  
میں ہے لم یبتسہ یعنی بگڑا تک نہیں اسی سے ہے (سورۃ محمد میں)  
اسن یعنی بگڑا ہوا بدبودار پانی اسی سے ہے (سورۃ حجر میں) مسنون  
یعنی بدلی ہوئی بدبودار اسی سورت میں) حاکما لفظ ہے جو حاکم کی جمع  
ہے یعنی بدبودار کچھ (سورۃ اعراف میں) تخفغان یعنی دونوں نے بہشت  
کے بتوں کو جوڑنا شروع کیا ایک پر ایک رکھ کر لاپنا سنر چھپانے کو  
سوا تھا سے مراد شرم گاہ ہے۔ متاع الیٰ عین عین سے مراد قیامت  
ہے عرب لوگ ایک گھڑی سے لیکر بے انتہادت تک کو عین کہتے ہیں  
قبیلہ سے مراد شیطان کا گردہ جس میں سے وہ خود ہے -

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق انہوں  
معر سے انہوں نے تمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لبا  
بنایا پھر فرمایا جان فرشتوں کے گردہ کو سلام کر سن وہ تجھ کو  
کیا جواب دیتے ہیں وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجاہد) ہوگا آدم  
نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ



۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقُرَظِيُّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ  
مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
فَمَا تَأَنَّى فَقَالَ سَأَيْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُكَ عَنْ  
الْأَيْحَى أَوَّلُ أَشْهُاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَكَلُ طَعَامًا  
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يُنَزَّعُ الْوَلَدُ فِي  
أَرْبِهِ وَنِعْنِ أَيْ شَيْءٍ يُنَزَّعُ إِلَى أَخُوهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرْتَنِي بِمَعْنَى  
أَنْفَاجِ بَرِيذٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَاكَ عَلَيَّ  
إِلَهُ مُؤَدِّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوَّلُ أَشْهُاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ  
تَحْتُمُّ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا  
أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدٍ  
خَوْبٌ أَمَّا الشَّيْءُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا  
عَشِيَ الْمَرْأَةُ فَسَبَّحَهَا مَا دُوَّهَ كَانَ الشَّيْءُ لَهَا  
وَرَأَى سَبَقَ مَا دُوَّهَ كَانَ الشَّيْءُ لَهَا قَالَ شُعْبَةُ  
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ كُنْتُ إِذَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ  
إِلَهُ مُؤَدِّ قَوْمٍ مَجْتَمِعِينَ أَنْ يُلَاحِظُوا بِأَسْوَاقٍ قَبْلَ أَنْ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو مروان خزازی نے خبر  
دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبد اللہ  
بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ  
میں تشریف لائے ہیں وہ آپ پاس حاضر ہوئے کہنے لگے میں  
آپ سے تین باتیں پوچھنا ہوں پیغمبر کے سوا اور کوئی ان کو نہیں  
جان سکتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ اور ہشتی لوگ بہشت  
میں جاکر پہلے کھائیں گے؟ اور بچہ باپ کے مشابہ کیوں ہوتا  
ہے اسی طرح اپنے تہمال کے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ابھی ابھی جب تو نے بوجھا (جبریل نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں) عبد اللہ  
نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا دشمن ہے ان کے زعم میں آپ نے  
فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو یورپ  
سے پیچھے لے جائے گی پہلا کھانا بہشتیوں کا بچہ کے کیلے پر جو  
ملکھڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا نہایت لذیذ ہوتا ہے بچہ کے مشابہ  
ہونے کی وجہ ہے جب مرد عورت سے محبت کرتا ہے اگر مرد کا  
پانی آگے بڑھ جاتا ہے رخا ہوتا ہے سلم تو بچہ باپ کے  
مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے مشابہ ہو جاتا  
عبد اللہ بن سلام نے یہ جواب سن کر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ  
پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی لوگ انتہا کے جھوٹے فریبی (سوت) ہیں۔

اے عبد اللہ بن سلام نے امتا نا ہی تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھیں یہ جو بعض لوگ نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزار سوال کئے تھے یہ غلط ہے سب طرح ہزار مشکہ رسالہ بالکل جھوٹ اور مضبوطی ہے اور تعجب کہ سلمان لوگ ایسے جھوٹے رسالوں پر طعنیں  
اور حدیث کی صحیح اور سچائی میں نہ دیکھیں سب طرح سے صحیح کا ستارہ و دلائل الخیرات ان کی اکثر دینا نہیں صحیفہ جمل  
اور موضوع ہیں ۱۲ نمبر اکثر علماء نے اس کا مطلب آگ ہی رکھا ہے یعنی بقدرت خدا ایک آگ ایسی نکلی کہ لوگ اس سے ڈر کر پورے کچھ کو بھاگیں  
گئے وہ ان کے پیچھے دوڑے گی آخر ملک ٹھک کر ٹھہر جائیگا تو وہ آگ بھی ٹھہر جائے گی یہ کہتا ہوں اندر خوب جانتا ہے اس آگ سے دیں کا شری مراد ہے  
اور مطلب ہے کہ مشرق سے مغرب تک کی جاری ہو جائیگی جو دیں دوس نے ساریا ہے میں تک نکالی ہے اس نے مشرق اور مغرب کو ملا دیا ہے حدیث کا مطلب  
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غریب مذہب یا یونین کو فساد کی آگ مشرق تک پھیل جائیگی اور مشرق دے مغرب میں بیضا ہل یورپ کی دم اور اعدا اختیار کر لیں ان کی طرح کا فساد یونین ہو جائیگا

سَأَلَهُمْ بِمَقُوفٍ عِنْدَكَ فَجَاءَتْ إِلَيْهِمْ  
وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَى رَجُلٌ فَيَكُمُ عَبْدُ اللَّهِ  
بُنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَلَمْنَا وَإِنْ أَعَلَمْنَا  
وَأَخْبَرْنَا قَابُنُ أَخْبَرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا يَتَّقُونَ أَنْ أَكُونَ  
عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَادَاةَ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ  
نَحْنُ حَرَمَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا اشْرَبْنَا وَابْنُ  
شَرَبْنَا وَتَعَوَّزْنَاهُ

آپ پہلے ان سے میرا حال پوچھنے پوچھنے سے پہلے اگر ان کو معلوم ہو جائے  
گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھ کو جھوٹا لپاٹیا کہیں گے (کبھی میری  
تعریف نہیں کرنے کے) خیر یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
آئے عبداللہ بن سلام ایک کوٹھری میں چلے گئے (چھپ گئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی  
ہیں انہوں نے کہا بڑے عالم بڑے عالم کیسے سب سے افضل سے افضل کے  
بیٹے آپ نے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں (تو تم بھی مسلمان ہو جائیں گے  
انہوں نے کہا خدا نہ کرے) اللہ ان کو مسلمان ہونے سے پہلے رکھے یہ  
عبداللہ کوٹھری سے نکلے اور کہنے لگے اشدھن لا الہ الا اللہ و اشدھن  
ان محمد رسول اللہ اس وقت یہودی (شرمندہ ہو کر) کیا کہنے لگے  
عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے سب سے بڑے شخص کا بیٹا ہے  
نکلے اس کو سخت سست کہنے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ  
يَعْنِي كَوْنَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ كَمَا يُخْبَرُ اللَّهُ  
وَكُلُّ لَوْحَةٍ كَمَا تَعْنِي أُمَّتِي وَرَجُلَاهُ  
حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجُلَانِ مِنْ حِزَامٍ  
قَالَ أَحَدُهُمَا حُسَيْنُ بْنُ عَمِيٍّ عَنِ

ہم سے بشیر بن محمد نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی  
کہا ہم کو محمد نے انہوں نے ہم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی حدیث بیان کی اس  
میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ مڑتا اگر حقانہ  
ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی۔

ہم سے ابو کریم اور موسیٰ بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے  
حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدام سے انہوں نے میسرہ

سے یہاں کچھ عبارت مخدوٹ ہے شاید امام بخاری نے پہلے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے یہی روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ بگڑتا گوشت نہ سڑتا اور اگر جوڑے ہوتیں  
تو کوئی عورت جب تک دنیا قائم ہے اپنے خاوند سے دغا بازی نہ کرتی پھر یہ سند بیان کر کے کہا کہ ایسے ہی بشر نے بھی عبداللہ سے انہوں نے معمر سے  
روایت کا ۱۲ منہ ہے ہوا یہ کہ بنی اسرائیل نے حکم الہی کے خلاف سلوٹھ کا گوشت جمع کرنا شروع کیا اس جرم کی سزا میں گوشت کا مڑنا  
شروع ہو گیا۔ ۱۲ منہ۔

رَأَيْدَةً عَنْ مَّيْمَنَةٍ - أَلَا تَجْعَلِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ  
الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ  
شَيْءٍ فِي الصُّلَحِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ نَفْسُ  
كَسَمَتْهُ تَهْ ذَرَانِ تَرَكَتُهُ لَمْ يَزَلْ أَهْوَجَ  
فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ -

• • • • •

۵۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ  
لَا أَحَدَكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ امْرَأَةٍ أَرْبَعِينَ  
يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَقْلُهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ  
مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ  
مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَنْهُ مَا أَحْبَبَ  
وَرَزَقَهُ وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ النَّفْثَ  
فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعِلَالِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا زَوَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

بن عمار اشجی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو  
عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا (ان کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت کی  
خلقت پسلی سے ہوئی ہے لہٰذا پسلی کا اوپر کا حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا  
ہے (عورت کی بھی زبان و زاتیل ہوتی ہے اگر تو اس کو زور سے  
سیدھا کرنا چاہیے وہ ٹوٹ جائیگی) پر سیدھی نہ ہوگی (ایوں ہی  
چھوڑ دے تو ٹیڑھی بنی رہیگی غرض میری نصیحت مانو عورتوں  
سے (اچھا سلوک کرو)

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے  
باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا ہم  
سے عبد اللہ بن معمر نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مجھے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ آپ نے سہ ماہ  
تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ، اسکے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک  
جمع ہوتا رہتا ہے، پھر چالیس دن میں خون کی پشلی بن جاتا ہے، پھر چالیس دن میں  
گشت کا چم بن جاتا ہے۔ پھر تین چلوں کے بعد، اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے  
پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل، رزق، نیک نیتی یا بد نیتی پھر اس میں روح  
انسانی بھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی الٰہ ہوتا ہے (ساری عمر)  
دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ  
جاتا ہے پھر تقدیر کا کچا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام

سے یعنی طہر حواء آدم کی کباغیں بی بی سے پیدا ہوئیں بھنے لوگوں نے جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر صاحب غنیمت ہیں اس کا انکار کیا  
ہے اور خلق منہا ذریعہ کما یہ منہ رکھے ہیں خلق من نوحہا یعنی آدم کی جو روحی اپنی کی نوع یعنی اللہ تعالیٰ میں پیدا کیا شایر ان کو اس باب میں  
جو حدیثیں وارد ہیں وہ نہیں پہنچیں ان کا یہ اعراض کر اگر حواء آدم کی لپٹی سے پیدا ہوئیں بیٹی جو رکھے ہو سکتی ہے ساتھ ہے کیونکہ نزع  
خلقت میں یہ امر اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اولاد میں بھائی بھین کا نکاح ہو کر تا ۱۲۸ -

کر کے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ ساری عمر بہشتیوں کے کام کرتا رہتا ہے بہشت کے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دنیاویوں کا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کے رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (پروردگار سے) پوچھتا ہے (پروردگار) ابھی یہ لطفہ ہے پروردگار بخون کی پھینکی ہوا پروردگار اب گوشت کا مچھ ہوا جب پروردگار اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے مرد ہو یا عورت بدبخت ہو یا نیک بخت اس کی رسی کیا ہے عمر کیا ہے تو یہ سب باتیں مل کے پیٹ میں کھدی جاتی ہیں۔

ہم سے عیسیٰ بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جوہی سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کسے دوزخ میں سب

ہم کا عذاب ہو گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اس کو دیکر تو اپنے تئیں چھڑالینا چاہیگا وہ کہے گا بیشک اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو اس سے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنی میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا تو نے نہ مانا شریک ہی پر اڑا رہا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے امشس نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن مرہ نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں زانی ظلم سے مارا جاتا ہے

فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ ۝ ۵۶ ۝ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَكَلَّ فِي الرَّجُلِ مَلَكَ يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْقَةٌ يَا رَبِّ عِلْقَةٌ يَا رَبِّ مَضْغَةٌ فَإِذَا ارْتَدَّ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ يَأُنْثَى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا لِي تَرُونِي فَمَا أُرْجِلُ نَبِيَّكُمْ كَذَلِكَ فِي بَعْضِ أُمَّه.

۵۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ النَّبِيَّ يَقُولُ لِرَجُلَيْنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابُ الْوَأْنِ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تُفْعَلُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَوُ مِنْ هَذَا أَذُنْتُ فِي صَلَاتِكَ أَمْ أَقُلْتُ

۵۶۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے بعضوں نے کہا یا ابوطالب ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ۱۲ منہ۔



**باب قول الله تعالى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا**  
بِأُتْمِهِ أَنْ أُنذِرَ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ  
أَلِيمٌ إِلَىٰ أَخِيهِ السُّورَةِ وَاتَّلَّ عَلَيْهِمْ نَبَأُ نُوحٍ إِذْ قَالَ  
لِقَوْمِهِ يَعْزُمُ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكَّرُ  
بِآيَاتِ اللَّهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَىٰ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَامِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَخْبَىٰ عَلَى اللَّهِ بِمَا  
أَهْلَهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنَذِرُكُمْ مَوْتَ  
مِنْ نَجِيٍّ إِلَّا نَذَرْتُ قَوْمَهُ لَعَنَهُ أَتَذَرُكُمْ قَوْمَهُ  
وَلَيْكُنِّي أَقُولُ لَكُمْ نَبِيَّهُ قَوْلًا لَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ لِقَوْمِهِ  
يَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَخُوهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَكْسِرُ  
بِأَعْيُنِهِمْ.

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَحَدٌ يَحْكُمُ حَيْثُ  
عَيْنُ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَجِيٌّ قَوْمَهُ أَلَا هُوَ  
وَأَنَّهُ يَصْحَىٰ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ خَالِي يَقُولُ  
إِنَّمَا الْجَنَّةُ حَيْثُ النَّارُ وَإِنِّي أُنذِرُكُمْ كَمَا أُنذِرُكُمْ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
كَرْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِي قَوْمٌ  
قَوْمَهُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ بَلَغْتَ.

باب اللہ تعالیٰ (سورہ نوح میں یہ فرمانا ہم نے نوح کو اسکی قوم کی  
طرف بھیجا اس سے کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب نے سے پہلے ہی دُر  
اخیر سورہ تک رسوۃ یونس میں یہ فرمانا ہے پیغمبر ان کا فزون کو نوح  
کا قصہ پڑھ کر سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ  
کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے۔ اخیر من المسلمین تک۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر  
دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا  
عبد اللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں خطبہ سناتے  
کو کھڑے ہوتے پہلے جیسے چاہے دینی شری تعریف کی پھر جہاں کا ذکر  
کیا پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈرا ہوں اور کوئی بیگمیرا نہیں کر رہا میں اپنی قوم  
کو دجال سے ڈرایا ہوں یہاں تک کہ نوح پیغمبر بھی حال اکلن کا زمانہ بہت پہلے تھا  
دجال سے ڈرایا گھوس تم کو دجال کا ایک ایسا حال بتا ہوں جو کسی پیغمبر اپنی قوم کو

نہیں بتلایا وہ مردود کا ناہوگا اور اللہ جل جلالہ کا ناہیں ہے اے  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان بن ابی کثیر نے انہوں  
ابی سلمہ سے انہوں نے کہا یحییٰ ابو ہریرہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں نے تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہہ دوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی  
مردود کا ناہوگا اور بہشت اور دوزخ کی صورت دکھلا گئے میں کو وہ بہشت بتلایا گیا  
دوسرے بہشت وہ دوزخ ہو گئی اور جس کو دوزخ بتلایا وہ بہشت ہو گئی اور میں تم کو  
دجال سے سب طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح پیغمبر نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن زیاد نے کہا ہم سے  
امشس نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید انہوں نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن (نوح اور لوط کی لفت کے لوگ آئیں گے  
اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا وہ کہیں گے جی ہاں دگر

اے وہ ذات مقص ہر وہیب سے پاک ہے تھلے شانہ ۱۲ منہ لے اللہ تعالیٰ اپنے دل سے الامتقاد بندوں کو اُنارنے کیلئے دجال کو پہلے پہل بھٹے کاموں کی  
قدت دے گا جیسے دیکھا جانا پانی کا برسانا پھر اس کی عاجزی کا ہر دیکھا اس کی صورت خود کہہ دیگی کہ وہ خدا نہیں ہے وہ مردود کا ناہوگا اگر خدا ہوتا تو یہ اپنی  
پہچان بھی کرتا ۱۲ منہ



يَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ يَقُولُ لِأُمِّيهِ هَلْ بَلَغَكُمْ يَقُولُ  
لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ يَقُولُ لِنُورٍ مَنْ يَشْهَدُ كَذِبًا  
يَقُولُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ نَشْهَدُ  
أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ  
جَعَلَكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِيَتْلُوَ أَشْهَادُكُمْ عَلَى  
النَّاسِ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ.

٥٧٦- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ نَرُفَعُ إِلَيْهِ الدَّاءُ وَكَانَتْ  
 تُعْجِبُهُ نَفَسٌ مِنْهَا تَهْسِتُهُ وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ  
 الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَلَدُّرُونَ مِنْ يَحْيَى  
 الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ أَحَدٍ يُبْصِرُ  
 النَّاسَ وَيُسْمِعُهُم الدَّاعِيَ وَقَدْ نَوَّيْتُمْ مِنْهُمْ  
 الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَزِدْ إِلَى  
 مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى  
 مَنْ يُشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ  
 أَبُوكُمْ أَدَمُ فَيَا تُؤْتِيهِ يَقُولُونَ يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو  
 الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ رِسِيَّةً وَرَفَعَهُ فَيْدُكَ مِنْ دُجَاهِ  
 دَا أَمَّا الْمَلَائِكَةُ فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ  
 أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَ  
 مَا بَلَغْنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا أَمْ يَغْضَبُ

لے حالانکہ مسلمان نے نہ تو خود کو دیکھ کر ان کی استقامت کو گواہی دے کر اور نہ اس لیے جیسے مگر اس نے سبھی کی یہ قدرت تو شے میں پھر آدم علیہ السلام کی فطرت طے نے تین چیزوں خاص اپنے دست مبارک سے بنائیں ایک آدم و حوا سے خاص اپنے ہاتھ سے کبھی ۱۲ امتوں سے مستطلا نے تھیں کافر الہیہ کو سزا دینا الہیہ دینا ایسی تاویلوں کو جائز نہیں تھے

پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے بوجھے گا کیوں نوح نے تم کو میرا پیغام پہنچا دیا مگر  
 کہیں گے ہمارا پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اللہ تعالیٰ نوح سے فرما گا تمہارا کوئی گواہ  
 بھی ہے وہ عرض کرے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو گواہ ہیں پھر  
 یہ امت گواہی دے گی کہ نوح نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا قرآن شریف  
 کی اس آیت جو سورہ بقرہ میں ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِرْعٰوْنَ وَسُلٰٓكًا لِّمَنْ يُّشٰهَدُ  
 عَلَى النَّاسِ يَوْمَ اَرْسَلْنَاكَ اٰمُرًا مَّقْدُوْرًا (بہتر)

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ امام محمد بن علیؑ کہا ہم سے ابو حمیان یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابوذر عدہ دہر بن عمروؑ کی سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکری کا دست آپ کو اٹھا کر دیا گیا وہ آپ کے بہت پسند تھا، کبوتر کے ریشہ در لذیذ ہوتا ہے آپ و انہوں سے نواچا پھر فرمایا تمام کے دل میں لوگوں کا سردار ہوں کا تم جانتے ہو وجہ کیا ایسا ہو گا کہ اللہ تم اس دن اکلوان پھیلوں سب ایک میدان میں اکٹھا کر دیکھنے والا ان کو دیکھ لے گا اور بلائے والا اپنی آواز ان کو سنا سکیگا کہ کیونکر میدان تھا اور ہمارا ہو گا سورج نزدیک آجائے گا مار گرنے کے قریب ہو جائیگے اس وقت بعض لوگ غصہ والے تھے یہ کہیں گے بھائی دیکھو ہم کیسے مصیبت میں گرفتار ہیں کس حد تک ہم کو تکلیف آتی ہو کئی ایسے شخص کو تجویز کر دو جتنا ہرے و درکار یکس کچھ تمہاری سفارش کرے وہ کہیں آدم تم سب کے باپ ہیں چلو ان کے پاس جیو ان کے پاس جاؤ گے اور کہیں گے آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو حاصل پنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی رحمت میں بھونکی فرشتوں کو حکم دیا تم کو مسجدہ کریں اور بہشت تم کو رہنے کیلئے دی ہے تم ہماری سفارش پر درکار پاس نہیں کرتے تم دیکھتے نہیں کہ کس مصیبت میں گرفتار ہیں ہماری تکلیف کہاں تک پہنچی ہے وہ کہیں گے آج میرا درد گوار ہے کچھ پیو ہوا آندھ کو لایہ رقیبی ہے اس کی ناپا کر گویا ہے گی ۱۲۷۵ء بیان ہاتھ کے منہ قوت لے نہیں ہیں مصیبت اور فضیلت کیا ہو لیکن تفتنہ کا تھمراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کا تیلہ درخت العناب کے درخت حاصل پنے ہاتھ سے گاڑے تیسرے تو زائد قرآن علیہ السلام میں صفت غضب کی تاویل کی غضب سے مراد اس کا لازم ہے یعنی منصوب جیسے اوپر کی بارگزر چکا ۱۲ منہ -

قَبْلَكَ مِثْلَهُ وَلَا يَغْتَضِبُ بَعْدَهُ مِثْلَكَ وَمَا فِي عَنْ  
الشَّجَرَةِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي  
اِذْهَبُوا اِلَى نَوْمٍ فَيَاكُونُ نَوْمًا فَيَقُولُونَ يَا نَوْمُ  
اَنْتَ اَوَّلُ الْمُرْسَلِ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَسَمَّاكَ اللهُ  
عَبْدًا شَكُوْرًا مَا تَرَى اِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرَى  
اِلَى مَا بَلَّغْنَا اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ  
رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَكَ وَلَا  
يَغْضَبُ بَعْدَكَ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي اَنْتُمُ الْيَتَامَى  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا نَوْمُ فَاَسْجُدْ نَحْتِ  
الْعَرْشِ فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَرْزُقْ رَأْسَكَ فَاَسْجُدْ  
تَشْفَعُ وَرَسُولٌ نَعِظُ قَالَ مُحَمَّدٌ بِنُ جَبِيْدٍ اَحْقَطَا  
۵۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُو حُرَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ اَخْبَرَنَا  
اَبُو اَحْمَدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي اَسْمَعٍ عَنِ الْاَسْوَدِ  
بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلْتُ فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّبٍ مِثْلَ خِرَاقَةِ النَّبَاةِ  
بَابُ ۱۷ اَنَّ الْيَاسَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ  
اِذْ قَالَ يَقُوْمُ بِهِ اَلَا تَسْتَعُوْنَ اَنْتُمْ دَعُوْنَ بَعْلًا  
تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اَللهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اَبَائِكُمْ  
الْاَوَّلِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ فَاَتَهُمْ لَمُخَضَّرُوْنَ الرَّعْبَادُ  
الْمُخْلِصِيْنَ وَتَوَكَّلْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
مُبْدَاكُمْ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلٰى اِلِّ يَاسِيْنَ اِنَّا كَذَلِكِ  
تَجْعَلِي الْخَيْرِيْنَ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ

میں درد پاہوں اس نے مجھ کو (کیوں کا) درخت کھائے منع کیا تھا میں نے کھالیا  
مجھے خود اپنی فکر پر رہی ہے تم البتہ اگر نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ سب گ نوح کے  
پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے اے نوح ساری زمین دلوں کی طرف تم  
پیغمبروں جو پیغمبر کے اور اللہ نے تم کو نیکو گزار بندہ فرمایا تم نہیں کہتے کہ تکلیف میں ہیں  
اور ہماری مصیبت کس دیر پہنچ گئی ہے تو بچے ملک ہماری سفارش کرو دو مہینے آج میرا  
مالک میں ہے آنا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہوگا مجھے خورانی جان کے لاکھوں میں تم البتہ اگر  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ سب لوگ آگے پیچھے جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے  
اور کہیں سب پیغمبروں کے پاس ہوتائے سب جوب رک دیا اب آپ ہی باقی ہیں میں  
اتھ کر جیلوں کا عرش کے تھے پیچھے اپنے مالک کو سجدہ کر دینا اس وقت ارشاد فرمایا  
گاہ محمد پناہ لڑھا اور سفارش کرتیری ہم سنیں گے اور مالک جو مانگا ہے ہم دیں  
تھے محمد بن عبد ربیع کہ باقی حدیث مجھ کو یاد نہیں رہی۔

ہم سے نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہ ہم کو ابوالحسن نے خبر دی انہوں نے  
سفیان ثوری سے انہوں ابوالحسن سے انہوں اسود بن یزید سے انہوں عبد اللہ بن  
مسعود سے انہوں حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ قمر میں فخلل من مدکر پڑھا حال  
مشدد سے جیسے مشہور قرأت ہے۔ گ۔

### باب الیاس پیغمبر کا بیان ہے

(سورۃ الصافات میں) فرمایا بیشک الیاس پیغمبر میں تھا جب اس نے اپنی قوم دلوں  
سے کہا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بلکہ دت کو پکارتے ہو اور اللہ کو جو سبیل چھا  
پیدا کرنے والا اور تمہارا اور تمہارا باپ ادول کا مالک ہے جو دیتے ہو لیکن انہوں نے  
اسکو جھٹلایا وہ قیامت دن غلاب کیلئے حاضر کے جائیگے مگر جو اللہ کے خالص بندے  
ان میں تھے وہ بچائے گئے اور ہم نے الیاس کا ذکر فرمایا ہے لوگوں میں باقی رکھا  
ابن عباس کہ ان کے لئے الیاس پر مالا سلام ہے اچھے لوگوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے

اسے اگر حضرت آدم اور حضرت نوح اور ابراہیم سے پہلے تھے مگر ساری زمین حائل کی طرف نہیں چھوئے گئے ۱۲ منہ کے ذکر کیا ان میں یوں کہ نوح حضرت ابراہیم سے پہلے  
پڑا لیکن اگر حضرت ابراہیم حضرت نوح سے پہلے پڑا تو حضرت یونس کے بعد پڑا لیکن اگر حضرت یونس کے بعد پڑا تو حضرت یونس کے بعد پڑا لیکن اگر حضرت یونس کے بعد پڑا تو حضرت یونس کے بعد پڑا  
ایک جمع کے برابر سجدہ میں پڑا ہوں گا ۱۱ منہ کے بعضوں نے مذکورہ ذیل معجزہ شدہ سے پڑھا ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب منکر بعضوں کے کہ اباب  
حضرت نوح کے حالات میں اور اباب سے پہلے سورۃ قمر میں حضرت نوح کے قصے میں آئے ۱۲ منہ کے الیاس میں یا سین بن ابیہ نے حضرت موسیٰ کے بعد بھیجے گئے  
بعضوں نے کہا الیاس حضرت ابراہیم پیغمبر سے پہلے آیا کیونکہ اللہ بن مسعود نے اس حدیث میں ان الیاس بن ابیہ کے بعد پڑھا ہے وہ ان اور یونس بن مسعود کے بعد پڑھا ہے  
نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اس واسطے اور یونس بن مسعود آئندہ باب میں بیان کیا ۱۲ منہ کے ان کا ذکر فرمایا رکھا اس کو ان کے بعد پڑا ۱۲ منہ۔

يَذْكُرُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَابِئِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اَلْبَاءَ  
هَمَزًا ذَرِيَّةً -

**باب ذكر اذريئ عليه السلام**  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَا مَكَانَهُ لَعَلَّكَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اِنْ اُخْبِرْنَا عَنْ اللَّهِ اُخْبِرْنَا يُونُسَ  
عَنِ الذُّمِّ مِمَّا رَحِمَهُ شَأْنًا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُكَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَرَابٍ قَالَ  
قَالَ اَنَسُ كَانَ اَبُو ذَرٍّ يَحْدِثُ اَنَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرِحَ سَقْفُ بَيْتِي  
وَإِنِّي لَأَسْكُنُهُ فَتَلَّ جِبْرِيلُ نَفْرَجَ صَدْرِي  
ثُمَّ غَسَّكَ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ  
ذَهَبٍ مِّمَّا فِي حِكْمَةٍ وَإِنِّي أَنَا فَرِحْتُهَا  
فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَعَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَجُوزٍ  
بَنَى إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ أَلْذُنِيَا  
قَالَ جِبْرِيلُ لِحَاظِنِ السَّمَاءِ اْمْثَرُ قَالَ مَرَّ هَذَا  
قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ  
قَالَ أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَلَمَّا عَلَوْنَا  
السَّمَاءَ إِذَا دَجَلٌ عَزَّيْمٌ أَسْوَدٌ وَعَنْ  
يَسَارِهِ أَسْوَدٌ فَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ فَجَحْتُ وَ  
إِذَا نَظَرْتُ بَيْنَ شِمَالِهِ بَنَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ  
الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ ثَلُثَ مَرَّاتٍ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ  
هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأُسُودُ عَنْ يَمِينِهِ عَزَّ شِمَالَهُ  
نَسَمٌ يَتَبَدَّ فَاَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأُسُودُ

ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ابن مسعود اور ابن  
عباس منقول ہے کہ ایسا حضرت ادریس ہیں اے۔

**باب ادریس پیغمبر کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورہ مریم) میں فرمایا ہم**  
نے ادریس کو بلند مقام (مجھے یا جو تھے آسمان پر) اٹھالیا۔

عبدان نے کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس  
نے انہوں نے خبر دی دوسری سند ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے  
عبد بنہ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے خبر دی اس نے کہا ابو ذر غفاری حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے آپ فرمایا میرے گھر کا چھت کھولا  
گیا اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبریل اترے انہوں نے میرے سینہ پر زخم کے  
پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک ٹشت لائے جو ایمان اور حکمت کے باب تھا  
وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ چوڑا اور میرا ہاتھ بڑھ کر آسمان کی طرف  
چڑھا لے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پہنچے تو جبریل نے وہاں  
کے چوکیدار (سنتری) کہا دروازہ کھولیں پوچھا کون جواب دیا جبریل پوچھا  
تمہارا ساتھ اور کون بھی ہے انہوں نے کہا ہاں محمد میں پوچھا کیا وہ ملا  
کے جواب دیا ہاں تب اس دروازہ کھولا جب ہم اس کے اوپر پہنچے دیکھا تو  
ایک شخص بیٹھا ہے اسکے دانے طسٹ لوگوں کے جھنڈا بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ  
جب بھی وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو خوشی سے ہنس دیتا ہے اور چپ بائیں طرف  
دیکھتا ہے تو رنج سے رو دیتا ہے خیر اس نے مجھ کوں کہا تھے میں نے جبریل پوچھا  
یہ میں کون صاحب نہیں کہا یہ آدم پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کے دانے بائیں جھنڈ  
کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی اور لوح ہیں اسی طرف والے ہشتی ہیں اور  
بائیں طرف والے دوزخی جب داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس  
دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو ناراض کے رو دیتے ہیں پھر جبریل مجھ کو  
لے ہرے اور ادھر پر چڑھے دوسرا آسمان پر پہنچے وہاں کے چوکیدار سے کہا

ابن مسعود کی روایت کو عبد بن جبریل اور ابن حاتم نے ابن عباس کی روایت کو جبریل نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ کے عبدان کا کلام  
کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث امام بخاری نے ان سے نہیں سنی مدنی نے عبدان کہتے تھے بخاری نے ان میں یوں ہے وحدثنی عبدان اگر  
تعلیق ہو تو اس کو بخاری نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا عَنْ شَيْخَيْهِ أَمَلْنَا لَنَا زَكَاةً أَنْظَرْنَا قَبْلَ تَعْلِينِهِ فَهَكَذَا  
لَا أَنْظَرْنَا قَبْلَ شَيْخَيْهِ بَنِي مُعَرَّبَةٍ فِي جَبْرِئِيلَ حَتَّى تَأْتِيَ  
السَّمَاءُ الْقَارِيَةَ فَقَالَ لِي زَيْنًا أَمْسَحْ فَقَالَ لِكُنْ خَارِجًا  
مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَعَلْتُمْ قَالَ أَلَسْ فَذَكَرْتُ أَنَّهُ كُنْ  
فِي السَّمَوَاتِ إِذْ رَأَيْتُ دُورِي وَدُورِي وَدُورِي  
وَكَمْ يَنْبَغِي لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ تَذَكَّرْتُ  
أَنَّهُ رَجَدَ أَدَمَ فِي السَّمَاءِ اللَّهُ نِيَّارُ بَرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ  
وَقَالَ أَلَسْ تَكَلَّمَ مَرْجَبُ بَرِيلُ يَا دُرَيْسُ قَالَ تَكَلَّمَ  
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْآخِرِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا  
هَذَا إِذْ رَأَيْتُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمَوْسَى فَقَالَ مَرْجَبُ  
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْآخِرِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ  
هَذَا مَوْسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْجَبُ  
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْآخِرِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ  
ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْجَبُ بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْآخِرِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ  
قَالَ وَخَبَرْتُ فِي ابْنِ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى أَبَا هِنْدٍ  
الْأَنْصَارِيَّ كَمَا نَأْيُفُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّبَ فِي حَقِّ خَعْوَتٍ لُسْتُوَى أَسْمَاءُ  
حَدَّثَنَا الْأَكْلَامُ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَسْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَخَ صَنَابِلُهُ عَلَى تَمِيمٍ  
صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرَ مَوْسَى فَقَالَ مَوْسَى  
مَا إِلَهِي قَرِصُ عَلَى أَمْتِكَ قُلْتُ قَرِصُ عَلَيْهِمْ تَجَسَّيْنِ  
صَلَاةً فَقَالَ لَا جَرِيَّةَ لَكَ فَإِنَّ أَمْتَكَ لَا تُطِيقُ  
ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَأَيْتُ قَوْصَعَةً

در وازہ کھول دیاں بھی وہی سوال و جواب ہوئے جو پہلے جو کہدار سے  
ہوئے تھے آخر اس نے در وازہ کھولا اس نے کہا ابو ذر نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریس اور موسیٰ اور ابراہیم پیغمبروں  
ملاقات کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات  
ہوئی ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدم کو پہلے آسمان پر ابراہیم کو چھ آسمان  
میں پایا اس نے کہا جب جبریل ادریس پیغمبر پر گزرے اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم بھی ساتھ تھے انہوں نے کہا اُدھچے پیغمبر اچھے بھائی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں جبریل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا ادریس  
پیغمبر ہیں پھر میں موسیٰ سے گزرا انہوں نے کہا اُدھچے پیغمبر اچھے بھائی  
میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا موسیٰ پیغمبر ہیں پھر  
میں عیسیٰ سے گزرا انہوں نے کہا اُدھچے پیغمبر اچھے بھائی میں نے پوچھا یہ کون صاحب  
ہیں جبریل نے کہا یہ عیسیٰ پیغمبر ہیں ابراہیم سے گزرا انہوں نے کہا اُدھچے  
پیغمبر اچھے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جبریل نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں  
ابن سنیانے کہا مجھ سے ابو بکر بن صرح نے بیان کیا کہ ابن عباس اور  
ابو حنیفہ انصاری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور ادریس چلے  
گیا ایک ہزار چوبیس سو پر پہنچا دیاں میں تم چلنے کی آوازیں سنیں ابن حزم  
اور انس نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر  
پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم سیکر دوا موسیٰ سے گزرا انہوں نے پوچھا کہو  
تمہاری امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں (دہر سہ) فرض ہوئیں  
انہوں نے کہا تم پھر اپنے ملک کے پاس جاؤ تخفیف چاہو تمہاری امت میں  
اتنی طاقت نہیں میں بوٹ گیا بدو زرگار نے آدمی نمازیں معاف کر دیں  
پھر موسیٰ پس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف چاہو میں گیا اُس نے اور کچھ  
کم کر دیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ تخفیف کرو تمہاری  
امت میں اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے ملک سے عرض کیا

لے زمرہ میں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ لے ابن حزم کی روایت ابو حنیفہ سے منقطع ہے کیونکہ ابو حنیفہ ابن حزم کی پیدائش سے ایک مدت  
پہلے جنگ امد میں شہید ہو چکے تھے ۱۲ منہ سے فرشتوں کے کھینچنے کی ۱۲ منہ -

ابو حنیفہ - ذیل از تخفیف چاہو تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں بوٹ گیا بدو زرگار نے آدمی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ پس آیا انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ تخفیف کرو تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے ملک سے عرض کیا

لے زمرہ میں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ لے ابن حزم کی روایت ابو حنیفہ سے منقطع ہے کیونکہ ابو حنیفہ ابن حزم کی پیدائش سے ایک مدت پہلے جنگ امد میں شہید ہو چکے تھے ۱۲ منہ سے فرشتوں کے کھینچنے کی ۱۲ منہ -

هِيَ خَسَنٌ وَهِيَ خُسْرٌ مَبْدَلُ الْقَوْلِ لَكُنِي فَرَجْتُ  
إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ  
مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَى السِّدْرَةَ الْمُنْتَهَى  
نَعِيشَةً أَلْوَانُهَا لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أَذْجَلْتُ  
يَا ذَا إِنِّهَا لِحَنَانُ الْوُكُوءِ وَإِذَا نَزَا بَصُرَ  
الْمُسَدَّرُ.

**بَابُ** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ذَا لِي عَادِ أَهْلَهُمْ  
هُوَ ذَا قَالَ يَقُومُ عَبْدُ اللَّهِ وَكَوَلِيهِ إِذَا نَزَلَتْ  
قَوْمَهُ بِالْأَحْكَافِ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ تَجْزِي  
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ نَبِيٌّ عَنْ عَطَاءٍ وَكَسَيْتُ  
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

**بَابُ** قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا عَادُ  
فَأَهْلِكَ لَا بُدَّ لِي بِهِمْ حَصْرٌ شَدِيدٌ عَائِشَةُ  
قَالَتْ إِنَّ عَيْنِيكَ عَقَّتْ عَلَى الْحُرَّانِ سَخَرَمًا  
عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَنَانِيَّةً أَيًا مَسْمُومًا  
مُتَنَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ نِيهَا صَرَعَى كَأَنَّهُمْ  
أَعْجَازُ تَحْدٍ خَاوِيَةٍ أَمْوَلُهُمَا فَهَلْ تَرَى  
لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةً.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

آخرا شد و ہوا پانچ نمازیں میں لیکن (قواب میں) پچاس میں میری بات  
نہیں بدلتی دگویا وہی پچاس نمازیں قاتم میں ہیں تا اور موسیٰ پاس آیا انہوں  
نے کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کرو میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا)  
مجھ کو شرم آتی ہے پھر جبریل اور آگے چلے سدرۃ المنتہی پر پہنچے وہاں  
طرح طرح کے رنگ نظر آئے جھولنے اس درخت کو بھی پایا لیا تھا میں نہیں  
وہ کیا تھے پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد کھیلنے کی ٹہنی کی طرح خوشبو دینے

**باب** ہود پیغمبر (اور ان کی قوم) کا بیان  
اللہ تعالیٰ نے سورت اعراف میں فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف ان رات  
بھائی ہود کو بھیجا آخر آیت تک اور (سورہ احقاف میں) فرمایا جب ہود  
نے اپنی قوم کو ریت کے میدانوں میں ڈرایا آخر آیت تک کذا نزل القرآن  
تک اس باب میں عطار بن ابی رباح اور سلیمان بن لیسا حضرت  
عائشہ سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے

**باب** اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ ہاققہ میں) فرمایا عادی قوم  
تو تیرے تندر (باسد) نافرمان آندھی سے تباہ کئے گئے  
ابن عیینہ نے کہا عائشہ سے اپنے دار و دفر فرشتوں کا بوسے  
باہر ہو گئی یہ آندھی اللہ نے ان پر رات آٹھ دن برابر قائم رکھی  
حسوم کا معنی پے در پے چلتی رہی (ایک منٹ بھی نہیں رکی اگر تو اس وقت  
موجود ہوتا تو عادیوں کو اس طرح مگر پڑے دیکھتا جیسے کھوکھی کھجور کے  
تنے (درے ٹھونٹھ) اس بل میں کاچا ہوا کوئی بھی پاتا ہے۔ لے  
مجھ سے محمد بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ انہوں نے حکم  
سے انہوں نے مجاہد انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے عطا کی روایت کو مرفوعہ سورہ احقان کی تفسیر میں سلیمان کی روایت کو ثولت بنی وکل کیا ۱۲ منہ لے نافرمان مراد یہ ہے کہ اس نے حکم الہی اپنے دار و دفر فرشتوں  
کا بھی ایک منہ سننے اور ایک منہ نکل بھاگ جیسا کہ بخاری نے سفیان بن عیینہ نقل کیا بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ وہ سب عادیوں پر چڑھ کر  
ہو گئی یعنی ان کے روکے سے نہ کہ کسی ۱۲ منہ لے اسکو ابن عیینہ اپنی تفسیر میں زیادت کیا ابن ابی حاتم نے حضرت علی سے نکالا کہ اللہ حب ہو اچھا ہے  
تو ایک فرشتے کے ہاتھ پر توں کہ حسن بن عابد نے ہوا تو وہ عجب بھیج دینی فرشتوں کے قابو سے جو اس کے خزانہ دار میں باہر ہو گئی ۱۲ منہ لے کوئی نہیں  
پچاس منہ کے آٹھویں دن اس زور سے آندھی آئی کہ ان کی لاشیں بھی اڑ کر سمندر میں جا کر پناہ پر درکار کر کا ۱۲ منہ۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصَرْتُ بِالْقَبَا  
 وَ هَذِهِ عَادِيَةُ الْبُورِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
 سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
 قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِدُعَاةٍ نَفَسًا بَيْنَ الْأَذْيَاعِ الْأَقْوَمِ بْنِ  
 حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْجَاشِعِيَّ وَ عُبَيْدَةَ بْنَ بَدْرٍ  
 الْغَزَاوَرِيَّ وَ زَيْدَ الطَّائِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي بَهْمَانَ  
 وَ عَلْقَمَةَ بْنَ عِلَاقَةَ الْأَعْمَرِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي  
 كِلَابٍ فَغَضِبَتْ مُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ مَا لَوْ يُطِيعُ  
 صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدُونا قَالَ أَمَا تَأْتِيكُمْ  
 فَأَتَيْكُمْ رَجُلٌ عَاقِرٌ لَعِينَيْنِ مُشِيرَتَيْنِ لَوَحْشَتَيْنِ  
 تَأْتِي الْجَبِينِ كَثُ اللَّحْيَةِ خُلُوفٌ فَقَالَ تَوُ  
 اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا غَضِبَتْ  
 أَيُّ مَتْنِيَّ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمُونِي  
 فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
 نَمْعًا فَلَمَّا ذُو قَالَ إِنَّ مِنْ صِغْصَغِي هَذَا  
 أَوْ ذِي عَقِبِ هَذَا أَقَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا  
 يُجَاوِدُونَ حَاجِدَ هَمِيمٍ مُؤْمِنٍ مِنَ الدِّينِ  
 مُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ مِنَ النَّمِيَةِ يَقْتُلُونَ  
 أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَذْعُونَ أَهْلَ الْأَدْنَانِ  
 لَكُنْ أَمَا أَذْ سَكْتُهُمْ

سے اپنے پایا مجھ کو جنگ حزاب میں، پور بی ہوا سے مدد ملی اور عادی کی  
 قوم بچھڑا سے تباہ ہو گئی امام بخاری نے کہا ابن کثیر نے یہ سفیان ثوری  
 روایت کی انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق ثوری انہوں عبد الرحمن  
 بن ابی نعم سے انہوں ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے  
 (بہن کے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور اسونا بھیجا آپؐ وہ سونا  
 چار آدمیوں کو یعنی قرع بن حابس حنظلی مجاشعی اور عبیدہ بن بدر غزازی  
 زید طائی بنی نہمان ولسے اور علقمہ بن علقمہ عامری بنی کلاب ولسے کو تقسیم  
 کر دیا قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگا نجد کے  
 رئیسوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں آپؐ فرمایا  
 بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں مگر میں ان لوگوں کو ملنے کیلئے ان کو  
 دیا کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں تنہا میں ایک شخص آن پہنچا، ذوالخویر  
 حرقوس بن زبیر جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں کچھ کہوئے بیتنا میں بلند  
 وارٹھی گھنی ہوئی رنگبان) سرزد آمد درد کیا کہنے لگا اللہ سے ڈر محمدؐ آپؐ  
 فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں درحالات میں اس کا رسول ہوں تو مجھ اس  
 کی اطاعت کون کرے لگا اللہ نے تو مجھ کو زمین و آسمان پر لات وارٹھی بھجوا اور تم کو  
 میرا اعتبار نہیں یہ سن کر ایک صحابی نے میں سمجھتا ہوں ذوالخویر ولسے آپؐ  
 سے مبارزت چاہی سکوار و آسمان آپؐ سے کیا حب یہ پیچھے گرلا تو آپؐ فرمایا دیکھو اس  
 شخص کی نل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہو گئے جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر  
 قرآن انکے گلے کے نیچے نہیں ترے کاٹے یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر جاویں  
 گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ نگاہیں رہتا ان مردوں کا  
 کام یہ ہوا کہ مسلمانوں کو قتل کرے اور بت پرستوں کا فردل کو چھوڑ دیں گے لگا

اسے اسکو خود امام بخاری کتاب التفسیر میں نقل کیا ہوا کہ امام محمد بن کثیر نے یہ کیا ۱۲۸ھ تک ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے ۱۲۸ھ میں منہ سے اس کے  
 الفاظ پڑائیں کہ اور اپنے کو استہتا استحقاق اور پر میرے کار بھیجیں کہ قرآن کے معنوں میں ذرا غور نہ کرے کہ باقران کا کچھ قرآن کے دلوں میں نہیں پڑنے کا دل  
 میں تو بھلائی اور بد ذاتی بھری ہوئی اللہ اور رسولؐ کی محبت ہو تو قرآن کا ترجمہ ۱۲۸ھ تک بکراں دوتا رکھیں گے یہ پیشین گوئی ایک بھی ہوئی حضرت علیؓ کی  
 خلافت میں یہ لوگ پرہیزگاروں کو چھوڑ کر اپنے غلیظہ برحق آدمیوں سے روئے کو مستعد ہوئے حضرت علیؓ نے ان کو خوب مارا اور قتل کیا ہمار زمانہ میں بھی  
 ان لوگوں کے تقابلیہ جو دین ظاہر میں دار صحیح سرگما ہوا پڑے پرہیزگاروں میں ذرا نور یا ان میں نہ حدیث شریف سے الفت ہے نہ پیغمبر صاحب سے  
 محبت قرآن شریف کے لفظ پڑھتے چہرے میں اور اسکا ترجمہ پڑھتے سے منع کرتے ہیں حدیث کی کتابوں اور حدیث سے جتنے میں خدیم احمد ۱۲۸ھ

لَا تَمْلِكُمْ قَتْلَ عَادٍ

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

بَابُ قِصَّةِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَالُوا يَا ذَا الْقُرْآنِ إِنَّا

وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقُرْآنِ قُلْ سَأَتْلُوا

عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكْنُكُمُ فِي الْأَرْضِ آيَاتُنَا

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبِعْ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ

وَقَوْلِهِ وَهِيَ الْقَطْعُ

حَقًّا إِذَا سَأَدَى بَيْنَ الصَّدَقَيْنِ يُعَالٍ عَنْ أَبِي

عَبَّاسٍ الْجَلِيلِ وَالسَّادِ بْنِ الْجَلِيلِ خَرَجًا

اگر میں نے انکار نہ پایا تو جیسے عادی قوم والے ہلاک کئے گئے کوئی نہ بچا  
اس طرح ان کو قتل کر دینا ایک کو زندہ نہ چھوڑ دینا۔

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہ ہم اسرائیلی نے انہوں نے اسحاق  
سے انہوں نے اسود سے کہا میں عبد اللہ بن مسعود سے سنا دے کہتے تھے میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ (سورۃ قمر) میں نعل من مدکر پڑھتے تھے

باب یا جوج اور ماجوج کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورۃ کہف) میں فرمایا وہ لوگ کہنے لگے ذوالقرنین یا جوج

اور ماجوج لوگ ملک ہیں بہت فساد مچا رہے ہیں واللہ تعالیٰ نے اسی سورت

میں فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ

کچھ قسم کھوسنا ہوں ہم نے سکوزمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان

اس کو عطا فرمایا تھا کہ وہ ایک سمت چل نکلا اس آیت تک وہ ہے کہ انہیں میرے

پاس لاؤ نہ دیر زبرہ کی جمع ہے زبرہ کے معنی ٹکڑا جب اس نے

دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھا دی حد فین سے پہاڑ مراد ہیں یہ

ابن عباس سے منقول ہے حد فین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خراج کے معنی

لے زبرد ہاں میں لکھتے ہیں ۱۲ منہ لے وقد لیسنا القرآن للذکر من

یہ حدیث بیان کی ۱۲ منہ لے یہ دونوں تہوں کے نام ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد ہیں بعضوں نے کہا یا جوج ترک لوگ ہیں اور ماجوج ایک دوسرا گروہ جو

قیامت کے خریف لوگ بہت غالب ہونگے اور ہر طرح سے نکل پڑیں گے ان کا نکلنا قیامت کی ایک نشانی ہے جو جوگ یا جوج کے دو دریں شہر کہتے ہیں

الحق ہیں یا جوج آدمی ہیں کوئی عجیب نہیں ہیں اور جو روایتیں ان کے قدر تھیں متعلق منقول ہیں، ضعیف ہیں ان کے اسناد صحیح نہیں ہیں تو ذوالقرنین یا جوج

ما جوج کا ذکر ہے بعضوں نے کہا یا جوج کسی لوگ ہیں اور ماجوج تانا۔ یا بعضوں نے کہا ماجوج انگریز ہیں واللہ اعلم انہ کہ ان جہاز پر لڑنے کے غازی ہیں۔

سند ضعیف نکالا کہ ذوالقرنین روح کا ایک جوان تھا اسکی شہر اسکندریہ بنا یا اور اسکی فرشتہ آسمان پر ہے بجا تھا اور جہاں صلہ بنائی اس مقام پر ان کثیر نے کہا حدیث

المرطبی ہے اور اس میں نکات یہ ہے کہ ذوالقرنین کو روئے کیا حال کہ وہی اسکندریہ بنانا تھا اور ذوالقرنین یعنی اسکندریہ اولیٰ نے تو حضرت ابراہیم کے ساتھ

بیت اللہ کا طواف کیا تھا ان کے ذریعہ خبر علیہ السلام تھے اور اسکندریہ ثانی یونانی تھا اس کا ذریعہ مسطوطھا۔ جو مشہور حکیم ہے میں کہتا ہوں ایک عجمی

علماء اور زمین نے انہیں اسکندریہ کو ذوالقرنین کہا ہے جن کے ذریعہ مسطوطا طیس تھے اور مولانا غلامی نے بھی اسکندریہ نام میں لکھا ہے کہ انہوں نے اسکندریہ

بنائی تھی گویا یونانی مورخ ان اسکندریہ کو سنارہ پرست بتاتے ہیں جیسے مسوتن میں بل یونان تھے اور اللہ خوب جانتا ہے کون امر مجھ ہے

فقط لانی نے کہا ذوالقرنین ان کا اس لئے لقب ہوا کہ وہ دنیا کے دونوں کنارے یعنی مشرقی اور مغربی میں پھرتے تھے یا مشرقی اور مغرب

دونوں کے حاکم تھے یا ان کے سر پر پاؤں کی دو جڑیاں تھیں یا ان کے زمانہ میں لوگوں کو دو قرن گزر گئے تھے یا ان کے سر پر تاج پر دو چیزیں تھیں

سیک کی طرح واللہ اعلم ہے اس کو ابن ابی حاتم نے اصل کیا علی بن طلحہ کے طریق سے ۱۲ منہ۔

قَالَ انْفَعُوا حَتَّىٰ اِذَا جَعَلَكُمْ نَارًا قَالَ اَنْوِيْ  
اُخْرِغْ عَلَيْهِ نَظْرًا اَصْبَبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا  
وَيُقَالُ الْحَدِيدُ وَيُقَالُ الصُّغْرُ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ النَّحَّاسُ فَمَا اسْتَطَاعُوا اَنْ  
يَظْهَرُوْهُ يَعْلَمُوْهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ  
مِنْ اَطَعْتُ لَهُ فَلِذَلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ  
يَسْتَطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ  
وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ  
مِّنْ رَبِّيْ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّآ  
الَّذِيْهُ بِالْاَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّآ لَّاسْتَأْمَ لَهَا  
وَالِدَكَ كَذَلِكَ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّىٰ صَلَبَ  
مِنَ الْاَرْضِ وَتَلْبَدَا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا  
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوْجٌ فِيْ بَعْضٍ  
حَتَّىٰ اِذَا فُتِحَتْ يَابُجُوْبٌ وَمَا جُوْبٌ وَهُمْ  
مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ قَالَ  
قَتَادَةُ حَدَّثَ اَكَمَةُ قَالَ تَرَجُلُ  
تَلَسَّيْتُ صَلَّيْتُ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَيْتُ  
السَّدَّ مِثْلَ الْبُؤْدِ الْمُحْبَرِ قَالَ  
رَاَيْتُهُ -

موصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا اس دیوار کو آگ سے دھونکو، جب  
دیکھتے دیکھتے اس کو آگ بنا دیا تو کہنے لگے لاؤ میں اس پر قطر ڈال دوں یعنی  
شیش بیغے کہتے ہیں رو یا بیغے کہتے ہیں پتیل بن عباس نے کہا تا نا پھر  
یا جوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے استطاع باب استعمال سے ہے اطمینان  
سے اسی لیے (ت کو تخفیف کیلئے کہیں حذف کر کے) ت کا نفع ہمزہ کو دیتے  
ہیں اور کہتے ہیں استطاع یستطیع اور بعضوں نے استطاع یستطیع بھی  
کہا ہے اور یا جوج ماجوج اس میں سوراخ بھی نہ کر کے ذوالقرنین نے کہا  
یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار سیر بنا دی جو  
بنوائی) جب میرے پروردگار کا ٹھہرایا ہوا وقت آئے گا تو اس دیوار  
کو دکا یعنی زمین دوڑ کرے گا عرب لوگ کہتے ہیں یہ اونٹنی دکا ہے یعنی  
اس کا کوبان نہیں، اسی سے ہے دکاک یعنی وہ زمین جو ہوادیر ہو کر سخت ہو  
گئی ہوا دچی نہ ہوا دیر سے مال کا وغیرہ یعنی ہے اور ہم ماجوج ماجوج کے لوگوں کو  
اس دن مجرم کرتے ہوئے (ہرستی پر تلنے کی طرح اس لئے تھے) چھوڑ دیا  
یا غفلت کو ان کے ذمے سے ایک پر ایک کرتے ہوئے چھوڑ دیں گے جب  
یا جوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا اور وہ ہر  
بلندی سے دوڑ پڑیں گے قتادہ نے کہا حدیج معنی ٹیلہ (ہم) ایک شخص  
(نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اس دیوار کو  
دیکھا وہ جو خانہ کی چاروں طرف تھی (ایک حاری شریح ایک کالی) آپ نے فرمایا  
تو نے سچ اس کو دیکھا

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح معمر سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ ۱۲۰۰ ہجری کے دو دنوں طوف ڈو اونچے اُونچے ہوا کرتے تھے میں رستہ مکہ کا تھا اس رستے  
سے یا جوج ماجوج کے لوگ گھس آتے اور غریب رہا یا کو ستاتے ذوالقرنین نے یہ دیوار روئے کی اُن کا کران کا رستہ ہی بند کر دیا بعضے بدوقت لوگ اس قلعے پر داخل  
کرتے ہیں کہ اگر یہ دیوار جی موتی تو آج کل ضرور اس کا پتہ لگ جاتا کیونکہ دنیا کی سیاحت آج کل عجلی ہو گئی ہے اور کوئی ملک اور جزیرہ تقریباً ایسا باقی نہ رہا جہاں  
سیاح لوگ نہ پہنچے ہوں ان کا جواب یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عندنا رک ٹھک تو یہ دیوار موجود تھی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا آج یا جوج ماجوج کی صد  
میں سے اتنا کھل گیا کہ بعد میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ اب تک باقی ہے یا نہیں مگر یہ یہ دیوار گر گئی ہو یا پہاڑوں میں ایسی چھپ گئی ہو کہ سیاحوں کو اس کا پتہ نہ لگا  
سوجن لوگوں نے دیوار حسین کو سدّ سنہ ۱۲۰۰ ہجری تک انہوں نے غلطی کی کیونکہ چین کی دیوار بہت لمبی ہے اور لوہے کی نہیں ہے اس کو تو چین کے ایک بادشاہ نے بنوایا تھا ۱۲۰۰  
۲۔ اس کو عبد الرحمن نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲۰۰ ہجری کے اس کو ابن عمر نے روایت کیا ۱۲۰۰ ہجری



۵۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دِرْهُمٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّكَدٍ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ سَرْدُمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْإِبْرَاهِيمَ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْهَلِكُمْ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ سَرْدُمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِثْلُ هَذَا وَعَقْدَ بَيْدٍ هَ تَسْعِينَ

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ يَقُولُ لَكَ وَسَعْدُ يَدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدِكَ يَقُولُ آخِرُ بَعَثَ لَنَا قَالَ وَمَا بَعَثَ الْمَنَارَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلِفٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے انہوں نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے آپ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہنچی۔ آج یا جوج ماجوج کی دیواریں اتنا روزن ہو گیا۔ آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا۔ ام المؤمنین زینب کہتی ہیں میں نے عرض کیا اچھے نیک بخت لوگ ہم میں رہتے ہوئے پر بھی ہم تباہ ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی ربکاری انبیاہ پھیل جائے گا

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے ۹۰ کا عدد بتایا

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں مستعد ہوں سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ ارشاد ہو گا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھیں گے کتنا لشکر نکالوں۔ فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے

۱۰ اور اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے لمبی بروں کے ساتھ چھس جاتے ہیں ۱۲ منہ سے عقد نام میں اس کی صورت یوں ہے کہ خضر اور بنصر کو بند کرے اور کلمے کی انگلی لمبی کر دے انگوٹے کو بیچ کی انگلی پر رکھے قسطلانی نے کہا اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ انتہائی سا کہلا۔ ایک روایت میں ہے کہ یا جوج ماجوج ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں غنڈھری سی رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کل اگر توڑ لیں گے اللہ تعالیٰ شب بھر میں پھر اس کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جب ٹوٹنے کا وقت آتی پہنچے گا اس روزیوں کہیں گے کل انشا اللہ آن کر توڑ ڈالیں گے اس شب میں دیوار ویسی ہی رہے گی صبح توڑ کر نکل پڑیں گے ۱۲ منہ

تَسْمِعًا لِّهِ وَتَسْعَةً وَتَسْعِينَ فَعِنْدَكَ يَشِيدُ  
الصَّغِيرُ وَتَقْصِمُ كُلَّ ذَاتِ حَيْلٍ حَمَلًا وَتَرَى  
النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ  
اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيَتُكَ  
ذَلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَيْسَرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ  
رَجُلٌ وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ تَمُوتُ نَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ أَسْجَوْا أَنْ تَكُونُوا  
رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَتَبْنَا فَقَالَ أَرْجُو  
أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَتَبْنَا  
فَقَالَ أَرْجُونَ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَكَتَبْنَا فَقَالَ أَتَكْفُرُونَ فِي النَّاسِ إِلَّا  
كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْبٍ أَبْيَضٍ  
أَوْ كَشَعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدِ ثَوْبٍ  
أَسْوَدٍ

بَاب ۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّخَذَ  
اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ  
كَانَ أُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ  
لَأَوَدًا حَلِيمٌ وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيمُ  
بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ

۵۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

نوسونائے اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بڑھا ہو جائے گا اور بیٹ  
والی کا پیٹ گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بہوش ہیں  
حالانکہ ان کو نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر سے ہیپوکش  
ہو جائیں گے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم سے کون  
ہوگا ارب کیا امید ہے کہ ہم کو بہشت ملے گی آپ نے فرمایا (کچھ نکرہ کر دو)  
خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلے میں یا جوج ماجوج (دوسرے  
کا فرد) میں سے ہزار آدمی پڑیں گے پھر فرمایا تم اس پر در در گار کیوں  
کے ماتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک  
جو تھائی ہو گے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کی آپ نے فرمایا مجھے امید  
کہ کل بہشتیوں کے ایک تھائی ہو گے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کی۔  
آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہو گے (آدھے میں عمری  
امتیں) ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کی آپ نے فرمایا تم (تمام دنیا کے)  
لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بال کی کھال میں ایک کالا بال یا کالا  
بیل کی کھال میں ایک سفید بال

باب ۴ حضرت ابراہیم کا بیان (اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسائیں)  
یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنایا اور (سورہ نحل میں) بیشک  
ابراہیم خویوں کا مجموعہ اللہ کا فرمانبردار ایک طرف والا تھا اور (سورہ  
توبہ میں) بیشک ابراہیم مہربان تھا مرد بارگاہ عمر و بن شریعہ بنے کما آواز کا سننے  
مہربان یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہ ہم سے

۱۔ ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے مقابل یا جوج ماجوج میں سے ہزار آدمی پڑتے ہیں کیونکہ اس سے یا جوج ماجوج کی ایسی  
کثرت نسل معلوم ہوتی ہے کہ امت اسلامیہ ان کافروں کی ہزاروں ہفتہ ہوگی اگرچہ ہر زمانہ میں اسلام بہت پھیل گیا ہے مگر ابھی کافر  
مسلمانوں کی نسبت وہ چند ہیں اور پھر ان مسلمانوں میں اکثر نام کے مسلمان ہیں سچے اور حقیقی مسلمان بہت تھوڑے ہیں جو شرک سے پرہیز رکھتے ہیں ۱۱۔ سنہ  
۵۷۵ یعنی اگر بالفرض دیاں کوئی پریٹ والی ہو یا مادہ عورتیں جو حاملہ مرگئیں حاملہ عورتیں ان کا پیٹ گر پڑے گا ۱۲۔ سنہ ۵۷۵ اس کو دیکھنے نے  
اپنی تفسیر میں دلیل کیا ۱۲۔ سنہ

مُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْغُبَرِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ حَفَاةَ عُرَاةٍ  
عُرَاةٍ ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأَ أَوَّلَ خَلْقٍ يُعِيدُهُ وَيُعِيدُهُ  
عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا نَعْلَمُ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّا كُنَّا سَامِعِينَ أَصْحَابِي  
يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي  
أَصْحَابِي يَقُولُ أَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ  
عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُتَدُّنَ قَدَرَتِهِمْ فَأَقُولُ كَمَا  
قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْكُمْ  
شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ  
الْحَكِيمُ

۵۵۵ هـ حَدَّثَنَا إِبْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَفَّ بِي  
أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ  
الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْفِي إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ أَرْبَعِينَ  
الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ أَرْبَعُونَ دَعْبَةً يَقُولُ  
لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْبُدْنِي يَقُولُ  
أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا أَعْبُدُكَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا  
رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخَذِّلَنِي يَوْمَ  
يُعْتَمُونَ فَأَتَى خَزْيَ أَخْزَى مِنْ أَيْ  
الْأَبْعَدِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ

مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا (قیامت  
کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۃ  
انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا (دوسری بار بھی  
پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو (پورا) کریں گے اور قیامت  
کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنانے جائیں گے دھیر  
ہمارے بغیر صاحب کو اور ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں  
کو بائیں طرف (دروازہ کی جانب) کھینچ لیے جائیں گے میں کہوں گا (فرشتو  
یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ کہیں گے (تم کو معلوم نہیں) یہ لوگ جب تمہاری  
وفات ہو گئی تو اسلام سے پھر گئے تھے اس وقت میں اس نیک بندے حضرت  
عیسیٰ کی طرح کہوں گا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا تو اسکا حال  
دیکھتا رہا آخر آیت الحکیم تک -

ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ کو میرے بھائی  
عبد الحمید نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید  
مقبوری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے انہوں نے کہا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو قیامت کے دن دیکھیں  
گے منہ پر سیاہی گرد و غبار ان سے کہیں گے میں نے (دنیا میں) تم سے نہیں  
کما تھا میری نافرمانی نہ کرو (کما مانو) آؤ کہیں گے آج میں تمہاری نافرمانی نہیں  
کرنے کا (جو تم کو بجا لاؤں گا) اس وقت ابراہیم (پروردگار سے) عرض کریں  
گے پروردگار تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورۃ شہد میں ہے) مجھ سے وعدہ  
فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تجھ کو ذلیل نہیں کروں گا اس سے زیادہ کونسی  
ذلت ہوگی میرا باپ ذلیل ہوا جو تمہاری رحمت سے محروم ہے - اللہ تعالیٰ

۱۵ بیہقی کی روایت میں اس کی صراحت ہے یہ ایک تفصیل جزوی ہے جو حضرت ابراہیم کو ہمارے بغیر صاحب پر ہوگی اس تفصیل کی لازمی نہیں آتی ۱۲ سنہ ۵۵۵ مراد  
وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کی وفات میں مرتد ہوئے حضرت ابوبکر نے ان پر جہاد کیا اس حدیث سے یہ نکلا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد کے اعمال کی خبر پورا و مجبور کو دی جاتی ہے وہ اعمال خبر سے نام بنام ہر ایک کی خبر نہیں دی جاتی ۲ سنہ

الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ  
مَا حَتَّتَ رَجْلُكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِدَنِيْخٍ مُّلتَمِطٍ  
فَيُؤَخِّدُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقِي فِي  
النَّارِ -

۵۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ وَأَنَّهُ كَانَ يَرْوِيهِ  
عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ  
وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُورَةَ مُرَيْمَ  
فَقَالَ امَا لَكُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْكَلْبَ يَكْتُمُ  
لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةُ هَذَا اِبْرَاهِيْمَ  
مُصَوِّرًا لَهٗ يَسْتَقْبِلُ -

۵۷۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى  
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا  
رَأَى الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى اَمْرِيحًا

فرمائے گائیں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے پھر ابراہیم کو تسلی دینے  
کے لئے کہا جلنے کا ذرا اپنے پاؤں کے تلے تو دیکھو وہ دیکھیں گے تو ان کے  
والد کا پتہ نہیں) ایک بتو ہے نجاست سے لتھڑا ہوا اس کے پاؤں پکڑ  
کر (فرشتے) دوزخ میں ڈال دیں گے

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے  
کہا مجھ عمر بن حارث نے خبر دی ان سے جیسے نے بیان کیا انھوں نے  
کہ جبکہ جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے  
کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں  
گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی مریم کی صورتیں ہیں  
اپنے فرمایا قریش کے کافروں کو کیا ہو گیا ہے وہ تو مس چکے ہیں کہ فرشتے  
اس گھر میں نہیں جاتے جہاں صورت ہو یہ ابراہیم کی تصویر ہے ان کو کیا  
ہوا بھلا وہ پالو سے قال کھولتے تھے ہم

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے  
معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے ابن عباس سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (باہر سے) دیکھا کہ کعبہ میں تصویریں لگی  
ہوئی ہیں تو آپ اندر نہیں گئے حکم دیا وہ تصویریں ہٹائی گئیں (ریاستی)

۱- اس جیسے تھا ہے باپ کو بہشت نہیں مل سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ حکایت محض جھوٹ ہے کہ با با فرید گنج کا دھوبی جو مشرک تھا ان کی خدمت کی وجہ  
سے بچنا گیا البتہ اگر وہ دھوبی مسلمان ہوگا تو اس کا بخش جانا تعجب نہیں یہی طرح یہ حکایت کہ حضرت غوث پاک نے ارواح کی مجلس حضرت عمر اہل سے جمعیں ملی  
اور اس میں مومن مشرک سب کی ارواح تھیں وہ سب بہشت میں داخل کیے گئے کیونکہ جیب ابراہیم کے والد کو اللہ تعالیٰ نے بہشت بد دی جو اللہ تعالیٰ  
کے خاص دوست تھے تو ان کی ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ کسی کافر کو بہشت دلا سکے ۱۲ منہ ۱۲ عرب کے مشرکوں نے حضرت ابراہیم کی موت  
بنا کر ان کے ہاتھ میں پانسے کا تیر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا کہ نیر کو پانسہ بنانا اس سے جو اکیلنا یا قال لانا پیغمبر کی شان نہیں  
ہے ان کو موت بنانے والوں کو اتنی بھی عقل نہ آئی قسطنطین نے کہا مکہ کے کافر جب سفر و شہرہ کو جہنم گئے یا کوئی اور ہم سر کرنا چاہتے تو تین  
پانسوں پر نال کھولتے ایک پر لکھا ہوتا یہ کام کر ایک پر یہ، نہ کہ ایک خانی کو پانسہ نکلتا تو وہ کام کرتے ۱۲ منہ ۱۲ کا اکلنا تو نہ کرتے  
تو پھر پانسہ پھینکے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ)۔ یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور شیعوں سے تعجب ہے کہ وہ قسطنطین اور  
جمع حدیث کے برعکس ذات ارتقا کا استخارہ کیا کرتے ہیں جو بعینہ اس آیت کی رد سے حرام ہے۔ وان

تَسْتَقْبِلُوْا بِالْاَزْلَامِ ۱۲ منہ ۱۲

فَمُعِيتٌ فَرَأَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمُعِيلَ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ بَايَدَهُمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَكُمُ اللَّهُ  
وَاللَّوَانِ اسْتَفْتَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ -

۵۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ  
أَتَقَهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ  
فَيُؤَسِّفُ نَبِيُّ اللَّهِ بْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ  
ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ  
قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارًا  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا  
فَقَهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۵۷۹ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إسماعيلُ  
حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي  
الْبَيْتَةُ الْبَيْنَانِ فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا كَادُ  
أَدْرِي لَأَسُهُ طَوْلًا وَرَأَتْهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گئیں) آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی موتیں بنائیں ہیں  
ان کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے کے) دیئے ہیں فرمایا اللہ ان  
کافروں کو غارت کرے ان بزرگوں نے پانسو پر کبھی فال نہیں کھولی۔  
ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم  
سے عبید اللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے اپنے  
باپ کے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
گیا سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنی  
اعمال کی رو سے) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو لوگوں نے عرض کیا  
ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو نسب اور خاندانی شرافت کے لحاظ  
سب میں (افضل) یوسفؑ پیغمبر ہیں جو خود نبی تھے باپ بنی دادا بنی پردادا  
اللہ کے خلیل (چار پشت براہویمبری رہنا) فیصلت کسی کو نہیں ملی  
انہوں نے کہا ہم اس کو بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (معلوم ہوا) تم سرکے  
خاندان پوچھتے ہو ان میں کون افضل ہے (تو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ  
میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں) اس حدیث کو ابواسامہ  
اور معمر نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا  
ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے  
اور مجھ کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں ان کا سر قریب  
تھا کہ دیکھ سکوں معلوم ہوا وہ (حضرت) ابراہیمؑ پیغمبر کے ہیں۔

۱۷ اگر جاہل رہیں تو شرافت کسی کچھ کام نہ آئے گی مولانا جامی فرماتے ہیں کہ بندہ عشق شدی ترک نسب کن جانی کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں میرفت  
۱۸ منہ ۱۷ تو ابواسامہ اور معمر کی روایتوں میں سعید اور ابو ہریرہؓ میں سعید کے باپ کیساں ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے جیسے یحییٰ قطان کی روایت میں  
ہے۔ ابواسامہ اور معمر کی روایتوں کو خود امام بخاری نے قصہ یعقوب و یوسف میں وصل کیا ۱۸ منہ۔

٥٨٠- حَدَّثَنِي بَيَّانُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا دَخَلَا بَيْتَ عُمَيْيَةٍ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَفَتْ سَرَّ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأَنْظِرُوا إِلَى مَا حَبِيبُكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَيَعْدُوا دَمْرٌ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرٍ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِ أَنْتَ حَدَّثَنَا فِي الْوَادِي-

٥٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَنَّ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ -

٥٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ يَقُولُ  
مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ وَهَّابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

مجھ سے بیان بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے نضر بن شمس نے کہا ہم کو  
عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس  
سے سنا لوگوں نے ان سے یہ ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ  
میں یہ حروف لکھے ہوں گے کہ قد تمہر مومن ان حروف کو پڑھ لے گا یعنی  
کافر ہیں ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نہیں سنا لیکن آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے  
صاحب (یعنی حضرت محمدؐ) کو دیکھو اور موسیٰ کا بدن گھٹا ہوا گندمی  
رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے سواریہ نکیل کھجور کی چھال کی تھی  
گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اترے (لبیک) کہتے تھے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن قرظی نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابواسم نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے حقنہ کیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب بنہ جعدی کہہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی بسولہ) شعب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسحاق نے بھی ابوالزناد سے روایت کیا اور عثمان نے بھی ابوسریہؓ سے اور محمد بن عمرو نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوسریہؓ سے ۴۷

۵۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ الرَّعِنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ رَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ عَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا

۵۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنْ سَقَيْتُمْ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَادَةٌ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارَةِ فَقِيلَ لَئِنْ هَلُمْنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلْ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ خَمْسًا فَقَالَ مِنْ هَذَا قَالَ يَا سَارَةَ أَخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى دَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَتَيْتُكَ أَخْتِي فَلَا تُكْذِبِينِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَا وَلَهَا بَيْدٌ فَأُخِذَ فَقَالَ

ہم سے سعید بن تلید رضی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی کہ محمد کو جریر بن عازم نے ایوب بن سختیانی سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (ان کا بیان آگے آتا ہے)

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوبؓ انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا حضرت ابراہیمؑ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار وہ جھوٹ تو خالص اللہ کے لئے دیعنی اس کی راہ میں جس میں ان کا ذاتی فائدہ کچھ نہ تھا ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) دوسرے یہ کہنا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیمؑ اور سارہ دونوں (مغرب میں جا رہے تھے) اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے (صادق یا سنان یا سفیان یا عمرو اور دن کا بادشاہ) لوگوں نے اس سے جڑ دیا یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت ظالم بادشاہ نے ابراہیمؑ کو بلایا بھیجا اور ان سے پوچھا یہ عورت کون ہے انھوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیمؑ (بادشاہ پاس سے ہو کر) حضرت سارہ پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے (سب مشرک اور کافر ہیں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے تم کو بہن کہہ دیا تم بھی اپنے تئیں میری بہن کہنا ایسا نہ ہو میں جھوٹا ہوں خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو (جبراً) بلوایا بھیجا جب وہ اس پاس نہیں

لے جاتے ہیں یہ ظالم بادشاہ ہر شخص کی جو روحیں لیتا مال بہن وغیرہ کو جھوٹ دیتا بعضوں نے کہا حضرت ابراہیمؑ نے یہ بھیجا کہ یہ ظالم سارہ کو ضرور چھین

ے گا اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کو اپنی بہن کہوں شاید وہ مردود مجھ سے جبراً طلاق دلوے ۱۲ منہ ۶

ادْعِيَ اللَّهَ لِي وَلَا أَصْرِكَ قَدَعَتْ اللَّهَ  
فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاولَهَا الثَّانِيَةَ فَأَخَذَ  
مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِيَ اللَّهَ لِي وَلَا  
أَصْرِكَ قَدَعَتْ فَأُطْلِقَ قَدَعَتْ بَعْضُ  
حَبِيبِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمَّا تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ  
إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخَذَ مَهَا  
هَا جَرَفَاتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي  
فَأَوْ مَا يَبِيدُ مَهِيًا قَالَتْ سَدَّ  
اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَرَادَ الْفَاجِرُ فِي  
نَجْوَاهُ وَأَخَذَ مَهَا جَرَفَ فَقَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي  
مَاءِ السَّمَاءِ -

ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈالتے ہی سزائی رزمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا  
اب کیا کہنے لگا اے عورت تو میرے لئے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا  
سارہ نے دعا کی تو اچھا ہو گیا پھر اس مردود نے اگلی ہنر فراموش کر کے  
ہاتھ ڈالا پھر اسی آفت میں یا پہلے سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا  
ہوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لئے دعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا۔  
انہوں نے دعا کی تو اچھا ہو گیا تب اس ظالم نے اپنے خد متکاروں میں  
کسی کو بلا یا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت میرے پاس لائے یہ عورت  
نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور (ایک لونڈی) باجرہ  
سارہ کو دیکر رخصت کر دیا وہ حضرت ابراہیم پائلین میں دیکھا تو کھڑے  
نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا  
کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ نے اس کا فریاد بکار کی تدبیر چلنے  
دی اس کا فریب اسی پر لٹ دیا اور باجرہ (ایک لونڈی) خدمت کیلئے  
دلائی البوسریہ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی  
والہی باجرہ تمہاری مالتیں لے

ہم سے عبد اللہ بن ہوشی نے یا محمد بن سلام نے عبید اللہ سے بیان کیا  
انہوں نے کہا کہ اب جزیج نے خبر دی انہوں نے عبد الحمید بن سمیر سے  
انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ام شریک سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا فرمایا یہ (کجنت) حضرت ابراہیم  
پر آگ پھونکتا تھا اور سب جانور بکھارے تھے

ہم سے حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے  
اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ  
بن مسعود سے انہوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اُتری

۵۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو  
سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ  
بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ ثَيْبٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ  
الْوَزِغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفَعُهُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
۵۸۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ لَمَّا نَزَلَتْ

۱۔ آسمان کے پانی دلوں سے عریوں کو مراد لیا کیونکہ یہ لوگ اکثر جنگوں میں بسر کرتے ہیں ان کے ملک میں نہریں وغیرہ نہیں ہیں آسمان کے پانی ہی پر ان کا گذر  
ہو تاہم بعضوں نے کہا آسمان کے پانی سے زرم کا پانی ملاوے جو حضرت باجرہ کی دعا سے زمین سے پھوٹا تھا۔ زرم کا پانی گویا آسمان کا پانی  
ہے ۲۔ رحمہ اللہ تعالیٰ



الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ لَّنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ آيِنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ  
كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشَرِّكَ  
أَوَّلَكُمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ لُعْمَانَ رَبِّهِ يَكْبِتُ  
لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

بَابُ ۲۱ يَزِفُونَ التَّلَاتِنَ فِي الشَّيْءِ

۵۸۷ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرِ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ أَبِي حَتَّانَ عَنْ أَبِي  
ثَرْدَعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَلْحَقُ فَقَالَ إِنَّ  
اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسَمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَقْدُهُمُ  
الْبَصَرَ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ  
حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُونَ  
أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا  
إِلَى رَبِّكَ يَقُولُ قَدْ كَرِهْتُ بَابَهُ نَفْسِي  
نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى مُوسَى تَابِعَهُ أَنَسُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۸۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا دَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جو لوگ ایمان لائے اور اپنی ایمان میں ظلم کی ملوثی نہیں کی تو ہم نے عرض کیا  
یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا  
ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے تم نے (سورہ لقمان کی) آیت  
نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا شکم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ  
شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے

باب ۲۱ رسوۃ الصفات میں جو یزفون یعنی دورے پہلے  
ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے  
انہوں نے ابو حیان سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت لائے  
آپ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن انگوٹھ بچھلوں سب کو ایک میدان  
میں جمع کرے گا پکارنے والا اپنی آواز ان کو سنا سکے گا اور دیکھنے والا  
ان کو دیکھ سکے گا کیونکہ یہ میدان ہموار ہوگا زمین کی طرح گول ہوگا۔

اور مومن ان کے نزدیک آجائے گا پھر آپ نے شفاعت کا قصہ سنا یا تو  
فرمایا لوگ محشر (جہنم) میں جاؤ گے اور ان کے کہیں گے تم زمینوں  
میں اللہ کے نبی اور خلیوں ہو رہے ہو درکار سے ہماری سفارش کرو وہ اپنی جھوٹ  
باتوں کو یاد کریں گے دھرم میں کل تین جھوٹ جو اوپر گزر چکے ہیں (اور کہیں گے  
مجھے اپنی نکر سے مجھے اپنی نکر سے تم موسیٰ پاس جاؤ ابو ہریرہ کے ساتھ اس  
حدیث کو انس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

مجھ سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے دہیب بن  
جریر نے انہوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے انہوں نے یوسف بن عتیق سے  
انہوں نے عبد اللہ بن سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۷ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت الدین آمنوا ولھم یلسوا ایمانھم بظلمہ حضرت بلالؓ ہی کا  
مقولہ ہے اور حاکم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ یہ آیت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھ والوں کے حق میں ہے کہ انہوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اس آیت کے بعد ہی حضرت ابراہیمؑ  
کا ذکر ہے وذلک جنتنا آتیناھا ابراہیمؑ غیر آیت تک ۱۷ اس کو خود مؤلف نے کتاب التوحید میں وصل کیا ۱۷ ۱۷

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ سَمْعِيلَ  
لَوْلَا أَنَّهُمَا عَجَلَتْ لَكَانَ رَمْزُكُمْ عَيْنًا مَعِينًا  
قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَمَّا كَثِيرُ  
بْنُ كَثِيرٍ فَخَدَّثَنِي قَالَ إِنِّي وَعُثْمَنُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ  
جَلُوسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ مَا هَكَذَا  
حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ  
يَا سَمْعِيلَ دَامَ بِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ تَرْصَعُ  
مَعَهَا سَنَةً لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ  
وَيَا بَنِي سَمْعِيلَ -

۵۸۹ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَيُّوبَ التَّحْتَنِي  
وَكَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنِ  
أَحَدِهَا عَلَى الْأَخْرِعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ الْإِنْسَاءُ الْإِنْفِقَ مِنْ  
قَبْلِ أُمِّ سَمْعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعْفَى أَثَرُهَا

اپنے فرمایا اشد اسماعیل کی والدہ (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی  
نہ کرتیں (رمزم کے پانی کے گرد حنیڈ نہ بنائیں) تو آج، وہ ایک بہتا  
ہوا چشمہ ہوتا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے یہ حدیث اس طرح  
ابن جریر نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور  
عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں  
انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی  
بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لے کر مکہ کی سرزمین  
میں آئے، حضرت ہاجرہ اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں ان کے ساتھ ایک  
پرانی مشک تھی اسم بن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔

اور مجھ سے محمد بن عبداللہ مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق  
نے کہا ہم کو معمر بن خلدی انھوں نے ابویسختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب  
بن ابی رواحہ سے ان دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا  
ہے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا  
عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمر پٹ باندھا ان کی غرض یہ تھی  
کہ سارہ ان کا سرخ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں)۔

۱۵ حضرت ابراہیمؑ اسی مشک بھربانی ہاجرہ کو دے کر ان کو ادران کے غیر غرارہ صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کو اس جنگل بے آب و دانہ میں اشد کے بھروسے پر چھوڑ کر  
چل دیئے جب مشک کا پانی تمام ہو گیا اور حضرت اسماعیلؑ پیاس کے مارے قرار ہوئے تو حضرت ہاجرہؑ کو کافی ڈھونڈنے کے لئے نکلیں انہوں نے مصفاورہ سے  
درمیان سات مہرے کئے لیکن پانی کا نشان نہ ملا آخر حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور انھوں نے زمین پر ایک برآمدہ رمزم کا چشمہ جاری ہو گیا  
حضرت ہاجرہ نے اس چشمہ کا پانی ایک مینڈنا کر دک دیا وہ حوض کی طرح رہ گیا آج تک چشمہ قائم ہے جس کو رمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی تبرک ہے حدیث  
میں آیا ہے کہ رمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اشد پورا کر دیتا ہے ۱۵ کر پٹ باندھنے سے عورت چالاک ہو جاتی ہے جلد چل پڑ سکتی ہے۔  
بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ تاکہ اس کر پٹ سے اپنے پاؤں کے نشان جو رستے میں پڑتے ہیں شے جابیں تاکہ سارہ انکا پتہ نہ پائیں ہوا یہ تھا کہ حضرت  
ہاجرہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں انھوں نے حضرت ابراہیمؑ اپنے شوہر کو دے دی بہرہ بردی حضرت ابراہیمؑ نے ان صحبت کی ان کو حمل رہ گیا جب وہ جنین  
تو حضرت سارہ کو جو اس وقت تک لا ولد تھیں رشک پیدا ہوئی انھوں نے قسم کھائی کہ میں ہاجرہ کے بدن سے تین اھنکا کاٹ ڈالوں گی حضرت ہاجرہ ڈر کر  
کر پٹ باندھ کر بھاگ گئیں اپنے بچے یعنی حضرت اسماعیلؑ کو بھی لے گئیں اور رستے میں اپنا آنچل زمین پر گھسٹی چلیں تاکہ پاؤں کے نشان حضرت سارہ پتہ نہ  
لگا لیں کرتا نے کہا کہ نہ باندھنے سے حضرت ہاجرہ کی یہ غرض تھی کہ حضرت سارہ ان کو خدا دیکھیں اور ان سے رشک نہ کریں کہتے ہیں حضرت  
ابراہیمؑ نے حضرت سارہ سے کہا تم اپنی تم یوں پوری کر لو کہ ان کے کان ناک چھید دو اور یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شہ درج ہوئی



أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطْتُ مِنَ الصَّفَا  
حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْوَادِي نَفَعْتُ طَرَفَ دِرْعِي  
ثُمَّ سَعَيْتُ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمُجْهُودِ حَتَّى جَاوَزْتُ  
الْوَادِي ثُمَّ أَتَيْتِ الْمَرْوَةَ فَقَامْتُ عَلَيْهَا  
وَنَظَرْتُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلْتُ  
ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذلِكَ سَعَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا  
فَلَمَّا أَشْرَفْتُ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعْتُ صَوْتًا  
فَقَالَتْ صَاحٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسْمَعُ فَمِيعَتُ  
أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ اسْمَعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ  
غَوَاثُ فَإِذْ هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ  
فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِمِخْطَاجِهِ حَتَّى ظَهَرَ  
الْمَاءُ وَفَجَعَلْتُ حُوضَهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا  
هَكَذَا أَدَجَعَلْتُ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا  
وَهُوَ يَقُولُ بَعْدَ مَا تَعْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ  
أُمَّ سُمَيْعِيلَ لَوْ تَرَكْتُ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ  
تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا  
قَالَ فَتَرَبَّتْ وَارْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا  
الْمَلِكُ لَا تَخَافُوا الصَّيْعَةَ فَإِنَّ هَهُنَا بَيْتُ  
اللَّهِ يَبْنِي هَذَا الْعَلَامُ وَابْوَه فَإِنَّ اللَّهَ  
لَا يُضِيْعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ  
الْأَرْضِ كَالزَّايَةِ تَأْتِيهِ السُّبُورُ تَتَّخِذُ  
عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَمَا كُنْتُ كَذَلِكَ حَتَّى تَرَى

دیکھیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب سے اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر آئے (اس سے پانی مانگیں) لیکن کوئی نہیں دکھائی دیا وہاں سے اتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے نالے کے پار جا کر مردہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر اُٹھوں اسی طرح مارے ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہی سے لوگوں نے صفا فرسے کا پھیرا رچ میں) شروع کیا غیر جب (ساتویں پھیرے میں) فرسے پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سُنی اپنے تنیں آپ کہنے لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سُنی اس وقت پکار اُٹھیں (مذکورہ بندے) میں نے تیری آواز سُنی تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے تو کبھر دیکھا تو جہاں آپ زرم ہے وہاں اللہ کے فرشتے (حضرت جبریلؑ ملے انہوں نے اپنی ایڑی یا پنکھہ مار کر زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا حضرت ہاجرہؓ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور پانی چلو سے لے کر اپنی مشک میں بھرتی جاتی تھیں جوں جوں پانی لیتی جاتی تھیں وہ چشمہ اور حوض مارتا تھا پانی زیادہ ہوتا جاتا تھا) ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیلؑ کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زرم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتی یا یوں فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زرم ایک بہتا چشمہ رہتا خیر حضرت ہاجرہؓ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا فرشتے (حضرت جبریلؑ) نے ان سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ بچہ اور اس کا باپ دونوں رل کر) اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرنے کا اس وقت سمجھے کا یہ حال تھا ٹیلے (رٹے) کی طرح زمین سے اُٹھتا تھا دائیں اور بائیں طرف سے دبرسات کا پانی نکل جاتا تھا ہاجرہؓ نے ایک مدت اسی طرح سے گزار لی چند روز کے بعد

يَرْهَمُ نَفَقَةً مِّنْ جُزْءِهِمْ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ  
جُزْءِهِمْ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَدَاءٍ فَتَزَلُّوا  
فِي اسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِقًا فَقَالُوا  
إِنَّ هَذَا الطَّائِرُ لَيَكُونُ عَلَيْنَا مَاءٌ لَّعَلَّهُنَا  
بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَارْسَلُوا جَرِيًّا  
أَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَإِذَا هُم بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ  
بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالُوا وَمَا سَمِعْنَا عَنْ الْمَاءِ  
فَقَالُوا أَتَأْذِنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكَ فَقَالَتْ  
نَعَمْ وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأُلْفِيَ ذَلِكَ أَمْرًا سَمِعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الرُّسُلَ  
فَتَزَلُّوا وَارْسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ فَتَزَلُّوا مَعَهُمْ  
حَتَّى إِذَا كَانَ بِمَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَ  
شَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَ  
أَنْفُسُهُمْ وَاعْتَجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ  
سَرَّ وَجُوهَ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ وَفَاتَتْ أُمُّ سَمِعِيلَ  
فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ سَمِعِيلُ  
يُطَالِعُ تَرْكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ سَمِعِيلَ  
فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ  
يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ  
وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرِّ سَخْنٍ  
فِي صَبَإٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا  
جَاءَ زَوْجُكَ فَافْكُرِي عَلَيْهِ السَّلَامَ

جرم (قبیلہ) کے کچھ لوگ یا کچھ گھروں کے جو کہ لوگ رستے رکھ کر بلند مقام  
سے آ رہے تھے ادھر سے گزرے وہ مکہ کے نشیب میں اترے انہوں نے  
ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا  
ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی  
پانی نہیں دیکھا خیر انھوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے کے لئے بھیجے  
وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے ان کو  
پانی کی خبر دی وہ بھی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمعیل  
کی والدہ وہیں بھی تھیں ان لوگوں نے کہا تم ہم کو یہاں اتر پڑنے اور  
سکونت کرنے کی اجازت دیجیے ہو انھوں نے کہا اچھا مگر پانی میں  
تمہارا کوئی حق نہیں ان لوگوں نے قبول کیا ابن عباس نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جرم لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے  
وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں  
بستی ہو آدمی کی صورت نظر آئے (خیر جرم کے لوگ وہاں اتر پڑے  
اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی اترے جب مکہ میں کئی گھر  
بن گئے اور اسمعیل جوان ہوئے انھوں نے عربی زبان جرم کے لوگوں سے  
سیکھی اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت اچھے نکلے جرم کے لوگ اس  
محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت ان کو بیاہ دی انہی  
والدہ (حضرت ہاجرہ) گذر گئیں جب اسمعیل کی شادی ہو چکی تو مدت  
کے بعد حضرت ابراہیم اپنے جو در بچے کو دیکھنے آئے اسمعیل اس  
وقت اپنے گھر میں نہ تھے انھوں نے ان کی بی بی راپتی بہو سے  
پوچھا اسمعیل کہاں ہیں اس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیم  
نے پوچھا تمہاری گزراں کیسی ہوتی ہے معاش کا کیا حال ہے اس نے  
کہا بہت بُری بڑی تنگی سے گذرتی ہے ان خوب شکایت کی ابراہیم نے کہا

لے جرم سے کہ ایک قبیلہ ہے جو مکہ کے قریب رہا کرتا تھا یہ جو در سری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے عربی زبان اسمعیل نے بولی اس کا مطلب  
یہ ہے کہ ابراہیم کی اولاد میں سے پہلے اسمعیل اس سے پہلے بھی آیا کرتے تھے جیسے ابوہریرہ کی روایت میں ہے لیکن ایک عرصہ سے وہیں آئے  
تھے اسی عرصہ میں حضرت ہاجرہ گذر گئیں اور اسمعیل کی شادی ہو گئی ۱۲ سن

وَقَوْلِي لَهُ يُعَيِّرُ عَبْتَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ  
إِسْمَاعِيلُ كَانَتْهُ أُنْسٌ شَبِيحًا فَقَالَ هَلْ  
جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا  
شَيْخٌ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ فَسَأَلْنَا عَنْكَ فَاخْبُرْنَا  
وَسَأَلْنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ  
أَقَاتِنِي بِجَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَبَلِّ أَوْصَاكَ  
بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ  
عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيْرُ عَبْتَةَ  
بَابِكَ قَالَ ذَاكَ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ  
أُخَارِقَكَ الْحَقُّ يَا هَلِكُ فَطَلَقَهَا وَ  
تَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْوَى فَبَلَثَ عَنْهُمْ  
إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ  
فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَمْرًا لَهُ فَسَأَلَهَا  
عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَلْبِغُنِي لَنَا قَالَ كَيْفَ  
أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ  
فَقَالَتْ غَنُّ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَشْنَتْ عَلَى  
اللَّهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتْ اللَّحْمُ  
قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ الْمَاءُ قَالَ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ  
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ  
يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَا كُنَّ لَهُمْ دَعَائِلُهُمْ فِيهِ  
قَالَ فَهُمَا لَا يَحْلُو عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ  
إِلَّا لَمْ يُوَافِقَا قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ  
فَأَقْرِئْنِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُؤَيَّةٍ يُثَبِّتُ عَبْتَةَ

تمہارے خادمہ امیں نو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ  
اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالیں ابراہیم یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئے  
جب اسماعیل گھر میں آئے تو اپنے باپ کی خوشبوئی پائی بی بی سے پوچھا  
کوئی آیا تھا اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا اس  
نے تم کو پوچھا میں نے کہہ دیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر  
مجھ سے پوچھا تمہاری گزران کس طرح ہوتی ہے میں نے کہا بڑی تکلیف  
اور تنگی سے اسماعیل نے کہا اور بھی کچھ انھوں نے کہا اس نے کہا ہاں  
تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالو اسماعیل  
نے کہا وہ میرے والد تھے انھوں نے مجھے حکم دیا میں تجھ کو چھوڑ دوں  
اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اسماعیل نے اس کو طلاق دے دی  
اور جرم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دنوں  
منظور تھا ابراہیم اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد پھر گئے تو  
پھر اسماعیل گھر میں ملے وہ ان کی (دوسری) جو رہ پاس گئے پوچھا  
اسماعیل کہاں ہیں اس نے کہا روٹی کمانے کی نگر میں گئے ہیں ابراہیم نے  
کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گزرتی ہے اچھی تو رہتی ہو اس نے کہا اللہ کا  
شکر ہے ہم بہت خیر و خوبی کے ساتھ خوش گذران رہتے ہیں ابراہیم نے  
پوچھا تم کھاتے کیا ہو اس نے کہا گوشت پوچھا پیتے کیا ہو اس نے  
کہا پانی جب انھوں نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت  
پانی میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں بکریں  
اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیم اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں رکھی ہے  
اگر دوسرے ملک ملے صرف گوشت اور پانی پر گذران کریں تو بیمار  
ہو جائیں خیر ابراہیم نے (اپنی بہو سے) کہا جب تمہارے خادمہ امیں تو  
میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا یہ زہ بہت عمدہ ہے اس کو چھانٹ

بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ رَسْمُ عَيْلٍ قَالَ هَلْ أَتَاكَ  
مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ  
الْمَنْشَأَةِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ  
فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشَتَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا بِخَيْرٍ  
قَالَ فَأَوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ  
عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَا مُرُكْ أَنْ تُثَبِّتَ عَدْبَةَ  
بَابِكَ قَالَ ذَاكَ إِنِّي وَانْتِ الْعَدْبَةُ أَصْرَنِي  
أَنْ أُمْسِكَ ثُمَّ لَيْثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ  
ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَرَسْمُ عَيْلٍ يَبْرِي نَبْلًا  
لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا  
رَأَاهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ  
بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا سَمِيعُ  
إِنَّ اللَّهَ أَصْرَفَنِي أَنْ أَبْنَى هَهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ  
إِلَى الْكَمَةِ مُدْرِفَعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ  
فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ  
سَمِيعُ يَأْتِي بِأَلْحِجَارَةِ وَابْرَاهِيمُ يَبْنِي  
حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ مِنْ هَذَا الْحَجَرِ  
فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي سَمِيعُ  
يُنَادِيهِ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا

سے رکھو (ابراہیم یہ کہہ کر روانہ ہو گئے) جب اسماعیل گھر میں آئے تو باپ  
کی جھنک پا کر اپنی بی بی سے پوچھا کوئی آیا تھا انھوں نے کہا ہاں ایک  
بڑے سے خوبصورت صاحب آئے تھے ابراہیم کی بہت تعریف کی  
تم کو پوچھتے تھے میں نے کہہ دیا (وہ باہر گئے ہیں) انھوں نے مجھ سے  
پوچھا تمہاری گزراں کیونکر موتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح اسماعیل  
نے پوچھا اور بھی کچھ کہا اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہ  
تمہارے دروازے کی زد عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا تب اسماعیل  
نے کہا وہ میرے والد تھے اور انھوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو اپنی  
زوجیت میں (رہنے دوں پھر جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیم اپنے  
ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد جو آئے تو اسماعیل اس وقت (گھر میں  
تھے) زمزم کے پاس ایک درخت کے تلے بیٹھے اپنے تیر درست کر  
رہے تھے جب انھوں نے اپنے والد کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے باپ  
بیٹے سے بیٹا باپ جو کرتا ہے وہ کیا اس کے ختم ہونے کے بعد ابراہیم  
نے کہا اسماعیل اللہ نے مجھ کو ایک حکم دیا ہے انھوں نے کہا جو حکم دیا ہے  
بجائے ابراہیم نے کہا تو میری مدد کریگا انھوں نے کہا میں (ضرور) مدد  
کروں گا ابراہیم نے کہا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک  
گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اس کے گریں  
وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی اسماعیل پھر لاتے  
جاتے تھے اور ابراہیم تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہو گئیں زمین پر گھر بن گیا

۱۔ دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے دور دراز ملک سے آئے اور ٹھہرے نہیں حضرت اسماعیل کا انتظار نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہ کا حکم نہ  
تھا کہ وہاں ٹھہریں بس کھڑے کھڑے دیکھ کر چلے آئیں اور حضرت ابراہیم یہ شرط منظور کر کے آئے تھے سبحان اللہ پیغمبروں کی سچائی اور صدق وعدہ کا کیا  
کہنا کسی دوسرے آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی جان اور نعت جگر کو ایک مدت کے بعد دیکھنے آئے اور بن دیکھے روانہ ہو جائے جو لوگ کہتے ہیں کہ فلسفہ  
پر حصے سے اور حکمت حاصل کرنے سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں یہ ان کی ظلفی ہے فلسفیوں کے پاس یہ بھی ہو سکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کریں  
صرف ریاضت اور علم اور عبادت سے قلب میں ذرا صفائی آجاتی ہے لیکن وہ بھی باہر ہی باہر سے اندر سے قلب بھی تیرور متلا ہے اور نفس تو بالکل  
ناپاک اور نفس کی صفائی بغیر پیغمبروں کی تابعداری کے اور شریعت کی پیروی کے حاصل نہیں ہو سکتی ۱۲۔ سنہ ۵۷۰ یعنی گلے لگانا پیار محبت باپ کی  
طرف سے بیٹے کی طرف سے عاجزی اور قدم بوسی ۱۳۔ سنہ ۵۷۰

تَقَبَّلَ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ  
فَجَعَلَ بَيْنِي بَيْنَهُ حَتَّى يَدُومَ أَحْوَلَ  
الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا  
كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ  
خَرَجَ بِاسْمَاعِيلَ وَأُمِّ اسْمَاعِيلَ وَمَعَهُمُ شَتَّةٌ  
فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ اسْمَاعِيلَ تَشْرِبُ مِنَ  
الشَّتَةِ فَبَدَأَ لَبَنُهَا عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى قَدِمَا  
مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ  
إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَأَتَبَعَتْهُ أُمُّ اسْمَاعِيلَ  
حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ  
يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَرَكْنَا قَالَ إِلَى اللَّهِ قَالَتْ  
رَضِيتُ بِاللَّهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ  
مِنَ الشَّتَةِ وَبَدَأَ لَبَنُهَا عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى لَمَّا  
قَامَتِ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أَرَى  
أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتْ لَصَفًا فَنَظَرَتْ  
وَنَظَرَتْ هَلْ يُحْسِنُ أَحَدًا فَلَمْ يُحْسِنْ أَحَدًا فَلَمَّا  
بَلَغَتْ الْوَادِي سَعَتْ وَآتَتْ الْمَرْوَةَ فَجَعَلَتْ  
ذَلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ  
مَا لَعَلَّ نَعْنَى الصَّبِيِّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ نَادًا

تعمیر نہ ہو سکی تو اسمعیلؑ یہ پتھر یعنی مقام ابراہیمؑ اے کر کے اور اس کو وہاں  
رکھ دیا ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہو کر دیوار اُٹھاتے اور اسمعیلؑ پتھر دیتے جاتے  
اور دونوں (سورہ بقرہ کی) یہ دعا پڑھتے تھے مالک ہمارے تو ہماری  
طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے غرض وہ دونوں  
بیت اشدی تعمیر کرتے رہے گرد پھرتے جاتے اور یہی دعا پڑھتے جاتے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر عبد اللہ بن  
عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کثیر بن کثیر سے انھوں  
سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا جب  
ابراہیمؑ اور ان کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا (سارہ) نے کہا باجرہ  
کو نکالو تو ابراہیمؑ اسمعیلؑ کی والدہ کو لے کر نکل گئے پانی کا مشکیزہ  
ان کے ساتھ تھا اسمعیلؑ کی والدہ وہی پیتی تھیں ان کا دودھ بچے  
کے لئے اترتا تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے ابراہیمؑ نے ایک درخت کے  
نیلے اسمعیلؑ اور ان کی والدہ کو بٹھا دیا آپ سارہؑ کے پاس لوٹ گئے  
تو اسمعیلؑ کی والدہ ان کے پیچھے لگیں ابراہیمؑ جب مکہ کی بلند ٹھیکری پہنچے  
تو اسمعیلؑ کی والدہ نے ان کو پکارا کہنے لگیں ابراہیمؑ تم ہم کو کس پر چھوڑ  
جاتے ہو انھوں نے کہا اللہ پر یہ سن کر اسمعیلؑ کی والدہ نے کہا اچھا  
میں اللہ پر راضی ہوں اور لوٹ آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے  
بچے کو دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے دل  
میں کہا چلوں تو اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ مل جائے جس  
میں مدد چاہوں ابن عباسؓ نے کہا پہلے اسمعیلؑ کی والدہ جا کر صفا  
پہاڑ پر چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کوئی تو دکھائی دے لیکن  
کوئی نظر نہیں پڑا جب وہاں سے اتر کر نالے میں آئیں (تو گھبراہٹ  
کے مارے دوڑ کر چلیں درمزدہ پہاڑ پہنچیں ایسا ہی کئی بار انہوں نے  
کیا پھر اپنے دل میں کہنے لگیں کاش میں تجھ کو دیکھوں اس کا کیا حال  
دیکھا تو اسی حال میں ہے یعنی زندہ ہے مگر تکلیف کے مارے گویا



هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَعُ بِمَوْتِ فَلَمْ يَقْرَأْ  
نَفْسُهُمَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَظُنَرْتُ لَعَلِّي أَحْسَنُ  
أَحَدًا فَنَزَّهْتُ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَظُنَرْتُ وَ  
نَظَرْتُ فَلَمْ تُحِشْ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعَانَةً  
قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَظُنَرْتُ مَا فَعَلْتُ فَإِذَا هِيَ  
بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغَدْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ حَيٌّ  
فَإِذَا اجْتَبَيْتُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا وَغَمَزَ  
عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ قَاتَبْتُكَ الْمَاءَ فَدَهَشْتُ  
أُمَّ اسْمِعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفَظُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَيْمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ كَانَ الْمَاءُ  
ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدْرُسُ  
لَبَنُهَا عَلَى صَدِيدِهَا قَالَ فَتَرَسَّاسٌ مِنْ جُرْهُمِ  
بِطْنِ الْوَادِي فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَانَتْهُمْ أَنْكَرُوا  
ذَلِكَ وَقَالُوا مَا يَكُونُ الظَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا  
رَسُولَهُمْ فَظَنَرُوا فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَأَتَاهُمُ  
فَاخْبَرَهُمْ فَأَتُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ اسْمِعِيلَ  
أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكَ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكَ  
فَبَلَغَ ابْنُهَا فَتَكَرَّرَ فِيهِمْ امْرَأَةٌ قَالَ ثُمَّ لَزَنَتْ  
بَدَا لِبَنَاتِهَا هَلِمْنَ فَقَالَ لَاهِلْنَ إِلَى مُطْلَعِ  
تَرَكْنِي قَالَ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ اسْمِعِيلُ  
فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ  
إِذَا جَاءَ غَيْرَ عَذْبَةٍ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ  
قَالَ أَنْتِ ذَاكَ فَادْهَبِي إِلَى أَهْلِكَ قَالَ ثُمَّ  
رَأَتْهُ بَدَا لِبَنَاتِهَا هَلِمْنَ فَقَالَ لَاهِلْنَ إِلَى مُطْلَعِ

موت کو بچار رہا ہے یہ حال دیکھ کر ان صبر نہ ہو سکا انھوں نے پھر اپنے دل  
میں یہی کہا پھر چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں  
بار بار اصرار دہر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا اسی طرح انھوں نے صفا سر  
کے ساتھ پھیرے کئے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چل کر دیکھوں اس کا کیا حال  
ہے اتنے میں ایک آواز ان کے کان میں آئی انھوں نے جواب میں  
یوں کہا اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سن پھر کیا کہتی ہیں  
کہ حضرت جبریلؑ موجود ہیں ابن عباس نے کہا پھر جبریلؑ نے اپنی  
ایڑی زمین پر ماری ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح اسی  
وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمعیل کی والدہ ڈرین دیکھیں یہ پانی  
غائب نہ ہو جائے اور زمین کھودنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا  
غرض انھوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچہ کو دودھ پلانے لگیں  
ابن عباسؓ نے کہا پھر جرم قبیلے کے کچھ لوگ اس میدان کے نشیب  
میں گزرے انھوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلعت عادت  
معلوم ہوا وہ کہنے لگے پرندہ میں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے انہوں نے  
ایک آدمی کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے ان کر اپنے لوگوں  
کو خبر کی پھر تو سب لوگ وہاں آئے اور کہنے لگے اسمعیلؑ کی والدہ  
تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس  
مقام میں ہیں رہنہوں نے اجازت دی (وہ لوگ وہیں رہنے لگے)  
جب اسمعیلؑ جو ان ہوئے تو انھوں نے جرم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح  
کیا ابن عباسؓ نے کہا (ایک مدت بعد) ابراہیمؑ کو (ہاجرہ اور اسمعیلؑ کا)  
خیال آیا انھوں نے حضرت سارہ سے کہا میں ان کے دیکھنے کو جاتا ہوں  
ابن عباسؓ نے کہا جب وہ آئے تو اسمعیلؑ کی بی بی سے پوچھا اسمعیلؑ  
کہاں ہے اس نے کہا شکار کرے گئے ہیں ابراہیمؑ نے اس کا جب اسمعیلؑ میں

سے دہری روایت میں ہے حضرت جبریلؑ نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں ہاجرہ ہوں ابراہیمؑ کی ام ولد انہوں نے کہا ابراہیمؑ نے تم کو کس کے سپرد کیا انھوں نے  
کہا اللہ کے سپرد ہے کہ ایسی ذات کے سپرد کیا جو سب طرح کافی ہے ۱۲۸۵

تَرَكْنِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ  
 امْرَأَتُهُ ذَهَبَ بِصَبْنَةٍ فَقَالَتْ أَلَا تَنْبَلُ  
 فَتَطْعَمَهُ وَتَشْرَبُ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا  
 شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا  
 الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِهَؤُلَاءِ طَعَامِهِمْ  
 وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَّكُهُ بِأَخْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
 ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي  
 مُطْلَعٌ تَرَكْنِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ دُونِهِ  
 زَمَنٌ يُصَلِّمُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ  
 رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطْعَمُكَ  
 قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ  
 إِذَنْ أَفْعَلُ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ  
 إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يَتَوَلَّوْهُ الْحِجَارَةَ  
 وَيَقُولَانِ رَبَّنَا نَقْبَلُ مِمَّا آتَاكَ أَنْتَ السَّمِيعُ  
 الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّىٰ أَمَرَ تَعَمَّ الْبَتَاءُ وَوَضَعُوا  
 الشَّيْخَ عَلَىٰ نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ  
 عَلَىٰ حَاجِرٍ لِمَقَامٍ فَجَعَلَ يُنَادِيهِ  
 الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا نَقْبَلُ  
 مِمَّا آتَاكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ  
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضَعْتَ فِي الْأَرْضِ

توان سے یوں کہہ دینا اپنے دروازے کی زہ بدل دو اسمعیل (شکار کے  
 لوٹ کر آئے تو ان کی بیوی نے کہہ دیا۔ انہوں نے کہا زہ سے تو ہی مراد  
 ہے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا پھر ابراہیم کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی  
 بیوی سارہ سے کہنے لگے میں اسمعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آئے  
 جب بھی اسمعیل منہ ملے ان کی (دوسری) بی بی سے پوچھا اسمعیل کہاں ہیں  
 اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں آپ سواری سے تو آئیے اور کچھ کھائیے  
 بیجیے ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشہ  
 اور پینا پانی ابراہیم نے یوں دُعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت  
 دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیم کی  
 دُعا سے برکت ہے پھر زمیری بار ابراہیم کو خیال آیا اور بی بی سارہ  
 سے کہا میں اسمعیل کو دیکھنے جاتا ہوں جب آئے تو اس وقت اسمعیل ہو جو  
 تھے زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ ابراہیم نے کہا اسمعیل  
 تیرے مالک کا یہ حکم ٹولے کہ میں اس کا گھر تیار کروں اسمعیل نے کہا  
 بہت خوب جو مالک کا حکم ہے بجالاؤ۔ ابراہیم نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے  
 کہ تم میری مدد کرو انھوں نے کہا میں کروں گا یا کوئی ایسا ہی لفظ کا  
 پھر ابراہیم نے بنانا شروع کیا اور اسمعیل پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں  
 یوں دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ کوششیں قبول فرما بیشک  
 تو سنتا جانتا ہے یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہو گئیں اور ابراہیم کو پتھر ٹھکانا  
 دشوار ہوا پھر وہ مقام ابراہیم (ایک پتھر پر کھڑے ہوئے اسمعیل ان کو  
 پتھر دیتے جلتے تھے اور دونوں یہ دُعا کرتے جاتے تھے مالک ہمارے  
 ہماری یہ محنت قبول فرما لے بیشک تو سنتا جانتا ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالواحد نے کہا کہ  
 امش نے کہا کہ ہم سے ابراہیم تمہاری نے انہوں نے اپنے باپ زید بن شریک  
 سے کہا میں ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین میں کونسی مسجد بنی ہے آپ نے

مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (میت المقدس) میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس کا پھر فرمایا جہاں تجھ کو ناز کا وقت آجائے وہاں ناز پڑھے بڑی فضیلت ناز پڑھنا ہے

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس محبت رکھتے ہیں کہ یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں مقبرے کے کناروں کے اندر جو زمین ہے اس کو حرام کرتا ہوں اس حدیث کو عبد اللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن ثہباب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ (عبد اللہ) بن ابی بکرؓ نے عبد اللہ بن عمرؓ کو حضرت عائشہؓ سے سن کر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہؓ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیمؑ علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنایتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ضرور ایسا کرتا) عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ

أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيُّ مِمَّا أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهِ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَمَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَفَرَّقَى أَحْرَمُ مَا بَيْنَ رَأْبِكُمْ هَذَا وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ قَوْمًا بَنَوْا الْكَعْبَةَ أَتَقْصِرُونَ عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُرَدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ كَوَلَا جِدْ تَأْنِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ

لے یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمانؑ نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے کعبہ کو پہلے ہی نہیں بنایا تھا بلکہ پہلے بنا اس کی حضرت آدمؑ نے کی تھی تو ممکن ہے کہ کعبہ کے بننے کے چالیس برس بعد انھوں نے یا انکی اولاد نے مسجد اقصیٰ کی بنا ڈالی ہو حضرت سلیمانؑ نے اپنے وقت میں اس کی دوبارہ تعمیر کی ۱۲۰۰ سنہ پہاڑ محبت رکھتا ہے یعنی حقیقتاً کیونکہ ہر چیز کو علم اور ادراک ہے بشمار آیتوں اور حدیثوں ثابت ہوتا ہے جیسوں نے کہا تھا جو مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے بننے والے ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲۰۰ سنہ یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے اس میں حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے اسے اس باب میں لائے ۱۲۰۰ سنہ اس کو خود مؤلف نے کتاب التبیوع میں وصل کیا ۱۲۰۰



كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ إِيْسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ مُجِيبُ الدُّعَاءِ  
 ۵۹۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
 جَرِيرٌ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنِ الْمُنْكَدَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ  
 إِنَّ أَبَاكَمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِمَا اسْمُعِيْلُ بْنُ سُوَيْحٍ  
 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ  
 وَهَاقِمَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمَّةَ-

بَاب ۳۱۲ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْتَهُمُ  
 عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلُهُ وَلَٰكِنْ  
 لَّيَطْمِئِنَّ قُلُوبِي-

۵۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ  
 بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَنُّ  
 أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ ائْتِنِي  
 كَيْفَ تَشَاءُ الْمَوْتُ قَالَ أَذْكَرُ تَوَمُّنٍ  
 قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لَّيَطْمِئِنَّ قُلُوبِي وَ  
 يَرْحَمُ اللَّهُ لَوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي

جیسے تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر برکت اتاری ہے، میں نے بھی خیر خواہی ہے  
 ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے  
 منصور سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر انہوں نے  
 ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام  
 حسین علیہما السلام کے لئے ان کلموں کا پناہ ڈھونڈتے تھے فرماتے تھے  
 تمہارے دادا ابراہیم اسمعیل اور اسحاق کے لئے انہیں کلموں سے پناہ  
 ڈھونڈھا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَةِ  
 مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَاقِمَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمَّةَ لَہ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجر میں) فرمانا اسے پیغمبران لوگوں کو  
 ابراہیم کے یہاں لوگ قصہ سنا اور سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا پر بھیجتا  
 ہوں میرے دل کو (اور زیادہ) اطمینان ہو جائے۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن وہب نے  
 کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن  
 شہاب کے انہوں نے ابوسعید بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب کے انہوں نے  
 ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم نے جو یہ سوال  
 کیا تو شک کی وجہ سے نہ تھا اگر ان کو شک ہوتی تو ہم کو ابراہیم سے  
 زیادہ شک ہوتی تھی تعجب انہوں نے عرض کیا پر درکار مجھ کو دکھاؤ  
 تو مردوں کو کس طرح جلانے کا ارشاد ہوا کیا تجھ کو یقین نہیں انہوں نے  
 کہا یقین کیوں نہیں پر میرا مطلب یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے  
 (جو آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے) اور اللہ لو طے غیبر پر رحم کرے کہ وہ زبرد

سے تر مرنے پر اللہ کے بڑے کلموں کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور ذرہ بڑے بیڑے سے اور ہر برائی اور نظر آنکھ سے ۱۲ سنہ ۱۷۰۰ مگر ہم کو شک نہیں ہے تو ابراہیم کو یونس  
 شک ہو سکتا ہے کیونکہ ابراہیم اللہ کے خلیل تھے یہ حدیث اس وقت آپ کو معلوم نہ کرایا گیا تھا کہ آپ ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں یا ہر دو میں  
 تواضع اور فروتنی کے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے جو یہ سوال بارگاہ انبی میں کیا اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک تھی معاذ اللہ  
 اولیٰ مومن کو بھی اس میں شک نہیں ہے تو ابراہیم کو جو اللہ تعالیٰ کے خاص خلیل تھے کیونکہ اس میں شک ہو سکتی تھی غرض یہ ہے کہ ابراہیم کو مردوں کے جلد سے  
 پرکھ لیں تھے مگر انہوں نے چاہا کہ یقین اور بڑھ جائے یعنی مٹا بھی کر لیں اس لئے کہ میں یقین کا مرتبہ علم یقین سے بڑھا ہوا ہے مثلاً میں لوگوں کے معجز کو  
 نہیں دیکھا ان کو بھی خبر نہ تھی اس کے وجود کا یقین ہے مگر میں لوگوں نے آنکھ سے دیکھ لیا ان کا یقین اور بھی بڑھ گیا ۱۲ سنہ ۱۷۰۰

إِلَىٰ سَكِينٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ  
طَوْلَ مَا لَبِثَ يُونُسُ سَعْتُ لَا جَبْتُ  
الدَّارِعَىٰ -

**بَاب ۳۱۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَىٰ ذَاذْكُرْنِي**  
الْكِتَابِ اِسْمُعِيلَ اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ  
۵۹۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خُذَّامٌ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَرْكَوَمٍ رَضِيَ  
قَالَ رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ  
أَسْلَمَ يَنْصُلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرْمُوا بَنِي اِسْمُعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا  
وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَايْنِ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرَقَيْنِ  
بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْمِي  
وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ أَرْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ  
**بَاب ۳۱۲ قِصَّةُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ**  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**بَاب ۳۱۳ أَمْرُكُمْ شَهْمًا أَعْرَاضَ حَضَرَ**  
يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَكُمْ  
مُسْلِمُونَ -

۵۹۹ - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ

رکن دینی خدادند کریم کی پناہ لیتے تھے اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہا  
ہوتا۔ اتنی مدت یوسفؑ پیغمبر ہے (کئی برس تک اور کوئی بلائے والا آتا  
تو میں فوراً چلا جاتا ہے

**باب (حضرت اسمعیلؑ کا بیان)** اشد کا زورۃ مریم میں فرمایا  
اس کتاب میں اسمعیلؑ کا ذکر کردہ وعدے کا سچا تھا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسمعیلؑ نے  
انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن ارقم سے انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلم قبیلہ کے کئی شخصوں پر سے گزرے جو تیر  
اندازی کر رہے تھے (دو جماعتیں ہو گئی تھیں) آپ نے فرمایا اسمعیلؑ کے  
بیٹے تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس جماعت کے ساتھ  
ہوتا ہوں (ابن اربعہ کی اولاد کے ساتھ) یہ سن کر دوسری جماعت  
دالوں نے ہاتھ روک لئے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپ نے وجہ پوچھی  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے آپ کے مقابلہ کریں آپ تو ادھر ہو گئے  
آپ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

**باب حضرت اسحاقؑ کا بیان**  
اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کی۔

**باب (حضرت یعقوبؑ کا بیان)** اشد تعالیٰ کا زورۃ بقرہ  
میں یوں فرمایا جب یعقوبؑ مرنے لگے اس وقت تم موجود تھے بغیر  
آیت وَنَحْنُ لَكُمْ مُسْلِمُونَ تک

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے معمر سلیمان سے

۱۔ قید سے چھوٹنا غنیمت سمجھنا حضرت یوسفؑ کے عزیز آفرین ہے کہ اتنی مدت قید رہنے پر اس بلائے والے کے بلائے پر نہ نکلے جو بادشاہ کی طرف سے  
آیا تھا اور پہلے اپنی صفائی کے خواہاں ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع کی راہ سے فرمایا اور حضرت یوسفؑ کا مرتبہ بڑھانے کے لئے ورنہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر اور استقلال کچھ کم نہ تھا۔ آفرین خویاں ہزارند تو تنہا داری ۱۲ منہ ۱۵ ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاریؒ نے وصل کیا  
ہے ابن عمرؓ کی حدیث سے وہ مراد ہے الکرم ابن الکرم ابن الکرم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کیوں کہ اس میں حضرت اسحاقؑ اور ان کے  
کریم ہونے کا بیان ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قِيلَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ  
النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتَقَاهُمْ قَالُوا يَا  
نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ  
فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ  
اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا  
لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ  
الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَيُخْبِرُكُمْ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرًا كُمْ فِي الْإِسْلَامِ  
إِذَا فَفَقَهُوْا-

بَاب ۳۷ وَلَوْ طَارَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ تَأْتُونَ  
الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ بُصُورُونَ أَرَأَيْتُمْ لَتَأْتُونَ  
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَتْتُمْ  
قَوْمًا يَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ  
قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ أَنْتُمْ  
أَنْتُمْ يَسْطَفِرُّونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَآهْلَهُ إِلَّا  
امْرَأَتَهُ قَدَرْنَا مِنَ الْعَاكِرِينَ وَأَمْطَرْنَا  
عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ-

۶۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ  
لِلُّوطِ إِنْ كَانَ لَيْسَ أَوْ إِلَى مَرَكْنٍ شَدِيدٍ-

سنا انہوں نے عیسا اللہ عمری سے انہوں نے سعید ابن ابی سعید مقبری سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
کیا اللہ کے نزدیک سب لوگوں میں عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو  
زیادہ پرہیزگار ہو انہوں نے کہا ہم نہیں پوچھتے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا  
تمہارا مطلب خاندانی شرافت سے ہے تو سب عزت والے یوسف  
پیغمبر ہیں جو پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) کے  
پر وئے ہیں انہوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا راہ  
معلوم ہوا تم عرب کے خاندان کو پوچھتے ہو انہوں نے عرض کیا جی  
ہاں آپ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف گئے  
جاتے تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم  
مائل کریں۔

باب حضرت لوط کا بیان (اللہ تعالیٰ کا سورہ نمل میں) فرماتا  
ہم نے لوط کو بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھ کر بھائی کا  
کام کرتے ہو۔ عورتوں کو چھوڑ کر اپنی خواہش مردوں سے بھجائے تو تم  
جاہل لوگ ہو پھر ان کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا یہی کہا کہ لوط والوں کو  
اپنی بستی سے باہر کر دو یہ بڑے پاکیزہ بنے ہیں آخر تم نے لوط علیہ  
السلام اور ان کے گھر والوں کو بچا دیا صرف ان کی بی بی کو عذاب لوں  
میں رہنے دیا اور ان کی قوم پر پتھروں کا (بینہ برسایا یہ براہین تھا جو  
ان ڈرائے گئے لوگوں پر برسایا گیا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا  
ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے  
ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط کو بخشنے  
وہ زبردست رکن (بیعت اللہ کے) پناہ میں گھستے تھے۔

**بَابُ ۳۱ فَمَا جَاءَ آلَ لُوطٍ بِالْمُرْسَلِ**  
 قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ بِرُكْنِهِ  
 بِمَنْ مَعَهُ لَا تَهْمُ نَفْسُكَ تَزَكُّوا  
 تَبَيَّنُوا إِنَّا نَكُونُ نَصِيرُهُمْ  
 لَأَسْتَنكِرَهُمْ وَاجِدُ يُفْرَعُونَ  
 يُسْرِعُونَ دَابِرُ إِخْرَصِيحَةٍ هَلَكَةٍ  
 لِّلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاطِرِينَ لِسَبِيلِ  
 لِبَطْرَيْنِ -

۴۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ  
 حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ مَدَائِدِ

**بَابُ ۳۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى  
 ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا كَذَبَ  
 أَصْحَابُ الْحِجْرِ مَوْضِعُ ثَمُودَ وَأَمَّا  
 حَوْتَ حِجْرٍ حَوَامٌ كُلُّ مَمْنُوعٍ لَهُمْ**

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہجر میں) فرمانا نبی لوط والوں کے  
 پاس خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو وہ ان سے کہنے لگے تم تو  
 (انجان) (پر ملک والے) لوگ ہو (سورہ الذاریات میں) برکتہ کا معنی  
 اپنے ساتھ والوں سمیت کیونکہ دی اس کے زور تھے سورہ ہود  
 میں ولا ترونہا کا معنی مت جھکو (سورہ ہود میں) انکو ہم نکرہم  
 استنکرہم ان سب کا ایک ہی معنی ہے (سورہ الصافات میں یسرعون  
 کا معنی دوڑتے ہیں (سورہ ہجر میں) دابر کا معنی اخیر (دم) سورہ  
 ہجر میں صبیحہ کا معنی ہلاکت سورہ ہجر میں (للمتوسمين) کا معنی  
 دیکھنے والوں کے لئے (سورہ ہجر میں) لبسبیل کا معنی رستے میں

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو احمد (محمد بن  
 عبد اللہ دبیری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحاق  
 سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود  
 سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں) مژدہ کو  
**باب ثمود کی قوم اور حضرت صالح کا بیان** (اللہ تعالیٰ کا  
 (سورہ ہود میں) ہم نے ثمود کی طرف ان کے ساتھ بھائی صالح کو بھیجا اور  
 ہجر میں) جو فرمایا ہجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ہجر ثمود لونا شہر تھا لیکن  
 (سورہ انعام میں) جو حوت ہجر ایسے وہاں حبر کے معنی حرام اور

۱- یعنی قوت رکن کا معنی قوت زور یہ لفظ تو حضرت موسیٰ کے قبضے میں وارد ہے جو نکر حضرت لوط کے قبضے میں بھی رکن کا لفظ وارد ہے اداوی الی رکن  
 شدید اس لئے امام بخاری نے اس کو ذکر کیا ۱۱۷۷۷ حالانکہ یہ لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیمؑ پاس بطور مہمان کے آئے تھے  
 مگر جو کہ یہی فرشتے ہیں حضرت لوطؑ پاس گئے تھے اس لئے مناسبت کی وجہ سے اس کا بھی ذکر کیا بعضوں نے کہا لوط کے قبضے میں بھی (انکم قوم مَنکُودون  
 وارد ہے اور نکر ہم اسی سے ہے ۱۱۷۷۷ یعنی اس آیت میں (لَا تَخْلُ تَخْلُهَا الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ) جو حضرت لوطؑ کی امت کے باب میں ہے۔  
 بعضوں نے کہا اس آیت میں جو سورہ یسین میں ہے (إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً لَّكَرَّاسٍ) پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت لوط علیہ  
 السلام کے قبضے سے تعلق نہیں رکھتی ۱۱۷۷۷ یہ آیت سورہ قمر میں حضرت لوطؑ کے قبضے میں بھی وارد ہے اس مناسبت سے اس حدیث کو اس باب  
 میں بھی ذکر کیا جیسے اوپر بھی کئی بار ذکر کیا ہے ۱۱۷۷۷ ثمود عرب کا ایک قبیلہ تھا ان کے دادا کا نام ثمود بن حارث بن ارم بن سام بن نوح تھا  
 اس لئے اس کو ثمود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تھا ۱۱۷۷۷  
**رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ**



حَجْرٌ مَّحْجُورٌ وَالْحَجْرُ كُلُّ بَنَاءٍ  
بَنَيْتُهُ وَمَا حَجَرْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ  
فَهُوَ حَجْرٌ وَمِنْهُ سَمِيَ حَاطِمُ الْبَيْتِ  
حَجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ  
مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ  
لِلْأَثْنَى مِنَ الْخَيْلِ الْحَجْرُ وَيُقَالُ  
لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَحِجِّي وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ  
فَهُوَ مَذْلُومٌ

۶۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَمَ  
النَّاقَةَ قَالَ اتَّخَذَ لَهَا سَرَجُلٌ  
ذُو عِزٍّ وَمَنْعَةً فِي قُوَّةٍ كَأَنِّي  
سَرْمَةَ

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكِينٍ أَبُو الْحَكَمِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَحِيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا  
سُلَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحَجْرُ  
فِي غَرْوَةٍ تَبَوَّكَ أَمْرُهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ  
بَيْرُهَا وَلَا يَسْقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ حَجَّجْنَا مِنْهَا  
وَأَسْتَقِينَا فَأَمْرُهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَ  
يُهْرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوِي عَنْ سَائِرَةِ بَنِي عَبْدِ  
وَأَبِي الشَّامُوسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَاءِ

لمنعہ کے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حجر محجور یعنی حرام لمنوع حجر  
عمارت کو بھی کہتے ہیں اور جس زمین کو گھیر لیا جائے (دیوار یا باڑے)  
اسی سے خانہ کعبہ کی حطیم کو حجر کہتے ہیں حطیم محطوم سے نکلا ہے محطوم  
کے معنی ٹوٹا ہوا پہلے وہ کعبہ اندر تھا اس کو توڑ کر باہر کر دیا اس لئے  
حطیم کہنے لگے جیسے قاتل مقتول سے اور مادیوں گھوڑی کو حجر کہتے ہیں  
اور حجر کے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے حجبی وہ بھی عقل کو کہتے ہیں  
(سورۃ فجر میں) اهل في ذلك قسم الذي حجر اور حجر الیماہ  
ایک مقام کا نام ہے رحجاز اور یمن کے بیچ میں

ہم سے حمید بن مسکین نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہم سے  
ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ کے انہوں نے عبد اللہ بن عمر  
سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے  
اس (بد ذات) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اڑنی کو مارا اپنے  
فرمایا ایک عزت دار زوردار صاحب قوت شخص رقدار نے اس کے  
مار ڈالنے کا ذمہ لیا (جیسے رہمارے زمانہ ہیں) ابو زمعہ (اسود بن  
مطلب) ہے۔

ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حسان  
بن حیان ابو زکریا نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے عبد اللہ بن  
دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ  
تبوک میں حجر میں آئے تو اپنے لوگوں کو حکم دیا یہاں سے کنوئیں کا پانی  
نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو انہوں نے کہا ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندہ  
ڈالا مشکیں بھر لیں اپنے فرمایا یہ آٹا پھینک دو مشکیں پہا دو اور سب  
بن سعید اور ابو الشموس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کھانے کے (جو اس پانی سے تیار ہوا تھا) پھینک دیئے کا حکم  
کیا اور ابو زمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس میں اس میں

لے سبر کی حدیث طبرانی اور ابوشاموس کی طبرانی اندر اس سندہ نے اور ابو زکریا نے ہمارے وصل کی چونکہ اس مقام پر خدا کا عذاب نازل ہوا تھا لہذا اپنے دیاں کے  
پانی کے استعمال سے منع فرمایا ایسا نہ ہو اس سے دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ۱۲۰۰

الطَّعَامُ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

۶۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو رَهِيمٍ بْنُ أَبِي لَيْثٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ تَزَلُّوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ ثُمَّ وَدَّ الْحُجُوفَ فَاسْتَقَوْا

مِنْ بِرْهَا وَأَعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْهَا

وَأَنْ يَغْرِهُوا الْأَيْلَ الْبَحِيثَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْتَقُوا مِنَ

الْبُؤْرِ الْإِنِّي كَانَ يَرُدُّهَا النَّاقَةُ تَابِعَهُ أَسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ

۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحُجُوفِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ

الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَنَ أَنْ تُصِيبَكُمْ

مِمَّا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَفْتَحَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ

عَلَى الرَّحْلِ -

۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ

حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْبَنَ

أَنْ يُصِيبَكُمْ مِمَّا أَصَابَهُمْ -

آٹا گوندھا سو (وہ اس کو پھینک دے)

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن عیاض نے انہوں

نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمر نے بیان

کیا لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر میں جا کر

اُترے وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں آٹا گوندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی (جو مشکوں میں تھا) بہا ڈالیں اور آٹا جو اُس سے

گوندھا تھا، وہ اُونٹوں کو کھادیں آپ نے فرمایا اُس کنوئیں کا پانی

لو جس میں کا پانی (حضرت صالح کی) اونٹنی پیا کرتی تھی عبید اللہ کے ساتھ

اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کیا بلکہ

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے

خبر دی اُنھوں نے عمر سے اُنھوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم

بن عبد اللہ خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر سے گڈے (جہاں ٹود کی قوم بستی

تھی) تو یہ فرمایا گنہگاروں کی بستیوں میں نہ جاؤ مگر دوتے ہوئے (اُس سے

ڈرتے ہوئے) ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی آن پڑے یہ فرما کر

آپ نے کجاوے پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد سندہی نے بیان کیا کہ ہم سے وہب بن

کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے

زہری سے انہوں نے سالم سے کہ ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا گنہگاروں (بدکاروں) کی بستی میں نہ جاؤ اگر جاؤ تو

دوتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب انکو ہوا تھا وہ تم

پر بھی آئے۔

۱۔ اس کو ابن القری نے وصل کیا "منہ ۱۷" اگرچہ یہ حدیث مطلق ہے تمام بدکاروں کو شامل ہے مگر چونکہ آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی

جب حجر پر سے گڈے (جہاں ٹود کی قوم بستی تھی) جیسے اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس لئے اس باب میں لائے "منہ ۲"

**بَابُ ۳۱۹ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ خَضَعَ**  
**يَعْقُوبُ الْمَوْتَ.**

۶۰۷- حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ اَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ  
ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ  
بْنِ اِسْحَقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

**بَابُ ۳۲۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ**  
**فِي يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهِ اٰيَاتٌ لِّلنَّاسِ اٰثِلِيْنَ.**

۶۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِي  
اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَكْرَمِ  
النَّاسِ قَالَ اَتَقَا هُمُ اللَّهُ قَالُوا كَيْسَ  
هَذَا اَنْتَ لَكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ  
نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ  
خَلِيْلِ اللَّهِ قَالُوا كَيْسَ عَنْ هَذَا اَنْتَ لَكَ  
قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ نَسْأَلُوْنِي  
النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَاْسُ هُمْ فِي الْاَجَاهِلِيَّةِ  
خِيَاْسُ هُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فُقِهُوا.

۶۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

**بَابُ ۳۱۹ حضرت یعقوب کا بیان** (اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ  
میں یوں فرمانا کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب مرے تھے۔  
میں سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الصمد نے خبر دی  
کہ ہم کو عبد الرحمن بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ  
بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے عزت دار عزت دار کے بیٹے۔  
عزت دار کے پوتے عزت دار کے پر پوتے یوسف بن یعقوب بن اسحاق  
بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

**بَابُ ۳۲۰ حضرت یوسف کا بیان** (اللہ تعالیٰ نے سورہ  
یوسف میں) فرمایا بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں میں پوچھنے والوں  
کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

مجھ سے عبید بن اسعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں  
نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن ابی سعید نے خبر دی  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
پوچھا گیا۔ لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے اپنے  
فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے  
آپ نے فرمایا تو خاندان کے لحاظ سے) یوسف (عزت والے) ہیں جو  
خود پیغمبران کے باپ پیغمبر دادا پیغمبر پر دادا اللہ کے خلیل (یعنی حضرت  
ابراہیمؑ) لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم عرب کے خاندانوں  
کو پوچھتے ہو دیکھو لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے کسی کان میں اچھا  
مال نکلتا ہے کسی سے بُرا، جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف  
تھے وہی اسلام میں بھی اچھے شریف ہیں بشرطیکہ دین کی کچھ حاصل  
کریں (عالم نہیں)

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ نے خبر دی  
انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا -

۶۱۰ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُذُودَةَ بْنَ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَرِيءُ أَبِي بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ سَاجِدٌ أَيْسَفُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَأَى فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُورًا أَبِي بَكْرٍ -

۶۱۱ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَجْبَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُورًا أَبِي بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ إِنْ أَبِي بَكْرٍ سَاجِدٌ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ مُرُورًا فَإِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ سَاجِدٌ رَقِيقٌ -

۶۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہم سے بدل بن محبہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن البرکثم سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (مرض موت میں) فرمایا ابو بکرؓ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں انہوں نے عرض کیا ابو بکرؓ تو کچھ ایسے آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہوگی (قرآن پڑھنا مشکل ہوگا) آپ نے پھر یہی فرمایا (ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں) حضرت عائشہؓ نے پھر یہی معروض کیا شعبہ نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) آپ نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا تم تو یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو (ظاہر کچھ باطن کچھ) ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں -

ہم سے ربیع بن بکبی بصری نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں (حضرت عائشہؓ نے کہا ابو بکرؓ تو ایسے آدمی ہیں (یعنی بالکل نرم دل) آپ نے پھر وہی حکم دیا حضرت عائشہؓ نے پھر وہی معروض کیا آپ نے فرمایا) ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں (تم تو یوسفؑ غیمبر کی ساتھ والیاں ہو پھر آپ کی زندگی بھر (وفات تک) ابو بکرؓ یہی لوگوں کی امامت کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائد سے روایت کیا اس میں یوزبہ کہ ابو بکرؓ نرم دل آدمی ہیں -

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعراب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آپ نے

۱۔ اس حدیث کی شرح ابواب الامت کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۲۔ اس کو زور مؤلف نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

دعا کی یا اللہ عباس بن ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے  
یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ سب مکہ کے کافروں پاس قید تھے)  
یا اللہ کنز و رسلانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو) یا اللہ مضر کے کافروں کو  
خوب پیس ڈال یا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف بنی مضر کے ازانہ  
میں قحط کے) سال گذرے تھے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے بیان کیا جو جویریہ کے بھتیجے تھے  
کہا ہم سے جویریہ بن اسماعیل نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے  
ان سے سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوٹ پر رحم کرے  
دہ زبردست رکن کے ساتھ پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسف  
کی طرح اتنی مدت تک قید رہتا پھر کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے  
ساتھ چلا آتا حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرنا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی کہ  
ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے سفیان سے انہوں نے مسروق سے  
انہوں نے کہا میں ام رومان سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ والہ تعالیٰ عنہا  
بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہ پر کیا گیا تھا انہوں نے کہا ایسا  
ہوا ہم دونوں (مال بٹیاں) بیچتی تھیں لہذا میں ایک انصاری عورت  
(نام نامعلوم) آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلاں شخص رطل بن اثاثہ  
کو تباہ کرے اور تباہ کیا میں نے کہا کیوں اس کا قصور اس نے کہا اسی نے  
تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی عائشہ نے پوچھا کونسی بات جب اس نے  
بیان کی تو عائشہ نے کہا کیا یہ بات ابو بکرؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تک بھی پہنچ گئی اس نے کہا پہنچ گئی یہ سنتے ہی عائشہ نے بیہوش ہو کر گری  
بیہوش آیا تو بکپی کے ساتھ بجا چڑھا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تشریف لائے پوچھا اس کو (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کیا  
ہوا ہے میں نے کہا اس کو وہ بات سن کر جو اس کے حق میں کہی گئی بنار

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
عَبَّاسُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي سَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ  
اللَّهُمَّ إِنِّي الْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
الْمُسْتَضْعَفُ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ ظِلْمَكَ  
عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَنِينَ كَسَنَى يُوسُفَ  
۶۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ اسْمَاعِيلَ  
أَخِي جَوِيرِيَّةٌ حَدَّثَنَا جَوِيرِيَّةُ بْنُ اسْمَاعِيلَ عَنْ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَالَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي  
إِلَى سَكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَيْدَتْ فِي السَّجْنِ مَا لَيْدَتْ  
يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّارُ حَتَّى لَا جَبْتُهُ-

۶۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا بَنُو  
فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ  
قَالَ سَأَلْتُ أُمِّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ  
عَمَّا قِيلَ فِي رِمَا قِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ  
عَائِشَةَ جَارِسَتَيْنِ إِذْ وَجَعَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ  
مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ نَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ  
وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ نَادَى كُرَى  
الْحَدِيثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيْ حَدِيثٍ فَأَخْبَرَنَا  
قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًا  
عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمِي بِهَا فَنُفِخَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ  
قُلْتُ حُمِي أَخَذَ نَهْمًا مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ عُمَيْدِيَّةَ

فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَئِنْ حَلَقْتُ لَا  
لُصَّةَ قُوَّتِي وَلَئِنْ اَعْتَدْتُ لَا اَعِدُّرُقَتِي  
فَمَنْ لِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَ  
بَنِيهِ فَاَللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا  
تَصِفُونَ فَاَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ مَا اَنْزَلَ  
فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا  
بِحَمْدِ أَحَدٍ -

۶۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّهُ  
سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَرَأَيْتَ قَوْلَهُ حَتَّى اِذَا اسْتَبَاسَ الرَّسُلُ وَظَنُّوا  
اَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا اَوْ كَذِبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَبْتُمْ  
قَوْمٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا اَنَّهُمْ قَوْمٌ  
كَذَبُوا لَهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ  
لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا بِذَلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كَذَبُوا  
قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرَّسُلُ تَظُنُّ ذَلِكَ  
يَرْيَا وَامَّا هَذِهِ الْاَيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتَبَاعُ  
الرَّسُلِ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَاعَ  
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَخَوَعَتْ لَهُمُ النَّصْرُ حَتَّى اِذَا  
اسْتَبَاسَ سَمِعَ مَنْ كَذَبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا اَنَّهُ  
اَتَبَاعُهُمْ كَذَبُوهُمْ جَاءَهُمْ فَصَرَّحَ اللَّهُ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ

آگیا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیٹیں کہنے لگیں خدا کی قسم اگر میں ملف  
کروں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں معذرت کروں تو میرا  
عذر ڈھانسنے کے میری تمہاری وہی کیفیت ہے جو یعقوب اور ان کے بیٹوں  
کی گردن چکی ہے (یعنی صبر کرنا بہتر ہے) اخیر تمہاری ان باتوں پر اللہ میرا  
مددگار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر تشریف لے گئے  
پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو آیتیں (حضرت عائشہ کی برأت میں) انبار  
(سورہ نور کی پندرہ آیتیں) اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لگیں میں اللہ  
کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل  
سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت  
عائشہ سے پوچھا یہ آیت جو سورہ یوسف میں ہے (وَلَطَمُوا اَنْفُسَهُمْ  
قَدْ كَذَبُوا نَبِيًّا كَذَبُوا بِهٖ تَشْدِيْدًا يٰ اَكْذِبُوا تَخْفِيْفًا سَ اَنْهٰوْحُ كَمَا  
كَذَبُوا تَشْدِيْدًا سَ عَرُوْهُ كَمَا تَوْبَهُ رَعْنٰ كَيْسَ نِيْسَ كَے) پیغمبروں کو تو اس کا  
یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے ان کو جھٹلایا و طعنوا یعنی گمان کیا یہ کیا  
معنی حضرت عائشہ نے کہا مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک  
پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب خدا کی آزمائش  
مدت تک رہی اور مردانے میں دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلا  
والوں سے ناامید ہو گئے (سمجھے کہ اب وہ ایمان نہ لائیں گے) اور  
انہوں نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ ان کے تابعدار بنے ہیں وہ بھی  
ان کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد آئی پھر انہی ۱۵ امام بخاری  
نے کہا (سورہ یوسف میں) ہنسیا سوا باب افعال ہے ہمیں یثت سے نکلا ہے منہ  
یعنی حضرت یوسف سے لایا سو اذوح اللہ فیہ اللہ کی ہنسی امیر کھوایوس مت ہو

۱۵ یعنی حضرت یوسف اور ان کے بھائیوں کی کہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف  
بھی اشارہ کیا ہے جس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے اثنائے گفتگو میں یوں کہا مجھ کو حضرت یعقوب کا نام یاد نہ آیا تو میں نے یوسف کا باب کہہ دیا ۱۲ منہ لے  
یہ آیت چونکہ سورہ یوسف میں واقع تھی اسلئے امام بخاری نے اسکی تفسیر باب میں بیان کر دی بعضوں کا اسلئے روماء و اسلنا قبلک الارجال انوحی الیہم علی حضرت

اسْتَيْسَوا فَعْمَلُوا مِنْ يَسْتُ مِنْهُ مَزُوسُفٌ  
لَا تَيَسُّوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ الْخَوْبُ  
عَبْدَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ  
ابْنُ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ  
بَاب ۳۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَآيُوبُ  
إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ  
وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أَمَّا كُضْ  
إِخْرِبْ يَرْكُضُونَ يَعْدُونَ-

مجھ کو عبدہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہا ہم سے عبد الصمد نے بیان کیا انہوں  
نے عبد الرحمان سے انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن دینار) سے انہوں  
نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا عزت دار عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پوتے  
یوسف ہیں یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے وہ ابراہیم  
علیہم السلام کے بیٹے۔

باب (حضرت ایوبؑ کا بیان) اور اللہ تعالیٰ سورہ انبیاء میں فرمایا  
اور ایوب کا ذکر جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی  
اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (سورہ صافات)  
ارکض برجلک کا معنی اپنا پاؤں زمین پر مار کر کھنکھانے کا معنی (سورہ  
انبیاء میں) دوڑتے ہیں۔

۶۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
هَمَّامٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا آيُوبُ يَغْتَسِلُ  
عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ  
فَجَعَلَ يَجْعَلِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا آيُوبُ  
أَلَمْ أَكُنْ أَعْلَيْتُكَ عَمَّا تَتَّبَعِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ  
وَلَكِنْ كَلَّغْتَنِي عَنْ بَرَكَّتِكَ-

مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق  
نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب  
پیر بٹرننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا وہ اپنے  
پیرے میں بٹورنے لگے اس وقت پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیا میں  
نے تجھ کو ان ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کیا (تجھ کو مالدار نہیں بنایا) انہوں  
نے عرض کیا بیشک میرے مالک مگر میں تیری برکت (عنایت) سے کہیں  
بے پروا ہو سکتا ہوں۔

بَاب ۶۲۲ وَادَّكَرُ فِي الْكِتَابِ مُوسَى  
إِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَ  
نَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَ  
قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ

باب (حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا  
(سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں موسیٰ کا ذکر کردہ چنا ہوا (بندہ)  
رسول نبی تھا اور ہم نے اس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک  
بل کر اس سے باتیں کیں کہ قربانہ نجیا یعنی اس سے کلام کیا اور ہم نے

۱۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے اور باطن ہوا ان تکلیف کا قول جو حق تعالیٰ کے کلام میں آواز کے قائل نہیں ہیں ۱۲ منہ ۵۵ تو خدا میں بندہ  
بندہ ہر وقت اپنے مالک کا محتاج اور دست نگر ہے ۱۲ منہ

رُسَيْنَا اَحَاةَ هَٰؤُلَاءِ نَبِيًّا يُقَالُ لِلَّوْاحِدِ وَ  
لِلْاِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ نَحْيٌ وَيُقَالُ خَلَصُوا نَحْيًا  
اَعَزُّ لَوْ اَوْحِيَا وَالْجَمْعُ اَنْجِيَةٌ  
يَتَنَاجَوْنَ

باب ۲۳۱ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اِلِ  
فِرْعَوْنَ اِلَى قَوْلِهِ مُسِرَّتٌ كَذَّابٌ .

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شَرِبَابٍ  
سَمِعْتُ عُمَرَ ذَكَرَ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ  
كَانَتْ لَهَا بِهَ إِلَى ذِكْرِ ابْنِ كُوَيْلٍ وَكَانَ رَجُلًا  
تَنْصَرَفُ بِهَا بِالْأَنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ ذَكَرْتُ  
مَا خَاتَمِي فَخَبَرْتُ فَقَالَ ذَكَرْتُ هَذَا النَّاسُ  
الَّذِي آمَنُوا اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَآدَمَ وَكَانَ يَوْمَ  
أَنْعَزْتُكُمْ فَهَذَا مُؤْتَرَا النَّاسُ مَصِيبُ  
السَّيْرِ الَّذِي يُطْلَعُ بِهَا سَيَرُوكَ عَنْ

باب ۲۳۲ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ  
حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِاللَّوْ  
الْمُعَذِّبِ طَوًى أَنَسْتُ أَبْعَدْتُ نَارًا لَّعَلِّي  
أُنَبِّئُكُمْ مِنْهَا بِقَبَسِ الْآيَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
الْمُعَذِّبُ الْكَيْبَارُكَ طَوًى أَنَسْتُ الْوَادِي  
سَمِعْتُ عَمَّا كُنَّا وَرَأَيْتُ الشَّيْءَ بِكُنَّا بِأَمْرٍ  
طَوًى شَيْءٍ كَارِغًا الْأَمِنْ ذِكْرُ مُوسَى إِذْ رَأَى

اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنا یا نوحی کا لفظ واحد ثنئیہ  
جمع سب کے لئے بولا جاتا ہے (سورہ یوسف میں ہے خَلَصُوا نَحْيًا  
یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اس کی جمع انجیب ہے (سورہ مجادلہ  
میں) یتناجون بھی اسی سے نکلا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ موسیٰ) فرعون والوں میں سے ایک  
ایماندار شخص (شعاع) کہنے لگا اخیر آیت مسرت کذاب تک۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تبسی نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن  
سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب نے کہا میں  
نے عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا۔  
جب حضرت جبریل غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ  
وہاں سے حضرت خدیجہ پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا  
وہ آپ کو درقہ بن نوفل پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے۔ عربی  
زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پوچھا کہ تم کو کیا دکھائی دیتا ہے آپ نے بیان کیا درقہ کہنے لگے  
یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا اور جو کہیں میں رہا  
(پیغمبری کے) زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کروں گا میں  
کہتے ہیں محرم راز کو جس سے آدمی وہ بات کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ طہ میں فرمانا لے پیغمبر تو نے موسیٰ  
کا قصہ سنا ہے) خبر آیت بالوادی المقدس طوی تک اُنْتُ کَا مَعْنَى  
آگ دیکھی (تم ٹھہرو) میں اس میں ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں ابن  
عباس نے کہا مقدس کا معنی مبارک طوی اس لہجہ کا نام تھا (جہاں)  
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے باتیں کیں) سید تھا یعنی پہلی حالت پر تھی یعنی  
پر سبز گاری ہنکنا یعنی اپنے اختیار سے حوی یعنی بد بخت ہوا مارا  
یعنی موسیٰ کے سوا اور کوئی خیال دل میں نہ رہا مرد یعنی فریاد رس



يُصَدِّقُنِي وَيَقَالَ مَعِينًا أَوْ مُعِينًا يَبْطِشُ وَيَبْطِشُ  
يَا تَمْدُونُ يَشَاوِرُونَ وَالْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ  
غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ كَيْسٌ فِيهَا لَهَبٌ  
سَنَسَدٌ سَنَعِيكَ كُلُّمَا عَزَزْتَ شَيْئًا  
فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَصَدًا وَقَالَ خَيْرُهُ كُلُّمَا  
لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمَمَّةٌ أَوْ قَانَاةٌ  
فَجَعَلَ عَصَدَةً أَوْ رَعَى ظَهْرِي فَيَسْجُكُ فَيُكَلِّمُ  
الْمُثْلَى تَانِيثٌ الْأَمْثَلُ يَقُولُ يَدَيْنِيكُمْ  
يُقَالُ خَذِ الْمُثْلَى خِذِ الْأَمْثَلُ ثُمَّ اسْتَوَاصَفَا  
يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصْلَى  
الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ نَاوِجِسٌ أَصْمَحُونَ  
فَذَهَبَتِ الْوُأُومُ مِنْ خَيْفَةٍ بِلَكْسَةِ الْحَاءِ  
فِي جَذْوَةٍ التَّخْلِ عَلَى جَذْوَةٍ خَطْبُكَ  
بِأُفْكٍ مِاسٌ مَصْدَرُ مَاسَةٍ مِاسًا  
لَنْتَسِفَتُهُ لَنْدَرِيَّتُهُ الْفَحَاءُ الْخَرُّ  
فُتْيَتُهُ أَتَبَعِي أَثَرُهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ تَقْعُشَ  
الْكَلَامَ تَحْرُ نَقْضٌ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ  
عَنْ بَعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ اجْتِنَابٍ  
وَأَجْدُ تَلْ مُجَاهِدٌ عَلَى قَدَرِ مَوْعِدِ الْإِنْيَا  
لَا تَنْفَعُكَ يَبَسًا يَابَسًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلَى  
الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ  
فَقَدْ تَرَمَّا الْقَيْمًا آتَى مَتْنَهُ تَنَبَّيْ مَوْسَى ثُمَّ يَوْمُؤُ

یا مدد کار بیطش بضم ط اور بیطش بکسر ط دونوں طرح قرأت ہے  
یا تم دون یعنی مشورہ کرتے ہیں جذوة لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں  
آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے منہ پر آگ لگی ہو) سَنَسَدُ عَصَدٌ  
یعنی ہم تیری مدد کریں گے جب تو کسی چیز کو زور دے گا تو نے اس کو  
عَصَدُ یعنی بازو دیا (یہ سب تفسیریں) ابن عباس سے منقول ہیں  
اور وُلْ کہا عَصَدَةٌ کا معنی یہ ہے کہ زبان سے کوئی حرف یا تنہ  
فہ نہ نکل سکے اُزْرٰی یعنی میری پیٹھ پیسخت کہ معنی تم کو ہلاک کرتے مثلاً  
أَمْثَلُ کی مؤنث ہے یعنی تمہارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں عرب لوگ  
کہتے ہیں خذ المثلی خذ الامثل یعنی بھی روش اچھا طریقہ سنبھال  
ثُمَّ اسْتُوصَفَا یعنی قطار باندھ کر آؤ عرب لوگ کہتے ہیں آج توصف  
میں گیا یا نہیں یعنی ناز کے مقام میں فارحس یعنی سوئی کا دل  
دھڑکنے لگا خیفہ کی اصل خوفہ تھی واو بوجہ کسرہ ماقبل کے ہاں سے  
بدل گئی فی جذوع النخل یعنی علی جذوع النخل خَطْبُكَ یعنی تیرا حال  
مِاسٌ مصدر ہے کہتے ہیں مِاسَةٌ لَامِاسٌ (یعنی تجھ کو کوئی نہ چھوئے  
نہ تو کسی کو چھوئے) لَنْتَسِفَنَّهُ یعنی تم کو راکھ کر کے دریا میں اُڑا دیں گے تَقْضٰی  
تقصی سے ہے یعنی گری تصبہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی تھکے  
بات کا بیان کرنا اسی سے ہے (سورہ یوسف میں) نحن نقص عليك  
جنب اور عن جنابہ اور عن اجتناب سب کا معنی ایک ہے یعنی دور سے  
مجاہد نے کہا معنی قداری یعنی وعدے پر لانا یعنی سستی نہ کرو بیسا  
یا بسا یعنی خشک من زينة القوم یعنی زیورہ میں سے جو بنی اسرائیل نے  
فرعون والوں کے مانگ کر لئے تھے نقدہ منتہا یعنی میں نے اس کو ڈال دیا اللہ  
یعنی بنا یا فتنی اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں

۱۔ بعض نسخوں میں یہاں آخری عبارت نہ ملے ہے (وما عونا یقال قد) وجہ علی صنعتہای اعنتہ علیہا یعنی (دعوا کا معنی مرد عرب لوگ

کہتے ہیں میں نے اس کے کام پر اس کی زد کی یعنی مرد کی ۲۔ منہ ۳۔ اس کو فرمایا نے وصل کیا ۱۲۔ منہ ۴۔

أَخْطَأَ التُّرْبَ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي  
الْعَجَلِ -

۶۱۸- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَرِئَ مَعْصُومٌ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ  
عَنْ كَلْبَةَ أُمِّ سُرَيْيَةَ بِهَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ  
فَإِذَا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَنَسَلِّمْتُ  
عَلَيْهِ فَمَرَدْتُ ثُمَّ قَالَ فَوَحَّابًا بِالْآخِرِ الصَّالِحِينَ النَّبِيِّ  
الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَمَابِتٌ وَغَابُورٌ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ  
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۳۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهَلْ أَتَاكَ  
حَدِيثُ مُوسَى وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا  
۶۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي  
هَرِيرَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَا مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ  
أُمِّ سُرَيْيَةَ بِهَ آيَةُ مُوسَى وَكَانَ رَجُلٌ فَجَرٌ  
رَجُلٌ كَانَتْ مِنْ رَجُلٍ شَنْوَرَةً وَكَانَتْ عَيْنِي  
فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رُبْعَةٌ أَحْمَرٌ كَانَتْ أَخْرَجَ مِنْ  
دِيْنَاهِمْ وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَلَدِ ابْنِ هَرِيرَةَ عَنْ  
أُمِّ بَيْتٍ بِأَنَاءٍ عَنِ ابْنِ أَحْمَدَ هَذَا كَبُرَ وَفِي  
الْآخِرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيْمَنًا شَرِبْتُ  
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَعِيقِلُ أَخَذْتُ

موسیٰ نے غلطی کی جو اس پھرے کو خدا نے سمجھ کر دوسری جگہ چل دیا الا یہ  
الہم تو کلا یعنی وہ پھر ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے کہا ہم سے  
قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن معصوم  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال  
بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہنچا ہوا ہارون پیغمبر سے  
ملا جبرائیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کر دیں میں نے ان کو سلام  
کیا انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی اچھے پیغمبر اس حدیث  
کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن علی نے بھی انس سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

باب اللہ تعالیٰ کا دستورہ طہ میں فرمانا اے پیغمبر  
موسیٰ کا قصہ سنا ہے اور سورہ نسا میں اللہ تعالیٰ کی باتیں بیان  
ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف  
نے خبر دی کہ ہم کو عمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن  
سبیح انہوں نے ابو سریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ کو دکھا  
ایک دیلے پتلے سیدھے بال والے آدمی میں جیسے شہودہ ربیعہ کے  
لوگ ہوتے ہیں اور میں نے کو دکھا وہ ایک میانہ قامت سُرخ رنگ کے  
آدمی میں (ایسے تردد تازہ صاف پاک) جیسے ابھی حمام سے نکلے میں  
اور ابراہیم سے ان کی سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (جب پیغمبر  
سے مل چکا) تو میرے سامنے دو بیالے ہانٹے گئے ایک میں دودھ  
تھا ایک میں شرب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا اس وقت  
(فرشتوں نے مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا) دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے

۱۰ ان کی روایتوں میں مالک بن معصوم کا واسطہ مذکور نہیں ہے ثابت کی روایت کو امام مسلم نے منقول کیا ۱۲ منہ ۱۰ ایک روایت میں یوں ہے کہ  
جبرائیل نے کہا ۱۲ منہ ۱۰

الْغُطَّةَ فَإِنَّمَا إِنَّكَ لَوَاحِدَاتُ الْخَمْرِ غَوَتْ أُمَّتُكَ  
۴۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
الْعَالِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو نَبِيَّكُمْ يَقِي ابْنَ  
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
يَبْنِي بَعِيدٌ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوشَعَ بْنِ  
مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى اذْهَبْ  
هَذَا كَأَنَّهُ مِنْ تَرَجَالِ شَكْوَةٍ وَقَالَ عِيسَى  
جَهْدَ مَرْبُوعٍ وَذَكَرَ مَالِكًا خَارِجَ النَّارِ  
ذَكَرَ الدَّجَالَ .

۴۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ  
يَقُولُونَ يَوْمًا يَقْبَلُنِي غَاشِرًا فَقَالُوا هَذَا  
يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ بَلَغَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری اُمت خراب ہو جاتی ہے  
مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ  
نے انہوں کو قنادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ کہتے  
تھے کہ تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباس نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں کہنا  
چاہیے میں یونس بن متی (پیغمبر) سے بہتر ہوں راوی نے یونس کے  
والد کا نام متی بیان کیا اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا  
فرمایا موسیٰ تو گندی رنگ دراز قامت (لمبے) تھے جیسے شتر توبیل  
کے لوگ ہوتے ہیں راوی میں گھونگر بال والے میانہ قامت آدمی تھے  
اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال  
کا ذکر کیا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر  
انہوں نے اپنے باپ کے انہوں نے ابن عباس  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو  
یہودی لوگوں کو دیکھا وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے  
یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسیٰ کو نجات دی اور فرعون کو

۱۔ حالانکہ یہ شراب بنت کا تھا مگر اس کا نود دُنیا میں دنیا کا شرابِ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں  
بھی شرابِ حرام نہ ہوتا درست رہتا یعنی مسلمان باوصف شرابِ حرام ہونے کے اس کے پینے سے باذنب نہیں رہتے اس وقت تو سب سب شرابِ حرام  
اُڑتے اور درست دین والے ہو کر مدہاگ ہوں میں مبتلا ہوتے کیونکہ شرابِ حرام بائیس کی جڑ ہے ۱۲۔ اس کے دو حصے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اپنے  
میں یونس سے افضل نہ کہے گو حضرت یونس سے ایک تصور ہو گیا تھا مگر اللہ نے معاف کر دیا یہ پیغمبر تھے پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا علومِ سماویں  
کا تو کیا ذکر ہے، دوسرے یہ کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر فضیلت نہ دے یعنی اس طرح سے کہ حضرت یونس کی توہین یا عقارت مطلقہ کسی پیغمبر کی ذرا سی  
بھی توہین یا عقارت کرنا کفر ہے خدا ان لوگوں کو قارت کرے جو ردِ نصاریٰ کے بہاد سے حضرت عیسیٰ کی توہین کرتے ہیں وہ اپنا ایمان آپ  
خواب کرتے ہیں اس کی مثل وہی ہے پرانے سنگوں کے لئے اپنی ناک کٹائی اسی طرح ان کو ہدایت کرے جو عادیوں یا رافضیوں کے رد کا بہاد لگے  
حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ کی توہین کرتے ہیں ۱۳۔ اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں متی ان کی والدہ کا نام تھا  
۱۳۔ رحمہ اللہ تعالیٰ



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ النَّاسُ يَصْغَحُونَ بِرُؤْمِ الْفَيْمَةِ مَا كُونُ  
أَوَّلَ مَنْ يُفْسِقُ قِيَادًا أَنَا مُوسَى أَخِي وَيَقَارِيهِ  
مِنْ كَوَائِمِ الْعَدَاشِ فَلَا أَدْرِي أَفَأَنْ تَبْلِي نَامُ  
جَوَزِي بِصَفْقَةِ الطُّوسِ.

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَوَاكِبُ شَرِّ الْأَشْيَاءِ لَمْ يَخْتَرْ اللَّهُ لَهَا كَوْكَبًا  
كَوَاكِبُ لَمْ تَعْنُ أَنْ تُنْشِئَ مِنْ دَجَمَهَا  
الطُّوسُ.

بَابُ ۳ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ  
لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقَتْلُ  
الْحُمُومَانُ يُشَبَّهُ مِصْفَاةَ الْحَلَمِ حَقِيقُ حَقٍّ  
كُلُّ مَنْ شَدَّ مَ نَقَطُ سَقَطَ فِي  
يَدَا ۴

حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ تَسَادَى هُوَ  
وَالْخَضِرُ بَيْنَ تَلَسُّلِ لَفْزَارِي فِي صَاحِبِ مُوسَى  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ نَمَّا بِهِ ابْنُ بَنِي  
كَعْبٍ فَدَعَاكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَسَارِيْتُ

ہے انہوں نے ابوسعید خدری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیامت کے دن لوگ بہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے مجھ کو  
بہوش آئے گا میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے  
ہوئے ہیں اب معلوم نہیں ان کو مجھ سے پہلے بہوش آجائے گا یا بہوش  
ہی نہ ہوں گے اس لئے کہ طور پر بہوش ہو چکے تھے یہ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفری نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق  
نے کہا کہ کو عمر نے خبر دی انہوں نے تمام سے انہوں نے ابوسعید  
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل  
نہ ہوتے (سلویٰ کا گوشت سینت کر نہ رکھتے) تو گوشت کبھی نہ  
سٹرتا اور جو حواء نہ ہوتیں (حضرت آدم سے دغا نہ کرتیں) تو  
کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی چوری نہ کرتی۔

باب (سورہ اعراف میں جو آیا ہے) دارسلنا علیہم  
الطوفان سے مراد پانی کا پہیلے اور بہت مری پڑنے کو بھی طوفان  
کہتے ہیں قتل سے مراد بھی پڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے  
(گو چڑی حقیق کا معنی حق اور لازم سقط فی ایدیم یعنی شرمندہ  
ہوئے عرب لوگ جو شرمندہ ہوتا ہے کہتے ہیں سقط فی یدہ

حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ  
ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن ابیہم نے کہا مجھ  
سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے  
ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ  
بن عباس اور جریر بن قیس غزالی نے جھگڑا کیا اس باب میں کہ موسیٰ کن  
کے پاس گئے تھے ان کا ساتھی (جو کشتی میں سوار ہوا ایک بچے کو مارا  
ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر تھے  
اتنے میں ابی بن کعب اور حمرہ بن عبدالمطلب نے ان کو بلایا کہنے لگے

أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ  
السَّبِيلَ إِلَى لُوقِيهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَبِيًّا مُوسَى فِي مَلَأَمِينَ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ  
مِنْكَ قَالَ لَا فَادْعَى اللَّهَ إِلَى مُوسَى بَلَى فَبَدَأَ  
خَضِرًا فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَبُعِلَ  
لَهُ الْحَوْتُ آيَةً وَرَقِيلٌ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحَوْتَ  
تَارِجِعْ فَإِنَّكَ سَلَفًا فَكَانَ يَتَّبِعُ الْحَوْتَ  
فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى نَتَا هَ أَزَايَتْ إِذَا وَنَا  
إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا  
أَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ  
فَقَالَ مُوسَى ذَا إِلَهٍ مَا كُنَّا  
نُبْخِ فَازْتَدَا عَلَى أَنْثَارِهِمَا تَقَصَّصًا  
فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا  
الَّذِي قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ .

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُكَيْنٌ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
بْنُ جَبْرِ قَالَ كُنْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنْ نَوَقَا  
الْبِكَالِي يَزْعُمَانِ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ  
لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ

دوست (حزین تیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کے وہ ساتھی کون تھے جن سے  
موسیٰ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باب  
میں کچھ سنا ہے آپ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے  
ایک بار ایسا ہوا موسیٰ بنیمین اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھ ہوئے  
تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص  
کو بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو انہوں نے کہا نہیں اس  
وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی بھیجی میرا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم  
رکھتا ہے موسیٰ نے ان تک پہنچنے کی دعا کی ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لئے  
نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب یہ مچھلی گم ہو جائے دریا میں  
چلے (مے) وہیں سے لوٹ آخضر وہیں ملیں گے خضر موسیٰ برابر چلتے  
رہے اس مچھلی کے انتظار میں تھے کہاں وہ سمندر میں غائب ہو جاتی  
ہے چلتے چلتے ان کے خدام (یوشع) نے ان سے کہا جی دیکھو جب ہم  
صخرہ پاس ٹھہرے تھے تو وہاں عجیب معاملہ ہوا مچھلی تڑپ کر  
دریا میں چل دی (میں تم سے مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا شیطان ہی  
لے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا موسیٰ نے یہ سن کر کہا واہ (دن مانی مراد  
پائی) اہم تو اس نکر میں تھے پھر دونوں (موسیٰ اور یوشع) باتیں کرتے  
ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی  
اور وہ معاملہ گزرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا  
ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے  
کہا میں نے ابن عباس سے کہا فوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ  
خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل  
کے موسیٰ نہ تھے انہوں نے کہا فوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہے

فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ جَبْرِ كَتَبَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى قَالَ  
خَطِيبًا فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ نَسِيتُ أَعَى النَّاسُ لَكُمْ  
فَقَالَ إِنَّا نَعْبُدُ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ  
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَعْضُ الْبَعْثِ  
هُوَ أَكَلَمُ مِنْكَ قَالَ أَعَى سَرَبٌ وَمَنْ تَرَى بِهِ  
وَرُبَّمَا قَالَ مُعِينٌ أَعَى رَبٌّ وَكَيْفَ تَرَى بِهِ  
مَا أَتَاكَ حُوتًا تَجْعَلُهُ فِي مَكْنَتِكَ حِينَئِذَا  
نَعَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّةٌ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ  
ثَمَّةٌ وَإِذَا خَذَ حُوتًا تَجْعَلُهُ فِي مَكْنَتِكَ ثَمَّةً  
أَنْتَ تَطْلُقُ فَهُوَ ثَمَّةٌ يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى  
إِذَا آتَا الصَّخْرَةَ وَصَعَا وَجْهَهُمَا قَرَسَدَ  
مُوسَى وَاصْطَرَبَ الْحُوتَ وَخَرَجَ فَسَقَطَ  
فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا  
فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ يَدِيهِ الْمَاءِ  
فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَانْطَلَقَ يَمْشِي بَيْنَ بَقِيَّةِ  
يَلْتَمِصُ وَيُؤْمِصُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ  
قَالَ لِقَتَاكَ إِنِّي أَخَذْتُكَ فَقَدْ نَعَيْتَا مِنْ سَرَبِنَا  
هَذَا أَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَقًّا  
جَاءَ وَحَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ قَالَ لَهُ قَتَاةُ الرَّبِّ  
إِذَا كُنَّا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ  
وَمَا أَتَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَكَ  
فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ حَبْجًا فَكَانَ لِلْحُوتِ  
مَرْجَاؤُهُمَا حَبْجًا قَالَ لَهُ مُوسَى ذَرْكَ  
مَا كُنَّا نَبْنِيهِ قَارِدًا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا

ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہ موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے  
کسی نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے انہوں نے  
کہا میں (پروردگار کو ان کا یہ کہنا ناگوار ہوا) ان پر عتاب فرمایا کیونکہ  
انہوں نے اس کا علم اللہ پر نہیں رکھا (یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے)  
اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) وہاں ہے جہاں دودریا (فارس  
اور روم کے) ملے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض  
کیا پروردگار مجھے اس تک کون پہنچائے گا اور کبھی سفیان بن عیینہ  
نے یوں کہا میں کیونکہ اس تک پہنچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی (مرد نمک  
لگی ہوئی) مچھلی لے کر پیاری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون  
کو ساتھ لے کر چلے جب صحرہ پر پہنچے تو دونوں نے اپنا سر ٹیکا (لیٹے)  
موسیٰ سو گئے (لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی تڑپی اور تڑپ کر  
سمندر میں گری دریا میں پہنچی ہوئی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پانی کی  
روانی اس پر سے روک دی پانی ایک طاق کی طرح اس پر بن گیا  
راہی نے طاق کی وضع بتلائی خیر موسیٰ اور یوشع پھر مبتلا ایک دن  
رات میں سے باقی رہا تھا چلتے رہے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے  
یوشع سے کہا اہی ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک کر چور  
ہو گئے آنحضرت نے فرمایا موسیٰ کو تمکن اسی وقت معلوم ہوئی جب  
اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا حکم دیا تھا یوشع نے  
کہا جناب والا! ملاحظہ فرمائیے جب ہم صحرہ پاس ٹھہرے تھے تو میں  
مچھلی کا ذکر ہی کرنا بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا مچھلی  
نے عجیب طور سے دریا کی راہ (ی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا موسیٰ نے  
کہا اہی ہم تو اسی فکر میں تھے کہ مچھلی کہاں نکل بھاگتی ہے  
اور دونوں باتیں کرتے ہوئے

رَجَعَا يَعْصَانِ اِثَارَهُمَا حَتَّى اُحْمِيَآ اِلَى الْمَضْجَعِ  
فَاِذَا رَجُلٌ مُّجْتَبِىٌ يَشُوْبٌ قَسَمٌ مِّنْهُ قَدْ  
عَلَيْهِ فَقَالَ ذَاكَ يَأْتِيكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا  
مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ اَيْتَنَكَ  
لِنَعْمَتِنِىْ مِثْلَ اُحْمَتِ رُسُلِنَا قَالَ يَا مُوسَى  
اِنِّىْ عَلَى عَلِيْمَةٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَيْكَ اللّٰهُ لَا  
تَعْلَمُهُ وَاَنْتَ عَلَى عَلِيْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلِمَكَ  
اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ اَسْأَلُكَ قَالَ اِنَّكَ  
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ  
نَحْمِلْهُ بِهٖ خُبْرًا اِلَى قَوْلِهِ اِمَّا نَا تَطْلَعُ ابْنِيَّانِ  
عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَتَّ بِمَا سَفِيْنَتُهُ كَلَوْنُهُمْ  
اَنْ يَّجْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوْا الْخَضِرَ فَعَسَوْهُ يَبْدُوْهُ  
فَلَمَّا ذَكَّبَا فِي السَّفِيْنَةِ جَاءَهُ عَصْفُوْرٌ فَوَضَّعَ  
عَلَى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَضَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً اَوْ  
نَقْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَضَ  
عَلَيَّ وَعَلِمْتُكَ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَضَ  
هٰذَا الْعَصْفُوْرُ بِمَنْقَارِهِ مِّنَ الْبَحْرِ اِذَا خَذَ  
الْفَأْسَ نَزَّوْعًا كُوْحًا قَالَ فَلَمَّ يَفْجَأُ مُوسَى  
اِلَّا وَتَدَّ قَلَمٌ نُّوْحًا بِالْقَدْرِ فَقَالَ لِمَ مُوسَى  
مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَنَكُوْا نَارِيْعًا يَرْشُوْنَ

اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے جب پھر پھر سے پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا  
کپڑے پہنے ہوئے (وہی حضرت موسیٰ نے اس کو سلام کیا اس نے  
جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے موسیٰ نے کہا  
میں موسیٰ ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا ہاں میں  
تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تم کو جو عہد ہدایت کی باتیں سکھائی گئی  
ہیں وہ مجھ کو بھی سکھاؤ حضرت نے کہا اللہ نے ایک طرح کا علم مجھ کو سکھایا  
ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے اور تم کو دوسری طرح کا علم سکھایا  
ہے جس کو میں (تمہارے برابر) نہیں جانتا خیر موسیٰ نے کہا اب مطلب  
کی بات سنو میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں حضرت نے کہا تم کو میرے  
ساتھ صبر نہ ہو سکے گا بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم  
نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش رہو گے (ضرر دہ پوچھ بیٹھو گے) اخیر آیت  
اموات تک آخر موسیٰ اور حضرت (دونوں) مل کر چلے سمندر کے کنارے کنارے  
جانب سے تھے ایک کشتی اور صبر سے گذری انہوں نے کہا ہم کو سوار کر کشتی  
دالوں نے حضرت کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰ اور حضرت  
دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے لکر پر بیٹھی اور اس نے  
سمندر میں ایک دو چوئیں ماریں حضرت نے کہا موسیٰ میرے ساتھ رہنا  
علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی  
جو جگہ میں سمندر میں سے لیا اس کے بعد حضرت نے کیا کیا ایک کلباڑی  
لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا تھوڑی دیر موسیٰ ٹھہرے تھے  
کہ حضرت نے ایک اور تختہ بسولے سے نکال ڈالا جب تو موسیٰ

اس سے مراد نہیں ہے کہ دین اور شریعت کی باتیں سکھاؤ کہ حضرت موسیٰ بڑے جلیل الشان پیغمبر تھے شریعت کا علم ان کو حضرت خضر سے کہیں زیادہ تھا  
۱۲ سنہ یعنی اس خاص طریق اور وضع سے نہیں جانتے جس طریق اور وضع پر میں جانتا ہوں اسی طرح حضرت خضر نے جو کہا میں اس کو نہیں جانتا  
یعنی تمہارے برابر اس تادیل کی اس لئے ضرورت ہے کہ شریعت اور حقیقت دونوں کا علم حضرت موسیٰ کو تھا اور سب پیغمبروں کو ہوتا ہے اور حضرت  
خضر کو بھی ضروری باتیں شرع کی معلوم تھیں۔ ورنہ ان کا ایمان کیسے پورا ہوتا مگر حضرت موسیٰ کی طرح اس علم کے ماہر نہ تھے۔ ۱۳ سنہ  
رجعہ اللہ تعالیٰ



عَمَدَاتٍ إِلَى سَفِينَةٍ حَمَلَتْهُمْ فَتَمَّتْهَا لَتَغْرُقَ أَهْلَهَا  
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا أَمْرًا قَالِ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ  
تَسْطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالِ لَا تَوَاضَعْ لِي بِمَا نَسِيتُ  
وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَكَانَتْ الْأَوَّلُ  
مِنْ مَوْسَى نَسِيًّا فَلَمَّا أَخْرَجَاهُ مِنَ الْبَحْرِ مَرَدًّا  
بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فَآخَذَ الْخَضِرُ  
بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا أَوْ مَسْفُيْنِ  
بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطَعُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ  
مَوْسَى أَفَمَلَّتْ نَفْسًا رَكِيتَ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُمْ  
شَيْئًا يُكْذَرُ قَالِ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْطِيعَ  
مَعِيَ صَبْرًا قَالِ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا  
فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا  
فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا  
أَهْلُهَا فَأَبَوْ أَنْ يَفِظُوهُمَا فَتَرَكَهُمَا فِيهَا  
حَدًّا إِذَا يُرِيدُ أَنْ يَقْضَى مَآئِلًا أَوْ مَآبِدِيَةً  
هَكَذَا أَوْ أَشَارَ سَفِينَانِ كَأَنَّهُ لَيْسَ بِهِ شَيْئًا  
إِلَى نَوْقٍ فَلَمَّ اسْمَعُ سَفِينَانِ يَذْكُرُ مَآئِلًا  
إِلَّا مَرَّةً قَالِ قَوْمُ اتَّبِعْنَاهُ فَلَمَّ يُضْغَمُونَ  
وَلَمَّ يُضْغَمُونَ عَمَدَاتٍ إِلَى حَابِطِهِمْ لَوْ  
يَشَاءُ لَا تَخَذُتْ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالِ هَذَا لَفِئَتِي  
بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَيْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ  
تَسْطِيعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدْنَا أَنَّ مَوْسَى كَانَ صَبْرًا  
فَقَضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا قَالِ سَفِينُ  
قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ

سے رہا نہ گیا کہنے لگے واہ ان لوگوں نے تو رحم پر احسان کیا بن کر ایم کو  
سوار کر لیا تم نے ان کی کشتی ہی کو تار کا جس رکابی میں کھائیے اسی میں  
چھید / ان کے ڈبو دینے کی فکر کی کشتی چھاڑ ڈالی تم نے یہ بڑا جہاں جو ہم  
کام کیا خضر نے کہا میں تو پہلے ہی تم سے کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ  
صبر نہ ہو سکے گا موشی نے معذرت کی کہما بھول چوک پر میری گزرت نہ  
کر دو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تھا بھی سچ موشی نے یہ سوال بھولے ہی  
کیا تھا ان کو اپنی شرط کا خیال نہیں رہا تھا جب دونوں سمندر سے  
خشکی میں اترے تو راہ میں ایک لڑکا دیکھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا  
تھا خضر نے اس کا سر تھاما اور اس طرح اکھیر ڈالا سفیان نے انگلیوں  
کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اچک لیتے ہیں موشی نے کہا راہ جی  
واہ تم نے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا یہ تو بری حرکت کی خضر نے  
کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا  
موشی نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک  
تمہارا عذر معقول ہے خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہنچے ان  
کھانا مانگا (مجموعہ تھے) انہوں نے کھانا نہ دیا (اتفاق سے) اس بستی  
میں ایک دیوار رکھی جو جھک کر اب گرنے ہی کو تھی خضر نے ہاتھ سے  
اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی سفیان نے یہ اشارہ اس  
طرح بتلایا جیسے کوئی ادھر کی طرف ہاتھ پھرائے علی بن عبداللہ نے کہا  
میں نے جھک کر کاغظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار مناسبت موشی نے  
کہا کیا خوب ہم ان بستی والوں پاس (سفر کرتے ہوئے) آئے انہوں نے  
کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ ان کی دیوار درست  
کر دی اجماعی مزدوری لے کر کام کرنا خضر نے کہا بس ہماری تمہاری جدائی  
کی گھڑی آن پہنچی اب میں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا ان کی حقیقت تم  
سے کہے دیتا ہوں پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف میں ہے  
حضرت موسیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو آرزو رہ گئی کاش موشی مبر کرتے

مُؤْمِنِي كَوْنًا مَبْرُؤِينَ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَكُلُّ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَّا مَهْمُ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ  
صَالِحَةٍ غَضَبًا وَآمَّا الْعَلَامُ فَكَانَ كَافِرًا  
وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينُ  
سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَبْلَ  
لِسَفِينِ حَفِظْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍ وَادُّ  
تَحْفَظْتُهَا مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَعْظَمُ  
وَرَوَاهُ أَحَدًا عَنْ عَمْرٍ وَغَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ  
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهَا  
مِنْهُ

۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ  
مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُ الْخُفْرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى  
فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا جِي تَحْدَرُ مِنْ خَلْفِهِ حَفَظُوهَا

### باب ۳۲۸

۲۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ

تو اور بھی کیفیتیں ان کی کہ ہم سے بیان کی جائیں سفیان نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر منبر کرتے تو اللہ ان کے اور  
اسرار بھی ہم پر بیان فرماتا ابن عباسؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے  
وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَهَذَا كَأَنَّ جَسَّادَ بْنَ  
نَاصِرَةَ قَالَ كَافَرْتُهُمْ اس کے ماں باپ ایماندار تھے علی بن مدینی نے کہا  
سفیان نے مجھ سے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دوبارہ سنی  
اور یاد کر لی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمر سے جو تم نے یہ حدیث  
سنی اس سے پیشتر بھی تم نے کسی اور سے سن کر یہ حدیث یاد کر لی تھی  
انہوں نے کہا میں اور کسی سے سن کر یاد کرتا اور میرے سوا اور کسی نے عمرو  
بن دینار سے یہ حدیث روایت نہیں کی میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین  
بار سنی اور یاد رکھی۔

ہم سے محمد بن سعید ابھانی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی انہوں نے عمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا ان کا نام خضر  
اس لئے ہوا وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے جہاں بھری کا نام نہ تھا جب  
وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر اُبلانے لگی تھ

### باب ۳۲۹

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے  
عمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا  
وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا

لَهُ شُرَكَاتُ يَوْمَئِذٍ وَكَانَ ذَٰلِكَ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَضَبًا ابْنِ عَبَّاسٍ نے دراتھم کی جگہ امام مہم پڑھا اور صالحہ کا لفظ زیادہ کیا ۱۲۸  
۱۲۹ کہنے میں خضر کا نام بلایا بن ملک بن قانع بن عابر بن شلح بن ارنخشہ بن سام بن نوح قتادہ ابراہیم سے پہلے پیدا ہو چکے تھے ابن عباسؓ سے منقول  
ہے کہ وہ حضرت آدم کے صلیبیٹے تھے بعضوں نے کہا قابیل کے بیٹے تھے ابن ابراہیم نے کہا فرعون کے بیٹے تھے کسی نے کہا اس کے واسے تھے کسی نے کہا  
ایسا کے بھائی تھے ان کی نبوت میں بھی اختلاف ہے قسطلانی نے کہا اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں اور ابراہیم بن ادوم بشر حافی معروف  
کرمی سری سقلی منید بیت سے اولیاء اللہ بنے ہیں کہا ہے لیکن امام بخاری اور ایک جماعت اہل حدیث نے کہا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں ۱۳۰ بعض نسخوں میں باب  
پہلے یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الحری قال قال محمد بن سطر حدثنا علی بن مشر عن سفیان بطولہ ۱۲

بَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَمِعِينَ وَقُولُوا حِطَّةٌ  
بَنَدًا لِّوَلَدِ خَلْقٍ يَرْحَمُونَ عَلَىٰ آسَاءِ مَا جَعَلُوا  
حِطَّةً فِي شَعْمِهِ.

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا زَوْجُ  
بُنِّ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ  
وَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا  
يَسْتِزِرُّ الْإِيزِرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْئًا نَصِيصًا مِنْهُ  
فَإِذَا هُوَ مِنْ أَذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ نَقَالُوا مَا  
يَسْتِزِرُّ مِنْهُ التَّسْتِزُّ إِلَّا مِنَ عَيْبٍ يَجْلِدُهُ إِيَّاهُ  
بَرَصٌ وَإِمَّا أَدْرَكَهُ مَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَزَادَنِي  
مِيزَانَهُ مِثْلَ الْوَلَدِ مُوسَى فَخَدَّ يَدَانَا وَحَدَّهُ فَوَضَعَهُ  
ثِيَابَهُ عَلَى الْعَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقْبَلَ  
إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَ مَا كَانَ الْحَجَرُ عَذَابًا يُوْهِدُهُ فَخَذَّ  
مُوسَى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ قُوْنِيْ جِزْهُ  
قُوْنِيْ جِزْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ  
ثُمَّ أَوْعَدَ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَا بَرَاءَةٍ مِنْهَا  
يَقُولُونَ وَكَلَامُ الْحَجَرِ فَآخَذَ ثُوبَهُ فَكَبَسَهُ وَطَلَعَهُ  
بِالْحَجَرِ فَتَرَبَّأَ بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا  
مِنْ أَقْرَبِ رُفْئِهِ ثَلَاثُ أَقْوَانٍ بَعَا وَخَسَنَ فَذَلِكَ  
قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا  
كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى كَبُرَ الْإِثْمُ  
مِثْلَ مَا كَانُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ

وَجِيهًا۔

(بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے گھسوا اور کہتے جاؤ حطہ  
(گناہ معاف ہوں) انہوں نے بدل دیا (سجدے کے بدل) چوتھوں  
پر گھسٹتے اور رملہ کے بدل (جنت فی شعرة کہتے گھسے لے

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے روح بن عبادہ نے  
کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے امام من بصری اور محمد بن  
سیرین اور حلاس بن عمرو سے ان تینوں نے ابو ہریرہؓ سے اسحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبرؑ بڑے شرم والے بدن ڈھانپنے  
والے تھے ان کے بدن کا کوئی حصہ شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ  
سکتا بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے ان کو ستایا کہنے لگے موسیٰؑ جو اس  
قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص  
(کوڑھ) یا فسق یا کوئی اور بیماری اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ موسیٰ  
کی بے مبی کھل جائے ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰ اکیلے تھے انہوں نے  
اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر (نگے) ہنا نا شروع کیا جب نہا چکے  
اور پتھر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر بقدرت الہی ان کے کپڑے  
نیکر بھاگا موسیٰ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے چلے کہتے جاتے تھے  
ارے پتھر میرے کپڑے ارے پتھر میرے کپڑے ارے پتھر میرے کپڑے ارے پتھر  
(تھما ہی نہیں) بنی اسرائیل کے لوگ جہاں تھے وہاں پہنچ کر تھما انہوں نے  
موسیٰؑ کو ننگا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق میں بہت اچھے جو عیب دہ لگاتے  
تھے ان سے پاک صاف موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور پتھر کو  
عصا سے مارنا شروع کیا خدا کی قسم پتھر میں ان کی مار کے نشان موجود ہیں  
تین یا چار یا پانچ اس آیت کا جو (سورہ احزاب میں ہے) ایمان  
والوان لوگوں کی طرح مت ہو مہنہوں نے موسیٰؑ کو ستایا دان پر  
طوفان جوڑے پھر اللہ نے ان کے طوفان سے موسیٰؑ کو پاک کر  
دیا اور موسیٰؑ کو اللہ کے نزدیک آبرو دار تھے۔ یہی مطلب ہے

لے یعنی داد بانی میں انہوں نے پروردگار سے بھی شکریا شروع کیا وہ رے گستاخی مثل مشہور ہے بادش بابا ہم بازی ۱۲ منہ سے یعنی ستر کا ۱۲ منہ

۶۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ  
مَّا أَرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَإِنِّي نَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ نَعَضْبِ حَتَّى كَأَيْتُ  
النَّعَضْبِ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ  
مُوسَى تَدْرِي يَا كَثْرَمِنْ هَذَا  
فَصَبَرَ

بَابُ يَعْكَفُونَ عَلَى آمَنًا  
لَهُمْ مَثَرُ خُسْرَانٍ وَلَيْسَ يَرَوْنَ  
يُسَدِّ مَرَدُوا مَا عَلَوْا مَا  
عَلَبُوا

۶۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَنَحِيَ الْكُتُبَاتُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ الْكُتُبَةُ  
ثَالُثًا كُنْتُ تَرْمِي النِّعَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ شَيْءٍ  
إِلَّا وَقَدْ نَعَاهَا

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش  
سے کہا میں نے ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن مسعود  
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ  
میں لوٹ کا مال بانٹا دیا اور جب بعض سرداروں کو زیادہ دیا ایک  
شخص کہنے لگا اس تقسیم سے اللہ کی رضا مندی مقصود نہیں ہے  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کر دیا آپ  
غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر میں نے غصہ پایا پھر فرمایا اللہ  
موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن  
انہوں نے صبر کیا

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ اعراف میں فرمانا وہ اپنے بتوں کا  
پو جا کر رہے تھے (اسی سورت میں متلا کا معنی تباہی نقصان  
(سورہ بنی اسرائیل میں) دلیت پروا کا معنی خراب نہ کریں ماعلوا  
کا معنی جس جگہ حکومت پائیں غالب ہوں گے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے یونس  
سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے  
کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ سیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر  
چنو (وہ پختہ) اور مزید اترتا ہے لوگوں نے عرض کیا کیا آپ نے جنگل  
میں بکر یاں چرائی ہیں (جب تو سیلو کے پھلوں کی ایسی شناخت آپ کو ہے  
جو سوا جنگل والوں کے اور دن کو نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا بھلا  
کوئی پیغمبر ایسا بھی گزرا ہے جس نے بکر یاں نہ چرائی ہوں گے

۱۔ شخص معتبر بن شیر منافق تھا ۱۲۔ سورہ بنی اسرائیل کا لفظ دلیت پروا کو حضرت موسیٰ کے قصے سے متعلق دتا گیا ہے اور اس کا مادہ ایک ہونے سے ملتا  
بیان کر دیا اور ماعلوا الیبتروا کے بعد سورہ بنی اسرائیل میں مذکور تھا اس کو بھی بیان کر دیا ۱۳۔ سورہ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے شکل ہے اور کرمانی اور حافظ  
نے جو حدیثیں بیان کیں ہیں وہ دو دراز تھیں اور شاید امام بخاری اس باب میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر موقع نہ ملا اور کاتبوں نے غلطی سے اس حدیث کو اس  
باب کے ملا دیا واللہ اعلم اس حدیث میں چونکہ سب پیغمبروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روایت میں حضرت موسیٰ کا ذکر مراحمہ موجود ہے بکر یاں بکر  
اس نے چرائیں بکر کی ایک جانور ہے اور جانور ہونے کے بعد پھر آدمیوں کو چرانے کا کام ہے تفویض کیا گیا ہے حضور نے اس لئے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ نبوت اور پیغمبری  
اللہ کے دین ہے چاہئے تا تو اس پر عمل پیرے ہوں اور نہ اس سے محروم رہ جائے ۱۴۔ سورہ

بَاب ۳۳ وَ إِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ  
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذُبُّوا بَقَرَةً أَلَا يَئِبُّوكُمُ الْقُلُوبُ الْعَالِيَةُ  
أَنْتُمْ أَنْتُمْ أَنْتُمْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَلْفُ مِائَةٍ تَابِعُوكُمْ  
صَابِرِينَ وَلَا تُلَاحِظُوا السَّاعَةَ إِنَّ السَّاعَةَ لَأَشَدُّ رُجُومًا  
أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْآرَضَ كَيْفَ نَسَبْنَا لَهَا تُرَابًا وَنُفُوسًا  
تَعْمَلُ فِي الْحَرِّ مُسَلِّمَةً مِنَ الْيُجُوبِ لَا تَشِيعُ  
بِهَا هَيَّاهُنَا مَضًى إِنْ شِئْتَ سَوَّادًا وَ يُقَالُ  
مَصْفَرًا وَ كَقَوْلِهِ جَمَالَاتٌ  
صَفَرًا فَادَّأَسُوا نَفْسَهُمْ  
أَحْتَلَفْتُمْ

بَاب ۳۳ وَ قَاتِلَ مَوْسَى وَ ذَكَرَهُ بَعْدُ  
۴۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ  
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَلَمَّا جَاءَهُ مَكَّةُ فَزَجَّجَهُ إِلَى رَيْبِهِ فَقَالَ  
أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُوتِ قَالَ أَرْجِعْ  
إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَقْضِي بَيْنَهُ عَلَى ثَوْبٍ فَلَمْ  
يَبْأَعُطْ يَدَهُ بِحُلٍّ شَعْرِيَّةٍ سَنَةً قَالَ آخِي  
رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمُوتُ قَالَ قَالَ قَالَ  
فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْخِلَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْقُدْسَةِ  
وَمِنَ الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اللہ کا سورہ بقرہ میں فرمانا اودہ وقت یاد کرو  
جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے کاٹنے کا  
حکم دیتا ہے غیر آیت تک ابوالعالیہ نے کہا (اسی سورت میں) اَعْلَوٰ  
کاٹنے بخیری اور بوڑھی کنوچ میں یعنی ادھیر فاقہ کا معنی صاف  
ذلول کا معنی کام کاج سے وہ ذلیل نہیں ہوئی تشرید الارض کا یہ مطلب  
وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی  
کا کام کرتی ہو مسئلہ کا معنی میوے سے پاک شینہ کا معنی سفید رخ  
صفراء کا معنی سیاہ کرے تو بھی ہو سکتا ہے اصل معنی تو زرد ہے  
جیسے (سورۃ الرسالت میں جمالت صفر ہے یعنی کالے اونٹ فاداس  
کا معنی تم نے اختلاف کیا

باب موسیٰ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم  
کو عمر بن زبیر نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن طاووس سے انہوں نے اپنے والد  
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا موت کے فرشتے (حضرت  
عزرائیل) موسیٰ پنیہر کے پاس بھیجے گئے جب وہ آئے تو موسیٰ نے  
ان کو (آدمی سمجھ کر) ایک طمانچہ جڑا ان کی آنکھ پھوٹ گئی وہ پُر دغا  
پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے پاس بھیجا جو مرنا  
ہیں چاہتا پر درد دگار نے فرمایا تو پھر اس کے پاس جا اور اس سے کہنا  
کہ ایک سیل کی پیچھے پر اپنا ہاتھ رکھ جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے  
برس وہ زندہ رہے گا عزرائیل آئے اور پر درد دگار کا یہ پیغام پہنچایا  
موسیٰ نے عرض کیا پر درد دگار پھر اس کے بعد کیا ہونا ہے فرمایا پھر مرنا  
عرض ہر جاندار کے لئے موت ہے موسیٰ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی  
اگر لاکھ برس بیٹے تو کیا فائدہ آخر فنا انہوں نے پر درد دگار سے التجا کی

۱۔ اس کو آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۰ جتنے جکبوں نے انسان کی تعریف یوں بھی کی ہے حیوان ناطق مانت متین شاکر

۲۔ معن بنوالموتی نما بالناہ لغات ملا بد من شریہ ۱۲ منہ

لَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرْيَاكُمْ قَبْرَهُ إِلَىٰ حَيَاتٍ  
الطَّرِيقِ تَحْتِ الْكَتِيبِ الْأَخْبَرِ قَالَ  
وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۖ

۶۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ  
الْمُسْلِمُ وَالَّذِي أَصْطَفَىٰ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الْعَالَمِينَ فِي تَسْمِيهِمْ يُعْصِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ  
وَالَّذِي أَصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَضَ السَّلَامُ  
عِنْدَ ذَلِكِ يَدَهُ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَنَدَّ هَبْ  
الْيَهُودِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهُ  
الَّذِي كَانَ مِنْ أَمِيرِهِ وَأَمْرُ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تَخْجَرُونِي  
عَلَىٰ مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ فَكَوْنِ أَوَّلَ مَنْ  
يُفَيْقِي فَإِنَّ أَمُوسَىٰ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرِشِ فَلَا  
أَذَىٰ لِّي أَكَانَ يَمُنُّ صَبِيحًا نَّافَا قَبْلِي أَوْ كَانَ  
مَيِّتًا اسْتَشْفَى اللَّهُ ۖ

۶۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

مُحَمَّدٍ كَوَاقِدِ الْمَقْدِسِ زَيْنِ رَيْتِ الْمَقْدِسِ سِ اسے ایک پتھر کی مار برابر نزدیکی  
کو دے ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں  
ریت المقدس میں ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر بتا دیتا راہ کے کنارے  
لال ٹیلے (رٹے) کے تلے عہد الرزاق نے کہا اور ہم کو عمر نے خبر دی  
انہوں نے ہم سے کہا ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے خبر دی  
ابو ہریرہؓ نے کہا ایک مسلمان (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک یہودی (نحاص)  
میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا تم اس پروردگار کی جس نے حضرت  
محمد مصطفیٰ کو سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا افضلیت دی اس  
طرح قسم کھائی یہودی نے کہا تم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو  
سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا جب یہودی نے یہ کہا تو مسلمان  
نے ہاتھ اٹھایا اس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلمہ پاس آیا اور مسلمان سے جو اس کا حال گزرا وہ کہہ سنایا آپ نے  
فرمایا دیکھو مجھ کو موسیٰ پر فضیلت مت دو (قیامت کے دن ایسا ہوگا  
لوگ یہوش ہو جائیں گے مجھ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا دیکھو لوگ موسیٰ  
عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ یہوش ہو کر مجھ سے  
پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ نے  
مستثنیٰ رکھا ہے ۵۵

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن  
سعد نے انہوں نے ابن شہاب کے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے  
ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں تو ابو

۵۵ یعنی اس طرح ہے کہ حضرت موسیٰ کی قبر میں نکلے یا یہ حکم اس وقت کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب پیروں کو افضل ہیں یا یہ  
مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ ہو جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہہ رہے ہیں الامن شاء اللہ میں یہ آیت سورہ زمر ہے ودفن فی الصور  
فصنع من فی السموات ومن فی الارض الامن شلا اللہ الخیر تک ۱۲

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا اَدَمُ وَمُوسٰی فَقَالَ لَهٗ  
مُوسٰی اَنْتَ اَدَمُ الَّذِیْ اَخْرَجْتَكَ خَلْقًا مِنْ  
الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اَدَمُ اَنْتَ مُوسٰی الَّذِیْ اَصْطَفَاكَ اللّٰهُ  
بِرِسَالَتِهِ وَبَعَثَ اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَوْا مِثْقَالَ اَوْقَاثٍ رَّعٰی  
قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ نَحْنُ اَدَمُ وَمُوسٰی مَرَّتَيْنِ .

۳۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ  
نُسَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَدَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا  
النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا كَالْمُحَضَّنِ  
عَلَى الْأُمِّهِ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَادَا  
الْأُفْقَ نَقِيلُ هَذَا مُوسٰی رَدَّ  
قَوْلَهُ .

باب ۳۳۸ قول اللّٰهِ تَعَالٰی وَضَرَبَ  
اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ آمَنُوا امْرَاةً فَرِحَتْ  
اِلٰی قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِیْنَ .

۳۳۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَرْوَةَ الْهَمْدِیَّةِ  
أَبِیْ مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ كُنْتُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرًا وَلَمْ یَكُنْ مِنَ النِّسَاءِ  
إِلَّا أَسِیةُ امْرَاةً فَرِحَتْ وَكَوْنَتْ مِنْ عَمْرٍاءَ وَرَأَيْتُ  
نَعْلَیْهَا نِشَیءَ عَلَى النِّسَاءِ كَقَعْلِ الْفَرِیْدِ عَلَى سَائِرِ الْعَمَمَاءِ

موسیٰ نے کہا تم ہی آدم ہونا جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے  
آدم نے کہا تم ہی موسیٰ ہونا جس کو اللہ نے پیغمبری دے کر اس کا امت  
کر کے لوگوں پر فضیلت دی پھر (اتنا علم رکھ کر) مجھ کو ایسے کام پر مامور  
کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے آگے میری قسمت میں لکھ دیا گیا تھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوباروں فرمایا آدم موسیٰ  
پر غالب آئے سہ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حصین بن نمیر نے انہوں نے  
حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے  
ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو  
بتائی گئیں میں نے ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جس نے  
آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت  
کو ساتھ لیے ہوئے پہلے

باب اللّٰہ تعالیٰ کا دوسرہ تحریم میں فرمانا اللہ نے ایمان  
والوں نے فرعون کی جو رو (آسیہ) کی مثال دی اخیر سورت وکالت  
من القانتین تک۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے وکیع نے انہوں نے  
شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مروہ سے انہوں نے مروہ ہمدانی سے انہوں نے  
ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں  
میں تو بہت سے کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کامل کو پہنچیں  
ایک آسیہ فرعون کی بی بی و دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ رضی اللہ  
فیہا عنہا فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے غریب کی دوسرے کھانوں پر پہلے

سہ یعنی بھٹ اور تقریر میں حدیث میں حضرت موسیٰ کا بیان ہے کہ اللہ نے ان کو پس لیا پیغمبری دی اور یہ گفتگو دونوں پیغمبروں کی وفات کے بعد ہوئی لہذا باب  
کی مناسبت ظاہر ہے ۳۳۸ سے قرطبی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ معاملہ معراج کی رات کو ہوا شاید معراج آپ کو دوبارہ ہوا ایک بار کہ میں ایک بار مدینہ  
میں ۱۱۷۸ سے ۱۱۷۹ سے فرید وہ کھانا جو ردلی اور شربا سے بنایا جاتا ہے کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو دلالت سے بڑھ کر نبوت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوت نہ ہو اس  
تاویل کی یہ ضرورت ہے کہ وہی تو بہت سی عورتیں گزریں اور پیغمبر کوئی عورت نہیں ہوئی پہلے جماع ہے مگر اشعری سے منقول ہے کہ عورتیں پیغمبر نہیں ہوا اور سارہ اور موسیٰ کی

بَابُ ۳۲ اِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى الْاَوَّلَةِ  
كَتَبُوهُ لَتُفْعَلَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلِي الْقُوَّةِ  
لَا يَزْنَعُمَا الْعَصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يَقَالُ الْقَارِحَيْنِ  
الْمُحَارِحَيْنِ وَيَكُنَّ اللَّهُ مِثْلَ الْكَلْبِ تَرَانُ اللَّهُ  
يَبْسُطُ السِّرْمَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ  
وَيُوسِعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ .

سب

بَابُ ۳۳ رَأَى مَدْيَنَ أَخَاهُ شُعَيْبًا  
إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لَكَ مَدْيَنَ بَدَلًا  
مِثْلُهُ وَلَسَّالِ الْقَرِيَّةِ وَلَسَّالِ الْوَيْحِ يَمْنَى  
أَهْلَ الْقَرِيَّةِ وَأَهْلَ الْوَيْحِ وَدَاؤُكُمْ ظَهْرِيًّا  
كَمْ يَلْتَفِتُونَ إِلَيْهِ يُعَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ  
ظَهَرَ تَحَاجَّتِي وَجَعَلْتَنِي ظَهْرِيًّا قَالَ  
الظَّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ حَاطَةً أَوْ دِعَاءً  
تَسْتَظْهِرُ بِهِ مَكَانَتَكُمْ وَمَكَانَهُمْ وَاحِدًا  
يَعْنُونَ يَعِيشُونَ تَأْسُ تَحْزَنُ أَسَى أَهْزَنُ  
وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْخَلِيمُ يَنْتَهَرُونَ  
بِهِ وَقَالَ مُحَاجِدٌ اللَّيْلَةُ إِلَّا بِبِكَ  
يَوْمِ الظَّلَّةِ اِظْلَالُ الْعَمَلِ  
لَعَابُ

عَلَيْهِ

باب (قارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ قصص میں) فرما  
قارون موسیٰ کی قوم (یعنی بنی اسرائیل میں سے) تھا اخیر آیت تک اس  
سورت میں (لتنو کا معنی بجاری ہوتی تھی ابن عباس نے کہا) اسی  
سورت میں (اولی القوۃ ہے اس کا معنی یہ ہے کہ مردوں کی ایک  
جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھیں بلکہ فوجین کا معنی اترنے  
والے مغرور ناشکر و تمکاک کے معنی کیا تو نہیں دیکھتا یبسط یعنی  
روزی کی کشائش کرتا ہے بعد ہر تنگ کرتا ہے ۔

باب (حضرت شعیب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود  
میں) فرمانا ہم نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنی مدین والوں کی  
طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے (بحر قلزم پر) اس کی مثال جیسے (سورہ  
یوسف میں) فرمایا واسال القریۃ واسال العید یعنی لبتی والوں اور  
قافلہ والوں سے پوچھ لے ظہریا یعنی ادھر پھر کر نہیں دیکھتے عرب لوگ  
حبیب ان کا کام دیکھتے تو کہتے ہیں ظہرت حاجتی یا جعلتی ظہریا  
تو نے میرا کام پس پشت ڈال دیا یا مجھ کو پس پشت کر دیا ظہر لے اس  
جانور یا طرف کو بھی کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت بڑھانے کے لئے ساتھ  
رکھے مکانہم اور مکانہم دونوں کا ایک معنی ہے لہذا یغناؤنہ  
نہیں رہے تھے وہاں بسے ہی نہ تھے (سورہ مائدہ میں) فلا تأس  
رجیدہ نہ ہو (سورہ اعراف میں) انسی رجیدہ ہوں غم کروں امام  
حسن بصری نے کہا (سورہ ہود میں) کافروں کا جو یہ فعل نقل کیا انہ لانت  
الحلیم الرشید تو یہ کافروں نے جھٹلنے کے طور پر کہا تھا مجاہد نے کہا (سورہ طہ میں)

بیکے لئے روایکے یعنی بھاری بن یوم الظلۃ یعنی جس دن عذاب سائبان

اس ابن عباس نے کہا حضرت موسیٰ کا چچا زاد بھائی تھا ابن اسحاق نے کہا ان کا چچا تھا کہتے ہیں قارون تودہ کو بڑی خوش آواز دیکھے پڑھا کرتا تھا مگر مال کے لئے  
منافق بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا ۱۱ سنہ ۱۱۰۰ میں عصبہ کا لفظ ہے عصبہ کہتے ہیں دس یا پندرہ یا چالیس مردوں کو ۱۱ سنہ ۱۱۰۰ سورہ ہود میں  
مکانک ہے شاید یہ کاتب کا سہو ہے نہ لکھن کے نزدیک تو حضرت شعیب لکھتے تھے انہوں نے ہنسی سے کہا آپ کا یہ کیا کہنا آپ بڑے بردبار ہدایت  
شمار جیسے خیل سے کہتے ہیں آپ تو حاکم کی گورہ رات رات سے اس کو اس کی حاکم نے دیکھا ۱۱ سنہ ۱۱۰۰ نافع اور ابن کثیر اور ابن عاصم نے یوں ہی پڑھا ہے  
کذب اصحاب اللیکۃ المرسلین اور مشور قرأت اصحاب الایکۃ ۱۱ سنہ



باب ۳۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ يُؤْسُرْ كَيْفَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى قَوْلِهِ فَتَسْتَعْتِقُ إِلَى حَيْنٍ وَهُوَ مِلَّتُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ أَلَسَّحُونَ الْمُرْسَلِينَ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ الْإِسَاءَ فَنَبَذَ لَهُ بِالْعَرَاءِ عَرَاءُ كَمَا مَعْنَى بَعَثَ فَنَبَذَ لَهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ الذَّبَابُ وَنَحْوُهُ وَأَرْسَلْنَا إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ زَيْدٍ أَوْ نَامُنَا مُتَعْتِقًا هُمْ وَلَا تَحْتَمِلُ (ربخبره)

ہم سے مسد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا کوئی یوں نہ کہے میں یونس بن یغبر سے بہتر ہوں مسد کی ایک روایت میں یونس بن سے ہے ۱۱

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں کہنا چاہیے میں یونس بن سے سے بہتر ہوں یونس کو اس کے والد کی طرف نسبت کی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے لیث سے انہوں نے عبد العزیز بن ابی سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن فضل سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایک یہودی شخص یا اور کوئی، اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی کم قیمت لگائی جو اس کو ناگوار ہوئی وہ کہنے لگا تم اس پر دروکار کی جس نے موتی کو سب آدمیوں پر من لیا میں تو اتنے کو نہیں بیچنے کا ایک ....

۴۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُفْلِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الرُّعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُؤُسُ رَأَى مُسَدُّ بْنُ يُؤُسُ بْنُ مَتَى .

۴۳۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَمَّادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُؤُسُ بْنُ مَتَى .

۴۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ..... إِنْ سَلِمَتْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَعْبَلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَتِيمَا يَخُودِي يَغْرُ هُنَّ سَلَمَتُهُ أُعْطِيَ يَمَّا كُنَّا كَمَا هَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ إِنْ مَطَفَى مُوسَى عَلَى

۱۱ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ سنہ ۱۱۵ یعنی بل مثلاً لکڑی کھڑی خرورہ و غیرہ ۱۲ سنہ ۱۱۵ اس حدیث کی شرح ادھر گر چکی ہے ۱۲ سنہ

الْبَشَرِ سَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِرَأْسِهِمَا مَلَكٌ  
وَجْهَهُ دَقَالٌ تَعُولُ وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ  
عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
أَطْهَرِنَا فَنَذَّ صَبَّ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ  
إِنَّ لِي ذِمَّةً وَهَذَا قَسَمًا بِالْغُلَّانِ  
لَكُمْ وَجِئْتُ فَقَالَ لِي لَطَمْتُ وَجْهَهُ فَكَذِبْتُ  
فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثَمَرٌ كَالْأَفْغَانِيَّةِ  
أَنْبِيَاءُ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَعُ فِي الصُّورِ يُنْفَعُ  
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا  
مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُنْفَعُ فِيهِ أُخْرَى  
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبْعَثُ يَا ذَا مَوْصَلٍ  
بِالْعَمَلِ فَلَا أَدْرِي أَخَوَسِبَ بِعَقْلِهِ  
يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بَعِثَ نَبِيًّا كَلَّا  
أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ  
مِنْ عِمْرَانَ بْنِ مَتَّى.

\* \* \*

۶۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو لَوْلِيدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

انصاریؓ اس کا یہ فقرہ سن کر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ لے کر آیا  
اور کہا (کھفت) کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر  
چن لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی  
آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا  
ہوں (یعنی مسلمانوں نے مجھ سے معاہدہ کر کے اس نے مجھ کو  
رکھا ہے پھر کیا وجہ فلا نے مسلمان نے مجھ کو طمانچہ مارا آپ نے اس  
(انصاری) سے پوچھا تو نے طمانچہ کیوں مارا اس نے سارا قصہ بیان  
کیا آپ سن کر غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا  
پھر فرمایا اللہ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو  
(قیامت کے دن) صور بھونکا جائے گا سارے آسمان اور زمین  
دلے بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا وہ بیہوش نہ ہوں گے  
پھر دوسری بار صور بھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا کیا  
دیکھوں گا موسیٰؑ پیغمبر عرش تھامے ہوئے ہیں اب میں یہ نہیں جانتا  
کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدل ہو  
گئی یا مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے (غرض حضرت موسیٰؑ کو یہ  
جہزہ فضیلت سب پیغمبروں پر بہا تک کہ ہمارے پیغمبر صاحب پر بھی  
نہلی اور میں تو یوں بھی کہتا کوئی یونسؑ پیغمبر سے افضل ہے  
ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد  
بن ابیہم سے کہا میں نے حمید بن عبد الرحمن سے سنا انہوں نے ابوبرزہؓ

سہ سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں اور ابن ابی الدیانی نے کتاب البعث میں عمرو بن ہشام سے نقل کیا کہ طمانچہ مارنے والے ابوبکر صدیقؓ تھے تو انصار کا  
معنی لغوی مراد ہے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدگار ۱۲۷۸۷۷ یعنی اپنی عقل اور دماغ سے کیونکہ فضیلت ایک معنی امر ہے اس کا اللہ  
ہی پر چھوڑنا بہتر ہے مگر چونکہ دوسری حدیثوں میں اس کی صراحت آگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے سربراہ ہیں اس لئے آپ کو ان کے افضل  
کہنا جائز ہوا لہذا آپ کے ساتھ احتیاط کے ساتھ دوسرے پیغمبروں کی توہین اور تحقیر نہ ہو متعین اہل حدیث نے جو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم  
میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینا اختیار کیا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ فضیلت مذکور نہیں ہے اور صحابہ اربعہ میں  
جو آثار وارد ہیں وہ ایسے اعتقادی مسئلہ میں حجت نہیں ہو سکتے اور اجماع کا دعویٰ نہ کر سکتی ہے علاوہ اس کے اجماع دالوں کو اس کا علم کہاں سے  
ہوایا امر تو ایسا ہے کہ سوا خدا اور رسول کے دوسرے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲۷۸۷۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُنِي يَعْبُدُ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوحَنَّا بْنِ مَعْقٍ بِالْأَمْرِ ۚ وَأَسْأَلُهُمْ عَنِ الْقَهْرِيَّةِ الَّتِي كَانَتْ

خَاصَّةً الْبَحْرَ إِذْ يُعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدُّونَ بِحَادٍ مُرُونِ فِي السَّبْتِ رَأَيْتُهُمْ حِينَئِذٍ يَوْمَ نُسَبِّحُ شَرَّ عَاشُورَاءَ إِلَى قَوْلِهِ كُفُّوا قِرَدَةً خَاسِرِينَ ۚ (۳۸) قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّبَعُوا آدَمَ زَكَرِيَّا

وَالْحَبْرَ الْكُتُبُ وَلِحَدِّكَ لَمْ يَكُنْ ۚ زَبْرُوتُ كُتِبَتْ وَكُفُّوا آدَمَ مَنَافِلًا ۚ يَا جِبَالُ أَوِ بِنِي مَعَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَّبِعِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ وَالْأَنْكَلَةُ الْمُحْدِيدُ أَنْ تَهْلُ سَابِقًا الدَّرُوعُ وَتَقْدِرُ فِي السَّامِرِ وَالْخَنَاقِ وَلَا يَدِي الْيَسَاعَى نَيْسَلُ وَلَا يُعْطِيهِمْ يَتَّعِبُهُمْ وَاعْمَلُوا مَنَاجِيًا إِيَّيْنَا تَعْمَلُونَ بَعِيدًا ۚ

۶۴۰ حَدَّثَنَا هَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنَى عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ بِأَوَّلِهِ وَآخِرِهِ فَتُسَبِّحُ الْقُرْآنُ قَبْلَ أَنْ تُسَبِّحَ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا کسی بدرے کو یہ لازم نہیں ایسا کہنا میں یونس بن مثنیٰ سے افضل ہوں۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ اعراف میں فرمانا ان یہودیوں اس سبتی (ایلا) کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی یہ لوگ ہفتے کے دن زیادتی کرنے لگے (یعنی حد سے بڑھنے لگے) شرعاً یعنی شولہ پانی پر تیرتی ہوئی اخیر آیت تک کو خواہ قردہ خاسٹین

باب (حضرت داؤد کا بیان) اللہ تعالیٰ کا سورہ بنی اسرائیل میں فرمانا کہ نے داؤد کو زبور دی زبور کتاب زبر اس کی جمع ہے زبور کا معنی میں نے لکھا سورہ سبا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے فرمایا ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑوں کے اور پرندوں سے کہا ادبی معہ مجاہد نے کہا یعنی اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا اس سے کہہ دیا اچھی کٹا دہ میں بنا اور کر دیاں (یعنی کیلے اور چھلے) انداز سے جوڑ دے لئے بہت پتلے نہ کر دے کر زورہ ہلکی ٹکٹی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ چھلے توڑ دیں اور اچھے کام کئے جاؤ میں تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو محمد بن زبیر نے خبر دی انہوں نے ہم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا داؤد پتھر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں کے زین کسے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکے اور ہاتھ سے

۱۵ اس کو فرمایا نے رسول کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس قدر جلد زبور پڑھ لیا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا تو ہی نے کہا بعض لوگوں کے منقول ہے کہ وہ رات میں قرآن کے چار قسم کیا کرتے اور دن کو چار قسم لگائی نے کہا اللہ تعالیٰ نے جسے جلدوں کے لئے زمانہ کو سمیٹ دیتا ہے جیسے سافٹ کو سمیٹ دیتا ہے جسے ابوالطہار کو دیکھا وہ رات دن میں قرآن کے دس قسم کرتے تھے اور شیخ الاسلام برہان بن ابی شریف نے کہا وہ رات دن میں پندرہ قسم کرتے تھے اور امر بن عیسیٰ زبیر دہانی اور یحییٰ زبانی کے نہیں ہر سکتا مترجم کہتا ہے کہ اس امت معجزہ کے طور پر پڑھ جاتے ہیں ہماری گفتگو نہیں ہے لیکن علوم الناس کو قرآن تین دن سے کم میں کر دے اور خلافت سنت ہے اور عبد اللہ بن مسعود کا قول گزر چکا انہوں نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے مفصل کی ساری حدیثیں ایک ہی رکعت میں پڑھ لی تھیں ۱۲ منہ

ذَوَاتُہٗ وَلَا یَا کُلَّہٗ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ یَدِہٖ زَوَاہُ مَوَیَّ  
بُنْ عَقِیْبَہٗ عَنْ مَفْعُوَانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ  
عَنْ ابْنِ مُہْرَیْرَکَ عَنْ عِیْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
وَسَلَّمَ۔

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا النَّائِلُ  
عَنْ مُقْبِلٍ عَنْ ابْنِ شِہَابٍ أَنَّ سَعِیْدَ بْنَ  
الْمُسَیَّبِ أَخْبَرَہٗ وَابَا سَلَمَہٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ وَحَالَ أَخْبَرَ رَسُولَ  
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنِّیْ أَقُولُ وَاللَّهِ  
لَا مَوْتُ مِنَ التَّهَامِ وَلَا قَوْمٌ مِنَ اللَّیْلِ مَا  
عِشْتُ ثَلَاثَ قَدِّ ثَلَاثَ قَالَ إِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ  
ذَلِکَ فَصُمُّ وَأَفْطِرْ وَصُمْ وَتُمْ وَصُمْ  
مِنَ الشَّہْرِ ثَلَاثَ أَیَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ یُعْشِرُ  
أَمَّا لِمَا وَذَلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّہْرِ فَقُلْتُ  
إِنِّیْ أُطِیْعُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِکَ یَا رَسُولَ اللہِ  
قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قَالَ  
ثَلَاثُ إِنْیْ أُطِیْعُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِکَ قَالَ  
فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمًا وَذَلِکَ حِیَامٌ دَاوُدَ  
وَهُوَ عَدَلُ الْعِیَّامِ ثَلَاثُ إِنْیْ أُطِیْعُ  
أَفْضَلَ مِنْہٗ یَا رَسُولَ اللہِ قَالَ لَا  
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِکَ۔

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ

کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روپیہ نہ کھاتے) اس حدیث کو  
موسیٰ بن عقبیٰ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقبیٰ سے  
انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے خبر دی عبد اللہ  
بن عمرو بن عاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ  
بیان کیا میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ  
رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو  
روزہ رکھوں گا رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا میں نے عرض بیشک میں  
ایسا کہا تھا آپ نے فرمایا تجھے اتنی طاقت نہیں ایسا کر روزہ رکھ  
افطار بھی کر رات کو نماز بھی پڑھ اور سو بھی اور ہر مہینے میں تین روزے  
رکھا کر کیونکہ ہر شے کی کا ثواب دس گنا ملتا ہے رتین کے تیس ہو گئے (گویا  
ہمیشہ روزے رکھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ  
طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار  
کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔  
آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر دو دن  
پغیر کا روزہ یہی ہے یہ سب روزوں سے افضل ہے میں نے کہا  
یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے  
فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے

ہم سے علاء بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب

۱۔ موسیٰ بن عقبیٰ کی روایت کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں دس کیا ۱۱۔ ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے  
نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو شہقت ہونا چاہیے وہ باقی نہیں رہتی ۱۲۔

حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُ أَمْتًا أَنْتَ  
تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ نَقَلْتُ نَعَمْ فَقَالَ  
يَا نَتَكُ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ جَمَعْتَ الْعَيْنَ وَنَفَعْتَ  
النَّفْسَ حَمَمٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ مِائَةُ أَيَّامٍ لَكَ الْإِكْلُ  
مَصْرُومٌ الدَّهْرُ أَذَى كَصَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثُ أَثَرٍ أَحَدُ  
بَنِي قَالَ مِسْعَرٌ يَنْعَى ثَوْبَةً قَالَ فَصَمَّ مَصْرُومٌ  
دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا  
يُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْطِرُ إِذَا لَاقَى.

باب ۳۸ أَحَبُّ الصَّلَوةِ إِلَى اللَّهِ صَلَوةُ  
دَاوُدَ وَأَحَبُّ الْعِصْيَا إِلَى اللَّهِ عِصْيَا  
دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُقِيمُ ثَلَاثَ  
وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ  
يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ مَا شِئْنَا مَا أَلْفَاةُ  
السَّعْرِ حَسْبُ عَالٍ إِلَّا لَأَيُّمٍ.

۳۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ حَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ  
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ  
الْعِصْيَا إِلَى اللَّهِ عِصْيَا دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا  
وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَوةِ إِلَى اللَّهِ صَلَوةُ

بن ابی ثابت نے انہوں نے ابو العباس سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو  
ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
فرمایا مجھ کو کسی نے خبر کر دی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے  
اور دن کو روزہ رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا صحیح ہے (یا رسول اللہ)  
آپ نے فرمایا جب تو ایسا کرے گا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس  
جائیں گی اور جان کمزور ہو جائے گی ہر مہینے میں تین روزے رکھا  
کر بس یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے میں نے  
عرض کیا مجھے تو اور زیادہ قوت معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا تو داؤد  
پیغمبر کا روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور  
جنگ میں دشمن کے سامنے سے منہ نہ پھیرتے۔

باب اس بیان میں اشکو سب نمازوں میں داؤد کی  
نماز اور سب روزوں میں داؤد کا روزہ زیادہ پسند ہے  
داؤد پیغمبرؑ کی رات تک سوتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر  
رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے  
ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کہا  
اس کے یہ موافق ہے وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سحر کا  
وقت میرے پاس گزرا تو آپ سوتے ہی ہوتے تھے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس ثقفی سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عمرو سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ سے فرمایا اشکو سب روزوں میں زیادہ پسند داؤد پیغمبر کا روزہ  
ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے اور سب  
نمازوں میں بھی اشکو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے وہ آدھی

سے معلوم ہوا آپ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سو جاتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے یہ اور زیادہ شکل اور نفس پر زیادہ  
شاق ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۛ

دَاوُدَ كَانَ يَتِمُّ نَصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ  
وَيَتِمُّ سُدُسَهُ -

بِالْحَبِيبِ وَأَذْكُرْ عَبْدَنَا كَادَ وَالْأَصْدِ  
إِنَّهُ أَتَاكَ إِلَى قَوْلِهِ وَقَصَلَ الْخُطَابَ قَالَ  
مُجَاهِدًا لَفَهُمْ فِي الْقَصَا وَلَا تَنْشِطُوا  
تُسْرِفَ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا  
أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَجْعَةً يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ  
نَجْعَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيضًا شَاةٌ وَلِي نَجْعَةٌ  
كَاحِدَةٍ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا مِثْلُ وَكَفَّلَهَا  
زَكَرِيَّا هَمَمُوا وَعَزَى فِي مَعْبِي صَادِرًا عَزَى  
مِثِّي أَعَزَّ لِي جَعَلْتَهُ عِزِّي زَانِي الْخُطَابِ  
يُقَالُ الْمُحَادَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمْتُكَ بِسُؤَالِ  
نَجْعَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنْ كَثِيرًا مِنَ الْخُطَاةِ  
الشَّرَكَاءِ لِيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا نَكْنَاهُ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَدْ عَمِدَ  
نَكْنَاهُ بِشِدَادِ النَّارِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ  
وَحَرَّ سَارِكًا وَأَتَاكَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلٌ بْنُ يُونُسَ

قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ

رات تک سو رہتے پھر تباہی رات عبادت پھر رات کے چھٹے حصے میں  
سو رہتے

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ قص میں فرمانا، ہمارے زود دار  
بندے داؤد کا ذکر وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا  
اخیر آیت و فصل الخطاب تک مجاہد نے کہا فصل الخطاب فیصلہ کرنے  
کی سمجھ (مقدمہ نمبر) ولا تشطط ظلم نہ کر اور کم کو سیدھی راہ بتلا (انصاف  
کی راہ) یہ میل بھائی ہے اس کے پاس ایک کم سود نبیاں (عورتیں)  
ہیں عورت کو نفع کہتے ہیں اور مشاقہ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک  
ہی (نبی عورت) سے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کرنے اکتفینا  
کے یہاں ہی معنی ہیں جیسے و کفلا مذکور یا میں (جو سورہ آل عمران  
میں ہے) یعنی ذکر یا نے اس کو اپنے سے ملا لیا دعوتی کا معنی مجھ  
پر غالب ہوا مجھ سے زبردست ہو گیا اسی سے ہے اعزرتہ میں نے  
اس کو عزت دار کیا فی الخطاب محاورے (بات چیت) میں داؤد نے  
کہا تیری ایک دینی جو وہ مانگتا ہے ظالم ہے اور بہت سے ساجھی  
(شرکت دار) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں انما ننتاء ابن عباس نے  
کہا یعنی ہم نے اس کو آزمایا اور عمر بن خطابؓ نے ننتاء بہ تشدید  
تادون پڑھ لے (معنی دی ہیں) پھر داؤد نے اپنے مالکے بخشش  
چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے تھے

ہم سے سہیل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سنا انہوں نے  
مجاہد سے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا میں سورہ تہیں سے بھلاؤ

۱۷۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۔ سنہ ۲۷۵۔ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۱۔ سنہ ۲۷۵۔ ہذا یہ تھا کہ حضرت داؤد نے ایک شکم صلی بیان رکھ کر پھر کسی کا صین عورت دیکھیں ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ عورت بھی مجھ کو مل جائے تو اچھا ہے پیغمبروں کا درجہ بہت عالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس خیال پر بھی ان کو ملامت کی اور دو فرشتوں کو فرمادی مدعی اور مدعا علیہ بنا کر اچھی سے فیصلہ کر لیا جو حق تھا پہلے حضرت داؤد کو خیال نہ آیا پھر کچھ گئے کہ یہ سب میرے ہی حسب حال ہے اس وقت روئے اور استغفار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کا قصہ سماعت کر دیا قسط علی نے کہا جو بعضے مفسرین نے کھلبے کہ حضرت داؤد کو عورت کے بال کھلے دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے تھے اس کے خاذن کو قتل کر لیا اور کیا کیا دہیات نقیض یہ سب غلط اور مجھوت ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی ایسے قصے حضرت داؤد کے سامان کہے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا ۱۲۔ سنہ ۲۷۵۔

ثَلَاثَ لَاحِنٍ عَبَّاسٍ مُجَدِّدٍ فِي مَنَ كَقَدَّادٍ وَمِنْ قَدَرٍ يَكْبَهُ  
 دَاوُدَ وَسَلَمَانَ حَتَّى أَتَى فَبَعْدَهُمُ اتَّكَبَ فَقَالَ  
 يَنْبَغِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ يَقْبَلَهُ حَتَّى يَرَى  
 ۴۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
 حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 قَالَ لَيْسَ مِنْ عَنَّا أَجِدُ السُّجُودَ وَسَرَّ آيَةُ  
 الَّتِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ بِنِعْمَةٍ  
 بَانَ بَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهَبْنَا لِدَاوُدَ  
 سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ السَّاحِرُ  
 الْكَبِيرُ وَقَوْلُهُ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِكَعْدِ  
 مِنْ بَعْدِي وَقَوْلُهُ مَا تَبْعُوا مَا تَسْأَلُونَ النَّبِيَّ وَلَيْسَ  
 عَلَى مَلِكٍ سُلَيْمَانَ وَسَلَمَانَ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَا مِنْهَا  
 شَرَمًا وَرَوَاهُمَا شَرَمًا فَاسْتَأْنَاهُ هَهُنَ الْفَقِيرُ  
 أَذْ بَنَاهُ عَيْنَ الْهَدِيدِ وَمِنْ الْجَنِّ مَزِيدُ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ تَحَارِبٍ قَالَ مُجَاهِدٌ  
 مُبَيَّنٌ مَا دُونَ الْقَصُورِ وَتَمَثِيلٌ وَجِهَانِ  
 كَأَجْوَابٍ كَأَنْجَبٍ مِنْ الْيَدِ بِلٍ وَقَالَ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنْجَبٍ مِنْ الْأَرْضِ  
 وَكَدُّ دِيرَ ثَابِتٍ إِلَى قَوْلِهِ الشُّكُورُ  
 فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلِمَهُ  
 عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا وَابَّةٌ  
 الْأَرْضِ مِنَ الْأَرْضِ تَاكُورُ

مِنْ بَعْدِي

عَلَى مَلِكٍ

شَرَمًا

أَذْ بَنَاهُ

بَيْنَ يَدَيْهِ

مُبَيَّنٌ

كَأَجْوَابٍ

ابْنُ عَبَّاسٍ

وَكَدُّ

فَلَمَّا قَضَيْنَا

عَلَى مَوْتِهِ

الْأَرْضِ مِنَ

تَاكُورُ

کروں انہوں نے (سورہ انعام کی) آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں  
 سے داؤد اور سلیمان پہنچا کہ اس آیت پر پہنچے انہی کے لئے پرتو بھی  
 چل رہا ہے عباس نے کہا تمہارے پیغمبر کو بھی حکم ہو کہ ان کی پیروی کریں  
 ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہی ہے کہ ہم سے  
 ابوبکر

سے انہوں نے کہا میں نے سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے بلکہ  
 باب ۲ حضرت سلیمان کا بیان (اللہ تعالیٰ کا سورہ ص)  
 میں فرمانا اور ہم نے داؤد کو سلیمان (ربیعاً عطا فرمایا جو اچھا بندہ تھا  
 خدا کی طرف آداب یعنی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا سلیمان کا  
 یہ کہنا مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی آدمی کو  
 نہ دے اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا ان لوگوں نے اس کی  
 پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا کرتے تھے (اور سورہ  
 سبا میں) ہم نے ہوا کو سلیمان کے اختیار میں دے دیا صبح ایک مہینے کی  
 راہ چلتی تھی اور شام ایک مہینے کی راہ اور قطر یعنی لوہے کا چشمہ ہم نے  
 اس کے لئے چھلکا دیا اور کچھ جن اس کے سامنے اس کے حکم سے کام  
 کان کرتے تھے اخیر آیت محارب تک مجاہد نے کہا محارب ۷ عماتین  
 جو محلوں سے کم ہوں تمثیل تصویریں اور لیکن جواب یعنی اونٹوں کے  
 حوض بلکہ ابن عباس نے کہا زمین کے گڑھے دینے گئے برابر اور  
 دیکھیں چوہے پر جی ہوئیں اخیر آیت الشکور تک جب ہم نے اس پر  
 موت بھیجی تو جنہوں کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی اس کی  
 منساۃ یعنی عصا کو دیکھنے کے لئے کہا لی۔ وہ گھر پڑا

۱۔ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ سورہ ص میں سجدہ کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم پڑا  
 ان کا مطلب یہ کہ عقائد اور اصول سب پیغمبروں کے ایک ہیں گو قیامات میں کس قدر امتیاز ہو ۱۲ منسلک یہ حدیث گو اس باب کے تعلق میں لکھی مگر سورہ  
 ص میں حضرت داؤد کا بیان ہے اور اس میں سجدہ بھی حضرت داؤد کی قبول ہونے کے شکر یہ میں ہے اس منسلک سے اس کو بیان کر دیا ۱۲ منسلک اس کو  
 محمد بن حمید نے منسلک کیا ۱۲ منسلک کہتے ہیں ایک لکھن سے ہزار آدمی بیٹھ کر کہتے ۱۲ منسلک اس کو ابن ابی حاتم نے منسلک کیا ۱۲ منسلک

مِلْسَانَهُ عَصَاً فَلَمَّا أَخَذَ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهَيَّنُّ حَبَّتِ  
الْخَبِيرُ عَنْ دُرِّكَرٍ فَنَطَقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ  
وَالْأَهْنَاقِ يَمْسِكُهُ أَعْرَافُ الْخَيْلِ وَغَرَا أَتْبَعُهُمَا الْأَمْلُ  
الْوَثَاقِي قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّانِعَاتُ صَفَقَ الْفَرْسُ  
رَفَعَ رَأْسَهُ رَجَلَيْهِ حَتَّى تَكُونُ عَلَى طَرَفِ  
الْمُحَافِرِ الْخَيْلُ الْبَيْتِ أَوْ جَسَدًا شَيْطَانًا رَحَاءً  
طَلَبَةً حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَا مَنَّ  
أَعْطَى بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ -

۶۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ عِفْرًا يَأْتِي مِنَ الْحِجَابِ تَغْلَتِ أَلْبَابَ رَحْمَةِ لِقَاطِهِ  
عَلَى مَسْلُوقٍ فَأَمَّا كُنْزِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَ مِنْهُ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَاقِ  
الْمَسْجِدِ حَتَّى تَسْقُطَ وَإِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَنَذَرْتُ دَعْوَةَ  
أَخِي سُلَيْمَانَ حَتَّى يَنْبَغِي لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِدَعْوَةِ  
مَنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرًا يَأْتِي مِنَ الْحِجَابِ  
مِنْ رَأْسِ أَوْجَانٍ مِثْلَ رَبِّيَّةٍ جَاعَتُهُمَا الْزَبَابَةُ  
۶۴۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تَبِ جَنُودٌ كَوْنٌ مَعْلُومٌ بِوَاسِطَةِ الْخَبَرِ آيَةُ الْمُهَيَّنِّ نَكْ نَطَقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ  
وَالْأَهْنَاقِ يَمْسِكُهُ أَعْرَافُ الْخَيْلِ وَغَرَا أَتْبَعُهُمَا الْأَمْلُ  
الْوَثَاقِي قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّانِعَاتُ صَفَقَ الْفَرْسُ  
رَفَعَ رَأْسَهُ رَجَلَيْهِ حَتَّى تَكُونُ عَلَى طَرَفِ  
الْمُحَافِرِ الْخَيْلُ الْبَيْتِ أَوْ جَسَدًا شَيْطَانًا رَحَاءً  
طَلَبَةً حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَا مَنَّ  
أَعْطَى بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک لکس  
(خنگا دیو) رات کو مجھ سے بھر گیا اس کا مطلب یہ تھا کہ میری ناز و غلاب  
کرنے اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کو کپڑا لیا اور یہ  
چاہا کہ سجد کے ایک ستون سے باندھ دوں صبح کو تم اس کو دیکھو پھر مجھے  
اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت  
دے جو میرے بعد کسی کو راست نہ آئے میں نے اس کو دشکار کرکھبگا  
دیا عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (غاٹے) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریت  
بھی کہتے ہیں جیسے زینبہؓ اس کی جمع زمانہ ہے (یعنی دوزخ کے فرشتے  
ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے  
انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سلیمان

۱۔ یہ نام بخاری نے تغیر کی مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کا ملا غلہ کرنے کے لیکن اکثر مفسرین نے یہ معنی کیے ہیں کہ ان کے پائل اور گردن تلوار سے کاٹنا  
شرع کیس ہو کہ ان کے دیکھنے میں عسکر کی ناز و رضا ہو گئی تھی ۱۲۷۷۔ یہ خاص عربی ذات والے گھوڑوں کا نٹانی ہے۔ اس کو سر یا پانی نے



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مُبِلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طُورَ  
 اللَّهُ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ  
 نَارًا مِثْلَ جَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَدِّقٌ  
 إِنَّ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَا تَحْمِلُ شَيْئًا إِلَّا  
 وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدَايَ شَقِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّالَهَا لَهَا حَدٌّ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ  
 أَبِي التَّيَّانِ تِسْعِينَ وَهَوَا صَحَّ

✦ ✦ ✦ ✦

۶۴۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَسَارٍ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ مَسْجِدٌ وَمَنْعَ ذَلِكَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْعَوَامُ  
 قُلْتُ ثُمَّ أَتَى قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ  
 كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حِينَئِذَا أَذَّنَ  
 الصَّلَاةَ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ  
 ۶۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
 أَبُو التَّيَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ  
 سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ النَّاسِ  
 كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ نَاصِرًا فَجَعَلَ الْغَرَضُ وَهَذِهِ

پیغمبر نے جو داؤد پیغمبر کے بیٹے تھے یہ کہا میں آج رات کو ستر عورتوں  
 پاس جاؤں گا (سبے صحبت کروں گا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک  
 لڑکے کا حمل رہے گا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے  
 ایک مصاحب نے کہا انشاء اللہ کہو انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے)  
 پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی وہ بھی ادھا رادھا  
 بدن ندارد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ  
 لیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے (اللہ کی راہ کی جہاد کرتے شعیب اور  
 ابن ابی الزناد کہنے اپنی روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوے کا عدیدان  
 کیا ہے اور یہ ستر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے

مجھ سے عمرو بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے  
 اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تمہی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے  
 ابو ذر سے انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ کوئی مسجد (دنیا میں)  
 پہلے بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کوئی مسجد  
 آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا  
 آپ نے فرمایا چالیس برس پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آجائے  
 وہاں نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم سے  
 ابو الزناد نے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
 سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری  
 اور لوگوں کی مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ سلگائی اب پتنگے اور  
 جانور اس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے

۱۵ معصی مراد فرشتہ ہے یا کوئی جن یا ان کا ذریعہ آصف ۱۲ سنہ ۵۷ شعیب کی روایت خود امام بخاری نے ایمان اور نذرین وصل کی اور  
 نسائی اور ابن حبان نے ابو الزناد سے سوکا حدیث نقل کی ایک روایت میں ساتھ ہے ایک میں سویانہ ۱۲ سنہ ۵۷ اس کی مناسبت باجے ہے کہ ہمیں  
 مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ حضرت سلیمان ہی نے بنوائی تھی اس اعتراض کا جواب کہ کعبہ ابراہیم نے بنایا حضرت سلیمان ان کے بہت بعد تھے پھر کعبہ  
 اور مسجد اقصیٰ میں چالیس برس کا فاصلہ کیسے ہوگا بہت زیادہ ہوگا اور پگڑی کا ہے ۱۲ سنہ

الَّذَا بَقِيَ تَمَعُ فِي النَّاسِ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ  
مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّيْبُ فَذَهَبَ بِأَبْنِ  
أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهُمَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنَيْكَ  
وَقَالَتِ الْآخَرَىٰ إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنَيْكَ فَخَافَا  
إِلَىٰ دَاوُدَ فَقَضَىٰ بِهِ لِلْكَبِيرَىٰ فَخَرَجَتَا عَلَىٰ  
سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَخَبَرَتَاهُ فَقَالَ لَتَوْنِي  
بِالسَّكِينِ أَسْقُهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغِيرَىٰ  
لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَىٰ  
بِهِ لِلصَّغِيرَىٰ قَالَ أَبُو هَمٍّ يَرَّةَ رَدَّ  
وَاللَّهُ إِنْ سَمِعْتُ يَا سَكِينُ  
إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَعْمَلُ  
إِلَّا السُّدْيَةَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا  
لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ إِنَّ الشَّيْءَ  
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تَصْعَبْ عَلَىٰ رَعَاكُم بِالْوَجْهِ  
۴۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَمَّا تَزَلَّتْ أَلْدَيْنِ آمَنُوا وَكَمْ يَكْبِسُوا  
إِيْمَانَهُمْ يَطْلُمُ قَالَ أَمَّا صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا لَمْ يَكْبِسْ إِيْمَانَهُ  
يَطْلُمُ فَتَزَلَّتْ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ  
ظُلْمٌ عَظِيمٌ

۴۵۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑے ہیں ابو ہریرہؓ نے دیا آنحضرتؐ  
نے کہا دو عورتیں تھیں ہر ایک کے پاس ایک لڑکا تھا بھیڑ یا آیا ایک  
کا بچہ اٹھالے گیا اس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا یہ  
بچہ میرا ہے دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد  
سے فریاد کی انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلادیا (کیونکہ اسی کے قبضے  
میں تھا اور دوسری گواہ نہ لاسکی پھر دونوں حضرت سلیمانؑ پاس گئیں  
ان سے بیان کیا انہوں نے کہا پھری لاؤ میں اس بچے کے آدھوں آدھ  
دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سن کر چھوٹی عورت بولی  
اشد تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو وہ اسی کا بڑی عورت کا (بچہ ہے  
اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی عورت  
کو دلادیا وہ پہچان گئے یہی بچہ کی اصلی ماں ہے اور دوسری چھوٹی  
ہے (ابو ہریرہؓ نے کہا ہم نے سکین (پھری) کا لفظ ہے اسی دن سنا  
(جس دن آنحضرتؐ نے یہ حدیث بیان کی ورنہ ہم پھری کو مدیہ کہتے ہیں  
باب لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ لقمان) میں فرماتا  
ہم نے لقمان کو حکمت دی یعنی یہ کہا اللہ کا شکر کرا خیر آیت ان اللہ  
لا یحب کل مختال فخور تک ولا تصعب یعنی اپنا منہ مت پھیر  
ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انھوں نے اعش  
سے انہوں نے ابراہیم غنوی سے انھوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن  
مسعود سے جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے  
اور انھوں نے اپنے ایمان میں گناہ (ظلم) کی ملوثی نہیں کی تو آنحضرتؐ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں کون ایسا ہے  
جس نے ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملوثی نہ کی ہو اس وقت (سورہ لقمان  
کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر مٹیک شرک بڑا ظلم ہے بلکہ  
مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو عیسیٰ بن یونسؑ نے

۱۱- یہ حدیث اور کئی جگہ ہے اس روایت میں کہ حضرت لقمان کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ اس کے بعد کی روایت میں ذکر ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا مقولہ ہے جو  
انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا لہذا باب کی نسبت ظاہر ہے ۱۱- سورہ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ مَنْوَادٍ  
لَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُمْ بِطُلُوعِ شَيْءٍ ذَاكَ عَلَى  
الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِينَا  
لَا يَطْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ  
الشِّرْكُ أَفَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لَقْنَانُ لِإِبْنِهِ  
رَهْوُ يَعْنِيهِ يَا بَنِيَّ لَا شِرْكَ بِاللَّهِ إِنَّ  
الشِّرْكَ لَكُلُّهُ عَظِيمٌ.

بَاب ۳۲۲ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا  
مُحَابَبِ الْكَفَرِيَّةِ الْآيَةَ نَعَزُّرُنَا قَالَ  
مُجَاهِدٌ شَدُّرُنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
طَائِرُكُمْ مَصَاعِيكُمْ.

بَاب ۳۲۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُ رَحْمَةِ  
رَبِّكَ عَبْدًا ذَكِيًّا إِذْ نَادَى رَبُّهُ نَادَى  
خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَرَأَيْتُكَ  
السَّامِ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ جَلَدٍ  
سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضٍ مَثَلًا فَيَعَالٍ رَضِيًّا  
مَرَضِيًّا عَتِيًّا عَجِيًّا يَعْمُو قَالَ رَبِّ إِنِّي  
يَكُونُ لِي غَلَامٌ إِلَى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا

خبر دی کہ اکرم سے امش نے بیان کیا کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا جب یہ آیت  
اُتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی طوفی نہیں کی تو مسلمان  
سخت گھبرائے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے  
اپنی جان پر قسم (گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں)  
گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا جو لقمان نے  
اپنے بیٹے (باران یا انعم) سے کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا  
کے ساتھ کسی کو شرک نہ بنانا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے

باب (الظاکیر میں جو بغیر بھیجے گئے تھے ان کا بیان) اللہ تعالیٰ  
کا سورہ یس میں (فرمانا ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کر  
جب ان کے پاس حق بغیر آئے (صادق اور مصدق) مجاہد نے کہا غزونا  
جائے یعنی ہم نے تیسرے پیغمبر (شکوم) سے ان کو زور دیا ابن عباس  
نے کہا طائر کہ یعنی تمہاری مصیبتیں

باب (حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کا بیان) اللہ تعالیٰ  
کا سورہ مریم میں (فرمایا یہ اس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا  
پر مہربانی کی تھی جب اس نے آہستہ چپکے سے اپنے پردہ دگار کو پکارا  
کہنے لگا میرے مالک میری تو بڑی تک کمزور ہو گئی اور سر سفیدی سے پاک  
گیا اخیر آیت لَمْ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلِهِ سَمِيًّا ابْنِ عَبَّاسٍ نے کہا رضیا  
کا معنی موصی یعنی پسندیدہ بہتر عتی یا عصبیا درونوں قرار میں ہیں  
عتیا عتایعتو سے نکلا ہے (یعنی بوڑھا چھونس پر فرقت -)

۱۔ سبط کرام اور پید کیا اللہ نے وہی کھلاتا پلاتا ہے وہی مار لگا دی جائیگا دکھ درد میں ہی کام آتا ہے ہر اس کو چھوڑ کر اور کسی کو خدا نانا خدا کی طرح اس کا پوجا پاٹ کرنا  
منت نذر مانا اس کے لئے روضہ رکھنا اس کو سجدہ کرنا اس کے گھر یا قبر کا طواف کرنا مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اس کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا اس کی نسبت یہ اعتقاد  
رکھنا کہ وہ سب چیزوں کو جانتا ہے یا دیکھتا ہے ہر جگہ سے پکارنے والے کی فریاد سن لیتا ہے یہ سب شرک اور منکروں کی باتیں ہیں اللہ بچائے رکھے ۱۲۔ سند  
۱۳۔ اختلاف ہے کہ پیغمبر حضرت عیسیٰ سے پہلے بھیجے گئے تھے یا حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے تھے امام بخاری کا قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا امر صحیح ہے وہ پہلے کہا  
حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے رسول تھے اھام نام یوحنا اور یسہا اور یسہل شمعون تھا عجا بد کے اس قول کو فریابی نے وصل کیا امام بخاری اس باب میں سوا آیت قرآنی  
کے اور کوئی حدیث نہ لایا کیونکہ اس باب میں کوئی حدیث انکی شرط پر نہ ملی ہوگی ۱۴۔ یا تہدی شوی اور غوست اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۵۔ اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا

وَيَقَالُ مَتَىٰ تَخْرُجُ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ  
فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ يَتَّخِذُوا مَكْرَهُ دَعْشَا  
فَأَوْحَىٰ نَاسًا يَأْتِيهِ خِذَايُكِ كَتَابَ يَقُولُ  
إِلَىٰ قَوْمِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا  
لَطِيفًا عَاقِبَةُ الذِّكْرِ ذَالُ نُوْنٍ  
سَوَاءٌ

کہنے لگا مالک جلد مجھ کو بچہ کیسے ہوگا انیر آیت ثلاث لیل سوتا  
تک سو یا کا معنی صحیح و سالم رہے گا اگر تو نکاہر نہ ہوگا پر بات نہ کرے  
گایا دہی کرتا رہے گا پھر ذکر یا محرابے نکل کر اپنی قوم دلوں پاس  
آئے اشارے سے کہا صحیح و شام اللہ کی تسبیح کر و نادھی کا معنی اشار  
کیا بھی زور سے تو ریت کو تمام لے انیر آیت دیوم یبعث حیا  
تک حفی کا معنی مہربان عاقی بانجھ مرد اور بانجھ عورت دونوں کو  
کہتے ہیں۔

۵۵۲ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ  
بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
عَنْ مَالِكٍ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ كَيْكَلِ بْنِ مَرْثَدَةَ  
ثُمَّ مَعْدُ حَتَّىٰ آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْجَرَ  
فِيْلَ مَنْ هَذَا أَتَاكَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ  
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَكَذَلِكَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
ثُمَّ أَخْلَصَتْ لِي ذَا يَحْيَىٰ وَحَيْثُ وَهْمَا ابْنَا  
خَالِكَةَ قَالَ هَذَا يَحْيَىٰ فَنَسِيَ فَنَسِيَ عَلَيْهَا نَسْكَشَ  
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْثَدَةُ بِالْأَخِ الْعَلِيِّ وَالنَّبِيِّ هَذَا  
بَابُ ۲۷۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَىٰ ذَا ذُكْرِي فِي الْكِتَابِ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا  
ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک  
بن مضر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج  
کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبریلؑ چڑھے دوسرے آسمان  
پر چڑھے دروازہ کھلوا یا دربان نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا  
جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے کہا محمد ہیں پوچھا کیا  
وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب وہاں پہنچا تو دیکھا حضرت  
یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا  
ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے  
نیک بھائی نیک پیغمبر

باب (حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان) اللہ تعالیٰ  
کا سورہ مریم میں فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے  
لوگوں سے بہت کرپور بے مکان میں چلی گئی سورہ آل عمران میں  
اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمے یعنی حضرت عیسیٰ کی خوشخبری دیتا  
ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور  
عمران کی اولاد کو سامنے جہان دلوں پر چن لیا انیر آیت یرزق من  
یشاء بغیر حساب تک ابن عباس نے کہا آل عمران سے مراد ایماندار لوگ  
ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یاسین ان فعلی

مَرِّمَ إِذَا تَبَيَّنَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا  
ثَرَاتِيًّا إِذْ كَانَتْ السَّلاَكَةَ يَا مَرْيَمُ إِنَّ  
اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ  
وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى  
الْعَالَمِينَ إِلَىٰ قَوْلِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ  
بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ  
الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ

اِنْ يٰۤاَسٰىرَیْنَ وَالْمُحٰمِدِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ  
اِنَّ اَوَّلَی النَّاسِ بِاَبْرَاجِہِمُ الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْهُ وَوَعَدَہُمْ  
الْمَوْتِ مِنْہُمْ وَیَقَالُ اِلَیَّ یَعْقُوْبُ اَهْلُ یَعْقُوْبَ  
فَاِذَا صَعَرُوْا اِنْ رَجَعُوْا اِلَیَّ اَزْکَمِلْ کَلُوْا  
اُھیل۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ  
قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ  
عَلِیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِي اٰدَمَ مَرُوْا اِلَّا  
یَسَّسُہُ الشَّیْطٰنُ حِیْنَ یُوْلَدُ یُکْسَمُ عَلٰی صَارِخًا  
مِّنْ مَّسِ الشَّیْطٰنِ غَیْرِ مَرْثَیْہِ وَابْنِہَا شَمَّ  
یَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَاٰنِیْ اُعِیْدُ هَا بِکَ وَذَرِیَّتَہَا  
مِنَ الشَّیْطٰنِ الشَّحِیْمِ۔

باب ۳۵۵۔ وَاِذَا کَانَ لَکَ الْمَلَائِکَةُ یُؤْمِرُکَ اِنَّ  
اللّٰہَ مُطَفِّئُکَ وَطَمَّغُکَ وَامُطَفِّئُکَ عَلٰی نِسَائِہِ  
الْعَالِیْنَ یَا مَرْثَیْہِ اَتَقْبِیْ لِرَبِّکَ وَاسْتَجِدْ  
وَاِذَا کُنْتَ مَعَ الْمَلَائِکِیْنَ ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ  
تُوْمِیْہِہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ کَدِّہُمْ اِذَا یُکْفَوْنَ اَلْوَمَّ  
اَتُفَعِّلُہُمْ یُکْفَلُ مَرْثَیْہِ وَمَا کُنْتَ کَدِّہُمْ اِذَا  
یُحْکَمُوْنَ یُقَالُ یُکْفَلُ یُفَعِّلُہُمْ کَفَلًا غَیْرَہَا  
مُخَفَّفَہٌ لِّیْسَ مِنْ کَفَالَةِ الدُّیُوْنِ  
وَرَشَہُہَا۔

اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو موسیٰ بن عباسؓ کہتے  
ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیمؑ کے نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر  
چلتے ہیں (موسعد ہیں) یعنی موسیٰ آل کا لفظ اصل میں اہل تھا آل  
یعقوب یعنی اہل یعقوب (دھوکہ دہی سے بدل دیا) نصیر میں  
پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اھیل کہتے ہیں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے  
زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابو ہریرہؓ نے کہا  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی آدمی  
کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے  
شیطان کے چھونے ہی سے وہ روتا ہے مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے (حضرت  
عیسیٰؑ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہؓ دوسرے آل  
عمران کی یہ آیت پڑھتے تھے (مریمؑ کی والدہ نے کہا) میں اس کو نبی  
مریمؑ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں  
باب (سورہ آل عمران میں) وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے

کہا مریمؑ اللہ نے تجھ کو چن لیا اور پلیدی سے پاک کیا اور سارے  
جہاں کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا تریمؑ اپنے مالک کا پوجا کر اور  
سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی  
باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتاتے ہیں اور تو اس وقت ان کے پاس  
موجود نہ تھا جب وہ (بنی اسرائیل) اپنی اپنی قلم پھینک رہے تھے  
کون مریمؑ کو پہلے نہ تو اس وقت موجود تھا جب وہ اس امویں  
جھگڑ رہے تھے یکفل یعنی ملا لیوے کفلہا ملا لیا بغیر تشدید کے  
یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرصوں وغیرہ میں کی جاتی ہے جی ٹھانے اور

لے اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ابن عباسؓ کا یہ سلیب کہ اللہ نے جو ابراہیمؑ یا عمرانؑ کی اولاد کو برگزیدہ کیا تو اولاد سے مراد ہی لوگ ہیں جو موسیٰ بن  
اور جو لوگ انھی املا میں ہوں پر کافر ہوں ان کے لیے یہ تفصیلات نہیں ہو سکتی جیسے آل محمدؐ میں ہی لوگ داخل ہیں جو موسیٰ بن ہوں اگر کوئی سید کافر ہو جائے  
اسلام سے پھر جائے تو پھر اس کو آل محمدؐ نہیں کہیں گے ۱۲ منہ ۱۵ اسی آیت سے بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت مریمؑ جہاں کی سب عورتوں کے افضل  
ہیں یہاں تک کہ حضرت فاطمہؑ اور حضرت خدیجہؑ اور حضرت عائشہؑ سے بھی ۱۲ منہ

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ  
النَّضَرِ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ  
لِسَانٍ مِثْلُ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءٍ  
خَدِيجَةُ

باب ۳۴۶ تَوَلَّى تَعَالَى إِذَا كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ  
يَأْتِيَهُمْ إِلَى تَوَلَّى فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ  
يُبَشِّرُكَ وَيُبَشِّرُكَ وَاحِدًا وَجِبْهَا شَرِيفًا  
قَالَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
الْمَكْحَلُ الْحَلِيمُ وَالْأَكْنَةُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّمَارِ  
وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُؤَلِّدُ الْأُمِّيَّ

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَةَ الْقُنْدَرِ ابْنَةَ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِّلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ  
فَضِّلِ الْغُرَيْدَ عَلَى سَائِرِ الطُّعَامِ كُلِّ مِنَ  
الْبَرِّ جَالٍ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ الْأَمْوِيُّ  
بَنْتُ عِمْرَانَ وَآبِيسَةُ امْرَأَةُ زُرْعُونَ وَقَالَ  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِّلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ  
فَضِّلِ الْغُرَيْدَ عَلَى سَائِرِ الطُّعَامِ كُلِّ مِنَ  
الْبَرِّ جَالٍ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ الْأَمْوِيُّ  
بَنْتُ عِمْرَانَ وَآبِيسَةُ امْرَأَةُ زُرْعُونَ وَقَالَ  
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ  
لِسَانٍ مِثْلُ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءٍ  
خَدِيجَةُ

باب ۳۴۶ تَوَلَّى تَعَالَى إِذَا كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ  
يَأْتِيَهُمْ إِلَى تَوَلَّى فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ  
يُبَشِّرُكَ وَيُبَشِّرُكَ وَاحِدًا وَجِبْهَا شَرِيفًا  
قَالَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
الْمَكْحَلُ الْحَلِيمُ وَالْأَكْنَةُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّمَارِ  
وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُؤَلِّدُ الْأُمِّيَّ

۱۔ اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں منسل کیا بعضوں نے کہا صحیح ان کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تمام زمین کی سیر کریں گے بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ جس کے  
ہاتھ پھیر دیتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا ۱۲ سنہ ۱۱ اس کو فریابی نے منسل کیا مگر لغت میں اس معنی کا پتہ نہیں ہے لغت میں کہل اور حیر کو کہتے ہیں  
یعنی تیس یا چالیس سال لے لیکر ساتھ میں تک عرواے شخص کو ۱۲ سنہ ۱۱ اس کو بھی فریابی نے منسل کیا ۱۲ سنہ ۱۱ اس کی شرح اور کورجی ہے ۱۵

يَقُولُ يَسَاءَ مَا مَشَيْتُمْ خَيْرُ نِسَاءٍ كُنْتُمْ لِرَبِّكُمْ إِلَّا بِلَا  
 أَحْسَنَ عَلَى طِفْلٍ وَارْعَاهُ عَلَى رُؤُوسِ فِئَاتٍ  
 بَيِّنَةٍ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى الْفَرْدِ ذِكْرٌ  
 تَوَكَّبْتُ مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطًّا  
 تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ وَاصْحَابُ الْكَلْبِيِّ  
 عَنْ الزُّهْرِيِّ تَوَلَّاهُ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا  
 تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ الْإِلَٰهَ  
 الْحَقُّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ  
 رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْفًا إِلَى مَرْيَمَ  
 وَرُوحٌ مِنْهُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا  
 تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهَوْا خَيْرَ لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ  
 إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ  
 لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جِئْتُ  
 بِكُم بِاللَّهِ وَكِيلًا قَالَ أَبُو هُبَيْرَةَ كَلِمَتُهُ  
 كُنْ فَكَانَ وَقَالَ هَمِيرٌ وَرُوحًا مِنْهُ  
 أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا تَرَكَا تَقُولُوا  
 ثَلَاثَةٌ ۝

۝ ۝ ۝ ۝  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا  
 الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ  
 بْنُ هَكَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ  
 عَنْ جُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 مَنْ شَرَعَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عربوں  
 میں) اولاد پر بہت مہربان اور خاندان کے مال کا بہت خیال رکھنے  
 والیاں ابو ہریرہؓ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم  
 عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں یونس کے ساتھ اس حدیث  
 کو زہری کے بھتیجے اور اسحق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے  
 اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں  
 غلو نہ سختی اور تشدد نہ کرو اور اللہ کی نسبت وہی بات کہو جو  
 سچ ہے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اس کی بات ہے  
 جو اس نے مریم تک پہنچا دی اور ایک روح ہے اس کی طرف سے  
 تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین کا لفظ نہ کہو  
 (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں)  
 اس سے بچو رہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تو وہی ایک  
 خدا ہے وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے آسمان اور زمین سب چیزیں  
 اس کی ملک ہیں اور اللہ بس ہے سارے کام خود کر سکتا ہے  
 (اس کو بیٹا بیٹی کی ضرورت نہیں) ابو عبیدہؓ نے کہا اللہ کی بات سے  
 کن کا کلمہ مراد ہے اللہ نے فرمایا ہو یا حضرت عیسیٰ (بن باپ کے  
 ہو گئے) اور دوسروں نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ  
 نے ان کو زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم  
 نے انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عیمر بن ہانی نے بیان  
 کیا کہا مجھ سے جنادہ ابن ابی امیہ نے انہوں نے عبادہ بن صامت  
 سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو اس  
 بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی صاحب نہیں

لے تو قریش کی عورتیں ان افضل نہ ہونگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں میں قریش کی عورتوں کو افضل فرمایا ۱۲ سنہ ۱۱  
 یعنی محمد بن عبد اللہ بن مسلم ۱۲ سنہ ۱۱ زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عدی نے کامل میں اور کلبی کی روایت کو ذہبی نے زہریات میں وصل کیا ۱۳ سنہ ۱۱  
 اگرچہ سید مرتضیٰ اشرفی نے اس سے منکر حضرت عیسیٰ ایک خاص روح ہیں جن کا مرتبہ امداد روح سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ نے انکو خلقات مادہ طوریہ پر

پیدا کیا اس لیے ان کو روح اللہ کہتے ہیں ۱۲ سنہ





هَذَا صَغِيرٌ بِاللَّهِ يَا نَبِيَّةَ -

۶۵۶

هَذَا ثنا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِم حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَبَيَّنَ  
فِي الْمَدِينَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ  
رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جَرِيحٌ كَانَ يُصَلِّيُ جَاءَهُ نَهْ أُمُّهُ  
فَدَا عَنْهُ فَقَالَ أُحْبِبُهَا إِذَا صَلَّيْتَ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
لَا تُمِيتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُودَهُ الْمَوْتِ مَسَابٍ وَكَانَ  
جَرِيحٌ فِي صَوْمِ مَعْتَبَةٍ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ  
وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَأْعِيًّا فَأَمَكَّتْهُ مِنْ  
نَفْسِهِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ ابْنُ جَرِيحٍ  
فَأَكُوهُ فَكَسَّرَهَا صَوْمِ مَعْتَبَةٍ وَأَكُوهُ وَ  
سَبَّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى  
الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ  
قَالَ السَّارِحِيُّ قَالُوا نَبِيْنِي صَوْمِ مَعْتَبَةٍ  
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَ  
كَانَتْ امْرَأَةٌ تَرْضِعُهُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي  
إِسْرَءِيلَ ثُمَّ بَهَا رَجُلٌ مَرَّ أَكْبَدُ  
شَارِدَةً فَقَالَتْ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي  
مِثْلَهُ فَتَرَكَ شِدْيَمًا وَأَقْبَلَ  
عَلَى الزَّكَاكِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَوْ جَعَلْتَنِي  
مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى شِدْيَمًا

ہے یعنی پر سبز گار ہے اللہ سے ڈرتا ہے اور کعبہ نے اسرائیل سے  
روایت کی انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے براہ بن عازب سے  
سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن حازم نے انہوں  
نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین  
بچوں نے ایک عیسیٰ دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی  
وہ نماز پڑھتا تھا اس کی ماں آئی اس کو بلایا تو وہ رد میں کہنے  
لگا میں نماز پڑھتا جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب  
نہ دیا) اس کی ماں نے بد دعا کی اور کہا یا اللہ یہ اس وقت تک مے  
جب تک چھناں عورتوں کی منہ نہ دیکھ لے (ان سے اس کا سابقہ نہ پڑے)  
پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا ایک (فاحشہ) عورت  
آئی اور جریج سے بدکاری چاہی جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چڑھے  
پاس گئی اس سے منہ کا لکھا اور ایک لڑکا جنی لوگوں نے پوچھا یہ  
لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا بے لوگ یہ سن کر بہت غصے  
ہوئے کہ ایسا عابدہ کو بدکاری کرتا ہے اگر اس کے عبادت خانہ کو  
توڑ ڈالا اس کو نیچے اتار دیا گالیاں دیں جریج نے وضو کیا نماز پڑھی  
پھر اس بچے پاس آیا جو پیدا ہوا تھا اس سے پوچھا اس بچے تیرا باپ  
کون ہے اس نے ایسی کم عمری میں بات کی کہ میرا باپ فلا نا جردا ہا  
یہ حال دیکھ کر لوگ شرمندہ ہوئے جریج سے کہنے لگے تم تیرا عبادت خانہ  
بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیسری اسرائیل میں ایک عورت تھی  
جو اپنے بچے کو دو دھڑلا رہی تھی ادھر ایک سوار بہت خوش وضع (یا خوبصورت)  
گزارا عورت اس کو دیکھ کر کہنے لگی یا اللہ تم سے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دیجو  
یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے

۱۔ خلف نے اطراف میں کہا اس کو امام بخاری نے تفسیر میں وصل کیا حالانکہ صحیح بخاری کے نسخوں میں یہ روایت موصولاً پائی نہیں جاتی حافظ نے کہا حکم سے  
۲۔ ابو سدرہ کہ میں اس راوی ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ہے

يَعْمَدُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أُنْظُرُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ أَهْبَعَهُ  
ثُمَّ مَرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ  
ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَيْهَا فَقَالَ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي وَمِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ  
ذَاكَ فَقَالَ الذَّاكِبُ جَبَّ سُرْمٍ مِنَ الْيَبَابَةِ  
وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ  
سَرَفْتِ مَنْ نَكَيْتِ وَلَمْ  
تَفْعَلِي.

سنن

۶۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ  
تَنَعَّنَا فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبُهُ قَالَ مُفْطِرٌ

کہنے لگا یا اللہ مجھ کو کائنات کی طرح نہ کیجیو اتنی بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی  
چھچھوڑنے لگا ابو ہریرہؓ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اس طرح  
چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گزری (جس کو لوگ مالتے جاتے  
تھے) عورت نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو اسکی طرح نہ کیجیو پچھنے یہ سن کر  
پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھ کو اسی لونڈی کی طرح کیجیو اسوقت عورت نے  
اپنے پتھے سے ہوجھایا یہ بات کیا ہے (جو تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں  
چاہتا اس لونڈی کی طرح ذلیل اور خوار ہونا چاہتا ہے) اس نے جواب دیا  
یہ سوار جو (پہلے) گذرا خالوں میں کا ایک ظالم ہے (یا کافر ہے) اور یہ لونڈی  
(بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اسپر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے  
چوری کی زنا کرانی حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا

مجھ سے ابوالاعلیٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے  
معرے دوسری سند مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے  
عبدالرزاق سے کہام کو معمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن  
مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس رات مجھ کو معراج ہوا میں موسیٰ سے ملا عبدالرزاق نے کہا میں سمجھتا  
ہوں موسیٰ کی صورت معمر نے یوں بیان کی دبلے پتلے (یا لٹے) سیدھے بال والے  
جیسے شہنشاہ (قبیلے کے آدمی ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اور میں میں سے عجی ملا

۱۔ دوسری روایت میں ہے لوگ اس سے کہہ رہے تھے تو نے زنا کرانی وہ سنی تھی حسبی اللہ۔ دوسری حدیث میں چار شخص مذکور ہیں چوتھا حضرت یوسفؑ کا گواہ  
کہتے ہیں وہ زلیخا کا مومن زاد بھائی اور ابھی شیر خوار تھا کہ اس نے یہ گواہی دی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے پانچویں ایک اور بچہ کا بھی ذکر آیا ہے جس نے  
اپنی ماں جو فرعون کی بیٹی تھی مغانی تھی جب فرعون اس کو انگار میں ڈالنا چاہا اور اس نے نال کیا یہ کہا ماں مبرا کراد آگ میں گر جاؤں سچے دین پر میں چمٹے  
ایک اور بچہ تھے بھی بات کی  
جب اس کی ماں کو آگ کی خندقی میں ڈال دیے تھے اس کو امام مسلم نے نکالا ساتویں کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی  
کم سنی میں مات کی میرت واقعہ میں ہے انھوں نے ہمارے پیغمبر صاحب نے پیدا ناس کے بعد بات کی یہی نے نکالا حلیہ کہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
درد دھپتے فرمایا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرة و اھبلا فوی یہی نے عقیقہ سے نکالا میں حجۃ الوداع میں ایک گھوڑ  
گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے میں نے ایک عجیب بات دیکھی ایک شخص بیمار کا ایک بچہ لے کر آیا جو اس دن پیدا ہوا تھا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا میں کمن ہوں وہ بول اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں پھر اس بچے نے جو ان بوسے تک کوئی بات نہیں کی ہم اس کو مبارک الیامہ  
کہا کرتے تھے (سنن رقم مختصر)

رَجُلٍ النَّاسُ كَانَتْ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ وَلَيْسَ  
عِيسَى نَفَعَتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَقَالَ رُبْعَهُ أَحْمَرُ كَأَنَّ أَحْمَرَ مِنْ دِيمَاسٍ  
يَفْعِي الْحَمَامُ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَا أَشْبَهُ وَكَانَ  
قَالَ رَأَيْتُ بِأَنَاءِ بْنِ أَحَدٍ هُمَالَيْنِ وَالْأَخْرَجَتْ  
خَمْرٌ فَيَقِيلُ فِي خَمْرٍ أَهْمَا شَيْئًا فَاحْدَثَ اللَّبَنُ  
فَشَرِبْتُهُ فَيَقِيلُ فِي هَدِيَّتِ الْفَطْرِ إِذَا أَصَبَتْ الْفَطْرُ  
۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
أَخْبَرَ نَاعْمَانُ بْنُ الْغُبَرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
حَمْرٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى  
فَأَخْرَجَ جَعَلَ عَرَبِيَّةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۶۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السُّكَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو  
حَمْرٍ رَضِيَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ تَائِبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرِي  
النَّاسِ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَى  
أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَهْوَى الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ  
فَيْتَنَةً عَيْنَهُ لَهَا نَبِيَّةٌ وَأَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَذْبَةِ  
فِي الْمَنَامِ يَا ذَا رَجُلٍ إِذَا كَانَتْ مَبْرُورِي مِنْ  
أَوْ دِمَ الرِّجَالُ تَضْرِبُ لِمَنْهُ بَيْنَ مُتَكَبِّيهِ  
رُجُونُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضْعَايْدُ يَهُ  
عَلَى مُتَكَبِّي رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطْلُوعُ بِالْبَيْتِ نَعْلَتُ  
مَنْ هَذَا أَنْعَالُ هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ  
رَجُلًا وَرَأَوْهُ جَعَلَ قَطْرًا أَعْوَى عَيْنِ الْيُمْنَى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی ميانہ تمامت سرخ  
رنگ ایسے تر و نازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیمبر کو بھی  
دیکھا ان کی ساری اولاد میں ان کے زیادہ مشابہ ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا  
میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ  
کہا گیا جو نسا برتن چاہو لے لو میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا  
اس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت رسید اشی غذا کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو  
اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہ ہم کو عثمان  
بن مغیرہ نے انھوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انھوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دمشق کی رات میں عیسیٰ اور موسیٰ  
اور ابراہیم کو دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگر بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے  
اور موسیٰ گندم گون لبے سیدھے بال والے جیسے زطکے لوگ ہوتے ہیں۔  
ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حمزہ نے کہا ہم سے  
موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا  
اللہ کا ناہنیں ہے اور سج و حال دہشتی آنکھ کا کانا ایک روایت میں بائیں  
آنکھ کا کانا ہے اس کی آنکھ چھو لے انگوڑی طرح ہوگی اور میں رات کو  
خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں جیسے میں کچھ کے پاس ہوں اتنے میں  
کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گہواں رنگ والا جس کے بال کا نہ ہو  
تک رنگھی کی وجہ سے اصاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک  
رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ درشتوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے  
کچھ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح  
ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا  
سخت گھونگر بال دہشتی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے

كَاشِبِهِ مَنْ شَاءَ يَبْنِي بَابِي قَطْنٌ وَاجْعَلِيكَ يَدِي غَنِي  
بِمَكْرَجِي رَجُلٌ يَطْلُوكُ بِالْبَيْتِ قَعْدَتُكَ مِنْ هَذَا  
قَالُوا لَيْسَ هَذَا الدَّجَالُ تَابِعُهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
تَائِفٍ -

۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ  
سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ  
عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ اللَّهُ مَا قَالَ إِلَهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلَكِنْ  
قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَاشِدٌ أَلُوفٌ بِأَكْجَعَةٍ فَإِذَا  
رَجُلٌ أَدُمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يُفَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ  
يَنْطَفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يَهْرَأُ رَأْسُهُ مَاءً  
قَعْدَتُكَ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مُرَيْكَةَ فَذَهَبَ  
الْتَفَتَ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ حَسِيمٌ جَعْدُ الرَّاسِ  
أَعْوَرُ عَيْنٍ أَلْبَمْنِي كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَهُ طَائِفَةٌ  
مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ وَاتَّقُوا الرَّاسَ بِهِ  
ثَبَتْنَا ابْنُ قَطْنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ حُرِّ أَعْدَاءِ

۶۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَةَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مُرَيْكَةَ وَالْأَنْبِيَاءِ

ان سب میں عبدالعزی بن قطن کے بہت مشابہ (جو جاہلیت کے زمانہ  
میں مر گیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے  
کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا مسیح دجال جی  
موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا

ہم سے احمد بن محمد کی نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سنا  
کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ  
عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت عیسیٰ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ تھے لیکن یوں فرمایا میں خواہ  
میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص گندم گون بیٹھے بال  
واللہ دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے جا رہا ہے اس کے سر سے پانی چپک رہا ہے  
یا برہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مریم کے بیٹے (عیسیٰ)  
ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ مونڈا گھونگر بال والا تھا  
آنکھ کا کاناس کی آنکھ جیسے چھوٹا انکڑ نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے  
لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں عبدالعزی بن قطن اس کے  
بہت مشابہ تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے  
زمانہ میں مر گیا تھا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ امام کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری  
کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوسلمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے  
سے تعلق رکھتا ہوں پیغمبر سب کو یا علانی بھائی ہیں (باب ایک

۱۔ اس کو امام سلم نے دیکھا کہ ابوسلمہ نے صاف روایت کی ہے کہ وہ سرخ رنگ تھے شاید ان عمر نے اس کو دم پر محمول کیا یعنی ابوسلمہ نے اسے طلحہ بولی اور طلحہ  
میں طابقت بھی ممکن ہے کہ ایک راگندم گون دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور کھانڈی دئے کسی غنت یا فیتے میں سرخ ملی ہو جاتا ہے ۲۔ ابوسلمہ نے روایت میں  
حضرت عیسیٰ کی نسبت بعد آیا ہے تو اس کے معنی گھونگر بال ملے نہیں ہیں منہ یہ حدیث اس کے مخالفت ہوگی اس لیے ہم نے جسکے معنی میں لکھا ہے ۳۔ طابقت اس  
طرح بھی ہو سکتی ہے کہ نفیع گھونگر بال ملے تیل ملنے یا پانی سے جگڑنے یا کنگھی کر نیسے جید ہو جاتا ہے ۴۔ اس کے آپ بھی پیغمبر رہی پیغمبر آپ کے اور اللہ کے میں  
کوئی پیغمبر نہیں بخود حضرت عیسیٰ نے نبیل میں آپ کی بشارت دی کہ میرے بعد کسی بیٹے والا آئیگا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائی کہ تم  
وہ بھی وہی علم حاصل کریگا جہاں میں حاصل کرتا ہوں ایک انہیں میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اسکو چھپا ڈالا ہے اس شرارت  
کوئی شکا نہ ہے کہ میں نے قلیط کا معنی بھی سنا بخوانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱۔



۶۶۶

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
صَالِحُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ جَلَّالَةَ بْنَ أَهْلَ خُزَّاسَانَ قَالَ لِبَشِيرِ بْنِ  
ثَقْلَانَ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ  
أَمْسَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا وَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا  
ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَرَوُجَّهَا كَانَتْ لَهُ أَجْرَانِ  
وَإِذَا آمَنَ يَعْنِي شِمًا آمَنَ فِي فَلَسَ  
أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَطَاعَ  
مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ .

۶۶۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
هَزَنِ الْمُعْبِثِيُّ عَنْ الثَّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ قَدْ كُنَّا  
بَدَأْنَا أَنْزَلَ خَلْقَ نُجَيْدٍ لَا رَعْدَ أَهْلَيْنَا إِنَّا كُنَّا  
نَأْمَلُهُنَّ وَأَوَّلُ مَنْ يَكْنَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُوحَدُ  
بِرَجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ ذَاتِ الْكَيْفِ وَذَاتِ السَّمَاءِ  
فَأَكْثَرُ أَصْحَابِي كَيْفَالِ إِيْحَمُ كَمَا يَزَالُ الْوَاوُتُ يَنْزِلُ  
عَلَى آعْقَابِهِمْ مِنْذُ نَزَلْتُمْ فَاقُولُوا  
كَمَا قَالَ النَّبِيُّ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ  
وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ

یوں کہوا اللہ کے بندے اللہ کے رسولؐ  
ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر  
دی کہ ہم کو صالح بن جی نے ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا  
نام نامعلوم شعبی سے کہا شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابو بردہ نے بیان  
کیا انھوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تیز سکھائے  
(دین کا علم پڑھائے) اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کرے اسے نکاح کر لے  
تو اس کو دوسرا ثواب ملے گا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص  
عیسیٰ بن مریم پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا (مسلمان ہو گیا) اس کو بھی  
دوسرا ثواب ملے گا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیا کے  
خاندان کی اطاعت کرتا رہے اس کو بھی دوسرا ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری  
نے انھوں نے سفیر بن نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے  
ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نبی  
کے دن، تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ مشرک کے جاؤ گے پھر اپنے  
(سورہ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار تم نے پیدا کیا دیسے ہی تم  
دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ بہار امداد ہے جو تم (ضرور پورا) کریں گے  
اور سب پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر ابراہیمؑ  
کو پھر ایسا ہو گا میرے اصحاب میں سے کچھ تو دوسری دہشت کی طرف  
لیجا جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دروغ کی طرف میں کہوں گا رہائیں  
ان کو دروغ کی طرف کیوں لیجاتے ہو) یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے  
کہیں گے (تم نہیں جانتے) جب تم نے ان کو چھوڑا اس وقت سے

اللہ اللہ کے غلام اللہ کے حبیب اللہ کے خلیل اشرف الانبیاءؑ آپ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تو آپ بہت خوش ہوئے اللہ کی عہدیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے مگر یہ جابل مولوی کیا جانیں انہوں نے آنحضرت کی نعت پڑھی تھی ہے کہ ایک خواجہ  
نہیں یا خدا سے بھی ایک درجہ چڑھا دیں کہ بت کلمۃ تخریج من افواہلہم ان یقولون الا کذباً ۲۰ ۲۱ ہم لوگ یوں کہتے کہ اگر آدمی ملد کہ  
آزاد کرے پھر اس نکاح کرے تو اسے بے عیب ہے (جو خیر پائی کے جانور پر سوار ہوا) ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

يَتِمُّ لَكُمْ تَوْفِيقِي كُنْتُ اَنْتَ الْمَرْتِبُ عَلَيْهِ  
وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنْ تَوَلَّيْتُكَ  
الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ دُرَيْمٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ هُمُ الْمُسْتَدُونَ اَلدِّينِ  
اَزْدَادًا عَلَى عَمْدٍ اَبُو بَكْرٍ  
نَقَلَهُ اَبُو بَكْرٍ

باب ۳۷۸ نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
۳۷۸ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِي بَدِيهٌ لِيَكُونَ  
أَنْ يَزُولَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ عَمَّا عَدَلَ لَا يَكْسِرُ  
الْعَلِيلَ وَيَقْتُلُ الْغُلَّيْزَ وَيَقْتُلُ الْيَتِيمَ  
يَفِيضُ الْكُلَّ حَتَّى لَا يَفْقِدَ أَحَدًا حَتَّى تَكُونَ  
السَّجْدَةُ الْعَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَكَانَ هَذَا  
ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
إِنْ شِئْتُمْ وَ إِنْ مِنْ أَهْلِ الذِّكْرِ  
إِلَّا كُتِبَ مِنْ يَدِهِ كِتَابٌ مَوْثِقٌ وَ يَكُونُ  
الْقِيَامَةُ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

۳۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَلْبَيْهَقِيُّ عَنْ

ابراہیمہ اسلام سے پھرے ہے (مرے تک) تب بھی ہی کہوں گا جو نیک بند  
عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں  
جب تک ان میں ہاں کہہ سکاں دیکھتا رہا۔ جب تو نے مجھ کو اٹھایا اس وقت سے  
تو ہی اکیں نگہبان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے اخیر آیت ایم تک محمد بن  
یوسف فروری نے کہا ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاری) نے قبیسہ بن عقبہ  
(اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب (عرب) وہ لوگ مرا ہیں  
جو ابوبکر صدیق کی خلافت میں مسلم سے پھر گئے ابوبکر نے ان پر جہاد کیا  
باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے  
خبر دی کہ ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان انہوں نے  
ابن شہاب انہوں نے سعید بن مسیب انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پر دروکار کی جس کے ہاتھ میں  
میری جان ہے وہ زمانہ قریب کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں دل  
حاکم ہو کر آئیں گے صلیب (رسول) کو توڑ پھینک دیں گے وراثت  
کو باطل کریں گے سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے سلطان  
ہو یا قتل ہوا اس وقت روپیہ بہت پھیل پڑے گا کوئی نہ لے گا ایک ہجرت  
دنیا دانیہا سے ہتر ہوگا ابو ہریرہ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے  
اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی  
ہے) کوئی کتاب الا ایسا نہ ہوگا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان لائے  
اور قیامت کے دن عیسیٰ اس پر گواہی نہ دیں

ہم سے یحییٰ بن یحیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے

سنا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ تم میرے قریب جو یہود اور نصاریٰ ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں آئیں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر  
پر ایمان لائیں گے ان عباسیوں سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباس سے یہ سند صحیح روایت کیا کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو  
شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیا معنی مرتے وقت ان کو بتایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بند اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد  
اس وقت وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کچھ مفید نہیں اس حدیث سے صاف اس شخص کا جھوٹا ہونا ظاہر ہے جو ملک ہندوستان قادیان  
میں پیدا ہوا ہے اور اپنے تئیں عیسیٰ کہتا ہے وہ حاکم ہوا نہ اس نے جزیہ موقوف کیا بلکہ وہ خود نصاریٰ کا حکم اور رستہ لگ رہے ۱۱۷

يَوْمَئِذٍ عَنِ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ تَابِعٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ مَسَدَةَ الْكُفَّارِيُّ  
 أَنَّ أَبَا نَعْمَةَ مَرَّةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
 أَنَسٍ إِذَا تَزَلَّ ابْنُ مَرْثَمٍ فَيَكُونُ ابْنُ مَرْثَمٍ نَابَهُ فَيَقْبِلُ لَكَ وَتَأْخُذُكَ  
 بِسُجَّةِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۳ مَا ذَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 ۶۷۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
 عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حِرَاشٍ  
 قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ لُحَيْمٍ يَفْقَهُ الْإِسْلَامَ كُنَّا  
 مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ  
 مَاءٌ وَتَأْتِيهِ النَّاسُ أَلْبَانِي يَرَى النَّاسَ أَتَاهَا النَّاسُ وَمَاءٌ  
 يَارِدُهُمْ مَاءٌ أَلْبَانِي يَرَى النَّاسَ أَتَاهَا مَاءٌ يَارِدُهُمْ  
 تُعْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقُمْ فِي الدَّيْنِ يَرَى  
 أَتَاهَا نَارٌ نَارُهُ عَذَابٌ يَارِدُهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ سَمْعَةَ  
 يَقُولُ إِنَّ دَجَالَ كَانَ فِيهِمْ كَانَ يَكْنِيهِمْ أَنَّهُ الْمَلِكُ  
 لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَيَقْبِلُ لَهُ كُلُّ عَيْنٍ مِنْ خَيْرٍ قَالَ  
 مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ لَمْ نُنْظَرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ إِنِّي  
 كُنْتُ أَبَا يَعْنِي النَّاسَ فِي الدُّنْيَا إِذَا جَارَتْهُمْ مَكَانُهُ  
 الْمُسِيرَ إِذَا جَارَتْهُمْ عَنِ الْمُسِيرِ فَكَانَ خَلْفَهُ  
 اللَّهُ أَلْبَعَثَ نَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ  
 دَجَالَ خَصَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَمُوتُ مِنْ  
 الْحَيَاةِ أَوْ مَعَى أَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْتَبِعُوا  
 لِي حُكْبَاءَ كَيْبِئًا وَفِدَاؤًا فَبِئْسَ

اس وقت تہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اتریں گے  
 اور تہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا یونس کے ساتھ اس حدیث کو قبیل

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان  
 شروع شدہ کے نام سے جو بہت پرانے

ہم سے زیدی بن اسلم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے  
 عبد الملک بن عمر نے انہوں نے ربیع بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری نے  
 حذیفہ سے کہا ہم سے دو حدیثیں بیان نہیں کرتے جو تم نے آنحضرت  
 ﷺ سے سنی ہوں حذیفہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے سنا آپ فرماتے تھے دجال ملعون جب نکلے گا اس کے ساتھ پانی  
 اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ درحقیقت  
 ٹھنڈا پانی اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ  
 ہوگی دیکھو تم میں سے جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو  
 اس میں گر پڑے وہ (حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہے حذیفہ نے کہا میں  
 نے آپ سے سنا فرماتے تھے تھے پہلے آگے (بنی اسرائیل کے) لوگوں میں  
 ایک شخص تھا (نام نام معلوم) موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کو  
 آیا قبض کر کے اشد پاس لے گیا اس پوچھا کیا تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے  
 وہ بولا میں تو نہیں جانتا اتنی بات ہے کہ میں (دنیا میں) خرید و فروخت  
 معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پھر جو کوئی مالدار ہوتا  
 اس کو مہلت دیتا (اگر وہ مہلت مانگتا) اور جو کوئی بیچارہ مفلس ہوتا اس کو  
 میں معاف کر دیتا (اپنا قرضہ ہی چھوڑ دیتا) آخر اللہ تعالیٰ (اسی نیکی  
 کے بدلے) اس کو بہشت میں لے گیا حذیفہ رحمہ نے کہا میں نے آنحضرت  
 سے سنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں) ایک شخص (نام نام معلوم)

۱۔ یعنی امام مہدی علیہ السلام امام ہوئے دی نماز کی امامت کریں گے حضرت عیسیٰ ان کی اقتدار کریں گے جنہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ تم میں ہو کر امامت  
 کریں گے مذہب اسلام کی پیروی کریں گے اور شریعت محمدی پر چلیں گے ۱۲ سنہ ۵۷۱ھ ان دونوں کی روایتوں کو ابن مندہ نے دس کیا ۱۲ سنہ ۵۷۱ھ یہ اشد کی  
 آزمائش ہوئی اپنے بندوں پر اور انہیں اس ملعون کی عاجزی اور لاچارگی اشد تعالیٰ کھول دے گا ۱۲ سنہ ۵۷۱ھ

۱۲ سنہ ۵۷۱ھ ابن شہاب ابیہوں نے تابع (ابو عمرو بن عباس) سے جو ابوقتادہ انصاری کے ظاہر کے ابوہریرہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



نَا سِرَاحِي إِذَا كَلَّمْتُ لَعْنِي وَخَلَعْتُ إِلَيَّ  
عَظْمِي فَأَمْتَمْتُ فُخْدُومَهَا طَلَعُوا هَاشِمٌ  
أَنْظَرُوا يَوْمًا حَاحًا كَادُورُهُ فِي الْيَمِّ  
فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ  
فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ  
فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عَقِبُهُ بْنُ  
عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ  
وَكَانَ نَبَا شَا -



۷۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَدِيوَسٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ  
وَأَبْنَ عَبَّاسٍ كَانَا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحِقَ يَحْيَى حَمِيمَةً عَلَى  
رُجْعِهِ فَإِذَا اعْتَمَمَ كَشَفَ عَنْ رُجْعِهِ فَقَالَ وَهُوَ  
كَذَا لَكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اخْتَدُوا  
تَبَوُّؤُا أَيْمَانَكُمْ مَسَاجِدَ يَحْيَى وَمَا سَعَوْا -  
۷۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَبْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
بَعْقَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَاطِ بْنِ الْقُرَاطِ

مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھروالوں کو یہ وصیت  
جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب لگانا  
رہجہ کو اس میں جلا دینا جب آگ میرا گوشت کھا کر بڑی تک پہنچ  
جائے بڑی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے اس وقت بڑیاں لیکر ان کو خوب  
پسینا پھر جس دن دور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا اس دن راکھ دریا میں  
اڑا دینا رکھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں اس کے گھروالوں نے  
ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا اس سے پڑھیا  
تو نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا پروردگار تیرے ڈر سے آخر اللہ نے  
اس کو بخش دیا سبحان شہدے اس کے دم و دم کے عقبہ بن عمرو نے  
کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص  
کفن چور تھا۔

محمد سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر  
دی کہ محمد کو عمر نے اور یونس نے خبر دی انہوں نے نہ سری سے کہا محمد  
کو عبید اللہ بن عبداللہ نے انہوں نے حضرت عائشہ اور ابن عباس سے  
انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب  
آں پہنچا تو اپنے چادر سے منہ چھپا کر شرم کیا جب گرمی ہوتی تو آپ  
منہ کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت  
انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں مسجد و عبادت گاہ بنا لیں آپ  
راچی امت کو ایسے کاموں سے ڈرتے تھے کہ

محمد سے محمد بن بشاد نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے کہا  
ہم سے شعبہ نے انہوں نے فزات قزاز سے کہا میں نے ابو حازم سے سنا

۱۷۷ - مگر انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں نے آپ کی وصیت کا کچھ خیال نہ رکھا اور قبروں کو مسجد تو کیا مسجد سے بڑھ کر دیا مسجد میں سال بھر میں بھی ایک بار نہیں آتے اور  
قبر کے سر پر اور مہرات کو تشریف لیجاتے ہیں ہاں جا کر وہ وہ بڑھیں کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ کوئی تو بھول چڑھا تا بے کوئی چادر کوئی شریفی کوئی چراغ لگاتا ہے  
کوئی قبر کو روہ دیتا ہے کوئی اس کا طواف کرتا ہے کوئی وہاں نوبت بجا لیتا ہے کوئی وہاں عزمیاں لٹکاتا ہے کوئی مسجد کرتا ہے کوئی گانا سماع کرتا ہے ایسے نام  
کے مسلمان اس میت شریف کی رو سے ملعون اور مطرود ہیں اللہ تعالیٰ بجائے رکھے قبر کی زیارت ہماری شریعت میں جس قدر جائز رکھی گئی ہے وہ اتنی ہی کہ  
مسلمان کی قبر پر جا کر یوں کہے السلام علیکم یا اہل القبور انتم بناسا بقون انا انشاء اللہ بکم لاحقون یغفر اللہ المستقدمین منا والمستأخرین  
باقی ۷۷

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَرَامٍ قَالَ تَأْتِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ  
سِتِينَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُومُوهُمُ الْإِنْيَاءَ  
كُلَّمَا هَلَكَ نَجِيٌّ خَلَقَهُ نَجِيٌّ وَرَأَيْنَا بُعْدِي  
وَيَسْكُونُ خُلَعَاءُ فَيَكْتُرُونَ خَالُوا نَمَا  
تَأْمُونَا قَالَ فَوُيَّبِيعَةُ الْأَوَّلِ قَالُوا دَلَّ  
أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مَا لَمْ يَمْ عَمَّا  
اسْتَوْعَاهُمْ.

۶۴۳. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَبْعَنَ سَنَنْ مَنْ يَهْلِكُهُ  
شَبَابٌ سَبَّابٌ يَكْذِبُ رَاغِبًا يَنْزِلُ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا  
مُجْرِبًا لَسَلَكُوا مَوَدَّةَ قُلْتَابٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
وَالْأَصْدَاقُ قَالَ قُتُبِي.

۶۴۴. حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْكَوَالِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَلْدَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرُوا النَّاسَ وَالنَّاسُ قَوْمٌ قَدْ كَفَرُوا  
أَلَيْهِمْ وَذَكَرُوا النَّصَارَى فَيُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَفْعُوا الْأَذَانَ  
۶۴۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْفُحَيْفَةِ عَنْ تَمِيمٍ وَرَبِ

وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابوسریرہؓ کے ساتھ بیٹھا رہا میں نے ان سے  
مسندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے  
لوگوں پر بغیر حکومت کیا کرتے جب ایک غمیرہ گزر جاتا تو دوسرا اس کا قائم مقام  
ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی بغیر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہونگے صحابہؓ نے پوچھا پھر کب  
آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے اس  
تم نے بیعت کر لی ہو تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو  
(اسی طرح کرتے رہو) ان کا حق ادا کرو ان کی اطاعت کرتے رہو اللہ تعالیٰ  
کے دن ان سے پوچھے گا انھوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عثمان نے کہا جبکہ  
زید بن اسلم نے انھوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں دیو داد اور  
نصاری کی چال پر چلو گے بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ  
یہاں تک کہ اگر وہ گویہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم  
بھی اس میں گھس جاؤ گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! گے لوگوں کون لوگ  
مراد ہیں یہود اور نصاری آپ نے فرمایا پھر کون۔

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے  
خالد حذاف نے انہوں نے ابو قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے دناز کے لئے لوگوں  
کو بلانے میں آگ اور گھسنے کا ذکر آیا کہ یہود اور نصاری ایسا ہی کیا کرتے  
ہیں آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دہرا کہیں اور اتنا کہ ایک کیا  
ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے انہوں نے ایش سے انھوں نے ابو الفحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے

بقیہ صفحہ ۴۳۵ باقی متن میں گورہت کیا کرتے ہیں اسی کوئی اصل اسلامی شریعت میں نہیں ہے بعضے ان میں کفر ہیں بعضے بدعت اور بزم ۱۲ سنہ حواشی صفحہ  
ہذا اسے آپ کا مطلب یہ کہ نہ ہادہ ہود اور نصاری کی تقلید کرنے لگو گے نہ کہ اذاتال کا مادہ تم میں سے کھل جائیگا جسے زمانہ میں مسلمان ایسے ہی اندھے بن گئے ہیں نصاری  
جو کام کریں بھی دیکھیں کہ نہ ہود اور نصاری کے یہ نہیں کہتے کہ آیا ہم نے ملک اور ہمارے مزم اور ہمارے شریعت کی دے یہ کام قرین عقل ہے یا نہیں نصاری کا ملک  
مرد ہر دوستان گرم مگر ہر دوستانی انہی تقلید سے گرم ہی پڑے جتنے جاتے ہیں ان ملک میں رت گرتی ہے وہ برے بچے کیلئے ایک قسم کی ٹوپی پہنتے ہیں مسلمان یہ  
مروت بھی دس ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ٹوپی ایک قومی نشان ہے یہ کس قدر بھیانی اور بے فہمی ہے کہ ہم غیر قوم کا نشان مردہ رکھیں اور نوادہ بڑی ہنسی سکن  
بادشاہوں اور رئیسوں پر کرتے ہیں وہ اپنی قومی رہا یا پردہ تالون چھاتے ہیں جو نصاری مفتوحہ قوتوں پر ان کو تباہ کرنے کے لئے چلاتے ہیں ۱۲ سنہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَسْمَعُ أَنَّهُ يُعْمَلُ يَدًا فِي خَامِصَةٍ وَتَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ.

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَامِصِ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمْ جَلِ اسْتَعْمَلَ عُمَرُ لَا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ فِيَّ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ يَبْرَأُ نِعْمَتِ الْيَهُودِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ فِيَّ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ يَبْرَأُ نِعْمَتِ النَّصَارَى إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ فِيَّ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطٍ يَبْرَأُ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الَّذِينَ يَنْعَمُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطَيْنِ يَبْرَأُ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْأَجْمِ مَرَّتَيْنِ نِعْمَتِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى تَعَالَوْا نَعْمَ أَكْثَرُ عَمَلٍ وَأَكْلُ عَطَاءٍ قَالَ اللَّهُ هَذَا ظِلُّكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي وَمِنْهُ مَرَّتَيْنِ

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَارِسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ اللَّهُ لَوْلَا أَنَا لَمْ يَكُنْ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ

حضرت عائشہ سے وہ نہادیں کر رہا تھا رکھنا بڑا جانتی تھیں اور کہتی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی ائش سے روایت کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے اُصفیٰ نافع سے انہوں نے ان عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا تھا ہر زمانہ (دنیا میں رہنا) اگلی امتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا جیسے عصر کی نماز سے سوچ ڈوبے تک یہ تھا ہر زمانہ ہے اور اگلی امتوں کا سوچ نکلے سے عصر کی نماز تک اور تمہاری اور یہودی و نصاریٰ کی مثالی ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دو ہر دن تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سن کر یہودی لوگوں نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوسرے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سن کر نصاریٰ نے دوسرے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سوچ ڈوبے تک دو دو قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سن کر مسلمانوں (یعنی تم لوگوں) نے عصر کی نماز سے سوچ ڈوبے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا سن رکھو تم کو دوسری مزدوری ملی (اور محنت کم) یہ حال دیکھ کر یہودی اور نصاریٰ غصے ہوئے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا میں نے تمہارا حق (جو تم کے ٹھہرا تھا) کچھ دبا رکھا وہ کہنے لگے نہیں اللہ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے میں جس پر چاہوں کروں

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے سنا اللہ فلاں شخص دکر بن جندب کو تباہ کرے کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

۱۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۲۔ سند صحیح ہے ۳۔ یہاں کافروں میں جنہاں صحابی نے جو یہ میں کافروں سے فرمایا کیا اور اس کو بیچ کر اس کا پیسہ بیت المال میں روانہ کر دیا سمرقند رہی رہے یہ اس جہاں دیکھا کہ انہوں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی اسی لئے حضرت عمر نے ان کو کوئی سزا دی ۱۷۔





قَالَ يَزُودُ اللَّهُ رَأْيَ بَصِيرَتِي فَأَبْصُرْ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَسَمِعَهُ  
قَرَأَ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصِيرَتَهُ قَالَ فَاتَى النَّاسَ اسْتِجَابًا لَكَ  
قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالْبَدَا فَأَرْبَحَهُمْ هَذِهِ الْإِبِلَ  
وَذَلِكَ هَذَا أَفْكَانَ لِهَذَا إِذَا دِمْنُ إِبِلَ لِهَذَا  
وَأَدِمْنُ بَقَرًا لِهَذَا إِذَا دِمْنُ الْغَنَمِ ثُمَّ لَاتَهُ  
أَتَى الْإِبْرَصَ فِي مَسْجِدِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ  
مِمَّنْ كُنُوا تَقَطَّعَتْ رَأْيَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَدَ  
الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُ اسْأَلُكَ بِاللَّهِ  
أَعْطَاكَ اللَّهُ الْخَيْرَ الْحَسَنَ وَالْجَمْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ  
بَعِيرًا أَتَبَلَّغَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ  
الْحَقْوَى كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَخْرَفْتُكَ أَلَمْ  
تَكُنْ أَبْرَحَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ فَقِيلَ فَأَعْطَاكَ  
اللَّهُ قَالَ لَقَدْ وَدِدْتُ لِكَأَبْرَحَ كَمَا بِرَّ فَقَالَ  
إِنْ كُنْتُ كَأَدِ بَأَقْصِيكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَكَأَنِّي  
الْأَفْرَاحَ فِي مَسْجِدِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ  
مَا قَالَ لِهَذَا أَتَزَادُ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا زَادَ عَلَيْهِ  
فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَأَدِ بَأَقْصِيكَ اللَّهُ إِلَى مَا  
كُنْتُ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ رَجُلٌ  
مِمَّنْ كُنُوا تَقَطَّعَتْ رَأْيَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَدَ  
الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُ اسْأَلُكَ بِاللَّهِ  
أَتَبَلَّغَ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى  
فَرَأَى اللَّهُ بَصِيرَتِي وَفَقِيلَ فَقَدْ أَفْكَانَ فِي

اسکی آنکھیں روشن کر دیں اب یہ پوچھا تجھ کو کونسا مال زیادہ پسند ہے  
وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اس کو ایک جینے والی (یا بچہ والی) بکری دی  
پھر اونٹنیاں اور گائیں بنائیں بکریاں بھی جنیں کوڑھے پاس اونٹوں کا  
اور گینے پاس گالیوں کا اور اندھے پاس بکریوں کا ایک جینے ہو گیا (بہت  
دنوں) بعد فرشتہ اپنی اسی صورت (اشکل میں) (اشکل میں) پہلے آیا  
تھا (کوڑھی) پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں مسافر میرا سامان  
سب جاتا رہا اب میں بغیر خدا کی مدد اور تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہیں  
پہنچ سکتا میں تجھ سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا  
رنگ اچھا کر دیا تیری کھال درست کر دی مال دیا مجھے ایک اونٹ دے  
جس پر سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہنچ جاؤں وہ کیا کہنے لگا  
(بھائی میں بہت قرضدار ہوں) بہت آدمیوں کا دینا ہے فرشتے نے کہا  
میں جیسے تجھے پہچانتا ہوں تو کوڑھی تھا سب لوگ تجھے گھن کرتے تھے  
اور محتاج اللہ نے (اپنی عنایت سے) تجھے یہ سب کچھ دیا کوڑھے نے کہا واہ  
میں تو بزرگوں کے دست مالدار چلا آتا ہوں فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ  
بولتا ہے تو اللہ تجھ کو دیسا ہی (کوڑھی اور محتاج) پھر کڑے پھر دی فرشتہ  
اسی شکل اور صورت میں گینے کے پاس گیا اس سے بھی ہی کہا جو کوڑھی سے کہا  
تھا گینے نے بھی دیسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتے نے  
کہا خیر اگر جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو پھر دیسا ہی (گینا اور محتاج) کڑے  
(جیسے پہلے تھا) اب اللہ سے پاس گیا اس کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی مسافر  
ہوں میرا سامان بالکل نہیں رہا اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری  
توجہ کے میں اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا مجھ کو اس خدا کے نام پر جس نے تیری  
آنکھیں (دوبارہ) روشن کیں ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے  
ٹھکانے پہنچ جاؤں اندھا یہ سن کر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے

۱۔ یعنی تو کتنی ہی بکریاں دے میں تجھ سے واپس نہیں مانگوں یہ ترجمہ جبے حدیث میں لا اجمدك ہو جیسے اکثر نسخوں میں ہے بعض نسخوں میں ہے  
لا اجمدك ہے تو ترجمہ یہ ہوگا میں تیری تعریف اس وقت تک نہیں کرنے کا جب تک جو تجھ درکار ہے وہ اللہ کے نام پر دے لیگا ۱۲ منہ

لَقَدْ مَاتِئْتُمْ فَوَلَّى اللَّهُ لَكُمْ جَدَّكُمْ أَيُّوْمَ بَعْثِي بِهِ أَخَذْتُمْ  
لَهُ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ نَبَأُ  
أَبْسَلِيَهُمْ نَعْدَ رَحْمَةِ اللَّهِ عَنْكَ وَنَحِطْ  
عَلَى صَاحِبَيْكَ

بَاب ۳۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ  
أَمْحُوبَ الْأَمْحُوبِ وَالرَّقِيمِ الْكَمَفُ الْفَتْرُ  
فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمِ الْكِتَابِ مَسْرُومُ  
مَكْتُوبٍ مِنَ الْمَنَامِ رِبَطْنَا عَلَى خُلُوعِهِمْ  
أَلْهَمْنَا هُمْ خَيْرَ شَطَطٍ إِفْرَاطِ الْوَصِيدِ  
الْفَنَاءُ وَجَمْعُهُ مَصَائِدُ وَوَصِيدٌ وَنُقَالُ  
أَلْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤَصَّدٌ مُطْبَعٌ أَحَدٌ  
الْبَابُ رَاوَصِدٌ بَعَثْنَا هُمْ أَجِينَا هُمْ  
أَزَى أَكْثَرُ رِيْعًا فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَذَانِهِمْ  
فَنَامُوا وَجَمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِينَ وَ  
ثَالِجًا هِدًا تَقْرِضُهُمْ  
تَثَرُ كُهُمْ ۝

كَمْ الْجُزْءُ الثَّالِثُ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ

الْجُزْءُ الرَّابِعُ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

مجھ کو بینائی دی محتاج تھا مجھے مالدار کر دیا اس کے نام پر تو مانگتا ہے جو  
تیرا جی چاہے وہ لے لے میں آج تجھ کو تنگ نہیں کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو  
لے لے فرشتہ کہنے لگا میں محتاج نہیں ہوں اپنی بکریاں بٹنے دے  
اللہ نے تم تینوں کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہو ا اور تیرے دونوں  
ساتھیوں (کوڑھے اور گنچے) سے ناراض ہوا۔

باب اصحاب کہف کا بیان (سورہ کہف میں) اللہ کا فرمانا  
لے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اذرقم طے ہماری قدرت کی نشانیوں میں  
عجیب تھے کہف پہاڑ میں جو درہ ہو رقیم کے معنی لکھی ہوئی کتاب ہے  
موقوف کے معنی بھی لکھی ہوئی ربطنا علی قلوبہم ہم نے ان کے دلوں پر پھر  
ڈال شیطا ظلم و زیادتی و صید آنگن صحن اس کی جمع و صائد اور صید  
آتی ہے و صید دروازے کو بھی کہتے ہیں (دلیز کو) مؤصدة درجہ سورہ  
ہمزہ میں ہے یعنی بند دروازہ لگی ہوئی عرب لوگ کہتے ہیں صد الباب  
اور اوصد الباب یعنی دروازہ بند کیا بعثنا ہم نے ان کو زندہ کیا اذکی  
یعنی زیادہ ہونے والا (یا پاکیزہ خوش مزہ یا سستا) فضرب الله  
علی اذانہ یعنی اللہ نے ان کو سلا دیا رجسا بالغیب یعنی بے دلیل  
(محض گمان انگلی پجو) مجاہد نے کہا تقرضہ یعنی چھوڑ دیتا ہے  
رکترا مباتا ہے ۝

تیرھواں پارہ ختم ہوا

۱۔ بعضوں نے ان کے نام یوں بیان کیے ہیں کسائین غشیشا تلیخا مرقوس کفشطوس۔ بیردس وینوس اور کئے کا نام قطیر مجاہد سے منقول  
ہے ۱۲ منہ ۱۱ ہے یہ وہ تھتہ ہے جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے تھے بعضوں نے کہا ایک پتھر پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کی غار پر پڑا ہے  
بعضوں نے کہا تیم اس وادی کا نام ہے جہاں پر اصحاب کہف ہیں بعضوں نے کہا تیم ان کے کئے کا نام ہے ۱۲ منہ ۱۱ اس کا بیان کتاب التفسیر میں  
انشاء اللہ آئے گا امام بخاری نے اصحاب کہف کے باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی ہوگی عبد بن حمید  
نے ان کا قصہ طول کے ساتھ ان عباس سے روایت کیا مگر وہ موقوف ہے ۱۲ منہ ۱۱

## چودھواں پارہ

شروع اللہ کے نام سے جو ہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

### باب غار والوں کا قصہ

ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا کہ ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی۔ انہوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی رہنے میں ہمارے تھے اتنے میں مینہ آیا۔ وہ پہاڑ کی ایک کوٹ (غار) میں گھس گئے۔ اتفاق سے (ایک پتھر گرا) غار کا منہ بند ہو گیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے یوں کہنے لگے خدا کی قسم بھائیو اب تو (اس بلا سے) تم کو سچائی بھی چھوڑاٹھنے کی ہتیر ہے کہ ہم میں ہر شخص جو نیک بات اس نے سچائی سے کی ہو۔ اس کو بیان کر کے اللہ سے دعا کرے تب ان میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تین صاع) چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا اس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں آکر) اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے سچے کے چاول بواری بیئے (پیروسیئے) ان میں اتنا فائدہ ہو کر کہ میں نے اس میں سے گائے بیل خریدے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدور مانگنے آیا میں نے کہا جاوہ سب گائے بیل (دجانور) ہنکالے جا۔ اس نے کہا میرے تو تیرے پاس (دسرت) ایک فرق (تین صاع) چاول تھے۔ میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا۔ وہ تیری چاولوں سے خریدے گئے ہیں۔ آخر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ حَدِيثِ الْغَارِ  
۶۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ كُنْفَرٍ مِثْنٌ قَالَ قُلُوبُكُمْ يَمُشُونَ إِذَا أَهْنَأَ مَطَرٌ قَادُوا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَأْهُو لَنَا لَا يَخِيْلُكُمْ إِلَّا الْعَيْدُ قِيلَ لِيْلِدُ كُلُّ نَجْلٍ مِثْلَهُمْ يَأْيَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ مَدَّقَ فِيهِ فَقَالَ تَاجِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرْقِي مِنْ أَرْزَقْ ذَهَبَ دَرَكَةٍ فَإِنِّي عَمِدَةٌ إِلَى ذَلِكَ الْغَرِّ فَوَضَعْتُهُ مَصَارِعَ مِنْ أَمْرِ أَبِي اسْتَدَيْتُ بَعْمًا ذَرَأَتْهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَلَمْتُ لَهُ عَمِيدَ إِلَى تِلْكَ الْبُعْرِ فَسَقَمْتُ فَقَالَ لِي عُنْدَكَ فَرْقٌ مِمَّنْ أَرَبْتُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبُعْرِ فَإِنِّي نَهَمْتُ ذَلِكَ الْغَرِّ نَسَاقَةً فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي نَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ تَفَرَّجْ عَنَّا فَاسْأَلْ عَمَلَهُ الصَّخْرَةَ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ

۱۔ ہر ایک روایت میں اس کی مرامت ہے ۲۔ منہ ۳۔ بارش شروع ہوئی ۴۔ منہ ۵۔ خالص خدا کے لیے ۶۔ منہ ۷۔ امام احمد کی روایت میں اس کا قصہ یوں

مذکور ہے کہ میں نے کئی مزدور ان کی مزدوری ٹھہرا کر کام میں لگاٹے ایک شخص دوپہر کو آیا میں نے اس کو آدمی مزدوری پر رکھا لیکن اس نے اتنا کام کیا جتنا اوروں نے سارے دن میں میں نے کہا میں اس کو سارے دن کی مزدوری دوں گا اس پر پہلے مزدوروں میں سے ایک شخص غصے ہوا میں نے کہا بھائی تجھے

کیا مطلب تو اپنی پوری مزدوری لے۔ اس نے غصے میں اپنی مزدوری بھی بڑی اور چل دیا ۸۔ منہ



كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ  
 كُنْتُ أَيْبَاهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَكْبَسُ غَيْمٌ لِي فَأَبْطَأْتُ  
 عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا إِذَا هُوَ  
 عِيَا لِي يَتَعَنَّوْنِ مِنَ الْجُوعِ نَكُنْتُ لَا  
 أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكِرِهْتُ  
 أَنْ أُوْقِفَهُمَا وَكِرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا  
 يَسْتَكِنَا لِشَرِّتَبَاهَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرْ حَتَّى  
 طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ  
 ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَإِنَّا حَتَّ  
 عَنْهُمْ الصَّخْرَةَ حَتَّى نَنظُرَ ذَا إِلَى السَّمَاءِ  
 فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ  
 كَانَ لِي ابْنَةٌ عَمِدٌ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ  
 كَرَانِي رَاوَدَتْهَا عَنْ نَفْسِي فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ  
 أُنْتَبِهَ بِبِأْتَةٍ دِينًا سِرًّا فَلَطَبْتُهَا حَتَّى تَدْرُكُ  
 نَاقَتِي مَكَارِبَهَا فَدَعَا نَفْسَهَا إِلَيْهَا فَا مَكَنَتْنِي مِنْ  
 نَفْسِيهَا فَلَمَّا تَعَدَّتْ بَيْنَ رَجُلَيْهَا تَقَالَفَ  
 أَتَى اللَّهُ وَلَا تَفُضُّ الْخَاتَمَ إِلَّا  
 بِحَقِّهِ نَقَمْتُ وَتَرَكْتُ الْبِأْتَةَ دِينَارٍ  
 فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ  
 ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا  
 فَفَرِّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَنَعَرَ جُودًا

وہ ان سب کو بہکا لے گیا۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمان لایا)  
 تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری شکل دور کر دے۔ اسی وقت وہ پتھر پھٹ  
 گیا اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا۔ یا اللہ تو جانتا ہے میرے دو بڑے ضعیف  
 ماں باپ تھے۔ میں ہر رات کو (ان کو بلانے کے لئے بکری کا دودھ لایا کرتا ایک  
 رات مجھ کو دیر ہو گئی۔ میں سب (دودھ لے کر آیا) تو وہ سو گئے تھے۔ اور میری  
 بی بی بچے سب مارے بھوک کے چلا رہے تھے میری عادت تھی پہلے  
 اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا اس کے بعد ان لوگوں کو۔ خیر مجھ کو نیند سے  
 ان کا جگانا برا معلوم ہوا اور یہ بھی میں نے پسند نہ کیا ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں وہ  
 وہ رات بھر دودھ کا انتظار کرتے اپنے چھوٹے میں پڑے رہیں آخر میں  
 پورن ٹھٹھے تک ان کا انتظار کرتا رہا۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے اپنے  
 ماں باپ کی (بہ خدمت محض) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری شکل دور کر  
 دے اس وقت وہ پتھر اور پھٹ گیا۔ ان کو آسمان دکھائی دینے لگا۔ پھر  
 تیسرا یوں دعا کرنے یا اللہ تو جانتا ہے میری ایک چچا زاد بہن تھی جس  
 کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا۔ میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنا  
 چاہی اس نے نہ مانا۔ کہا میں جب ماںوں کی کہ مجھے سواشر فیاں دے میں  
 گیا۔ اور (کوشش کر کے) سواشر فیاں لایا۔ وہ اس کے حوالے کر دیں یہاں  
 نے اپنے تئیں مجھے دے دیا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں۔ (وخل  
 کرنا چاہا) تو کیا کہنے لگی اے اے آدمی اللہ سے ڈر اور مہرنا حق طور سے نہ توڑ  
 یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے وہ سواشر فیاں بھی چھوڑ دیں۔ یا میرے اللہ  
 اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کیا) تو ہماری شکل دور  
 کر دے۔ وہ تینوں باہر نکل آئے

لے دو سری رعایت میں ہیں یہ سب وہ تھا ہر کتبہ لے او خدا کے بندے مجھ سے ملے کرتا ہے میری رودی دے دے جب میں نے اس سے پھر یہی کتاب دے دوئی خوشی سب مالور ہا لے گیا ۱۱ منہ اس میں  
 فرما سار ورن ہر گاہ ۱۱ منہ ۱۱ بی بی بچوں کی کو دو دھنیں دیا ۱۱ منہ ۱۱ بیسے مرو و دقن کو چاہتے ہیں ۱۱ منہ ۱۱ بی بی محبت پر رانی ہو گئی ۱۱ منہ ۱۱ بیسے حرام طرح سے ازالہ بکارت دیکر ۱۱ منہ ۱۱ بیسے عاز  
 آگیا ۱۱ منہ ۱۱ بیسے بی بی بچوں کی کو دو دھنیں دیا ۱۱ منہ ۱۱ بیسے مرو و دقن کو چاہتے ہیں ۱۱ منہ ۱۱ بیسے حرام طرح سے ازالہ بکارت دیکر ۱۱ منہ ۱۱ بیسے عاز  
 زنا سے باز رہے اس کا درود صدیق میں ہر گاہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کو صدیق فرمایا کیونکہ انہوں نے دنیا کے امور پر بھی ہر گاہ ہر گاہ نظر نہ کیا اور سخت تکلیفیں دیاں کی گئیں میں کتابوں اور اشخاص پر جو بیانی  
 قرآن مجید ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ وکی لنفسہ من الاموی فان الجنة ہی الما و ۱۱ منہ



انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک چوڑا لیا۔ جو چوڑا رکے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینہ و اوتھارے عالم کہاں میں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے ٹیڈی کام شروع کیا۔

اللَّهُ سَمِعَ مَعْوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حِجْرٍ عَلَى  
الْبَيْتِ فَكَتَبَ لَهُ نَفْسَهُ مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِهِ  
خَدِيجٍ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنِّي عَلَيْكُمْ وَكُلُّكُمْ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِثْلِ  
هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَذِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ  
حِينَ اتَّخَذُوا نِسَاءً وَهَؤُلَاءِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعلمہ سے انہوں نے ابوسریحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اہل مکہ امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا بعد از وہ پیغمبر نہ تھے میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو عمر نہ ہوں گے۔

٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِيُّ  
ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى بَيْتُكُمْ  
مِنَ الْأَمْوَاجِ ثَوْنٌ ذَاتُهُ إِنْ كَانَ فِي أَمْسٍ  
٢٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَزَادَةَ عَنْ  
أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاسِجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ  
مُثَنَّى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ  
رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعًا وَتَبِعَيْنِ إِنْ سَأَلْتُمْ خَرَجَ  
يَسْأَلُ خَاتَى رَاهِبًا فَمَا لَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ  
تَوْبَةٍ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ نَجْعَلْ يَسْأَلُ فَقَالَ  
لَهُ رَجُلٌ إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں  
شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو صدیق ناجی (بحرین قیس  
انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس نے ایک  
کم سوا آدمیوں کو (ظلم سے ناحق) مار ڈالا بھٹا پھر (نام ہو کر) مسئلہ پوچھنے نکلا  
ایک درویش پادری (نام نامعلوم) پاس آیا اس سے پوچھا میری توفیق ہو  
گی۔ اس نے کہا نہیں۔ یہ سستے ہی اس نے اس کو بھی مار ڈالا (سونوں پور سے  
کرئیے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا۔ ایک شخص (نام نامعلوم) دوسرے پادری

۱۷ یعنی دوسرے کے بال اپنے سر میں جوڑنے سے ۲ منہ ۲۷ بالوں میں بڑھ جاتا ۳ منہ ۳۷ حالانکہ یہ کبیرہ گناہ نہیں ہے مگر دوسری حدیث ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور یحییٰ منیرہ گناہ جس کی لوگ عادت کر لیں اللہ جل جلالہ کو ناپسند آتا ہے اس کی وجہ سے عذاب آتا رہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ امر منی اسرائیل پر حرام کیا ہو گا اور احتمال ہے کہ عذاب دوسرے گناہوں کی وجہ سے اس وقت آتا ہو جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا ۴ منہ ۴۷ سعید بن جبیر بن عبد الرحمن بن عوف ۵ منہ ۵۷ الہام و لایت کا ایک مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولی کے دل میں ایک بات فوہل دی جاتی ہے حضرت عمرؓ کو یہ وجہ اعلیٰ طور سے حاصل تھا اکثر باتوں میں انہی کی رائے کے موافق وحی اتری ۶ منہ ۶۷ یہ مصاحف طبرانی کی روایت میں ہے جو اس نے معاویہ سے نکالی ۱۲ منہ ۱۲۷ مغفرت ہو سکتی ہے یا نہیں ۱۳ منہ

۱۷ یعنی دوسرے کے بال اپنے سر میں جوڑنے سے ۲ منہ ۲۷  
لعنت آتی ہے اور یحییٰ مصنفہ گناہ جس کی لوگ عادت کریں اللہ جل جلالہ  
اسرائیل پر حرام کی ہر گناہ اور احتمال ہے کہ عذاب دوسرے گناہوں  
بن عبد الرحمن بن عوف ۳ منہ ۲۸ الباقی ولایت کا ایک مرتبہ ہے  
طبرہ حاصل تھا اکثر باتوں میں انہی کی رائے کے موافق وحی اتری  
منفرت ہو سکتی ہے یا نہیں ۳ منہ

وَكُنْ أَفَاكُ رَكَهُ السُّوْتُ فَنَادَى بِعَدِيْدَةٍ فَنَحْوَهَا  
فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ  
الْعَذَابِ فَنَادَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تُعَرِّبِي  
رَأْسِي اللَّهُ إِنْ هَذِهِ أَنْ تَبَا عِدِي  
وَقَالَ فَيَسْمَعُوا بَيْنَهُمَا فَوَجَدَ إِلَى  
هَذِهِ أَكْثَرُ بِشَرِّ فَعَفَا  
كَ

۶۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ صَلَّى  
رَسُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَوَهُ الصُّبْحُ  
ثُمَّ أَتَى عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا جُلُوسٌ  
بَعْرَةٌ إِذْ دَرَكَهُمَا فَضَرَبَ بَهِمَا فَقَالَتْ إِنَّكَ دَخَلْتَ  
لِجِلْدٍ أَرَأَيْتَ خَلَقْنَا لِمُحَرِّثٍ فَقَالَ النَّاسُ مَحْمُودٌ  
اللَّهُ بَعْرَةٌ تُطْلِمُهُ فَقَالَ فَرَأَى أَوْ مِنْ هَذَا  
أَتَا رَأْبُ بَكْرٍ دُعِمَ وَمَا هُمَا ثُمَّ دَبَّيْنَا جِلْدُ  
رَبِّي مَعْتَبِرٌ إِذْ عَدَدَ الدَّائِمِ نَدَّ عَابَ مِنْهُ بَاشَا  
فَعَلَبَ حَتَّى كَانَهُ اسْتَشْفَدَ حَامِدُهُ فَقَالَ كُ

نے کہا۔ تو فلاں بستی میں جا رہے ہیں اس کو موت آن پہنچی پر ہر تے مرتے  
اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے دونوں  
فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے نعرہ بستی کو یہ حکم دیا اس شخص سے  
نزدیک ہو جا۔ اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا اس سے  
دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں  
بستیاں پالو (پالو) تو دیکھا وہ نعرہ سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے  
پھر وہ بخش دیا گیا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ  
نے کہا ہم سے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو سلمہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح  
کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی نام  
نامعلوم) گائے ہانک رہا تھا اس پر سوار ہو گیا اس کو مارا وہ گائے  
(بقدرت الہی، بول الہی) ہم جانور سواری کے لیے نہیں بنائے گئے۔ کھیتی  
کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا جان اللہ گائے  
بات کرتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکرؓ  
اور عمرؓ بھی حالانکہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں)  
ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا لپکا۔ ایک بکری  
لے جا گا یہ شخص اس کے پیچھے لگا۔ بھیڑیا کے منہ سے بکری چھڑا لی۔

۱- تیری قبر قبول ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ۲- منہ ۳- نعرہ میں وہاں ایک بڑا درد پیش رہتا ہے اس کے ہاتھ پر تو یہ کربراتی کی روایت میں اس کی مراد ہے ۴- منہ  
۵- یا سینے کے بل اس شخص جس سے چلا تھا وہ ہو گیا ۶- منہ ۷- مجمع مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص تو یہ کہ اللہ کی طرف  
مہربان ہو کر نکلا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا وہ ساری عمر خون کرتا رہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی ۸- منہ ۹- اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو قاتل مومن کی قاتل  
کھتے ہیں قبول ہو سکتی ہے جبہر عذاب لایق قول ہے موت ابی حاس نے اس کے خلاف کہا ہے یہ مسئلہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۰- منہ ۱۱- لیکن آپ کو ان کی قوت ایمان پر یقین تھا  
جوانہ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا مومن کو اس پر یقین ہوتا ہے البتہ کافر اور منافق کو شک رہتا ہے گائے کا بات کرنا کون سی شکل بات ہے وہ تو جاندار ہے زبان رکھتی  
ہے فخریٰ اور پھر نے اللہ کے حکم سے بات کی ہے ہم مسلمانوں کو اس پر یقین ہے گوچہری مردود نہ مابین ایسی باتوں میں شہر کہ تہ میں مرتے وقت خود بخود دمان  
ہیں گے ۱۲- منہ

اللَّهُ يُبْهِتُ هَذَا اسْتَنْقَدَ تَعَامِي مَنِّي فَكَلِمًا  
يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ كَارِئِي كَمَا غَيْرِي فَقَالَ لَنَا  
سُبْحَانَ اللَّهِ ذِمَّتُكُمْ تَالِ فَإِنِّي أَوْصِي  
بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هَئَانَةً وَحَدَّثَنَا  
عَلَى حَدِّ ثَنَا سَفِينٌ عَنْ مَسْعُومٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمِثْلِهِ

اس وقت بھڑیا (بقدرت الہی) بول اٹھا۔ اب تو تو نے میرے منہ سے چھڑائی  
لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا کسی کا کوئی چرواہا  
نہ ہوگا اس وقت کون چھڑائے گا۔ لوگ یہ دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے سبحان  
اللہ بھڑیا بات کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تو اس کا یقین  
ہے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو بھی حالانکہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے امام بخاری  
نے کہا اور ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے مسعر سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھری حدیث  
روایت کی۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی  
انہوں نے مسعر سے انہوں نے بہام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص (نام  
نا معلوم) سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے اس گھر میں سونا  
بھرا ہوا ایک گھڑ پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ بھلیا لے جا میں نے  
تجہ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا  
اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داؤد  
بن عبد اللہ) کے پاس گئے انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے۔  
ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی  
ہے انہوں نے کہا اٹھ کر دو ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دیو سونا ان  
دونوں پر خرچ کر دو اور خیرات بھی کرو

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک  
نے انہوں نے محمد بن منکدر اور ابوالانضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے  
انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے ان کے والد نے اسامہ بن زیدؓ

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ نَعْمَانَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اشْتَرَى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَّاسًا لَهُ فَوَجَدَ  
الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعُقَّاسَ فِي عِقَّارِهِ جَرًّا  
فِيهِمَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعُقَّاسَ خُذْ  
ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتَ مِنِّي الْأَرْضَ وَكُلَّمَا  
مِنِّي الذَّهَبُ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا  
بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا نَحْنَا كَمَا أَنَّ رَجُلًا  
فَقَالَ الَّذِي نَحْنَا كَمَا إِلَيْهِ الْكَلْبُ وَكَذَلِكَ قَالَ أَحَدُ هَؤُلَاءِ  
فِي غُلَامٍ وَقَالَ الْآخَرُ فِي بَكْرِيَّةٍ قَالَ يُخَوُّ الْغُلَامُ الْجَدْرِيَّةَ

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
خَدَّيْنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِ عَنْ  
أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى مُعَاذِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

۱۔ ہم ابراہیم بن مسعود سے امامنا معلوم ۲۔ منہ ۳۔ یہ تیری قسمت تو نے سونا پایا تو ہی ۴۔ ۱۲ منہ ۵۔ قتل کی گئی ۶۔ کھانا ۷۔ کھانا ۸۔ یہ ہے اگر کوئی زمین بیچے پھر اس میں  
خزانہ کھلے تو وہ بائع ہی کا ہوا جیسے گھر میں اس طرح کچھ اسباب ہوتو وہ بائع ہی کے لئے ۱۲ منہ

جَبَانِي دَوَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَسَامَةُ  
بْنُ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رَجُلٌ أَرْسَلَ عَلَى

لَا يُفِيهِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مَا دَاوُدُ بْنُ  
سُلَيْمٍ بِهِ يَا رَجُلٌ فَلَا تَعُدُّهُ مُوَاعِلِيهِ وَإِذَا رَفَعَ بَارِئُكَ  
وَأَنْتُمْ بِمَا فَلَا تَحْزَنُوا إِنَّهُ إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ

۶۹۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

إِبْنِ الْقُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَيْدَةَ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ يَعْقُبٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا  
وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَدَا بَنِي سَبْعَةَ اللَّهُ عَلَى  
مَنْ نَشَأَ وَرَأَى أَنَّ اللَّهَ رَحِمَهُ لِمَنْ مُمِينِينَ كَيْسَ مِنْ  
أَحَدٍ يُفْقِعُ الطَّاعُونَ وَيُمَكِّتُ فِي بَيْتِهِ مَا بَلَغَتْ  
يَبْلُغُهُ أَنَّهُ لَا يُمِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ لَا كَانَ لَكَ أَجْرٌ

۶۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَيْتٌ عَنْ

سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاہون کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کیا سنا ہے۔ اسامہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاہون ایک  
عذاب ہے جو پہلے پہل بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا میں فرمایا  
اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاہون بھیلا  
ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پہلے جہاں تم ہو تو بھاگتے  
نکلنا اور انفرز نے کہا۔ لیجئے بھاگنے کے سوا اور  
کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الغرث  
نے کہا ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے  
حضرت ام المومنین عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے طاہون کو پوچھا۔ آپ نے بیان کیا طاہون ایک عذاب ہے  
اللہ جن پر جا رہا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے  
جب کہیں طاہون پھیلے اور مسلمان صبر کر کے ثواب کی نیت سے اپنی  
ہی بستی میں ٹھہر رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت  
قسمت میں کھد دی وہی پیش آئے گی۔ تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

۱۔ معلوم ہوا کہ تجارت سوداگری جہاد دوسری چیزوں کے لیے نکلنا جائز ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ وہ طاہون کے زمانہ

اپنے میٹوں کو دیات میں روکنہ کر دیتے۔ عمرو بن عاص نے کہا جب طاہون آئے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں ٹھکانے پہاڑوں کی چوٹیوں  
میں پھیل جاؤ شاید ان صحابہ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ حضرت عمرؓ شام کو جا رہے تھے معلوم ہوا کہ وہاں طاہون ہے لوٹ آئے۔ لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے  
بھاگتے ہیں انہوں نے کہا ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بیماری سات آٹھ سال سے ہندستان میں پھیلی ہے اور نعلانی  
نے جو ہندستان کے حاکم وقت ہیں بہت کچھ تدبیریں اس کے دور کرنے کے لیے کیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی نہ کوئی دوا ایسی ملی جو تیر بہود ہو یہ بیماری  
ایسی سخت ہے کہ اس میں ۹ فیصدی مر جاتے ہیں اس میں شدید بخار پہلے شروع ہوتا ہے پھر دوسرے دن ایک دم بھل یا گردن پر ظاہر ہوتا ہے  
تیسرے چوتھے دن آدمی مر جاتا ہے امان اللہ میں کل بیٹھے مرنے والے طاہون کی موت شہادت معفری ہے اب شہادت کبریٰ تو بوجہ غلبہ کفار کا شکل  
سے شہادت معفری ہی کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ ۱۱۔ من

ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب عمر و بنی عورت (فاطمہ بنت اسود) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی انہوں نے کہا اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی ہر بات اسامہ بن زید کے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا خیر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسامہ تو اللہ کی ٹھہرائی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا یا فرمایا لوگرا دیجھو تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل) وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بیوہ یا چوری کرتا اس پر مد قائم کرتے تھے) ان کی قسم میں تو اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَنْبَالَ بْنَ سَبْرَةَ الْأَصْلَاقِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَدَا وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَخْلَفَهَا فُجْتُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَكْفُرُ فَمَرَرْتُ فِي دُجْبِهِ الْكَوَاهِيَّةَ وَقَالَ كَلَّا كُنَّا مُحْسِنِينَ وَلَا تَحْتَلِفُوا فَإِنْ مَنْ كَانَ قُبُكُكُمْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص دعوہ بن عاص کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اس کے خلاف جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو تم سے پہلے لوگ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص دعوہ بن عاص کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اس کے خلاف جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو تم سے پہلے لوگ

۱۔ جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھے ۲۔ منہ ۳۔ یہ چاہا کہ کسی طرح اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۴۔ منہ ۵۔ اس کا ہاتھ نہ کاٹتے ۶۔ منہ ۷۔ اس کا ہاتھ نہ کاٹ ڈالتے ۸۔ منہ ۹۔ چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا صرف ہماری شریعت میں نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے چلا آتا ہے اور قرآن شریف میں صاف یہ حکم موجود ہے جو کوئی اس سزا کو و جتانہ تبلائے وہ خود وحشی ہے اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف تہذیب سمجھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ہم کو نصاریٰ پر انوس نہیں جنہوں نے چوری اور زنا کی مدد کو موقوف کر دیا ہے شراب کو ان کے دین میں حرام ہی نہ تھی انوس ان مسلمان رئیسوں پر ہے جو اپنی اپنی حکومتوں میں قرآن شریف کو چھوڑ کر نصاریٰ کے قانون چلا تے ہیں اس پر دعویٰ اسلام دہانہ مسلمان ۱۰۔ منہ ۱۱۔ قرآن

سات طرح پر آتا ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ ایک

دوسرے کو گراہ نہ کہو ۱۴۔ منہ

أَخْلَقْنَا فَخَلَقْنَا.

۶۹۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْقِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَانِي أَنَا ابْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْيِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ سَكَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمُوهُ وَهُوَ يَسْتَمِدُّ الدُّعَى عَنْ رُجْمِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي يَا أَرْحَمَ الْأَرْحَمِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

۶۹۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْغَابِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ دَعَاَهُ أَهْلُهُ مَا لَا تَقَالُ لِيُنَبِّئَهُ كَمَا خَفَرَ أَقَى أَبَ كُنْتُ لَكُمْ كَأَكْوَاحِ أَبِ كَالِ يَأْتِي لَكُمْ أَعْمَلُ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَرَّتْ

بنی اسرائیل) اسی طرح کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے۔

ہم نے عمر بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے عبد اللہ بن مسعود نے کہا جیسے میں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے ان کی قوم کے لوگوں نے ان کو مار کر لہو لہاں کر دیا وہ اپنے منہ سے خون کو لپکتے جاتے اور رجب ہوش آتا تو یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے ان کو معلوم نہیں۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو حسانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبد الغافر سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص دھام نامعلوم بنی اسرائیل میں تھا) اللہ نے اس کو بہت سائل دیا تھا وہ مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیوں میں تمہارا کیا باپ تھا۔ انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے اس نے کہا میں نے عمر محمد بنی کہیں کوئی نیکی

۱۰ یعنی قرآن میں جو اختلاف القراءات ہیں ان میں ہر آدمی کو اختیار ہے جو قرات چاہے وہ پڑھے کسی کو مجبور کرنا کہ یہی قرات پڑھو یا اس سے روزانہ جھگڑنا منع ہے جیسے قرآن شریف میں مختلف قرائتیں ہیں ویسے ہی نماز روزے نکاح و طلاق بیع و شرائط مسائل قیاسیہ فروعیہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ اربعہ مجتہدین کے اختلافات ہیں ان میں سے جس کے قول یا مذہب پر کوئی چلے اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے اور خواہ مخواہ کسی کو مجبور کرنا کہ سب قیاسیہ مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد پر چلے نا حق کا حکم اور جبر اور ظلم ہے ۱۱ منہ ۱۲ کہ میں سچا پیغمبر ہوں کہتے ہیں یہ ہزرت فرج کا واقعہ ہے گو اس صورت میں امام بخاری اس حدیث کو بنی اسرائیل کے باب میں نہ لائے تو ظاہر ہی ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر کا ذکر ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس حدیث سے نصیحت میں خصوصاً عالموں اور مولویوں کو جو دین کی باتیں بیان کرتے ہیں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو ماریں گے یا گالیاں دیں گے اللہ کی راہ میں گالیاں کھانا مارنا مصلحتیں اور تکلیفیں ہیں پیغمبروں کی میراث ہے امام ابو حنیفہؒ نے کتنی مار کھائی پر قصار کا عمدہ قبول نہ کیا ہمارے پیشو امام احمد بن حنبل نے سینکڑوں کوڑے کھائے سارا بدن لہو لہاں ہو گیا قید میں رہے پر اللہ کے کلام کو معتزلہ اور جہمیہ کی طرح مخلوق نہ کیا ہمارے پیر مرشد حضرت شیخ احمد مجذوبہ بادشاہ وقت کے حکم سے قید کیے گئے جب انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے سے منہ کیا ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے جہمیوں اور بدعتیوں سے کسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں قید میں رہے کہو کہ خورے دیے گئے آخر قید خانہ ہی میں انتقال فرمایا ہمارے امام امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری کو کیا کیا ایذا میں دی گئی ہر شہر سے نکالے گئے فرنگی بھی آخر تنگ ہو کر وفات پائی ہمارے شہزادے پیارے امام امیر المؤمنین امام حسینؒ یزیدؒ پیر کے ہاتھوں کیا مصیبتیں سہیں جن کے بیان کرنے سے قلم خرا تا ہے مگر دین کی خرابی منظور نہ کی فاسق قاہر کی حکومت کسی طرح تسلیم نہ کر رہی اللہ عنہم و شرفنا اللہ عنہم و جمع مینا و بیسم فی البرزخ والجمۃ ۱۳ منہ ۱۴ ہم کو بالآخر ساکھایا پڑھایا اتنا مال و دولت ہمارے لیے چھوڑ جاتے ہو ۱۵ منہ



فَاَحْرَجْنِي ثُمَّ اَتَحَقَّقَنِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي يَوْمٍ مَّاصٍ  
تَفْعَلُوا بِجَسَدِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَكَمَكَ  
قَالَ تَحَاثُّتُكَ تَمَلُّقًا وَسُحْبَتِهِ وَقَالَ مَعَاذُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ  
ابْنَ عَبْدِ الْغَاثِ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۶

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زُبَيْعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ  
قَالَ عُقْبَةُ لِحَدَّثَنِي عَنْ اَبَا حُدَّيْنَةَ مَا سَمِعْتُ  
مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ  
اِنْ كُجِلًا حَضَمَ الْتَوْتُ لَنَا اَوْ مِنْ اَكْبَرٍ  
اَوْ صِ اَهْلُهُ اِذَا مِتُّ فَاَجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا  
ثُمَّ اَذْرُوْا نَارًا حَتَّى اَذَا اَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ  
اِلَى عَقْلِي فَخُذُّوْهُمَا فَاَلْهَمُوْهُمَا قَدْرَ قُوَّتِي فِي  
الْيَوْمِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ اَوْ رِيحٍ جَمْعُهُ اللَّهُ فَقَالَ  
لِمَ تَعْلَمُ قَالَ خَشِيتُكَ فَغَفَرَ لَكَ قَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ

۶۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَلِكِ فَقَالَ فِي يَوْمٍ مَّاصٍ

۶۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ شَرِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

نہیں کی جب میں مر جاؤں تو ایسا کرنا مجھ کو جلا کر پھر ڈیاں خوب پسینا  
جس دن آندھی چلے وہ راکھ (سہرا میں) اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا اللہ  
نے اس کا سارا بدن اٹھا کر لیا۔ فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض  
کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اس پر رحم کیا (سبحان اللہ کیا ارحم الراحمین  
ہے اس حدیث کو معاذ غنیری نے بھی روایت کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا  
انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن عبد الغفار سے سنا کہا میں ابو سعید خدری  
سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے عبد الملک  
بن عمیر سے انہوں نے زبئی بن جراح سے عبد الملک بن عمیر سے زبئی بن جراح سے  
عقبہ سے کہا تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کرتے  
جو تم نے آپ سے سنی ہو حدیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے  
ایک شخص عمر نے لگا سبب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو  
یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں اٹھا کر لے اور آگ لگا کر  
مجھ کو جلا دینا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچے تو ہڈیاں  
(خوب باریک) پیس ڈالنا اور جس دن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جس دن  
خوب ہوا چل رہی ہو مجھ کو اڑا دینا اللہ نے اس کو جمع کر لیا اور پوچھا تو نے  
ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اس کو بخش دیا  
عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

ہم سے موسیٰ نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک نے  
اس روایت میں یوم ماص ہے (سوا شک کے)

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد  
نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے انہوں  
نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو

۱۷ھ میں باپ نے وصیت کی کہ ۱۸ھ میں اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے ابو بخاری کی عمر یہ ہے کہ قتادہ کا سماع عقبہ بن عبد الغفار سے مسلم  
ہو یا ۱۷ھ میں اسرائیل میں جو کھن پور تھا ۱۸ھ میں اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا ۱۹ھ یعنی اس کا بدن ۱۹ھ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَدَّ ابْنِ النَّاسِ فَكَانَ  
يَقُولُ لِقَعَاةٍ إِذَا آتَيْتُ مُعِصِيًا نَجَّيْتُ دَرْعُهُ لَعَلَّ  
اللَّهُ أَنْ يَنْجَاوَسَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللَّهُ نَجَّيَاوَسَ عَنْهُ  
۶۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَخْبَرَنِي مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَسِيرُ عَلَى نَقِيبٍ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْوُحُوشُ  
قَالَ لِيَبْلِيَهُ إِذَا آتَا مَتَّ فَاخْرُجْ فَوَفِّي ثُمَّ الْخُحُوفُ  
ثُمَّ ذَرُونِي فِي السَّرْحِ فَوَاللَّهِ لَكُنَّ قَدَرًا عَلَى رِجْلِي  
لِيَعْلَمَ بَنِي عَدَا مَا عَدَّ بَنِي أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ قُوتُ  
بِهِ ذَلِكَ تَأَخَّرَ اللَّهُ الْأَرْضُ فَقَالَ أَجْعَلْنِي مَا يَكُنِي  
مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُمْ فَقَالَ مَا لَمْ تَكُنْ  
عَلَى مَا صَدَقْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشِيتُكَ فَفَعَلْتَ  
كَرَرْتُكَ غَيْرُكَ هَذَا فَتَكُ يَا رَبِّ

۷۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عَذَابُ امْرَأَةٍ فِي هَوْرَةٍ تَجْتَنُّهَا حَتَّى مَاتَتْ  
فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّاسُ لَا هِيَ أَلْعَنَتْهَا وَلَا سَقَمَتْهَا  
إِذْ جَسَمَتْهَا وَلَا حَيٌّ تَرَكَهَا تَأْكُلُ مِنْ عَشَائِرِ الْأَرْضِ

۷۰۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ  
مُسْكَوَرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعُودٍ  
مُعْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِثْلًا

قرض دیا کرتا اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جس کو تو مفلس پائے اس کو معاف کر  
دینا شاید اللہ ہی ہمارا قصور معاف کر دے آپ نے فرمایا جب وہ اللہ  
سے ملا تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد ہندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا  
ہم کو معمر نے زہری نے زہری سے انہوں نے معید بن عبد الرحمن سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے  
کہا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (بڈیاں) خوب پینا پھر وہاں  
اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھ کو پیڑ پٹایا تو ایسا عذاب  
کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گا خیر حیب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں  
نے یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو کچھ (اس کے بدن میں اجڑا) تجھ میں  
ہیں وہ سب اکٹھا کر ازمین نے اکٹھا کر دیا وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے  
پوچھا ارے تو نے کیا کیا وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے اللہ نے اس کو بخش  
دیا۔ ابو ہریرہ کے سوا دوسرے صحابہ نے اس حدیث میں خشیت کے بدل  
مخالف کہا (معنی ایک ہیں)

مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن  
اسماء نے انہوں نے تافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلعم نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کی طرح  
سے عذاب ہوا جس نے اس کو مرنے تک قیدی کر رکھا تھا تو اس کی وجہ سے  
دوزخ میں رہی نہ لکھا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا نہ زمین کے کیڑے مکوڑے  
لکھا بیتی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے کہا ہم  
سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ربیع بن جراح سے کہا ہم سے ابو  
مسعود انصاری ثقیب بن عمرو نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا كَلَّمَ نَسِيحِي  
فَأَفْعَلُ مَا شِئْتُ -

۴۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو دَرْدَمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ  
قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
مَنْصُورٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا  
أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا كَلَّمَ نَسِيحِي  
فَأَفْعَلُ مَا شِئْتُ -

۴۰۳ - حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ  
أَبْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثُ بَنِي آدَمَ يُجْعَلُ فِيهِمْ أَزْوَاجٌ مِنَ الْجَنَّةِ خُسْفٌ  
بِهِ فَهُمْ يَتَجَلَّجَلُونَ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
تَأْتِيهِمْ عِندَ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ -

۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْنُ  
الْأَخْيَرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَكَ بَيْنَ  
أُمَّةٍ أَوْ ثَلَاثِ كِتَابٍ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْثَرْنَا مِنْ

لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام پر پائے ان میں یہ بھی ہے جب تجھ کو  
شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے منصور سے انہوں نے کہا میں نے ربیع بن حراش سے کہا ہم سے ابو مسعود  
انصاری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے  
پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے پایا یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو  
چاہے وہ کر

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے زہری  
ان سے (ان کے والد) عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ایک شخص غزور کی راہ سے اپنی تہر بند (کھانے) کھینچ رہا  
تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا قیامت تک اس میں تڑپتا پھینچتا چلا تا اترتا  
جائے گا۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمن بن خالد نے بھی زہری  
سے روایت کیا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہب نے کہا  
مجھ سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم (دنیا میں)  
اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب (امتوں) سے آگے ہوں گے  
اسی بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو

۱۔ فارسی زبان میں اس ترجمہ یہ ہے: اے جیسا باش ہر چہ خرابی کن مطلب یہ ہے کہ جب میرا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام بڑے کام شوق سے کرتا رہا آخر ایک دن  
غضب میں مژدہ پڑے گا۔ خدا تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور ہوا کرے گا یہ امر تنہا کے طور پر ہے جیسے بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کر دو کچھ تیرا انجام کیا ہوتا  
ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرم غائب نہ ہو وہ فراغت سے خلق اللہ کی بدگوئی کی کچھ پرواہ نہ کرنا مطلب  
اس سند سے منصور کے سماع کی ربیع سے مراحت ہے دوسرے افضل کی جگہ اس میں منع ہے اس لیے تکرار بے فائدہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ میں تلا  
صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگلے لوگوں میں سے یعنی بنی اسرائیل میں سے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی سب سے پہلے بشت میں بائیں گے یا افضل اور کمال میں  
سب سے بڑا کروں ۲ منہ

مِنْ بَعْدِهِمْ قُلُودٌ الَّتِي اخْتَلَفُوا فَعَدَّ اللَّهُ  
وَبَعْدَ النَّصَارَى عَلَى كُلِّ سَبْعَةٍ فِي كُلِّ  
سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمَ يُعْصَلُ نَاسُهُ وَجَسَدُهُ  
۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
مَرْثَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ  
مُعَوِيَّةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ الْمَدِينَةَ اخْرَجَتْهُ  
قَدِمَ مَعَهَا فُطَيْبُنَا فَأَخْرَجَ كَبْشَةً مِنْ شَعْرِ نَقَالَ مَا  
كُنْتُ أَدْرِي أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ  
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءُ الزُّرَّارِ يَعْنِي  
الْوَصَالَ فِي الشَّعْرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

کون کے بعد (اخیر میں) جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا  
یہود کے نزدیک (جماؤ کا) دن کل ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کے نزدیک  
پرسوں (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے  
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے  
عمر بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے معاویہ بن  
ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے تو انہوں نے ہم کو خطبر بنایا۔ اور  
بالوں کا ایک مٹھان نکال کر بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے  
سوا اور کوئی نہ کرتا ہو گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو (یعنی  
بالوں کو جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں) فریب فرمایا آدم کے ساتھ  
اس حدیث کو بخیر نے شعبہ سے روایت کیا۔

## کتاب المناقب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ تَحْوِيلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا

## کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا  
باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہجرات میں) فرمانا۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد ایک  
عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا (اب فضیلت نسبت سے نہ رہی بلکہ تقویٰ

۱۔ یعنی ہم ہیں اگر عیب ہے تو اتنا ہے کہ ان کو چلے کتاب میں کوئی عیب نہ ہو اور فضیلت کو عیب کی مصدق میں بیان کرنا کیونکہ آخری کتاب پہل کتاب  
سے منہ ادا افضل اور اگلی کتابوں کی تاسخ اور مکمل ہو اگر حق ہے تو یہ ہماری فضیلت ہوئی کہ آخری کتاب ہمارے حصے میں آئی عربی زبان میں یہ معادہ بہت ہے  
جیسے شاعر کہتا ہے وہ لا عیب فیم غیر ان سید فیم بھی غفلت میں قرائت کتاب میں عیب ہے تو یہی کہ ان کی تعویذیں لڑتے لڑتے گزرتی ہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی  
لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے جو لوگ جمعہ کا غسل سنت کہتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم استنباط ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۵ سہرہ سحری میں اپنی خلافت  
میں ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ دوسرے کے ہاں اپنے سر میں لگا کر گویا مردوں کو دعا دے گا وہ یہ سمجھیں گے کہ اس عورت کے ہاں بہت لمبے اور خوبصورت ہیں ۱۲ منہ ۱۵ حافظ  
نے کہا اکثر نوز میں باب المناقب ہے کتاب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے یہ الگ کتاب نہیں ہے بلکہ اسی کتاب کا انبیاء میں داخل ہے اس میں خاتم  
الانبیاء کے حالات مذکور ہیں جیسے اگلے بابوں میں اگلے پیغمبروں کے ذکر سے ۱۲ منہ ۱۵ یہ مضمون امام قاری نے اس آیت سے نکالا اور ابن خزیمہ اور ابی حنبل  
نے ابن عمر سے مرفوعاً نکالا دو قسم کے لوگ ہیں غرضی متقی وہ اللہ کے نزدیک عزت دار ہے اور فاسق متقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے پھر آپ نے یہی آیت پڑھی  
امام احمد نے نکالا کہ تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عربی پر فضیلت ہے نہ کلمہ کو سرخ پر فضیلت اللہ کے نزدیک اسی کو ہے جو پرکار ہو ۱۲ منہ

وَقَبَائِلُ لَتَعَادُوا إِنَّكُمْ مَعَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتُمْ  
وَقَوْلِهِ دَا تَقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسْأَلُونَ بِهِ  
قَالَ رَحِمَ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ رَحِيمًا وَمَا  
يَنْفَعِي عَنْ دَعْوَى الْجَا هِلِيَّةِ الشُّعُوبِ النَّسَبِ  
الْبُعِيدِ وَالْقَبَائِلِ دُونَ ذَلِكَ.

۴۰۶۔ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
وَجَعَلَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ  
الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ.

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ  
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
تَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمَ النَّاسَ قَالَ أَتَقَا  
تَا لَوْ أَلَيْسَ عَنْ هَذِهِ أَسْأَلُكَ قَالَ فَيُؤَسِّفُ  
بَنِي اللَّهِ.

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ زَكْوَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي رُبَيْعَةُ ابْنَةُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَيْعُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ  
تَلَّكَ لَهَا أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَا مِنْ  
مَقَرٍّ قَالَ لَمْ يَمَنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مَقَرٍّ مِنْ بَنِي النَّضَرِ بْنِ كَنَانَةَ

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ زَكْوَيْلٍ رُبَيْعَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور پرہیزگاری سے اور تمہاری شانیں اور قبیلے (جد اجداد) اس لیے کہنے  
پہچانے جاؤ (نہ اس لیے کہ فخر کرو) اور سورہ ناس میں فرمایا اللہ سے ڈرو جس  
کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو اور ناسا توڑنے سے بیشک اللہ تم کو تنگ رہا  
ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا  
بیان شعوب جمع ہے شعب کی شعب اور پرکا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر  
نیچے کا (یعنی اس کی شاخ) ہے

ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن عیاض  
نے انہوں نے ابو الحصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے سعید بن جبیر  
سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے تمہارے  
خاندان قبیلہ کئے ناس ان یعنی شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے کی شانیں۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے سعید اللہ سے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے  
اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب  
میں زیادہ عزت والا کون ہے آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ انہوں نے  
عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا (نسب کے رو سے پوچھتے  
ہو) تو یوسف بن اللہ کے پیغمبر۔

ہم سے قسین بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے  
کہا ہم سے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ  
(وہ لڑکی جو بنی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ نے  
بیان کیا میں نے ان سے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضر قبیلہ  
سے تھے انہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آخر آپؐ نے فرمایا کہ نہ کی اولاد سے تھے  
ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے  
کہا ہم سے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے موسیٰ

لہ یہ طرانی نے مجاہد سے محلا مثلاً انصار ایک شعب ہے یا ربیبہ یا معاہد ایک شعب ہے ہر ایک میں کئی قبیلے ہیں قریش معز کا ایک قبیلہ ہے ۴۰ منہ ۱۵ اور فز بن  
کانہ ایک شاخ ہے معز کی کہ کنانہ فزیر کا بیٹا تھا اور فزیر معز کا اور مدکر الیاس کا الیاس معز کا ۴۰ منہ





۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ تَيْمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَرْفَعُ بِهِ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ طَعْنًا جَاءَتْ  
الْفِتْنُ نَعْمَ الشُّرْبُ وَالْجَفَاءُ وَغِلْفَا الْعُلُوبِ  
فِي الْفَقْدَانِ أَهْلُ الْوَبْرِ عِنْدَ أَصُولِ أَزْنَابِ  
الْإِبِلِ وَالْبَعِيرِ فِي رِبْعَةٍ رَمَضَرٍ.

۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَاهُ بَرِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْغِلْدَانُ فِي الْفَقْدَانِ  
أَهْلُ الْوَبْرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْقَوْمِ وَالْإِيمَانُ  
يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ سَمِعْتُ أَيْمَنَ لِأَخِي  
عَنْ يَمِينٍ الْكُفَّةِ وَالشَّامُ عَنْ يَسَارٍ الْكُفَّةِ  
وَالْمُسْتَمَةُ الْمُسَوَّاةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّوْحَى  
وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ.

### بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ہم سے علی ابن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو مسعود  
انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا  
اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا  
اور اور اکبر بن دل کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم پاس  
چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابوسریحہ نے کہا میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فخر اور تجرید لانے والے  
اونٹ والوں میں ہے عہ اور نرم ولی ملائت بکری والوں میں ہے ایمان اور ایمان  
میں والا ہے اور حکمت (حدیث) یہی میں والی ہے اہم مخاری نے کہا میں کو  
میں اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے میدھی جانب سے اور شام کو شام اس  
لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے شام سے مشامہ نکلا ہے  
مشامہ بائیں طرف کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو شوملی اور بائیں جانب کو شام

### باب قریش کی فضیلت کا بیان

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری

ابو ربیعہ اور مضر کے دو بہت مالدار اور ذراعت پیشہ تھے ایسے لوگوں کے دل سخت اور بے رحم ہو گئے ہیں اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی مطابقت  
ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی برائی بیان کی تو دوسرے قبیلے والوں کی تعریف نکلی اور بعد والی حدیث میں میں والوں اور بکر قبیلے والوں کی تعریف ہے  
اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۵۔ جیسے سورہ بکر میں ہے والذین کفرو آباءنا ہم اعداء للشیتمہ ۱۲۔ قریش لغز بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہیں اور کعبہ سے منقول ہے  
کہ مکہ کہتے والے اپنے کو قریش کہتے اور لغز کی باقی اولاد کو قریش نہ جانتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ قریش کو ان لوگوں میں تو آپ نے فرمایا لغز بن کنانہ  
کی اولاد اکثر ظالم اور کجی قول ہے لیکن نے کہا قحس بن کلاب کی اولاد کہتے ہیں قریش ایک دریائی جاذر ہے جو دریا کے سر سے سب مالداروں کو کھالیتا ہے ان کا سردار  
ہے اسی لیے قریش ہی عرب کے سب قبیلوں کے سردار تھے اس لیے ان کا نام قریش ہوا لیکن ان کے ختم کے لوگوں کو حرم سے باہر کیا تو باقی لوگ سب  
اس کے پاس جمع ہو گئے اس لیے ان کا نام قریش ہوا یہ قریش سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے کے ہیں ۱۲۔ منہ ص ۱۱۰ جو عرب کے لوگ قبائل کہتے ہیں یعنی دیبا کی بدوی ۱۲۔ منہ  
ص ۱۱۰ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے ۱۲۔ منہ



الرَّحْمَنُ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ مِجَدٍ  
أَنَّهُ بَلَغَ مُعَوِيَةَ رَهْوَعِنْدَ كَاتِي وَخَدِمَ مِنْ قُرَيْشٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِجَدَاتٌ أَنَّهُ سَيَكُونُ  
مَلِكًا مِنَ قُحَطَانَ فَغَضِبَ مُعَوِيَةُ فَتَقَامَ فَاتْنَى  
عَلَى اللَّهِ بِهَا هَوَ أَهْلًا ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ  
بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا لَا يَمُنُّكُمْ يَتَخَذُونَ أَحَادِيثَ كَيْتَ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تَوَدُّعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوَّلُكَ جَهَنَّمُ كَمَا يَأْكُمُ وَالْأَمَنِيُّ  
الْبَنِي فَضِلُّ أَهْلًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي تَرْبِيَّتِي  
يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبِهَ اللَّهُ عَلَى وَجْهِ مَا أَكَا مَوْلَا اللَّهِ  
۷۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ  
فِي تَرْبِيَّتِي مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ .

۷۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ  
عَنِ حَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَرِيكَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

سے انہوں نے کہا محمد بن جبر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان  
کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص  
یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عقیقہ عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہو گا۔  
معاویہ یہ سن کر غصے ہوئے اور (خطبہ سنانے کھڑے ہوئے) پہلے اللہ کی  
جیسی پابندی ویسی تعریف کی پھر کہنے لگے ابا عبدہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تم میں  
بعض لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور  
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول میں دیکھو یہ جابل لوگ ہیں ان سے  
اور ان کے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے ان کو گمراہ کر دیا ہے میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری  
قریش میں رہے گی جو کوئی ان کی دشمنی کرے گا اللہ اس کو سرنگوں (اندھا) کر  
دے گا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے عاصم بن محمد نے کہا میں نے  
اپنے والد سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک دنیا  
میں ان کے دو آدمی بھی باقی رہیں

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل  
سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

۱۷۱ - اور جب دین اور شریعت چھوڑ دیں گے تو قریش کی خلافت بھی جاتی رہے گی آپ نے یہی فرمایا تھا ویسا ہی ہر پانچ چھ سو برس تک خلافت بنی امیہ اور عباسیہ میں جو قریش  
تھے قائم رہی جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا ان کی خلافت چھن گئی۔ دوسرے لوگ بادشاہ ہو گئے جب سے کچھ تک پھر قریش کو خلافت اور سرداری نہیں  
ہی عبد اللہ بن عمرو نے جو حدیث روایت کی وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایک قحطانی عرب کا بادشاہ ہو گا ابوسریہ سے بھی ایسا  
ہی ہے اور ذی جزمی سے مرفوعہ مروی ہے کہ قریش سے پہلے بادشاہت میری تھی اور پھر ان میں چلی جائے گی اس کو احمد اور طبرانی نے نکالا معاویہ نے جو الفاظ پہلے  
سمت برتے اس کی کوئی دوسری حدیث عبد اللہ بن عمرو معاویہ سے کہیں زیادہ افضل اور راست باز عابد صادق القول تھے ۱۷۲ - نووی نے کہا اس حدیث سے  
مات نکلتا ہے کہ خلافت قریش سے خاس ہے اور قیامت تک سوا قریش سے خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اگر  
کسی زمانہ میں قریش کے سوا اور کسی قوم کا شخص بادشاہ بن بیٹا تو اس نے قرشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر رہا ۱۷۳ - قحطانی میں میں مشورہ قبیلہ ہے ۱۷۴ -

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَغُلَامٌ عَفَّانٌ نَقَلُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَوَكَّلْنَا لِمَا  
نَعْنُ دَهْمُ مَنَّا بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ  
شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ  
مُحَمَّدُ عَنْ عُمَرَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ  
بِْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَا مِنْ بَنِي زُحْرَةَ الْوَالِدَةِ  
وَكَانَتْ أَدْنَى شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَاءَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۱۸. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ سَعْدِ  
ح قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ هُرْمُزٍ الْأَعْمَرِيُّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمِي وَالْأَنْصَارُ وَجُيُشَةُ وَكُرَيْبَةُ  
وَأَسْلَمَةُ وَشُعْبَةُ وَغِفَارُ وَمَوَالِي كَيْسٍ لَهُمْ مَوَالِي  
وَرَضِيَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

۴۱۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَةَ بْنِ  
الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ النَّبِيِّ  
إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
يَكْبُرُ وَكَانَ أَكْبَرُ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تَمْسِكُ  
شَيْئًا وَتَأْتِيهِمْ عَامِنَ رِزْقِ اللَّهِ فَصَدَّقَتْ فَقَالَ  
ابْنُ الزُّبَيْرِ نَبِيِّيَ أَنْ يُؤَخَّرَ عَنْ يَدَيْهَا فَتَقَالَ

جبر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں مل کر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوی القربی کا حصہ) بنی  
مطلب کو دیا اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ  
رکھتے ہیں آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ  
ایک ہی رہے اور لیث نے کہا مجھ سے ابو الاسود نے بیان کیا انہوں نے  
عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ  
لے کر حضرت عائشہؓ پاس گئے حضرت عائشہؓ بنی زہرہ پر بہت مہربان  
تھیں کیونکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے  
سعد بن ابراہیم سے (دوسری سند) یعقوب بن سعد بن ابراہیم نے کہا مجھ  
سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن ہز  
اعرج نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قریش اور انصار اور مہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفان  
سب قبیلوں کے لوگ میرے خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا  
کوئی معافی نہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد  
نے کہا مجھ سے ابو الاسود نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا  
حضرت عائشہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرہؓ صدیق کے بعد سب  
لوگوں سے زیادہ عبد اللہ بن زبیر سے محبت تھی عبد اللہ ان سے بہت ملوک  
کیا کرتے (وہ ان کی خالہ تھیں) حضرت عائشہؓ کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں جو کچھ  
اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر دیتیں یہ حال دیکھ کر عبد اللہ نے کہا  
ان کا ہاتھ روکنا چاہیے (اتنی خیرات نہ کرنی پائیں) انہوں نے کہا ہاں ہاں ہیرا

۱۱ حاجت اور اسلام دونوں زمانہ میں ملے رہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو خود نام بخاری نے آگے چل کر دیا ۱۴ منہ ۱۵ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ بنی زہرہ میں سے

تھیں ۱۶ منہ ۱۷ اس حدیث میں علیؓ بن ابی طالب نے اس کو روایت کیا یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے انہوں نے اعرج سے

۱۸ منہ ۱۹ انہوں نے اعرج سے ۲۰ منہ

يُؤْتِي عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يُلْقِي الْكَلِمَةَ فَأَسْتَخِفُّهُ اللَّهُ  
بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَحْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَاثْمَنَتْ  
فَقَالَ لَهُ الرَّهْطِيُّونَ أَحْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بِأَلْسُنِ  
بَنِي عَبْدِ يَعْقُوثَ وَالْمُسَوْدِّ بْنِ مَخْرَمَةَ  
إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَنَجْعَلُ الْحِجَابَ فَفَعَلَ نَادَى  
لَا يَمْنَأُ يَعْشِرَ رِقَابٍ نَاخَتَهُمْ ثُمَّ لَمْ  
تَزَلْ تُعْتَقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ  
فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ  
خَلَقْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرَغَ  
مَعَهُ

### باب ۳۵ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلسَانِ قُرَيْشٍ

۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَبَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ  
وَسُوَيْدَ بْنَ الْغَاثِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ  
بَنِي هِشَامٍ فَتَسَخَّرُوا فِي الْمَصَاحِفِ فَقَالَ عُثْمَانُ  
لِلرَّهْطِ الْفَرَسِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ  
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَارْتَدُّوا

ہاتھ روکتا ہے خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں ان سے بات کروں عبد اللہ  
نے (حضرت عائشہ کو منانے کے لیے) قریش کے کئی آدمیوں اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (میرا قصور  
معاف کرو) انہوں نے نہ مانا۔ آخر بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیال والے تھے جیسے عبد الرحمن بن اسود بن عبد لغوث  
اور مسور بن مزمہ نے عبد اللہ سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہ پاس آئیں  
آنے کی اجازت مانگیں (وہاں جا کر بیٹھیں) تم ایک ہی دفعہ ان کو پردے میں  
لکھیں یا تو عبد اللہ نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہ مل گئیں) پھر عبد اللہ نے ان  
کے پاس دس پردے بھیجے انہوں نے سب آزاد کر دیئے اور برابر پردے  
آزاد کرتی رہیں چالیس پردے آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں نے جس وقت  
قسم کھائی تھی (منت مانی تھی تو میں کوئی خاص کام بیان کر دیتی جس کو میں کر کے  
فارغ ہو جاتی تھ

### باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد  
نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے کہ حضرت عثمان نے زید  
بن ثابت اور عبد اللہ بن زہیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن عمار  
بن ہشام کو بلوایا انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان نے کہا ان تینوں  
قرشی لوگوں (عبد اللہ اور سعید اور عبد الرحمن) سے کہا جب تم میں اور زید  
بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کچھ محاورے کا اختلاف ہو تو قریش  
کے محاورے کے موافق لکھو اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے پر

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غلطے نہیں تھیں۔ غلطے کی بات ہی تھی ۲۔ مسئلہ یعنی منافقوں میں منت کرتی کہ ایک مردہ آزاد کر دوں۔ ۳۔ اتنے مسکینوں کو کھانا ملے گا  
۴۔ قول میں تردید نہ رہتا۔ حضرت عائشہ نے ہمہ منت مانی اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی اس لیے احتیاطاً چالیس پردے آزاد کئے اس حدیث سے مالکیہ نے  
دلیل لی کہ معمول نذر درست ہے مگر وہ ایک قسم کا کفارہ اس میں کافی سمجھتے ہیں مگر یہ بخاری سے پردہ نہ تھا حضرت عائشہ کے پاؤں پر گر پڑوان کو مردہ  
جانے کا مزمزہ حضرت عائشہ کی نذر پوری کر کے ۲۔ مردہ اللہ تعالیٰ

بَلَسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا تَزَلُ بَلَسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَٰلِكَ

## بَابُ نُسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَلْفَخَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ.

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ  
يَتَنَزَّلُونَ بِالسَّوْفِ فَقَالَ أَرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ  
فَإِنِّي أَبَاكُمْ كَانَ رَأْسًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَاحٍ (لَحْدٌ) قَالُوا  
الْفَرِيقَيْنِ فَامْسِكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ  
وَكَيْفَ تَزِيحُونَ وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَاحٍ قَالَ أَرْمُوا  
وَأَنَا مَعَكُمْ كَذَبَكُمْ.

## بَابُ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَّ أَبَا الْأَسودَ الدَّجَنِيَّ حَدَّثَهُ

اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا

## باب یمن والوں کا حضرت اسماعیل کی اولاد میں ہونا

انہی یمن والوں میں سے اسلم کی قوم تھی جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اہم قصی  
کا بیٹا وہ عارث کا وہ عمرو کا وہ عامر کا اور عارث یمن والوں میں سے تھا تھے

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے یزید بن  
ابی عبید سے کہا ہم سے سلمہ بن اکوش نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
بنی اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے  
تھے۔ آپ نے فرمایا اسماعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے باپ اسماعیل  
بنی تیر انداز تھے۔ اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں  
یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں  
انہوں نے کہا آپ تو ادھر ہیں اب ہم کیسے تیر ماریں اس وقت آپ نے  
فرمایا انہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں

باب ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے  
حسین بن واقد سے انہوں نے عبد اللہ بن برید سے کہا مجھ سے یحییٰ بن یمر  
نے بیان کیا ان سے البر الاسود دہلی نے البر ذر سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھ کر

سہواً کہ قرآن حضرت البرکۃ مدنی کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا بعد حضرت عمرؓ کی  
وفات کے حضرت ام المومنین حفصہؓ پاس تھا حضرت عثمانؓ نے وہی قرآن حضرت حفصہؓ سے منگو کر اس کی نقلیں الگوں سے لکھوائیں اور ایک ایک نقل عراق اور مصر  
اور شام اور ایران وغیرہ ملکوں میں روانہ کر دیں حضرت عثمانؓ کو جو جامع القرآن کہتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے قرآن کی نقلیں صاف خط سے لکھوا کر ملکوں  
کو روانہ کیں یہ نہیں کہ قرآن ان کے وقت میں جمع ہوا قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا نہیں جمع ہو چکا تھا جو کچھ متفرق رہ گیا تھا وہ البرکۃ مدنی کی خلافت  
میں سب ایک جگہ کر دیا گیا ۴۶۲۔ حافظ نے کہا معز اور ربیعہ تو بالاتفاق حضرت اسماعیل کی اولاد میں ہیں لیکن والوں میں اختلاف ہے کیونکہ ان کا نسب قطان  
کو اکثر لوگوں نے عامری شاخ بن ارفشہ بن سام بن نوحؑ کا بیٹا بتلایا ہے لیکن زیر بن بکار نے کہا قطان حضرت اسماعیل کی اولاد میں تھا کیونکہ میں سب سے پہلے عربی  
دبان میں قطان نے لنگڑکی لیرب اس کا بیٹا تھا ۴۶۳۔ اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اس قبیلے کا بنی اسماعیل ہونا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سارے بنی واسلے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ تَحْلِيلِ أَدْعَى الْغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَحْلِيهِ إِلَّا تَفَرَّقَ وَمِنْ أَدْعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّسَبِ

۴۲۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءُ حَدَّثَنَا جَدُّنَا قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءُ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْكُمْ أَحْضَمُ الْقُرَى أَنْ يَدَّعَى الرَّجُلُ لِرَجُلٍ غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ بَرِّئَ عَيْنَهُ كَأَنَّهُ تَرَ مَا يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ يَقُولُ ۴۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ رِبِيعَةٍ قَدْ حَاكَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنِكَ كَفَّارًا مَصْرًا فَلَسْنَا نَحْمِلُ إِلَيْكَ وَلَا إِلَى كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمْرُنَا بِمَا نَأْخُذُ عَنْكَ وَبُيْعَتُهُ مَنْ دَرَأْنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَكْهَأَكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَوَاهِدُهُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ فَإِنْ تَوَدُّوا إِلَى اللَّهِ خَمْسَ مَا غَنِمْتُمْ فَأَنْتَهُمْ عَنْ الدِّبَاغِ وَالْحَنْئِ وَالنَّقِيرِ وَالزَّفْتِ ۴۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کو بتلائے وہ اپنا نکاح نادوزخ میں بنا لے۔

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ نصری نے کہا میں نے واثل بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے انہوں نے ابو ہریرہؓ کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور آپ میں مضر کے کافر حامل ہیں ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہنچ سکتے ہیں اگر آپ ہم کو دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپ سے سیکھ لیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو بتلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لاؤ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو جو کچھ لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا کرو اور میں تم کو کدو کے توہینے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے سے روکنے اور دغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

۱۲۷۱- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے ۱۲۷۲- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے ۱۲۷۳- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے

۱۲۷۴- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے ۱۲۷۵- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے

۱۲۷۶- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے ۱۲۷۷- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے

۱۲۷۸- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے ۱۲۷۹- حدیث میں ہے جو ایسا کرنا درست ہے یا یہ بطور تقلید کے ہے یا کفر سے ناگہری مراد ہے

یہ ہے کہ اکثر عرب کے لوگ یا ربیعہ کی شاخ ہیں یا مضر کی اور یہ دونوں حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں ۱۲۸۰

الرَّهْطِي عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ جَالِسٌ يَنْبِرُ الْأَذْرَانَ الْفَتْنَةَ هُنَا يَنْبِرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ بَلَدُهُ

بَابُ ذِكْرِ اسْمِهِ وَغِفَارٍ وَمَرْثِيَّةٍ وَجُمُعِيَّةٍ وَاشْتَبَعِ

۴۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مِشَّ الْأَنْفُ وَجُمُعِيَّةٌ وَمَرْثِيَّةٌ وَاسْمُهُ وَغِفَارٌ وَاشْتَبَعِ مَوْلَاهُ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ دَرَسُو لَهُ -

۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَنِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى النَّبِيِّ غِفَارٌ غَفَّ اللَّهُ لَهُمَا وَاسْلُمَ لَكُمَا اللَّهُ وَنُصِيَّةٌ عَصَمَتِ اللَّهُ دَرَسُو لَهُمَا ۴۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَ نَا عَبْدَ الْوَعَاءِ الشَّقْفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْلُمَ لَكُمَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَّ اللَّهُ لَهُمَا -

باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جھینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جھینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے غیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ہے

محمد سے محمد بن غریز زہری نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا۔ ان کو عبد اللہ بن عمر نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اسے اور اسلم کو اللہ نے پیدا دیا اور جھینہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے

محمد سے محمد بن سلام یا بن یحییٰ ذہبی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا اسلم کو اللہ نے پیدا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا ہے

لے شیطان طوع آفتاب کے وقت اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ شیطان کے لیے ہو جائے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد اور جنگیز خاں کے زمانہ میں ہوا انہوں نے مسلمانوں کو سبت تباہ کیا بعد ازاں کو لوٹا اور خلافت اسلامی کو برباد کر دیا وہ منہ سلا حافض نے کہا یہ پانچوں قبیلے عرب میں بڑے زہر دار تھے اور دوسرے قبیلوں سے پہلے اسلام لائے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فتنیت دی منہ سلا انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جبری کی حق معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ سلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کے پھر عہد شکو کی اور غیر معونہ والوں کو مار ڈالا ۱۳ منہ سلا ایک شاخ ہے بنی سلیم کہ جو جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے ۱۴ منہ

٤٢٨ - حَدَّثَنَا نَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ جَمِينَةٌ وَمُزَيْنَةٌ وَاسْلَمَ وَغِفَارٌ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ مِنْ مَعْصُوعَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ لَهُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ مِنْ مَعْصُوعَةٍ

٤٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا خُذْرُجُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَمْرَ مِنْ خَابِيسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعْتُ سُرَاتِي الْأَحْمَرِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجَمِينَةَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَكَتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجَمِينَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ أَسَدُ لُغَانٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ دَالِدٌ لِنَفْسِي بَيِّنَةٌ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

ہم سے قبیلہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے دوسری اسد  
احمد مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں  
نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی  
بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تبارک و تعالیٰ جہینہ اور مرزینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد  
اور بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن معصہ سے ایک شخص (اقرع  
بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا انہیں جہینہ  
اور مرزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبد اللہ  
بن غطفان اور بنی عامر بن معصہ سے ہیں

مجھ سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے سنا۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو جاہلوں کا مال اسباب پر لایا کرتے تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبد الرحمن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب کو ہوئی نہ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تبارک اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برا دھوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان سے بہتر ہیں

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ اسہم سے محمد بن زید نے انہوں نے ایوب ستغیان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزیینہ اور جہینہ کے یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ مازنیہ

سچے نبی جیسے اور مزینہ اور اسلم اور فخریہ سب برسہ لوگ ہیں شاید اس وقت تک اقرع مسلمان نہ سوئے ہوں گے، منہ سلاہ کیونکر وہ پہلے اسلام لائے

یہاں کے اخلاق اور عادات اچھے ہیں ۱۲ منہ سہ ملکہ اور کہ روایت سے شک دفع ہو جاتی ہے اس میں صاف جھینڈ کا نام بھی شریک ہے ۱۲ منہ

جُمَيْتَةُ أَوْ مَرْثِيَةً خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مِنْ أَسَدٍ وَثَمِيمٍ وَحَمَارَةٍ وَغُلْفَانٍ

بَابُ ابْنِ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى  
الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِمَّنْ غَيْرُكُمْ قَالُوا  
كَأَنَّ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

بَابُ  
تَصْنِئَةِ زَوْجِ مِ

۳۲۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ هُوَ ابْنُ أَخْزَمٍ قَالَ أَبُو نُمَيْتٍ  
سَلَمَةُ بْنُ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنِي مُشَقُّ بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَهْمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا  
أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي دَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ  
أَبُو دَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ بَلَّغْنَا أَنْ رَجُلًا نَدَّ  
خَرَجَ بِكَتِفِهِمْ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِمَا خِئِ انْطَلِقَ إِلَى هَذَا  
الرَّجُلِ كَوْنَهُ وَارْتَبِئْ بِخَبَرِهِ قَالُوا نَطْلُقُ نَلْقِيهِ ثُمَّ رَجَعْنَا فَقُلْتُ

کے اللہ کے نزدیک یا لڑوں کا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور حمار اور غلفان سے بہتر ہوں گے۔

باب کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہو ا غلام بھی اسی قوم داخل ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قاتادہ  
انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے  
لوگوں کو بلا یا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں کوئی شخص غیر  
(دوسرے قبیلے کا) بھی ہے انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے  
آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے۔

باب زرم کے قصے کا (اور ابوذر کے اسلام لانے کا بیان)

ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے  
مجھ سے مثنیٰ بن سید قیس (بونے) نے کہا مجھ سے ابو جہرہ نے کہا عبد اللہ بن عباس  
نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے  
کہا ہاں بیان کیجئے کہ ابوذر نے کہا میں غفار (قبیلے) کا ایک شخص تھا میرے کو یہ خبر پہنچی  
تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے  
اپنے بھائی سے کہا تم جگے جا کر ان سے طو بات کرو اور ان کا حال مجھ سے  
بیان کرو وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا لوٹ کر آیا تو میں نے اس سے پوچھا

سلف انصار کے اس بیان کے نام لفظان بن مرقن تھا امام احمد کی روایت میں اس کی مراحات ہے ترجمہ باب میں ہونے کا ذکر ہے لیکن امام بخاری موسے  
کی کوئی حدیث نہیں لائے جہنوں نے کہا انہوں نے مولیٰ کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی ہوگی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام بخاری  
نے فرائض میں یہ حدیث نکالی کہ کسی قوم کا مولیٰ بھی انہی میں داخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ  
کیا ہو جس کو بنو زید البرہرہ سے نکالا اس میں مولیٰ اور مملکت اور بھانجے تینوں مذکور ہیں تیسرے میں ہے کہ حنفیہ نے اس حدیث سے دلیل لی کہ صاحب  
صحبہ اور ذی العز و من نہ ہوں تو بھانجا مومن کا وارث ہوگا ۱۲ منہ بعض نسخوں میں یوں ہے باب قصہ اسلام ابی ذر غفاری اور یہی مناسب ہے

کیونکہ ساری حدیث میں ان کے مسلمان ہونے کا قصہ مذکور ہے ۱۲ منہ



مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَا مُرَّ بِالْخَيْرِ  
وَيَنْفَعُنِي عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِعْنِي مِنَ الْخَيْرِ  
فَأَخَذْتُ حِرَابًا وَخَصَّصْتُهَا أَتَيْتُ إِلَى مَلَكَةٍ فَعَمَلْتُ  
لَا أُخْرِئُهُ وَأَكْرَهُهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَكْثَرُ مِنْ  
مَاءٍ زَمْزَمٍ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ نَمْرُؤُ بْنُ عُلْفٍ فَقَالَ  
كَانَ الرَّجُلُ عَرَبِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ  
إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ  
شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ عَدَدْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ  
وَلَا سَأَلَ عَنْهُ وَكَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ  
نَمْرُؤُ بْنُ عُلْفٍ فَقَالَ أَمَا نَأَى لِلرَّجُلِ بَعِثْتُ مَنْزِلَهُ  
بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا  
أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَيْدَةَ قَالَ قُلْتُ  
كَدَرْتُ أَنْ كَتَمْتُ عَنِّي أَخْبَرَكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ  
قُلْتُ لَهُ بَلِّغْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَهُنَا رَجُلٌ يَرْجِعُ  
أَنَّهُ يَجِيءُ فَإِذَا رُسِلْتُ أَجِبْهُ لِيُكَلِّمَهُ فَارْجِعْ وَكَلِّمْ  
يَشْفِعُنِي مِنَ الْخَيْرِ فَإِذَا رَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ  
أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَسَدْتَ هَذَا أَوْجَعِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي  
ادْخُلْ حَيْثُ ادْخُلَ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَذَهُ  
عَيْنُكَ مُنَّمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُمْلِكُهُ نَعْلِي وَمَنْعِي  
أَنْتَ فَمَعْنِي وَمَعْنِي مَعَهُ حَتَّى  
دَخَلْتُ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ  
أَعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ  
فَأَسَلْتُ مِمَّا بَيْنِي فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ

کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا  
حکم کرتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے  
کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں نے ایک دسترخوان (جس  
میں خوش تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی مکہ پہنچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا  
اور مجھے آپ کا حال پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا۔ میں زمزم کا پانی پیتا  
رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گزرے اور  
کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو میرے  
گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے بیان کیا  
صبح کو پھر میں مسجد میں آگیا میرا مطلب یہ تھا کسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کو بتلائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
سے گزرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی تجھ کو اپنا ٹھکانا نہیں  
ملا ہے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو میرے ساتھ چلا اب انہوں نے  
مجھ سے پوچھا کہہ تو تیرا مطلب کیا ہے کس کام کے لیے اس شہر میں  
آیا ہے میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے نہ کہ تو میں تم سے بیان کروں  
انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ کیا  
ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے پہلے اپنے بھائی  
کو ان سے بات کرنے کو بھیجا تھا مگر وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی نہ رہا  
لایا آخر میں خود آیا میں ان سے ملنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا تو نے اچھا  
راستہ پایا اور مجھ سے ملا میں بھی انہی شخص کے پاس جاتا ہوں میرے چچے تجھے  
چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر درستی میں میں ڈر کر کوئی بات دیکھوں گا  
تو میں یہ اشارہ کروں گا ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا  
ہوتا صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چل دیجو خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے میں بھی ان  
کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں گئے میں بھی گھسا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میں نے عرض کیا مجھ کو سلام سکھائیے آپ نے

اَكْتُمُ هَذَا الْاَمْرَ وَاجْعَلِي بَدَلَكَ يَٰذَا  
بَلَدَكَ ظُهُورًا فَاَبْدَلْتُ وَالدِّيُّ بَعَثَكَ  
يَا لِحَقِّ لَا صِرْحَانَ بِهَا بَيْنَ اَظْهَرِهِمْ نَجَاءً  
إِلَى الْمَسْجِدِ وَفَرِيشٌ نَبِيهِ فَقَالَ يَٰ مَعْشَرَ  
فَرِيشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا اقْتُمُوا  
إِلَى هَذَا الصَّابِي فَقَامُوا فَصَبْرُ بَيْتٍ لَا مَوْتَ  
فَأَذَرَ كَتَبِي الْعَبَّاسُ فَاَكْتَبَ عَلَيَّ ثُمَّ أَتْبَلَ  
عَيْنَهُمْ فَقَالَ رِيكُمُ تَعْتَلُونَ سَ جَلَا مَرِي  
غَفَاسَ وَ مَسْجُورُكُمْ وَ مَمَرُكُمْ عَلَى  
غَفَاسَ فَاَتَلَعُوا عَيْنِي فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ  
الْغَدَا رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأَمْسِ  
فَقَالُوا اقْتُمُوا إِلَى هَذَا الصَّابِي  
فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ بِالْأَمْسِ فَأَذَرَ كَتَبِي  
الْعَبَّاسُ فَاَكْتَبَ عَلَيَّ وَ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ  
بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ  
أَبْنِي ذِي سَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ -

### بَابُ ذِكْرِ قُطَّانٍ

۷۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي قُحَيْشٍ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ

بنو یامین اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے  
ایمان کو چھپانے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا جب تجھ کو ہمارے غلبہ کی  
خبر پہنچے اس وقت چلا آئیں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اس خدا کی  
جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کافروں کے  
پیچایچ زور سے پکاروں گا (جو ہونا ہے سو ہو) پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش  
کے کافروں نے بیٹھے تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگوں میں تو اس کی گواہی  
دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ  
اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی انہوں نے کہا اٹھو  
اس بے دین کی خبر لو انہوں نے مار ڈالنے کی نیت سے مجھ کو (غوب) مارا حضرت  
عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) نے مجھے دیکھ لیا وہ آن کر مجھ پر جھک  
گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے خرابی کیا غضب کرتے  
ہو، تم غفار کی قوم والے کو مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے  
جانے کا راستہ اسی قوم پر سے بنے یہ سن کر انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا  
جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں) آیا اور جیسا پکارا تھا اسی  
طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر تاپڑی  
تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی حضرت عباسؓ پھر آن پہنچے اور مجھ پر جھک گئے  
اور وہی کہا جو انہوں نے کل کہا تھا ابن عباسؓ نے کہا ابوذرؓ کا اسلام اس طرح  
شروع ہوا -

### بَابُ ذِكْرِ قُطَّانٍ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان  
بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سالم سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ آپ نے  
فرمایا قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک قطان کا ایک

لے قریش کے لوگ ہر سال تجارت اور سوداگری کے لیے شام کے ملک کو جاکر تے راستہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے حضرت عباسؓ نے ان  
کو ڈر دیا اس کو مار ڈالو گے تو تمہاری غفار کی قوم پر ہم ہوجائے گی تمہاری سوداگری اور آمدورفت سب میں خلل ہو جائے گا ۱۱۷۱

رَجُلٌ مِّنْ تَحَطُّانٍ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاةٍ -

بَابُ مَا يُهْتَمُّ مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

شخص بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ ہانکے گا

باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے

۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ  
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُعَاجِرِينَ  
حَتَّى كَثُرُوا دَاكِنَ مِنَ الْمُعَاجِرِينَ رَجُلٌ لَّعَابٌ  
نَكِسَهُ انْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا  
حَتَّى تَدَاعَوْا دَاكِنَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ دَاكِنُ  
الْمُعَاجِرِ يَا لَلْمُعَاجِرِ فَقَرَّخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَالَ مَا بَالَ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ  
ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُكُمْ فَخَبِرَ بَنُوعَةَ الْمُعَاجِرِ  
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَعْوَاهَا فَإِنَّمَا خَبِيرْتُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ  
بَنَ سُلُوْلٍ أَقْدَمْتُ دَعْوَاهُ عَلَيْنَا لَنَرَنَ رَجْعَنَا إِلَى  
الْمَدِيْنَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعْتَمُ مِنْهَا الْأَذَلَّ نَعَالَ عُمَرُ  
أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيرُ يُعْبِدُ اللَّهَ نَعَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ النَّاسَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ هَذَا

ہم سے محمد (بن سلام) نے بیان کیا کہ ہم کو عکد بن یزید نے خبر دی  
کہ ہم کو ابن جریر نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر سے  
سنا وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس  
وقت آپ کے پاس معاہرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے ان معاہرین  
میں ایک آدمی بڑا دل لگی باز آدمی تھا اس نے کیا کیا ایک انصاری تمہ کے سر  
پر ضرب لگائی انصاری بہت سخت غصے ہوا اس نے اپنی ذات والوں  
کو مدد کے لیے پکارا انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو میری فریاد سُنو  
معاہر نے کہا ارے معاہر دوڑو یہ (غل) اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے  
غیمہ سے) نکل آئے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی پھر پوچھا قصہ کیا ہے  
لوگوں نے بیان کیا ایک معاہر نے انصاری کے سر پر مار لگائی  
آپ نے فرمایا ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبد اللہ بن  
ابی ابن سلول (منافق) کیا کہنے لگا معاہر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں  
کو پکارتے ہیں - اچھا مدینہ پہنچ کر (ہم سمجھ لیں گے) عزت دار فریل کو  
نکال باہر کرے گا حضرت عمرؓ نے عرض کی حکم ہو تو اس ناپاک بلیہ کا سر اڑا  
دون (یعنی عبد اللہ بن ابی کا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت  
کر لوگ کہیں گے محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں

۱۵ نام اسلم یا جہا و جہا مسلم کی روایت میں ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ان پر حکومت دکرے گا کہتے ہیں یہ امام مہدی کے بعد نکلے گا اور اپنی کے قدم بقدم چلے گا  
جیسے البرہم نے فتن میں روایت کیا ۱۲ منہ ۱۵ جہا و جہا جس غفاری ۱۲ منہ ۱۵ سنان بن ویرہ ۱۲ منہ ۱۵ اپنی اپنی قوم کو پکارنا خدا کے لیے جہاد ۱۵ منہ  
۱۵ ان کا باہام برا ہے ۱۵ منہ ۱۵ یہ آیت سورہ منافقوں میں ہے مردود نے عزت دار سے اپنے تئیں مراد لیا اور ذیل سے پیغمبر صاحب اور آپ کے اصحاب کو کہہ رہا ہے  
۱۲ منہ ۱۵ گو عبد اللہ بن ابی مردود منافق تھا مگر ظاہر میں مسلمانوں میں فزیک تھا اس لیے آپ کو یہ خیال ہوا کہ اس کے قتل سے ظاہر میں لوگ جو اصل حقیقت  
سے واقف نہیں میں یہ کہنے لگیں گے کہ پیغمبر صاحب اپنی ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور جب یہ مشہور ہو جائے گا تو دوسرے لوگ اسلام لانے میں تامل کریں  
۱۵ منہ

۳۵۔ حَدَّثَنَا كَثِيبُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُسَرِّقٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مُسَرِّقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ  
مَنْ ضَرَبَ الْخُذَّ وَدَسَّ الْجُيُوبَ دَدَعَا  
يَدَ عَوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

مجہ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں  
نے اعمش سے انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں  
نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں  
نے زید بن مسعود سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے  
عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا جو شخص (مسیبیت میں) گالوں پر (تھپیرے) مارے اور گریبان پھاڑ  
ڈالے اور باہلیت کی باتیں نکالے وہ ہم نہیں سے (یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے)

### باب ۳۲ قصۃ خزانۃ.

### باب خزانہ کے قصے کا بیان

۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ  
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِمَنْجِيٍّ بَيْنَ ثَمَعَةَ بْنِ خُذَّافٍ وَخُزَّافٍ  
۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَخْبَرَهُ الْكَلْبِيُّ  
يَمْنَعُ دَرَّهَا لِلطَّوْغِثِ وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَحَدٌ مِنَ  
النَّاسِ وَالسَّائِمَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِأَبْنَائِهِمْ  
فَلَا يَحِلُّ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأَيْتُ عَمَدَ وَجَنَ  
عَامِرِ بْنِ لُحَيْمٍ الْخَثْعَمِيِّ فَصَبَبْتُ فِي النَّاسِ كَانَ أَوَّلُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر  
دی کہ ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو  
صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو  
ابن لُحَیْمِ بن قمر بن منقذ خزانہ والوں کا باپ تھا  
ہم سے ابو الیمان بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے (قرآن شریف سورہ  
مائدہ اور انعام میں) جو آیا ہے بجھیا ہوا وہ جانور ہے جس کا دودھ تیروں کسٹام  
پر روک دیا جاتا تھا۔ کوئی اس کا دودھ نہ دودھ سکتا اور سائبہ وہ جانور جو تیروں  
کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا (یعنی سائبہ اس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری  
کرتا سعید نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عمرو  
بن عامر بن لُحَیْمِ کو دیکھا وہ اپنی آنٹیں (انٹریاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے

۳۸۔ تاشکری اور کفر کی ۱۲ منہ ۳۸ اگر ان باتوں کو درست جان کر کرتا ہے ورنہ یہ قلیل کے طور پر فرمایا یعنی وہ مسلمانوں کی روش پر نہیں ہے

۱۲ منہ ۳۸ خزانہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں ان

کے نسب میں اختلاف ہے اگر اس پر اتفاق

ہے کروہ عمرو بن لُحَیْمِ کی اولاد

میں پس اس کا چچا اسلم تھا جو قبیلہ اسلم کا جدِ اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

مَنْ سَيِّبَ السَّوَابَ -

## باب ۳۶۵ جَهْلُ الْعَرَبِ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
إِذَا نَزَلَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَأَنْزَلْ مَا فَتَوَى  
الشَّالِثِينَ وَمِائَةً فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ  
كَتَبُوا أَوْلَادَهُمْ سَقَمًا يَغِيرُ عِلْمَ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ خَسِرُوا

باب ۳۶۶ مَنْ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي  
الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ -

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنَ  
الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اسْحَقَ بْنَ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اللَّهُ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مِنْ عَبْدِ الطَّلَبِ -

سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی

## باب عرب کی جہالت کا بیان

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے  
ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے ابن عباس سے انہوں  
نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورہ انعام کی ایک  
سورتیں آیتوں سے زیادہ پڑھ لے وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی  
اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں اس آیت تک

## باب اپنی مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا

اور ابن عمر اور ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کی عزت دار عزت دار کا بیٹا عزت دار کا پوتا عزت دار کا پر دتا یوسف پیغمبر  
تھے جو یعقوب کے بیٹے اسحاق کے پوتے اور ابراہیم خلیل اللہ کے پوتے  
تھے تمہ اور برادر نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا  
میں ہوں مینا عبد المطلب کا

۱۔ ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے اسی نے بتوں کو نصب کیا سائبہ چھوڑ دیا بجز اور وکیلہ اور عام نکالا کہتے ہیں یہ عربوں کی شام کے ملک میں گیا وہاں  
کے لوگ بت پرست تھے ان سے ایک بت مانگ لایا کچھ میں لا کر کھڑا کیا اسی کا نام بھل تھا اور ایک شخص اسات نامی نے ٹائل ایک عورت سے خاص  
کچھ میں زنا کی اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھر کر دیا عربوں کی نے ان کو لے کر کچھ میں کھڑا کیا جو لوگ کچھ کا طواف کرتے وہ اسات کے بوسے سے شروع کرتے  
اور ٹائل کے بوسے پر ختم کرتے لہجے کہتے ہیں ایک جہی (شیطان) ابو شامہ نامی عربوں کی کا رفیق تھا اس نے عربوں کی سے کہا عیدہ میں جاؤں سے بت  
اٹھالا اور لوگوں سے کہہ ان کو پر جا کریں وہ عیدہ گیا وہاں ان بتوں کو پایا جو حضرت اولیئیں اور نوح کے زمانہ میں پوجے جاتے تھے یعنی ددا ورسوا وریخت  
اور یوق اور نسران کو کھراٹھالا لوگوں سے کہا انکو پر جا کرو اس طرح بت پرستی عرب میں جاری ہوئی خدا کی ماساں بے وقوف پر آپ بھی آفت میں پڑا اور قیامت تک ہزاروں لوگوں کو  
آفت میں چھنسا یا اگر آنحضرت کی ذات مبارک عرب میں نمودار نہ کرتی تو ہندوؤں کی طرح عربی اب تک بت پرستی میں گرفتار رہتے ۲۔ لہجے سخن میں یوں ہے باب قحہ نزم و جمل العرب  
مگر اس باب میں نزم کا قصہ بالکل مذکور نہیں ہے دوسرے نزم کا قصہ اوپر ایک بات میں گذر چکا ہے ۳۔ سورہ انعام میں عرب کی ساری جہالتیں اور نادانیاں مذکور ہیں ان میں سب سے  
بڑی یہ تھی کہ بت پرستی کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے بت پرستی راہ زنی ان کارات دن کا شیوہ تھا حدیثوں پر وہ تم کرتے کہ معاذ اللہ جانوروں کی طرح ان کو سمجھتے یہ  
سب ظالم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دودھ کرانیں ۴۔ لہجے یہ بیان کرنا کہ میں ان کی اولاد میں ہوں ۵۔ یہ دونوں دعائیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصول ہیں

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّ شَنَا  
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ  
الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْدِي  
يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِيَطْلُونَ قُرَيْشَ وَقَالَ  
لَنَا قَبِيلَةٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي  
ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ  
۴۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ  
اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ الطَّلِبِ  
اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا أُمَّ النَّبِيِّ بْنِ  
الْعَوَامِ هَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ يَا كَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ  
اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا  
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَكَنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا۔

ہم سے عمرو بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے کہا ہم سے انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعرا کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا تو آپ پکارنے لگے بنی فہر کے لوگو! بنی عدی کے لوگو! یہ سب قریش کے خاندان تھے امام بخاری نے کہا ہم نے قبیلہ کے کہا کہ ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعرا کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلہ کو دعوت دینا شروع کی۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی کہ ہم کو ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کے) اللہ سے بچا لو۔ عبد المطلب کے بیٹو تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو زبیر کی ماں میری بھو بھئی فاطمہ میری بیٹی تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو

۱۔ حافظ نے کہا یہ موصول ہے تعلیق نہیں ہے اور اسمعیل نے اس کو دوسرے طریق سے قبیلہ سے وصل کیا ۱۱ منہ ۱۲ دوسری روایت میں یوں ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ معلوم ہوا کہ اگر ایمان نہ ہو تو پیغمبر کی رشتہ داری قیامت میں کچھ کام نہ آئے گی اس حدیث سے اس شرکی شفاعت کا بالکل رد ہو گیا جو بعض نام کے مسلمان انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اپنی وجاہت سے یا زور و ڈال کر جس کو چاہیں گے اس کو بچا سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا لیکن اس کے بن مرثی نہ شفاعت کر سکتا ہوں نہ کسی کو بچا سکتا ہوں جب پیغمبر صاحب کرم خاص اپنی پیاری بیٹی اور بی بی کے بچانے کی قدرت نہ ہو تو اور کسی ولی کو کیا مجال ہے کہ وہ کارخانہ خدا میں اپنے اختیار سے کچھ دخل دے سکے ۱۱ منہ

**باب حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا**  
(حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ

ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے یحییٰ  
سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے انہوں نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اس وقت (انہار کی)  
دو چھو کر بیاں منی کے دلوں میں گار ہی تھیں دفنہ بجا رہی تھیں آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (پڑھے) تھے ابو بکر نے ان کو چھوڑا ان  
کی آواز سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو  
گالے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منی کے دن تھے  
(یعنی ذبح کی دسویں گیارہویں بارہویں) اور حضرت عائشہ نے (اسی سند  
سے) کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے چھپانے  
ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا مکمل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی تھرت  
ابو بکر نے ان کو ڈانٹا (مسجد میں یہ مکمل کیسا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ان کو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بے فکر ہو کر کھیلو۔

**باب اپنے باپ دادا کو برا کہنا نہ چاہنا**

مجھ سے عثمان بن ابی ثیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبدہ نے انہوں نے

**باب ۳۶۱ قصۃ الحبش وقول النبی**  
**صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ارفدہ**  
۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَبْكُ حَتَّى رُبَّمَا  
فِي أَيَّامٍ مَعِيَ تَدْفَعَانِ وَتَقْصُرُ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهَا أَبُو بَكْرٍ  
فَكَتَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ  
فَقَالَ دُعِي يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنِّي نَعَا أَيَّامٌ عِيدٌ وَتِلْكَ  
الْأَيَّامُ أَيَّامٌ مَعِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرِي وَنَا أَنْظُرُ  
إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السَّجْدِ فَتَبْكُ لَهُمْ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَعُوهُمْ أَمْتًا بَنِي أَرْفَدَةَ يَعْنِي مِنَ  
الْأَكْمَنِ۔

**باب ۳۶۲ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَسِبَ**  
**نَسَبًا**

۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي ثَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳۶۱۔ یہ حدیث اس باب میں موصول مذکور ہے ارفدہ حبشیوں کے جدا علی کا نام تھا کہ جس حبشی حبش بن کوش بن عام بن نوح کی اولاد میں ہیں ایک زمانہ میں یہ سارے عرب  
پر غالب ہو گئے تھے اور ان کے بادشاہ ابراہیم نے کعبہ کو گرا دینا چاہا تھا ماضی لکے کہ باب کی حدیث سے بعضہ صوفیہ نے قصہ اور مزامیر کی اباحت پر دلیل لی ہے اور مجاہد  
اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حبشیوں کا مکمل لڑائی کی تعلیم کے طور پر تھا اس سے رقص کی اباحت کیونکر نکلتی ہے جو لہو و لعب کے طور پر ہو سترم کہتا ہے ایک جماعت تھیں حال  
حدیث کا جیسے امام بن حزم و غیرہ ہیں یہ مذہب ہے کہ عید اور شادی میں گانا گانا یا ناخوشی کرنا ناجائز ہے لیکن اور وقتوں میں حدیث سے اباحت ثابت نہیں  
پر اس پر قیاس کر سکتے ہیں اور عبد اللہ بن جعفر اپنی لڑائیوں کا لگانا سنا کرتے اہل عبادت کے طور پر گانا گانا یا ناخوشی کرنا ناجائز ہے لیکن اس کی سند ہماری شریعت  
میں کچھ نہیں ہے نہ کسی اصحاب یا تابعی سے ثابت ہے کہ اس نے مجلس سماع عبادت کے طور پر قائم کی ہو یا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو پس امر بدعت ہو گا اور ہم بدعت مگر اہی  
ہے اس لیے تحقیق صوفیہ نے جیسے عزت و مدد ملے انہیں ہمیشہ سماع عبادت سے پرہیز کیا ہے اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کا قول ہے نہ اس لاریکزم نہ انکار یکزم نہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِشَامَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّاءِ الْمُشْرِكِينَ كَأَنَّ كَيْفَ يَنْتَقِلُ حَسَّانُ لَا سَلْتَاكَ يَدُهُمَا كَمَا سَلَّ الشَّعْرَةُ مِنْ الْعَجِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَأَسْبِيَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَادِي عَنِّي فَمِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَكَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي أَسْمَاءُ أَحْمَدَ.

۴۴۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسَةِ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأُمِّي وَكَانَ الْوَلَدُ الَّذِي تَبِعُوا اللَّهَ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْخَيْرُ الَّذِي

ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی (کہہ کے) مشرکوں کو بھڑکوں کہ آپ نے فرمایا میں ہی ان ہی کے خاندان میں سے ہوں حسان نے کہا میں اپنی شاعری کے کمال سے آپ کو ان مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کی میں حضرت عائشہ کے سامنے سنان کو برا کہنے لگا انہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہہ (سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا نہ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان (صفحہ ۳۷۳)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ) کافروں پر سخت ہیں اور سورہ صف میں ہے اس کا نام احمد ہو گا۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے معن نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور امی یعنی میٹھے والا۔ اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹا لے گا وہ حاشر یعنی لوگ میرے بعد شر کرنے جائیں گے اور عاقب یعنی خاتم النبیین میرے

۱۔ ان کی جو میرے باپ دادا کی جو میری جائزہ اس خیال سے کہ حضرت عائشہ کو نصرت لگانے میں شریک تھے ۲۔ مشرکین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں کرتے تھے ان کا جواب دیتے اور جواب بھی کیا کہ مشرکوں کے دل پر سانپ ٹوٹا ایمان اور پاک نفسی اس کا نام ہے اور جو دیکر حسان نے حضرت عائشہ کو ایسی جہمت لگائی تھی اور کوئی ہوتا تو دل کھول کر ان کو گالیاں دیتا مگر اس کی وجہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور حاجی اور مدد دہ تھے اپنی ذات کی برائی کا کچھ خیال نہیں کیا ہائے افسوس ایک دو زمانہ تھا ایک ہمارا زمانہ ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں وراثت دن و رات اور قرآن میں مشغول رہتے ہیں ان کو یہ نام کے مسلمان یوں برا کہتے ہیں کہ فلاں مولوی یا مجتہد کے خلاف ہیں معاذ اللہ اللہ اور رسول کی محبت ایسی میرے ہر تمام جہان کی برائیاں اگر ہوں بھی تو درگندہ کے قابل ہیں ان کی تعریف اور ستائش کرنی چاہیے شیخ محمد بن عبد اللہ بن علی نے کہا جب وہ ایک شخص کو برا کہتے تھے جو ان کے پیر کو کہیں ابو مدیہ مغربی کو برا کہتا تھا آپ نے فرمایا تو نے ابو مدیہ مغربی کے خیال سے اس سے دشمنی رکھی اور اللہ اور رسول کے خیال سے اس سے محبت نہ کی اللہ اور رسول سے تو محبت رکھتا ہے۔



يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ حُجِّي دَاثَا الْعَاقِبِ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَبُونَ  
كَيفَ يَصْرُفُ اللَّهُ عَنِّي شَرَّ قُرَيْشٍ وَلَعَنَهُمْ  
يَتَّبِعُونَ مَذْمَمًا وَيَلْعَنُونَ مَدَامًا وَآثَا مُحَمَّدٍ  
بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۵۸، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَبَّانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ مَيْمَنَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ  
كَرَّجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ  
لَبَنَةٍ فَبَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ بِهَا وَيَعْجَبُونَ وَ  
يَقُولُونَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ.

۴۵۹، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ  
رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ  
مِنْ زَاوِيَةِ فَبَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ  
هَلَّا مِثْلُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ قَالَ فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے  
انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالیٰ قریش کی کالیاں  
لعنت مجھ پر سے کیونکر مٹا دیتا ہے وہ مذم کو بُرا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے  
ہیں تو محمد ہوں

### باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم نے کہا ہم سے سعید بن  
مینار نے انہوں نے حابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص  
نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی  
جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یہ اینٹ  
کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے اسغیل بن جعفر نے انہوں  
نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے  
جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک  
کوئٹے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں تعجب کرتے  
ہیں (ایسا آراستہ گھر) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں ہیں  
خاتم النبیین ہوں۔

۱۔ کہتے ہیں کہ کافر دشمنی سے آپ کو محمد نہ کہتے لیکن مرزا ہر ایک اس کی مذمہم کے نام سے آپ کو پکار تے لیکن آپ نے فرمایا مزم میرا نام ہی نہیں  
جو مزم ہوا اس پر ان کی کالیاں پڑیں گی عاقل نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہی نام درود میں جیسے درود میں رحیم ظاہر مشرئیر میں داعی الی اللہ سراج منیر  
مذکر رحمت نعمت ہادی شہید امین مزل مدثر متوکل مختار مصطفیٰ شفیق شافع صادق صدوق وغیرہ بعضوں نے کہا آنحضرت کے بھی اسمائے حسنی کی طرح نانہ  
نام ہیں اور اگر خوب تلاش کیے جائیں تو تین سوا من نک ملیں گے ۱۲ من ۱۷ مطلب یہ ہے کہ قمر نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ من

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا هَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِوَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدَّى دَعَا ابْنَ ثَلَاثٍ وَرَبِيعَتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ دَعَا جَدِّي سَعِيدُ بْنُ لُسَيْبٍ مِثْلَهُ۔

باب ۳۲ کُنْتَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّوْبِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِأَسْمَى وَلَا تَكْتَبُوا كُنْيَتِي۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمُّوْا بِأَسْمَى وَلَا تَكْتَبُوا كُنْيَتِي۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَبْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِأَسْمَى وَلَا تَكْتَبُوا كُنْيَتِي۔

باب ۳۲

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا الْقُفْلُ بْنُ مُوسَى

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرو بن زبیر سے انہوں نے عورت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی۔ اس وقت تک آپ کی عمر تیرہ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا ابو القاسم آپ نے ادھر دیکھا تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو

ہم سے محمد ثیر نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو پر میری کنیت مت رکھو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

باب محمد سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو فضل بن مرزوق نے خبر دی انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کمائیں سے صاحب

۱۔ اس کا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا جیسے سنوں میں اس حدیث سے پہلے ایک باب بھی ہے یعنی باب وفاة ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ وفات کا بیان کرنے کا موقع نہیں ہے اس کا ذکر آخر میں آنا چاہیے ۲۔ حافظ نے کہا بعضوں کے نزدیک یہ مطلقاً منع ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت آپ کی زندگی تک حتی بعضوں نے کہا جمع کرنا منع ہے یعنی محمد نام رکھ کر کنیت ابو القاسم رکھنا ۳۔

أَجْعِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ  
يَزِيدَ بْنَ أَرْبَعٍ وَتَبِعِينَ جُلْدًا مُتَعَدِّ لَا فَقَالَ  
لَقَدْ عَمِلْتَ مَا مَنَعْتَ بِهِ تَمَعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِمَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ  
بِي إِلَيْهِ فَقَالَتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَهُ أَخِي  
سَائِبٌ فَادْعُ اللَّهَ قَالَ فَدَعَا

### بَابُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۵۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَزْمٌ  
عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ  
بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
ابْنَ أَخِي رَفِيعٌ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدَعَا بِي بِالْبُكْرَةِ  
وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضْؤِهِ ثُمَّ قُتِلَتْ خَلْفًا  
ظَهَرًا فَفُطِرَتْ إِلَى خَاتَمِ بَيْنِ كَتِفَيْهِ  
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اللَّهُ الْعَجَلَةُ مِنْ  
حَجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْبَلٍ مِثْلُ رِزْلِ الْعَجَلَةِ

~~~~~

بن زید کو دیکھا چوراہے برس کی عمر مگر اچھے خاصے شانے مضبوط دہ کئے  
لگے میں جانتا ہوں میرے بوجھ اس کاں آنکھ کاں سب اب تک کام دیتے  
رہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ مجھ کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگی یا رسول  
اللہ اس بچہ کے لیے دعا فرمائیے یہ میرا بہانہ ہے بیمار ہے آپ  
نے میرے لیے دعا فرمائی

### باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈوں کیچ میں تھی)

ہم سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں  
نے عبید بن عبد الرحمن سے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا میری خالہ مجھ کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے  
آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا دی آپ نے مونڈوں میں نے  
آپ کے وضو سے پچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی مٹھی کے پیچھے کھڑا ہوا میں  
نے آپ کے دونوں مونڈوں کیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے جملہ کا انڈا یا چھیر  
کھٹ کی گھنٹی محمد بن عبید اللہ نے کہا حدیث میں جو جملہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے جمل  
سے نکلا ہے جمل کہتے ہیں اس سفیدی کو جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان  
پیشانی پر ہوتی ہے ابراہیم بن حمزہ نے کہا مثل زرا الجمل یعنی زانے سے پہلے پھر زانے  
محلہ امام بخاری نے کہا صحیح زرہ ہے یعنی رائے محلہ پہلے پھر زانے سے

۱۔ حافظ نے کہا مجھ کو ان کی خالہ کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ سائب کی ماں کا نام علیہ بنت خریج تھا ۱۲۔ حافظ نے کہا یہ مر دلا دت  
کے وقت سے آپ کی پشت پر نہ تھی جیسے بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے یہ علامت کر دی تھی یہ معنوں ابوداؤد  
لیا سی اور عمارت بن ابی اسامہ نے اپنی سندوں میں اور ابونعیم نے دلائل میں اور امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۳۔ مسند  
یہ ترجمہ ہے مثل زرا الجمل کا مگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں حدیث میں نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کیونکہ اگر حدیث میں یہ لفظ نہ ہوتا تو محمد  
بن عبید اللہ اس کی تفسیر کیوں بیان کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے جملہ کا انڈا اور جملہ ایک پرندے کا نام  
ہے جو کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے در بقدم زرا معجمہ ہر رائے محلہ یا بہ تقدیم زرا محلہ ہر رائے معجمہ یعنی مذ دونوں طرح منقول ہے  
زرہ سے مراد انڈا ہے ۱۴۔ مسند ابراہیم ابن حمزہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الطیب میں داخل کیا ۱۵۔

### بَابُ مَقَرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۴۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جُنَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَسِبٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصَا ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَمَرَى الْحَسَنَ  
يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ  
يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا بَنِي لَا شَيْبَةَ بَعْلِي وَ  
عَلَى يَتُوحَاكُ۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ رَوَى تَالِ سَرَّائِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشَبِّهُهُ

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَدُّ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ كُثَيْبٍ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا جَحْفَةَ رَوَى تَالِ سَرَّائِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْنَا السَّلَامُ يُشَبِّهُهُ ثَلَاثَ  
لِأَبِي جَحْفَةَ مَرَّةٍ قَالَ كَانَ أَبِیْضُ قَدْ شَمِطَ  
وَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ شَعْرَةٍ  
فَلَوْصًا قَالَ فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ شَعْرَةٍ

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَنْ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ السَّوَالِي  
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ  
بَنِي صَاحِبِينَ تَحْتَ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْقَقَةَ۔

### بَابُ أَخْفَرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَمَّا خَلْقُ كَامِيَانِ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید بن ابی حسیب سے  
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا  
ابو بکرؓ نے عمرؓ کی نماز پڑھا تو پہر یا پادہ تشریف لے گئے (رستے میں)  
امام حسین علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے  
امام کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہوا بالکل  
آنحضرت کے مشابہ ہے علیؓ کے شاہنشاہ نہیں ہے حضرت علیؓ یہ سن کر منس رہے تھے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے  
اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں نے ابی جحفہ سے انہوں نے کہا میں نے یہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے۔

ہم سے عمر بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا  
ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے ابو جحفہ سے سنا وہ کہتے تھے میں  
نے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے اسماعیل نے  
نے کہا میں نے ابو جحفہ سے کہا بھلا آنحضرت کی صورت بیان کرو انہوں نے  
کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کچھری ہو گئے تھے کچھ سیاہ کچھ سفید  
نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کا حکم دیا لیکن یہ اونٹ بھی ہم نے نہیں  
لیے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی

ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے  
انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے وہب بن عبد اللہ ابو جحفہ سمرانی سے  
انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے  
ہونٹ کے تلے یعنی عنقہ پر سفید مٹی تھی

اسلام لکھ کر ہے امام محمدؐ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے اس کی روایت میں ہے کہ امام حسینؓ بہت مشابہ تھے جن دونوں میں اشتراک نہیں ہے وہ دو مشابہت تھیں ہونے لکھنے والوں نے  
کہ امام حسینؓ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے اور امام حسینؓ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے اس میں غرض یہ دونوں مشابہت سے بڑی تصویر تھے یہاں رسول کریمؐ کی اس حدیث سے راہنمائی کا کافی کلام  
ہوتا ہے جو کتاب ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہما کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور حالت خیال کرتے ہیں کہ اگر یہ قسم آپ کی وفات کا بعد ہے کوئی بعد فوت بھی ایسا خیال نہیں کرے گا بلکہ یہ طریق  
سب تک زندہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی غیر خواہ اور جان نہ رہے وہی اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے ﴿مَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ حنفیہ ٹھنڈی اور زہریں کے درمیان کو کہتے ہیں ۱۸۰

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خُبَيْرُ بْنُ

بُرْهَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدٍ صَاحِبَ الْبَيْتِ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ الْبَيْتَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ثَلَاثِينَ أَقَالَ كَانَ فِي عَفَقَتِهِ

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْبَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ

عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رُبَيْعَةَ

بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

يَقِصُّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا

بِالْقَصِيرِ إِذْ هَا الْوَلَدُ لَيْسَ بِأَبْيَضٍ أَمْحَقُ

وَلَا أَدَمٌ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطِيطٌ وَلَا سَبِطٌ يُعُولُ

أُنْزِلَ عَلَيْهِ دَعْوَانُ أَرْبَعِينَ مَلَكًا

بِمَكَّةَ عَشْرَ سَبْعِينَ يُنْزِلُ مَلَكِيَهُ وَ

بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سَبْعِينَ دَلَّسَ فِي رَأْسِهِ

وَلَحْيَتِهِ عَشْرَ وَنَ شَعْرًا بَيْضَاءَ قَالَ رُبَيْعَةُ

نَا آيَةُ شَعْرًا مِثْلَ شَعْرَةٍ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ

فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرُ مِنَ الْغَيْبِ-

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رُبَيْعَةَ بِنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَوَى أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ وَلَا بِالْأَمْحَقِ وَلَا

بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالسَّبِطِ

فَمَنْ لَمْ يَكُنْ دَلَّسَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سَبْعِينَ

لَهُ يَتْبَعِي لَمْ يَدْرِ كَيْفَ لَمْ يَدْرِ كَيْفَ لَمْ يَدْرِ كَيْفَ لَمْ يَدْرِ كَيْفَ

ہم سے عمام بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے مرز بن عثمان نے

کہا انہوں نے عبد اللہ بن بسر سے پوچھا جو اسماعیلی تھے کیا تم نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ بوڑھے تھے انہوں نے کہا آپ کے

خفہ پر کچھ بال سفید تھے

مجھ سے بھی بن بکر نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے انہوں

نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے۔ انہوں نے ربیعہ

بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ

قامت تھے نہ بہت لمبے نہ ٹھکنے نہ سفید رنگ نہ ایسے بالکل

سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ بالکل زرد نہ سخت گھونگر

بال والے (جیسے جھٹی ہوتے ہیں) نہ بالکل ہی سفید بے بالی والے

آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے

بعد آپ دس بزنک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ

میں رہے (وفات کے وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال

بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کہا میں نے آپ کا ایک

بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا میں نے وہ پوچھ لیا (یا انس سے سبب پوچھا)

تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سرخ ہو گیا۔

ہم نے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک

نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن عبد الرحمن انہوں نے انس بن مالک

سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ

پست قد نہ ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح نہ بالکل گندمی زرد رنگ

نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سفید بے بال والے اللہ نے آپ

کو چالیس برس کے اثیر میں پیغمبری دی پھر دس برس آپ مکہ میں

رہے اور دس برس مدینہ میں بعد اس کے اللہ نے آپ کو اٹھایا اس

لہ یقی نے روایت کی ہے کہ قریب ۱۲۰۰ منہ سے منہ کی وجہ سے ہے ۱۲ منہ



۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَرْثُومٍ بِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
بِجَاهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَرِ بِالْمَصِيفَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ قَالَ خَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى  
الْبَطْحَاءِ فَمَوَّأْنَا ثُمَّ صَلَّى الظُّعْرَ وَكَعَّتَبَيْنِ  
وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزْدَةٌ وَكَادَنِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ كَانَ يَمُومُنْ وَرَأَيْتُهَا  
الْمَرْأَةَ وَتَمَّ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ  
بِذِيهِ فَيَمَسُّوْنَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ  
فَأَخَذْتُ بِسَيْدِي فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ  
فَادَّاهِيَ أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رَاحَةً  
مِنَ الْمِسْكِ.

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودُ النَّاسِ وَأَجُودُ  
مَا يَكُونُ فِي رَوْحَانِ حِينَ يَلْقَاكَ جَبْرِيلُ  
وَكَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ  
مِنْ رَوْحَانِ فَيُكْرِئُ الْقُرْآنَ فَتَكْرُسُ لَكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودُ بِالْبَيْتِ مِنَ الْمَرْحُومِ الْكَرْمَلِيِّ

ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے حجاج بن محمد انور  
نے مصیفہ میں (جو ایک شہر ہے ہجر جحجان پر) کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کو (سخت گرمی میں) بیتھریلے میدان میں نکلے و فو  
کیا پہ نظر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے سامنے برجی  
گڑی تھی (جو آپ کے ساتھ رہتی سترہ کرنے کو اس حدیث میں عون نے  
اپنے باپ سے انہوں نے ابو جحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے اس پرچو  
کے پاس سے عورت گزر رہی تھی لوگوں کی کیا کھڑے ہو گئے اور آپ  
کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے)  
پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما اور اپنے منہ  
پر رکھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار  
تھا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک  
نے کہا ہم کو یونس نے غیر دمی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے  
عبد اللہ بن عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے سنا  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ  
سخی تھے اور رمضان میں تو بہت ہی سخی رہتے جب آپ جبیر بن  
سے ملا کرتے وہ رمضان کی ہر رات کو آپ سے ملے اور قرآن کا آپ  
سے دور کرنے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں  
میں لوگوں کو بیدار پینپنا نے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے

ابو جحیفہ (ب) نے جگہ صاف تھے جیسے دوسری روایت میں ہے دائیں آپ کی گول گہنی ہوتے قریب تھی کہ سینہ ڈھاپ لے لال سیاہ آنکھیں سر مگیں ان میں لال  
دور سے "منزلہ" اس روایت کو خود مؤلف نے آگے چلا کر وصل کیا "منزلہ" ایک روایت میں ہے آپ نے ایک ڈول پانی میں لکی کر کے وہ پانی کو بیٹھیں ڈال دیا  
تو کنوئیں میں سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹ اٹھ لیام نے آپ کا پسینہ جمع کر کے رکھا خوشبو میں شریک کیا وہ خوشبو سے زیادہ معطر تھا ابویعلیٰ اور ہزار نے اسناد صحیح نکالا کہ آپ  
جب مدینہ کے کسی رستے سے گزر جاتے تو وہ ملک جاتا وہاں مشک کی خوشبو آتی ایک غریب عورت کے پاس خوشبو نہ تھی آپ نے شیش پر مٹھوڑا سا پسینہ دے دیا وگرت  
خشب اس کے لٹا تو اس سے مدینہ کے کسی رستے کی سی خوشبو پاتے اس کے گھر کا نام بیت الطیبین پڑ گیا یہ ابویعلیٰ اور طبرانی نے نکالا ۱۷۲

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَيْهَا مُسْتَرْوِئًا تَبَوَّأَ أَسَارِيرَهُ وَجْهَهُ  
فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمَدْحُجِيُّ لِدَاوُدَ وَأَمَّا  
دَاوُدُ إِذْ أَخَذَ أَهْلَهُ لَمَّا لَانَ بَعْضُ هَذِهِ الْأَقْدَامِ  
مِنْ بَعْضٍ

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ  
سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّوْكِ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ أَسْتَنَّا  
وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْهُ قِطْعَةٌ قَمِيٍّ وَكَانَ نَعْرُفُ ذَلِكَ مِنْهُ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُرَيْجٍ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَيْسِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قَوْمٍ بَنِي آدَمَ قَوْمًا  
فَقَدْ نَاحَتْ كُنُفُ مِنَ الْقُرْنِ الْبَدِئِ كُنُفُ مِنْهُ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے  
کہا ہم سے ابن جریج نے کہا محمد کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے  
عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
خوش خوش ان کے پاس گئے آپ کی پیشانی کی گلیریں (خوشی سے  
چمک رہی آپ نے فرمایا عائشہؓ تو نے مدح کی بات سنی ہے اس نے  
زید اور اسامہ ان کے بیٹے) کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے  
سے ملتے ہیں

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں  
نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن  
بن عبد اللہ بن کعب سے کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب  
بن مالک سے سنا وہ عروہؓ سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصہ  
بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا  
آپ کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا اور جب آپ کو خوشی ہوئی تو آپ  
کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا پاند کا ایک ٹکڑا اٹھے اور آپ کی خوشی اس  
سے بے پناہ تھی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن  
عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید بن مقرئ  
سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
(حضرت آدم سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہتر قرون میں ہوتا آیا (یعنی  
شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا

۱۔ ہر بڑا قیامت شناس ۲۔ منہ ۳۔ ہوا یہ تھا کہ زید گور سے تھے اور اسامہ سیاہ قام بیٹے منافق مشبہ کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں  
ہیں ایک دن آپ بیٹے دونوں اور سے پڑے تھے لیکن پاؤں کھلے تھے بلبل نے جو عرب میں بڑا قیامت شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے  
سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلے ہیں ..... امام شافعی رحمہ نے اس حدیث کی رو سے قیامت کو صحیح سمجھا ہے جہاں اشتباہ ہو اس حدیث کا ذکر  
انصار اللہ تعالیٰ کتاب الفرائض میں آئے گا یہاں اس کے لائن سے یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں گلیریں تھیں ۴۔ منہ ۵۔ پاند نہیں کہا  
تھو کہ پاند میں سیاہ داغ بھی ہیں ۶۔ منہ ۷۔ قرن چالیس سال کا ہوتا ہے یا اسی سال کا یا سو سال کا یا سو سال کا یا ایک سو بیس سال کا ۸۔ منہ



۷۰، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْفَرَسُ كُنْ  
يَقْرُؤُونَ رُؤُسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ  
رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُجِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا كُنْ يُؤْمِنُونَ  
بِشَيْءٍ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّهُ  
۷۱، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَمُرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاجِشًا  
وَكُلًّا مُفَوَّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنْ مِنْ خِيَا بَرَكُمُ  
أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا.

۷۲، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا كُنْ مَخْبِرَةً رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ  
أَيُّهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ لِمَا كَانَ كَانَ إِثْمًا  
كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تَبْعَتْ حُرْمَةُ اللَّهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے  
انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ  
بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم (شروع میں پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے) جیسے لفافے  
اور یورپ والے کرتے ہیں اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے اہل کتاب  
بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم دیتا  
تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے پسند فرماتے پھر اس کے  
بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے  
اعمش سے انہوں نے ابو ذریعہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ  
بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد زبان نہ تھے نہ بد زبان  
بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور لوگوں  
سے کشادہ پیشانی پیش آئیں نرمی سے بات کریں۔

ہم سے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں  
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلم  
تھا آپ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو  
اختیار کرتے جو آسان ہوتی بہ شریک گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتی تو آپ  
سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کسی سے  
اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا نہ ماں جب کہ حکم کو کوئی دلیل کرتا تو اللہ

۷۳ اور پیشانی پر لٹکانا چھوڑ دیا شاید آپ کو حکم آگیا ہو گا ۷۴ عبد اللہ بن خلل یا عقبہ بن ابی معیط یا البراء بن عکب بن اشرف کو جو آپ  
نے قتل کر دیا وہ بھی اپنی ذات کے لیے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا لوگوں کو ہلکانا شروع کیا تھا اس لیے ان سے بدلہ لیا گیا  
اگر آپ اپنی ذات کے لیے بدلہ لیتے تو اس بیہود کو مژدہ پہلے ہی قتل کر دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا اس منافق کو  
قتل کرتے جس نے لوٹ کا مال تقسیم کرتے وقت کہا تھا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ۷۵

فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهَا

٤٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
عَنْ ثُمَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسَسْتُ حَرِيرًا  
وَلَا دِيْبًا جَا إِلَيْنِ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئْتُ رِيحًا قَطُّ وَأَمْرًا قَطُّ أَكْبَبَ  
مِنْ رِيحِ أَوْعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
٤٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَشَدُّ حَيَاءً مِنَ الْعَدُوِّ لَأَنَّهُ فِي  
خَدْرَاهَا.

٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَثَلَةَ وَابْنُ  
كُرَيْمٍ شَيْئًا عَرَفْتُ فِي رَجُلِهِ -  
٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِقَوْمٍ مَا نَطَّرَ إِنْ اسْتَهْمُوا أَكَلَهُ إِلَّا  
تَرَكَهُ -

عَدَدُ ثَمَانِيَةِ بَنِي سَعِيدَةَ، ثَمَانُونَ  
مُضَرَّعَنُ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

کیلئے اس سے بدلا لیا کرتے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے عماد نے  
انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں نے نہ  
کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سہیلی  
سے زیادہ ملا ٹم دیکھا اور نہ میں نے کوئی بویا خوشبو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بویا خوشبو سے بہتر سونگھی۔

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبد اللہ  
بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا انھیں  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھو کری سے زیادہ شرم تھی جو کنواری ابھی پردے  
میں رہتی ہے۔

فہمجد سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبد الرحمن بن مہدی نے دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کسی بات کو بڑا سمجھتے تو آپ کے چہرے پر معلوم ہو جاتا

مجھ سے علی بن سعد نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی  
انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ  
سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو  
برائیں نہیں کھا اگر آپ کا دل چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (پر  
برائی نہ کرتے)

ہم سے قتیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن حفص نے انہوں  
نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک

۱۷ ہزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا ۱۸ منہ ۱۹ یہ شرم کی وجہ سے زبانی سے کچھ نہ فرماتے ۲۰ منہ ۲۱ سینے ملال کھانے کو حرام سے تو فوراً منع فرماتے گوڑ پھوڑ سے جو آپ نے کراہت بیان کی وہ طبعی بیان فرمائی چونکہ آپ کے ملک والے اس کو نہیں کھاتے تھے اس کا عجیب نہیں کہا ۲۲ منہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ بْنُ مُجَيْبَةَ الرَّسَدِيِّ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ قَرَأَ بِعَيْنِ  
يَدَيْهِ حَتَّى نَزَلَ ابْطِئَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ مَكْرٍ حَدَّثَنَا  
بَكْرٌ بِيَاضُ ابْطِئَهُ.

۷۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَتَّابٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا  
حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
أَيُّ نَفْعٍ يَدِيهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا لَاسْتِسْقَا  
فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بِيَاضُ ابْطِئَهُ  
۷۷۹- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ سَابِغٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوِلٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَوْنَ بْنَ أَبِي جَحْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعْتُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوِيًّا لَا يُطْفِئُ  
نَبْتًا كَانَ بِالْمَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالسَّلَامِ  
ثُمَّ دَخَلَ فَاخْرَجَ نَصْلًا وَصَوْرَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ  
مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاخْرَجَ الْعَنْزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ نَظَرُ إِلَى وَبَيْضِ  
سَاتِيهِ فَرَكَزَ الْعَنْزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّلُمَ وَالْعَتَمَ  
وَالْعَصْرَ وَرَكَعَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ  
وَالْمَرْأَةُ.

۷۸۰- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَرْمِيُّ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

بن مجینہ اسدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے  
تو دونوں ہاتھ پریٹ سے) سے الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی انگلی کی  
سفیدی ہم لوگ دیکھتے ابن کبیر سے بکر سے یہ روایت کی اس میں یونہی ہے  
یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی

ہم سے عبد اللہ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع  
نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے کہ انس نے ان سے  
بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے  
اوپر) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے  
کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی دکھائی دیتی

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن سابق نے  
کہا مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے  
والد سے نقل کرتے تھے میں اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پاس سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہنچ گیا اس وقت آپ الطبع  
میں محصب میں ایک ڈیرے میں ٹھہرے ہوئے تھے اتنے  
میں بلال (ڈیرے کے باہر) نکلے انہوں نے نماز کے لیے آذان  
دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو پچا ہوا پانی لے  
باہر گئے لوگ اس پر گہرے ہر ایک لینے لگا پھر اندر آئے اور پھر بھی نکال  
اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پینڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں  
برہمچی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی ۲ رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں  
(قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برہمچی اس کے پار) گدھے عورتیں با  
رہی تھیں

مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان  
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے کوئی گفنے والا

اس حدیث کے اس باب میں لانے سے یہ ظن ہے کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی اس سے علاوہ کہ آپ کی پٹلیاں پید پید تھیں

يُحَدِّثُ حَدِيثًا نَوَّعَهُ الْعَاذُ لِحَصَاةٍ وَقَالَ  
الَّتِي حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَرِيَابٍ أَنَّهُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ أَلَا يُحِبُّكَ أَبُو لَكَانَ جَلَسَ فَلَاسَ الْجَانِبِ  
حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْتَحِقُّ نِقَامَ قَبْلِ أَنْ أَتُفْعِلَ  
سُبْحَتِي دَلَّوْا دُرُكُنْهُ لَرَدُّتْ عَلَيْهِ إِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْمُرُ  
الْحَدِيثُ كَسْرُ دِكْمٍ.

## باب ۳

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ  
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَيْسَرَةَ  
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ سَعِيدِ الْقُبَيْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
كَانَتْ صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ  
وَلَا غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ كَيْفَ  
أَرَبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ

چاہتا تو اخیر تک ان کو گن لیتا اور لیٹنے کے لمحہ سے یونس نے بیان  
کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے  
خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عروہؓ نے مجھے ایذا  
البرہریہ پر تعجب نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے میں  
آبیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے بھرنے  
میں نفل نماز پڑھ رہی تھی ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ  
اٹھ کر چلا یا اگر وہ ٹھہرتا میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم  
لوگ کرتے ہو۔

## باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ظاہر میں ہوتی  
تھیں دل غافل نہیں ہوتا تھا۔  
اس کو سعید بن مینا نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

ہم سے عبد اللہ بن مسلم قنبری نے بیان کیا انہوں نے  
امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں ابو سلمہ  
بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (تہجد یا تراویح) کی نماز کیوں نہ پڑھتے  
تھے انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینہ میں رمضان کے  
سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے انہی کو تہجد کہتے تھے  
تراویح پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی نحوی اور درازی کا کچھ پوچھ

۱۔ حضرت عائشہؓ نے ابو ہریرہؓ کی تیز بانی پر انکار کیا۔ مگر ابو ہریرہؓ کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں ایسی یلحقین کہ جلدی جلدی ان کو یاد  
دیتے ۲۔ اس کو خود روایت نے کتاب الاستقام میں وصل کیا ۳۔ اللہم اغفر لہما بترددی سعی فیہ ولہما یم احییہما

وَكُلُّوهُنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَوْ رُبْعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ  
وَكُلُّوهُنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ فَلَمَّا نَقَلْتُ يَا رَسُولَ  
اللّٰهِ تَنَامُ تَبْدُلُ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِيْ وَكَأ  
يَنَامُ قُلُوبِيْ.

۷۸۱- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ  
سُلَيْمَانَ عَنْ شُرَيْكٍ بِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْ اَبِيْ نَضْرٍ  
سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ كَلْبَةَ أُخْتِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ  
جَاءَ ثَلَاثَةٌ يُفَرِّقُونَ اَنْ يُوْحَى اِلَيْهِ وَهُوَ نَامٌ  
فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَدُلُّهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ  
فَقَالَ اَوْ سَطَعُهُمْ هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ وَقَالَ اَخْرَجُهُمْ  
خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ نَكَلُهُ يَوْمَ حَتَّى  
جَاءَ وَالثَّلَاثَةُ اُخْرِجِيْ نِيْمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ فَيَنْتَظِرُ  
وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْاَنْبِيَاءُ  
تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ  
فَكَوَلَاهُ جَبْرِئِلُ ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ اِلَى  
السَّمَاءِ.

باب ۳۷ علامات النبوة في الإسلام

۷۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلَى حَدَّثَنَا سَلَمٌ

میرے بارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا پھر تین رکعتیں  
پڑھتے تھے (تاکہ سب نماز طاق ہو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ کبھی دتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا میری آنکھیں  
سوتی ہیں دل نہیں سوتا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی  
(عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے شریک  
بن عبد اللہ بن ابی نضر سے انہوں نے کمالیہ بن انس بن مالک سے سنا  
وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ معاملہ وحی سے پہلے گندہ آپ مسجد حرام میں سو  
رہے تھے تین فرشتے آئے (اس وقت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب کے  
بیچ میں سورہہ ہے) ایک فرشتہ نے پوچھا کس کو لے جانے کا حکم ہے دوسرے  
نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے تیسرے نے جواب فرمایا  
تھایہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو اس رات کو اتنا ہی ہو کر رہ  
گیا اس کے بعد آپ نے ان فرشتوں کو دوسری ذات دیکھا جیسے آپ  
دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں  
پر دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے  
ان کی آنکھیں ہیں دل نہیں سوتا عرض جبریل نے آپ کو اپنے ساتھ  
لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجز و منجبت کی نشانیوں کے بیان میں

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے سلم بن زبیر نے

یہ حدیث اور باب ملامۃ النور میں گذر چکی ہے ۷۸۲- اسی کو لے جانے کا حکم ہے ۱۳ من ۱۵ بعد اس کے وہی قصہ گذرا جو معراج کی حدیث  
میں اوپر تفصیل سے گذر چکا اس اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں معراج سوتے ہیں ہوا تھا۔ مگر یہ روایت سناؤ ہے  
صرف شریک نے روایت کیا ہے کہ آپ اس وقت سورہہ تھے عبد الحق نے کہا شریک کی روایت منفرد اور مجہول ہے اعتماد کے لائق نہیں ہے  
اور اکثر اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا ۱۴ من

بْنِ كَرِيمٍ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ  
بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَذْلَجُوا إِلَيْهِمْ مَحْشًى إِذَا كَانَ  
رَجُلٌ الصَّبْرُ عَرَسُوا فَعَلَبَتْهُمُ كَهَيْئَتِهِمْ حَتَّى  
ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ  
مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ  
فَاسْتَيْقَظَ عَمْرٌ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ حِينَئِذٍ رَأْسَهُ فَعَلَّ  
مِكَبْرًا وَرَفَعَ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلَّ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلُ  
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ  
سَأَلَ يَا قُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ  
أَصَابَتْ بَنِي جَنَابَهُ فَا مَرَّةٌ أَنْ عَيَّمَتُمُ بِالصَّغِيرِ  
ثُمَّ صَلَّيْتُ وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي رُكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَدَا عِطْشًا عَطَشًا شَدِيدًا  
فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ تُجْلِي  
بَيْنَ مَرَلَاتَيْنِ نَقَلْنَا لَهَا آيِنَ الْمَاءِ فَقَالَتْ  
إِنَّهُ لَأَمَاءٌ نَقَلْنَا كُمْ هُنَا أَهْلِيكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ نَأْكُلُ  
يَوْمًا وَلَيْلَةً نَقَلْنَا أَنْطَلِقِي لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمَدَ  
مَمْلِكُهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّشَتْهُ بِثُلِّ الذَّنِي  
حَدَّثَنَا غَيْرٌ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مَوْتِمَةٌ فَأَمَرَ  
بِمَا أَدْنَاهَا فَمَسَحَ فِي الْعَيْنِ لَأَوْيْنِ فَشَرِبْنَا عَطِشًا

کہا میں نے ابو جعفر سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین نے بیان کیا وہ ایک  
سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے  
صبح کے قریب اتر پڑے (چونکہ تھکے ہوئے تھے) ان کی آنکھ لگ گئی سورج  
بلند ہونے تک نہیں اٹھے پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ ابو بکر  
مدین تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ قاعدہ تھا آپ  
کو کوئی نیند سے نہ جگا تا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں ابو بکر  
کے بعد عمر جاگے آخر ابو بکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے بیٹھ بیٹھ  
کہ زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اٹھے (وہاں سے کوچ کا حکم دیا  
پھر اترے اور صبح کی نماز پڑھا) ایک شخص علیحدہ کمرے میں بیٹھا ہوا اس  
نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو اس سے  
پوچھا ارے تجھے کیا ہوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے  
لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے اسے حکم دیا تم کمرے اس نے تم  
کر لیا پھر نماز پڑھ لی عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے  
آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا (ہم کو بہت شدت  
سے پیاس لگی تھی ہم پل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو  
پکھلیں (اونٹ پر) لا دے ان پر پاؤں ٹکائے جا رہی ہے ہم نے اس  
سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا  
تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنے دور ہے اس نے کہا ایک دن رات کے  
رستے پر ہے ہم نے اس سے کہا اللہ کے رسول کے پاس چل اس نے کہا  
اللہ کے رسول کے کیا معنی عمران کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنی دی  
اور اس کو آگے آگے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آئے اس  
نے آپ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی آپ سے اگنا اور کسا  
کر میرے بچے قیم ہیں (یعنی واجب رحم ہیں) اخیر آپ نے حکم دیا اس کے  
دونوں پہا لیں لے کر آئے آپ نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا پھر ہم چالیس آدمیوں

لے یہ حدیث ابواب الیم میں گذر چکی ہے ۱۱ منسلک دوسری روایت میں یوں ہے کہ کہیر کہنے والے حضرت عمرؓ تھے اور وہی صحیح مسلم میں ہے اور یہ روایت گذر چکی ہے ۱۲

أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَنَلَا نَا كُلَّ تَوْبَةٍ  
مَعَنَا وَإِذَا وَفَّ غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ تَسْقُ بَعِيدًا  
وَحَيَّ تَكَدُّنُضْ مِنْ الْمِلِّ ثُمَّ قَالَ هَانُوا  
مَا عِنْدَكُمْ فُجِعَ لَهَا مِنْ الْكَيْسِ وَالْتَمَزَ  
حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْهَرَ  
النَّاسِ أَوْ هُوَ يَسْحَى كَمَا زَعَمُوا فَمَدَى  
اللَّهُ ذَاكَ الْقَرْمَ يَنِيكَ الْمَرْأَةُ  
فَأَسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا.

۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزُّرَّاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ  
إِلَّا نَأَوْفَعَلُ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ  
فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لَا أَفِيكَ كَمْ  
كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثِينَ أَوْ سُرَّهَاءَ  
ثَلَاثِينَ.

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَائِكَ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَواتُ  
الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدْ وَهُوَ  
قَائِمٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے جو پیا سے تھے خوب چپک کر پانی بیا اور ہم میں سے ہر ایک نے  
اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھریا فقط اونٹوں کو نہیں پلایا اس پر  
بھی وہ دونوں کہہ لیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی ان کے منہ سے  
ٹپک رہا تھا اس کے بعد آپ کے لوگوں سے فرمایا تمہارے پاس  
جو جو کھانے کی چیز ہو وہ لاؤ تو لوگوں نے اس عورت کے لیے روٹی کے  
ٹکڑے کھجور اکٹھا کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص  
سے ملی یا تو وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادو گر ہے یا (تحقیق) میں  
پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر اللہ نے اس عورت کے قوم والوں کو  
اس کے سبب سے ہدایت دی وہ بھی مسلمان ہو گئی۔ اس کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

محمد سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے  
انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس  
..... سے انہوں نے کہا آپ  
آپ زور اریں جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے تھے  
وہاں پانی کا ایک برتن آپ پاس لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ  
دیا یا پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا سب لوگوں نے وضو کر  
لیا قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے  
انس نے کہا تین سو ہو گئے یا تین سو کے قریب۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے اہم مالک  
سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک  
سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی  
نماز کا وقت آن پہنچا تھا لوگ وضو کا پانی وضو نہ رہے تھے پانی نہ ملا  
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (تہوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا  
آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں لا کر رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا ۲۔ منہ ۳۔ حدیث میں تھیں ہے یعنی میں سے جسے نیچوں سے میں تنغ ہے بعضوں میں تنغ  
بعضوں میں تعصب مطلب سب کا ایک ہی ہے ۴۔ منہ

اس میں سے وضو شروع کر دے لوگوں نے آخری آدمی تک نے بھی وضو کر لیا میں نے دیکھا کہ پانی آپ کے تلے سے پھوٹ رہا تھا۔

ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے خرم بن مہران نے امام حسن عسکری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر میں نکلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے چلتے چلتے نماز کا وقت آن پہنچا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کر لیں آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا وہ تھوڑا سا پانی ایک پیالے میں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لے لیا اور وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا جو ان کا مطلب تھا یعنی وضو کرنا وہ پورا ہو گیا یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب

ہم سے عبد اللہ بن مزیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن مالک سے سنا کہا ہم کو حمید نے خبر دی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا نماز کا وقت آن پہنچا ہے نبی لوگوں کا گھر مسجد نبوی کے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جا کر وضو کر گئے کچھ لوگ رہ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر کا ایک کو نڈا لائے جس میں پانی تھا آپ نے اپنی ہتھیلی اس کے اندر رکھی کو نڈا چھوٹا تھا آپ ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے آخر آپ انگلیاں ملا کر ہتھیلی کو نڈے میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ کہتے آدمی تھے نہ انہوں نے کہا اسی آدمی تھے نہ

ہم سے موسیٰ بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے حسین نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں

يُوضَوُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ كَافِي ذَلِكَ إِلَيْنَا فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مَعَهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يُصْعَقُ مِنْ حَتِّ أَصَابِعِهِ فَنَوَضَّاءُ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مَعَهُ وَجَدْتُهُمْ

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَبَارَكٍ حَدَّثَنَا حُزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَدَّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُونَ فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَجَاءً بِعَدِجٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٌ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأُخْرَى عَلَى الْعَدِجِ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا تَوَضَّؤُوا فَنَوَضَّاءُ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا نِصْفَ بَرِيدَيْنِ مِنَ التَّوَضُّؤِ كَأَنَّهُمْ سَائِعِينَ

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَزِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَضِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِغْضَبٍ مِنْ حِجَابِ سَرَّةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَضَمَّ الْإِصْبَاطَ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَقَامَ أَصَابِعُهُ الْآخَرَى فِي الْمِغْضَبِ تَوَضَّاءُ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَاضِبٌ عَنْ

لہ وہ خود انس تھے جیسے عمارت بن ابی اسلم کی سر میں اس کی صراحت ہے ۷۸۵ من لایک جہوں نے اس کو نڈے سے وضو کیا ۷۸۶ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۸۷ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۸۸ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۸۹ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۰ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۱ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۲ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۳ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۴ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۵ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۶ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۷ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۸ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۷۹۹ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے ۸۰۰ من لایک جہوں نے اس کی صراحت ہے



سَالِحِينَ اِذْ اَجْعَدَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَالٍ  
عَلَيْشَ النَّاسِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رُكُوعًا تَتَوَصَّاهُمْشَ النَّاسُ  
تَحْوَةً فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ  
تَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ  
تَوَضَّعَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعَةِ فَعَمَلُ السَّائِرِينَ  
بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَمَا مَثَالُ الْعُيُونِ فَتَشْرَبُونَ وَ  
تَرْمِثُونَ فَأَقْلَمْتُ كُمُ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مِائَةً  
أَلْفٍ تَكْفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۷۸۸. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ  
كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً  
وَالْحُدَيْبِيَّةُ يَوْمَ فَتَرَحُّنَا حَتَّى لَمْ تَنْزِلْ فِيهَا  
قَطْرَةٌ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ  
الْبُرْنَدِ عَابِدًا فَمُضْمَضٌ وَجَّهِي الْبُرْنَدِ  
غَيْرَ يَعْبُدُهُمْ اسْتَقْبَلْنَا حَتَّى رَوَيْنَا وَرَدَّتْ أَوْصَدَةُ بَابِنَا

۷۸۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِمَ سَلِمَ  
لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتْفًا أَهْرَتْ فِيهِ الْجُوعُ فَهَلْ عِنْدَكَ  
مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَكْثَرُ أَصَابِعِ  
شَعِيرَتِمْ فَأَخْرَجَتْ خِمَاسًا أَلَمَّا فَلَقْتُ الْخَبَرَ بَعْضُهُ

نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا مدینہ کے دن لوگ پیاسے ہو  
گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا ٹوکھا  
تھا لوگ اس کی طرف ہلکے (پیاس کے مارے) کیا کرتے آپ نے پوچھا  
ہے کیا انہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ منو کرنے  
کو بس یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے آپ نے اپنا ہاتھ لوٹے  
میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے چھپکے طرح ابلنے لگا ہم نے  
پیاسی اور منو بھی کیا سلم نے کہا ہم نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی  
تھے انہوں نے کہا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی  
یہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے اسرائیل نے  
انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے برابر بن عازب سے انہوں نے کہا  
مدینہ میں ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے مدینہ ایک کنوئیں کا نام تھا ہم  
نے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کنوئیں کے مینڈ پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کل کی وہ کل اسی کنوئیں میں  
ڈال دی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ کنوئیں میں پانی پانی ہو گیا ہم نے غوب  
چبک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے یا پانی پی کر لوٹے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
نبردی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس  
بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ نے ام سلیم (میری والدہ سے)  
کہا میں نے (آج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز میں ناٹولی پانی میں  
سمجھا ہوں آپ بھوکے ہیں تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا  
ہے ہاں اور جبر کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور وہ اس  
میں وہ روٹیاں پیٹ کر دبا کر میرے ہاتھ میں دے دی تھوڑی اوڑھنی

لے کیوں کہ آپ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ۱۳ منہ ۵۵ راوی کوک ہے کردویت دکابنا کیا صردت  
۱۲ منہ ۵۵ نبل میں چھپا دیں ۱۳ منہ

دَسَّهَ نَحْتُ يَدِي وَلَا تَنْتَنِي بَبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ  
بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ مَعَ النَّاسِ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو لُحَيْظَةَ  
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ نَقَلْتُ نَعَمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْلًا  
فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ  
أَبَا لُحَيْظَةَ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو لُحَيْظَةَ لَأَمَّ سَلِيمٌ  
فَدَجَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ  
وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقَ أَبُو لُحَيْظَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو لُحَيْظَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَقِيَ يَا أَمَّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ  
فَأَنْتَ بِذَلِكَ الْخَبَرِ فَأَسْرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغُفَّتْ رِجْلَتَا أُمِّ سَلِيمٍ مُعْتَكِرَةً  
فَأَدَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَذَنُ لِعَشْرَةِ  
قَارُونٍ أَلَمْ فَكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ حَرَّجُوا  
ثُمَّ قَالَ أَتَذَنُ لِعَشْرَةِ فَكَذَّ الْقَوْمَ كُلَّهُمْ  
وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَذْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

میرے بدن پر باندھ دٹی پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
بھیجا میں جو گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف  
رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں وہاں پہنچ کر خاموش کھڑا ہو  
گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے  
میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا کچھ کھانا دے کر عرض کیا جی یہ سنتے  
ہی آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو آپ تشریف لے چلے ہیں آپ سے  
آگے ہی ایک کرا ابو طلحہ پاس پہنچا ان سے کہہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اتنے بڑے آدمیوں کو لیے آ رہے ہیں (ابو طلحہ نے ام سلیم سے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لارہے ہیں اور ہمارے پاس  
اتنا کھانا نہیں ہے جو ان کو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور رسول  
(ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) خیر ابو طلحہ آگے  
بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں ساتھ ہی آئے  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم رضی اللہ عنہ تیرے  
پاس جو کھانا وہ لے آئے ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں آپ نے  
فرمایا ان کو چور کر ڈالو ام سلیم نے کسی پتھر کو اس میں سے کچھ کھلی نکالا  
وہی سالن ہوا پھر آپ نے جو کچھ دعا کرتی تھی وہ دعا کی کہ اور ابو طلحہ  
سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو کر  
باہر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے ان کو بھی بلایا  
وہ بھی آئے کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا اب اور دس آدمیوں کو بلا لے  
ابو طلحہ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دیے پھر فرمایا اور دس  
آدمیوں کو بلا انہوں نے بلایا عرض اسی طرح سب لوگوں کو کھایا اور  
پیٹ بھر کر سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے

لے ام سلیم کی یہ عرض کسی کو معلوم نہ ہو کہ ان روٹیاں لیے جاتے ہیں ورنہ اور لوگ بھی کھاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو جاتیں گے اور پھر آپ جو کہے رہیں گے  
۱۰ منہ ۱۵ دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ یا اللہ اس میں بہت برکت دے ۱۲ منہ ۱۵ دوسری روایت میں یہ بھی کھانا پانچ کربا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابو طلحہ اور ام سلیم کو والوں کے ساتھ اس میں سے تناول فرمایا ایک روایت میں ہے کہ پھر بھی پانچ رہا آخر ہم نے ہمالیہ کو بھیج دیا ۱۲ منہ

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ  
الْزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ  
بِرُكَّةٍ وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا خَوْفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعٍ فَقُلْنَا الْمَاءُ فَقَالَ الْكَلْبُ  
فَضَلَّكَ مِنْ مَّاءٍ فَجَاءُوا بِأَنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ  
فَادْخُلْ بِكَ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ خُذْ عَلَى الطَّهْوِ  
الْمُبَادِلِ وَالْمَرْكَةِ مِمَّنْ اللَّهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ  
يَلْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّلَامِ وَهُوَ يُوَكِّلُ  
۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ  
حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّ أَبَا  
تَوْبَةَ وَعَلِيَّهِ دِينَ قَالَ تَلَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ إِنْ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دِينَ وَلَيْسَ عِنْدِي  
إِلَّا مَا يَخْرُجُ نَحْوَهُ وَلَا يَبْلُغُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقُ  
مَعِيَ لِكَيْ لَا يَفْشَى عَلَى الْعَرْمَاءِ نَسْخِي حَوْلَ  
بَيْتِهِ مِنْ بَنِي أَدْرِالْتَّمُوْا قَدَّعَانَهُ أَخْشَئْتُمْ جَلَسَ  
عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ نَارًا فَاصْطَدَّ السِّدِّي  
لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أُعْطَاهُمْ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے  
کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے  
انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا  
ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم ان سے ڈرتے  
ہو نعم ایک سفر میں بنی معلم کے ساتھ تھے پانی کی کتنی پڑی آنحضرت  
نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اس کو لے کر آؤ آخر ایک برتن لائے  
جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور فرمایا  
آؤ برکت والا پانی تو برکت خدا کی طرف سے ہے عبد اللہ نے کہا میں نے  
خود دیکھا آپ کی انگلیوں میں سے پانی فرار سے کی طرح) پھوٹ رہا تھا  
اور ہم تو آنحضرت کے زمانے میں کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔  
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر بنی نے  
کہا مجھ سے جابر نے انہوں نے کہا میرے والد عبد اللہ بن عمرو بن حرام  
شہید ہو گئے وہ قرض دار تھے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں  
نے کہا میرے باپ نے قرض نہ بھڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائیداد ادائیگی کو نہیں  
ہے وہی کھجور ہے جو ان کے درختوں پر سے اترے گی کئی سال کی کھجور بھی ان کے  
قرض کو کافی نہ ہوگی آپ میرے پاس تشریف لے چلے آپ کو دیکھ کر قرضخواہ  
لوگ مجھ کو برا بھلا نہ کہیں گے (فرمایا اچھا آپ تشریف لائے اور  
(باغ میں) کھجور کے جوڑے کھیر گئے ہوئے تھے ان میں سے ایک ڈھیر کے  
چاروں طرف پھر سے اور دھاک پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھر  
اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا لو کھجور نکالو سب کا قرض ادا ہو گیا اور بقیہ کھجور

لے لیے نہ نشان اور فرق عادت کو تو لیت مجھے ہر قسم کی غلطی ہے اللہ کی بعض نشانیاں تو لیت کی ہوتی ہیں جیسے غمی وغیرہ اور بعض نشانیاں جیسے کھانے پینے میں  
برکت یہ عنایت اور فضل ہیں ۸۸۔ منہ ۸۸ صحابہ کو سنا ہے آپ کا معجزہ تھا اور نہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کہتی ہے جیسے قرآن میں ہے وان من فسطی الا یسبح بحمدہ  
نکلیوں نے بھی تسبیح کی ہے یہی حق ہے دلائل میں نکالا آپ نے سات نکلیاں ہیں انہوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کی ہیں ان کی آواز سنا دی پھر آپ نے ان کو اڑا لیا  
کے ہاتھ میں رکھ دیا پھر عود کے ہاتھ میں پھر نشانہ منہ کے ہاتھ میں ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح کی حافظ نے کما حقہ قرآن و قرآن اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے  
اور لکڑی لا رونا صحیح حدیثوں سے اور لکڑیوں کی تسبیح عرف ایک طریق سے وہ بھی منیع ہے اور ہر ن کلام کو نایہ تو ہم کو کسی سند سے نہیں ملا نہ منیع نہ  
قوی سند سے ۸۸۔ منہ ۸۸ ملحد و ملحد ہر قسم کا ایک ایک ڈھیر تھا ۸۸۔ منہ ۸۸ قرض خواہوں کو تو لے کر دو ۸۸۔

قرن خواہوں کو دی گئی اتنی ہی اور بیچ رہی

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے معمر نے انہوں نے اپنے باپ سلیمان سے کہا ہم سے ابو عثمان ہندی نے (ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ صفد والے (مسجد نبوی کے سابقان و دالے) محتاج بیخان و مان لوگ تھے ایک بار آپ نے یوں فرمایا دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لے جائے (اپنے ساتھ کھلائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی لے جائے یا دو آدمی پانچواں اور چھٹا یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کرشک ہے) اخیر ابو بکر دین آدمی اپنے ساتھ لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی لے گئے ابو بکر دین آدمی لائے اور گھر میں تھا میرے ماں باپ ابو عثمان نے کہا مجھ کو یا د نہیں عبد الرحمن نے یہ کہا اور میری بور و اور خادم جو میرے اور ابو بکر کی دونوں گھروں میں کام کرتا تھا (اور ایسا ہوا ابو بکر نے تورات کو کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھایا اور مشاکی نماز تک وہیں ٹھہرے رہے عشاء پڑھ کر ان تین آدمیوں کو ساتھ لیے ہوئے گھر پر آئے اور محالوں کو گھر پر چھوڑ کر اتنی دور گھر پر ٹھہرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے وہاں سے اتنی رات گزری آئے جتنی اللہ کو منظور تھی ان کی بی بی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے تمہارے مہمان یونسی بیٹھے ہیں ابو بکر نے کہا تو نے ان کو کھانا دیا ام رومان نے کہا کھانا اس کے سامنے رکھا گیا (پر انہوں نے نہیں کھایا کہنے لگے ابو بکر آئیے تو ہم کھائیں گے آخر مجبور ہو گئے عبد الرحمن کہتے ہیں میں چھپ گیا ابو بکر

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوَحَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كُنُوا أَنَا نَسَافَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِثَالُ هَرَّةٍ مَن كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَثْنَيْنِ فَلْيَكُ هَبْ بِثَالِثٍ وَمَن كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَكُ هَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهَوَا نَاكِزِي وَارْتَحَى وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْوَافِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْنًا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ذَلَّ أَبُو بَكْرٍ تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لِمَا هُوَ أَتَى مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَانِكَ أَوْ خِيفَكَ قَالَ أَوْ عَشِيَّتُهُمْ قَالَتْ أَبَا حَتَّى تَعَشَى وَكَدَّ عَرَصُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُواهُمْ فَكَدَّ حَبَبُ فَاخْتَبَأْتُ نَعْمَانَ يَا غُنْدَرُ فَبَدَعَ وَسَبَّ وَقَالَ كَلُوا أَوْ قَالَ لَا أَلْعَنُ أَبَدًا قَالَ

۱۔ من کل چار یا پانچ آدمی تھے ۲۔ من ۳۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلے گئے کہ عبد الرحمن ان کو کھلائے گا ۴۔ من ۵۔ یہ حال دیکھ کر ڈر کے مارے ۶۔ من ۷۔ ہوا یہ ہر گاہ کہ ابو بکر نے شام کو کھانا آنحضرت کے گھر میں کھایا ہو گا اگر آنحضرت نے نہ کھایا ہو گا۔ عشا کے بعد آپ نے کھایا ہو گا اس حدیث کے ترجمہ میں بہت اشکال ہے اور بڑی شکل سے معنی جتنے ہیں وہ نہ مکر رہے فائدہ لازم آتی ہے اور ممکن ہے کہ راوی نے الفاظ میں غلطی کی ہو چنانچہ مسلم کی روایت میں دوسرے قسمی کے بدل حتی نفس ہے یعنی آنحضرت پاس تھا ٹھہرے کہ آپ اور گئے گئے قاضی عیاض نے کہا یہی ٹھیک ہے ۸۔ من

وَأَيُّهَا اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا  
رَبَّامِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا  
وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ  
فِي ذَلِكَ شَيْئًا أَوْ أَكْثَرَ قَالَ لَا مُرَأْتِيهِ يَا أُخْتُ  
بَنِي فِرَاسٍ كَأَنْتِ رَقْمَةٌ عَيْنِي لَعْنَى الْأَنْ  
أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَكَانَ  
مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ  
يَعْنِي يَبِينُهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لَقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبَحَتْ حَيْدَةً  
وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِ عَهْدٍ نَمُضَى الْأَجَلِ  
فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ  
مِنْهُمْ أَتَانَا اللَّهُ أَعْلَمُكُمْ مَعَكُمْ كُلِّ رَجُلٍ  
حَيْدَةً بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا  
مِنْهَا اجْتَمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

۹۳۔۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَسَدٌ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ  
الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ہم سے مدد دینے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے انہوں نے  
عبد العزیز سے انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے  
بھی روایت کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے  
کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا آپ

۱۔ ام رومان فراس بن غنم مالک بن کنانہ کی اولاد میں تھیں عرب کے حواری میں جو کوئی کسی قبیلے میں ہوتا ہے اس کو اس کا بھائی کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ  
۲۔ یہ ترجمہ جب ہے کہ حدیث میں فقر تھا ہونے سے نسخوں میں فقر تھا ہے یعنی ہمارے بارہ ٹکڑیاں کیں ہر ٹکڑی ایک آدمی کے تحت میں بیٹھے نسخوں  
میں فقر تھا ہے یعنی ہم بارہ آدمیوں پر تقسیم بنایا بعضوں میں فقر تھا ہے یعنی ہم نے بارہ آدمیوں کی میزبان کی ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے  
خدا معلوم ۱۲ منہ ۳۔ حالانکہ اس حدیث میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت مذکور ہے مگر اولیاء اللہ کی کرامت ان کے پیغمبر کا معجزہ ہے  
کیونکہ پیغمبر ہی کی تابعداری کی برکت سے یہ درجہ ان کو ملتا ہے اس لیے باب کا مطلب حاصل ہو گیا یہ حدیث اور گزشتہ کی ہے ۱۵ منہ

نے مجھ کو پکارا ارے یا جی کہ صر ہے بہت برا بھلا کہا کاٹا کھٹا اور مہمانوں  
سے کہنے لگے چلو اب تو کھاؤ اور قسم کھائی میں کہیں نہیں کھاؤں گا عبد الرحمن  
نے کہا ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور پڑھ جاتا مہمان تک  
کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا ابو بکر  
نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا بی بی  
کی بہن یہ ہے کیا معاملہ انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم میرے پیارے  
(پیغمبر صاحب) کی کھانا جتنا پہلے تھا اب اس سے تنگنا ہو گیا ہے پھر  
ابو بکر نے بھی اس میں سے کھایا اور کہنے لگے میں نے جو قسم کھائی تھی یہ  
کھانا کہیں نہیں کھاؤں گا شیطان کا اغوا تھا ابو بکر نے ایک لقمہ اس میں سے  
کھایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے صبح تک وہاں رکھا ہوا  
ہم مسلمانوں اور کافروں کی ایک قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گزر گئی (ان  
سے لڑنے کے لیے فوج جمع کیا گئی) پھر ہم بارہ ٹکڑیاں ہو گئے ہر آدمی کے  
ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیبوں  
کو لشکر کے ساتھ بھیجا حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں سے کھایا ابو بکر  
نے کچھ ایسا ہی کہا کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ  
إِذْ قَامَ دَجَلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَتِ  
أَنْكَرُاعَ هَلْكَتِ الشَّاءُ كَادَعُ اللَّهُ يَسْتَعِينَا كَدَدُ  
يَدَيْهِ وَدَعَا قَالِ أَنْسُ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَكِشُلُ  
الْزُجْجَةِ فَمَا جِئْتَ رَجِيحُ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثَمَّةً  
أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَنْ إِلَيْهَا فَنُخِرَ جَنَابُهَا فَخُوصُ  
الْمَاءِ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَكَلَّمَهُ نَزَلَ جُمُطُهُ  
إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ  
أَوْ خَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعَدَّ مَتَّ الْبُيُوتُ  
كَادَعُ اللَّهُ يَحْيِي سِرَّ تَنْبَسُّمُ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا  
وَلَا عَلَيْنَا مَنَظَرَةٌ إِلَى السَّحَابِ تَصْدَعُ حَوَالِي الْمَنَازِلِ

جمعہ کا خطبہ بنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے  
(پارہ نہ ملنے سے) مر گئے بکریاں بھی تباہ ہو گئیں اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر  
پانی بھیجے آپ نے دونوں ہاتھ لیے کئے دعا فرمائی انس نے کہا اس وقت  
آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا (ابر کا نام نہ تھا) اتنے میں آمدی آئی اس نے  
ابر کو اٹھایا لکھے (پھر وہ ابر مل گیا اور آسمان نے اپنے گویا دھانے کھول دیے  
ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) ڈباتے ہوئے اسی حال سے اپنے گھر پہنچے  
پھر اس جمعہ لیکر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص  
یا کوئی اور کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گھر گئے اللہ سے دعا فرمائیے پانی نوافل  
کرے آپ مسکرانے پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا ہمارے

ابو گرد برسا ہم پر نہ برسا انس نے کہا ہم نے دیکھا اسی وقت ابر بھٹ  
کر مدینہ کے ارد گرد مرتجج کی طرح ہو گیا۔

ہم سے محمد بن منبہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عثمان یحییٰ بن کثیر  
نے کہا ہم سے ابو حفص عمر بن خطاب نے جو ابی عمر بن عمار کا بھائی تھا کہ اس  
میں نے نافع سے سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ایک لکڑی پر ٹیک کر خطبہ سنایا کرتے جب ممبر بنا تو آپ اس پر  
چلے گئے لکڑی نے باریک آواز سے رونا شروع کیا  
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی پاس آئے اس پر پھر پھر عبد الحمید نے

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ  
عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عُمَرَ وَبْنُ الْعَلَاءِ قَالَ  
سَمِعْتُ تَابِعًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جَدِيعٍ فَلَمَّا اخْتَدَّ الْمُسْبَرُ  
تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَمِنْ الْمَدِينَةِ قَاتَانَا فَتَسَمَّيْتُ بِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۔ اس کا نام غار بنی حسن فزاری تھا اس نے صحیح یہ ہے کہ وہی شخص غار بن کھڑا ہوا آپ مسکرائے آمدی کی حالت دیکھ کر ابھی تو پانی کے لیے ترستا تھا اب جاتا  
ہے پانی نوافل ہو جائے اس نے یہ کہہ سن کر دوسری روایت میں ہے آپ نے کہا اس کو ملے گا یا وہ خاموش ہو گئی آپ نے فرمایا اگر میں ایسا  
نہ کرتا تو وہ قیامت تک مدنی رہتی۔ حسن بصری جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے مسلمان ایک کلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
شوق میں مدنی اور تم کلائی کے برابر بھی آپ سے ملنے کا شوق نہیں رکھتے دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حکم دیا ایک کلاہ کھودا گیا اور وہ  
کلائی اس میں دبا دی گئی ابوعبید کی روایت میں ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کو اس کلائی کے رونے پر تعجب نہیں آتا وہ انے اور اس کا رونا سنا خود بھی  
جست روئے مسلمانوں کلائی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت ہو ا وہ ہم لوگ جو اشرقت الملوقات ہیں اپنے پیغمبر سے اتنی ہی الفت نہ رکھیں رونے  
کا مقام ہے آپ کی حدیث محمد بن کثیر اور شافعی کے قول کی طرف راویوں آپ کی حدیث سے تو ہم کو تسلی نہ ہو اور قتادہ کی اور کیدانی جو معلوم نہیں کس باغ کی مولی  
تھے ان کے قول سے تعجب ہو جائے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر اسلام کا دعویٰ کیوں کرتے ہو جب پیغمبر اسلام کی تم کو ذرا بھی محبت نہیں ہوتی کہ تب نہ غار بن  
جو کلائی کا ماحق نہ تھا معلوم نہیں یہ عبد الحمید کیوں پڑی نے کہا کہ عبد بن حمید حافظ مشہور ہیں مگر ان کی تقریریں اور سندیں دونوں میں نے یہ حدیث تلاش  
کی تو مجھ کو نہیں ملی البتہ دوسری نے اس کو نکالا عثمان بن عمر سے اخیر تک اسی اسناد سے ۱۵۔ اس کا نام یحییٰ بن منبہ

عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ  
بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ  
بْنُ أَبِي سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَكَادُ رَسُولُ اللَّهِ الْكَافِلُ  
لَكَ مِثْرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَعَلُوا لَكُمْ مِثْرًا أَلَمْ  
كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَفَعَهُ إِلَى الشَّجَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ  
صِيَاحَ الصَّيْتِ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَمَدًا إِلَيْهِ ثَلَاثُ آيَاتٍ الصَّيْتِ الَّذِي يُسَكِّنُ  
قَالَ كَأَنْتَ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ  
مِثْرًا هَذَا.

۹۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
حَفْصُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحْدِثُ مِنَ النَّخْلِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا اخْتَلَبَ يَقُومُ إِلَى جَذْعٍ مِمَّنْهَا فَلَمَّا صَنِعَ  
لَهُ الْمِثْرُ وَكَانَ عَلَيْهِ سَمْعُهُ لِلذِّكْرِ الْجَدْعُ صَوْتًا  
كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمَا فَسَكَتَا.

اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خیر دی کہا ہم کو معاذ  
بن علاء نے انہوں نے نافع سے اور ابو عاصم نے اس کو میمون بن ابی  
ابی رواد سے بیان کیا انہوں نے نافع سے ابن عمر سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن امین نے کہا  
میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور  
کی ڈالی سے ٹیکا دیکر کھڑے ہو کر تے (خطبہ سنا تے) انصار کی ایک  
عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو مہر نذرین  
آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی پھر انہوں نے مہر تیار کر دیا جب  
جمعہ کا دن ہوا تو آپ مہر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح  
بھوٹ کر رونا شروع کیا جیسے بچہ ہلا کر دوتا ہے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مہر پر سے اتر آئے اور اس درخت کو سینہ سے لگایا تب  
وہ اس بچہ کی طرح باریک آواز کرنے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے  
فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اللہ کا ذکر نہ کرتا تھا

ہم سے اسماعیل بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے  
بھائی (عبد الحمید) انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید  
سے انہوں نے حفص بن عبد اللہ بن انس بن مالک سے انہوں نے جابر بن  
عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا (آنحضرت کے زمانہ میں) مسجد کی پھٹ پر  
کھجور کی ڈالیاں پڑی تھیں آپ جب خطبہ سنا تے تو ان ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پڑکا دیتے  
جب آپ کے لیے مہر تیار کیا گیا اور آپ اس پر بیٹھے تو ہم نے اس ڈالی میں  
سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینہ کی لگا بہن اونٹنی دروزہ کی شدت  
سے چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
اپنا ہاتھ اس پر رکھا وہ چپ ہو گئی





أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَالُوا  
تَوَمَّا لَعَلَّكُمْ الشَّعْرَ وَحَتَّى تَقَالُوا التُّرْكَ صِفَارَ  
الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأَنْفِ كَانَ وَجُوهُهُم  
الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ وَتَحْدُونُ مِنْ خِبرِ النَّاسِ شَدِيدُهُمْ  
كَرَاهِيَّةٌ لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ بَيْنَهُ وَالنَّاسُ  
مَعَادُنُ خِيَارُهُمْ فِي الْمَجَاهِلَةِ خِيَارُهُمْ فِي  
الْإِسْلَامِ وَكِلَيْتَيْنِ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يُزَلَّ  
أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ كَمَا مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ  
٤٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ هُثَايْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَالُوا  
خُورًا وَكَرْمَانٍ مِنَ الْأَعْجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ  
طُفْسَ الْأَنْفِ صِفَارَ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ  
الْمَطْرَقَةُ نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

٨٠٠- حَدَّثَنَا عِزُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي نَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ  
أَبَاهُ زَيْدَةَ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِتْرٍ أَهْرَاضٍ  
عَلَى أَنْ أَجِيءَ الْحَدِيثَ وَمِنْهُمْ سَمِعْتُهُ  
يَقُولُ رَفَعْتُ لَكَ يَدِي بِإِيْدِي يَدِي السَّفَةِ  
تَقَالُونَ قَوْمًا تَعَالَهُمُ الشُّعْرُ وَهُوَ هَذَا

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بال بھرتے پہنچینگے یا ان کے بال لمبے ہوں گے پاؤں تک اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو جن کی آنکھیں موٹی اور منہ سرخ ناکیں پھیلی ہوں گی ان کے چہرے جیسے تہرتہ ڈھالیں گول تھوڑے بڑے اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (ناپند کرے) یہاں تک کہ اس میں چھینس جائے اور لوگ کافوں کی طرح میں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسامہؓ میں وہی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم میں کوئی اپنے سارے گھربار مال و دولت سے بڑھ کر کچھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا نہ

مجر سے تکیے (ابن موسیٰ یا ابن جعفر) نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے بہام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے جب تک خم خزاور کمان والوں (عجمیوں) ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ نا کبھی پھیلی آنکھیں چھوٹی ہوں گی ان کے منہ کہا میں نہ بہتہ ڈھالیں میں ہوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں کیجیے کے سوا اس حدیث کو اردو نے بھی عبد الرزاق سے روایت کیا ہے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اسمعیل نے کہا مجھ کو قیس نے خبر دی کہ ہم ابوہریرہ کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں تین برس تک بنی صلم کی صحبت میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھ کو آپ کی حدیث یاد کرنے کی <sup>حاصل</sup> رہی ویسے کبھی نہیں رہی میں نے آپ سے سنا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بل ہوں گے تو بازار لوگ ہوں گے سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کر کے یوں کہا یہ باذن لوگ

اس حدیث میں چار چیزیں بیان ہیں چاروں پر کسی ہرمس آخِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صحابہ اوتنا لعین ہیں بلکہ ان کے بعد والوں میں بھی ہمارے زمانہ تک ایسے نہ ملے ہیں کہ مل و دولت والا دسب کو آپ کے ایک دیدار پر نقد کر دیں مال و دولت کیا چیز ہے جان ہزار جانیں آپ پر نقد کرنا خود فراموشی و داریں سے بے ہودہ مال قیمت خود کو فتنہ و ترغیب الٰہی کہ از انہی سبب ۱۱ منسلکہ دونوں شریعہ میں منسلکہ امام احمد اور اسحاق نے اسی مسئلہ میں ۱۲ منسلکہ چتر اوصاف نہ کر س گئے جال سیت جو تھے بنا ڈالیں گے ۱۳ منہ

ہیں

الْبَارِئِ وَقَالَ سَعِيدٌ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِئِ

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
كَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَقَاتُلُونَ قَوْمًا يَتَعَلَوْنَ  
السَّعَةَ وَتَقَاتُلُونَ قَوْمًا كَانَ رُجُوعُهُمْ إِلَى اللَّهِ

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْذُهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقَاتُلُكُمْ أَيْمُونُ نَسْلُطُونَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ  
يَقُولُ الْحَرَامُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَكُونُ دَرَكًا فَيَنَاسِلُكُمْ  
۸۰۳۔ حَدَّثَنَا نُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

عَنْ خَمْرٍاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ كَأَنَّهُمْ  
فِي قَالٍ هَلْ نَبِيَكُمْ مِنْ صَحْبِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَعْتَرِضُ  
فَيَقَالُ لَكُمْ هَلْ نَبِيَكُمْ مِنْ صَحْبِ الرَّسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا الثَّغَفِيُّ أَخْبَرَنَا  
إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي أَخْبَرَنَا هُجُلٌ  
بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ  
فَنَشَاكَ أَيْدِيَهُ فَقَاتَلَهُ أَتَاهُ أُخْرَى فَنَشَاكَ طَعْمَ لَحْمٍ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عازم  
نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے  
بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم قیامت  
سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے بہوں گے  
السَّعَةَ وَتَقَاتُلُونَ قَوْمًا كَانَ رُجُوعُهُمْ إِلَى اللَّهِ

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی  
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑیں  
گے تم ان پر غالب ہو گئے پھر قیامت کے قریب یہی حال ہو گا کہ پتھرات کرے  
گا کہے گا مسلمان ادھر آہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر دو

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے انہوں نے  
عمرو سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے والا ہے (مسلمان) اہلاد کریں گے ان سے  
پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لوگ کہیں  
گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے ان کی فتح ہوگی اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا  
لوگ جماد کریں گے ان سے پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
کی صحبت میں رہا ہو تابعی ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے ان کی فتح ہوگی  
مجھ سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہ ہم کو نضر نے خبر دی کہ ہم کو اسرئیل  
نے کہا ہم کو سعد طائی نے کہا ہم کو عمر بن غلیفہ نے۔ انہوں نے عدی بن حاتم  
سے انہوں نے کہا ایک بار میں نے آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک  
شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا (نام  
نامعلوم) اس نے راہی بے امنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا عدی تو نے

۱۰ یعنی ایرانی یا لڑائی دہلے ۱۱ منہ ۱۲ باب جہاں مدینہ کے باہر شہر سے گا اور مسلمانوں کو اللہ غالب کرے گا ۱۳ منہ ۱۴ یہ اس وقت ہوا جب حضرت عیسیٰ اتریں گے اور یہودی

لوگ دجال کے لشکر والے ہیں گے حضرت عیسیٰ باب لہ کے پاس دجال کو ماریں گے اور اس کے لشکر والے جا بجا مسلمانوں کے ہاتھ قتل ہوں گے ۱۵ منہ

قَالَ يَا عَدِيَّ هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا  
وَقَدْ أَتَيْتُ عَنْهَا كَأَنَّكَ مَا لَكَ بِكَ حَيًّا  
لَتَرَيْنَ الظُّعَيْنَةَ تَرْجُلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوتَ  
بِالنَّكَبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي  
وَبَيْنَ نَفْسِي قَائِنٌ دُعَاؤُ الْحَيْرَةِ قَدْ سَعَرُوا  
الْبِلَادَ وَلَكِنَّ مَا لَكَ بِكَ حَيًّا لَتَقْفَحَنَّ كُنُوزُ  
كِسْرَى قُلْتُ كَيْفَ بَيْنَ هُمُ مَرَّ قَالِ كَيْفَ بَيْنَ هُمُ  
وَلَكِنَّ مَا لَكَ بِكَ حَيًّا لَتَرَيْنَ الرَّحْلَ يُخْرِجُ مِلَّةً  
كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ  
مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَقْبَنَّ اللَّهُ  
أَحَدَكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ  
تُتَرَجِّمُ لَهُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا  
فَيُخْلِكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أَعْطِكَ مَا لَدُنَّ  
أَنْفُسِ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا  
يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا  
جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَنْتُمُ النَّاسُ سَرْدُكُمْ وَكُوبُ شِقَاقِكُمْ ثُمَّ قَالَ  
يَحْدُثُ شِقَاقٌ ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً طَلَبْتِ قَالَ قَالَ  
عَدِيٌّ قَرَأْتُ الظُّعَيْنَةَ تَرْجُلُ مِنَ الْحَيْرَةِ  
حَتَّى تَطُوتَ بِالنَّكَبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا اللَّهُ  
كُنْتُ فِيمَنْ أَنْتُمْ كُنُوزُ كَيْفَ بَيْنَ هُمُ  
وَلَكِنَّ مَا لَكَ بِكُمْ حَيًّا لَتَرَوْنَ مَا قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلَّةً  
كَفِّهِ.

میرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن  
میں نے اس کا نام سنا ہے آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا  
ایک اکیلی عورت ہودسے میں (اونٹ پر) بیٹھ کر حیرے سے چلے گی اور  
مکہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا (صحابہ کے  
وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا جی ملے کے ڈاکو کہاں  
چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے)  
آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا تم مسلمان لوگ کسری کے خزانے  
فتح کرو گے میں نے عرض کیا کسری کون ہر مرزا کا بیٹا آپ نے فرمایا ہاں  
ہر مرزا کا بیٹا (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ  
لے گا ایک آدمی معھی بھر سونا یا چاندی زکوٰۃ نکالے گا یہ بچا ہے گا  
کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لے گا اس قدر لوگ مالدار ہوں گے اور تم میں  
سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے اوپر پروردگار  
کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا (بلکہ پروردگار بلا واسطہ باتیں کرے گا فرشتے  
کا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا میرے حکم سنا دینے کو وہ  
عرض کرے گا بے شک تو نے بھیجا فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال دولت نہیں  
دیا اور بہت نہیں دیا وہ عرض کرے گا بے شک دیا پھر داہنی طرف دیکھے  
گا تو دوزخ بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئے گی  
اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی اللہ کی  
راہ میں دیکر اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے تو اچھی (طائف) بات کر کے لے عدی نے  
کہا آنحضرت نے مجھے فرمایا تھا یہ زمیں نے دیکھ لیا کہ اکیلی عورت ہودسے  
میں اونٹ پر بیٹھ کر حیرے آتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے اللہ کے  
سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں بھی میں شریک تھا جنہوں  
نے کسری کے خزانے فتح کیے اب تم لوگ اور زندہ رہو گے تو یہ بات

لے جانے کا میرا ان عرب بادشاہوں کا پائے تخت تھا جو ایران کے تخت سے ۱۲۰۰ میل بھی مدد کا اثر اب ملے گا ۱۲۰۰

بھی دیکھ لو گے کہ آدمی مٹھی بھر سونا نکالے گا کوئی نہ لے گا

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم کو سعدان بن بشر حدیثاً ابو مجاہد حدیثاً محمد بن حنفیہ سمعت عبدیاً کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۰۵۔ حدیثی سعید بن شریک حدیثاً لیث بن عزیذ عن ابی الخیر عن عقبہ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوماً فخط علی اهل اجد صلاتہ علی المیت ثم انصرف الی النبی فقال انی فطرکم وانا شفیعکم الی اللہ لا نظل الی حوضی الا ان یتقد اعلیت حنایا من مفاہیم الارض وانی اللہ ما احدث بعدی ان تشرکوا وکنتم اخط ان تفسونوا فیما۔

مجھ سے سعید بن شریک نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مدینہ کے باہر نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتی ہیں (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کا قیامت کے دن (پیش خیمہ ہوں گا) ساتھ اور میں تم پر گواہی دوں گا قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنی حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دوائیں اور قسم خدا کی مجھ کو تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگو گے مگر مجھے یہ ڈر ہے نہیں دنیا میں بڑا کر ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو گے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم مدینہ کے ایک بلن مقام پر چڑھے فرمایا تم وہ فتنہ اور فساد دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے زبیر بن ابی

۸۰۶۔ حدیثاً ابو نعیم حدیثاً ابن عیینہ عن الزہری عن عروہ عن اسامہ بن زید قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اطلح من الاحکام فقال هل ترون ما اری انی اری الغنم تقم خلال بیوتکم مفاعم القطر۔

۸۰۷۔ حدیثاً ابو الیمان احبنا شعیب عن الزہری قال حدیثی عروہ بن الزبیر ان

۱۔ کہتے ہیں عروہ بن الزبیر کی خلافت میں ہی حال ہو گیا تھا مسلمان اس قدر غنی تھے کہ صدقہ دینے کے قابل سنی لوگ نہ لیتے نہ منہ ۱۷ آگے ہا کر تمہاری راحت و کام سامان کروں گا ۱۸ منہ ۱۹ یعنی روم اور ایران کے خزانے مسلمانوں کو ملیں گے ۲۰ منہ ۲۱ یہ پیش گوئی آپ کی بالکل سچی ہوئی مسلمانوں کو ہر طرح کا عروج ہوا مگر پھر آپس کے رشک اور حسد کی وجہ سے خراب ہو گئے دشمن ان پر غالب آئے افسوس تو اس زمانہ میں آتا ہے جب مسلمان تمام ملکوں میں ذلیل اور غور محتاج اور اندوار اور لغاری کی رہا پھرتے ہیں اس پر بھی جو کچھ ان کے پاس آگے مسلمانوں کی کوئی کا بچا کچھ رہ گیا ہے اس کو بھی آپس کے رشک اور حسد سے برباد کیے دیتے ہیں ۲۲ منہ

رَبِّكَ يَنْتَ اِنِّي سَلَمْتُ حَدَّثَنِي اَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ رَدِيَتْ  
اِنِّي سَعْيَانٌ حَدَّثَنِي عَنْ رَبِّكَ يَنْتَ بِحَيْثُ اَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَنَزَعًا يَقُولُ لَا  
الْإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَيْلُ الْعَرَبِ مِنْ شَيْءٍ قَدْ اخْتَرِبْتُ فُجْرَ  
الْيَوْمِ مِنْ رُكُومٍ يَأْجُوجُ وَمَاجُوجٍ مِثْلَ هَذَا  
حَلَقٌ بِاصْبَعِهِ وَبِالنَّبِيِّ تَلِيْمًا فَقَالَتْ رَبِّكَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَخْلَعْتُ وَرَبِّي الصَّالِحُونَ  
قَالَ نَعَمْ اِذَا كُنَّا لِحُبَّتْ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي  
هَنْدُئَةُ الْحِثِّيَّةُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
مَا ذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَكَأَذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ  
۸۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بَنُ الْمَاجِثُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
قَالَ قَالَ لِي اِنِّي اِذَا كُنْتُ حُبْتُ الْعَمَمَ وَتَحَدُّ هَا  
نَا صَلَحَتْهَا وَاصْلَحَ رِغَامُهَا فَاَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نَارٌ  
تَكُونُ الْعَمَمُ فِيهِ خَيْرٌ مَالٍ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ بِهَا  
شَعَفَ الْجِبَالِ اَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ  
يَفِيءُ يَدَيْهِ مِنَ الْفِتَنِ .

۸۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
اَنَّ اَبَا هَمْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سلمہ نے ان سے ام المؤمنین ام حبیبہ نے ان سے ام المؤمنین  
زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان  
کے پاس پہنچے فرماتے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے آن  
پر بھی جو نزدیک ہے آج یا جوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی آپس  
نے انگوٹے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کر کے بتایا ام المؤمنین زینب  
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے پھر بھی ہم  
تباہ ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے  
اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہا مجھ سے ہند بنت  
عاص نے بیان کیا ام المؤمنین ام سلمہ نے بیان کیا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا سبحان اللہ کیا خزانے اترے (جو مسلمانوں  
کو ملیں گے) اور کہا کیا فادہ فتنے اترے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ  
نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے  
انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے مجھ سے (یعنی ابو صعصعہ سے)  
کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چراتا (جنگل میں رہتا) بہت پسند ہے تو  
بکریوں کو اچھی طرح رکھ ان کی ناکیں صاف اور پاک رکھ کیونکہ میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ایک زمانہ لوگوں پر  
ایسا آئے گا اس وقت سب لوگوں میں مسلمان کے لیے بہتر بکریاں ہوں  
گی ان کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (بستی سے الگ) اپنا دین چاہتا فتنوں  
سے بھاگتا پھریگا۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو نعیم  
نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں  
نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ ابو ہریرہ نے کہا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ نِيَّةُ الْقَاعِدِ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ نَا لِقَائِهِمْ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ  
الْمُتَأَمِّلِ دَا لِمَا شِئْنِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي وَمَنْ  
يُشِيرُ لِمَا تَشْتَرِي فَمِنْ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ  
مَعَاذًا فَلْيَعُدَّ بِهِ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي  
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ ثَوْبَانَ  
بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا  
إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً  
مَنْ نَاقَتَهُ نَكَاحًا وَتَزَاوَلَتْ وَهَلْ لَمْ  
۸۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ دُهَبٍ عَنْ ابْنِ  
مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
سَتَكُونُ أَشْرُهُ وَأُمُورٌ تَمُكِّرُ دُونَهَا تَأْخِذُ بِهَا  
رَسُولُ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تَوَدُّونَ  
الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْبَنَى  
لَكُمْ.

۸۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
أَبُو مَعْبُدٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو نَسْرَةَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِيدُكَ النَّاسُ مَعْدَا

ہوں گے جس میں بیچنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا  
رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر  
ہوگا جو شخص ان کو دیکھتا ہے گا (وہاں جانے کا وہ فتنے اس کو تباہ کر دیں  
گے) اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لیے کوئی پناہ لکھ لکھ پائے تو وہاں  
ہاگر پناہ لے لے اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے مجھ سے ابوبکر  
بن عبد الرحمن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن بن مطیع بن اسود  
سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے یہی حدیث مگر ابوبکر نے اپنی روایت  
میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (یعنی عصر کی نماز)  
جس کی وہ نماز باقی رہے گویا اس کے بال بچے مال و اسباب سب لٹ  
گئے تباہ ہو گئے۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی  
انہوں نے اعش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبد اللہ  
بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے  
فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں  
ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت میں  
آپ ہم کو حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا نفیر ہے وہ تو خدا  
کرد و اور اپنا حق اللہ سے مانگو گے

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم ابو معمر اسمعیل  
بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے..... کہا ہم سے  
شعبہ نے انہوں نے ابو التیسیاح سے انہوں نے ابو زرہ سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کرے گا صحابہ نے عرض کیا پھر

۱۷ اس حدیث کا بیان کتاب الفتن میں انشاء اللہ آئے گا مطلب یہ ہے کہ ایسے فتنوں سے جہاں تک آدمی الگ رہے وہیں تک بہتر ہوگا یعنی لوگ دیکھنے کی نیت سے  
وہاں جائیں گے وہی ان فتنوں میں پڑ جائیں گے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں پھر یوں اور بدعتوں کی صحبت میں جا کر بیٹھتا ہے اس کا ایمان خواب پر جاتا ہے ۱۷

۱۷ مثلاً جنگل یا پہاڑوں میں ۱۷ انہاں کے غلام ۱۷ یعنی میر کو پناہ حق لینے کے لیے خلیفہ اور بادشاہ وقت سے بغاوت نہ کرے

أَنِّي مِنْ قُرَيْشٍ كَالْوَأَنَاءِ مَا مَرُّنَاكَ كَالْوَأَنَاءِ  
اعْتَرَلُوهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا ذَرَّةَ -

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ سَيْحَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَعْمَرِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الصَّدُوقَ  
يَقُولُ هَلَاكَ أُمَّتِي بِكَفَرٍ عِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ  
مَرْوَانُ عِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ  
أُسَمِّيَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ -

۸۱۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسَيْرُ بْنُ  
مُبَيْدٍ اللَّهُ الْخَصَّاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ  
الْحَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيثَهُ بَنِي الْيَمَانِ يَقُولُونَ  
كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْخَبَرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ خَافَهُ أَنْ  
يَذَرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ  
وَنُفَرِّجُ بَيْنَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَبَرِ فَقَدْ بَعْدَ هَذَا  
الْخَبَرِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَكُمْ قُلْتُ وَحَلَّ بَعْدَ ذَلِكَ  
الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَتَقْبَلُ دَخَنٌ قُلْتُ وَرَأَيْتُ  
قَالَ قَوْمٌ يَكْفُرُونَ بِغَيْرِ هَذَا فِي نَفْسِهِ

آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں محمد  
بن عیلام نے اسے اس کا ہم سے ابو داؤد و طہالسی نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ  
نے خبر دی انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے ابو ذرہ سے سنا

ہم سے احمد بن محمد کی نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن یحییٰ بن  
سعید اموی نے انہوں نے اپنے دادا سعید سے انہوں نے کہا میں مروان  
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے  
میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو سچے تھے سچے کہنے والے وہ کہتے تھے میری  
امت کی تباہی چند چھو کر کے کے ہاتھ پر ہوگی عمر وان نے کہا چھو کروں  
کے ہاتھ پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو چاہے تو ان کے نام بھی بیان کروں  
فلان کے بیٹے فلان کے بیٹے

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ولید نے کہا  
ہم سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبید اللہ بن عمر نے کہا مجھ سے  
ابو ادیس خولانی نے انہوں نے مذلفہ بن بیان سے سنا وہ کہتے تھے  
لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں آپ  
سے برا نہیں کو (جو آپ کے بعد ہونے والی ہیں) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں  
میں ان میں نہ پھنس جاؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جہالت اور برائی  
میں تھے اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) بھیج کر یہ خیر و برکت ہم کو دی اب اس  
کے بعد کیا پھر برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا پھر اس کے بعد بھلائی  
ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا یعنی کچھ برائی ملی ہوئی خالص نیکی  
نہ ہوگی میں نے پوچھا دہواں کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے  
جو میرے طریق (حدیث) پر نہیں چلیں گے ان کی کوئی بات اچھی ہوگی

۱۵ اس کے ظہر میں شریک نہ ہوں ۱۲ منہ ۱۵ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس سند کے لانے کی امام بخاری کی طرف سے ہے کہ  
ابو التیاح کا سامع ابو ذرہ سے معلوم ہوا ہے ۱۲ منہ ۱۵ جیسے یزید مروان و غیرہ ۱۲ منہ ۱۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے  
نام بھی بتلائے ہوں گے جب تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے سنا بخاری سے یا اللہ مجھ کو بچائے رکھ اور چھو کروں کی حکومت سے اس ملایہ یزید بن ابی ذرہ ۱۲ منہ

وَمِنْهُمْ وَشَكْرًا قُلْتُ فَمَلَّ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرُ مِنْ شَيْءٍ  
قَالَ نَعَمْ دَعَا إِلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَهُمْ مَنْ أَجَابَهُمْ  
إِلَيْهَا قَدْ دَعَا فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِغْفَرُ  
لَنَا نَعَالَ هُمْ مِنْ جِلْدِ تَنَا وَتَبْكُلُمُونَ بِالسَّيِّئَاتِ  
قُلْتُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ كَالِ  
تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ  
فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَاقَ كُلَّهُمَا وَلَوْ أَنْ تَعْصِ  
بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ  
- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَى عَنْ  
حَدَّثَنِي عَنْ قَالَ تَلْزَمُ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعْلَمُ  
۸۱۳- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَكِينَةَ أَنَّ أَبَاهُ  
رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْضُوا  
السَّاعَةَ حَتَّى يَفْتَنَ بَيْنَكُمَا دَعْوَاهُمَا جَدًّا

کوئی برائی میں نے پوچھا پھر اس کے بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں ایسے  
لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوتے ہوں گے جس نے  
اُن کی بات سنی انہوں نے اس کو دوزخ میں جھونک دیا میں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ ان کا حال تو بیان فرمائیے آپ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں یعنی  
مسلمان ہوں گے ہماری زبان بولیں گے میں نے عرض کیا آپ مجھ کو اگر میں یہ زمانہ پاؤں  
کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور برحق امام کے تابع مزید میں نے  
کہا اگر اس وقت جماعت یا امام ہی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں ہے) آپ نے فرمایا تو  
سب فرقوں سے الگ رہ (اگر تو جنگی درخت کی جڑ پانا بنا رہے اور تیرے پاس  
کھانے کو نہ ہو کچھ) اور مرجائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے ان کی صحبت میں جانے سے  
ہم سے مل کر بن مٹنے نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے انہوں

نے مدلیغزہ سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے (اور صحابہ نے) تو  
نہیں آئے تھے انہوں نے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کیے  
ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہ ہم سے شعیب نے انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک دو گروہ  
آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو

سلسلہ یہ زمانہ گذر چکا مسلمان ایک کام کرتے تھے نماز پڑھتے روزہ رکھتے مگر اس کے ساتھ اتباع سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے بہت سی بدعات میں گرفتار تھے اور سب سے بڑھ کر یہ  
ہے کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا وہ سمجھتے تھے اب قرآن اور حدیث کی حاجت نہ رہی مجتہدوں نے سب جہان ڈالا اور جو کالاف تھا وہ نکال دیا قرآن کی تفسیر  
دہم میں پڑھ لیتے قرآن کے لفظ سن لیتے حدیث بھی کہیں تیرہ کا تھوڑی سی پڑھ لینے عمل کر کے کینیت سے نہیں پڑھتے باقی ساری عمر دایہ اور شرع وقایہ اور کنز  
اور قدوری اور شرح مواقف اور شرح عقائد میں صرف کرتے۔ اسے جو تو قرآن سب کتابوں سے فائدہ قرآن اور صحیح بخاری سمجھ کر اپنے بچوں کو پڑھاتے تو یہ دو کتابیں  
آج کو کافی تھیں ۱۲ منہ ۱۵ پر دل میں کہے کا فر اور محدثوں کے یہ ہمارا زمانہ ہے اس وقت مسلمان ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان بلکہ مسلمانوں کا خیر خواہ کہتے  
ہیں ہماری زبان بولتے ہیں پر دل ہماری اور کافروں کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے انہیں کس رسب پسند کرتے ہیں انہیں کس قانون کو تمذیب خیال کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث  
پر مبنی ٹھٹھا مارتے ہیں ۱۸ منہ ۱۵ دونوں دعوے کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں اور حق پر لڑتے ہیں اگر ہر نفس الہام میں ایک حق پر ہو گا دوسرا ناقص پر ہو بیٹھو گی آپ نے اس ٹک کی  
فرمانی جو حضرت علی اور حضرت معاویہ میں ہوئی دونوں طرف والے مسلمان تھے اور حق پر لڑنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر نفس الہام میں حضرت علی اس وقت امام برحق تھے اور معاویہ  
اور ان کا گروہ غلط اور غلطی پر تھا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے گروہ کو باطنی فرمایا جیسے محدثین یا سنی کی حدیث میں اوپر گذر چکا ہے مگر جو کئی اجتماعی غلطی ایسی نہیں ہے جس سے گنہگار  
فتن لازم آئے ایسے ہی معاویہ اور اس کے گروہ کو فاسق نہیں کہہ سکتے حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ مجتہد اگر غلط بھی کرے تو حدیث شریف کے موافقی اس کو ایک اجر ملے گا اور خود حضرت  
علی سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہ اور اس کے گروہ کی نسبت یہ فرمایا ہمارے بھائی ہیں چھوٹوں نے ہم پر بغاوت کی نہ کافر ہیں نہ فاسق ۱۹ منہ



۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى يَنْتَقِلَ فُتَاتَانِ يَنْتَقِلُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ  
دَعَا هُمَا وَاحِدٌ ۖ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ  
دَجَالُونٌ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ  
يُبْرِعُهُمُ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ -

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَ عَنِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ سُبْحًا  
أَنَّهُ دُؤَالُ خَوْصِيصَةٍ ۖ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ فَعَالَ دَيْكَ وَهَسَ  
يَعْدِلُ إِذَا لَمْ اُعْدِلْ تَدْحِيضٌ وَخَسِيصَةٌ ۚ  
لَمْ اَكُنْ اُعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِ فَايُفِي  
بِنَبِيٍّ فَاصْرَبْ عَقَقْنَا فَقَالَ دَعْنِي ائْتِ اَصْحَابَنَا  
يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَابَهُ  
مَعَ صِيَابِهِمْ يُقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ قُرْآنَهُمْ  
يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّمُّ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَفْسِهِ فَلَا يُرْجَى فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ  
يُنْظَرُ إِلَى رِصَابِهِ كَمَا يُؤْجَلُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى  
كُنْ ذَهَبٌ فَلَا يُؤْجَلُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرَسُ وَالْذَّمُّ اِتَهُمْ

مجہ سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے  
کہا کہ مجھ کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں  
نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک  
قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں بڑی جنگ  
ہوگی اور دونوں کا دعوے ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ  
ہوگی جب تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہوں ہر ایک یہ کہے گا میں  
اللہ کا رسول ہوں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابوسعید خدری نے  
کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ عین کی (لوٹ)  
تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخوہیرہ نامی ایک شخص آیا جو بنی تمیم کے قبیلے  
سے تھا کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو (انصاف) آپ نے فرمایا ارے  
کہنت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں کون انصاف کرے گا اگر میں ظالم  
ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہوگی حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
حکم دیجئے گا تو اس کی گردن اڑا دوں گا آپ نے فرمایا جانے دے اس کے ہونٹ  
نہیں نا ضرب عتقہ فقال دَعْنِي ائْتِ اَصْحَابَنَا  
يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَابَهُ  
مَعَ صِيَابِهِمْ يُقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ قُرْآنَهُمْ  
يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّمُّ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَفْسِهِ فَلَا يُرْجَى فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ  
يُنْظَرُ إِلَى رِصَابِهِ كَمَا يُؤْجَلُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى  
كُنْ ذَهَبٌ فَلَا يُؤْجَلُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرَسُ وَالْذَّمُّ اِتَهُمْ

لکڑی (یعنی بانس) پھر بریں دیکھیے۔

لے ہمارے بغیر صاحب کی وفات کے بعد آپ کا کوششوں نے پیروی جھوٹا دعویٰ کیا ایک شخص تو ہمارے زمانہ میں ہی قادیان واقعہ پنجاب میں ظاہر ہوا وہ یہ کہتا ہے کہ میں ان کا  
ہوں اور مثل مسیح ہوا اور مجھ پر حق ہے غفر اللہ عنہ ۱۷ منہ ۱۷ کیونکہ تو میری امت میں ہے اور میرا تابع ہے میں کا پیغمبر ظالم مسیحوہ خود کیسے نجات پاسکتا ہے ۱۷ منہ ۱۷ برے  
غازی روزے دار ۱۷ منہ ۱۷ ان کا ذکر قرآن کا ذکر اثنہ ہوا گا ۱۷ منہ ۱۷ جو انہیں ہوتا ہے ۱۷ منہ ۱۷

رَجُلٌ أَسْوَدٌ أَحَدُ عِصْمَيْهِ مِثْلُ شِدْيِ الْمَرْوَةِ  
أَوْ مِثْلِ الْبُصْعَةِ تَدْرُدُ وَتَحْمِلُ حُجُونَ عَلَى أَحْبَنِ  
فَرَسَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُكَ  
سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ نَتَمُّ  
وَأَتَامَةٌ فَأَمَّا بِإِيَّاكَ التَّجَلُّي فَالْتَمِسْ فَإِنِّي  
بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ.

~~~~~

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ  
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْخَرُوا مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ  
إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ نَبِيًّا  
يَبْنِي وَيُنِيكُمْ فَإِنَّ أَحَبَّ خُدَعَةٍ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِيَنِي فِي آخِرِ  
الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَّتْ أَرْسَانُ سَفْعَاءِ  
الْأَكْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ  
يُحَرِّقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يُحَرِّقُ

تو کچھ نہیں وہ تولید اور خون میں سے پھرتی سے نکل گیا ہے ان لوگوں کی نشانی  
یہ ہوگی ایک شخص ان میں ہوگا سیہ قام اس کا ایک بازو عودت  
کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھرے کی طرح قفل تھل کر تا ہوگا اہل رہا  
ہوگا یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں بھوٹ ہو جائیں گی ابو  
سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے ان  
لوگوں کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس  
شخص کو ڈھونڈو جس کا پتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا لوگوں نے  
ڈھونڈھا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں ملا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں  
نے اعمش سے انہوں نے خيثمة سے انہوں نے سويد بن غفلة سے انہوں نے  
کہا حضرت علی نے کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
حدیث بیان کروں تو یہ سمجھ رکھو کہ آسمان سے تلے گر پڑنا مجھ پر  
اس سے آسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوٹ باندھوں اور  
جب میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو لڑائی تو تندی اور فریب ہی  
کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت  
صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے  
جو پھوٹے پھوٹے دانت والے کم عقل بے وقوف ہوں گے بات تو وہ  
کہیں گے جو مارے جہان کی باتوں سے افضل ہے وہ دین اسلام اس طرح صاف

۱۔ اس میں کچھ ظاہر نہیں ہے نہ یہ مردود خارجی ہے جو حضرت علیؑ اور مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے ظاہر میں اہل کوڈ کی طرح بڑے مٹائی پر پرکارا اور اپنی  
بات پر مسلمانوں کا قریبانہان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا حضرت علیؑ نے ان مردودوں کو کہہ دیا ان میں ایک زندہ پھوٹا معلوم ہوا قرآن کو ہر زبان سے رٹا اور اس کے مطالب اور  
محانی میں غور کیا یہ غاصبوں کا شیوہ ہے اللہ پائے رکھے ۲۔ منہ ۳۔ کہیں کے قرآن پر چڑھ کر ان کی امتیں پڑھیں گے ان کے معنی غلام کریں گے غلامی مردود مراد میں یہ ولی عہد  
تھے تھے تو حضرت علیؑ سے کہتے تھے قرآن پر چڑھو اللہ تعالیٰ فرما کہ ہے ان للعکم والا للہ تم نے آدمیوں کو کیسے حاکم مقرر کیا اور اس تلخ معاویہ اور علیؑ دونوں کی تکفیر کرتے تھے حضرت  
علیؑ نے فرمایا کہ الحق ارید یہاں بل میں آیت قرآن تو برحق ہے مگر جو مطلب انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے جتنے گمراہ فرقہ ہیں وہ سب اپنی اپنی دانست میں قرآن شریفین  
سے دلیل لیتے ہیں مگر ان کی گمراہی اس سے مکمل جاتی ہے کہ قرآن کی تفسیر اس طرح نہیں کرتے جو آنحضرتؐ اور اصحاب کرامؓ نے فرمائی ہے جن پر قرآن اترا تھا اور جو اہل زبان تھے یہ لاکھ  
لوٹے قرآن کچھ لگے اور صحابہ اور تابعین اور پیغمبر صلعمؐ پر قرآن اترنا انہوں نے نہیں سمجھا یہ بھی کوئی بات ہے ۴۔



نَقَالَ لَمَّا كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوَقَّ صَوْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْدًا حَيْطَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ نَأَى الرَّجُلُ نَاجِيَةً أَنَّهُ نَقَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَبِي فَجَعَلَ الْمَاءُ الْخِرَافَ بَشَارَةً عَظِيمَةً فَقَالَ لَمَّا أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَمَّا لَمْ أَتَمَّكَ لَسْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَكَفَى

۸۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَرَأَ رَجُلٌ الْكُفَّةَ فِي الدَّارِ الدَّائِمَةِ فَبَعَثَتْ تَنْفَرُ فَسَلَّمَ يَأْذُنًا بَابَهُ أَوْ مَسَابَهُ فَحَشِيئَةُ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْذُلَانِ نَأَى السَّيِّئَةُ تَزَلَّتْ لِلْعَرَانِ أَوْ تَزَلَّتْ لِلْعَرَانِ ۸۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ مُعْوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ مَرًّا إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ نَاشِرًا لِي مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ أَتَبَعْتَ ابْنَكَ يَحْيَى حَتَّى قَالَ فَحَشِيئَةُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَتَقَدَّمُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَمَّا أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لِحَيْنِ سَرِيَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَهْرَئِيَّا لَكُنَّا وَمِنْ الْعَدُوِّ قَامَ قَائِمُ الظُّهْرِ وَحَدَّثَنَا

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز سے باتیں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا میرے اعمال من گھڑے اور میں دوزخی ہو گیا یہ سن کر وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے عرض کیا موسیٰ بن ناس کہتے ہیں لوٹ کر گیا تو بڑی خوشخبری لے کر آپ نے اس شخص سے فرمایا ثابت کے پاس جاؤ کہہ کر تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے برابر بن عازب سے سنا ایک شخص (اسید بن حنیر) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے گھر میں گھوڑا تھا وہ چلنے لگتا ثابت نے ادھر خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کیا گیا دیکھتے ہیں گھر سے یا ابے جو سارے گھر پر چھا گیا ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھتا رہے یہ سیکھتا رہے جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اتنی ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابی البراء الحسن حرانی نے کہا ہم سے زبیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے میں نے برابر بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکر میرے مکان میں والد پاس آئے ان سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے برابر سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر چلے میں اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور والد اس کے قیمت کے روپیہ پر کھوا نے نکلے والد نے ان سے پوچھا ابو بکر تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فارث) سے نکل کر چلے تھے یعنی ہجرت کا قصہ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن دن بھر ٹھیک دوپہر جب ہوئی اس وقت رستہ میں نہ تھا ایک چٹان تھی ہم کو دکھائی دی اس کے ایک طرف سایہ تھا ہم وہاں تڑپ رہے

۱۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صدہ ہجرات میں یہ آثار مسلمانوں اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند نہ کر دینی کہ تمہارے نیک اعمال من جائیں گے ۲۔ من گھڑے ثابت جو ہمیں یہ شامی مشہور صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جاننا تھے بعضوں کی عادت ہوتی ہے بات کرتے ہیں تو بلند آواز سے ثابت کہ بھی ایسی ہی عادت تھی یہاں اتفاق یا ضرورت کی وجہ سے نہ تھا ان کا احوال بائنا ت رضی اللہ عنہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہوتی ہے کہ جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو بشارت دی تھی وہی ہوئی ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور شہید و مرجع بیت قرآنی بہشتی ہیں ۳۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۴۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۵۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۶۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۷۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۸۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۹۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا ۱۰۔ من گھڑے یا نازیہ تھے انہوں نے سلام پیر دیا

الطَّرِيقَ لَا يَمُرُّ بِهِ أَحَدٌ فَمَنْعَتْ لَنَا صَحْرَةً كَوَيْلَكُ  
لَعَلَّ خَلْقًا تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَتَكُنَّا عِنْدَهُ وَ  
سَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا يَبِيدُ  
بِنَامٍ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فِرْوَةً وَكَلْتُ نَعْرِيَارَ رَسُولِ  
اللَّهِ وَإِنَّا أَنْفَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ نَنَامُ وَخَرَجْتُ  
أَنْفَضُ مَا حَوْلَكَ فَإِذَا أَنَا بِرَاحٍ مُقْبِلٍ بِغَيْمَةٍ إِلَى  
الصَّحْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ  
لِمَنْ أَنْتِ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَيْ عَنِمَاتِ لِمَنْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ  
تَالَ نَعْمَ فَاخَذَ شَاةً فَقُلْتُ أَنْفَضُ الضَّرْعَ  
مِنَ الثَّرَابِ الشَّعْرَ وَالْقَدَى قَالَ لِمَ أَتَيْتُ الْبَرَاءَ  
يُطْرِبُ أَحَدًا يَدِيهِ عَلَى الْأُفْرَى يُنْقَضُ كُتُبُكَ  
فِي دَعْبٍ كُتِبَتْ مِنْ لَبَنٍ رَمَعِي إِذَا دُفِعَ مُحَمَّدٌ  
سَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَكْوَى مِنْهَا شَرِبُ  
وَيَسْوَضُ فَإِنَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِفَ فَوَاقَعْتُ حِينَ اسْتَيْقَظَ  
فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى يَرْدَ اسْتَقْلَمَ  
فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى  
رَفَعِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ  
فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتْ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةً  
بَيْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتَيْتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا  
تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَانِ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْرَأْتُهُ بِهَ فَرَسًا إِلَى بَطْنِهَا كُنَى

اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی  
تاکہ آپ آرام فرمائیں اور لوئی بچھا دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا آرام  
فرمائیے میں آپ کے گرد اگر دسب طرف نظر رکھوں گا آپ سو رہے اور میں ادھر ادھر  
نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے ہوئے  
اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا وہ بھی ہماری طرح اس مابین بٹھرتا چاہتا تھا میں  
نے اس سے پوچھا ارے میاں لڑکے تمہارا صاحب کون ہے اس نے  
ایک مکہ یا مدینے والے شخص کا نام بتلایا میں نے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی  
ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا مجھ کو دودھ کر دے گا اس نے کہا ہاں پھر اس  
نے ایک بکری سنبھالی میں نے کہا ذرا اس کے غنم مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک  
کر لے ابو اسحاق نے کہا میں نے براہ کو دیکھا وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بکری کے غنم جھاننا  
بتلاتے تھے (یعنی اس طرح غنموں کو صاف کیا) اخیر اس نے ایک لکڑی کے کپالے  
میں تھوڑا دودھ دو ہا میرے ساتھ پانی کی چھال بھی تھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے  
اٹھالایا تھا آپ اس سے سیراب ہوتے اس میں سے پانی پیتے اور دھو کر نئے  
میں دودھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو جگا بنا رہا تھا میں اس  
وقت تک بٹھرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ پتھوڑا  
سا پانی ڈال دیا وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا  
رسول اللہ پیچھے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر فرمایا  
کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آگیا خیر ہم سو راج ڈھلے  
وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر  
سوار ہو کر ہم کو پکڑنے آ رہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پکڑے گئے  
دشمن آپسچے آپ نے فرمایا کاہیکور بج کر تا ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ  
نے سراقہ پر بد مالکی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھس گیا زیر ہر نے کہا مجھ کو  
شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی کہ

۱۔ کوئی دشمن تو نہیں آتا ۲۔ منہ ۳۔ سحان اللہ جب اتناڑا شہنشاہ ساتھ ہو تو چھوڑ کر کسی بات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہر  
طرح سے ہماری حفاظت کر رہا ہے ۴۔ منہ ۵۔ یعنی بدو دیگر زمین سخت تھی اسی زمین تھی جس سے کہیں کر معاملہ اتفاق تھا سخت زمین میں گھوڑے کا پیٹ تک دھس جائے گا آپ کی ہڈیاں کھڑکی

فِي جَلْدَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ سَلَكْتَ رَهِيْقًا فَعَالَ إِنِّي أَنَا كَمَا  
تَدْعُوْنَا عَلَىٰ كَذِبٍ عَظِيمٍ فَادْعُوا لِي يَا فَالَهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ  
عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَجَا فَعَلَّ لَا يَلْقَىٰ أَحَدًا إِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ جَاهَتَا  
فَلَا يَلْقَىٰ أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَدَوْنِي لَنَا .

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
عَلَىٰ أَعْرَابٍ يَتَعَوَّدُونَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَإِذَا دَخَلَ عَلَىٰ فَرِيقٍ يَتَعَوَّدُونَ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورًا فَنَشَاءُ اللَّهُ قَالَ  
إِنَّ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورًا فَنَشَاءُ اللَّهُ قَالَ  
قُلْتُ طَهُورًا بَلْ هِيَ حُمَّى تَقْوَسُ أَوْ تَشْوِمُ عَلَىٰ شَيْءٍ  
كَبِيرٍ يُزِيرُهُ الْقَبْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ  
نَضْرًا إِنَّمَا نَأْسَلُهُ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ قَوْلَ عِزْرَانَ فَكَانَ  
يَكْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَادَ نَضْرًا إِنَّمَا نَأْسَلُهُ  
يَقُولُ مَا يَذَرِي مُحَمَّدًا إِلَّا مَا كُنْتُ لِمَا نَأْسَلُهُ اللَّهُ  
فَدَفَنُوهُ فَاخْبَرَهُ وَتَدَلَّفَتْهُ الْأَرْضُ فَعَالُوا  
هَذَا فَبَدَّ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ لَمْ يَهْرَبْنِيهِمْ نَبَسُوا عَنْ صَاحِبَتَا  
فَأَلْفَوْهُ فَخَفَرُوا لَهُ فَاخْبَرُوا لِي الْأَرْضُ كَمَا اسْتَطَعُوا  
فَاخْبَرَهُ وَتَدَلَّفَتْهُ الْأَرْضُ فَعَالُوا هَذَا فَبَدَّ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ

تب سراقہ کہنے لگائیں جانتا ہوں تم دونوں نے مجھ پر بدعالمی اب تم دعا کر کے  
مجھ کو چھڑاؤ میں ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں آئے گا میں اس کو واپس کر دوں  
گاہ آپ نے دعا کی اس بلا سے نجات پائی پھر سراقہ نے یہ شروع کیا جب کوئی  
کافر ملتا اس سے کہہ دیتا ادھر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں اور اس  
کو پھیر دیتا سراقہ نے جو اقرار کیا عقادہ پورا کیا۔

ہم سے ابن سعد مقلی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن مختار نے  
کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت مسلم  
ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار پاس عیادت  
کو جاتے تو فرمانے کوئی فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دے گی  
آپ نے اس گنوار سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ وہ کہنے لگا آپ فرماتے  
یہ فکر نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرقت پر  
جوش مادہ ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا آپ  
انے فرمایا اچھا تو ایسا ہو گا۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے  
عبد العزیز نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایک شخص نصرانی عقادہ  
مسلمان ہو گیا اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس نے پڑھ لی وہ آنحضرت مقلی  
اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا پھر نصرانی ہو گیا اور کہنت یہ کہنے  
لگا محمد کی جانب میں جو ان کو لکھ دیتا وہی جانتے آخر مر گیا لوگوں نے اس کی زمین  
میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اس  
کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمدؐ اور ان کی اصحاب کا کام ہے جب ان  
کو چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو ان کو قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش  
باہر پھینک دیا آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور اس کی لاشیں دوبارہ

۱۔ کہہ دوں گا ادھر کو نہیں لیا میں روز کی دیکھ آیا ہوں ۲۔ منہ ملے تو فرار اس کو کھول اعل کھڑا ہوا ۳۔ منہ ملے میں تو رہ جائی ۴۔ امام بخاری نے اس حدیث کو لا کر اس کے دوسرے طریق  
کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا اس میں یہ ہے کہ دوسرے روز وہ مر گیا جیسے آپ نے فرمایا عقادہ ویسا ہی ہوا بزرگوں سے ہے ادنیٰ کرنے اور ان کلام کو رد کرنے کی یہی سزا ملتی ہے  
۵۔ منہ ملے ہم ۶۔ معلوم مسلم کی روایت میں ہے کہ بخاری میں سے عقادہ ۷۔ معلوم نہیں اس کو کیا ہو گی ۸۔

تَبَسُّمُوا عَنْ صَاحِبِنَا كِتَاهَرِبَ مِنْهُمْ فَالْقُوَّةُ خَفِيَّةٌ  
لَهُ وَأَعْفُوَا كَدِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا  
فَاصْبِرْ قَدْ لَقِئْتُمُ الْأَرْضَ فَعِلِمُوا أَنَّهُ  
كَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَالْقُوَّةُ .

٨٢٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُمَيْرِ بْنِ أَبِي شَرْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كَبِيرٌ فَلَا كَبِيرَ بَعْدَهُ  
وَإِذَا هَلَكَ قِصَرٌ فَلَا قِصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ  
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَنُفِقَنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
٨٢٤- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ  
قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى نَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَ  
ذَكَرَ قَالَ لَتَتَفَقَّنَ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
٨٢٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْكُ بْنُ أَلَدَا ابْنِ عَبْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمِلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ  
لِي مُحَمَّدٌ أَوْ أَمْرٌ مِنْ بَعْدِهِ سَعَتُهُ وَتَدْرَمَهَا فِي بَيْتِهِ  
كَثِيرٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَبْدَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بَزْ شَاسٍ  
وَوَيْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً  
جَرِيدَةٍ حَتَّى رَفَعَ عَلَى مُسَيْكَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ

گناہی مبیع کو کیا دیکھتے ہیں پھر اس کی لاش باہر پڑی ہے کہنے لگے ہوتہو  
یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے یہ ان میں سے بھاگ کر چلا آیا اس لیے اس  
کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہاں تک گہری کر سکے اس کو  
گناہی مبیع کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش باہر پڑی ہے جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ  
آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب ہے) اس کو یوں ہی چھوڑ دیا۔

ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھے سعید بن مسیب نے انہوں نے الزہریؒ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسریٰ جو ایران کا بادشاہ ہے (وہ مرا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا اور اب جو قیصر جو روم) کا بادشاہ ہے (وہ مرا تو دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا) قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی زبان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راہ میں منور خرچ کرو گے۔

ہم سے قبیلہ نے بیان کیا کہ ہم سے سیفان نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن کسمہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جہاں کسریٰ مرا پھر دو سہرا کسریٰ کوئی نہ ہوگا اور جہاں قیسر مرا پھر دو سہرا کوئی قیسر نہ ہوگا یہ بھی فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

ہم سے ابو الہیام نے بیان کیا کہ ہم کوشیب نے خبر دی انہوں نے  
عبداللہ بن ابی حصین سے کہا ہم سے نافع بن حیر نے بیان کیا انہوں نے ابن  
عباس سے انہوں نے کہا میلہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ  
میں آیا کیا کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنا نلیفہ مجھ کو کر دیں تو میں ان کا بعد ہر بہانا  
ہوں اور اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لے کر آیا تھا آنحضرتؐ اس کے  
پاس آئے اس کو سمجھائے کہ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس  
تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی آپ میلہ اور اس کے  
لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ پھر دی مانگے تو میں تجھ کو نہ  
دوں (خلافت قرظی ہی چیز ہے) اور برو رکھ کر کی جو مرضی ہے اس کو

۱۴ چارہ دیا۔ منہ ۱۵ جیغی سر دھو کر مٹا اور میاں کے بہت لوگوں کو اس نے اپنا مقتد بنا لیا تھا۔ ۱۶ منہ

لَوْ مَا لَتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةُ مَا أَطْعَمْتُكُمْهَا وَلَكِنْ  
تَعُدُّ وَأَمَّا اللَّهُ فَبَيْنَكَ وَلَكِنْ أَدْبَرْتُ لِيَعْرِفَنَّكَ  
اللَّهُ وَاقِي لَا ذَاكَ الْبَدِي أُرِيَتْ نَبِيَّكَ مَا رَأَيْتُ  
نَاخِبِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيَّيَا أَنَا نَاكِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ نَسْرًا مِنْ  
ذَهَبٍ نَاخِبِي شَأْنُهَا فَأَدْعِي إِلَيَّ فِي السَّامِ أَرَأَيْتُمْ  
فَنَحْنُهَا فَطَسْرَانَا وَلَكِنَّا كَذَّابِينَ يَخْرُجَانِ لِيَعْلَمَنَّ  
أَحَدُهَا الْغُصْبِيُّ وَالْآخَرُ مُسْلِمَةٌ كَذَّابٌ أَصْحَابُ الْيَمِينِ  
۸۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَكْبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي السَّامِ أَوَّلَ هَلْجٍ  
مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ يَخْتَلُ نَدَاهُ وَهَبٌ دَخَلِي إِلَى  
أَهْلِ الْيَمَامَةِ أَذْهَبُوا إِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يُرْبُ  
وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ آتِي هَزَارَتْ سَيْفًا  
نَا قَطَعَ حَدُّكَ إِذَا مَنَ أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
يَوْمَ أَحَدٌ مُمْ هَزَارَتْهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا  
كَانَ إِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ  
الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ نَبِيَّكَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِذَا  
هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أَحَدٌ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ  
مِنْ الْخَيْرِ قَوْلَ ابْنِ الصَّبَّاحِ الَّذِي أَنَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ  
۸۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا دُرَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ

قرآن میں نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑ لے گا اللہ تجھ کو تباہ کرے  
گا اور میں سمجھتا ہوں خواب میں جو کچھ کو تیرے باب میں دکھلایا گیا تھا تو وہی  
ہے ابن عباسؓ نے کہا ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں دو سونے کے  
لنگن ہیں مجھے فکر ہو گئی پھر خواب ہی میں مجھ کو بتلایا اس پر بھونک مار میں نے  
بچوں کا تو دونوں اڑ گئے اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے پیغمبر  
میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں سے اسودا غنسی ہے اور دوسرا  
کذاب یا مہ والا ہے

مجھ سے محمد بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے انہوں  
نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہؓ سے  
انہوں نے ابو موسیٰ اشعرؓ سے رضی اللہ عنہ میں سمجھا ہونگے محمد بن عمار نے  
یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب  
میں کیا دیکھتا ہوں جیسے میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسے ملک میں گیا ہوں  
جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یہاں میرا ہجر کی طرف گیا پھر معلوم ہوا وہ (مکہ)  
مدینہ منورہ میں ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میں نے پھرائی  
وہ بیچ میں سے لوٹ گئی ٹوٹنے کی تعبیر وہ ہے جو اُحد کی جنگ میں مسلمان شہید  
ہوئے پھر دوسری بار جو پھرائی تو خامی اچھی ہو گئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے  
مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں  
اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے گاؤں سے مراد مسلمان تھے جو جنگ اُحد میں شہید  
ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی  
اور پچائی کا بدلہ جو اللہ نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ہم سے ذکر کیا نے انہوں نے فراس سے

۱۔ یہ سنا ہے کہ میرا جہاں کا ہمسار دوں کو دست نہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی میری نبوت کے بعد وہ بھی نبوت کا جھوٹا دعوے کرے گی ایسا ہی ہذا اسودا غنسی اور مسیلہ دونوں  
نے نبوت کا دعوہ کیا اسودا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسیلہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں ۲۰ منہ ۱۵ کے بعد ایک شہر سے مکہ سے چار منزل پر ہنسکے یہ امام بخاری  
کا قول ہے انہوں نے حکم کیا کہ محمد بن عمار نے اس حدیث کو مرفوع کیا یا نہیں مگر امام مسلم نے اس کو مرفوع بغیر شک کے نقل کیا ۲۰ منہ ۱۵ دونوں میں میں مشرکوں کے نام ہیں ۱۲ منہ





دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْلَعَهُ أَبْنَتَهُ  
فِي مَكُونَاهُ الَّذِي تَبِعُ مِنْهُ نِسَاءَهَا بِشَيْءٍ مِنْكَ  
ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَصَوَّكَتْ فَالَتْ نِسَاءَهَا مَعَهُ  
ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاخْبَرَنِي أَنَّهُ يُفَبِّصُ فِي رُجْعَةِ الَّذِي تَوَفَّى  
بَيْنَهُ نَبِيَّكَ ثُمَّ سَارَنِي فَاخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ  
أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَّبَعُ نَصِيكَتَ.

۸۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُعْبَةَ

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدْفِنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
لَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ وَمِثْلَهُ  
فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَدِيثٍ تَعْلَمُ فَسَالَ عُمَرُ بْنُ  
عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ  
فَقَالَ أَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَى  
إِيَّاهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا مَا تَعْلَمُ

۸۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغُسَّيْلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْزِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ  
بِمَلَقَةِ قَدْ عَصَبَ بِغَضَابَةٍ دَسَاءَ مَسْحَى جَلَسَ عَلَى

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں  
انتقال فرمایا حضرت فاطمہؑ اپنی صاحبزادی کو بلایا اور چپکے سے ان  
سے کچھ فرمایا وہ رو دیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں پھر  
عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپ نے یہ  
فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچے والا نہیں یہ سن کر میں رونے لگی پھر آپ  
نے فرمایا آپ کے مگر والوں سے میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی یہ  
سن کر خوشی سے میں ہنس دئی

ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوہریرہ  
سے ..... انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس  
سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عباسؓ کو اپنے پاس بٹاتے تھے  
حال عبدالرحمن بن عوفؓ نے دیکھ کر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کی طرح ہیں  
حضرت عمرؓ نے کہا اس کی وجہ علم ہے (یا تم ابھی جوان لوگ) پھر حضرت عمرؓ  
نے ابن عباسؓ سے یہ آیت پوچھی اذ جاء نصر الله والفتح انہوں نے کہا یہ اللہ  
تعالیٰ نے آپؐ کو موت کی خبر دی ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں  
جو تم جانتے ہو

غید ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان  
بن سنانؓ نے کہا ہم سے عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک چادر اوڑھے سر کو  
ایک پکے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھ کر پہلے جیسے چاہئے اللہ  
کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن ائمہ کون بائیں گے

۱۔ آپؐ کی وفات کی بعد ۳۷ منسلک ہیں آپؐ نے فرمایا تھا اور یہاں ہی ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صرف چھ ماہ تک زندہ رہی وہ بھی رنج و غم میں آخر اپنے والد بزرگوار سے  
مل گئیں رضی اللہ عنہا ۳۸ منسلک اور وہ ان کی تعظیم کرتے کہہ یعنی ہم لوگ ابن عباسؓ سے عمرؓ زیادہ ہیں تو ہماری تعظیم زیادہ کرنی چاہیے ۳۹ منسلک وہاں ہی جاتا  
ہوں اس سے آپؐ کی وفات مراد ہے ۴۰ منسلک اسی وجہ سے کہتے ہیں قلدر مردم یہ علم راست نہ سال ابن عباسؓ صحابہ میں بڑے فاضل اور عالم تھے ترجمہ باب کی حاجت  
ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیب کی بات بتائی گئی تھی کہ آپؐ کی وفات قریب ہے ۴۱ منسلک یہ پیش گوئی آپؐ کی کچھ پہلی انصار دنیا میں بہت کم ہیں کہیں حال حال پرست  
اس کے دوسرے قریب بہت کثرت سے ہیں ۴۲ منسلک

الْمُبْرَئِينَ مِنْهُ لَمَّا خَلَّصْتَهُمْ مِنَ الْعَذَابِ فَأُولَٰئِكَ ذُكِّرُوا بِمَا كَانُوا يُفْعَلُونَ  
وَقِيلَ الْوَحْشَةُ رَكُوعٌ لِّيُخَوِّفَ فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمَلِكِ  
فِي الطَّعَامِ لَنْ وَلِيٍّ مِنْكُمْ شَيْئًا يَغْنَاهُ فَوْقَهُمَا وَيَنْفَعُهُمَا  
فِيهِ إِخْرَاجُ لِيُقْبَلَ مِنْ خُسْنِهِمْ وَتَجَاوُزُ عَنْ مَسِيئَتِهِمْ نَكَاحٌ

کر دے) پس یہ آپ کی آخری وعظ تھی آخر مجلس تھی لہ

ہم سے عبد اللہ بن محمد حسدی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم  
نے کہا ہم سے حسین جعفی نے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے حسن بھری سے  
سے انہوں نے ابو بکر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن  
علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لے کر ان کو چڑھ گئے فرمایا (لوگو) میرا یہ بیٹا سردار ہے  
اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کر دے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں  
نے ابوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک سے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کے شہید  
ہوئے کی خبر پہلے ہی سے دے تھی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی  
نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن مسکدہ سے انہوں  
نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے  
پاس قالین ہیں ہم نے عرض کیا ہم غریب لوگ ہیں (ہمارے پاس قالین کہاں  
تھے) آئے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (محمدہ عمدہ)  
قالین ہوں گے جاؤ گے کہ میں جو رو سے کہتا ہوں چل اپنا قالین سرکہادہ کہتی  
ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین

۸۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ  
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ أَجْعَفٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ  
يَوْمٍ الْحَسَنُ نَصَحَ بِهِ عَلَى الْمُبْرَئِينَ فَقَالَ ابْنِي هَذَا  
سَيِّدًا وَلَكُلَّ اللَّهِ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
۸۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرَ  
وَزَيْدًا أَبْلَغَ أَنْ يَخْتِي خَبْرَهُمْ وَغَيْبَتَهُ تَذَرِفَانِ  
۸۳۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُهْدِيٍّ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَكْدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَلْمَاطٍ  
قُلْتُ وَآتَى يَكُونُ لَنَا الْأَلْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ  
لَكُمْ مِنَ الْأَلْمَاطِ قَالُوا نَأْتِيكَ لَمَّا يَغْنَى أَقْرَانُكَ الْآخِرَ جِي  
عَنِّي أَلْمَاطُكَ تَقُولُ أَلَمْ يُعَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأَلْمَاطُ

لہ آپ کو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہیں ملنے کی تو ان کے سات سلوک کرنے کی وصیت فرمائی ۸۳۱- ان میں صلح کرادے یہ پیشین گوئی پوری ہوئی امام حسن علیہ السلام  
نے وہ کام کیا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی جان بچا دی معاویہ سے لانا پسند نہ کیا خلافت انہوں ہی کو دے دی باوجودیکہ ستر ہزار آدمیوں نے آپ کے ساتھ ہمارے بیٹے پر بیعت  
کی تھی یہ حال ظرفی اور یہ جو وہ کام حسن علیہ السلام کا تھا اور کس سے نہیں ہو سکتی بعضے پر قوت شیعہ امام حسن علیہ السلام پر طعن کرتے ہیں انہوں نے خلافت خیر مستحق  
حوالہ کر دی اسے امام نے جو کہ وہ حکم اہل کی تمہارا منہ نہ کھیرا اور امام حسن علیہ السلام پر طعن کر دیا دیکھو یہ چون خدا غور نہ کر پر وہ کس درد پیش اللہ لعنہ پالان فرمایا ۸۳۲  
ابھی قاعدہ نہیں آیا تھا ۸۳۳

تَاَدَعَمَا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِلًا قَالَ فَتَزَلَّ عَلَى أُمِّيَّةَ بِنْتِ خَلِيفٍ ابْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ أُمِّيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى السَّامِ نَسْرًا بِالْمَدِينَةِ تَزَلَّ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمِّيَّةُ لِسَعْدٍ انْطَرِ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَطَّلَ النَّاسُ انْطَلَعْتَ فَطُغْتَ فَبَيَّنَا سَعْدٌ يَطُوتُ إِذَا ابْجُجْهِلَ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوتُ يَا مَكْعَبَةَ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدُ فَقَالَ ابْجُجْهِلَ تَطُوتُ يَا مَكْعَبَةَ أَمِنًا وَقَدْ أَوْثَقْتُمْ مُحَمَّدًا وَآصَحَّيَا فَقَالَ نَعَمْ نَتَلَا حَيًّا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمِّيَّةُ لِسَعْدٍ تَرْفَعُ صَوْتَكَ عَلَى ابْنِ الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيَدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ لَكُنْ مَعْتَصِيًا أَنْ أَكُونُ بِالْبَيْتِ لَا تَطْعَمُ مَجْمَعًاكَ بِالسَّامِ قَالَ فَبَعَلَ أُمِّيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ وَجَبَلُ يَبْسُكُ تَغْضِبُ سَعْدُ فَقَالَ دَهْنًا عَيْنَكَ فَإِنِّي مَعْتَصِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْعَمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ قَالَ رَايَا عَى قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَجَعَلَ إِلَى أَمْرٍ آتِيهِ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي ابْنُ الْبُرَيْقِ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ رَعَمًا أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَرْعَمُ أَنَّهُ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَكَلَّمَ أَخْرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ

ہو گئے تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن ميمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمر سے کی نیت سے مکہ کو گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) پاس اترے کیونکہ کعبہ امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد کے پاس اتر کر تا امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھہرا رہ جب دو پہر دن ہو اور لوگ غافل ہو جائیں اپنے اپنے گھروں کو چل دیں تو باکر طواف کر بیٹھو کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) غیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے میں ابو جہل آن پہنچا کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے سعد نے کہا میں ہوں سعد ابو جہل نے کہا واہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے تو محمد اور ماہی کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے سعد نے کہا بیشک دونوں میں گھٹب ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابو الکلم یعنی (ابو جہل ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کرو وہ اس مقام کا سردار ہے سعد نے (ابو جہل) سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا امیہ یہی کہتا رہا اسے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روک رہا آخر سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پر سے ہٹ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے تجھ کو ابو جہل ہی قتل کرے گا امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہاں تجھ کو اور کس کو کہ تب تو امیہ نے کہا خدا کی قسم محمد کی بات مجھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی جو رو پاس آیا کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی کیا کہتا ہے (یعنی سعد بن معاذ) اس نے پوچھا کیا کہتا ہے امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمد سے اس نے یہ سنا ہے کہ ابو جہل مجھ کو قتل کرنے کا اس کی جو رو نے کہا خدا کی قسم محمد کی بات مجھوٹی نہیں ہوتی پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لوگ (اڑنے کی نکلے اور امیہ کو بھی بلانے والا آیا تو اس کی جو رو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی

لے ہنگ میں لے جانے کا وہاں مارا جانے کا وہ سلسلہ یہ بھی کوئی پوری ہوئی یہ سب کہیں جاتا نہیں جاتا تھا کہ ابو جہل زبردستی کچل کر لے گیا تو خدائے تعالیٰ نے ہاتھوں سے مارا گیا وہ

قَالَتْ لَهَا امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتِ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ  
أَيُّهَا قَالَتْ فَارَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهَا أَبُو جَهْلٍ لَكَ  
مِنْ أَمْرِ ابْنِ الْمَوَدِيِّ فَمَرُّوْهُمَا أَوْ يَوْمَئِذٍ نَفْسَهُ مَعَهُمْ

۸۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْعَبْدَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى  
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ  
ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ رَفِيَّ بَعْضُ نَزْعِهِ ضَعْفُ اللَّهِ  
يَغْفِرُهُ ثُمَّ أَخَذَ هَامُومًا فَاسْتَحَالَتْ بِبَيْدِهِ  
غَرَبًا فَلَمَّا رَعِبَتْ رَأَى فِي النَّاسِ يَقْرَأُ فَرِيَّةً  
حَتَّى خَرِبَ النَّاسُ بِعَطْنٍ وَقَالَ هَمَامٌ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
۸۳۶- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أبا حنيفة ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ لَيْسَ  
أَنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَكْمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَأْسِ سَكْمَةَ مَنْ هَذَا  
أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هَذَا إِخْوَانِي قَالَتْ أُمُّ  
سَكْمَةَ أَيْمَنَ اللَّهُ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا أَيْمَنَ حَتَّى يَمُوتَ  
خُطْبَةً رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَبِّرُ جَبْرِيلَ  
أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ نَقَلْتُ لِرَأْسِ عُمَرَ مِمَّنْ سَمِعْتُ  
هَذَا أَتَالَ مِنْ أَسْمَاءَ بَيْنَ رَيْدٍ-

نے کیا کیا تھا امیہ نے یہ چاہا میں نہ جاؤں مگر ابو جہل نے کہا وہ تم یہاں کے  
رئیس ہو کر نہ جاؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے خبر تم ایسا کرو ایک دودن کی راہ ہمارے  
ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ نے اس کو قتل کر دیا۔

مجھ سے عبد الرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرحمن بن مغزو  
نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن  
عبد اللہ بن عوف سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں)  
لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور کنوئیں سے  
ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ نے وہ ڈول  
سنبھالا ان کے ہاتھ جاتے ہی وہ ایک بڑا (موٹھا کا) ڈول ہو گیا میں نے ایسا  
شاہ زور پہلوان کی طرح کام کرنے والا نہ دیکھا ہے تو اتنا پانی نکالا کہ لوگ  
اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر ان کے ٹکافوں میں لے گئے نہ اور ہمام نے  
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت  
کی ہے ابو بکرؓ نے وہ ڈول نکالے (بغیر شک کے)

مجھ سے عباس بن ولید زہری نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن سلیمان  
نے انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابو عثمان نے بیان کیا انہوں نے  
کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس  
اس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہؓ تھیں بیوی تھیں پھر وہ  
کھڑے ہو گئے رپے لگے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ  
سے پوچھا یہ کون تھے (تم جانتی ہو) انہوں نے کہا دھیہ کلبی تھے ام  
سلمہؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو ان کو دھیہ ہی سمجھ رہی ہوں تاکہ کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ میں وہی باتیں سنائیں جو جبریل نے آپ  
سے کہیں تھیں یہ سلیمان نے کہا میں نے ابو عثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث  
کس سے سنی انہوں نے کہا اسامہ بن زیدؓ سے

لے جہاں پانچ کے بعد ہمارے بیٹے ہیں اس حدیث کی تصریح خوف ہے لیکن پہلے ابو بکرؓ کو خلافت ملے گی وہ حکومت تو کریں گے مگر عمرؓ ہی قوت اور شرکت ان کی دہوگی عمرؓ کی خلافت میں  
مسلموں کی شرکت اور حکومت بہت بڑھ جائے گی آپ نے جیسا خواہ دیکھا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا ۱۱۱ منہ ۱۱۱ اور میں نے ان کو سنا تھا ۱۱۱ منہ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَغْرِ قُونَهُ  
كَمَا يَغْرِ قُونُ آبْنَاءِ هَمْ - وَإِنْ دَرَيْتُمْ  
لَيْكُمُؤْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ -

۸۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَلَمْ أَنْزِلْكُمْ مِنْهَا قَوْمًا زَيْنًا  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَكُمْ  
فِي سَانَ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفَضْنَاهُمْ مِنْكُمْ وَنَفَقْنَا  
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذِبْتُمْ إِنَّ فِيهِمَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا  
بِالتَّوْسَةِ فَتَسَرَّوْهَا فَوَضَعُوا أَحَدُهُمَا عَلَى  
أَيِّهِ الرَّجْمَ فَقَالُوا مَا تَبْعَدُهَا فَقَالَ لَهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ تَرْتَعِبُونَ كَيْفَ تَكُونُ  
فِيهِمَا أَيْدِي الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَا أَيْدِي  
الرَّجْمِ فَأَمَرَ عِمْرَانُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَتِ الرَّجُلُ يَجْنُو عَلَى الدُّنْيَا  
يَقِيهَا الْحِجَارَةَ -

بَابُ سُؤَالِ الشَّرِكِينَ أَنْ  
يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً  
تَرَاهُمْ أَسْثَقَاتِ الْقَمَرِ -

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا نبی کا فریقہ کو اپنے پیروں  
کے برابر سمجھانے میں مگر ایک فرقہ ان کا جان بوجھ کر ترقی کی بات کو چھپاتے ہیں

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے  
خیر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ یہودی لوگ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے یہ بیان کیا ان میں  
ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی آپ کیا حکم دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم تورات میں ننگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے  
ہو انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو نصیحت کرتے ہیں اور ان کو کوڑے لگاتے  
ہیں عبد اللہ بن سلام نے یہ سن کر کہا تم جھوٹے ہو تورات میں ننگسار کرنے کا حکم  
بے تورات لاؤ (دولائے) جب اس کو کھولا تو ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت  
پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا عبد اللہ بن سلام نے  
کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اوپر اٹھا جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اس وقت کہنے لگے محمد تم  
نے سچ کہا بیشک تورات میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں یہودی  
اور یہودن (جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کئے گئے عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے یہودی  
مرد کو دیکھا وہ رجم کے وقت عورت پر جھکا پڑا تھا اس کو پتھروں کی مار سے  
چلاتا تھا۔

باب مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشان چاہنا آپ  
کاشق القمر (چاند چھٹ جانا ان کو دکھلانا)

اسے کہنا کہ ان لوگوں سے کہہ دے کہ تم کو بھی معلوم تھا کہ تورات میں مذکور ہے کہ اس نے نہیں دیکھا کہ آپ پر ان شریعتیں کہیں  
لازم تھیں جب تک اس کے خلاف حکم نہ آئے اس لئے باب کی عبارت : - ظاہر ہے یہ حکم ہے کہ شق القمر آپ کا معجزہ ہے بعضوں نے کہا کہ آثار قیامت میں سے تھا لیکن جو حکم اس کی خبر پہلے سے دی تھی  
اس لیے وہ معجزہ نہیں بلکہ عام بخاری نے یوں کہا کہ تا رہم اشتقاق القمر اور نہیں کی شق القمر شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی تفصیلات الیہ میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن انھوں نے شاہ  
صاحب کا مطلب سمجھ کر ان پر سے اعتراضات کہنے میں ہلاک و سب اعتراضات اللہ کے بعد وہی معلوم ہونے کا مطلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ شق القمر ان معجزات میں سے نہیں جو صرف اثبات  
نبوت کے لئے ظاہر کیے جاتے ہیں بلکہ اس کا وقوع آثار قیامت میں سے بھی تھا اتفاق سے وہ مشرکوں نے درخواست کی اسی وقت اس کا وقت ہی آئی پھر اور آنحضرت نے دکھلایا اس روئے معجزہ  
پر حکم ہے ملاحظہ کیا کہ اس پر اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اور انہیں پھر اس کے بعد نہیں ہوں گے اس کو ابن مسعود علی اور عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر انہوں نے دیکھا ہو گا

۸۳۸- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُمَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ قَالَ أُنْشِقَ الْقَمَرُ عَلَى عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۸۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَوَاهُ قَالَ ابْنُ خَلْفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ أَبَاهُ فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ ۸۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفَةَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي رَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب

۸۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ جَاوِصًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو گو اور بتا لے مجھ سے عبد اللہ بن محمد حسدی نے بیان کیا کہ ہم سے یونس بن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے غلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ کوئی نشانی بتلائیے آپ نے پانچ کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا۔

مجھ سے غلیفہ بن خالد قرشی نے بیان کیا کہ ہم سے بکر بن معمر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عمارک بن مالک سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا کہ

## باب

مجھ سے محمد بن شمس نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص اسید بن حنظلہ اور عباد بن بشر اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

سہ یہ کہتا ہوں کہ کسی چیز کو ایسا مجروح نہیں دیا گیا جیسو رطلہ کا یہی قول ہے شیخ القرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا کہ اس کا وقوع قیامت کی جھلک تھی جیسے حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا انقرضت السمره دانشق القمر یعنی لوگوں کا معنی یہ لکھا ہے کہ آئندہ یعنی قیامت میں جھٹکا باہر کی مدیون سے ان کا رد ہوتا ہے ۵۷۰- سمرہ دکنہ نے جس سے ہم آپ کو پچا پیچہ رہا میں ۵۷۰- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ القرآن آپ کا ایک معجزہ تھا شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ لافوں نے ان کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو سلطان عادت ہو کر چار دس پچھترے کا زمانہ ان پہنچا تھا اس لیے آپ نے یہی نشان دکھلا دی البتہ چونکہ آپ نے پہلے سے کوئی ایسی خبر دی تھی اس لیے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں ۱۲- سمرہ ایک روایت میں ہے کہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا پھر دونوں ٹکڑے آپ کے دل کے ساتھ لے لے کر اس کی کھٹ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آئے ۱۲- سمرہ ۵۵- میں کوئی خبر نہیں ہے اور جابے تو یہ حکم یہ بات علامات نبوت کے باب سے ملتی ہوتی مگر اگلے دو باب بھی انجبات نبوت ہی سے متعلق ہیں اس لیے یہاں بھی اس کا آنا بے موقع نہیں ہے ۵۷۰-





أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهَا بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى  
لَهَا بِهِ شَاتَيْنِ نَبَاحٍ أَحَدُهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ  
بِدِينَارٍ وَشَاةٌ فَدَعَاكَ بِالْبُرْكََةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ  
لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَمْ يَحْجِ بِهِ قَالَ سَفِيَانُ كَانَ  
أَحْمَسُ ابْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْهُ  
كَانَ سَمِعَهُ شَيْبٌ مِنْ عَمْرُوَةَ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ  
شَيْبٌ إِنِّي كُنتُ أَسْمَعُهُ مِنْ عَمْرُوَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَلْحَى يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْرُ  
مَعْقُودٌ بَنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَالَ  
وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سَفِيَانُ  
يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَانَتْهَا  
أُصْحِيَّةً.

۸۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ  
فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.  
۸۴۶- حَدَّثَنَا تَيْمٌ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْتَّيَّاحِ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لاؤ وہ گئے بازار میں  
دو بکریاں اور ایک دینار میں خریدیں پھر ان کو ایک ایک دینار میں بیچ ڈالی اور  
ایک بکری ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے ان کی تجارت  
میں برکت کی دعا کی پھر عروہ کا یہ حال (آپ کی دعا کی برکت سے) ہو گیا اگر  
مٹی خریدے تو اس میں بھی فائدہ ہو تا سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث  
ہم کو شیب سے روایت کی اور کما شیب نے اس کو عروہ سے سنا  
میں شیب پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے  
نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ  
عروہ سے میں نے یہ سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی والبتہ ہے شعیب  
نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں ستر گھوڑے بندھے دیکھے سفیان نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عروہ سے بکری خریدنے کے لیے فرمایا تھا شاید وہ  
قربانی کی بکری تھی

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں  
نے عبید اللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی  
ہوئی ہے

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عمار نے  
کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے انس  
سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں  
کی پیشانی میں برکت بندھی ہے۔

سلفیوں نے اس پر اسے کہ عروہ کی حدیث مقصود ہے اگر گھوڑوں کی حدیث مقصود ہے تو وہ بے شک موصول ہے مگر اس کو باب سے مناسبت نہیں ہے اگر بکری  
کی حدیث مقصود ہے تو بابت کے موافق ہے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ یعنی دعا کا قبول ہونا مذکور ہے مگر وہ موصول نہیں ہے شعیب کے قبیلہ والے  
موصول ہیں اور جواب یہ ہے کہ قبیلہ والے متعدد شخص تھے وہ سب مجھوت بولیں یہ نہیں ہو سکتا تو حدیث موصول اور صحیح ہو گئی اس سے مسلمہ ان محدثین کی مناسبت ترجیح  
باب سے کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید شعیب کے روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو تمام بخاری نے ان محدثین کو بھی اس کو تائید کے طور پر بیان کر دیا اسی طرح ابودرید بخاری  
حدیث کو جو آئے آتی ہے یہ حدیثیں باب الجہاد میں گذر چکی ہیں ۵۲۲

۸۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِلِ بْنِ عَدِيٍّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ السَّمَّانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِنَفْسَيْهِ  
لِيَجْلِبَ أَحَدُهُمَا وَيُجْلِبَ سَيِّدُهُ وَعَلَى رَجُلٍ وَرَدُّهُمَا مَا  
الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَجَلَّ رِبْطُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَ  
لَهُمَا فِي فَرْجٍ أَوْ ذِمَّةٍ وَنَا أَصَابَتْ فِي جِلْبَعَا  
مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الدِّمَّةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ كَذُو  
أَنْهَا قَطَعَتْ جِلْبَعَا فَاسْتَنْتَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ  
كَانَتْ أَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ لَهَا وَكَانَ أَنْهَا قَرَّتْ بَعْضُ  
فَقَرَّتْ بَيْتٌ وَكَانَ يَرُدُّ أَنْ يَسْقِيَهَا كَأَنَّ ذَلِكَ  
لَهُ حَسَنَاتٌ وَرَجُلٌ رُبَّطَهُمَا تَغْتَابًا وَسَيِّدُهُمَا تَعَفُّفًا  
لَمْ يَلْسَ حَقُّ اللَّهِ فِي رِجَالِهِمَا وَكُلُّهُمَا سَرَّهَا نَبِيٌّ  
لَمْ يَكُنْ سَيِّدُهُمَا رَجُلٌ رُبَّطَهُمَا نَحْوًا وَرِيَاءً وَكَانَ  
لَا حِلَّ إِلَّا سَلَامٌ نَبِيٌّ وَرَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَبَرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ نَبِيًّا إِلَّا  
هَذِهِ الْآيَةُ الْكِبَارَةُ الْفَادَةُ نَمَنْ يَعْلَمْ شَعَالَ  
ذِمَّةً خَيْرٌ مِنْهُ وَمَنْ يَعْلَمْ شَعَالَ ذِمَّةً خَيْرٌ مِنْهُ

۸۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَبَرَ بَكْرَةَ وَرَدَّهَا جَوَارِي الْمَسَاحِي فَكُنَا  
رَادَّةً كَالْمَوَاطِنِ وَالْحَمِيسِ وَكُنَا لَوَا الْحَمِيسِ  
يَسْتَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قنسی نے بیان کیا انہوں نے امام  
مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے  
انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے  
تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک کے لیے ثواب میں ایک کے لیے معاف یعنی  
مباح ایک لیے گناہ ثواب اس کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں دھماکے  
کے لیے ان کو باندھے اور ان کی رسی رسیا چھین میں لمبی کر دے وہ جہانگیر  
اس کی لمبائی میں اس رسنے یا چھین میں چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی  
اگر انہوں نے رسی تڑائی اور ایک زخنی یا دو زخنی بھرے تو ان کی امید اس کے لیے  
نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ ندی پر جا کر خود پانی پی لیں گے مالک کی نیت پانی پلانے کے  
لیے نہ ہو اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی معاف اس لیے ہیں جو اپنی رفع احتیاج  
اپنی ضرورت پوری کرنے کسی سے سواری مانگنی نہ پڑے اس نیت سے رکھے  
اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ فراموش نہ کرے عذاب اس کے لیے ہیں جو غم  
اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی نیت سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کسی نے (مصحف) نے بستی کے گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں  
کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ ایسی جامع آیت (سورہ زلزلہ)  
کی جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو تھم دیکھے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی  
کرے وہ اس کو دھکی لے گا تھم انری ہے کہ

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ  
کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے انس  
بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر  
میں پہنچ گئے یہودی لوگ کہہ لیں تو کرے وغیرہ (الات زراعت) نکلے تھے  
جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے محمد پورے لشکر سمیت آن پہنچے اور جلدی  
کے دورے ہوئے قلعہ کی طرف چلے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا

لے لیے تھمے ماندے ساڑھوں پر چڑھائے ۱۱ من ۱۲ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں ۱۱ من ۱۲ بشریک معان نہ ہو گئی ہو ۱۱ من ۱۲ یہ حدیث کتاب الجہاد میں  
آئی ہے ۱۱ من ۱۲ میں گھس جائوں نہ

وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى بَثَّ حَبْرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَاهُ تَنَزَّيْنَا فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفَدَيْكِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمُعْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَتَاكَ قَالَ رِجَالُكَ فَبَسَطْتُ فَعَرَفْتُ بِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ صَمَمَهُ فَصَمَمَهُ ثُمَّ نَسِيَتْ حَدِيثًا بَعْدُ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

بَابُ فِي نَصَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَاهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ يُبْعَثُ فِيهِ زَمَانٌ مِنَ النَّاسِ

کہ فرمایا خیر خراب ہوا ہم جہاں ان لوگوں کی جگہ میں اترے جو ڈرائے جلتے ہیں تو ان کی صبح منحوس ہوئی ہے

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیہ نے کیا انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب سے انہوں نے عبد بن عقیل سے انہوں نے ابو ہریرہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر ان کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی یاد پھیلاؤں نے پھیلائی آپ نے ہاتھ سے ایک لپ اس میں ڈال فرمایا اس کو اپنے بدن سے لگا لے میں نے لگائی اس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولتا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

باب آنحضرت صلعم کے صحابہ کی فہرست (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلعم کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو وہ صحابی ہے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے کہا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمر بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے تھے ابو سعید خدری نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جماعتوں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کئی آنحضرت صلعم اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہیں گے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے فتح ہوگی

۱۔ اس حدیث کی متابعت اب سے یہ ہے کہ آپ نے خیر ہونے سے پیشتر ہی فرمایا کہ خیر خراب ہوا اور پھر یہی طور میں آیا ۲۔ سن ۱۰ گزرا تو حافظ بھر کر ڈال دی ۳۔ سن ۱۰ باب کی متابعت کا یہ ہے اس حدیث میں آپ کا ایک ہوزہ مذکور ہے ۴۔ سن ۱۰ مرد ہو یا عورت یا بچہ آزاد ہو یا غلام جی ہو یا آدمی ۵۔ سن ۱۰ جو عذر کا یہی قول ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا صحابی ہے یہ شرطیکہ مسلمان ہو جس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار دیکھنا ایسا شرط ہے کہ ساری حلی عبادت اور عبادہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے کہا اولیاء اللہ ہیں صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا آپ کے ساتھ جہاد کیا مگر قول مروج ہے ہمارے پیرم شد حضرت محبوب سہانی مدد عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور ایک بزرگ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا وہ عبادت کے گھڑے کی نالی میں داخل ہوا عمر بن عبد العزیز غلیظ سے جو بڑے عادل اور متبع سنت تھے اتنے درجہ افضل ہے ۶۔ سن





ہماری تلاش میں نہ آتے ہوں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو بکری چلن کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لے جا رہا تھا وہ بھی سایہ کی بجائے ہاتھ تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام دیا جس کو میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا میں نے کہا ہم کو ذرا سا دودھ دودھ کر دے گا اس نے کہا پچھائیں نے کہا تو دودھ اس نے اپنی بکریوں میں ایک بکری کا پاؤں تھا پائیں نے کہا ذرا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر لے پھر میں نے اس سے کہا اپنی بھیلیوں کو جھیک دے اس نے ایسے کیا براہ نے ایک بھیلی دھری بھیلی پر مار کر تھلا یا پھر ایک پیالہ بھر کر دودھ دوہا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے چھاگل ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) میں نے وہ پانی اس دودھ پر ڈالا اتنا کدو نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں اس کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (غروب ہوا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوچ کا وقت آن پہنچا آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش میں ہی رہے ہم کو کسی نے بھی نہ پایا ایک سراقہ بن مالک بن جشم گھوڑے پر سوار آن پہنچا میں نے (اس کو دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ڈھونڈنے والے آن پہنچے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابو بکر صدیق سے انہوں نے کہا جب ہم غار ثور میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابو بکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ لِمَ اضْطَجَعَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرَ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا وَإِنَّمَا أَنَا بِعِلَاجِي غَنِمٌ يُسَوِّقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يَرِيدُ مِنْهَا الذِّخَى أَرَدْنَا نَسْأَلُكَ فَقُلْتَ لِمَ لِمَنْ أَنتَ يَا غَلَامُ قَالُوا لِمَ جَلَّ مِنْ نَسَبِ سَمَاءَ نَعْرَسَةِ النَّبِيِّ قُلْتَ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالُوا نَعَمْ قُلْتَ هَلْ أَنتُمْ تَأْكُلُونَ شَاءَ مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُضَ خَرَجَنَا مِنَ الْغَبَا سِرْجُكُمْ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُضَ كَفْيِي فَقَالَ هَكَذَا خَرَّبَ إِحْدَى كَفْيِيهِ يَا لَأَخْشَى خُلُوبٍ كُنْتُمْ مِنَ لَبَنٍ وَكُنْتُمْ جَعَلْتُمْ لِسُؤْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْوَةً عَلَى رِقَابِكُمْ ثُمَّ تَصَيَّبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ اسْتَقْلَمْتُ كَمَا تَطْلَعْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاقَعْتُمْ قِيْدًا سَيَقْطَعُ نَقْلُ الشَّابِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَرِبَ حَتَّى رَمَيْتُ مُتَلَتُّ قَدْ أَنَا الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَالِ بَنِي كَارِثَ عَلْنَا وَارْتَقَوْمْ يَطْلُبُونَ قَتْلَكُمْ يَدْرِكُنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ مَرَاتَةٍ بَرَزَ لَارِكُ بْنُ جُعْشِمٍ عَلَى نَسَبٍ لَمْ تَقُلْتُ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَقِيتُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۝ ۸۵۴ ۝ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ فِي الْغَبَا كَوْنُ أَنْ أَحَدَهُمْ نَفَخَ نَحْتِ قَدَمَيْهِ لَا يَحْزَنْ نَقَالَ مَا تَكُنْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا ثَنِينِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبَا بَكْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُمْدَدُ وَالْأَنَّهُ ابْنُ الْأَبَابِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ قَبْلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ  
الْأَشْجَرِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ  
قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ  
وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيْرُ هَبْدٍ ابْنِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ  
مَا عِنْدَكَ فَاتَّخِذْ لَكَ الْعَبْدَ مَا عِنْدَ اللَّهِ  
كَأَنَّكَ ابْنُ بَكْرٍ نَحْنُ نَبِيُّكَ أَنْ يُخْبِرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ  
خَيْرَ حَقٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ

الْمُعْتَمِدُ .....  
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَهْلَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنَ النَّاسِ  
عَلَى فِي مُحَبَّتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا  
خَبِيرًا لَغَيَّرْتُ لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخُوهُ  
الْإِسْلَامَ وَمَوَدَّةُ لَا يَبْقَيْنَ فِي السَّجْدِ  
بَابُ الْأَسَدِ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ

باب ۳۸

فَصَلَّى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

شخصوں کا کوئی کیا بلا سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا پروردگار ہو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (کہ مسجد کی طرف) سب دروازے بند کر دو  
ابو بکر کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی ہے

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عامر نے کہا ہم  
سے فلیح بن سلیمان نے کہا محمد سے سالم ابو النضر نے انہوں نے لسبر بن سعید  
سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا  
چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ پاس (کرامت اور نعمت ملے) اس کو  
اختیار کرے اس بندے نے اللہ کو پاس بنانا اختیار کیا یہ سنکر ابو بکر رضی  
اللہ عنہ رو دیا ابیہ الرعیہ کہتے ہیں مجھ کو ان کے رونے پر تعجب ہوا میں نے  
کہا ان کی رونے کی کیا وجہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندہ کا  
حال بیان کیا اس کو اختیار ملا (تو بلا باشد) پھر مجھ کو معلوم ہوا اخیہ بدو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور ابو بکر ہم سب  
(صحابہ) میں زیادہ علم رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی  
خطبہ میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں ابو بکر کا احسان مال اور محبت کے  
رد سے مجھ پر زیادہ ہے اور جو میں اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانی  
دوست بناتا تو ابو بکر کو بنانا البتہ اسلام کا معانی چارہ اور اسلام  
کی محبت ان سے ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے  
سب بند کر دیے جائیں صرف ابو بکر کا دروازہ رہنے دو

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر  
مدینہ کی دوسرے اصحاب پر فضیلت

لے سبحان اللہ کیا مہر اور استقلال تھا ہر سر غیر علیہ السلام کی پیغمبری اگر کوئی انسان سے نکل دالے تو آپ کے ایک ایک کام سے ثابت ہو سکتی ہے معجزے اور کرامت  
دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲۵۷ء میں حدیث اور کتاب العلوة میں گزری ہے ۱۲۵۸ء امام بخاری نے جو یہ باب بنایا اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی جیہر طار کے معانی ابو بکر رضی اللہ عنہ  
۱۲۵۹







اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُنْزِلَ أَبُو بَكْرٍ أَخِي بَطْنٍ  
 تَوَدَّ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَاوَا نَسَلُ  
 وَقَالَ إِنِّي صَاحِبُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ كُنْتُ  
 نَاسِرًا عَنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَمَسَّ رُكْبَتَهُ  
 يَعْنِي بِي فَابْنِي عَلَى فَاثْبُتْ رُكْبَتَكَ فَقَالَ يَعْزُزُ  
 لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثُ ثَمَمٍ إِنْ عَمَدَ نَدَمَ فَإِنِّي  
 مَنُزِلُ إِلَى بَكْرٍ نَسَالَ أَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا  
 لَوْ كَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ خَيْرَ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْعُرُ مَعْنَى أَشْفَقَ  
 أَبُو بَكْرٍ فَمَجَّاهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَطْلَعُكُمْ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ  
 فَقَدِّمْتُ كَذِبَتْ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَكَوَسَا  
 بِنَفْسِهِ وَكَوَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوهُ لِي صَاحِبِي  
 مَرَّتَيْنِ فَمَا أُرْذِي بَعْدَ هَذَا.

۸۶۲- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
 بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ الْحَدَّثُ أَوْ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي  
 عُمَرَ كَانَ حَدَّثَنِي عَنْ مَوْزِنٍ الْعَاصِلِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اپنے گھٹنے کھولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب  
 (یعنی ابو بکرؓ) کسی سے لڑ کر آنے ہیں انہوں نے سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 اور بیٹھے پھر کہنے لگا مجھ میں اور خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) میں کچھ تمکد  
 ہو گئی تھی میں نے جلدی سے ان کو سخت کست کہہ دیا پھر میں شرمندہ  
 ہوا اور ان سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا اب میں آپ کے  
 پاس آیا ہوں (آپ ان کو سمجھائیے) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکرؓ اللہ  
 تم کو بخشے تین بار یہی فرمایا پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ شرمندہ ہوئے اور ابو بکرؓ  
 کے گھر پر آئے پوچھا ابو بکرؓ ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں تہ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس آئے آپ کو سلام کیا کہ آپ کے پھر سے کارنگ بدلنے لگا حضرت  
 ابو بکرؓ ڈر سے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ پر غمانہ ہوں (وہ دوزخوں کو دے)  
 ہو بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری تھی (میں ہی نے عہدہ  
 کو سخت کست کیا تھا) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 (لوگو یہ سمجھ لو) اللہ نے مجھ کو تساری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے  
 مجھ کو جھوٹا کہا وہ اور ابو بکرؓ نے مجھ کو سچا کہا وہ اور اپنے مال اور جان سے  
 میری خدمت کی تم میرے دوست کا ستانا چھوڑتے ہو یہاں نہیں آپ کے یہ  
 فرمانے کے بعد ابو بکرؓ کو کسی نے نہیں ستایا وہ

ہم سے معنی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن مختار  
 نے کہا ہم سے خالدہ ہذا نے انہوں نے ابو عثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن حارث  
 نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی

۱- مسلم ہوا تھا ستر نہیں ہے ۱۱- منہ ۱۲- کہتے ہیں ابو بکرؓ بڑی دور تک ان کے پیچھے گئے مگر انہوں نے زمانا غریب گھر جا کر اپنا دروازہ بند کر دیا ابو بکرؓ کو اندر آنے  
 میں نہ دیا ۱۳- منہ ۱۴- وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے ۱۵- منہ ۱۶- ابو بکرؓ کی روایت میں ہے جب عہدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے منہ  
 پھیر دیا دوسری طرف سے آئے تو ادر سے منہ پھیر دیا سامنے بیٹھے تو ادر سے بھی منہ پھیر دیا آخر انہوں نے سبب پوچھا فرمایا ابو بکرؓ نے تم سے معذرت کی اور تم نے قبول  
 نہ کی ۱۷- منہ ۱۸- یعنی پہلے پہل شروع میں ۱۹- منہ ۲۰- سب سے پہلے ایمان لانے ۲۱- منہ ۲۲- کسی کی مثال تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ مدینہ کی نسبت ایسا فرمایا پھر کوئی  
 آنحضرتؐ ان کی طرف دیکھتا تھا غلطی نہ کیا اس حدیث سے ابو بکرؓ مدینہ کی فضیلت تمام صحابہ پر نکل حضرت علیؓ نے فرمایا ان کا خطاب صدیق اسمان پر ہے اترا اس حدیث  
 سے شیخ کو سخت لپٹا چاہیے جب آپ حضرت عمرؓ پر ابو بکرؓ کے لیے اتنا غصے ہوئے حالانکہ پہلی زیادتی ابو بکرؓ نے ہی کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تو حضرت عمرؓ کو فوراً معاف کر دینا چاہیے تھا  
 تو کسی نے منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب اور رفیق خاص کو برا کہتے ہیں اور قیامت کے دن معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر کتنا غصے ہوں گے کہ ابو بکرؓ مدینہ نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اور یہ ناحق  
 ان سے دیکھ کر کہتے ہیں ۲۳- منہ

وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَيَّدَتْهُ  
فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ.  
فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ ثُمَّ مَنْ  
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَعْدَ رَجُلًا.

۸۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعِي فِي مَغْتَمَةٍ عَدَا  
عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي  
فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَمَّا يَوْمَ السَّبْعِ  
يَوْمٍ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَنِي رَجُلٍ يُسَوِّقُ  
بَقَرَةً تَدْخُلُ عَلَيْهِمَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَطَلَسَتْهُ فَقَالَتْ  
إِنِّي لَمَّا أَخْلَقْتُ لِهَذَا الذِّئْبِ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ  
النَّاسُ مُبْجَانِ اللَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاتِي أَوْ مِنْ يَدَاكَ وَابْوَبَكَ دَعْمُ بْنُ الْخَطَّابِ  
۸۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُسَيْبِ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ  
عَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَرَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا  
ابْنُ أَبِي نُحَافَةَ فَزَرَعَ بِهَا ذُرُوبًا وَذُرُوبَيْنِ

کی لڑائی پر سردار بنا کر بھیجا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے پوچھا یا رسول  
اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ سے پوچھا  
مردوں میں سے فرمایا ان کے والد (ابو بکر صدیقؓ) سے پوچھا پھر کس سے  
پھر کس سے فرمایا عمر بن خطابؓ سے اسی طرح کئی آدمیوں کے نام آپ  
نے لیے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں  
نے زہری سے کہا مجھ سے سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ  
نے کہا میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے  
فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا ایک بکری اس کی لے کر  
بھاگا چرواہا اس کے پیچھے لگا بھیڑیا نے اس کی طرف دیکھا کہنے لگا تھو درندوں  
کے دن جو قیامت کے قریب آئے گا بکری کا چراگہ والے میرے سوا کون ہوگا  
آپ نے یہ بھی فرمایا ایک شخص گائے ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لاد اٹھا گائے  
نے اس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے نہیں پیدا ہوئی میں تو کھیتی کا کام  
کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں لوگ یہ حال دیکھ کر کہنے لگے سبحان اللہ عجیب  
قدرت ہے گائے بات کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس  
پر ایمان لایا اور ابو بکر اور عمر بھی ایمان لائے تھے

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب  
نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو  
رہا تھا میں نے ایک کنواں دیکھا اس پر ایک ڈول رکھا تھا (پیلے) میں  
نے اس کنوئیں میں چند ڈول نکالے جتنے اللہ کو منظور تھے بعد اس کے ابو بکرؓ

۱۔ اس کا ذکر انصار اللہ مغازی میں آئے گا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
اور اگر لکھا ہے اس میں اتنا زیادہ تھا کہ ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود تھے امام بخاری نے اس حدیث سے ابو بکرؓ کی فضیلت نکال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
بعد کا نام لیا ۱۲ منہ

رَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ كَمَا ضَعَفْتُمْ  
اسْتَحْكَمْتُمْ بِنَا قَاخَذَ هَا ابْنُ الْخَطَّابِ سَلَّمَ  
عَبَقْرُ يَا مَنِ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عَمَّا حَتَّى  
خَرَبَ النَّاسَ بِعَطْنٍ-

۸۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلًا وَكَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ  
إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ أَحَدٌ شَقَّ  
ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَلْعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصْنَعُ  
ذَلِكَ خَيْلًا كَمَا لَمْ يُسْأَلِ مُوسَى فَقُلْتُ لِمَا لِمَا كَمَا  
عَبَدَ اللَّهُ مِنْ جَرٍّ إِذَا رَأَى قَالَ لَمْ أَسْمَعْ  
ذِكْرًا لِثَوْبِي-

۸۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خُزَيْمٍ  
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُلْفَقَ زَوْجَيْنِ  
مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ دُحِجِي مِنْ  
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ

نے اس کو لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان  
کی ناتوانی معاف کرے پھر وہ ڈول لکھا پھر سبکیا نہ مرنے اس کو لیا میں نے  
ایسا نہ زور پہلوان نہیں دیکھا جو ان کی طرح کھینچتا ہوا ستا پانی نکالا کہ لوگوں نے  
اپنے اونٹوں کو تو من سے سیراب کر لیا تے

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خود ہی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے  
عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غزور  
کی راہ سے اپنا کپڑا اٹائے گا اللہ اس کو (رحمت کی نگاہ سے) قیامت کے دن  
دیکھے گا میں نہیں یہ سن کر ابو بکر نے عرض کیا (میں کیا کروں) میرا کپڑا چلنے میں  
ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جبکہ کر چلتے ہوں گے) مگر ہاں خوب خیال  
رکھوں اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے آپ نے فرمایا تو غزور کی راہ  
سے عبور کر لیا کرتا ہے تہ موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبد اللہ  
عبد اللہ ابن عمر نے یوں اس حدیث میں (کہا ہے جو کوئی اپنے ازار لٹکانے لگا  
نے کہا میں نے ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا اٹکائے تہ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شیب نے خبر دی انہوں نے  
زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمانے تھے جو  
شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے دو گھوڑے  
دو کمریاں اللہ کی راہ میں دے) بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائے گا اگر  
کہیں گے اللہ کے بندے ادھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی بڑا مالدار

۱۔ چار یا دو ڈول حمل سے لیت ہیں پانی دیتے ہیں ۲۔ ایک ہدایت میں ہے کہ وہ برابر پانی نکالتے رہے کہ لوگ پانی کی کھالوں کو پلا کر پھیل دیتے اور من جوش مار دیا تھا ۳۔ منہ  
۴۔ معلوم ہوا احوال یا لیاات اگر کوئی اپنی ازار کھینچے دے اپنی بھی رکھے اور غزور جو تو اس کی تباہی رکھی ہوئی ہے اگر بلا قصور و جلت غزور لٹک جائے تو وہ اس وجہ میں داخل نہ ہوگا ۵۔  
۶۔ یہ ہر کپڑے کو مثال ہے ازار جو یا نیکو یا کرتا یا چیز بے ضرورت نیکو کرنا اور اٹکانا یا کر لے کر آستین بہت بڑی ہوی رکھا کر دے ہے اگر غزور کی راہ سے الیا کرتا تو سخت کد اور  
۷۔ حرام ہے جو یہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کر دے تو دوسرے مزین کو مہربانے ہونگے پھر تہ میں ایک ایک چیز ہدی کے لیے ترسی میں حیدر آباد میں ہے یہ رسم جب دیکھی لوگ انکھ کے لیے ایسے نیچے  
پستے ہیں کہ سارا اللہ اور اس میں بے فائدہ گھیر اتار کھینچتے ہیں کہ ایک ایک حصا خرچ کرتے ہیں اور افتان تان میں با حار بہت لکھنا تہیں اور تہاے تہاے بڑے ہاتھ سے گویا سر پر ایک ٹوکرا  
دھار ہے معلوم نہیں اس میں کیا فائدہ سمجھتے ہیں اب تو زور عقل آجکل ہے اور لوگ ایسے گھیر دیتے ہیں جیسے عوام نے عورت کرتے جاتے ہیں اللہ ہماری قوم کو توفیق دے اور انکی عقل

تَنْتَنَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعَىٰ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ  
وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعَىٰ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ  
وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعَىٰ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ

بَابُ التَّيَمُّنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى  
مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ غَيْرِ مَرَّةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى  
مِنْهَا كَلِمَةً أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ

۸۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ يَكْلَبٍ عَنْ حِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
وَعَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّحْرِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يُعْنَى بِالْعَالِيَةِ  
نَقَامٌ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْثَرَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ  
فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيْبَعَثَنَّهُ اللَّهُ فَلَيْقُطَعَنَّ أَيْدِي  
رِجَالٍ وَأَرْجُلُهُمْ فُجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ يَا بَنِي  
أَنْتَ وَأَخِي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَا يَزِيدُكَ اللَّهُ الْمَوْتَيْنِ أَبَدًا  
ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْخَالِفُ عَلَى رَسُولِكَ  
نَلَمْنَا نَكَلَمُ أَبُو بَكْرٍ حَلَسَ عُمَرُ فَحَبَسَهُ

ہوگا نفل بہت بڑھتا ہوگا وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی  
مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہوگا  
وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے  
جس کا نام بیان ہے بلایا جائے گا یہ سن کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جو کوئی ایک ہی  
دروازے سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یا رسول اللہ ایسا بھی  
کوئی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ کے فرمایا ہاں اور مجھے امید  
ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہوگا۔

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ محمد بن سلیمان بن بلال  
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا  
ابو بکر رضی اللہ عنہ اس وقت سح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل پر ہے) اسماعیل راوی نے  
کہا یعنی عوالہ کے ایک گاؤں میں عمر آپ کی خبر سن کر کھڑے ہوئے کہنے لگے اللہ کی قسم  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں عمر کہا کرتے تھے  
خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں یہی آتا تھا کہ اور میں کتنا اللہ آپ کو مزور  
اس بیماری سے (اچھا کر کے) اٹھائے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں  
قلم کریں گے اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (اندر  
جا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے  
میرے باپ آپ پر قربان آپ زندگی اور موت دونوں حال میں اچھے اور  
پاکیزہ ہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ  
آپ کو دوبار موت کا مزہ نہیں چکھانے کا نہ پھر باہر نکلے اور مرے کہنے لگے

۱۲- حوالہ دینے کے گرد بند ہی پر جو گاؤں ہے ۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا رکھا تھا جس کا نام تھا  
حضرت عمرؓ نے کہا تو مجھ کو بتا کہ اس کتا نے کتنی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر ان کے ہاتھوں میں سے کھانا کھا لیا  
میں نے کہا کہ میں نے اس کتا کو اس وقت تک نہیں ماری کہ اس وقت تک میں نے اس کتا کو اس وقت تک نہیں ماری کہ اس وقت تک میں نے اس کتا کو اس وقت تک نہیں ماری  
اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ عمرؓ کے سوال کے وقت زندہ نہ تھے یا پھر مراد یہ ہے جتنے میں جیسے قرآن شریف میں ہے اَمَّا اَمْتِي فَمَرَّتْ بِمَوْتِهَا وَدَعَتْ بِمَوْتِهَا  
مجھ ہوں گی جو سے سماع حنفی ثابت ہوتا ہے اس لیے مطلب یوں کہنا چاہیے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ پر ردی وہ جو کہتے تھے اللہ آپ کو پھر اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں  
قلم کریں گے کیونکہ اگر آپ اٹھائے تو ایک موت تو ہو چکی ہے اس کے بعد دوسری موت لازم آئے گی حافظ نے کہا پیچھے اپنی قبول میں زندہ ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے ۱۲

۱۲- حوالہ دینے کے گرد بند ہی پر جو گاؤں ہے ۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا رکھا تھا جس کا نام تھا



فَإِنَّكَ سَيِّدٌ نَادٍ خَيْرٌ نَادٍ أَجَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَضَ عُمَرُ بِيَدِهِ  
نَبِيَّكُمْ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ كَأَنَّهُ  
تَمَلَّكُمُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ  
عَبْدُ السَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ  
أَنَّهُ عَايَشْتُهُ رَمَ قَالَ لَتُ شَخْصٌ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الزُّبَيْدِيِّ الْأَعْلَى  
ثَلَاثًا وَكُفَّ السَّحْمَانِيَّةُ قَالَ لَتُ شَخْصٌ كَأَنَّهُ  
خَطْبِيَّةٌ مِمَّنْ خَطْبِيَّةُ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ  
خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنْ فِيهِمْ لِنَفَاتَاتٍ ثُمَّ  
اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ  
الْمُهَذَى وَعَدَّ لَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَ  
خَرَجُوا بِهِ يَتَكُونُونَ رَمًا مُحَمَّدٌ  
إِلَّا دَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ  
الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ

۸۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
جَمَاعَةُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو يُعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيْ النَّاسِ

ملک (یعنی مکہ) عرب کے بیچ میں ہے تو ایسا کرو تم کو اختیار ہے یا تو عمر سے  
بیعت کر لو یا عبیدہ بن جراح سے عمرہ نے سن کر یہ کہا تمہارے ہوتے  
ساتھ لے ہم تو تم ہی سے بیعت کریں گے تم سے تم ہمارے سردار ہوا اور ہم  
سب میں افضل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے ہم سب سے زیادہ  
محبت تھی خیر حضرت عمر نے ابو بکر کا ہاتھ تھا ما ان سے بیعت کی اور دوسرے  
لوگوں نے یہ بھی بیعت کر لی اب ایک شخص کہنے لگا تم نے سعد بن عبادہ کو مار  
ڈالا کہ حضرت عمر نے کہا اللہ ان کو تباہ کرے اور عبد اللہ بن سالم نے زبیدی سے  
نقل کیا کہ اور عبد الرحمن بن قاسم نے کہا مجھ سے میرے والد قاسم بن  
محمد نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے لگے یا اللہ بلند فقیہ  
میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا کہتی ہیں ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جو جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے  
اللہ نے فائدہ دیا عمرؓ کو لوگوں کو ڈرایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود  
ہے پھر اللہ نے ان کا خیال حق پر پھیر دیا اور ابو بکرؓ نے جو حق بات  
تھیں ہدایت کی بات وہ لوگوں کو سمجھا دی۔ اور ان کو بتلایا جو ان پر  
لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ اسی آیت کو دیکھ کر محمدؐ کو رسول  
اخیر شاگردین پر چڑھتے نکلے

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم  
سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلیٰ نے انہوں نے محمد بن حنفیہ  
انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضیٰ سے) پوچھا آنحضرت

لے یہ ہرگز ہوگا نہ اسے انصار اور صحابہ نے نہ اسے جو انصار کا امیر بنا چاہتے تھے نہ اسے کہیں تاہم کہ ان کا مطلب پورا نہ ہونے دیا نہ اسے اگرچہ سعد بن  
عبادہ صحابی تھے مگر حضرت عمرؓ نے اس کو اس لیے بڑھادی کہ انہوں نے ایسی پریشانی کے وقت میں اسلام میں تفرقہ ڈالنا چاہتا تھا کہتے تھے دودھ امیر ہوں اگرچہ خدا کا  
ایسا ہوتا تو میں مسلمانوں کا حاکم ہوتا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عبیدہ کا قائم کرنا فرض ہے جب تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجسیر و تکفیر پر بھی اس کو  
مقدم رکھا اور جب سے مسلمانوں میں یہ رسم قائم ہو گئی اور ان کا بادشاہ جب مہماتا ہے تو دوسرا بادشاہ فوراً بیٹھا دیا جاتا ہے اس کے بعد وہ بادشاہ کی تجسیر  
و تکفیر کا سامان کرتے ہیں کہتے ہیں اس کے بعد عبادہ ایسے شرمندہ ہوئے کہ شام کے ملک کو چلے گئے انہوں نے وہیں انتقال کیا نہ اسے اس کو طرانی نے دیا نہ اسے  
کے پیغمبروں اور فرشتوں نہ اسے اس وقت ہی معلوم تھی نہ اسے آپ کی واقعی وفات نہ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا تو انہوں نے کبھی آیت نہ تھی اس روز نہ اسے

خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
 كُنْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ  
 كُنْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
 ۸۶۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
 قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي بَعْضِ أَشْقَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَدَايَ  
 الْحَبَشِ أَنْقَطَعَ عَقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ  
 لَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَكِنْ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ  
 أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا لَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ فَأَمَّا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ  
 وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَكِنْ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ  
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعِ رَأْسَكَ  
 عَلَى فُجْدَةٍ كُنَّا نَامُ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَ  
 لَكِنْ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَمَا تَبْنِي وَقَالَ مَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا  
 ابو بکرؓ میں نے پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمرؓ اب میں ڈر اور پوچھوں تو وہ کہہ دیں  
 عثمانؓ میں نے خود کہہ دیا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو (عام مسلمانوں میں سے) ایک شخص ہوں  
 ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے  
 انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
 حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس کے ساتھ نکلے جب بیدایا ذات الجبیش میں پونپے (دونوں مقام میں  
 مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 کے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے وہاں  
 پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا یہ حال دیکھ کر لوگ ابو بکرؓ مدینہ  
 کے پاس گئے ان سے کہا تم دیکھتے ہو عائشہؓ نے کیا کیا آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا اور اسی مقام  
 میں جہاں پانی نصیب نہیں نہ ان کے پاس پانی ہے حضرت عائشہؓ کہتی  
 ہیں ابو بکرؓ یہ سن کر اُٹے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران  
 پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ  
 پانی ہے عرض ابو بکرؓ نے مجھ پر لعنت کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برابھلا)

لے حضرت علیؓ کے اس قول سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو حضرت ابو بکرؓ مدینہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کہتے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ کو جیسے بھور اہلسنت  
 کا قول ہے عبد الرزاق کہ حضرت علیؓ نے خود شیعین کو اپنے اوپر فضیلت دی لہذا میں بھی فضیلت دیتا ہوں ورنہ کبھی فضیلت نہ دیتا دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے منقول  
 ہے کہ جو کوئی مجھ کو شیعین کے اوپر فضیلت دے میں اس کو مسخری کی حد لگاؤں گا قالین کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کفری اور تواریخ سے فرمایا کیا کرتی آدمی خود اپنی فضیلت بیان کرتا  
 اس کی مثال حدیث میں موجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو بوس سے بیڑے افضل نہ کرو دوسری حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو باوجودیکہ  
 ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں سے افضل ہیں تو حضرت زینؓ سے بطریق اولیٰ افضل ہوں گے اس کے علاوہ حضرت علیؓ کا قول بھی ایک حدیث موقوف ہے اس سے اعتقاد ہی مستثابت  
 ہونا مشکل ہے خصوصاً اسیے حال میں جب یہ معاملہ انہیں کی متعلق ہوا اور کفری جواز نہ ثابت ہے اس میں یہ محتمل بلکہ یقینی ہوا دلیل اسی خود اسی روایت میں موجود ہے  
 کہ حضرت علیؓ بھور اہلسنت کے نزدیک شیعین کے بعد یا حضرت عثمانؓ کے بعد باقی صحابہ سے افضل ہیں مالا کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت علیؓ عوام مسلمان کی مثل ہیں پس واجب ہوا اس  
 کا پیغمبرؐ تاویل سے اور جب تاویل کی گنجائش نکل آئے تو شیعین کے متعلق جو معنوں سے اس میں تاویل ہو سکتی ہے اب رہا وہ اثر حضرت علیؓ کا کہ کبھی کبھی شیعین پر فضیلت دی میں اس کو تواریخ  
 کی حد لگاؤں گے ہمارے خلاف نہیں ہے کیونکہ ہم اسے قابل نہیں ہیں کہ حضرت علیؓ شیعین سے افضل تھے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مستغنی علیؓ نہیں تھے اور لا ان متاع میں لہذا اس میں کوتاہی ہے  
 اللہ عز و جل جانتا ہے کون اس کے نزدیک افضل ہے اگر شارح سے کوئی نص صاف و صریح آجاتا تو روایات بھی اس مسئلہ کیوں کہ وہ ہمارا سارا حلقہ اپنی ہی طرف مائل ہے



شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَصْحَبِي بِسِدِّهِ فِي خَاصَرَتِي  
فَلَا يَسْتَعْنِي مِنَ النَّحْرِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَيْحَتِي فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى أَصْبَرَ عَلَى غَيْرِ بَأْسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْيَمِّمْ فَنَبَّيْتُ  
فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ الصُّنْدَرِ مَا بَعِي بِأَوَّلِ بَرَكَةٍ يَأْتِي  
إِنِّي بَكْرٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَبَّيْنَا الْبُعَيْرَ أَلَيْسَ كُنْتُ مَلِكَةً  
۸۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمٍ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْوَعَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذُكْرَانَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَسْبُدُوا أَصْحَابِي فَلَئِنْ أَنْ أَحَدَكُمْ أَنْفَعُ مِنْ  
أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْقَةً  
تَأْبَعُ جَبْرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَعْرُوفٍ  
وَحَاضِرُ حِينَ الْأَعْمَاشِ.

۸۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ  
شَرِيكٍ بْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَصَّأَ فِي  
بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَا فَرِمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا قَالَ جَاءَ  
السَّجْدُ فَسَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ

وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کولہ میں کو چا دینے لگے میں فرور  
تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری دان پر تھا اس وجہ سے نہ ہل  
سکی آپ سویا کئے صبح ہوئی تو بانی نہ دار د پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت  
حتیٰ اصبر علی غیر بآءِ فَاَنْزَلَ اللہ آیۃ الیمم فنبیئت  
فقال اسید بن الصندر ما بعی بأول برکۃ یأتی  
انی بکرم قالک عائشۃ نبینا البعیر الیس کنت ملکۃ  
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے امش سے کہا میں نے ذکران سے سنا وہ ابو سعید خدری سے  
روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب  
کو برا نہ کہو اگر تم میں کوئی احد پہاڑ برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے  
تو ان کے مدیا آدھے مد (غلہ) کے برابر نہیں ہو سکتا شعبہ کے ساتھ  
اس حدیث کو جریر اور عبد اللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور حاضری بھی امش سے  
روایت کیا ہے کہ

ہم سے ابو الحسن محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن  
حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے شریک بن ابی نجر سے  
انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا حجہ کو ابو موسیٰ اشعرئی نے خبر دی  
انہوں نے اپنے گھر میں دمنو کیا پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا آپ کے پاس ہی رہوں گا  
خبر وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں  
نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ کے قدموں کے

ملہ بلکہ تاروی وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ فائدہ اور برکات ہوتے رہے ہیں یہ حدیث کتاب التیمم میں مذکور ہے مگر یہ بیان اس کے لانے سے یہ عرض ہے کہ ابو بکر صدیق کے اصحاب کی فضیلت اس سے ملتی  
ہوتی ہے ایدہ کے نامی بادل برکلم یا آل ابو بکر صدیق جو فتح سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اس لئے کہ انہوں نے ایسے وقت میں خرچ کیا جب سخت ضرورت تھی مگر ان کا غلبہ تھا اور مسلمان ہونا  
تھے مقصود حاکم بن ابی الدین اور اضرار کی فضیلت بیان کرنا ہے ان میں ابو بکر صدیق بھی تھے لہذا اب کی مطابقت حاصل ہو گئی یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف  
میں کچھ عداوت ہوئی خالد بن ولید کو سخت کہا آپ نے خالد کو طعنے لگے کہ یہ فرمایا بعضوں نے کہا یہ خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے ان کو جو دوزخ کر کے ان کی طرف خطاب کیا مگر یہ قول  
مجھ نہیں ہے کہ وہ خالد کی طرف خطاب کر کے آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی اور خالد خود صحابہ میں سے ہیں تو میری جو عداوت ہم نے نہ کی ہے اب اس کی مصلحت معلوم ہو گئی اس لئے کہ اس حدیث میں یہ روایت  
کہ اس حدیث میں یہ روایت کہ ابو الفتح نے اپنے فائدہ میں اور عبد اللہ بن داؤد کی روایت کو مدد سے اور ابو معاویہ کی روایت کو کام اور نے مدد کیا اس لئے

وَرَجَعْتُهَا فَخَرَجْتُ عَلَى إِثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ مَعْتَى  
 دَخَلَ بَيْتَ أَرَيْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ بَابَهُمَا مِنْ  
 جَدِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ  
 عَلَى بَيْتِ أَرَيْسٍ تَوَسُّطَ قَفْعَا وَكَشَفَ عَنْ سَاتِيهِ  
 وَكَأَنَّهَا فِي الْبُكْرَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ  
 عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَا كُؤُنَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَبَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ  
 الْبَابُ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى  
 رِسْلِكَ ثُمَّ دَخَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا  
 أَبُو بَكْرٍ يُسْأَلُ فَقَالَ أَمَدَنَ لَكَ وَبَشَّرَكَ بِالْجَنَّةِ  
 فَأَمْسَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لَا بِيْ بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِيكَ بِالْجَنَّةِ  
 فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَكَانَ رَجُلِيهِ فِي الْبُكْرَةِ  
 تَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ  
 سَاتِيهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ الْحِجِينَ مَتْنًا  
 وَكَيْفَ قُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِيدَ اللَّهُ لِيَقْلِبَ خَيْرَ الْأَوْبَانِ  
 أَخَاهُ يَأْتِي بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّ مَجْرِكَ الْبَابُ فَقُلْتُ  
 مِنْ هَذَا أَنْعَالَ عَمَّا بَنِي الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ  
 ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ  
 عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ يُسْأَلُ فَقَالَ

نشان پر بالا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ اریس  
 کے باغ میں گئے ہیں میں باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا جو کمزور کی ڈالیں  
 کا تعاقب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وٹو کر چکے تو میں آپ کی طرف  
 چلا دیکھا تو آپ اریس کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے ہیں اس کے پیچھے میں اور دونوں  
 پنڈلیاں کھول کر گزرتی ہیں لٹکا دی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں لوٹ  
 آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (ہل میں) کہا آج میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا تھے میں ابو بکر آئے اور دروازے  
 کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا در اٹھو  
 اور میں گیا جا کر آنحضرت سے عرض کیا ابو بکر آئے ہیں اندر آنے کی اجازت  
 چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو ان کو بہشت کی خوشخبری بھی دو  
 میں آیا اور ابو بکر سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت  
 کی خوش خبری دی ہے خیر ابو بکر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 داہنی طرف اسی منڈیر پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر بیٹھے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے بیٹھ گئے کہ ابو موسیٰ کہتے ہیں میں اپنے بھائی  
 عامر کو گھر میں وٹو کرتے چھوڑ آیا تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر اللہ کو اس  
 کی بھلائی منظور ہے تو اس کو یہاں لے آئے گا تھے میں کیا دیکھتا ہوں کوئی  
 دروازہ ہلار ہا ہے میں نے پوچھا کون ہے کہا در میں نے کہا در اٹھو پھر میں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا  
 عمر حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو اور بہشت  
 کی خوش خبری دو میں ان کو ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت  
 کی خوش خبری دی ہے وہ بھی ان کو اسی منڈیر پر آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے

لے آیا کہ ان کے پاس ایک مشور باغ تھا میں نے یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بوجھت نہ تھی اللہ عزوجل نے ان کو بھی میں کر چکا تھا اس وقت وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں یہ ہے کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے لیے مجھ کو دربان نہیں بنایا اس کے بعد ابو بکر نے بھی پنڈلیاں کھول دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین  
 نہ ہو آپ کہیں شرم سے پنڈلیاں ڈھانپ لیں۔ ۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دیں گے۔ ۱۲

اَئِنَّ لَكَ بَشَرًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَبَلَغَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنِّي  
وَدَلَّى رَجُلِيهِ فِي الْمِرْثَمِ رَجَعْتُ فَبَلَغْتُ فَقُلْتُ  
إِنْ يَرِدِ اللَّهُ بِعَذَابٍ خَيْرٍ يَأْتِي بِهِ نَجَاءَ إِنْسَانٍ  
مَّجْرُوكِ الْبَابِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرَانُ بْنُ  
عَفَّانٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاخَبْتُ لَهُ فَقَالَ ائِنَّ لَكَ  
بَشَرًا مِّنَ الْجَنَّةِ عَلَى بَكْرِي تُصِيبُهُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ  
لَمَّا دَخَلَ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِكُرِيِّ تَصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ فَدَلَّى فَبَلَغَ  
عَنْ تَشَادَا أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدَ الْبُكْرَةِ وَهَمَّ  
عُمَرَانُ فَرَجَعَهُمْ فَقَالَ اثْبُتْ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَفْسِي  
۴۸۸ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
وَعَبَّاسُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ  
ابْنَ عَمَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَمَا أَنَا عَلَى يَدِي أَنْزَعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ  
عَمْرَةً نَاخِدًا أَبُو بَكْرٍ اللَّهُ لَوْ فَنَزَعُ دَنُوبًا أَوْ  
دَنُوبَيْنِ دَنِي نَزَعَهُ صَنَعْتُ وَاللَّهِ يُعْطِيكَ لَكَ لَمْ

میں لوٹ آیا (دروازے پر) بیٹھائیں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ کو  
عامر کی بھلائی منظور ہے تو اس کو بھی لے آئے گا اتنے میں ایک  
اور آدمی نے دروازہ بلایا میں نے پوچھا کون ہے کہا عثمان میں نے کہا ذرا  
صبر وادار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمان حاضر میں اپنے فرمایا  
ان کو آئے دو اور بہشت کی خوش خبری دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہوں  
گئے (حاضرہ کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں آیا ان سے کہا آؤ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی بشارت دی ہے مگر ایک  
بلا کے بعد جو تم پر آئے گی وہ بھی آئے دیکھا تو مندیلا ایک حصہ بہر گیا  
خود دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے شریک نے کہا  
اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی  
قبریں اسی طرح ہوں گی

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں قتادہ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
یہاں پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمرہ اور عثمان بھی چڑھے آئے یہاں لوگوں  
نے فرمایا اے پیغمبر پر اور کئی نہیں ایک پیغمبر میں ایک صلیب ایک شہید  
ہم سے احمد بن سعید ابو عبد اللہ باطنی نے بیان کیا کہا ہم سے  
دعبل بن جریر نے کہا ہم سے ضرر بن جریر نے انہوں نے نافع سے  
کہ عبد اللہ بن عمرہ کے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے  
ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کتوں پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں  
اتنے میں ابو بکر اور عمرہ آئے پہلے ابو بکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول  
وہ بھی کزوری کے ساتھ اللہ ان کو بخشنے پھر خطاب کے بیٹے نے

لے عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمرہ بیٹھے تھے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ڈول تھی اور فرست تھی حقیقت میں ایسا  
ہی ہے ابو بکر اور عمرہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوئے اور حضرت عثمان آپ کے سامنے بیٹھے میں سعید کاہلیہ نہیں ہے کہ ابو بکر اور عمرہ آپ کے اپنے بائیں  
دفن ہوں گے کیونکہ ایسا نہیں ہے ابو بکر کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب ہے اور عمرہ کی ابو بکر کے بائیں طرف ۱۲۰ گز جہاں اللہ نے حدیث بھی آپ کا بڑا معجزہ  
ہے حضرت عمرہ اور حضرت عثمان دونوں شہید ہوئے مقصود اس سے ابو بکر کی فضیلت بیان کرنا ہے ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجددم لکھتے ہیں کہ حدیث  
کا ترجمہ بالکل نبوت سے ملا ہے پہلے مقام حدیث ہے پھر مقام نبوت ۱۲۰

نکاحہ من البقی الاخر قال شریک قال سعید بن الصیب نا رواھا فیہ

أَخَذَ مَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدَيَّ بَكْرِي سَمِعْتُ  
فِي يَدِهِ عَزْبًا لَهَا رَعْبَقَرًا يَا مِثْنِ النَّاسِ  
يَقْرَأُ فَيَدِيهِ فَتَنَعُ حَتَّى حَرَبَ النَّاسُ يَطْعِنُ  
ثَلَاثَ دَهْبٍ لَعَطَنَ مَبْرُوكُ الْإِبِلِ يَقُولُ  
حَتَّى رَوَيْتَ الْإِبِلَ كَانَتْ.

ابوبکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہو گیا (موضہ کا ڈول)  
میں نے تو ایسا شدہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے  
اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے بلا کر سیراب کر لیا  
نہ وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے معنی میں اونٹ کے  
بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے سیر ہو پانی پی لیا لوگوں نے ان  
کو لے جا کر اپنے ٹھکانے بھٹا دیا

۸۷۴- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى  
بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي  
الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِعٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَا اللَّهُ  
لِعَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ وَتَدْمُضِعَ عَلَى سِرِّيرِهِ إِذَا  
رَجَلَ مِنْ خَلْفِي فَدَمَعَتْ دُمُوعًا عَلَى مُنْبَكِي  
يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ  
يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ إِرَافِي كَثِيرًا مَا كُنْتُ  
أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ رَعْمًا وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ رَعْمًا  
عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو بَكْرٍ رَعْمًا وَفَعَلْتُ

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس  
نے کہا ہم سے عمرو بن سعید بن ابی حسین مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے  
انہوں نے ابن عباس رضی سے میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمروؓ  
کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک  
شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم  
پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں  
کے ساتھ رکھے گا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے کیوں کہیں اکثر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا (فلان جگہ) میں تھا اور ابو بکرؓ اور  
اسمعیلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے مجھے اسی لیے  
کہا کہ ابوبکرؓ رعمہ و فعلت اور ابوبکرؓ رعمہ و فعلت  
پھیری تویہ کہنے والے حضرت علیؓ تھے

هَذَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ زَائِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرُوَةَ  
بِنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
عَنْ أَسَدٍ

ہم سے محمد بن یزید کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں  
نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن  
ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن  
عمرو بن عاص سے پوچھا مشرکوں نے بہت سخت تکلیف آں حضرت

لے یا اونٹوں کو پاؤں پر رکھ کر ان کے ٹھکانے لے گئے ۱۱ منہ ۱۲ منہ یہ حدیث اوپر لکھی بارگزر چکی ہے حضرت ابوبکرؓ کی تاوان کچھ عجیب نہیں ہے کیوں کہ تاوان ان کی علقی طرف سے اس تاوان  
بڑا دل انہوں نے پہلے یا اس سے حضرت عمروؓ پر ان کی فضیلت ثابت ہوئی ۱۳ منہ ۱۴ منہ یعنی تم وہیں دفن ہو گئے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دفن ہیں ۱۵ منہ ۱۶ منہ  
یہ چاروں غلیظ یک دل اور یک جان اور ایک دوسرے کے خیر خواہ اور شائق تھے اور میں نے یہ گمان کیا کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف اور بدخواہ تھے اور اتفاق سے ظاہر میں  
ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے وہ مردود خود منافق اور بدباطن ہے الرقیس علی نفسه یہ نسبت خاک دیا عالم پاک کجا عیسیٰ کا جلال ناپاک ۱۷ منہ

مَا صَنَعَ الْمُسْمَكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ رَأَيْتُ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقِي قَوْمًا رَجَاءُ  
فِي عُنُقِهِ فَخَنَفَهُ بِهِ خَنَفًا شَدِيدًا فَجَاءَ ابْنُ  
بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ اتَّقُوا رَجُلًا  
أَنْ يَقُولَ رَبِّي اللَّهُ وَكَذَّجَاءُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ  
رَبِّكُمْ.

باب ۳۷ مناقب عمر بن الخطاب  
ابن حفص القرظي العدوي  
رضي الله تعالى عنه.

۸۷۶- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى رَعْنُ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِنَّا  
بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةٍ أَبِي لَحْمَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً  
فَعُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا ابْنُ لَدَاءٍ رَأَيْتُ  
قَصْرًا يَفْنَأُ بِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ  
لِعَمَّا فَإِذَا دُرْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ نَاظِرًا إِلَيْهِ  
فَذَكَرْتُ غَيْرُكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا قِيَّوُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی تھی انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون)  
آپ پاس آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپ کا گلا گھونٹا  
(مار ڈالتا چاہا) اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عقبہ کو دھکیل دیا آنحضرت  
کو چھڑوایا اور کہنے لگے کہ تم ایک شخص کو ناحق مار ڈالتا چاہتے ہو کہ وہ  
کتاب ہے کہ میرا ملک اللہ ہے ہمارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی  
لے کر آیا ہے۔

باب حضرت عمر بن خطاب کی فضیلت کا بیان (سبکی)

کنیت ابو حفص ہے وہ قریشی عدوی تھے

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن جابر  
نے کہا ہم سے منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا میں بہشت میں گیا  
ہوں کیا دیکھتا ہوں وہاں رمیصاء یعنی ام سلیم انس کی والدہ موجود  
ہیں اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے معلوم ہوا بلال ہیں (جبریل  
نے بتلایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل دیکھا اس کی ایک طرف ایک لڑکی  
وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب  
کامیں نے چاہا اس محل کے اندر سے جا کر دیکھوں مگر عمر تمہاری غیرت مجھ کو  
یاد آگئی کہ عمر نہ دیکھ کر روئے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ کے صدقے پہلا

لہ مبارک اللہ اس شرارت کامیں کچھ ٹھکانا ہے اسی عقبہ مردود نے نماز پڑھنے میں آپ پر چھڑی ڈال دی تھی ۱۱ منہ ۱۱ سے ۱۱ منہ ۱۱ سے اس کا  
سچا ہونا ثابت ہے حافظ نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیماری میں مرے واقف نے کہا انہوں نے سر دی میں منہ کیا چند دن تک بخار آیا بعضوں نے کہا یہودیوں نے ان کو زہر دیا  
عزیز ماہ جمادی الآخر کے دن باقی تھے سترہ ہجری میں انہوں نے انتقال فرمایا ان کی خلافت دو برس تین مہینہ چند دن رہی اور مرتے وقت ان کی عمر آنحضرت کی  
طرح ۶۳ برس کی ہو گئی تھی رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ داہمہ ۱۱ منہ ۱۱ حضرت عمر کا نسب یہ ہے عمر بن خطاب بن حفص بن عبدالعزی بن رباح بن عبد اللہ بن قریظ  
بن عدی بن کعبہ بن لوی بن غالب تو وہ کعبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں ان کا لقب فاروق تھا جو آنحضرت صلعم نے دیا تھا بعضوں نے کہا حضرت  
جبریل یہ لقب لے کر آئے تھے عارف عدالت اور علم سیاست مدین اور حسن تدبیر اور انتظام علی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے رضی اللہ عنہ ۱۱ منہ ۱۱ رضی اللہ عنہ  
انکھ کی میل کچل کر ام سلیم کی آنکھیں چرک آلودہ تھیں اس لیے ان کا لقب رمیصاء ہو گیا ۱۱ منہ ۱۱ میں داہم چلا آیا ۱۱ منہ

اَیُّ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعَلٰیكَ اَخَا سُر۔

میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۸۷۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَاكِمٌ وَبَيْنَكُمْ فِي الْخِجَةِ فَإِذَا افْرَأْتُ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِهِمْ فَقُلْتُ لِمَ هَذَا الْقَعُورُ قَالَوْا لِعِمْرَانَ كَرِهَتْ عَيْنُكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَوْا وَقَالَ اَعَلٰیكَ اَخَا دِيَارِ سُرُ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ نے کہا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں اپنے تئیں بہشت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر کا میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا کہ وہ رد دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر کو فی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمَّادٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَاكِمٌ وَبَيْنَكُمْ فِي الْخِجَةِ فَإِذَا افْرَأْتُ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِهِمْ فَقُلْتُ لِمَ هَذَا الْقَعُورُ قَالَوْا لِعِمْرَانَ كَرِهَتْ عَيْنُكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَوْا وَقَالَ اَعَلٰیكَ اَخَا دِيَارِ سُرُ

بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا سوتے میں میں نے دودھ پیا اتنا کہیں دودھ کی نازگی دیکھنے لگا میرے ناخنوں یا ناخنوں پر بہ رہی ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ (عمرہ کو دے دیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعمیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علم سے

۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ فِي السَّمَاءِ أَنِّي أُفْرِعُ بِدَلْوٍ بَكْرَةً عَلَى قَلْبٍ فَمَا أَتُوبُ بَكْرَةٍ تَفْرَعُ دُرُوبًا أَوْ دُرُوبَيْنِ تَفْرَعَا

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن بشیر نے کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ کو ابو بکر بن سالم نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہوا ہے اے اتنے میں ابو مکرہ آئے انہوں نے کزوری کے ساتھ ایک یا دو ڈول نکالے اللہ ان کو بخشے پھر عمرہ آن پہنچے تو

لے آپ کے تو ہم سب کو ہدیہ نام ہیں یہ سب موت اور رحمت سب آپ کے صدقہ سے ملی ہے ورنہ بہشت کہاں اور ہم کہاں ہم کو تو بہشت کی بھی سوچنے کو ملتی اگر آپ اللہ کا راستہ نہ بتلاتے تو ساری عمر بہت پرستی میں گزر جاتی ۱۲۷۱ھ جب عمر کو آپ کے ایسا فرمانے کی خبر پہنچی ۱۲۷۱ھ میں قرآن اور حدیث اور احادیث علان اور انعام ملک کا علم ۱۲۷۱ھ میں جبرائیل اس وقت میں ہے جب جبرائیل میں بکرہ بفتح باور کا ہوا جو میں وہ گل لکڑی جس سے ڈول نکالا دیتے ہیں اگر بکرہ میں یہ ممکن لاہو تو جبرائیل میں بکرہ وہ ڈول جس سے جبران اوٹنی پانی پلاتے ہیں ۱۲۷۱ھ

صَغِيرًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ لَكُمْ خَيْرًا مِّنْ عَمَلِكُمْ وَنَبِيُّ الْخَطَّابِ  
فَأَسْتَحْكَتْ عَزْرًا فَلَمْ أَذْ عَقْبَرًا يَأْتِي عَمَلِي فِيهِ  
عَتَى رَدِيَ النَّاسُ وَخَرَرُوا بَعْطِينَ قَالَ ابْنُ  
جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عَمَّا نَالِ الزَّيَّاتِي وَقَالَ عِيْنِي  
الزَّيَّاتِي الْمَنَافِسُ لِمَا خُمِلَ رَتَيْنِ مُبْتَوْنَةً  
كَثِيرَةً

۸۸۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ  
ابْنِ شَرِبَابٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ  
سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَرِبَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي  
رُقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ مُحَمَّدُ بْنُ  
الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
حِينَئِذٍ نَسُوهُ مِنْ قُرْبَى يَكْفُتُهُ وَيَسْتَكْثِرُهُ  
لَمَّا لَيْسَ أَصَوُّهُمْ عَلَى صَوْتِهِ فَلَكَ اسْتَأْذَنَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ نَبَّأَ زَيْنَ الْحَبَابِ فَأَذِنَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُكُ فَقَالَ عُمَرُ مُحَمَّدُ  
اللَّهُ يَسُئُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ دُكِّنَ  
عِنْدِي فَلَكَ سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَأَ النَّحْبَ

وَأَمَّا الْعَبْقَرِيُّ

وہ ڈول بڑا پر سر ہو گیا میں نے تو عمر کی طرح کوئی شہ زور سر دار نہیں  
دیکھا جو ان کا سا کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سب میرا ہونگے اور  
اپنے اونٹوں کو ان کے ٹھکانے (پلا ولا کر) لے گئے لہٰذا ابن جریر نے کہا عبقری  
کا معنی عمدہ ذرا بی یکجہ بن زیاد فرما رہے تھا کہ وہ راہی کہتے ہیں پھونوں کو  
جن کے حاشیے باریک باریک پیسے ہوئے بہت کثرت سے ہوتے ہیں کہ  
اور عبقری سر دار کو بھی کہتے ہیں (مدینہ میں عبقری سے ہی مراد)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب  
بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن  
شہاب سے کہا مجھ کو عبد الحمید بن عبد الرحمن نے خبر دی ان کو محمد بن سعد بن  
ابی وقاص نے دوسری سند ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا  
کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب  
سے انہوں نے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید سے انہوں نے محمد بن سعد  
بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا  
حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت  
مانگی اس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیوں) آپ سے باتیں کر  
رہی تھیں آپ سے زیادہ فروغ مانگ رہی تھیں ان کی آواز آپ کی آواز  
پر غالب ہو گئی تھی جوں ہی حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ  
لپک کر سب پردے میں چل دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت  
دی وہ اندر آئے اس وقت آپ ہنس رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ  
آپ کو بہت سارے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو  
ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں تعجب آیا جوں ہی انہوں نے تمہاری آواز  
سنی وہ لپک کر پردے میں چل دیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
چاہیے تو یہ تھا کہ آپ سے زیادہ وہ (عورتیں) پھر حضرت عمرؓ نے

لہٰذا اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۱ منسلک قرآن میں سورہ رعد میں ۱۲ منسلک عافکہ نے کہا کرمان نے غلطی سے ان کو کیجئے بن سعید قتلان سمجھا ۱۲ منسلک  
میں جہاں دار سوزیاں ۱۱ منسلک

فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ يُخْبِرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ  
قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتُخْبِنُنِي وَلَا تُخْبِنُنِ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ  
أَفْظُ وَأَعْلَطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَانًا إِنَّ  
الْخُطَّابَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَعَنَ الشَّيْطَانُ  
سَالِكًا نَجَا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ نَجَا غَيْرَ نَجَاكَ -

۸۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَتِيبٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا  
رَلْنَا أَحَدًا مُتَّخِذًا سَلَمَ عُمَرُ -

۸۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ  
تَتَكَلَّمُهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ  
أَنْ يُكْرَمَ وَأَنْ يَأْتِيَهُمْ فَكَمْ يَرْمِيهِ إِلَّا رَجُلٌ  
أَخَذَ مِنْ كِبَرِي فَإِذَا عَنَى فَتَرَعَمَ عَلَى عَصَا  
وَكُلَّ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ  
أَلْقَى اللَّهُ بِسَيْلٍ عَلَيْهِ مِنْكَ وَأَيْمُ اللَّهِ  
إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ  
صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنَّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَحَسِبْتُ

ان عورتوں سے کہا ارے اپنی جانوں کی دشمن (ریکیا غضب ہے) مجھ  
سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے  
(پر دے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بے شک تم سخت کھل کھل کر ہو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے عورتوں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا پس کرو خطاب کے بیٹے قسم اس پر و رکھو کہ جس کے ہاتھ میں میری  
جان ہے۔ شیطان جب تم کو ایک رستے میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ  
اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے

ہم سے محمد بن مشن نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید  
قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے  
بیان کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام  
لائے ہم برابر عزت سے رہے

ہم سے عبد ان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے  
خبر دی کہ ہم سے عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابی بلکہ سے انہوں  
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پر رکھے گئے تمام  
لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے ان کے لیے دعا کرتے تھے بنا زے کی نماز  
پڑھتے تھے ابھی بتاؤ اے اعلیٰ انہیں کیا تھا میں بھی ان لوگوں میں موجود  
تھا اس میں اس وقت گھیرا گیا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا منہ اڑا  
تھا کیا دیکھتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہنے لگے عمر رضی اللہ عنہما تم پر رحم کرے  
تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں اس کے سے  
اعمال پر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھ کو تو یہی گمان غالب  
ہے تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں یا قبر میں)  
رکھے گا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت

۱۔ اس حدیث کی تفسیر اور ذکر یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا فرمائی تھی یا اللہ اسلام کو عزت دی مگر مسلمان ہو جانے یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حق میں آپ کا دعا  
قبول کر مسلمان ہوتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم دین حق پر ہیں چھپا کر نماز کیوں پڑھیں چلیے علانیہ کہیں نماز ادا کریں گا کہہ گئے اب تو آدمی قوت ہماری مسلمانوں  
کا کھڑی ہے ان کے اسلام کا قہر مشہور ہے



أَنَا وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ بَكْرٍ  
عُمَرُ وَخُصْتُ أَنَا وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ

۸۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ سَوَّادٍ وَكَفَسُ بْنُ الْإِمَامِ نَالِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ  
صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدِ مَعَا  
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ تَرَجَّحَ بِهِمْ فَصَرَ  
بِرَجْلَيْهِمَا كَالْأُتْبُتِ أَحَدُ نَسَائِكَ إِلَّا بَنِي  
أَوْصَلَتْ بَنِي أَوْصَلَيْكَانِ .

۸۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
بْنٌ وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ  
أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنٍ يَتَعْنَى عُمَرَ  
فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ مَا كَأَيْتُ أَحَدًا كُطُبُ بَعْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينِ قُبُضِ كَمَا  
أَجَدَ وَأَجُودَ حَتَّى أَتَمَّ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
۸۸۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَجُلٍ  
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ  
فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ  
لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ  
أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُ فَمَا فَرَحْنَا بِشَيْءٍ مِنْهَا

بارنا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں اندر آیا  
اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں باہر نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ

ہم سے مسد نے بیان کیا کہا ہم سے زید بن زریع نے  
کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا مجھ سے طیفہ بن  
خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سوار اور کہس بن منہال نے بیان کیا دونوں  
نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں  
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ تھے  
پہاڑ پہننے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا اہل ہتھمارہ تجھ پر ہے  
کون ایک پیغمبر میں ایک صدیق اور ایک شہید۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے  
کہا مجھ سے عمر بن محمد نے ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے  
اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے مجھ سے  
کچھ اپنے والد حضرت عمرؓ کے حالات پوچھے میں نے بتلائے پھر  
انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد  
پھر دین میں اتنی کوشش کرنے والا اور ایسا سخی جیسے عمرؓ تھے  
کسی کو کبھی نہیں دیکھا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن  
زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے ایک شخص (ذوالخویرہ  
یا ابو موسیٰ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب  
آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے  
کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اس تو قیامت کے دن  
افنی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے انسؓ نے کہا یہ حدیث سن کر

يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ نَاكَحْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَارْتَجَا أَنِ أَكُونَ مَعَهُمْ يَحْيَىٰ أَيَاكُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِشَيْءٍ أَهْمًا لِيَهُمَا.

۸۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا تَبَكُّكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ يَنْ يَأْتِي فِي أُمَّتِي أَحَدًا فَإِنَّهُ عَمْرٌ ذَكَرَ يَا بَنُ أَبِي نَاسِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا تَبَكُّكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ رِجَالٌ يُبَايِعُونَ مِنْ غَيْرِهِمْ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ إِنْ كَانَ يَكُونُ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ نَعْمُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكَأَنَّكَ

۸۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْثَّبْتُ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَاغٍ فِي غَنَمٍ عَدَا إِلَيْنَا فَكَانَ

ہم اتنا خوش ہوئے ویسا خوش کسی بات سے ہم نہیں ہوئے انس نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہونگا گو میں ان کے سے عمل نہ کر سکا

ہم سے یحییٰ بن قزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو (العام) ہوا کرتا تھا میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمرہ ہوں گے سہ ذکر یا بن ابی زائدہ نے اسے سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (ان کو العام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو تو وہ عمرہ ہوں گے ابن عباس نے (سورہ حج میں) یوں پڑھا ہے واما رسلنا من قبلك من رسول ولا نبی دلائل محدثہ۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اسنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا

صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آل نظام سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً جناب امام حسنؓ اور امام احمد بن حنبلؓ اور امام بخاریؓ اور حضرت سیدی عبد القادر جیلانیؒ اور حضرت مرشدی شیخ احمد مجد دہرندیؒ سے اگرچہ میرے اعمال سب کے سب گناہ اور غلطی ہیں ایک عمل بھی میرے پاس ایسا نہیں جس کو میں تیری بارگاہ میں قبول ہونے کے لائق سمجھوں لیکن اسی حدیث شریفین پر اور تیرے رحمت اور کرم پر جو مجھ کو وہی امید ہے رہنا ظننا انفسا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ۱۱ منہ ۱۲ جیسے حضرت حمزہؓ کی امت میں حضرت یونسؓ جواری گذارے میں ان کی مکارشات مشہور ہیں ۱۱ منہ ۱۲ یعنی یقیناً اگر وہ ان لوگوں میں ہیں ۱۱ منہ ۱۲ اس کو اسمعیل اور ابونعیم نے اصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ جو خود کی طرف سے العام ہوا کرے یا فرشتے اس سے باتیں کریں یا اس کی رائے صحیح پڑا کرے مشہور قرأت میں دلائل محدثہ کا لفظ نہیں ہے اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں نقل کیا اور عبد بن حمید نے تفسیر میں ۱۱ منہ ۱۲

مِنْهَا شَاةٌ نَطَلَهَا حَتَّى اسْتَفْعَدَهَا فَانْكَفَتْ  
إِلَيْهِ الذَّئِبُ فَقَالَ لَهَا مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ لَيْسَ  
لَهَا رَاعٍ فَبَرِي فَقَالَ النَّاسُ مُبْجَانِ اللَّهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ مِنْ يَدِ  
رَأْبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا تَقَرُّ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ  
۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَرِبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَكِيْفٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَاثِمٌ رَأَيْتُ  
النَّاسَ عُرْضًا عَلَى وَعَلَيْهِمْ تَمْعُصُ فَمِنْهَا  
مَا يَبْلُغُ الشَّدِيدَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ  
وَعُرْضٌ عَلَى عَمْرٍ وَعَلَيْهِ تَمْعُصُ اجْتَمَعُوا قَالُوا  
نَسَا أَوْ لَسْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ  
۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ  
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ جَحْظَةَ قَالَ لَسْنَا  
طَعْنٌ عَمْرٍُ جَعَلَ يَأْلُمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ ثَدً  
يُجَنِّ عَمْرٍُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ كَانَ ذَلِكَ  
لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاحْسَنْتُ صَحْبَتَهُ ثُمَّ قَارَفْتُهُ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ  
ثُمَّ صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَاحْسَنْتُ صَحْبَتَهُ ثُمَّ قَارَفْتُهُ  
وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتُ صَحْبَتَهُ ثُمَّ قَارَفْتُهُ

چرواہے نے سچیا کیا بکری چھڑالی تب بھیڑیا کہنے لگا (آج تو نے چھڑالی)  
درند سے کے دن میرے سوا بکری کا کون چرواہا ہوگا لوگوں نے یہ دیکھ  
کر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں تو اس پر ایمان لایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی حالانکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں  
موجود نہ تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو امامہ بن  
سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے ایک  
بار میں سورہاتھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ میرے سامنے لائے  
جاتے ہیں بعضوں کے قیص تو اتنے اونچے ہیں کہ (چھاتی تک پونچھتے  
ہیں بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں پہنچتے) اور عمر جو سامنے لائے گئے ان  
کا قیص اتنا لمبا تھا جس کو وہ کھینچ رہے تھے (اتنا لمبا تھا) لوگوں نے عرض  
کیا اس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین تلہ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم  
نے کہا ہم کو ابو بکر نے خبر دی انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور  
بن مزمہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (زخمی کئے گئے  
عین نمازیں) تو بے قراری کرنے لگے ابن عباس ان کو تسلی دینے  
لگے امیر المؤمنین کچھ اندیشہ نہیں ہے (تم نہیں مرو گے یا اگر مرو تو فکر نہ  
کرنا چاہیے) تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی  
طرح آپ کے ساتھ گزاری جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی  
مرے پھر تم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صحبت کی ان سے بھی اچھی طرح گزاری  
وہ بھی تم سے راضی ہی مرے پھر لوگوں سے تمہاری صحبت رہی

۱۔ یہ حدیث اور گزیر چلی ہے اس میں گائے کا بھی ذکر تھا ۱۲۷۵۔ معلوم ہوا حضرت عمر کا دین و ایمان بہت قوی تھا اس سے ان کی فضیلت ابو بکر صدیق پر لازم  
نہیں آتی جو مکران کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲۷۶۔

مُحِبِّهِمْ وَلَئِنْ كَادَتْهُمْ لِنُفَارِقَهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاغِبُونَ  
 قَالَ أَمَا ذَكَرْتُ مِنْ مُحِبِّينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَرَمَنَاهُ بِمَا تَمَادَّ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ  
 بِهِ عَلَى وَأَمَا ذَكَرْتُ مِنْ مُحِبِّينَ ابْنَ بَكْرٍ رَضَاكَ  
 فَلَمَّا تَمَادَّ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ بِهِ عَلَى وَأَمَا تَرَى  
 مِنْ جَزَعِي فَهَوِّ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجَلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ  
 لَوْ أَنَّ فِي ظِلِّهِ الْأَرْضُ كَهَذَا لَسُكِّنَتْ بِهِ مِنْ عَذَابِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ آتَاكَ كَالْحَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا  
 أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 ۸۹۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو  
 سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عُمَانَ الثَّمَلِيُّ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ كُنْتُ  
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِطٍ مِنْ حِطَا  
 الْمَدِينَةِ كُنَّا وَرَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ  
 فَقَعَبْتُ لِمَا يَأْذِي ابْنَ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ  
 بِالْجَنَّةِ فَقَعَبْتُ لِمَا يَأْذِي ابْنَ هُوَ عَمَّ وَفَاحِشَتُهُ بِمَا قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ

(یعنی رعایا سے) اگر تم (خدا نخواستہ) میری جاؤ گے تو سب کو رافعی چھوڑ  
 کر مرو گے حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا (ابن عباس) تم جو آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کے مرنے تک مجھ سے (رفا مندی  
 یہ تو اللہ کا ایک بہت بڑا احسان تھا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے  
 ہو وہ کوئی زخم یا تکلیف کے درد سے نہیں بلکہ تمہاری اور تمہارے  
 ساتھیوں کی فکر سے ہے قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں  
 اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑاؤں لعل  
 بن زید نے کہا ہم سے ابوب سخیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیک سے سنا  
 نے ابن عباس سے کہ حضرت عمرؓ کے پاس میں یہ کہنے گیا پھر یہی حدیث بیان کی کہ  
 ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ  
 نے کہا مجھ سے عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابو عثمان ندی نے ابو  
 موسیٰ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (ذیر الیس)  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اس  
 نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے میں نے دیکھا تو ابو بکرؓ  
 میں نے ان کو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمائی تھی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک شخص آیا دروازہ کھولانے  
 لگا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے میں  
 نے کھولا تو دیکھا کہ عمرؓ ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خوشخبری دی تھی  
 وہ ان کو سننا دی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور شخص آیا کہنے لگا  
 دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے

لے یعنی جو کہ تم لوگوں کی فکر ہے کہ مومن نہیں میرے بعد تم پر کون حکم ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرے سہان اللہ فرمایا پروری اور عزیزی اور رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 لے یہ دوسرا سبب بے قراری کا بیان کیا یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے دوسرے اپنی نجات کی فکر سہان اللہ حضرت عمرؓ فرمایا ابیانی اتنی نیکیاں ہوئے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی قطعی بشارت رکھو پھر تم پر بھی خوشخبری ہو کہ خداوند کریم کی ذات بے پردہ اور مستغنی ہے جب حضرت ہر ایک سے عادل اور صفت اور حق  
 پرست اور متبع شرع اللہ صوابی اور علیہ رسول اللہ کا اتنا ڈر ہو تو دائیہ محال ہمارے کہ سر سے پیر تک گن ہوں میں اگر قاری میں کہ کتنا ڈر ہونا چاہیے ۱۱ منہ ۱۱ اس کو اس میں نے  
 دیکھا اس کے بیان کو نیسے کا فرض ہے کہ ان میں سے

میں شاید انہوں نے یہ حدیث سونے کے واسطے سے اور بلا واسطہ بھی ابن عباس سے سنی ہو نہ ۱۱ باغ کے دروازے پر آپ نے مجھ کو گھنایا تھا کہ انہوں نے پائے ہاتھ

رَجُلٌ فَقَالَ لِي ..... اُنْزِلْ لَكَ وَبَشِّرْهُ بِالنَّجْتِ عَنِ  
بَلْعَى تُصِيبُهُ فَإِذَا اَعْتَمَانُ فَاخْبُرْتَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّيَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ السَّعْدَانِ  
۸۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ زُهَيْرٍ قَالَ اخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّكَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اخْبَرُ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
بِالْطَّبِ ۳ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي  
عَمْرِو الدُّعْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَخْفَى بِمُرُورِهِ فَلَكَ النُّجْتُ فَخَفَّ هَا  
عُثْمَانُ وَكَانَ مِنْ جَمْعَةِ جَيْشِ الْعُسْرَةِ نَكَلُ  
النُّجْتِ فَجَعَلَهُ عُثْمَانُ -

۸۹۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ  
حَاطِطًا أَمْرًا فِي يَحْفَظُ بَابَ الْحَاطِطِ فَجَاءَ  
رَجُلٌ يَسْتَاذِنُ فَقَالَ لَهُ ائْذَنْ لَكَ وَبَشِّرْكَ  
بِالنُّجْتِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَمْ جَاءَ آخِرُ يَسْتَاذِنُ فَقَالَ  
اِئْذَنْ لَكَ وَبَشِّرْكَ بِالنُّجْتِ فَإِذَا اَعْمَرُ يَمْ جَاءَ

مگر ذرا دنیا میں اس کو مصیبت ہو گئیں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں نے  
اللہ کا شکر کیا اور یہ کہا اللہ مددگار ہے (مصیبت پر وہی صبر دے گا)

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب  
نے کہا کہ مجھ کو حیوہ بن شریح نے خبر دی کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد  
نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے (جو طلحہ بن عبد اللہ  
کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے  
آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے

باب حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت جن کی کنیت ابو عمر دھنی وہ  
قرشی اموی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا  
تہ کنواں کھودے اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کو کھودوا  
دیا کہ آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے (یعنی غزوہ تبوک  
کا) اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان کر دیا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے  
انہوں نے ابو ب سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ ثنی  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیرار بس) میں داخل ہوئے  
مجھ کو یہ حکم دیا باغ کے دروازے پر پہرہ دوں کہ اتنے میں ایک شخص  
آیا اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے اور اس کو  
بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو ابو بکرؓ ہیں پھر دوسرا شخص آیا  
اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی

۱۔ پوری حدیث انشاء اللہ آگے باب الایمان والذہر میں مذکور ہوگی اس سے آپ کی بہت عزائیت اور محبت حضرت عمرؓ پر مسلم ہوتی ہے ۲۔ حضرت عثمانؓ کا نسب یہ ہے عثمان  
بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر جاتے ہیں اور تمام نبی امیہ کے معنوں کے نام کی کنیت ابو عبد اللہ تھی عبد اللہ ان کے صاحبزادے  
تھے حضرت رقیہ سے جو ۶ برس کی عمر میں گذ گئی حضرت علیؓ نے فرمایا عثمانؓ کو آسمان دے دو انہوں نے کہتے ہیں سو ان کے کسی شخص کے پاس پیغمبر کی دویشیاں جمع ہیں کوئی آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کو بہت جانتے تھے فرمایا اگر میری پاس تیری بیٹی ہوتی اس کو بھی میں تجھ سے بیاہ دیتا ہر نبی اللہ عزہ و جلہ اس کو خود امام بخاری نے کتاب توصل کیا مسند مسند اس کا پانی  
سدا زین و قن کر دیا ۳۔ اس کو خود مولف نے کتاب القازی میں نکالا کہ جب حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کے جنگ کے سلمان کے لیے ہزار اشرفیاں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گدیوں ڈال دیں تھیں  
لو کہ اٹھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمانؓ کو کچھ نقصان ہو نہ والا نہیں دیکھے ہی لڑ کر کہتے ہیں ذرا ہمارا ۴۔ اور بھی اور گھڑے بھی انہوں نے دیئے ہمارے ۵۔ اجازت کی کڑی



سُبْحَانَكَ بَعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ  
وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ  
وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا جَرَّتِ  
الْهَجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَأَيْتُ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرُ النَّاسِ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ  
قَالَ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ لَوْلَا كَيْنَ خَلَعْتُ إِلَيْ مِنْ عَلَيْهِ مَا يَخْلَعُ إِلَيْ  
الْعَدُوِّ رَأَيْتُ فِي سِرِّهَا قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا أَلَلَّهِ بَعَثَ  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ نَكُنْتُ مِمَّنْ  
اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَمَنْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ  
وَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحِبْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا  
عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُ حَتَّى تَوَفَّاكَ اللَّهُ ثُمَّ الْوَلِيدُ  
تَبِعْتُهُ ثُمَّ عَمَّ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ أَفْلَيْسَ بِي  
مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَكُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ  
فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْتَغِي عَنْكُمْ  
أَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ نَسَا  
فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ دَعَا  
عَبِيدًا فَاْمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ  
ثَمَانِينَ.

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا  
شَاذَانُ حَدَّثَنَا حَبْدَةُ الْعَيْنِ يَرْبُؤُا أَبِي سَكَمَةَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن اتارا اور تم ان لوگوں میں سے  
ہو جنہوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمانا اور تم نے تودو ہجرتیں  
بھی کیں ایک حبشہ اور ایک مدینہ کی طرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت  
میں رہے آپ کی روش کو خوب دیکھا بات یہ ہے کہ لوگ ولید کی بہت شکایت  
کرتے ہیں انہوں نے پوچھا عبید اللہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھا ہے (آپ کی صحبت اٹھائی ہے) میں نے کہا نہیں مگر آپ کی شریعت  
کی باتیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پر دے میں پہنچتی ہیں مجھ کو بھی پہنچتی  
حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر خطبہ پڑھا کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو  
سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا کمانا اور  
جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس لائے تھے ان پر ایمان لایا اور میں  
نے دو ہجرتیں کیں جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ  
سے دغا بازی کی یاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھایا پھر ابو بکرؓ سے  
بھی میری ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی  
ایسی ہی صحبت رہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا ان کا جو حق مسلمانوں پر تھا کہ میرا  
بھی حق وہی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق وہی ہے انہوں  
نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں ابنہ ولید  
کی (نالائقی) حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اس کی سزا جو ابھی ہے وہ  
ہم اس کو دیں گے پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے کہا ولید  
کو حد لگاؤ انہوں نے اس کو اسی کوڑے حد کے لگائے۔

ہم سے محمد بن حاتم بن یزید نے بیان کیا کہ ہم سے شاذان  
نے کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے عبید اللہ سے

سلہؓ کو عبید اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے مگر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے تھے یہ حضرت عثمانؓ کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام قتال  
حضرت عثمانؓ کی چچا زاد بہن تھیں ۱۳ سنہ لے لیں آپ کی شریعت ایسی مشہور ہے کہ دین کی باتیں کنواری عورتوں نے بھی سیکھ لیں ہیں تو مردہوں کے بھی کیوں نہیں پہنچے ۱۴ سنہ  
کفر خواہی اور اطاعت میں دریغ نہ کریں ۱۵ سنہ لے لے کر سونے کو کیوں معزول کیا فلا نے کو کیوں مقرر کیا ۱۶ سنہ لے لے لیں اخر نکات

اَلْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ  
بِأَيِّ بَكْرٍ أَحَدًا أَنْتُمْ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَارُكُ  
أَصْحَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْلَمُ  
بَيْنَهُمْ تَابِعُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مُوَهَّبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِحَبْلِ الْبَيْتِ فَخَرَّ فَوَضَّحَ لَنَا  
نَحْنُ مَنْ هُوَ لَكَ الْقَوْمُ قَالَ هُوَ لَكَ قُرَيْشٌ قَالَ  
فَمَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ  
عُمَرَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَخَدَّ شَيْءٍ هَلْ تَعْلَمُ  
أَنْ عُثْمَانَ قُرَيْشٌ أَمْ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ  
أَنْتَ تَعْلَمُ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْعُرْ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ تَعْلَمُ أَنْتَ تَعْلَمُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
قَالَ تَعْلَمُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ  
أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى بَيْنَ لَكَ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو بکر کے برابر کسی صحابی کو نہیں سمجھتے  
تھے پھر عمر کے برابر پھر عثمان کے برابر پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ  
دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں اسب برابر شاذن کے ساتھ اس  
حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے بھی عبد العزیز سے روایت کیا ہے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الوان نے  
کہا ہم سے عثمان بن مویب نے انہوں نے کہا ایک شخص نامنا معلوم ہمارے  
کار بنے والا (مکہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا  
لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں  
اس نے پوچھا یہ بڑے صاحبان ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن  
عمر تب اس نے کہا ابن عمر میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھ کو بتلاؤ  
کیا تم جانتے ہو کہ عثمان احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا  
ہاں بے شک پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان بدر کی لڑائی میں  
شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے انہوں نے کہا ہاں بے شک پھر  
اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان بیعت رضوان میں بھی حاضر نہ تھے جو  
حدیث میں ہوئی انہوں نے کہا ہاں بے شک جب تو وہ شخص کہنے لگا

اس آئے ان لوگوں نے دلیل ہے جو شیخ کی فضیلت کی تمام صحابہ پر کیا ہے اور جو حدیث میں ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے  
ابن عمرؓ کو معذوران صحابہ سے جو اہل بیت میں نہ تھے اور اس کی وہ دلیلیں ہیں ایک وہ جو عبد اللہ بن ابی اس کا تذکرہ ہے کہ کسی نے ابی عمرؓ سے پوچھا کہ میں نے انہوں نے کہا  
وہ تو اہل بیت میں ہیں دوسرے یہ کہ اس کے خلاف قومی لوگ ہیں اس سے دلیل لیتے ہیں کہ وہ حضرت عثمانؓ کے بعد تمام صحابہ کو برابر نہیں کہتے بلکہ حضرت عثمانؓ کے بعد یا حضرت عمرؓ  
کے بعد تمام صحابہ افضل جانتے ہیں پھر یہ کہ ابن عمرؓ نے قول اہل سنت و جماعت اور ان کے اجماع کے برخلاف ہے بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ ان کی ہڈی اور مرقہ صحابہ سے حضرت علیؓ کی امت میں تھے  
ملاحظہ کیا ابی عمرؓ کے اثر کی تاویل تمام علمائے مروجہ میں خیال کی ہے کہ نہ حضرت علیؓ کی تقدیم پر عمرؓ پر مشرکہ کی تقدیم پر اہل بدر کی تقدیم اس پر سب نے اتفاق کیا ہے لہذا ان کی روایت میں یوں ہے  
کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر حضرت صلح کے زمانے میں یوں کہتے کہ اس امت میں افضل ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ہیں آپ سنے اور انکار نہ کرتے یہ روایت فقہین اہل حدیث کے مذہب کی تائید کرتی  
ہے کہ انھوں نے صلح کے تیوں کی فضیلت اجمالی پر انکار نہیں فرمایا اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ ان کے آپس میں ایک دوسرے کی فضیلت کو آپ نے مسلم دیا کہ ان کے اثر ابن عمرؓ کا اثر ان  
قول یا نہ ترک کو ہم مروجہ مسلم کریں جب بھی اس سے کوئی اعتقاد مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا البتہ عملیات میں ایسے الفاظ جوت ہو سکتے ہیں امام الحرمین نے کہا انھیں فضیلت خلقا کی پس میں  
ایک دوسرے پر اس پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں ہوئی جو کہ ہے وہی ہے اور وہ اہل متقدمین میں علیؓ پر ہے کہ ابو بکرؓ مدین سب سے افضل ہیں پھر عمرؓ پھر اس کے بعد علیؓ علیؓ نہیں  
ہو سکتا مگر ہم کہتے ہیں ابی عمرؓ کے اثر کے معارض بہ وہ روایت جس کو بزار نے ابن مسعود سے نکالا کہ ہم کہا کرتے تھے سارے مدینہ والوں میں حضرت علیؓ افضل ہیں حضرت سادقؓ نے کہا  
اس کے رد میں فقہین ہر مسئلہ اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ہر مسئلہ



أَمَّا فِرَاقُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشَهِدَ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ  
وَعَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ بَابَهُ كَانَتْ  
عَمَّهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَخْبَرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا  
وَسَمِعَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَخْبَرَ بَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُمَانَ  
لَبَعَثُوا مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ  
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدِيهِ الْيَمْنَى هَذِهِ  
يَبْدُ عُثْمَانَ فَتَقَرَّبَ بِهَا عَنَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ  
لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَمْ أَتِ عَمَّا أَذْهَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ  
۸۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ ثَنَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ أَبُو  
بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَجَعَلَ وَقَالَ اسْكُنْ  
أَحَدًا أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ نَكِيسَ عَلَيْكَ الْإِنْبِيَّ وَمُصَدِّقًا  
بِأَسْبَابِ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْإِتِّفَاقِ عَلَى  
عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَبَنِيهِ مَقْتُلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اللہ اکبر ابن عمرؓ نے کہا ادھر آپؐ میں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت بیان کرتا  
ہوں احد کی لڑائی میں بھاگ جانا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کا قصہ  
معاف کر دیا اور بخش دیا لہٰذا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ  
یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی  
(رقیہ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم  
مدینہ میں رہ کر ان کی (داد اور دکر) تم کو ایک شہید کا ثواب ملے گا (اور لوٹ کے  
مال میں حصہ بھی ملے گا لیکن بیعت رضوان میں غائب ہونا (وہ تو فضیلت ہے)  
اگر مکہ والوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حضرت عثمانؓ سے زیادہ کوئی عزت  
والا ہوتا تو اسی کو (اپنی طرف سے) بھیجے آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے  
کافروں کے پاس بھیجا تھا حضرت عثمانؓ وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت رضوان  
ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اشارہ  
کیا فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمانؓ کی بیعت  
تجے عبد اللہ بن عمرؓ نے اس شخص سے کہا کہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے جائے  
ہم سے مدد نے بیان کیا کہا ہم سے کیجئے بن سعید قطان نے انہوں  
نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکرؓ اور عثمانؓ تھے وہ اپنے لگا آپؐ  
نے فرمایا احدؓ صہر بانس کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں  
مارا اور فرمایا تجھ پر ہے کون پیغمبر ہیں اور صدیق اور دو شہید  
باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا  
اور اس باب میں حضرت امیر المؤمنین عمرؓ کی شہادت کا بیان ہے

ابن حجرؒ نے کہا کہ اس میں فرمایا ہے جس دن دونوں گروہ ملے اللہ کے اس دن ہر گز نہیں سے پیچھے نہ رہے کہ ہاتھ ان کو شیطانی نے بعضے لاون کی وجہ سے چھڑا دیا اور بے شک اللہ ان  
کا قصور معاف کرے گا اور معافی کے بعد پھر اس خدا کا ذکر کرنا امر کا نادر اور بد نصیبی ہے ہرگز اس میں یہ چیز عامری یہ حکم پیغمبری جو اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر کیا ابراہیمؑ ہے ہرگز  
حضرت عثمانؓ کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں پاس بھیجا تھا اس کے سمجھانے کو کہ میں صرف عمرؓ سے لے کر آیا ہوں نہ لڑائی کرنے کو کہ بھی حضرت عثمانؓ وہیں تھے کہ لوگوں نے یہ خبر پھیل کر دی کہ  
مشرک جنگ کی تیاری کر رہے ہیں آپؐ نے ان صحابہ سے بیعت کی جو حاضر تھے اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں بعضوں نے کہا بلکہ حضرت عثمانؓ بیعت رضوان کا سبب پڑے تھے کیونکہ کسی نے  
یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرکوں نے حضرت عثمانؓ کو مار ڈالا جس وقت آپؐ کو خبر آیا اور عامری سے بیعت لی کہ انہیں دم ملک مشرکوں سے لڑیں گے ہرگز نہ لڑے گا کہ شیطانی دوبارہ تیرے دل میں دھوس  
ڈالے ہرگز نہ لڑے گا کہ حضرت عثمانؓ نے ایسی بڑی بڑی خطائیں کیں تو پھر وہ غلیظہ کبے ہو سکتے ہیں اور ان کی تعظیم کیوں کی جائے ان صاحب کون زبان کیا جاوے ہرگز

۸۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ  
رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُصَافِيَا بِأَيَّامٍ  
بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حَدِّ يَفَّةَ بْنِ الْيَمَانِ وَمُحَمَّدِ  
بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ نَعَلْتُمَا أَخَاكَانِ أَنْ  
تَكُونَا قَدْ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالََا  
حَمَلْنَاهَا أَثَرًا حَوْلَ مُطَيْعَةٍ مَا بَيْنَمَا كَبِيرُ  
نَضِيلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ  
مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالََا لَفَعَالٍ عُمَرُ لَكِنَّ سَلَمَةَ اللَّهِ  
لَا دَعَنَ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَخْجَبُنِ إِلَى  
رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ نَسَا أَنْتَ عَلَيْهِ الْإِذْنَ  
حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي لَفَاتِمَةُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَدَاةُ أُصَيْبٍ كَانَ  
إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَيْنِ قَالَ اسْتَوْفَا حَتَّى إِذَا كُنَا  
يَرِيضَيْنِ خَلَا نَعْدَمُ نَكْبَرُ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ  
يُوسُفَ أَوْ النُّحَى أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى  
حَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ نَدَاهُ إِلَّا أَنْ كَبُرَ فَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ تَنَلَّنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَ فَمَا  
أَبْعَجَ مَسْكِينٍ ذَاتَ طَرَفَيْنِ لَا يُؤْمَرُ عَلَى أَحَدٍ يَحْلِي

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں  
نے حصین سے انہوں نے عمر بن مایمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو  
کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حدیف بن الیمان اور عثمان بن  
حنیف کے پاس بٹھارے کہنے لگے تم نے عراق کے ملک میں کیا کیا اللہ شہر نہیں  
کہ تم نے زمین پر ایسی جمع نہ لگائی جو جس کی گنجائش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں ہم  
نے اتنی ہی جمع مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے حضرت  
عمرؓ نے کہا دیکھو پھر سمجھ لو تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جس کی زمین میں  
گنجائش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا خیر اگر اللہ نے مجھ  
کو سلامت رکھا کہ میں عراق والوں کی بیوہ اور قتل کو ایسا بے ڈر کروں گا  
کہ میرے بعد ان کو کسی مرد کی احتیاج نہ رہے تہ عمر بن مایمون نے کہا  
اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی کئے گئے اور جس دن وہ صبح کو  
زخمی ہوئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا کہ میرے اور ان کے بیچ  
میں عبد اللہ بن عباس کے سوا اور کوئی نہ تھا ان کی عادت تھی جب  
غازیوں کی دو صفوں میں سے گذرتے تو فرماتے سید سے ہو جاؤ صف  
براہر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اس وقت  
آگے بڑھ کر تکبیر کہتے (یعنی تکبیر تحریمہ اور اکثر ایسا ہوتا کہ سورہ یوسف  
یا سورہ نمل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں  
ان کو جماعت مل جاوے) خیر انہوں نے تکبیر کہی تھی اتنے میں میں نے  
سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کہتے نے مجھے مار ڈالا یا لکھا کیا پھر یہ مردود

لے حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سوا دین ملک عراق میں بڑی اور عبد بنی زین کا حصول کرنے کے لیے بھیجا تھا وہ منسلک ہیں ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے کہا جتنی جمع میں نے  
لائی تھی اس سے دو چہرہ اگر میں چاہتا تو کھاتا یعنی اتنی گنجائش ہے مطلب یہ ہے کہ بہت بلا حصارہ قائم ہوا ہے انہی کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے پوچھا  
اگر تو بڑی بی نظیر دورم بڑھادے یا ہر جریب زمین پر ایک درم یا ایک قفیز غل بڑھادے تو وہ دے سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دیکھا پردی پر ہر آفرین  
ہے ہر منسلک عراق میں بڑی لڑی کھسوف ڈاکر زنی ہر لڑی تھی بیوہ عورتوں کو اور زیادہ مشکل ہوتی کیونکہ ان کے سر پر مرد کا سایہ نہ رہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا عراق کا ایسا بڑھادست  
کر دے گا کہ بیوہ عورتیں اس پیچ سے اپنی زندگی بسر کریں ان کو مرد کی حفاظت کی ضرورت نہ رہے ۱۲ منسلک خبر کی غازیں ۱۲ منسلک ابو حنیف کی روایت میں یوں ہے میرے اور حضرت عمرؓ کے بیچ  
میں دو آدمی تھے اور میں صف اول میں ان کے عقب کی دیر سے شریک نہ ہو سکا وہ بڑے صاحب رطب آدمی تھے میں دوسری صف میں تھا حضرت عمرؓ کی عادت تھی وہ اللہ اکبر نہ کہتے جب تک  
پہلی صف کو خوب اچھی طرح دیکھ نہ لیتے اگر صف میں کسی شخص کے آگے بڑھا ہوا یا پیچھے ہٹا ہوا دیکھتے اس کو کورہ مارتے اس ڈر سے صف اول میں شریک نہیں ہوا ۱۲ من

وَلَا شَيْءَ إِلَّا الْأَلْطَفَنَّهُ حَتَّى لَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا  
مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنْ  
الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرُوسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْمُ  
أَنَّهُ مَا خُوذَ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ بَنِي عَوْبٍ فَقَدَّمَهُ فَسَنَى عَلَى عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي  
أَمَرَهُ وَأَمَّا وَاحِدُ الْمَسْجِدِ فَأَتَاهُمْ لَا يَدْرُونَ عِيَا أَعْمَهُمْ  
فَقَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى إِيَّاهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً  
خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ حَبَّارٍ انْظُرْ  
مَنْ تَتَلَبَّحِي لِحَالِ سَاعَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غَلَامُ  
الْمَغِيرَةِ قَالَ الصَّنْعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَأْتِيهِ اللَّهُ  
لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
لَمْ يَجْعَلْ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ بَيْدَ عِيَا إِلَّا سَلَامَ تَدَدٍ  
كُنْتُ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ  
بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ رَتِيقًا فَقَالَ إِنْ  
شِئْتُ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتُ تَتَلَنَّا قَالَ  
كَذَّبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلسَانِكُمْ وَصَلُّوا بِأَيْدِيكُمْ  
وَعَجَّوْا حُجُوكُمْ فَأَحْتَمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَأَنْطَلَقْنَا

پارسی دودھاری چہرے لیے ہوئے بھاگا اور (دوایں بائیں) جو مسلمان ملا اس کو ایک حرب لگادی میان تنک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کردیا ان میں سے شخص مر گئے یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان (صحن) بنے اس پر چادھیں کی جب اس نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا تو اپنا گلا آپ کاٹ لیا اور حضرت عمرؓ نے کی کی عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑے ان کو امام کر دیا کہ نماز پوری کریں (جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے انہوں نے تو یہ سب حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو فخر ہی نہیں ہوئی مگر قرأت میں انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز سنئی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمن بن عوف نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پوری کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عبد اللہ بن عباس سے کہا کچھ تو میرا قاتل کون ہے کہ ایک گھڑی تنک وہ گھومے (خبر لیتے رہے) پھر آئے کہنے لگے مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں اللہ اس کو تباہ کرے میں نے اس کے لیے انصاف کا حکم دیا تھا پھر کہنے لگے شکر اللہ کا اس نے مجھ کو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے تئیں مسلمان کتا ہوا ابن عباس تم اور تمہارے والد یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی غلطے مدینہ میں خوب آباد ہوں ابن عباس نے کہا اگر آپ کہیں تو میں ان سب غلطیوں کو قتل کروادوں حضرت عمرؓ نے کہا یہ کی لغوبات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان عربی بولی اور تمہارے قبیلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا نہ خیر حضرت عمرؓ کو گھر اٹھا کر لائے ہم بھی ان کے ساتھ ہی

[illegible]

مَتَّعَهُ وَكَانَ النَّاسُ لَمْ يُصِيبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ  
يَوْمِئِذٍ نَقَّالٍ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَنَقَّالٍ يَقُولُ  
أَخَافُ عَلَيْهِ فَإِنِّي يَبْئِذٍ فَتَرُ بِهِ فَخَرَجَ مِنْ  
جَوْفِهِ ثُمَّ أَتَى يَلْبِينَ فَشَرَّ بِهِ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ  
فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ  
يَسْتَنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابِكٌ فَقَالَ ابْشُرْ يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَبْشُرُكَ اللَّهُ لَكَ مِنْ مَعْجَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقْدِيمِ فِي السَّلَامِ  
مَا قَدْ حَدَّثْتَ ثُمَّ وَلَيْتَ نَعَدَلْتُ ثُمَّ شَمَّادَةً  
ثَالِثَةً وَرَدَّ ثَلَاثَ أَنْ ذِيكَ كَفَّكَ لَأَعْلَى وَرَدَّ لَاحِ  
فَلَمَّا أَذْ بَرَادِ إِذَا ذَاكَ يَمْسُ الْأَرْضُ قَالَ وَرَدَّ ذَا  
عَلَى الْعَلَامِ قَالَ ابْنُ أَحْمَرَ إِذْ رَفَعَهُ ثَوْبُكَ فَإِنَّهُ  
أَبْنَى لَثَوْبِكَ وَتَقَى لَوْبِكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ  
أَنْظُرْ مَا عَلَى تَمَنِ الدُّنْيَا فَصَبَّوهُ فَوَجَدُوا  
سَيْتَةً وَتَمَانِينَ أَلْفًا وَنَحْوَهَا قَالَ إِنْ وَفَى  
لَنَا مَا أَلِ عَمْرٍ فَادِّمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَالْأَنْسَلُ  
فِي بَنِي عَدِيٍّ بَنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ  
نَسَلُ فِي قُرَيْشٍ وَلَا نَعْدُ لَهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَادِّعِي  
هَذَا الْمَالِ أَنْطَلِقُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عَمْرٍ السَّلَامُ  
وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ

گئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں  
گزنی کوئی کتا تھا کوئی ڈر کا مقام نہیں ہے کوئی کتا تھا مجھ کو توڑ رہے (وہ جان  
برتن ہوں گے) آخر شربت ان کے پلانے کو لائے انہوں نے پیرا تو بیٹ سے  
بائیں نکل گیا پھر دودھ لائے وہ بھی زخم سے باہر نکل پڑا جب سب نے جان  
لیا وہ بچنے والے نہیں عمر بن میمون کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے لوگ آئے  
ان کی تعریف کر رہے تھے اتنے میں ایک جوان (انہاری آیا کہنے لگا امیر  
المومنین خوش ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تم کو عنایت فرمائی انحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی محبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام لائے تم  
خود جانتے ہو میرے حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ان ب  
کے بعد شہادت ہاتھ آئی حضرت عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو  
یہ ہے کاش برابر سر ابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ عذاب نہ وبال پڑے  
جب وہ جوان جانے لگا اس کا تہ بند گھسٹ رہا تھا اتنا بچا تھا اپنے فسویا  
اس گرو کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے میرے بھتیجے ذرا اپنا انداز اونچی کر  
تیرا کپڑا بھی میلانا ہوگا اور تیرے پروردگار کا حکم بھی مانوگا پھر عبد اللہ اپنے صاحبزادے  
سے کہنے لگے دیکھ تو میرے اوپر قرضہ کتنا ہے لوگوں نے سب کیا تو چھپاسی  
ہزار درہم یا کچھ ایسا ہی قرضہ نکلا حضرت عمرؓ نے کہا اگر تیری اولاد کا مال اس  
قرضہ کو کافی ہو تو ان کے مالوں میں سے یہ قرضہ ادا کر دینا دہنہ (میری قوم)  
بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا اگر ان سے بھی یہ قرضہ ادا نہ ہو سکے تو قریش  
کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا ادروں سے نہ مانگنا دیکھو اس طرح  
میرا قرضہ ادا کر دیکھو اور تو حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤں سے یوں کہہ پڑے کہ  
سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر

اس وقت پہلی مصیبت یہی ہے یعنی لوگ سخت رنج میں تھے ہمزہ ۱۵ یعنی حضرت عمرؓ بن عبد بنی جادوں کے ۱۱ ہمزہ ۱۶ سبحان اللہ ۱۷ ہے قسمت ۱۸ ہمزہ ۱۹ جب حضرت عمرؓ نے کے عادل  
اور بیعہ شرع اور مال پر درحاکم ایسا فراموش حکومت کے وبال سے مجھ کو آخرت میں چھوٹ جانا ہی غنیمت ہے ثواب کی امید کا ثواب دوسرے حکومت والوں کو خصوصاً ہمارے زمانہ  
کے حاکموں کو جو انگریزی قانون پر ملاقات خیر فیصلہ کرتے ہیں خود کرنا چاہتے ان کی نجات کیوں کر ہوگی ۲۰ ہمزہ ۲۱ یعنی زمین سے لگا کر ۱۲ ہمزہ ۲۲ ہے چارہ کا سہاگن ۲۳  
حضرت عمرؓ کی دینداری اور پرہیزگاری ایسی سخت تکلیف میں بھی شریعت کا ایسا خیال حق یہ ہے کہ حکومت اور عدالت اور انتظام سلطنت کا حضرت عمرؓ کے انتقال سے مختار ہو  
گیا اب ایسا شخص مسلمانوں میں پیدا ہونے والا نہیں ۱۲ ہمزہ

الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَطَّابِ أَنْ يَذُنَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَاسْتَأْذِنْ  
ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمَا فَوَجَدَهُمَا تَاغِيَةً تَبْكِي فَقَالَ  
يَعْمَى أَعْلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَلَامٌ وَبَشِّرْهُ  
أَنْ يَذُنَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُ  
الْفَيْحَى وَلَا تُحَرِّنْ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَمَا أَجَلَ  
تَبْلُ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَكَ الْزَعُوفِيُّ  
فَاسْتَدَاهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ  
الَّذِي حَبَّبَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنْتَ تَأَلَّ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ  
فَأَذِنَا فَاقْبَلْ فَاحْبِلُونِي ثُمَّ سَلِمَ فَقُلْ  
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنْتَ فَاحْبِلُونِي  
وَأِنْ رَدَدْنِي رَدَدْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ  
وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ  
وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَهَا  
هَمَّسْنَ فَوَلَّجَتْ عَلَيْهِ تَبَكُّتَ حَيْدَا سَاعَةً  
لَا سَأْدَانَ الرِّجَالُ فَوَجِئَتْ دَاخِلًا لَهُمْ  
فَسَمِعْنَ بَكَاءَ هَامِرٍ الدَّاحِلِ فَقَالُوا  
أَوْ هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَحْلَفَ قَالَ  
مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا إِلَّا مَرْمٍ هُوَ لَأَعِ  
النَّفِيرَ وَالرَّحْطَ الَّذِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ سَرَّاجٍ  
عَسَى عَلِيًّا وَعُمَانَ وَالْأَبْيَرِ وَ

نہیں ہوں اکبوں کہ اب مردوں میں داخل ہوں دوسرے ایسی تکلیف میں  
ہوں کہ امارت کا کام نہیں کر سکتا (خیر سلام کے بعد ان سے یوں کہنا عمرؓ  
آپ سے اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجئے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے  
ساتھ حجرے میں دفن ہو۔ بعد اللہ کئے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی  
اندر گئے تو دیکھا وہ خود حضرت عمرؓ کے غم میں بیٹھے دروہے ہیں خیر بعد اللہ نے  
کہا عمرؓ بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں  
کے پاس گزرنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے  
لیے رکھی تھی مگر آج میں ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھوں گی جب بعد اللہ  
لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا یہ بعد اللہ آگئے حضرت عمرؓ نے  
کہا مجھ کو ذرا اٹھاؤ ایک شخص نے ان کو اٹھا کر اپنے اوپر نیکادے لیا انہوں  
نے بعد اللہ سے پوچھا کہہ کیا خبر لا یا بعد اللہ نے کہا وہی جو آپ کی آرزو  
تھی حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی کہنے لگے الحمد للہ اس سے بڑھ  
کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا اب جب میں مرجاؤں تو میرا جنازہ اٹھا کر لے  
جانا اور باہر ہی سے ان کو سلام کہنا اور کہنا عمرؓ خطاب کا بیٹا آپ کی اجازت  
چاہتا ہے اگر وہ اس وقت بھی اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لے  
جانا (وہاں کا ڈر دینا) ورنہ مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا ہم  
المومنین حفصہ (اپنے والد کی خبر سن کر کئی عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم  
نے ان کو دیکھا تو ہم سب کھڑے ہو گئے سہ وہ باپ کے پاس گئیں اور  
ایک گھڑی بھر روتی رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں  
کے گھسنے ہی وہ اندر چلی گئیں ہم وہیں سے ان کی رونے کی آواز سنتے رہے  
لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو غلیفہ یا سجاؤ انہوں نے کہا خلافت کا  
حق دار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مرے دم تک راضی رہے انہوں نے علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ

لے اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید ابی حمزہؓ ہوں ۱۲ سن سے حضرت عائشہؓ کے حجرے پر ۱۲ سن سے اللہ اکبر دعا اور پاک لسی حضرت عمرؓ کی حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ابھی میں زندہ  
ہوں شاید حضرت عائشہؓ نے مروی بار جب کی وجہ سے اجازت دی ہو مرنے کے بعد یہ کوئی بات نہ رہے گی اس لیے اگر اس وقت بھی اجازت دیں تو معلوم ہوگا کہ خوشی سے انہوں نے  
اجازت دی تھی رضی اللہ عنہا ورنہ ۱۲ سن تک وہاں سے سرک گئے ۱۲ سن سے زمانہ مکان میں رہا

طَلَحَتْ وَسَعْدُ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ بَشِيرٌ لَمْ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَيْسٌ لَهُ مِنَ الْأَوْشِيِّ كُفَيْتُهُ  
الْتِغْزِيَّةُ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتْ الْإِمْرَةَ سَعْدُ أَمَمُوا  
ثَاكٍ وَالْأَكْلِيْسَتَيْنِ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أَقْبَرُ بَايَ لَمْ  
أَعْمَدُ عَنْ عَجَبٍ وَأَوْخِيَانَةٍ وَقَالَ أَوْ مَوْلَى  
مِنْ بَعْدِي بِالْمُتَأَخِّرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ تَعْرِفَ  
لَكُمْ حَقُّهُمْ وَيَحْفَظُ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأَوْصِيَهُ  
بِالْأَصَابِرِ خَيْرًا أَلَدَيْنِ تَبْكُو اللَّهَ أَسْمَاءُ وَالْإِمَامُ  
مِنْ تَبْلَاهُمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ قُبْحِهِمْ وَأَنْ يُنْفَعُ عَنْ  
مُسِيئِهِمْ وَأَوْصِيَهُ بِأَهْلِ الْأَصَابِرِ خَيْرًا  
رَدُّعُ الْإِسْلَامِ وَجَبَابَةُ الْمَالِ وَغِيْطُ الْكُلِّ  
وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا أَفْضَلُهُمْ عَنْ رِثَائِهِمْ  
وَأَوْصِيَهُ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ  
أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ تُؤْخَذَ

اور اللہ اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف کا نام لیا اور کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ مشورے میں) تمہارے ساتھ شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں یہ عبد اللہ کو تسلی دینے کے لیے کٹا بھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے گا اور میں نے جو (کوفہ کی حکومت ہے) ان کو موقوف کر دیا تھا اس وجہ سے نہیں کر دیا وقت نہ رکھتے تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی تب یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ مجاہدین اولین کے حقوق پہنچانے اور ان کی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے ان سے پہلے ایمان کو بگڑا دیا اور دارالایمان (یعنی مدینہ) میں ٹھکانا بنایا جو ان میں نیک لوگ ہیں ان کی قدر کرے اور جو قصود دار ہوں ان سے درگزر کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیوں کہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں انہی کے وجہ سے آمدنی ہوتی ہے کہ کافران کو دیکھ کر خفتے ہوئے ہیں ان سے رفاہ مندی کے ساتھ انہا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کے پاس ان کی ضرورتوں

ملہ حضرت مسٹر مہدی صاحب باقی تھے ابوہریرہؓ براج انتقال کر چکے تھے اور سعید بن زید حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے لہذا حضرت عمرؓ نے عمرؓ ان کا نام نہیں لیا اللہ سے عداوت اور پاک نفسی جب تک حضرت عمرؓ حکومت پر سہمے کسی اپنے عزیز یا رشتہ دار کو ایک ادنیٰ عہدہ نہیں دیا ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا آپ نے سعید بن زید کا نام کیوں نہیں لیا کہا مجھے خود حکومت کی وجہت نہیں مٹنی تو میں اپنے رشتہ داروں کے لیے بھی نہیں چاہتا ۱۲ مسند السنن یعنی عبد اللہؓ کے لیے آنا بھی ہو کہ اور حضورؐ و غیرہ میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا یہ اسی کو تسلیم دینے کے لیے وہ اپنے والد کے سخت رنج میں تھے اتنا فرما کر گویا کہ ان کے آنسو پونچھ لیے جری اور ابی سعد وغیرہ نے روایت کیا ایک شخص نے کہا عبد اللہؓ کو غلبہ کر دیا مجھے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تجھے کتابہ کرے میں حق تعالیٰ کو کیا صورت بتاؤں یا جاننا کہ اللہ پاک نفسی اور عدالت کی حد ہو گئی ایسے واقف اور فاضل بنے گا وہ بھی مرتے وقت ذرا بھی خیال نہ کیا اور جب تک زندہ رہے عبد اللہؓ کو اسامہ بنیدینے سے بھی کلمہ مضبوط دیتے رہے صحابہؓ نے سفارش بھی کی کہ عبد اللہؓ اسامہ سے کم نہیں ہیں جو ان لوگوں میں اسامہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں عبد اللہؓ بھی شریک ہوئے ہیں فرمایا کہ اسامہؓ کے باپ کو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہؓ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا عبد اللہؓ حضرت عمرؓ کی ساری مخالفت کی معاش اور کثرت اہل دیہال سے پریشانی ہی سہے مگر ایک گاؤں کی تفصیل داسی یا حکومت ان کو نہ دی آخر پریشانی مٹ گئی کہیں کے پاس گئے ان سے اپنی تکلیف کا حال بیان کیا انہیں نے کما تم جانتے ہو جیسے تمہارے والد حضرت آدمؑ کی ہی میں میرے اہل سے تو ایک پیسہ تم کو نہیں دے سکتا البتہ کہ روپیہ کچھ کو دینے روانہ کرنا ہے تم اسرار کو اس کا لکڑا لیا یہاں سے خرید لو اور مدینہ پونج کر مال بیع کر اہل روپیہ اپنے والد پاس داخل کرو وقوع تم نے لو عبد اللہؓ نے اسی کو توقیت سمجھا جب مدینہ آئے حضرت عمرؓ کو خبر پونج گئی فرمایا اصل اور نفع دونوں داخل کرو یہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہ تھا محمدؐ بہت سادہ دل کی کہ آخر یہ اتنی اور حجاز سے روپیہ اپنی مخالفت میں لے کر آئے اسی کو کچھ اجرت ملنا چاہیے اور ہم سب راضی ہیں کہ آج نفع دیا جاوے اس وقت حضرت عمرؓ نے کہ قریب تمہاری مرضی میں تو یہی انصاف سمجھتا ہوں کہ لالہ نفع میرے اہل میں داخل کروے حضرت عمرؓ اور حادیں میں اتنا فرق کچھ لینا کہ حضرت عمرؓ نے باوجود غلبہ و زبرد اور استحقاق کے جو رشتہ کو مخالف سے عہدہ کر دیا وہ سادہ دینے سے نہ تھے وقت بزرگ کو غلبہ نہ تھا وہ دشمنی میں تھا افسوس صد افسوس یہ حوشیہ حضرت عمرؓ کو کرنا کہ میں نہیں اٹھانے کے لیے اسی میں سزا دل تو میں حضرت عمرؓ کی ایک بات یہی کہ مخالف سے عہدہ کر دیا وہ سادہ دینے سے نہ تھے وقت بزرگ کو غلبہ نہ تھا وہ دشمنی میں تھا افسوس صد افسوس یہ حوشیہ حضرت عمرؓ کو کرنا کہ میں نہیں اٹھانے کے لیے اسی میں سزا دل تو میں حضرت عمرؓ کی ایک بات یہی

[illegible]



هَمَلْنِ كَسَمَعْنِ وَلَطَبْنِ ثُمَّ خَلَا بِالْآخِرِ فَقَالَ  
لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا أَخَذَ الْيَسَاقَ كَالِ ارْفَعِ يَدَكَ  
يَا عُمَانُ يَا بَعْدَ نَبَايَعٍ لَهُ عَنِّي وَرَجُلٍ أَهْلُ  
الدَّاءِ نَبَايَعُوهُ.

باب ۳۹ مَتَابِعُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْحَسَنِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَبِّي أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِثْلُكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

۸۹۸- حَدَّثَنَا تَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعْطِينَ الْمَرْأَةَ  
عَدَا أَجَلًا يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ ثَبَاتٌ لَنَا  
يَدٌ وَكَوْنٌ لَيْلَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَا هَذَا ثَلَاثُ أَصْحَابٍ  
النَّاسُ عِدَّةٌ فَأَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُكَلِّمُهُمْ بَرَجُوا أَنْ يُعْطَا هَذَا ثَلَاثُ أَهْلِ بَنِي  
رَبِّي طَالِبٌ فَقَالُوا يَشْكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ثُمَّ قَالَ فَارْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتُونِي بِهِ ثَلَاثًا جَاءَ بِمَقْ  
فِي عَيْنَيْهِ رَدَعَاكَ فَبَرَأَتْكَ كَانَ كَأَنَّكَ يَكُنْ بِبَيْتِ  
فَأَعْطَاهُ السَّائِيَةَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَسُولِ اللَّهِ أَقَاتِلْهُمْ  
حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ اللَّهُ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَبْرُكَ  
بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَعْطَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَآخِرُكُمْ بِمَا يَجِبُ

کا تو تم ان کا کلمہ سنو گے ان کی بات مانو گے پھر حضرت عثمانؓ سے تنہائی کی  
ان سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمانؓ اپنا ہاتھ  
اٹھاؤ عبد الرحمنؓ نے ان سے بیعت کی حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی  
اور سارے مدینہ والے گھس پڑے سب نے حضرت عثمانؓ سے بیعت کر لی تھ

باب جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کی فضیلت جن کی کنیت ابوالمحسن تھی  
اور وہ قرش ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا علی میں  
تیرا ہوں اور تو میرا ہے کہ اور حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ کہا کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ان سے راضی مرے تھ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز نے انہوں  
نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کل میں ایسے آدمی کو سرداری کا جھنڈا دوں  
گا جس کے ہاتھ سے اللہ فتح دے گا سہل نے کہا لوگ رات بھر اسی سوچ میں  
رہے دیکھئے کل کس جھنڈا ملتا ہے صبح سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے پوچھا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں  
آپؐ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو ان کو میرے پاس بلاؤ جب  
وہ آئے تو آپؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور دعا کی وہ ایسے  
اچھے ہو گئے جیسے ان کی آنکھوں میں کوئی شگاہ ہی نہ تھا پھر آپؐ نے جھنڈا  
ان کے حوالے کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے اس وقت تک  
لڑتا رہوں جب وہ ہمارے طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپؐ نے فرمایا ابھی تو  
آہستہ آہستہ پھلا جا جب ان کے مقام پر پہنچ جاوے تو ان کو اسلام کی طرف بلا

۱۔ بغاوت نہیں کرنے کے ۲۔ منسلک عبد الرحمن تین دہائیوں میں مدینہ شریف میں پھرتے رہے جس سے وہ علیؓ حضرت عثمانؓ کی مخالفت کو پسند کرتا آخر انہوں نے انہی کو خط لکھا کہ اس  
طویل روایت سے امام بخاری نے بات کا مطلب یوں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عثمانؓ کی فضیلت بیان کی کہ آنحضرتؐ ان سے راضی مرے دوسرے عبد الرحمنؓ نے ان کو افضل سمجھا  
جب تو ان سے بیعت کی ۱۱۔ اس مسئلہ اس حدیث کو خود امام بخاری نے منسلک اور مراد قصداً فی فضل اور معاذی میں بھی آئے گی ۱۲۔ اس مسئلہ یہ تو ابھی اوپر کی لمبی حدیث میں گذر چکا ہے حضرت  
علیؓ سے بیعت خلافت کی اذان ملا وہ دواغی شہرہ میں ہوئی تمام ملکوں اور عربوں کو خبر دی گئی سب نے تسلیم کی مگر معاویہ نے ۱۳۔



عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ نَبِيًّا فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَسُدَّ سَنَدُ  
بِكَ رَجُلًا وَامِيْدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ  
لَكَ حَسْرَةُ النَّعَمِ.

۹۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ مَدَّ يَدَهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبَبٍ وَكَانَ بِهِ  
رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا تَخْلَعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَقِيَهُ يَا نَبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَسَلَّمَ لَكَ عَنْ مَسَاءِ اللَّيْلِ الَّتِي تَخْلَعُ  
اللَّهُ فِي صَلَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ أَوْلَىٰ خُذَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا  
لِيُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
يُفْعَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَآ ذَا ائْتَنِّ بَعِي رَبَّنَا نَزْجُوهُ  
فَعَالُوا هَذَا عَمَلٌ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
عُبَيْدُ الْعَزَازِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنْ رَجُلًا  
جَاءَ إِلَى السَّهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ  
لَا مِيرَ الْبَدِيَّةِ يَدْعُو عَلَيَّ مِنْكَ الْمُنْبَرِ قَالَ  
يَقُولُ مَاذَا أَتَى يَفْعَلُ لَهُ أَبُو تَرَابٍ فَتَحَدَّثَ قَالَ  
قَالَ اللَّهُ مَا سَمَاءُ اللَّهِ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا كَانَ لَهُمْ أَسْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ مَا شِطَّعَتْ

اور اللہ کا جو فرض ان پر ہے لہٰذا وہ ان کو بتلا قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے  
اللہ تعالیٰ ایک شخص کو (اسلام کی) ہدایت دے تو وہ تیرے حق میں سرخ سرخ  
لوگوں سے بہتر ہے نہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عاتق بن اسحاق  
نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں  
نے کہا جنگ خیبر میں حضرت علیؑ آشوبِ چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی پیچھے رہ گئے تھے تہ پھر دل میں کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں گا وہ نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو  
اللہ نے خیبر فتح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح اس مرد  
کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا سرداری کا جھنڈا اکل ایسا شخص سنبھالے گا  
جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے  
محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ خیبر فتح کر اوسے کام لوگوں کو امید نہ تھی  
کہ حضرت علیؑ آجائیں گے وہ صبح کو کیا دیکھتے ہیں وہ موجود ہیں لوگوں نے  
عرض کیا یہ علیؑ آپ نے ان کو جھنڈا دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر  
خیبر فتح کر دیا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قنہی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز  
بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے ایک شخص (نام نا  
معلوم) سہل بن سعد پاس آیا اور کہنے لگا فلاں شخص (یعنی مروان)  
مدینہ کا حاکم منبر کے پاس بیٹھ کر حضرت علیؑ کو برا کہتا ہے سہل نے پوچھا  
کیا کہتا ہے اس نے کہا ان کو لے ابو تراب کہتا ہے سہل یہ سن کر  
سنے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کینیت تو حضرت علیؑ کی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے رکھی ہے اور علیؑ کو یہ کینیت بہت پسند تھی دوسرے نام

لہٰذا مذکورہ بالا حدیث اور کتاب الہما دیں گوری ہے حسنہ سلمہ مدینہ میں تھے ہیں ۱۰۱۰ کے ہر مسئلہ پر آشوب ہے تو ہونے والا نہ ہے کیونکہ ان

کی آنکھیں دھن نہیں ۱۰۱۰ مروان نے تحقیق کی راہ سے آپ کو ابو تراب کہا ابو تراب کینیت کس نے رکھی وہ اللہ اعظم کا تبار و والدیم امییس

الْحَدِيثُ سَمِعَهُ وَكُنْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ  
دَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ فَاطِمَةُ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي  
الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّنَ ابْنِ عَمَّتِكَ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَنَزَلَ إِلَيْهِ  
فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَعَ  
الْتُرَابَ إِلَى ظَهْرِهِ فَبَعَلَ بِسَمِّ التُّرَابِ  
عَنْ ظَهْرِهِ نِيَقُولُ أَجَلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ  
عَمْرَتَيْنِ.

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ  
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَيْمُونَةَ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَمَّتِكَ عَنْ عُثْمَانَ  
قَدْ كَذَبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْعَمَهُ اللَّهُ أَنْفَكَ ثُمَّ سَأَلَ  
عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كَذَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ  
أَوْ سَطَ بَيْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلٌ قَالَ فَارْعَمَهُ اللَّهُ  
يَا نَفِكَ انْفُلِقْ فَاجْعَلْهُ عَلَى مُحَمَّدٍ.

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَحْكَمِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي لَيْلَى  
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ  
شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الشَّرِّ لَرَأَى فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اتنے پسند نہ تھے ابو عازم نے کہا اس وقت میں نے سہل سے درخواست  
کی ابو العباس اس کا قصہ بیان کر دیا انہوں نے کہا ایسا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہاں سے نکل کر مسجد میں جا کر لیٹ  
رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے پاس آئے پوچھا تمہارے  
بچہ کا بیٹا کھانا کھا رہا ہے انہوں نے کہا مسجد میں ہیں یہ سن کر آپ ان کے  
پاس گئے دیکھا تو ان کی چادر بیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے  
آپ اپنے ہاتھ سے ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابو  
تراب اللہ کر پیٹھ اٹھ کر پیٹھ

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی صلی  
نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابو حنین سے انہوں نے سعید  
بن ابو عبیدہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نافع بن اریق) عبد اللہ بن  
عمرہ پاس آیا حضرت عثمانؓ کو پوچھا عبد اللہ نے ان کی خوبیاں بیان کی پھر  
کہا شاید تجھ کو یہ برا لگتا ہے وہ کہنے لگا ہاں عبد اللہ نے کہا (پہل دور رہا)  
اللہ تیری ناک کو خاک لگانے (تجھ کو ذلیل کرے پھر اس سے حضرت علیؓ کو  
پوچھا عبد اللہ نے ان کی خوبیاں بیان کیں اور کہا علیؓ ایسے تھے ان کا گھر آنحضرتؐ کے  
بچانچے تھانے کہنے لگے یہ بھی شاید تجھے برا لگتا ہے اس نے کہا ہاں عبد اللہ نے کہا کہ  
(پہل دور رہو) اللہ تیری ناکیں خاک لگانے (تجھ کو ذلیل کرے پھر اس سے حضرت علیؓ کو  
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن زید سے کہا ہم نے  
شعبہ سے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابی ایسے سے سنا وہ کہتے تھے  
مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا حضرت فاطمہ الزہراؓ کو چمکی پیسے  
پیسے تکلیف ہوئی ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایہ کی اسی زمانہ

اسے یہ سیر کا کتب ہمارے دونوں میں پوری میں کچھ حکمرانی تو تھوڑی رہی اور ان کے زمانہ میں فضیلت الیہ لکھ کر وہاں کو معتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی ہر  
شہ وہ کیے آدمی تھے ہمارے نافع خارجی تھا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں کو برا کہتا تھا ہمارے کچھ دوسرے روایت ہیں ہے عبد اللہ نے کہا علیؓ کو کیوں پوچھتا ہے  
اے حکمران کچھ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں سے کیا ملا ہوا ہے ایک روایت میں ہے عبد اللہ نے کہا ان کا مرتبہ آنحضرتؐ کے برابر تھا مسجد میں ان کے گھر کے  
اور کسی گھر نہیں ہمارا اللہ اعلم الخیر کتابہ والہدایہ ہمیں

وَسَلَّمَ بَعَثُوا فَاطِمَةَ فَكَلَّمَ نَجْدَهُ فَوَجَدَتْ  
عَائِشَةَ فَخَبَّرَهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذَ نَامِصًا  
نَذَّهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِنِكُمْ فَقَعَدُوا  
بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي  
وَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَخْبِرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا  
مَصَاحِبَكُمْ تَكَلَّمَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتَسَبَّحَا  
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحَمَّدا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ  
خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ  
بْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِعَجِي أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونِ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ  
هَرْدُونٍ مِنْ مُوسَى.

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَلِيٍّ قَالَ أَقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ  
الِاخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے حضرت فاطمہ رضی (ایک قیدی  
مانگنے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں لیکن آپ نہ ملے تو حضرت عائشہ رضی سے کہہ کر  
جلی آئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی نے  
حضرت فاطمہ کے آنے کا (اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن  
کر رات کو ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں (میں بیوی) لیٹ رہے تھے  
میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم میں بیوی  
کے پیچ میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹشنگ اپنے سینے میں پائی نہ آپ  
نے فرمایا میں تم کو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو ایک بہن بات نہ بتاؤں  
جب تم اپنے کچھونے پر لیٹو تو ۳ بار اللہ اور ۳ بار سبحان اللہ اور ۳  
بار الحمد للہ یہ غلام سے بہتر ہے تمہارے لیے ہے

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم  
سے شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا  
وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
علیؑ سے فرمایا کہ تم اس سے خوش نہیں ہوتے تمہارا اور میرے پاس  
ایسا بزرگ جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰ کے پاس تھا کہ

ہم سے علی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی  
انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے  
انہوں نے حضرت علیؑ سے انہوں نے کہا جیسے تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے  
وہ ویسا ہی اب بھی فیصلہ کرو ورنہ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں اس

لہ سبحان اللہ یہ شرف کس کو نصیب ہو سکتا ہے ۱۲ منسلک ہمارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوتہ وقت ہمیشہ یہ کہاتے تھے آنحضرتؐ نے فرمائے اتنی بار یہ حاکم اس کو کبھی سنتے یا نہیں نہیں کہنے  
کی اس حدیث سے مسلمان کو دنیا کی تعلیم اور تکل پر میر کرنا چاہیے کہ ہماری بادشاہ اوی نے بھی دیکھا اس طرح ہر کسی ہے اپنے ہاتھ سے چلے ہیں کہ اگر وہ ایک اور ایک خادم تک نہ دیکھا ۱۲ منسلک  
یعنی سعد بن ابی وقاص رضی ۱۲ منسلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؑ کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو کچھ ہوا کہنے لگے آپ کچھ کو حور تو ہوں گے ہاتھ چھوڑ جاتے ہیں اس وقت آپ  
نے یہ حدیث فرمائی یعنی حضرت موسیٰ کو یہ طور ہوا کہ وقت حضرت ہارون کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کر کے جانتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے میرے بعد  
متصلاً تم ہی میرے خلیفہ ہو گئے کیونکہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی حیات میں گزرتے تھے دوسری روایت میں آتا اور زیادہ ہے صوفی اختلاف ہے کہ میری جگہ کوئی پیغمبر ہوگا اس حدیث  
سے سو اہل نبوت کے اور تمام مکاتیب کے مجمع حضرت علیؑ ثابت ہوتے ہیں اس کا کسی کو انکار ہے باطن میں اگر حضرت علیؑ تمام صحابہ سے افضل ہیں تب بھی خلافت اور دلوں کی صحیح ہرگی  
اس لیے کہ خلافت مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق سے ہوتی ہے اور مفسول کی خلافت باوجود افضل درست ہے چھ۔ ابو بکر اور عمر رضی ۱۲ منسلک عبیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت

۱۲ منسلک ہمارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوتہ وقت ہمیشہ یہ کہاتے تھے آنحضرتؐ نے فرمائے اتنی بار یہ حاکم اس کو کبھی سنتے یا نہیں نہیں کہنے کی اس حدیث سے مسلمان کو دنیا کی تعلیم اور تکل پر میر کرنا چاہیے کہ ہماری بادشاہ اوی نے بھی دیکھا اس طرح ہر کسی ہے اپنے ہاتھ سے چلے ہیں کہ اگر وہ ایک اور ایک خادم تک نہ دیکھا ۱۲ منسلک یعنی سعد بن ابی وقاص رضی ۱۲ منسلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؑ کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو کچھ ہوا کہنے لگے آپ کچھ کو حور تو ہوں گے ہاتھ چھوڑ جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حضرت موسیٰ کو یہ طور ہوا کہ وقت حضرت ہارون کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کر کے جانتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے میرے بعد متصلاً تم ہی میرے خلیفہ ہو گئے کیونکہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی حیات میں گزرتے تھے دوسری روایت میں آتا اور زیادہ ہے صوفی اختلاف ہے کہ میری جگہ کوئی پیغمبر ہوگا اس حدیث سے سو اہل نبوت کے اور تمام مکاتیب کے مجمع حضرت علیؑ ثابت ہوتے ہیں اس کا کسی کو انکار ہے باطن میں اگر حضرت علیؑ تمام صحابہ سے افضل ہیں تب بھی خلافت اور دلوں کی صحیح ہرگی اس لیے کہ خلافت مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق سے ہوتی ہے اور مفسول کی خلافت باوجود افضل درست ہے چھ۔ ابو بکر اور عمر رضی ۱۲ منسلک عبیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت

أَدَامُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي نَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ  
يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عِيٍّ  
الْكَذِبُ.

باب ۹۵ مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَتْ خَلْقًا  
۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجُعْفِيُّ  
عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْقَعْبَرِيِّ عَنْ أَبِي  
هَاشِمٍ أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هَاشِمٍ  
وَأَنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِشَيْءٍ بَطَّحَ حِينَ لَا أَكُلُ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ  
وَلَا يَجِدُ مِنِّي فَلَانَ وَلَا فَلَانَةَ وَكُنْتُ أَلْعَسُ  
بَطَّحِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجَوْعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَفِيقُ  
الرَّجُلَ الْأَيْتِي هِيَ مَعِي كَأَنِّي يَنْقَلِبُ بِي فَيَطْعَنِي  
وَكَانَ أَحَبَّ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي  
طَالِبٍ كَأَنِّي يَنْقَلِبُ بِنَا فَيَطْعَمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ  
حَتَّى إِذَا كَانَ لِيُخْرِجُ الْإِنْتِ الْعَكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا  
شَيْءٌ نَسْتَقْفُهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

۹۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَبْنُ أَبِي حَدَّثَنَا يَرْبُودُ  
هَرَمِيُّ أَخْبَرَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ

وقت تک کہ لوگ سب جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں ابو بکر اور عمرؓ  
کی طرح دنیا سے چل دوں ابی سیرین نے کہا حضرت علیؓ سے اکثر روایتیں غلط اور  
جھوٹ ہیں۔

باب جعفر بن ابی طالب کی فضیلت کہ جو ہاشمی تھے اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ تھے  
ہم سے احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار  
ابو عبد اللہ جہنی نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید قبری سے  
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں  
بیان کی ہیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو رات دن آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے چماتا رہتا تھا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کھانے کی خمیری  
روٹیاں اور پیٹنے کو دھاری دار چادر مجھ کو میسر نہ تھی اور فلاں مرد اور فلاں  
عورتیں میری خدمت کار نہ تھیں ہمارے بھوکے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ  
لیتے اور کسی شخص سے یہ کہتا فلاں آیت مجھ کو بڑھ کر سنا حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد  
ہوتی اس لیے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لے جائے کھانا کھلا دے اور  
مٹا جوں کو کھلانے میں مجھے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لے  
جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا دیتے کبھی ایسا بھی کرتے کہ شہد یا گھمی کی کٹی  
بس میں کچھ نہ ہوتا اس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے ہوا شہد یا گھمی اس  
میں لگا ہوتا اس کو چاٹ لیتے تھے

ہم سے عمرو بن طل فلاں نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ہارون  
نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے شعبی سے عبد اللہ بن عمرؓ

۱۔ ایک غلط فہمی ۱۲ منہ ۱۳ منہ جو افہمی کرتے ہیں ۱۴ منہ یعنی حضرت علیؓ نے وہ نہیں فرمائیں راضی ان پر تھیں جو جڑتے ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں بت باقی حضرت علیؓ اور  
دوسرے ائمہ اہل بیت سے ایسی روایات کیں جی سے مسلم ہوتا ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اہل بیت کے مخالف اور دشمن تھے عاصم بن علیؓ سب غلط اور جھوٹ ہیں ۱۵ منہ ۱۶ منہ یہ حضرت علیؓ سے تھیں  
جہاں تھے دس برس ان سے بڑے تھے انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک بمش دوسری مدینہ کی طرف ۱۷ منہ ۱۸ منہ اس کو فدا نام بخاری نے عمرؓ القناتین وصل کیا ہے ۱۹ منہ ۲۰ منہ  
میرا گھر تھا ۲۱ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی طفیلؓ میں کھانا مل جاتا ۲۲ منہ ۲۳ منہ جیسے اس وقت ہیں ۲۴ منہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نہایت سخی تھے ان کے صاحبزادے  
عبد اللہ بن جعفرؓ کی سخاوت اور داناوی مشہور ہے ۲۵ منہ اللہ اعلم الغیبات و اولادہم اجمعین

الشَّيْخُ أَنَّ ابْنَ عَمَرَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْحَنَاطَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
يَقَالُ كُنْ فِي جَنَاحِي كُنْ فِي نَاحِيَّتِي كُلَّ جَانِبَيْنِ جَنَّتَكَ

**باب ۳۹۱** ذِكْرِ النَّبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الْمُسْتَشْفَى عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَسْأَلُكَ إِلَيْكَ يَنْبِئًا

وَمَنْ تَقْبَلُ مِنَّا نَسْأَلُكَ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِلَيْكَ بِعَمِّيَّةٍ

**باب ۳۹۲** مَنَابِتِ قُرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ تَقْبَلُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ

عَالَمِينَ وَتَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ

قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْ قَاتِلَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلَى ابْنِ بَكِيٍّ

تَسْأَلُهُ مِثْلَ مَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب عبد اللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کرتے سلام تم پر دو بچہ والے کے  
بیٹے امام بخاری نے کہا حدیث میں جو جناحین کا لفظ جاس سے مراد دو گونے ہیں  
(دو گونے)۔

**باب** حضرت عباس کا ذکر جو عبد المطلب کے بیٹے تھے

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن عبد اللہ

افہاری نے خبر دی کہ مجھ سے میرا بھائی عبد اللہ بن شمس نے بیان کیا انہوں نے

ابن شمس سے عبد اللہ بن النضر سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب

عبد المطلب سے ان کے تعلق سے عبد اللہ بن النضر سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جب

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمہ الزہراء

زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ

سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابو بکرؓ کو کہلا بھیجا اپنا ترکہ مانگتی

تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے

بھروسے آپ کو دئے تھے اور آپ کے صدقے میں سے جو مدینہ میں تھا اور

فدک میں سے اور خیر کے غنم میں جو بچ رہتا اس میں سے ابو بکرؓ نے جواب

دیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث

ہم سے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث





الرَّبِّ يُرَى قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا الَّذِي تَقْسِي بِيَدِهِ  
إِلَهُهُ لَخَيُّوهُمْ مَا عَلِمْتُ دَرَانِ  
كَانَ لَا جَبْمُهُ لِي رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ.

یہ سن کر وہ چپ ہو رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا شاید وہ  
زبیر بن عوام کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں تب اس نے کہا ہاں حضرت  
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سن لو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں  
میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر  
ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے  
تھے۔

۹۱۲- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي  
سَمْعَةَ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَنَا وَ  
رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْتُ قَالَ وَرَيْكَ ذَاكَ  
قَالَ نَعَمْ الرَّبِّ يُرَى قَالَ أَمَا وَاللَّهِ  
إِنِّي لَكُنْتُ لَعَلُّوْنَ أَسَدٌ خَيْرٌ كَيْفَ  
تَكُنَّ.

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے  
انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو والد (عروہ) نے خبر دی وہ کہتے  
تھے میں نے مروان سے سنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے  
پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا  
جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں کس کا خلیفہ ہونا  
چاہتے ہیں اس نے کہا زبیر بن عوام کا انہوں نے کہا سن رکھو تم خود جانتے  
ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
هُوَالَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لُسْكَيْهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ  
خَوَارِيًا وَإِنَّ خَوَارِيَّ الرَّبِّ زَبِيرُ الْعَوَامِ.

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز  
بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک  
خواری ہو تا ہے میرا خواری زبیر ہے۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
بْنِ الرَّبِّ يُرَى قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ  
أَنَا وَهَمُّ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النَّسَاءِ فَتَنَطَّلْتُ  
فَإِذَا أَنَا بِالرَّبِّ يُرَى عَلَى فَمِ نَيْبٍ يَخْتَلِفُ لِي  
بَيْنِي مَرْيَطَةٌ مَرْيَطَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک  
نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے  
انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور عروہ  
بن ابی سلمہ دونوں کم سن تھے جنگ احزاب میں عورتوں پکوان  
میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو جنگ کا دیکھا تو زبیر اپنے گھوڑے  
پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں پاس گئے

۱۵ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت عبد الرحمن بن حوف کے لیے کھڑے اپنے منشی پاس وہ کاغذ رکھوا دیا تھا مگر عبد الرحمن ان کی زندگی میں ۳۷  
میں گذر گئے ۱۵ سالہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سال تھا ۱۵ سالہ



فَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتَ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ  
قَالَ أَوْ هَلْ رَأَيْتُنِي يَا بُنَيُّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي ثَرْيَطَةَ نِيَابَتِي يَجْعَلُهُمْ  
فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَعَلْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ فَقَالَ فِذَاكَ  
أَبِي وَابْنِي.

۹۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْبَكَارِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوُوا  
لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْبُرْمُوكِ الْأَشْدُّ فَتَشَدُّ مَعَهُ  
فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقَيْهِ  
بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عَمْرٍو وَكَفَّتُ  
أَدْخُلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ لَعَبًا أَنَا صَغِيرٌ  
بِالنَّبِيِّ ذَكَرَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَقَالَ  
عَمْرٍو تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
عَسْرٌ رَاحٍ.

۹۱۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّحِيُّ  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمْ  
يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ

اور آئے جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہویک) تو میں نے کہا باؤ  
میں نے دیکھا تم بار بار آتے جاتے تھے یہ کیا معاملہ تھا انہوں نے  
کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو بنی ثریطہ پاس جائے  
ان کی خبر لائے میں گیا (خبر لایا) جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا یعنی یوں فرمایا تجھ پر  
میرے ماں باپ مدد (سمان اللہ کی فضیلت ہے)

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے  
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے  
کہا یہ موک کے دن نے صحابہ نے زبیر سے کہا اہی کافروں پر حملہ کرو ہم بھی  
تمہارے ساتھ حملہ کریں پس کنز زبیر نے حملہ کیا کافروں نے (تلاوار کی) دو  
ماریں ان کے مونڈھے پر لگائیں ان دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدو کی  
لڑائی میں ان پر لگی تھی عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں پیچنے میں ان زخموں میں  
ڈالنا کیسا (ان میں جوت رہ گیا تھا)

باب طلحہ بن عبید اللہ کی فضیلت

حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرے تک طلحہؓ سے  
راہی رہے

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہ ہم سے معتز بن  
سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو جحشاؓ بن ہندی  
سے انہوں نے کہا یعنی لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تھے وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور انصار میں بڑی سخت جنگ ہوئی تھی کہتے ہیں ایک لاکھ پانچ ہزار نصرانی  
اس میں مارے گئے اور پانچ ہزار قیدی ہوئے چار ہزار مسلمان بھی شہید ہوئے اس سے یہ بھی عجزہ مشرہ میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار ان کا نسب  
یہ جو طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عبید بن جحشاؓ بن کعب یہ مرہ بھی کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ جاتے ہیں جنگ جمل میں شہید ہوئے حضرت علیؓ نے باوجود  
طلحہ ان کے مخالف اشکر بنے حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھے جب ان کی شہادت ان خبر سنی تو اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی مرقان نے ان کو تیرے شہید کیا  
اس سے یہ روایت اوپر لکھ دی ہے کہ حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی نسبت فرمایا اللہ بھی ان میں سے ہے کہ آنحضرت مرے تک ان سے راہی رہے اس سے

الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ النَّبِيِّ دَنَى يَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَكَّتْ۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الرَّحْمِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَحْوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثِمِ حَدَّثَنَا مَسْدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جُمِعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَدَا رَبِّي نَبِيًّا وَكَأَنَّا ثَلَاثُ الْإِسْلَامِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ

لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کے یہ ابوالعثمان رضی اللہ عنہ ان دونوں سے سن کر نقل کیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بالکل مثل عمری کا۔

باب سعد بن ابی وقاص کی فضیلت جو بنی زہرہ میں سے ہیں بنی زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ لوگ تھے ان کے والد کا نام مالک ہے۔

ہم سے محمد بن مشنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا صحیح زہکی سے سنا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا تھے

ہم سے مکي بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم بن قتیبہ بن ابی وقاص نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا اسی دن اسلام لائے جس

۱۔ امد کے دن ۱۱ھ امد کا روزہ ہوا ۱۱ھ مشرکوں نے جنگ امد میں آنحضرت پر وار کرنا چاہا طلحہ نے اپنے ہاتھ پر کیا مسد طایس میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے طلحہ کو امد کے دن دیکھا ان کو ستر لگی رہ گئی تھی انکلی بھی کن گئی تھی دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہ کے لیے بہشت واجب ہو گئی ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کلاماً آنحضرت سے میں نے سنا طلحہ اور زہرہ دونوں بہشت میں میرے جیسے ہوں گے ۱۲ھ منہ گھڑے بھی مشرکہ ہجرت میں ہیں اور آنحضرت کے بڑے جانشین اور پیغمبر خواہ تھے ان کا نسب یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن عبد مناف بن زہرہ بن کلیب بن مرہ بن کلیب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں اور وہی بہشت حضرت آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی چچی تھیں ۱۳ھ شہ لڑیں فرمایا تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر مروت ۱۴ھ سعد بن ابی وقاص سے ۱۵ھ مکہ من تہی بنی مرہ مسلمان تھے سعد اور ابوبکر مدینہ اور بلال مدینہ

الْكَفَرُ الْآفِي الْيَوْمِ الَّذِي أَكُنْتُ فِيهِ وَلَقَدْ  
مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَكُنْتُ الْإِسْلَامَ  
تَابِعَهُ أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعْدَ بْنَ الرَّضَى اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي لَأَدُلُّ الْعَرَبَ  
رَحِي بِسَمِيٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَعْرِضُ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامُ إِلَّا دَرَجُ  
الشَّجَرِ حَتَّى إِذَا أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبُعِيدُ  
إِلَى الشَّاةِ مَا لَمْ يَخْلُطْ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أُبَيٍّ  
نَعَرَ رُبِّي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا دَخَلْتُ  
عَلَيَّ وَكَانُوا وَشَوَابَةً إِلَى عُمَةَ قَالُوا لَا  
يُحْسِنُ يُصَلِّي.

بَاب ۳۹ ذِكْرُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ

۹۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمَوَدَّ  
بْنَ قُحَا مَةً قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بَنِي أُبَيٍّ فَقَالَ  
فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ قَاطِمَةً فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَرُّهُمْ تَوَمَّكَ أَنْكَ لَا

دن میں مسلمان ہوا اور سات دن مجھ پر ایسے گزرے کہ میں مسلمانوں کا  
تیسرا حصہ تھا ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی  
روایت کیا۔

ہم سے ہاشم نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد  
بن عبد اللہ نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے کہا  
میں نے سعد سے سنا وہ کہتے تھے سارے عربوں میں میں پہلا شخص ہوں  
جس نے اللہ کی راہ میں تیرہ لایا اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے  
جمادوں میں درخت کے پتے کھا کر گزر کر تے ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ  
بھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید اس میں نرمی کا نام نہ ہوتا (بالکل سوکھا)  
باوجود اس حال کے بنی اسد مجھ کو نماز سکھاتے ہیں (چپہ نوش) ایسا ہوتا ہے بالکل  
مردم اور بے نصیب ہی رہا اور میرے سب کام برباد ہو گئے تھے ہوا یہ تھا کہ بنی  
اسد نے حضرت عمرؓ سے سعد کی چغلی کھا لی تھی یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی  
نہیں پڑھ سکے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ  
کے ابو العاص بن ربیع تھے (جو حضرت زنیب کے شوہر تھے)

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری  
سے کہا مجھے سے امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ان سے سدر بن مزہر  
نے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی (جو بریرہ) کو شادی کا پیغام دیا یہ خبر  
حضرت فاطمہؓ کو پہنچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں عرض کی  
کہ آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں

۱۔ اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ابو بکرؓ اور حضرت خدیجہ اور کئی آدمی سعد سے پہلے اسلام لائے تھے بعضوں نے کہا کہ حضرت سعدؓ نے اپنے علم کی رو سے کہا مگر صحیح  
نہیں کیونکہ ابن عبد البر نے سعد سے نقل کیا میں انیس برس کی عمر میں اسلام لایا ابو بکرؓ حدیث کے ہاتھ پر اس وقت میں ساقوں مسلمان تھا بعضوں نے کہا صحیح جابر  
ابن عبد اللہ کی بڑی ہے ما سلم اصحابی الیوم الذی اسلمت فیہ یعنی جس دن میں مسلمان ہوا اس دن کوئی مسلمان نہیں براہِ فطر لے گا اپنی منہ نے معرفت میں اس حدیث کو بڑی  
منہ نقل کیا اس صورت میں کوئی احتمال نہ ہے ۲۔ منہ ۱۲ منہ لوگوں نے سعد کی شہادت حضرت عمرؓ سے کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے ان میں بنی اسد کے  
لوگ بھی شریک تھے یہ قصہ اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ۳۔ منہ آنحضرتؐ پاس آتے دنوں رہا نماز تک نہ سیکھی ۴۔ منہ ۱۲ منہ کیونکہ نماز سب دین کے کاموں میں اہم ہے



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاوًا وَمُكَلِّبُهُمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنُطْعِنَ بَعْضُ  
النَّاسِ فِي مَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَمْلَعُونَهَا فِي مَارَتِهِ نَعْدَمُ تَطْعَمُونَ فِي مَارَتِهِ بَعْدَ  
مِنْ كَيْلٍ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنَّ كَانَ كَلِيفًا لَكُمْ مَارَةَ وَاقٍ كَأَنَّ  
لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَى وَارِطًا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَى بَعْدِ  
۹۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ تَائِبٌ كَالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدًا زُاسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ  
وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُصْطَبِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ  
الْأَفْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ ثُمَّ يَدَاكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبَبْتَهُ فَأَخْبَرْتَهُ مَا كُنْتُ  
بَابُكَ فِي كَلِمَةِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۲۵- حَدَّثَنَا تَيْمِيَّةُ بْنُ سَيِّدٍ حَدَّثَنَا الْيَتِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّ تَائِبًا أَهْمَهُمْ مَشَانُ الْمَرْأَةِ الْمُعْزُومَةِ

سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا (جو نو عمر اور کسب تھے) بعض لوگوں نے اسے  
اسامہ کی سرداری پر طعن کیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے)  
پر بھی طعن کیا کہ قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے  
زیادہ مجھے محبوب ہیں اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے۔

ہم سے یحییٰ بن قزہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں  
نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں  
نے کہا میرے پاس ایک قیافہ ہائے والا (مدلجی) آیا اس وقت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اسامہ اور ان کے باپ زید دونوں بیٹے  
ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے  
سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کے  
سبب بھی گئی آپ نے حضرت عائشہ سے بیان کی وہ

### باب اسامہ بن زید کا بیان

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے  
زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے قریش کے  
لوگوں کو مخمومی عورت کی فکر پیدا ہوئی تھی انہوں نے آپس میں کہا اس باب

سے عائشہ بن ابی ربیع مخمومی نے ہمارے بڑے لوگ جو تھے اسامہ کے سردار ہوئے۔ کہتے ہیں اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور قریش کے بہت بڑے اور بزرگ لوگ بھی  
تھے مگر آنحضرتؐ نے ایک مسئلے سے اسامہ کو اس کا سردار مقرر کیا تھا کہ ان کے والد زید جنگ میں مارے گئے تھے اسامہ خوب دل توڑ کر ان دشمنوں سے لڑیں گے بعضوں  
نے کہا آپ کو جاہلیت کی رسم توڑنا منظور تھی کہ خواہ مخواہ بوجہ شخص سردار ہو سلا من جب حاجت وغیرہ کئی لوگوں نے یہ طعن تشنیع شروع کیے تو حضرت عمرؓ نے ان  
کو ڈانٹا اس پر بھی ان لوگوں نے اسامہ کی مانتی میں جانے سے توقف کیا آخر حضرت عمرؓ آنحضرتؐ مہربانی آئے آپ کو یہ قصہ سنایا آپ نے آنزرد ہو کر یہ غلبہ سنایا  
جو آگے مذکور ہے ۱۱۷ھ سالانہ زید کی دوا میں سردار ہو چکے تھے اس وقت کسی نے طعن نہیں مارا تھا ۱۱۸ھ میں ان لوگوں میں جو مجھ کو بہت محبوب  
ہیں معلوم ہوا کہ امامت مفسول کی باوجود فاضل درست ہے کیونکہ اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے اور وہ بالاتفاق اسامہ سے افضل تھے اس حدیث کی ایک  
روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیعہ اس سے دلیل لے کر ابو بکرؓ اور عمرؓ پر طعن مارتے ہیں اس کا  
جواب یہ ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ تو ان لوگوں میں نہ تھے جو اسامہ کی سرداری پر طعن کرتے ہیں بلکہ وہ نجاشی جانے پر مستعد تھے اتنے میں آنحضرتؐ کی بیاد کی سخت ہر  
گئی آپ نے ابو بکرؓ کو خود روک لیا وہ نماز پڑھا میں کئی دن بعد آپ کا انتقال ہو گیا فرصت کہاں کی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہوتا پھر ابو بکرؓ غلیف ہوئے تو انہوں نے سب کو اسامہ  
کے ساتھ روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو صلاح اور مشورے کے لیے رکھ لیا پس طعن بعض لغو ظہر ۱۲۷ھ باب کی مبالغت اس طرح ہے کہ آپ کو زید سے بہت محبت  
تھی جب قیافہ فتنہ کی اس بات سے خوش ہوئے منافق طعن کرتے تھے کہ اسامہ کا رنگ کالا وہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ۱۲۸ھ میں نے چوس کی مٹی اور شریف لوگوں میں بھی ۱۲۹

مَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبِيبُ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 سُبْيَانَ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الذُّهْرِيَّ عَنْ  
 حَدِيثِ الْغَزْوِ مِيقَةَ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُبْيَانَ  
 فَلَمْ يَجْلِسْ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي فِي كِتَابٍ  
 كَانَ كَتَبَهُ أَبُو زُبَيْرٍ بْنُ مُوسَى عَنِ الذُّهْرِيِّ  
 عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
 امْرَأَةً مِنْ بَنِي تَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنِ  
 يَكْتُمُ نِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ  
 يَجْتَرِ أَحَدٌ أَنْ يَكْتُمَ فَعَلِمَتْ أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ  
 فَقَالَتْ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ  
 الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ  
 قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فِطْمَةُ لَقَطَعْتُ  
 يَدَهَا

### باب ۳۹۹

۹۲۶- حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
 عُبَايَةَ يَحْيَى بْنُ عُبَايَةَ حَدَّثَنَا السَّاجِسُونُ  
 أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَظَرَ أَبُو مُرَّةٍ  
 يَوْمَ مَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَتَعَبَّ شَيْئًا بَدَأَ  
 فِي تَأْخِيصِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَنْظِرْ مِنْ هَذَا  
 لَيْتَ هَذَا عِنْدِي قَالَ لَهُ إِنْ سَأَلْتُ أَمَا تُعْرِفُ  
 هَذَا أَيُّهَا عَبْدُ اللَّهِ حَسْبُ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَمَةَ  
 قَالَ فَقَطَّاعُ بَنِي عَمَرَ رَأْسُهُ وَنَقَرَ سَيْدِي فِي  
 الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا  
 بہیتا ہے اور کون جرأت کر سکتا ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہ  
 ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی عورت  
 کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے علی بن نے کہا میں نے سفیان سے  
 پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی انہوں نے کہا میں نے اس کو ابوب  
 بن موسیٰ کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے  
 مردہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا بنی مخزوم کی  
 ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی لہوگوں نے کہا اس کے باب میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا کسی کی جرأت نہ ہوئی آخر  
 اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہی کیفیت  
 تھی جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کا تو ہاتھ نہ کاٹتے چھوڑ دیتے  
 اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور بن  
 تو اگر فاطمہ (میرنی بیٹی) بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

### باب

ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عبد اللہ یحییٰ بن عبد اللہ نے  
 کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبد اللہ بن دینار  
 نے خبر دی ایک دن عبد اللہ بن عمر (مسجد نبوی) میں تھے انہوں نے  
 ایک شخص کو دیکھا (اس کے کپڑے اتنے نیچے ہیں کہ مسجد کے ایک کونے  
 میں اپنے کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ عبد اللہ بن دینار نے کہا عبد اللہ بن عمر  
 نے (مجھ سے) کہا دیکھ تو یہ کون ہے کاش یہ میرے پاس ہوتا ایک آدمی  
 (نام نامعلوم) کہنے لگا ابو عبد الرحمن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد بن اسامہ  
 بن زید کا بیٹا جب تو ابن عمر نے (شرمندگی سے) اپنا سر ہچکایا پھر کہنے لگے  
 اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے جیسے اس کے  
 (جانباب دادا سے محبت کرتے تھے)

۹۴۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْنٍ  
تَكَادَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ سَلَمَةَ  
بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِالْحَسَنِ  
يَبْعَثُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا وَكَانَ يَبْعَثُ عَيْنِ ابْنِ  
الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْنُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي  
مَوْلَى لِسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ  
بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخًا  
لِسَامَةَ لَأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرَأَ  
ابْنُ عَمْرٍو لَهُ يَتِيمٌ رَكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَقَالَ  
أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ نَعْمَانَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حَرْمَةُ مَوْلَى  
لِسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يَتِمَّ رَكُوعُهُ  
وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ  
عَمْرٍو مِنْ هَذَا أَتَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ  
فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو لَوْنَايَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحْبَبْتُكَ كَرَحْبَتِهِ وَمَا وَكَدْتُ  
أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي  
عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِرَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن سلیمان نے  
کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم سے ابو عثمان غنی نے بیان کیا انہوں نے  
اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن  
کو اٹھالینے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کو میں بھی ان دونوں  
سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی  
کہ ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ  
بن زید کے غلام (حرمہ) نے بیان کیا کہ حجج بن امیہ ام ایمن کا پوتا (جو  
آنحضرت کی کھلائی اور اسامہ کی والدہ تھیں) اور امیہ اسامہ کا ماما یا  
بھائی تھا وہ انصاری آدمی تھا عبد اللہ بن عمر نے اس کو دیکھا (نہادیں اس  
نے رکوع اور سجدہ پورے طور سے نہیں ادا کیا عبد اللہ نے کہا پھر سے  
نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبد الرحمن نے بیان  
کیا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عمر نے انہوں  
نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حرمہ نے کہا جو اسامہ بن زید  
کا غلام تھا وہ عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا اتنے میں حجج بن امیہ  
آئے انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبد اللہ نے کہا  
پھر سے نماز پڑھ جب وہ بیٹھ موڑ کر چلا تو عبد اللہ نے پوچھا یہ کون شخص  
ہے میں نے کہا حجج بن امیہ بن ام ایمن عبد اللہ نے کہا ہاں اگر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام  
ایمن اور ان کی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان  
سے بیان کیا یہ امام بخاری نے کہا میرے بعض دوستوں نے (یعقوب  
بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبد الرحمن سے روایت کیا اس  
میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرت کی کھلائی تھیں۔

امام بخاری کے شیخین میں سے امام ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمر حبشی تھا، سن ۲۵ھ میں اس کے بیٹے حجج بن امیہ کو اس لیے  
کہ امیہ تو جنگ یمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو چکے تھے آگے کی روایت سے اس کی تفریح ہو جاتی ہے ۱۲ سن ۲۵ھ میں ام ایمن کے بیٹے  
اسامہ بھی تھے ۱۲ سن







إِذَا بَلَغَ الْوُلْدُكَ وَالْأَتَمُّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَكْرَمْتُمَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى  
فِي -

۹۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُعْبِثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلَفَمَةُ  
إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ  
يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدُّدَّاءِ  
فَقَالَ أَبُو الدُّدَّاءِ مَبْنٍ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ  
الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ  
السِّبَةِ الَّذِي لَا يَعْكُفُ غَيْرَهُ يَعْنِي حَدِيثَهُ  
ثُمَّ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ الَّذِي  
أَجَاسَرُهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا ثُمَّ  
بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّبَةِ  
أَرَادَ السَّيَارَ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
يَقُولُ أَوَّلَ اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا بَلَغَ  
قُلْتُ وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ لِي هُوَ كَأَنَّ  
حَتَّى كَادُوا يَسْتَرْكُونَنِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

والنہار اذا تجلی والذکر والانثی لہ انہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھ کو منہ بہ منہ پڑھائی (جیسے ابن  
مسعود پڑھتے ہیں اسی طرح)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ  
شام کے ملک کو گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو ایک نیک  
رفیق عنایت فرما پھر ان کو ابو الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ کی صحبت ملی۔ ابو الدرداء  
نے پوچھا تم کہاں سے آئے انہوں نے کہا کوفہ سے ابو الدرداء  
نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار تھے ایسے رازوں سے واقف تھے  
جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا مدلیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا  
ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جن کو اللہ نے  
اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کی شر سے بچا رکھا ہے یعنی  
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ  
شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا رکھتے تھے یا نگیر (یاراز  
سے واقف تھے) میں نے کہا ہیں (یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) انہوں  
نے کہا عبد اللہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے واللہ اذا نبی  
والنہار اذا تجلی آگے کیونکر میں نے کہا والذکر والانثی کہنے لگے یہاں  
کے لوگ بھی عجیب ہیں برابر میرے پیچھے پڑے رہے مجھ سے  
غلطی کرانے ہی کو تھے جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا اس کے سوا اور طرح بتا کر

باب ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت رضی اللہ عنہ

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لہ مشہور قرات ہیں ہے ماضی الذکر اور انہوں نے یہی کہتے ہیں چلے یہ آیت یوں ہی انہوں نے والذکر والانثی پھر ماضی کا لفظ اس میں زیادہ ہوا لکن عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء  
کون کی تفسیر تھی وہی قرات ہی پڑھتے رہے ۱۲۷۷ھ میں مشرور مشرور بنے علی القدر صحابی تھے ان کا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح بن عبد اللہ بن  
منہ بن عمار بن فہر بن مالک بن ابی اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خضلمہ بن قریظہ بن اسد بن عبد  
منہ بن عمار بن فہر بن مالک بن ابی اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کاعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خضلمہ بن قریظہ بن اسد بن عبد

۹۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ وَبْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا آتِيَنَا الْأُمَّةَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ -

۹۳۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَيْكَةَ عَنْ حَافِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ خُزَّانٍ لَا بُعْثَنَّ يَغْنِي عَنْكُمْ يَغْنِي أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٍ فَاشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

بابُ ذِكْرِ مُصَيْبِ بْنِ عَمِيرٍ

بابُكَ مَتَابِ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَانِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ -

۹۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنْ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يُنْظَرُ إِلَى النَّاسِ مَوْتُهُ وَإِلَيْهِ مَوْتُهُ وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بَيْنَ بَيْنِ نَفْلَتَيْنِ مِنَ السُّلَاطِينِ -

ہم سے مروی ہے علی فلاس نے کہا ہم سے عبد الا علی نے کہا ہم سے خالد مزار نے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جرمانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہوں) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے ابو عبیدہ بن جراح ہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے میکہ سے حافیتہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکران (ایک شہر ہے بین کے قریب ہے) والوں (نصاری) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو لپکا کمانت دار ہے مجھ کو کا صحابہ منتظر ہے دیکھئے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا

باب مصعب بن عمیر کی فضیلت

باب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت اور نافع بن جبر نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن پر بٹھایا

ہم سے مدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابو بکر رضہ صحابی سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو (پهلویں) تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا بیٹا مراد ہو گا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کر دے

لے امام حسن کی کنیت ابو محمد پیدائش مارہ و مدائن سے ہے سمری میں اور وفات مدینہ منورہ میں امام حسین علیہ السلام کی وفات شعبان سال ۶۱ ہجری میں اللہ شہدہ سمری میں ہوئی ان کی کنیت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہما یہ حدیث موصولہ اوپر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۳۳۲

۹۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ بِنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِالْحَسَنِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاحْبِبْهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ-

۹۳۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَلَّ فِي طَسَبٍ فَبَعَلَ يَنْكُثُ وَكَانَ فِي حُسَيْنٍ بَيْتًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوعًا بِأَلْوَنِيَّةٍ-

۹۳۶- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عِدِّي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَسَنُ عَلَى مَا يَقْبَلُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاحْبِبْهُمَا-

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے معمر نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان) سے سنا کہ ہم سے ابو عثمان ہندی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ان کو اور اسامہ کو (گود میں) لے لیتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرماتے (راوی کو شک ہے)

ہم سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد پاس امام حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا جو ایک ٹشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر مارنے لگا اور آپ کی (حسن کی) نسبت کچھ کہنے لگا۔ انس نے کہا (اپنی چھڑی سر کا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے کہ ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وہی کاغذ تھا

ہم سے حجاج بن منال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی نے خبر دی کہ میں نے برادر بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؑ آپ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

سے دوسری روایت میں اسامہ سے یوں ہے ایک ران پر مجھ کو بٹھاتے ایک ران پر امام حسن کو کھیر فرماتے یا اللہ ان پر دم کر میں بھی ان پر دم کرتا ہوں ایک روایت میں یوں ہے یا اللہ ان سے محبت کر اور جو کوئی امام حسن سے محبت رکھے اس سے بھی محبت کر سبحان اللہ یہ فضیلت کسی کو کب نصیب ہوتی ہے معلوم ہو کہ امام حسنؑ کو محبوب خداوندی ہے اور ان کا دشمن مبغوض خداوندی ہے ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ محبت اہل بیت کو جس فائدہ میں بڑا داخل ہے اس کی حق جی فائدہ کہ بر قول ایمان کی غائر ۱۲ منہ ۱۱ کہنے لگے ہیں تو ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا ۱۲ منہ ۱۱ طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر برسرا کھڑے تھے ۱۲ منہ ۱۱ یہ خطاب سیاہ ہوتا ہے یا مالک سیاہی امام حسن بھی ایسا ہی خطاب کیا کرتے تھے اس سے یہاں خطاب کا جزو ثابت ہوا ۱۲ منہ

٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي حَسَنٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي  
إِبْنِ مُيَيْكَمَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَأَيْتُ  
أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلْتُ الْحَسَنَ وَهُوَ  
يَقُولُ يَا ابْنَ شَيْمٍ يَا ابْنَ شَيْمٍ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَيْئُهُ بِيَعْلَى  
دَعَا بِيَضْعُكَ -

٩٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَهُ  
تَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ تَالِ ابْنُ أَبِي كَبِيرٍ ارْتَبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ -

٩٣٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشَبَّ بِالْبَيْتِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَاقِبَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ سَمِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ وَسَاكَةَ بْنِ الْمُحَرَّمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُ يَقُولُ  
الذُّبَابُ نَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ

ہم سے بعد ان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم سے سریر بن مسیب بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی بیکہ سے انہوں نے عقبہ بن عمار سے انہوں نے کامیں نے ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا انہوں نے امام حسنؑ کو دیکھا ہے پر اٹھایا۔ کہتے تھے میرا باپ تجھ پر روتے آنحضرتؐ کے مشابہ ہے علیؑ کے مشابہ نہیں ہے اور حضرت علیؑ بنی ہاشمؑ رہے تھے۔

ہم سے یحییٰ بن معین اور صدق بن فضل نے بیان کیا دونوں نے بیان کیا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت کے باب میں رکھو۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انسؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ امام مسی سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غفر نے کہا  
ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبد الرحمن  
بن ابی نعم سے سنا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر بن حمرہ سے سنا کہ ان سے  
ایک (عراق والے) شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا شعبہ  
کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر اعرام والا شخص مکہ کو بخار

۱۷ دوسری روایت میں یوں ہے حضرت فاطمہ زہرا اور رضی عنہا نے عقیقہ میرا بیٹا پیغمبر صاحب کے مشابہ ہے علامہ کے مشابہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۷ میں آپ کے اہل بیت کی تعظیم اور محبت ہر وقت ملحوظ رکھو ۱۸ منہ ۱۷ اور انہی روایت میں گذرا کہ امام حسین سے زیادہ مشابہ کوئی نہ تھا دونوں میں موافقت اس طرح ہے کہ کچھ حصے میں امام حسین زیادہ مشابہ تھے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ نہری کا سماع انسانی سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

عَنِ الدُّبَابِ وَقَدْ تَكَلَّمُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رِجَالَانِ  
مِنَ الدُّنْيَا.

بِأَمْرِكَ مَتَّاقِبٍ يَلَاكُ بَيْنَ رِيَّاحٍ مُؤَلَّى أَنَّى  
بَلَمَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَأَنَّ اللَّهَ مَعَهُ عَلَيْهِ ذِكْرٌ  
سَمِعْتُ دَفْعَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ -

٩٣١- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْكُكْبَرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ  
أَبُو بَكْرٍ سَيِّدَنَا وَاعْتَقَ سَيِّدَنَا يَقَعِي بِلَا  
٩٣٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُلَيْبٍ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ إِسْلَامَ قَالَ  
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَشْتَرِيكَ لِنَفْسِكَ  
فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَشْتَرِيكَ لِلَّهِ  
فَدَعْنِي وَعَمِلْ لِلَّهِ-

ڈالے عبد اللہ نے کہا (وہ اچھے رہے) عراق والے مکس کو مار ڈالنا  
کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین  
کو انہوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈرنہ کیا) حالانکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں  
دینا میں میرے دو پھول ہیں۔

باب ہلال بن رباح کی فضیلت جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری بھتیجیوں کی چھٹ چھٹ آوازِ مہشت میں سنی (تو وہاں چل رہا تھا) ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا ہم کو جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ کرتے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار تھے انہوں نے ملال کو آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں۔

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبد  
 سے کہا ہم سے اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے قیس سے کہ بلال رضی  
 ابو بکر صدیق سے کہا اے اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدے کے  
 لیے خریدا تھا تو مجھ کو رہنے دو اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو جانے  
 دو میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا

لے تو اس پر کہ قریب ۱۵ سال تک ہے میرا کو سونے ہیں اسی طرح آپ ان دونوں شاہزادوں کو رکھتے اپنے بدن سے چلتے اکثر کی سوار عراق و احوال پر ۱۲ سال تک یہ آنحضرت کے حضور تھے ان کو ایک ہفتہ صدیق نے اسے یہ غلط کافرہ فرید کر کے آزاد کر دیا تھا جو اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکلیفیں دیا کرتا تھا کہیں گرم پتھر کے سینے پر رکھتا کہیں بھجروں میں ملا دیتا یا سداغذا نازل میں یہ جیٹھ تھے سندھ میری دمشق میں انتقال کیا وہی ۱۲ سال تک یہ صریح باب صلوٰۃ الیل میں اوپر موصوفہ کا ذکر ہے ۱۲ سال تک یہ غلام تھے مگر حضرت مرثیہ نے ان کو رہ کر دے فرمایا یہ حضرت مرثیہ کی کفایت تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ سال تک جب انہوں نے آنحضرت کی وفات کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کو جو رکھ کر اذان کہتے رہے اور مدینہ نبوی پر ۱۲ سال تک وہاں قمار کھیلنے سے آنحضرت علیہ السلام کی وفات کے بعد صبر نہ ہو سکا ہر وقت اذان میں آپ کا نام آتا آپ کی یاد سے قبر شریف کو دیکھ کر غم تازہ ہوتا اس لیے بلال رضی اللہ عنہ مرثیہ سے چلے گئے چھ مہینے کے بعد آئے تو آنحضرت کو خواہش میں دیکھا فرماتے ہیں بلال یہ کیا ظلم ہے تو نے ہم کو چھوڑ دیا بلال نے حضرت فاطمہ کو دیکھا معلوم ہوا انتقال فرما گئیں امام حسن اور امام حسین کو بلا کر رکھے لکھا خوب رونے لوگوں نے امام حسن سے کہا آپ کو تو بلال رضی اللہ عنہ دیں گے انہوں نے فرمائش کی بلال اذان کے لیے مکرر رہے جب اشہد ان محمد رسول اللہ پر پہنچے رونے دوتے پہنچ رہے ہو کر رہے لوگ بھی رونے لگے آپ کی یاد سے ایک گہرا مرج کی اصل معلوم علیہ السلام و علی آلہ و ابائکم و سلم ہمارے پیروں پر شد شیخ احمد مجدد در فرماتے ہیں بلال جیٹھ تھے اذان میں اشہد کے بدل اشہد کہنے نہیں کو سین لگان کا اشہد ہم لوگوں کے ہر بار بار اشہد پر تھنیل رکھتا تھا وہ عاشق رسول تھے ہم کہنا کا رونا بیکار یا اللہ بلال کے کفایت ہر اعلان ہی میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العالمین ۱۲ سال

بَابُ دَرَجَاتِ دِرْكَرَاتِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۲۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَتَمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنَا الْحِكْمَةَ.

۹۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْكِتَابُ.

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَنَاقِبِ.

بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۹۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَائِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَأَبْنَ سَرْدَاخَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الْمَرْأِيَّةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَدَاخَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْبِيرٌ فَإِنْ أَخَذَ سَعِيفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذَّافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

بَابُ عَمَدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي فَهْلِيَّتِهِ

ہم سے مدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے خالد بن عمار سے انہوں نے مکر مر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا یا اللہ اس کو حکمت (قرآن اور حدیث) سکھلا دے۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے میری روایت بیان کی اس میں یوں ہے یا اللہ اس کو قرآن سکھلا دے

ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد بن ابو معمر کی طرح حدیث بیان کی

بَابُ خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي فَهْلِيَّتِهِ

ہم سے احمد بن زائد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی ابھی قاعد نہیں آیا تھا پھر فرمایا پہلے (سرداری کا) جھنڈا زید نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد نے یہ جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

بَابُ سَالِمِ بْنِ مَعْقِلٍ فِي فَهْلِيَّتِهِ جَوَابُ مَنْ لَفِظَ كَ غلام تھے۔

اسیہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوئے تھے بڑے عالم تھے قرآن کی تفسیر میں لگانے سے جمال ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر تھے بحری میں ہالان میرا انتقال کیے ستر برس کی عمر میں محمد بن حنفیہ نے ان پر نماز پڑھی ۱۱ منہ سے بڑے شجاع اور بہادر اور مسلمانوں کے ایک لائق جزا تھے ان کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ ہے کہ کعب میں مل جاتا ہے عمر بہت کم یعنی چالیس برس کی سال کی پائی محض میں سلسلہ ہجری میں انتقال کیا ۱۱ منہ سے اس کی اصل ملک فارس سے ہے یہ ابو حذافہ کی بی بی کے غلام تھے بڑے فاضل اور قاری قرآن تھے ۱۲ منہ

۹۴۵- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ  
ذَكَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ  
ذَاكَ دَجَلٌ لَا أَكُلُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَعِذْ  
الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ وَابْنُ  
بَنٍ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَا أَذْهَبُ  
بِدَايَ أَوْ بَعَاذٍ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے عمرو بن مروہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق  
سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے عبد اللہ  
بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود ایسے شخص ہیں  
جن سے شلیمت کرتا ہوں جب سے میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے قرآن چار آدمیوں سے پڑھو  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کا نام لیا اور سالم سے جو اب  
مذلیفہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ  
مسروق (یا عبد اللہ) نے کہا مجھے یا وہ نہیں آپ نے پہلے ابی رز کا  
نام لیا یا پہلے معاذ کا۔

### باب عبد اللہ بن مسعود کی فضیلت

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے سلیمان سے کہا میں نے ابو داؤد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے  
مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد زبان فحش گو نہ تھے آپ نے فرمایا  
محمد کو وہ لوگ تم میں پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا  
قرآن چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود اور سالم سے جو  
ابو مذلیفہ کے غلام تھے اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ  
سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا۔ میں نے مسجد  
میں جا کر دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی  
کی صحبت عنایت فرما اتنے میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آ رہا ہے

بَابُ مَنْ تَابِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
۹۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّانٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَمِعَةَ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنْ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ نَاجِحًا وَلَا مُنْقَضًا وَقَالَ إِنْ  
مِنْ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَعِذُّوا بِالْقُرْآنِ  
وَمِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى  
أَبِي حُدَيْفَةَ وَابْنِ بَنٍ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
۹۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ  
مَغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ  
الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ نَعَلْتُ اللَّهُمَّ  
يَسِّرْ لِي مَجْلِسًا صَالِحًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا  
فَلَمَّا دَنَى ثَلَّثْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ

سہ: بنی ذیل میں سے تھے اور قدیم الاسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم غاص تھے سفراء و مہاجرین کے ساتھ رہتے بہت پست قدر اور خفیف  
تھے بڑے خیر اور عالم تھے سلسلہ بحری میں انتقال کیا مگر ساتھ پر کمال پائی ۴۷



أَيُّنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ  
ثَانٍ أَنَاذُ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ  
التَّخْلُفِ وَالْوَسَادِ وَالْمُطَهَّرَةِ أَوْ  
لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيبُ  
مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ  
صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ  
كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلُ  
فَعَلِمْتُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالتَّهَامِ  
إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ  
أَفَرَأَيْتُمَا ابْنِي حَكَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَهْلُ رَأَيْ فِيْنَا زَالَ هَوْلُهُ حَتَّى  
كَادَا يَوَدُّونِي.

جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری  
دعا قبول کی اس نے پوچھا تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے  
اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقلیں اور  
نکحیہ اور دمنو کا برتن اٹھانے والا (عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہے کیا  
تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمر بن  
یاسر) کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز جانتا ہے  
اس کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا (عذلیفہ) خیر یہ تو بتلا  
ام ہمد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعود) واللہ اذ اغیثی کو کیوں کر  
پڑھتے تھے میں نے یوں پڑھا واللہ اذ اغیثی والنہار اذ تجلے  
والذکر والانثی اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ کو بھی یہ سورت اسی طرح سے پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ  
کے سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے چاہتے ہیں  
کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَأَلْنَا حَذَّيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ  
قَرِيبٍ لَسَمْتُ وَالْقُدِّي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى تَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَتَى  
أَتَابَ سَمْتُ وَهَدَّيَا وَدَلَّيَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَازِزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ  
يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ  
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَدَسْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْبَنِي فَكُنَّا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں  
نے کہا ہم نے عذلیفہ سے پوچھا کوئی شخص ایسا بتلاؤ جو خصلت اور طریق  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اس سے ہم دین کا علم  
حاصل کریں انہوں نے کہا میں تو خصلت اور طریق اور وضع میں ام ہمد  
کے بیٹے (ابن مسعود) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
قریب نہیں پاتا۔

ہم سے محمد بن عمار نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن یوسف  
بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق  
سے بیان کیا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعری  
سے سنا وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں میں سے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھ رہے کہ عبد اللہ بن مسعود

مَا تَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَرَى مِنْ دُخُولِهِ دُخُولَ بَابِهِ خَيْرٌ مَعْرُوفٍ رَفَعِي اللَّهُ مَقَامَهُ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ بْنُ الْأَسَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ أَوْتَرْتُ مَعْرُوفَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرُكْعَتَيْنِ وَعِنْدَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَقَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَخَلْتُ فَإِنَّهُ صَحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب معاویہ بن ابی سفیان کا تذکرہ

ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے معانی بن عمران انہی

انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں

نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا معاویہ نے وتر کی ایک رکعت

پڑھی عشاء کے بعد ان کے پاس ابن عباسؓ کا ایک غلام (قریب بیٹھا

تھا وہ ابن عباسؓ پاس آیا۔ ابن عباسؓ نے کہا مجھے بھی دے اس

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے نہ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے نافع بن عمر

کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ تم امیر المؤمنین

معاویہ پر کچھ اعتراض رکھتے ہو انہوں نے تو وتر کی ایک رکعت پڑھی

ابن عباسؓ نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہیں

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے کہا

ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو الیاس سے کہا میں نے عمران بن ابان

سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ

نماز پڑھتے ہو کہ ہم لوگ آنحضرتؐ کی صحبت میں رہے مگر آپ کو

پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد وہ

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُرَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ ثَلَاثَ لَاحِنٍ

عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَعْرُوفَةَ فَإِنَّهُ نَفَقَهُ

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْيَاسِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِيانَ عَنْ مَعْرُوفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ صَحَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَارًا يَتَاكُمُ يَمِينًا وَلَقَدْ دَخَلْنَا مَعَهُ

۱۔ ان کا نام مغرب عرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ان کے والد ابو سفیان تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر جنگ کرتے رہے اخیر میں مجبور ہو کر مسلمان ہوئے معاویہ آنحضرتؐ کے دشمن بھی تھے سترہ ہجری میں دمشق میں مرے بیاسی سال کی عمر پائی۔ امام بخاری نے اور بابوں کی طرح یوں ذکر کیا کہ معاویہ کی فضیلت کیونکہ اس کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی امام بخاری اور اسحاق بن راہویہ نے ایسا ہی کیا مگر ترجمہ صحاح میں معاویت کا وہ ہم کو اس سے مانع ہے کہ ہم معاویہ کے حق میں کہیں ملے گی بات صحیح ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی الفت اور محبت دمشق میں امام حسن کا انتقال ہوا تو ان کے گئے ایک انکار تھا جس کو اشر نے بھجوا دیا ان کا باپ ابو سفیان ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا سارا ہر روز حضرت علیؓ سے ملا کہ بیٹے کا خلف بن یہ پلیدے تو خیر اوصاف یہ امیر المؤمنین امام حسن علیہ السلام کو سزا دل بیت کے بڑے علم اور حکم کے ساتھ شہید کر دیا ۱۱۷ھ میں آنحضرتؐ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا ہوا اور ان کی ب اور میں اس کی تحقیق گزرتی ہے ۱۱۸ھ میں معلوم ہوا کہ کسی مجتہد کو مسائل قیاس میں دوسرے مجتہد پر اعتراض نہیں پہنچتا یہاں مجتہد سے مراد فقیر ہے یعنی معاویہ شریعت کے مسائل سے واقف ہیں ۱۱۹ھ میں بیان کیا معاویہ پر اعتراض کیا ۱۲۰ھ میں

الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ-

بَابُ مَنْ تَابَ كُلَّمَا عَلِمَهُ السَّلَامُ وَقَالَ اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ  
۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
الْمُسَوَّبِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَنَأْخُضُهَا فِي  
۹۵۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ وَدَعَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ  
فِي شُكْرَاهَا أَنْتِ تَبْعُنِ فِيمَا سَارَ هَاهُنَا بِشَيْءٍ فَتَكُونُ  
ثُمَّ دَعَاهَا نِسَاءً هَاهُنَا فَتُصْحِكُ قَالَتْ نَسَا لَهَا  
هَذَا ذَلِكَ قَالَتْ سَارَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُبْعِضُنِي وَجَعِلَهُ الَّذِي  
تَوَدُّ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَ حَتَّى  
فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَدُلُّ أَهْلَ بَيْتِهِ  
أَتَّبِعُهُ فَتُصْحِكُ-

رکعتیں (سنت کی) پڑھنے سے

باب علیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے  
ہم سے ابو الزبید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے نقل  
کے مروی ہیں دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن  
مزمزہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو  
کوئی فاطمہ کو اتنی افسہ دلائے اس نے مجھ کو افسہ دلایا۔  
ہم سے یحییٰ بن مرزوق نے بیان کیا کہ ہم کو ابراہیم بن سعد نے  
غیر وہی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض  
موت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی صاحبزادی کو بلا بھیجا چکے سے کچھ ان  
سے فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس  
دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا  
پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی دعا  
ہو جائے گی اس پر میں رونے لگی پھر چپکے سے یہ فرمایا کہ آپ کے گھر  
والوں میں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی۔ اس پر خوش  
ہو کر میں ہنس دی۔

۱۔ یہ مسئلہ کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نماز کو گھر میں آن کر پڑھا کرتے تھے شاید معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہ دیکھا ہو یا امام بخاری نے ایک مرفوع حدیث  
میں معاویہ کی فضیلت میں بیان نہیں کی اور اصرار کے تذکرے کر دیے امام بخاری نے ایک خاص کتاب خصائص کبریٰ میں جناب علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مرتب کی تو انہوں نے ان پر جو کیا اور کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں بھی تم نے کوئی کتاب لکھی ہے انہوں نے کہا کہ ان کی فضیلت کہاں سے آئی یا ان کی فضیلت میں تو کوئی حدیث صحیح نہیں  
ہوئی البتہ ایک حدیث یہ ہے کہ اللہ ان کا پیٹ نہ بھرے اس پر ان کا رجبی مردودوں نے امام بخاری کو لکھو فحواں اور لائقوں سے شہید کر ڈالا ۱۲ سنہ ۵۷۵ھ  
آنحضرت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور آپ کو شایع ملازم تھیں ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سترہ ہجری میں ہوا امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہما کے اور تھیں  
روکیاں زینب اور ام کلثوم اور دوسری پیدا ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ مہینے یا آٹھ یا انیس مہینے یا ایک مہینہ بعد ان کا وصال ہوا چوبیس یا  
انیس یا تیس برس عمر پائی علی اختلاف اقوال رضی اللہ عنہما ۱۲ سنہ ۵۷۵ھ اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب علامات النبوة میں وصل کیا ہے دوسری روایت  
میں یوں ہے کہ فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا اس کے نہ ہوتی کہ ان کے اور طبری نے تفسیر میں یوں نکالا ساری بہشتی عورتوں کی مریم کے سوا۔ ملاحظہ  
کئے کہ یہ قوی دلیل ہے اس کی کہ حضرت فاطمہ اپنے زمانہ والی اور بعد والی سب عورتوں سے افضل ہیں ۱۲ سنہ





حُضِيَ جَزَاءُ اللَّهِ خَيْرًا فَمَا لِلَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَخْرَ قُلْتُ  
لَا أَجْعَلُ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَعْرَجًا وَجَعَلَ لِلَّهِ سُلَيْمٌ  
۹۶۰- حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ  
جَعَلَ يَدُوسُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ  
أَنَا عِنْدَ أَحَدٍ مَاتَ عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ  
فِي لَيْلٍ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ  
سُكُونِ-

۹۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَخَوَّنُونَ عَهْدَ أَيَّاهُمْ  
يَوْمَ عَائِشَةَ ثَلَاثَ عَائِشَةَ فَاجْتَمَعَ  
صَوَاحِبُ بَنِي أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ  
وَاللَّهِ إِنْ النَّاسَ يَتَخَوَّنُونَ عَهْدَ أَيَّاهُمْ يَوْمَ  
عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ لَكُنَّا نُرِيدُ عَائِشَةَ  
فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَقُولَ النَّاسُ أَنْ يُكْفَرُوا وَإِلَيْهِ  
حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَ  
فَدُكِرْتُ ذَلِكَ أُمَّ سَلَمَةَ بَلَّتِي صَدَقَ

تم کو جزائے خیر دے خدا کی قسم جب تم پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے  
تم کو بچا دیا اور مسلمانوں کا اس میں فائدہ کیا لہ  
ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے  
انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں بھی باری باری بی بیوں کے  
پاس رہتے حضرت عائشہ رض کے پاس جانے کی آپ کو لوگی  
رہتی پوچھتے کل میں کہاں رہیں گے کل میں کہاں رہیں گے  
حضرت عائشہ رض نے کہا جب میرا دن ہوا تو آپ چپچپ ہو  
رہے تھے

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد  
نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں  
نے کہا لوگ آنحضرت معلوم کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رض کی باری  
کے غفلت رہتے تھے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میری سو کنبیں سب  
ام سلمہ رض پاس گئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ رض خدا کی قسم لوگ  
جان بوجھ کر اپنے تحفے اس دن بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ  
کی باری ہوتی ہے ہم بھی حضرت عائشہ رض کی طرح اپنی بھلائی چاہتی  
ہیں (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ  
لوگوں کو حکم دے دیں میں جس بی بی پاس ہوں جس کی باری  
ہو وہیں مجھے بھیج دیا کرو دس حضرت عائشہ رض پاس جانے کے غفلت  
نہ رہیں ام سلمہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

۱۔ یہ حدیث کتاب التیم میں گذر چکی ہے ۲۔ اس مسئلہ پر پوچھنا چھوڑ دیا کل میں کہاں ہوں گا۔ یا آپ نے وفات پائی مانتے کہ بڑے سبکی سے فرمایا  
ہمارا دیں اور مذہب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ پھر حضرت عائشہ رض امام ابن تیمیہ نے فرمایا کہ عائشہ رض اور عائشہ رض میں توقف کیا امام  
ابن تیمیہ نے کہا اگر فضیلت سے مراد کثرت تو اب ہے تب تو اللہ پر رکھنا چاہیے کثرت علم مراد ہے تو حضرت عائشہ رض افضل ہیں اگر شرافت اصل مراد  
ہے تو حضرت فاطمہ رض افضل ہیں ۳۔ مسئلہ ان کی باری کے دن بھیجتے تاکہ آپ زیادہ خوش ہوں ۴۔ مسئلہ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں ہر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا عَادَ  
إِلَى ذِكْرِكَ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ  
فِي الثَّالِثَةِ ذِكْرُكَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا  
تُرْذِئِي فِي عَائِشَةَ يَا نَعْلًا وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ  
الْوَحْيُ دَأَانِي لِحَابِ أُمِّكَ مِنْكَ غَبَرَهَا

آپ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا) انہوں نے دوبارہ عرض  
کیا جب بھی جواب نہ دیا جب سہ بارہ عرض کیا تو فرمایا ام  
سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے باب میں مجھ کو نہ سناؤ قسم خدا کی میں تم  
میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں)  
مجھ پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ رضی اللہ عنہا کے نہ

ثُمَّ الْخَبْرُ الرَّابِعُ عَشَرَ دَيُّنُكَ الْجَنَّةُ  
الْخَامِسُ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

الحمد لله چودھواں پارہ تمام ہو ا اب پندرہواں پارہ  
شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

سلفہ مافتا نے کہا اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا پر لازم نہیں آتی بلکہ ان بی بیوں پر فضیلت نکلتی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں  
موجود تھیں اور اس کی وجہ کہ خاص ان کے کچھڑوں میں آپ پر وحی اترتی تھی یہ تھی کہ ان کے والد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت ساتھ  
رہتے تھے ان کی برکت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں بھی آگئی یا یہ وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہت محبت تھی یا یہ وجہ تھی کہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے کچھڑوں کو بہت صاف پاک رکھتی ہوں گی یہ حدیث ادھر کہہ چکی ہے اس میں یہ ہے کہ پھر ان بی بیوں نے حضرت فاطمہ زہراء سے عرض  
کیا آپ نے ان سے فرمایا اگر تو مجھ کو چاہتی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت کر انہوں نے کہا اب میں اس مقدمہ میں دخل نہ دوں گی ہر مسئلہ قسطان  
اور کرمان نے کہا کہ اس مقام پر صحیح بخاری کا نصف اول ختم ہوتا ہے گو پاروں کے حساب سے پندرہویں پارہ سے پر نصف پورا ہوتا ہے یا اللہ تو نے  
اپنے فضل و کرم سے جیسے اس مترجم ناچیز کو یہاں تک ترقی کرنے کی توفیق دی ویسے ہی نصف ثانی کا بھی ترجمہ پورا کرادے اور اس ترجمہ کو مقبول و  
مطبوع فرمادے اور سہارے پیغمبر صاب اور دام بخاری کو عالم برزخ میں اس کی اطلاع کر دے یہی میرا دعا کر رہا تھا اسی وقت بارش شروع ہوئی  
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مقبول فرمائی واللہ الحمد۔ آمین یا رب العالمین آمین

# پندِ رحوالِ پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## باب مناقب الانصاریں

## باب انصار کی فضیلت کا بیان

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
يَجْعَلُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ ذُرِّيَةً  
مِنْهُمْ حَاجَةً حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا خَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ

قَالَ قُلْتُ لَأَنْتَ أَرَأَيْتَ اسْمُ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تَسْمُونَ

يَهْ أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ قَالَ بَلْ سَمَّانا اللَّهُ كُنَّا نَدْخُلُ

عَلَى أَنْبِئَةٍ نَحْنُ مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدُهُمْ

وَيُعْبَدُ عَلَى أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ يَقُولُ نَعْلُ

قَوْمِكَ يَزْمُكَ ذَا وَكَذَا كَذَا

وَكَذَا۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا أَنَّكَ كَانَ يَوْمَ بَعَاثَ يَوْمًا

اللہ تعالیٰ نے (سورہ شحرین) فرمایا جو لوگ پہلے ہی ایک گھر جمع

کئے ایمان کو بھی جما دیا۔ جو مسلمان ان کے پاس ہجرت کرے۔ اس سے

محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ہاتھ آئے اس سے ان کا دل نہیں کڑھتا

ہم سے مرے بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی

بن میمون نے کہا۔ ہم سے خیلان بن جریر نے کہا میں نے انس

سے کہا۔ تبلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہو اے تم نے خود رکھ لیا

یا اللہ نے رکھا۔ انہوں نے کہا اللہ نے رکھا۔ کہا خیلان نے

کہ ہم انس رضی کے پاس جایا کرتے وہ انصار کی فضیلتیں، ان

کی جنگی کارروائیاں بیان کرتے پھر میری طرف یا ازہر قبیلے کے

ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار)

نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا۔

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں

نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا بعاث

کا دن بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے پیشتر لایا اس میں

لے انصار نام کی جمع ہے نام کے معنی مددگار یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو اوس یا خزرج کے قبیلے میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے جنہوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ کی پوری مدد مال اور جان دونوں سے کی اس لئے مہاجرین کے آنے سے ۱۲ سال پہلے مدینہ میں ۱۲ سال پہلے مدینہ میں ۱۲ سال پہلے

میں سے ۱۲ سال پہلے بلکہ اور غرض ہوتے ہیں ۱۲ سال پہلے از مدینہ کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اس کی اولاد تھے ۱۲ سال پہلے بعاث یا بعاث ایک مقام ہے مدینہ

سے دو میل پر وہاں انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حمیر تھے اسید بن حمیر کے والد اور خزرج

کے رئیس عمرو بن نعمان یہاں تھے یہ دونوں معرکہ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حمیر نے اوس کے لوگوں کو معذب و کیا تو اوس

کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا ۱۲



كَذَمَّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدَمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدَا أَتَى مَلُوكُكُمْ  
وَتَبَدَّتْ سَرَاوُهُمْ وَجُوحُوا فَقَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
الْتَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ نَحْمُ مَكَّةَ وَأَعْطَى تَرْيِشًا  
رَأَى اللَّهُ إِنَّ هَذَا الْكُفْرَ الْعَجَبُ إِنَّ سَيُوفَنَا تَقَطُّ  
مِنْ دِمَائِهِمْ رَيْشٌ وَغَنَّا عَمَّا تَرَدُّ عَلَيْهِمْ  
فَبَكِعَ ذَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَعَالَ مَا أَلَذَّ بِي بَلْغَنِي  
عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْنُزُونَ فَعَالَوْا هُوَ أَلَذَّ بِي  
بَلْعَكَ خَالٍ أَدَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ  
بِالْفَتَانِ إِلَيْنَا بِيُوتِمْهُمْ وَتَرْجِعُونَ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى بِيُوتِمْكُمْ أَوْ سَكَتَ الْأَنْصَارُ  
فَادِيَا أَوْ شُعْبَةُ لَسَلَكْتُ رَادِي الْأَنْصَارِ  
أَوْ شُعْبَةُ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ كُنَّا الْهَجْرَةُ كُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

بڑی معلمت تھی) جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ  
حال تھا کہ ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ان کے سردار کچھ مقتول کچھ جرح  
(زخمی) اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ  
وہ آپ کے تشریف لانے ہی مسلمان ہو جائیں۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابالتراح  
سے انہوں نے کہا میں نے انس بن سے سنا جس دن مکہ فتح ہوا اور آپ  
نے لوٹ کا (سارا) مال قریش کے لوگوں کو دے دیا تو انصار کے بعض (نوجوان)  
لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے نجب کی بات ہے ابھی نکتہ ہماری تلواروں سے قریش  
دلوں کے خون ٹپک رہے ہیں اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ ان  
کو دیے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے  
انصار کو بلا بھیجا پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے خیمہ کو پہنچی  
انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات  
آپ کو پہنچی وہ سچ ہے (ہم نے کبھی) آپ نے فرمایا انصار کے  
(لوگو) تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ لوٹ  
کے مال لے لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے بول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو لو تو پھر فرمایا اگر انصار کسی  
ٹالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں اسی ٹالے یا گھاٹی میں گھس جاؤں جدھر  
انصار جائیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے مکہ  
سے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا یہ  
عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ۵

مجھ سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

۱۔ اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کہ دشمنوں میں ملاپ ہو گیا ۱۲ منہ ۱۲ ان کا دل ملانے کے لیے ۱۲ منہ ۱۲ ہم نے ان کو مارا اور مکہ فتح کیا ۱۲ منہ ۱۲ ایک روایت میں یوں ہے انصار کی  
دلی کہنے کے یہ رسول اللہ میں چند نوجوان کم عمر لوگوں نے ایسی بات منہ سے نکالی آپ اس کا خیال نہ فرمائیے ۱۲ منہ ۱۲ انصار سے مجھ کو اتنی محبت ہے ۱۲ منہ ۱۲ اور وہ لوگ  
لوگ اچھے کشادہ راہ میں ۱۲ منہ ۱۲ کہ جس کی وجہ سے میں جا کر کہلاتا ہوں ۱۲ منہ ۱۲ اس کو خود مصنف نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۲

خُذُوا حَذَرَ شَيْئًا شَعْبَةً عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا دَارِيًّا أَوْ شَعْبًا نَسَلَكْتُ  
بَنِي دَارِي الْأَنْصَارَ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ كُنْتُ أَمْرًا  
مِنَ الْأَنْصَارِ نَقَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ يَأْتِي  
دَائِمًا أَدْوَهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى -

باب إِيْخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ -

۹۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
حَدِيثِهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ أَخَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَسَعْدِ بْنِ التَّيْبِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَتِمُّ مَا لِي  
نِصْفَيْنِ وَلِي أَمْرًا تَانِ فَانْظُرْ أَجْعَبُهُمَا  
إِلَيْكَ فَسَمِعَ لِي أُطْلِقَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ  
حِدَّةُ ثَمَامَةَ فَزَجَّهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ  
فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سَوْفَ تَكُونُ فَذَكَرَهُ عِنْدَ  
سُؤْيِ بَنِي تَيْمَنَاقَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ  
مِنْ أَرِطٍ وَسَمِنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْعُدُوَّ

انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے - آپ نے فرمایا اگر انصار کسی  
نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں بھی اس میں گھس جاؤں اور اگر میں  
ہجرت نہ کرتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی رہتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے  
آپ نے یہ کچھ بیجا نہیں فرمایا انہوں نے آپ کو (مدینہ میں) بلکہ  
دی آپ کی مدد کی یا کچھ ایسا ہی کہا -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو  
بھائی بھائی بنا دینا

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے  
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دیکھا کہ انہوں نے کہا جب  
مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور  
انصار میں بھائی بھائی چارہ کر دیا (عبدالرحمن بن عوف کو جو مہاجر تھے)  
سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا یا سعد عبدالرحمن سے کہنے لگے بھائی  
میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار بہوں میں اپنے مال کے آدھوں  
آدھ دو حصے کرتا ہوں (ایک حصہ تم لے لو اور میری دو بی بیوں میں تم  
دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھ کو کہو میں اس کو طلاق دے دوں -  
جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کرو عبدالرحمن نے کہا بھائی  
(یہ کچھ مفرور نہیں) اللہ تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھ  
کو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتلا دیا - لوٹے تو  
وہاں سے کھویا اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا لے کر آئے پھر دوسرے دن گئے

۱- انصار نے جب اس کے متعلق سنے ۱۲ منہ جب مہاجرین اپنا وطن سے نکلیے تو کچھ ذکر مدینہ میں آئے تو بیت پریشان ہونے لگے کچھ بھاگے بھاگے مال چھوڑا اور دھڑا چھوڑے آپؐ نے  
مہاجرین کو ۱۲ منہ انصار کا بھائی بنا دیا ایک مہاجر - ایک انصاری دونوں آپس میں ایک دوسرے کو لے گئے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے ۱۲ منہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ۱۲ منہ  
لگے بنی قینقاع یہودیوں کا ایک غلام ان کا یہ بازار انہی کے نام سے موسوم تھا عبدالرحمن وہاں گئے ۱۲ منہ اسی طرح ہر روز بازار میں جا کر خرید و فروخت کرتے رہے ۱۲ منہ



شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ الْأُمُورُ وَلَا يُنْفِقُهُمُ  
الْأُمْنَانِي فَهُمْ أَحَبُّهُمُ أَحَبُّهُمُ اللَّهُ وَمَنْ أَحْبَبَهُمْ  
۹۷۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَنَسٍ  
بَنِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ -

۹۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسَاءَ وَالْقَبِيحَ  
مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عَرَسٍ نَقَامَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْنَلًا فَقَالَ اللَّهُمَّ  
أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ فَالْهَذَا كَلِمَاتُ مَنْ  
۹۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

عدی بن ثابت نے کہا میں نے برابر بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے وہی  
دوستی رکھے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو منافق  
ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اس سے محبت رکھے  
گا اور جو کوئی انصار سے دشمنی رکھے اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

کہا ہم سے مسلم بن ابیہم نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے  
عبدالرحمن بن عبداللہ بن جبیر سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور  
بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے بیفرمانا تم کو  
سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے  
عبدالعزیز نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا۔ عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں  
انس بن مالک سے یوں کہا شاید میں سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان  
کو دیکھ کر سیدھے کھڑے ہو گئے نہ اور فرمانے لگے یا اللہ تو گواہ ہے تم لوگوں  
کو سب سے زیادہ میں چاہتا ہوں۔ میں بارہی فرمایا۔

ہم سے یعقوب بن ابیہم بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم سے سہیز بن سعد نے کہا ہم  
سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی۔ کہا میں نے انس بن مالک  
سے سنا انصار کی ایک عورت (نام نام معلوم) ایک بچہ ساتھ لیے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی۔ آپ نے اس سے باتیں  
کیں اور فرمایا۔ قسم اس پر دروغاں کی جس کے ہاتھ میں  
ہے تم لوگوں کو میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا ہوں دو بار یہی فرمایا

یہاں تک کہ اس نے اس سے کہہ دیا کہ میں نے اس سے سنا کہ وہ انصار سے زیادہ چاہتا ہے اور یہی اس کی بات ہے

## بَابُ اتِّبَاعِ الْأَنْصَارِ.

۹۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمِيعٍ أَنَّ بَاحِظَةَ عَنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتْ الْأَنْصَارُ يَكُونُ اتِّبَاعُ وَإِنَّا نَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِثْلَ اتِّبَاعِ عَائِشَةَ فَتَنِيَتْ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ.

۹۴۴- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَظْمَةَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ الْأَنْصَارُ إِنْ يَكُونُ قَوْمُ اتِّبَاعًا وَإِنَّا نَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِثْلَ اتِّبَاعِ عَائِشَةَ فَتَنِيَتْ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ كَانَ شُعْبَةُ أَظْهَرَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ.

## بَابُ فَصْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ.

۹۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ تَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ

## بَابُ انْفَارِ كِتَابِ الْوَلُوكِ فِي فَضِيلَتِهِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو حمزہ (طلحہ بن یزید) سے سنا انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا انصار نے کہا یا رسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار ہیں۔ اب جو لوگ ہمارے بعد ہیں ان کے لیے دعا فرمائیے اللہ ان کو بھی ہم میں شریک فرمادے آپ نے دعا کر رکھا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کی انہوں نے کہا زید نے ایسا کیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے میں نے ابو حمزہ سے سنا جو ایک انصاری آدمی تھے وہ کہتے تھے انصار نے آنحضرت سے عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (امالی موالی) ہوتے ہیں ہم تو آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمائیے۔ اللہ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں شریک کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے عمرو نے کہا۔ میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کی انہوں نے (تعب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کیا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یزید زید بن ارقم ہیں۔

## بَابُ انْفَارِ كِتَابِ الْوَلُوكِ فِي فَضِيلَتِهِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابوسعید ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے۔ پھر

اسے جیسے غلام لونڈی ملیعت وغیرہ ۱۲۷۰ھ ہمارا ہی ایسا درجہ ان کو بھی ۱۲۷۱ھ میں ثابت کی حدیث ہے زید بن ارقم کی ۱۲۷۲ھ میں اور کوئی زید جیسے زید بن ثابت وغیرہ جیسے ابن ابی لیلیٰ نے لکھا کیا۔ حافظ نے کہا شعبہ کا گمان صحیح ہے ابو نعیم نے مستخرج میں اس کو علی بن احمد کے طریق سے زید بن ارقم سے یقینی طور پر نکالا ۱۲۷۳ھ حافظ نے کہا ان کا نام مالک بیان کیا گیا ہے ۱۲۷۴ھ میں آپ کی تیس سالہ ۱۲۷۵ھ

الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو حَبِيدٍ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو  
الْحَارِثِ بْنِ حَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ وَدٍ  
الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى إِلَهِي مِثْلَ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَعَيْلٌ تَذُنُّكُمْ  
عَلَى كَيْفٍ وَقَالَ عَبْدُ الْقَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
تَنَادَوْا سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو سَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدُ أَوْ قَالَ سَعْدُ بْنُ  
عَبَادَةَ -

بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن  
خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارث کے  
بیٹے تھے اور انصار کا بہتر گھرانہ عمدہ ہی ہے۔ سعد (بن عبادہ) نے کہا میں  
سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی  
کسی نے نہ کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی۔ اور عبدالقعد  
نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس  
سے سنا۔ ابواسید نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہ حدیث بیان  
کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ الْخَمَرِيُّ أَبُو سَيْدٍ  
إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ  
الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ

ہم سے سعد بن حفص طحی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے انہوں  
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ الْخَمَرِيُّ أَبُو سَيْدٍ  
إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ  
الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَنْ رُبْنٍ يَحْيَى عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ  
أَبْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ  
خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ عَبْدُ الْأَشْهَلِ  
ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ  
دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ تَكْفِيفًا سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ فَقَالَ  
أَبُو سَيْدٍ لَمْ تَرَ أَنَّ بَنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَا نَا ذَكَرَكَ سَعْدُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ  
دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا إِخْرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ  
أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سلیمان نے  
کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے۔ انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں  
نے ابو حمید ساعدی سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر عبدالاشہل  
کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے  
اچھے ہیں پھر سعد بن عبادہ ہم سے حطی ابواسید سے کہنے لگے ابواسید  
تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہم  
کو (بنی ساعدہ کو) انہیں میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم  
اخیر درمید میں رکھے گئے آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ پس نہیں ہے کہ تم اچھے  
لوگوں میں ہو۔

۱۔ بنی ساعدہ میں سے حضرت ساعدہ بن کعب کے لئے سہل بن کعب کے بھائی حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید سہل بن کعب اس کو خود امام بخاری  
نے ان کے مالک مناقب سعد بن کعب کے لئے لکھا ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کو ہم پر فضیلت دی جب سعد بن عبادہ نے یہ کہا تو ان کے بھائی سہل نے ان  
کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے پر کڑی خوب باتیں کہیں کہیں انہیں پہلے انہوں میں رہے تو کیا اول میں رہے تو کیا



۱۰۲۰

بعد بہاری حق تکلفی ہونے والی ہے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُعَاجِرَةَ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَّاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشُ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُعَاجِرَةَ رَوَاهُ تَيَّادٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَكَانَ فَاعِظًا لِلْأَنْصَارِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُيَيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْاُخْتِدَاقِ يَقُولُ

نَعْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْإِيمَانِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَلَمَّا بَقِيَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشُ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَكَرِمَ الْأَنْصَارَ وَالْمُعَاجِرَةَ

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَنَ غُفْرًا فَخُتِدَاقٍ وَنُفْلُ الْتَرَاكِيبِ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشُ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفُ اللَّهُ مَا بَقِيَ الْأَنْصَارَ

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُعَاجِرَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور معاہدین کے لیے دعا کرنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس معاویہ بن قرہ نے کہا۔ انہوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے وقت) یہ شعر پڑھا۔۔ زندگی تو آخرت کی زندگی جو ہے سداۓ نیک کر انصار اور پردیسوں کو اسے عفوۃ قتادہ نے بھی انس سے ایسی ہی روایت کی۔ اس میں یوں ہے۔ بخش دے انصار اور پردیسوں کو اسے خدا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے معید طویل سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمد سے یہ بیعت ہم نے کی

جب تک ہے زندگی بڑھتے رہیں گے ہم سدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں جواب دیا۔ زندگی جو کچھ کر ہے وہ آخرت کی زندگی بہ قدر کہ انصار اور پردیسوں کی اسے خدا

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھور رہے تھے آپ نے یہ فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور معاہدین کو بخش دے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (مورہ حشر میں) فرمان دوسروں کی حاجت رد کرنا اپنی حاجت رد کرنا پر مقدم رکھتے ہیں گواپنے نہیں خود تنگی ہو۔

لے بیٹے «ہرے ہرے سنی سولہ مندے اور خدمتوں پر مقرر ہوں گے تم محروم رہو گے ایسا ہی ہوا ظالم بنی امیہ نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تمام ملکوں پر مامور کیا اور انصار و معاہدین کے حق کی ترقی برقی اور بنی امیہ کو سلطنت پہنچی تھی محروم رہے ۱۱۳۰



۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ قُفَيْلِ بْنِ عَزْوَانٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ تَعْلَنَ مَا مَعَهَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَفْعَمُ أَوْ يَضِيفُ هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَكَافَا نَطْلُقُ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا تَوْتُ صَبِيئِي فَقَالَ فَهَبِي طَعَامَكَ وَاصْبِي سِرَاجَكَ وَتَوُفِّي صَبِيئَتَكَ إِذَا رَأَوُا عَشَاءَ فَهَبْتِ طَعَامَهَا وَاصْبَحْتَ سِرَاجَهَا وَتَوُفَّتِ صَبِيئَتَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّمَا تُصَلِّعُ سِرَاجَهَا فَطَفَأَتْهُ فَجَعَلَتْ يَرِيَا يَهُ أَتَاهُمَا يَا كَلْدَانِ فَبَا تَا بَا وَيَسْ تَلَسَّ أَصْبَحَ عِنْدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللَّهُ إِلَيْكَ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ مِنَ كَعَالِكُمَا قَوْلُكَ اللَّهُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُؤْتِرْ شَعْرَ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

باب ۱۵۵۴ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے انہوں نے فضیل بن عزان سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ بھوکا تھا آپ نے اپنی بی بیوں سے پوچھا اھیبا (کچھ کھانے کو ہے) انہوں نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا اس کو کون اپنے ساتھ لے جاتا ہے یا کون اس کی نیافت کرتا ہے ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (لے جاتا ہوں) پھر وہ (اس کو لے کر) اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہنے لگا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت کرو وہ ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) اُس نے کہا ایسا کر کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کر کے) سلا دے اس نے ایسا ہی کیا۔ کھانا پکایا۔ چراغ جلا یا اور بچوں کو سلا دیا (وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) خود اسی طرح اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے بجھا دیا مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں اور میاں بی بی رات کو فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر نہیں دیا تعجب کیا اس کے بعد اللہ نے (سورہ شمر کی) یہ آیت اتاری اور دوسروں کی حالت روانی اپنی حاجت روانی پر مقدم رکھتے ہیں گو خود اپنے تئیں تنگی ہو اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہوں گے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا اُن کے نیک آدمی کی قدر کرو اور بُرے کے قصور سے درگزر کرو

الحفاظت بن قیس بن شماس یا عبد اللہ بن رواحہ یا ابو لہبہؓ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے بیتِ حبر کھایا ۱۱ سنہ ۱۱ اس حدیث میں پروردگار کے لیے مفت چھک اور تعجب دونوں کا اظہار ہے ۱۲ سنہ ۱۲ سبحان اللہ اس مرد انصاری نے جو کام کیا اگر ہم ہزاروں لاکھوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے پاس کون سے نہیں آدمی بچوں کو اپنی جان سے زیادہ چاہتا ہے اس نے بچوں کو بھی خیال نہ کیا کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳ سنہ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ أَبُو عَظِيمٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ  
أَخُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خُبَيْرٍ شُعْبَةُ بْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِجَلَسٍ  
مِنْ تَجَالِسِ الْأَنْصَارِ هُمْ يَتَكَلَّمُونَ فَقَالَ مَا يَتَكَلَّمُونَ  
تَالُوْا ذَكَرْنَا تَجَلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَا  
فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ  
قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ عَصَايَ  
لَا سِمَاحَ شَيْئًا بَرْدٌ قَالَ فَصَعِدَ الْمَبْرُوكُ لَمْ  
يَصْعَدْ هَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كَرِهِي  
عَيْنِي وَتَدَّ قَضِيَّةَ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَكُمْ  
فَاتَّبِعُوا مِنْ تَحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ  
۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْفَيْسَلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لِحَقَّةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا  
عَلَى مَتَكِبِيَّةٍ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسَمَاءُ مَعَتْهُ جَلَسَ  
عَلَى الْخَبَرِ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ

ہم سے ابو علی محمد بن یحییٰ مروزی نے بیان کیا کہ ہم سے شاذان نے جو  
عبداللہ کا بھائی تھا کہا ہم سے والد عثمان بن جبلی نے کہا ہم سے شعبہ بن  
مجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے انس بن مالک سے  
سنا ابو بکر صدیقؓ اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے دیکھا تو وہ  
رو رہے ہیں انہوں نے بوجھا کیوں روتے کیوں ہو۔ انہوں نے کہا ہم  
کو آنحضرتؐ کا بیٹھنا اور (وعظ کرنا) یاد آیا آپ بیمار تھے یہ مرض موت  
کا تھہر ہے یہ سن کر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ  
اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے باہر نکلے (آپ کے سر  
مبارک میں بہت درد تھا اور منبر پر چڑھے۔ بس یہ آخری چڑھا تھا  
(انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا لوگو میں تم کو انصار  
کے لیے وصیت کرتا ہوں۔ وہ تو میرے جان و نگہ ہیں ان پر (جو میرا)  
حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے ان میں کوئی  
نیک ہو اس کی قدر کرنا اور جو بُرا ہو اس کے قصور سے درگزر کرنا

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن بن ہشام بن  
مظاہر نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ  
سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے دونوں  
مؤنذروں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک پکنے کپڑے  
کی پٹی باندھے تھے آپ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا  
اما بعد لوگو اور قومیں تو بڑھتی باقی ہیں اور انصار کم ہو رہے ہیں۔

لے آپ سے بیان کیا کہ انصار آپ کو یاد کر کے یوں رہے ہیں ۱۲ منہ سکھ ان سے اچھا سلوک کرتے رہنا ۱۲ منہ سکھ حدیث میں کرشی اور حبشی ہے کرشی آدمی کا معرہ جس  
میں غدار ہے اور عبیدہ و قنبر ہی میں آدمی اپنے عمدہ و مدد پر سے رکھتا ہے لفظی ترجمہ یوں ہے وہ تو میرے پیٹ اور گھڑی ہیں اور حاصل وہی ہے جو ہم نے تم میں لکھا  
یعنی میرے خاص و خاص لوگ ہیں میرے بال بچوں کی طرح میرے محرم اسرار ہیں ۱۲ منہ سکھ مراد وہ انصار ہیں جنہوں نے دین کی مدد کی۔ اور آنحضرتؐ کو چاہ دی طلب  
یہ ہے کہ آپ لوگ جو دین اور پیغمبر کے مددگار رہتے روز بروز کم ہوتے جا رہے گئے۔ بعضوں نے کہا اوس اور غزیر کا قبیلہ مراد ہے کہ ان کی اولاد دنیا میں کم ہوتی  
جائے گی حافظ نے کہا یہ متا بدہ سے معلوم ہوتا ہے مثلاً سیدہ حضرت علیؓ کی اولاد دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں دیکھ انصار بہت کم ہیں یہ حدیث آپ کا ایک معجزہ ہے بعضوں  
نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی اور مدبا قومیں اسلام لائیں گی۔ اسی کی اولاد پیچھے گی ان کے مقابلے میں انصار کی اولاد دکان نظر نہ آئے گی حال حال کوئی انصاری  
نظر آئے گا ۱۲ منہ

أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْفُرُونَ وَتَقُولُ الْأَنْصَارُ  
حَتَّى يَكُونُوا كَالْخِزْيَانِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا  
يَضُرُّ نِيَّةَ أَحَدٍ أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ خَيْرِهِمْ وَجَاهِدْ

۹۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدْرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ تَسَادَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِهَ شَيْءٌ وَعَيْبَتِ النَّاسُ سَيِّئَاتُ  
وَيَقُولُونَ نَأْتِيَلُوا مِنْ خَيْرِهِمْ وَجَاهِدْ وَدَاعِزُ خَيْرِهِمْ  
بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۸۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً خَيْرَ فِعْلٍ أَصْحَابُهُ يَمْسُوْنَهَا  
وَيَنْعَبُونَ مِنْ لَيْبِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لَيْبِ  
هَذِهِ لَمَّا دَلَّ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ خَيْرُ مَنَافٍ  
أَوَّلَ الْيَوْمِ رَدَاهُ تَسَادَةً وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَ أَنَا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۸۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ  
مُسَارٍ وَرَحْمَنُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ  
عَنِ الرَّعْشِيِّ عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْدَى  
الْعَرَشِ كِبُوتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الرَّعْشِيِّ حَدَّثَنَا

کہہ رہے تھے کہ لوگو! انسان کفر کر رہا ہے اور انصار کہتے ہیں کہ  
حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی  
تصویر بنے اور بڑے کے قصور سے درگزر کرے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے  
کہا میں نے قتادہ سے سنا۔ انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا انصار تو میرا کوٹھارا اور میرا غنیمت ہیں اور لوگ دنیا  
میں بڑھتے جاتے ہیں انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر  
کر دو اور بڑے کے قصور سے درگزر کرو۔

### باب سعد بن معاذؓ کی فضیلت

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے غندر نے۔ کہا ہم سے  
شعبہ نے۔ انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے برابر بن عازب  
سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا ریشمی  
کپڑے کا (کہیں نئے) تحفہ آیا۔ آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور  
پسند کر کے اس کی۔ نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی  
نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذؓ کی تو ایسی اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں  
اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے بھی انس بن مالکؓ انہوں نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

ہم سے محمد بن شمس نے بیان کیا کہ ہم سے فضل بن سادہ نے جابر بن عبد اللہ  
تھے کہا ہم سے ابوجوان نے انہوں نے انعام سے۔ انہوں نے ابوسفیان سے  
انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذؓ مرے تو فرشتہ جھوم گیا  
اور انعام سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابوصالح نے

اس پر قبیلہ اس کے سردار تھے جیسے سعد بن جابرؓ کے سردار تھے ان کے  
پیشوا ہوتے ہیں ان کے لیے خوش سے کہتے ہیں ان کا جھومنا اللہ کے نیک بندوں کی موت پر اس کی فضیلت فرشتوں کو بتانے کے لیے ہوتا ہے جھون  
نے کہا انعام سے مراد فرشتوں کا جھومنا ہے غرض سے ۹۸۹

أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِيَا بَرِّ يَا أَبَا بَرٍّ أَوْ يَقُولُ هَذَا  
السَّيْرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ عَدْنِ بْنِ الْحَيَّانِ  
وَصَنَعَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنْ عَزَّ عَزَّ رُشَّ الدَّخْمَنِ لَيُوتِ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ  
۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ  
بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ  
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ نَجْدًا عَلَى إِحْسَابٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ  
الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّؤُا إِلَى  
خَدِّكُمْ أَوْ سَيْدِكُمْ فَقَالَ يَاسَعْدُ إِنْ هَؤُلَاءِ  
تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ بَيْنَهُمْ أَنْ تَقْتُلَ  
مَعَاذَ نَفْسِهِ وَرُئُوبِي ذَكَرَ يُحْكَمُ كَالْحَكْمِ  
يُحْكَمُ اللَّهُ- أَوْ بِحُكْمِ الْمَدِينَةِ

بَابُ مَنَقِبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ  
وَعَبَادِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

بیان کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابر بن عبد اللہ سے کہا برائیاں کہتے تھے کہ  
سے مراد سعد کا جنازہ ہے اس پر جابر نے کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں  
دشمنی تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ  
کا عرض سعد بن معاذ کی موت سے ہجوم کیا

ہم سے محمود بن عزرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ہریرہ  
سے انہوں نے الامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ  
بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اُتر آئے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد  
کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار یوں سے جو  
بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سر دار کو اٹھ کر ٹوکھیر سعد سے فرمایا  
یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر (دماغی ہو کر) اترے ہیں سعد نے  
عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ  
تو قتل کیے جائیں اور ان کے جو رو بچے سب قید کر لیے جائیں آنحضرت  
نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو بادشاہ (یعنی خدا) دیا  
فرشتے کا حکم تھا۔

باب اسید بن حنیر اور عباد بن بشر کی فضیلت

لہ جو خراج کے قبیلے کے ۱۰۰۰ سالہ یعنی تحت جس پر ان کی فاشش رکھی تھی ۱۰۰۰ سالہ سعد بن معاذ اوس قبیلے کے تھے ۱۰۰۰ سالہ اس سے وہ  
تفسیر باطل ہو گئی جو برائے کی کراش سے مراد جنازہ ہے ابن عثرہ سے ایسی تاویل منقول ہے ۱۰۰۰ سالہ یعنی اس مسجد کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ  
کے نیچے بنوائی تھی۔ جب بنی قریظہ کا قمار کھینچے ہوئے تھے بعضوں نے غلطی سے اس کو مسجد بنوی سمجھا ۱۰۰۰ سالہ کرمانی نے کہا اس حدیث سے سادات اور بزرگوں  
کے لیے قیام تنظیم کا جو از نکلتا ہے تفسیر میں ہے بعضوں نے کہا یہ قیام تنظیمی نہ تھا بلکہ سعد بنی تھے ان کو گدے پر سے اُترنا دشوار تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے لوگوں کو حکم دیا۔ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو اتار دو اور قیام تنظیم کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اخیر زمانہ کی بدعت ہے اتنے مترجم کہتا ہے حق  
پہلی قول معلوم ہوتا ہے کہ نہ کہ اس حدیث کی تنظیم کے لیے آپ کو اٹھنا نامنظور ہوتا تو ان فرماتے تو موالید کم حب الی سید کم فرمایا تو مطلب یہی ہے کہ اٹھو ان کے  
پاس جا کر ان کو لے آؤ واللہ اعلم سوائے اسے کہ ان کو روک دینی تھے ۱۰۰۰ سالہ وہ سمجھتے تھے سعد ہماری رعایت کریں گے کیونکہ ہم اسے حلیف ہیں ۱۰۰۰ سالہ  
یہ دونوں انصاری تھے اسید اور عباد بن بشر خراج میں سے ۱۰۰۰ سالہ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا جَبَانُ حَدَّثَنَا  
هَاشِمُ بْنُ أَخْبَرَنَا تَسَادُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَا جَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَادَا نَوْسَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا  
حَتَّى تَفَاكَرَا فَانْفَكَاتِ النَّوَسُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرُ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُصَيْنٍ وَ  
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَخْبَرَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَبَادُ  
ابْنُ بَشِيرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَحَدِ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
كَسْرٍ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ مِنْ أَدْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَلَامِ  
مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ وَأَبِي ذُرٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
بِأَحَدِ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے جہان بن بلال نے کہا ہم  
ہم سے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انس سے دوسرا انصاری اسید  
بن حصیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس سے نکلے (گھر جانے کو) کیا دیکھتے ہیں ان کے سامنے ایک روشنی ہے  
جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو جھٹے  
ہو گئے معمر نے ثابت سے انہوں نے انس سے یوں روایت کیا کہ اسید بن  
حصیر اور ایک اور انصاری (آنحضرت کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا  
مجھ کو ثابت نے خبر دی۔ انہوں نے انس سے کہ اسید اور عباد بن بشر  
دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی)

### باب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت ۴۰

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ  
نے انہوں نے عمرو بن مرة سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے  
مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن  
سیکھو۔ عبد اللہ بن مسعود اور سالم ابو ہریرہ کے غلام اور ابی بن کعب  
اور معاذ بن جبل سے

### باب سعد بن عبادہ کی فضیلت ۴۱

۴۰۔ ہر ایک کے ساتھ ایک ایک حصہ ہوا ۱۲ منہ ۴۰ یہ خزر جی تھے اور بڑے عالم اور قاری اور عابد اور زاہد ۱۲ منہ ۴۰ یہ خزر جی قیلے کے سردار تھے مگر ان  
سے ایک بار یہ خطا ہو گئی تھی کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے شکایت کی تو اسید بن حمیرہ نے جو اوس قیلے کے تھے  
کہا یا رسول اللہ اگر یہ تہمت لگانے والا اوس قیلے کا ہے تو میں اس کی گردن مارتا ہوں اور جو ہمارے بھائی خزر جی والوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں وہ میں  
بجلاؤں گا۔ اس پر سعد بن عبادہ کو تاق ہفتہ آیا۔ اسید سے کہنے لگے تو بھولتا ہے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا اسید نے کہا۔ تو حقائق سے منافقوں کی طرف داری  
کرتا ہے دونوں میں ٹکرا رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بھاڑ کر دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اس واقعہ سے پہلے سعد بن عبادہ بہت اچھے آدمی تھے تیسرے  
کے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ تکرار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ میں ہوئی۔ سعد بن معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے دوسری خطا یہ ہوئی کہ انہوں  
نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت نہ کی اور شام کے ملک کو چل دیے وہیں جا کر مرے وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریش میں سے۔ حضرت عمر  
نے کہا اللہ سعد کو تباہ کرے جیسے اوپر ذکر کیا ۴۱ منہ

اور عائشہؓ نے کہا سعد اس سے پہلے نیک آدمی تھے۔

ہم سے اسحق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا۔ ابو اسید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا۔ پھر بنی ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ من کر سعد بن عبادہؓ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے ان سے کہا تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت دی (یہ کافی ہے رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

### باب ابی بن کعب کی فضیلت

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبد اللہ ابن عمرو بن عاص کے سامنے ابن مسعودؓ کا ذکر کیا انہوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں برابر محبت کرتا آیا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔ آپ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے لکھو پہلے عبد اللہ بن مسعودؓ کو بیان کیا پھر سالمؓ کو جو ابو سذیفہؓ کے غلام تھے اور معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ کو۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غند نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہ میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں سورہ لم یکن الذین کفروا تمہ کو پڑھ کر سناؤں ابی نے پوچھا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لے کر فرمایا آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابی رو پڑے تہ

وَمَا لَكُمْ لَعَنَ عَائِشَةَ كَمَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا  
۹۳۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو اسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ  
ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْعَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ  
ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرُ  
نَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ قَائِمًا فِي الرِّسَالَةِ  
أَزَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفَعُ  
عَلَيْنَا نَقِيلُ لَكَ تَدْفَعُكُمْ عَلَى تَابٍ كَثِيرٍ  
بَابُ ابْنِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَرْثَةَ وَفِي قَالَ  
ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا أَدْرِي أَمِجَّةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الدُّوَرِ الْأَنْصَارِ مِنْ  
أَرْبَعَةٍ مِنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَكَى بِهِ وَسَلَّم  
مَوْلَى أَبِي حَذَفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَبِي بَنِي  
۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
ثُمَّ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ بَنَى اللَّهُ أُمَّرَئِي أَنْ أَفْرَأَ عَلَيْكَ كَمَا يَكُنِ  
الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ

یہ فرمائی تھے پڑے قاری لکھا کرتے تھے سیدہ جبریلؓ میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو سیدہ السلیبیٰ کہا کرتے تھے پڑے شیشا ۱۱۰ اور سکہ ۱۱۱ ہوتا تو بی سے کہ  
چور و گانہ نام لایا اور کر میں سے نعمت کا شکر کیا کہ اور ان کو سکہ لکھا کہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال سے ہر رات کو قہر بنی تپا کرتا رہا ہوں اسی امید سے کہ ایک بار میرا مال مجھ کو جوئی خدا سے ہر

## باب مناقب زید بن ثابت رضی

اللہ عنہ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَدَاةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ جَمْعَةِ الْقُرَّانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي وَثَّابٍ وَمَعَاذُ

بْنِ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثَلَاثٌ

لِأَنَسٍ مِنْ أَبَوَيْ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُهُمْ مَاتَ۔

باب مناقب ابی طلحہ رضی اللہ

عنه۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كَانَ كَمَا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أَخَذَهُمُ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجُوبٌ بِهِ عَلَيْهِ حِجَّةٌ لَمْ يَكُنْ

أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَأْيَانًا شَدِيدَ الْفَيْدِ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ

تَوَسِّينًا أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُومُهُ الْجَعْبَةُ

مِنَ النَّبْلِ لِيَقُولَ أَشْرُ مَا لَرَأَيْتُ طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْظَرُ إِلَى الْقَوْمِ يَقُولُ

أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا أَبَا أَتَيْتَ رَأَيْتَ لَا تُشْرِفُ

يُضِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ تَحْتَ دُونَ

تَحْرُكٍ وَكَعْدَ رَأَيْتَ عَالِشَةً نَبْتَ أَبِي بَكْرٍ أَمْ كَلِمَةٍ

## باب زید بن ثابت کی فضیلت

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمی تھے۔ چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو زید داؤد بن انس یا ثابت بن زید اور زید بن ثابت قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابو زید کون انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا تھے۔

## باب ابو طلحہ انصاری کی فضیلت

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد الوارث بن حبیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا جنگ اُحد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کئے رہے تاکہ کافروں کے تیر آپ کو نہ لگ جائیں اور وہ بڑے تیر انداز اور کان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے ان کی دو یا تین کانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گزرتا تو آپ فرمانے یہ سب تیر ابو طلحہ کے سامنے ڈال دئے ایک مرنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدمتے آپ سر نہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے اور اس جنگ میں میں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے

اس پر غور فرمائی تھیں اور طم فرائض میں بڑے مہر سے رشتہ جوڑی میں سرے لا منہ بلکہ بعضوں نے کہا یہ سعد بن عید بن لہان تھے یا جیس بن اکثم بن زکوان بن قرام ۱۲ منہ سکھ ان کا نام زید بن جہل بن مسعود بن قرام تھا یہ غور فرمائی تھیں ام سلمہ بنت لہان انس کی والدہ کے شوہر تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد میں مشغول رہنے کے وجہ سے زیادہ نفل روزے نہیں رکھے لیکن آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا کرتے تھے ہجری ۱۳۱ یا ۱۳۲ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ سکھ کیونکہ ان کے تیر دور تک جاتے کافروں پر خوب اڑ کرتے ۱۲ منہ سکھ جو تیر و نیزہ آج بھی کوئٹہ میں ہے

إِنَّكُمْ لَمُسْمَرُونَ أَنْ تَرَوْهُمْ مُتَوَكِّفًا سَعْيًا إِنْ الْقَوْمُ  
عَلَى مُتَوَكِّفًا تَفَرُّغًا فِي أَخَوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْتَعِبَانِ  
فَتَمْلَأُ بَعَاثُكُمْ حَيْثُ تَفَرُّغًا فِي أَخَوَاهِ الْقَوْمِ  
وَلَقَدْ رَفَعَ الْكَفَّ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ فَأَمَّا هَرَبَةُ ابْنُ  
بَابٍ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ  
مَا يَكُنِي حَدَّثَ عَنْ أَبِي الْكَثَرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْنِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَبِهِ نَزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ وَشَرِّهَا شَأْنٌ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ الْآيَةُ  
كَأَلَا أَدْرِي كَأَلَا مَالِكُ الْآيَةُ أَكُنِي  
الْمُحَدِّثُ.

۹۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ  
السَّكَنِيُّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ تَيْبِ بْنِ  
عُبَادَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ

ہوئے پڑیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی باقی تھیں  
پانی لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں  
کے منہ میں ڈال دیتیں میں نے ان کی بازبیں دیکھیں (اسی دن) ابولطیف کے ہاتھ  
سے دو یا قین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

### باب عبد اللہ بن سلام کی فضیلت

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے امام مالک سے  
سنا انہوں نے ابوالنضر (سالم بن اسیب) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے  
انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں  
نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے باب میں جو زمین  
پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بیشقی ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے بیٹے  
سعد نے کہا عبد اللہ بن سلام ہی کے باب میں (سورۃ احقاف  
کی یہ آیت اتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح  
کی گواہی بھی دی۔ عبد اللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیت مالک  
نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے ابی ہریرہ نے انہوں عبد اللہ بن  
عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں  
نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آئے (عبد اللہ

سہ چون کہ یہ جنگ اور سخت پریشان کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کھڑا اور اٹھانا ضروری ہے در نہ عورت جلدی جلدی سکتی اس لیے پڑیاں کھل جانے میں کوئی  
قیامت نہ ہوتی دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب جا با کلم نہیں اتر اٹھا منہ لکھ یہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تھے آنحضرت  
جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے جیل عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے ۱۰۰ منہ لکھ یہ ظاہر یہ حدیث مختلف ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سے سے صحابہ کو بہشت کی بشارت  
دی یہاں تک کہ خود بعد بھی حضور مبشرہ میں تھے اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ سعد نے یہ حدیث اس وقت بیان کی جب مشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گزر چکے تھے قرآن سعد  
باقی تھے اور سعد نے اپنا ذکر نہیں کیا کیوں کہ اپنی تعریف آدمی کے لیے موزوں نہیں ہے بعضوں نے کہا شاید سعد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور  
کو بھی بہشت کی بشارت دی۔ مگر یہ امر قیاس سے بعید ہے۔ چوں کہ خود سعد بھی ان میں سے تھے ۱۱ منہ لکھ یہاں یہ اعتراض ہے کہ سورۃ احقاف کی ہے اور عبد اللہ  
بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت مدینہ میں اتری ۱۲ منہ لکھ یعنی آیت کا شان نزول امام مالک نے خود بیان کیا یا سند مذکور کے ساتھ  
آیت کا شان نزول بھی حدیث میں موجود ہے ۱۳ منہ



فَكَرَّ كُلُّ رَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ ۖ أَثَرُ الْخُسُوفِ فَتَقَالُوا هَذَا  
رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ نَفْسِي رَكْعَتَيْنِ تَجُوزُنِي  
بَيْنَهُمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُمَا نَقَلْتُ إِنَّكَ جَائِدٌ وَكَهَلْتُ  
الْمُسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ  
وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَ  
سَأَلْتُكَ لِمَ ذَلِكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَمْرِو بْنِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُمَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ  
كَأَنِّي فِي رُؤْيَا ذَكَرْتُ مِنْ سَعْتِمَا وَخُطْبَتِمَا  
وَسَطَمَا عُمُودَ مِثْلِ حَدِيدٍ اسْقَطُوا فِي الْأَرْضِ  
وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ تَقْبِلُكُمْ  
أَزْوَةً ثَلَاثَ أَصْطِيعٍ نَأْتَانِي مِنْصُفٍ نَرَاهُ نِيَابًا  
مِّنْ خَلْقِي نَرَاهُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ  
بِالْعُرْوَةِ فَيَقْبِلُكُمْ اسْتَمْسِكْتُ فَاسْتَقِطْتُ وَ  
إِنَّمَا كُنْتُ يَدِي فَقَصَصْتُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا الْإِسْلَامُ  
وَذِيكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ  
عُرْوَةُ الْوُثْقَى نَأْتِي عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ  
وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ  
لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَزُورٍ  
عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا نَيْسٌ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ  
سَلَامٍ قَالَ وَصِيفٌ مَّكَانٍ مِنْصُفٌ

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَتَيْتُ

الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بن سلام، ان کے چہرے سے خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت  
والوں میں سے ہے انہوں نے بلبل بھٹکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے  
میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ  
کہنے لگے یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ  
بات نہ کہنا چاہیے جو اس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ  
لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں) ہو یا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب  
یہ تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی  
اس کے بیجا بیج ایک لڑھے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں اور سر آسمان  
میں اوپر کی طرف ایک کندہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھا  
میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے کیا کیا پیچھے  
کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیئے آخر میں پوچھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر  
وہ کندہ میں نے مقام لیا۔ مجھ سے کہا کیا اس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک میں  
میں سے اٹھا یہ کندہ اٹھامے رہا میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کیا۔ آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے  
اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنی کلمہ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان)  
اور وہ کندہ اعروۃ الوثقی ہے اور میرے حکم اسلام پر قائم رہے گا اور یہ شخص  
عبد اللہ بن سلام تھے۔ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے غلیفہ بن خیال نے بیان  
کیا کہ ہم سے معاذ عمری نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے محمد سے  
کہا ہم سے قیس بن عباد نے انہوں نے عبد اللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث  
نقل کی اس میں مجائے منصف کے وصیف ہے یعنی چھوڑ کر یا چھو کر ی۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن  
ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد (عامر بن ابی موسیٰ) سے انہوں نے کہا  
میں مدینہ میں آیا اور عبد اللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ مجھ کو سب سے پہلے میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تو میرے حکم اسلام پر قائم رہے  
غلاب اس سے بہشتی ہونا کا لڑائی نہ لگا کر

فَقَالَ الرَّحْمَنُ كَمَا طَعِمَكَ سَوِيْقًا دَمًا أَوْ تَدَخَّلُ  
فِي بُيُوتِ نَحْنُ قَالَ إِنَّكَ يَا رَجُلُ الْبَابُ مَا نَأْتِي  
إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ يَأْهُدِي إِلَيْكَ  
جَنَدَ يَبْنِ أَوْ جَنَدَ شَعْبٍ أَوْ جَنَدَ قَبِيلَةٍ فَلَا  
تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رَبًّا وَكَدِيدًا كَرِيمًا النَّصْرُ وَالْجُودُ الْوَدَاعُ  
وَوَهَبٌ عَنِ شُعْبَةَ الْبَيْتِ.

باب ۳۳ تَرْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَدِيجَةً وَفَضْلُ مَا رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا.

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
۱۰۰۲- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ  
هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ فِيهَا مَرْيَمُ وَحَاشَا  
نِسَاءَهَا خَدِيجَةُ.

پلو۔ میں تم کو مستور کھجور کھلاؤں اور ایسے گھر میں لے چلوں (جہاں آنحضرت  
گئے تھے پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود (بیاج)  
علائیہ کھاتے ہیں (خیال رکھو) جب کسی پر تمہارا قرض ہو پھر وہ تم کو گھاس کھائے  
کایا پارسے کا ایک گٹھ توفہ کے طور پر بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج میں داخل ہے  
اور نصرتیں شمشیل اور البوداؤ دلیا لسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس  
حدیث میں گھر کا ذکر نہیں کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ سے اور  
ان کی فضیلت کا بیان:

ہم سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر  
دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا  
میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی  
سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند  
امام بخاری نے کہا مجھ سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو عبدہ  
بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے  
والد سے۔ انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے حضرت  
علی رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے اپنے زمانہ میں)  
ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح خدیجہ رضی

لہ یہ عبد اللہ بن سلام کی رائے تھی دوسرے فقہار کے نزدیک یہ بیاج نہ ہوگا۔ سبب شرد کرے تو بیاج ہو جائے گا اگر شرط قرص لینے والا کچھ زیادہ دے تو  
وہ بیاج نہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرص اچھی طرح سہا د کریں اس حدیث کی نسبت باب سے یہ ہے کہ مرثیہ سے عبد اللہ  
بن سلام کی کمال پر ہیز گاری ثابت ہوتی ہے دوسرے اس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تھے اور یہ سب منقبت میں داخل  
ہے ۱۱ منہ لے ان کا نسب یہ ہے خدیجہ بنت قویلہ بن اسد بن عبد العزیز بن قص تمام مخلوقات میں یہ پہلے مسلمان ہوئیں اس پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق اور وزیر اور شیر مسہب ہی تھیں بڑی عاقلہ اور مدبر مشرکین طرح طرح کی ایذائیں آپ کو دیتے آپ پریشان ہوتے جب حضرت خدیجہ رضی  
باس مائے تہ تو وہ آپ کو کسی دشمنی و دینیت باہلیت میں ان کا لقب مارہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تشریف پچیس سال کی ان کی عمر پالیس سال کی تھی جب نکاح ہوئے نکاح  
کے بعد پچیس برس تک زندہ رہیں دس برس نبوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی سودا حضرت ابراہیم کے جرماریہ قبیلہ کے بطن سے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کے عاوند ابو ہریرہ بن نباحش تھے ۱۲ منہ (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
قَالَ كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ  
هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَجَنِّي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُ  
يُنْكَرُهَا وَامْرَأَةُ اللَّهِ أَنْ يُبَشِّرَ هَائِلِيَّتِ  
مِنْ قَصَبٍ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ تَمْعِدِي  
فِي خَلَاةٍ مِنْهَا مَا يَسْمَعُنَّ۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مَتِيصُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ قَالَتْ مَا  
غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ  
كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا هَا قَالَتْ وَتَوَدَّعَنِي بَعْدَ هَذَا لِكَيْ يَنْبَغِي  
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ يَحْدِثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَ هَائِلِيَّتِ فِي الْغَنَةِ

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبْنٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ  
وَمَا زِلْمَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَكْثُرُ ذِكْرُهُمَا وَرَبَّانَا ذِكْرُ الشَّاةِ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَفْصَاءَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
کہا ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث  
نقل کر کے مجھ کو لکھ کر بھیجی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا مجھے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہؓ پر آئی۔ حالانکہ وہ  
میرے نکاح سے پہلے میری بہنیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرتؐ  
کو ان کا ذکر کرتے سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا خدیجہؓ کو (بہشت  
میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور آنحضرتؐ بکری کاٹتے اور ان  
کی دوست عورتوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو ان کو بس ہو جاتا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمن نے انہوں  
نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ  
سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں ہوئی جتنی  
خدیجہؓ پر ہوئی کیونکہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے  
آنحضرتؐ عائشہؓ بھی بہتیں عقیں خدیجہؓ کے مرنے کے تین برس بعد آنحضرتؐ نے  
ایک حدیث میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں۔

مجھ سے عمر بن محمد بن حبن نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص  
بن غیاث نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ  
سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کی  
جتنی خدیجہؓ پر کی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا ایک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے اور کبھی بجزی کاٹتے۔ اس  
کے پارچے بنا کر خدیجہؓ کی دوست عورتوں کو بھیج دیتے۔ میں کبھی

(بقیہ صفحہ سابق)

کے اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ اب یہ ام کہ حضرت مریم اور حضرت خدیجہؓ میں کون افضل ہے اس سے حکوت  
ہے مگر اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ حضرت خدیجہؓ حضرت مریم کے بعد سب عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ بڑا اور طہرانی کی روایت میں یوں ہے کہ خدیجہؓ میری امت کی سب عورتوں  
سے افضل ہیں جیسے مریم سارے جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو حضرت خدیجہؓ کو حضرت عائشہؓ سے بھی افضل کہتے ہیں واللہ  
اعلم منہ (حافظ صفحہ ۹۱۳) یہ رشک سوکھنے میں لازم ہے جو ہر عورت کو ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ غیر اختیاراً ہی ہے ۱۲۷ھ میں ان کے مرنے کے بعد بھی ۱۲۷ھ

ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي مَدَائِنِ خَيْبَةَ ثُمَّ يَأْتِيكَ لَكَ كَانَتْ لَكَ  
يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَيْبَةَ يَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ لَكَ  
لَكَ وَفِيهَا لَكَ

۱۰۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
ثَالِثُ ثَلَاثٍ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
بَشَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَةَ قَالَ  
نَعَمْ يَنْبَغِي مِمَّنْ تَصِيبُ لَا مَحَبَّ فِيهِ وَلَا  
نَصَبَ.

۱۰۰۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ مُعْصِلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْبَةُ  
أَتَتْكَ مَعْقِلًا إِنَّمَا فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرِبَتْ  
فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا  
وَمِنْ رَبِّهَا وَبَشَرُهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ نَصَبٍ مَحَبٍّ  
فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ شَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ثَلَاثُ أَسْوَكَتْ هَاكَ بَيْتُ خَيْبَةَ  
أُخْتُ خَيْبَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَزَّتْ أَسْلَبًا إِنْ خَيْبَةَ كَارِشًا لَكَ لَكَ فَقَالَ لَكَ  
هَاكَ تَاكَلْتُ فَعَزَّتْ نَعْلُكَ مَا تَدْرِي مِنْ جَوْشَنٍ مِنْ  
جَبَابِرٍ قَرِيشٍ حَمْدًا أَلَمْ تَشْرَبْ مِنْ حَلَاوَةٍ فِي الدُّهْرِ  
قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ حَكِيمًا مَقْبُولًا.

آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور دنیا میں کوئی عورت مقطور سے  
تھی تو آپ فرماتے خدیجہ میں یہ یہ صفتیں تھیں اور میری اولاد انہی کے پیٹ سے ہوئی  
ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن  
ابی اوفیٰ (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ کو  
خوشخبری دی انہوں نے کہا ہاں آنحضرت نے ان کو بہشت میں ایک ایسے  
موتی محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے سمارہ  
بن ققاع سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جبریلؑ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے  
پاس سالن کا یا کھانے کا ایک برتن لارہی ہے جب وہ لے کر آئیں تو پورے محلہ  
کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہو اور ان کو بہشت میں ایک  
موتی خوشخبری دو جو ایک نو لدا موتی کا ہو گا نہ اس میں غل اور شور ہو گا نہ  
کوئی رنج۔ اور اسمعیل بن غیلان نے کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں  
نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
انہوں نے کہا ہاں البتہ غولید نے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بہن تھیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ  
مانگنا یاد آیا اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ حال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی  
میں مجھے رشک آئی میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی عورت کو یاد کرتے ہیں  
جس کے (دانت گر کر صرف) سرخ سرخ مسوڑے رہ گئے تھے (وہ زمین پر  
نہ بیٹھ میں آنت) اللہ نے اس کے بدلے آپ کو اُس سے اچھی عورت (جہان)  
کنواری) عنایت فرمائی کہ۔

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے وہ مجھ پر اس وقت ایمان لای جب لوگوں نے دیکھا کہ میری اس وقت عقد نکاح میں لوگوں نے مجھ کو کھوٹا ٹھکانا اور اچھا مال  
میرے اوپر خرچ کیا اس وقت جب اور لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا ۲۔ منسلک اس کو ابو حواری نے محمد بن یحییٰ ذہبی سے منسلک انہی کی کسی آواز  
تھی ان کے ہاتھ میں ۳۔ منسلک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اچھی عورت سے اپنے تئیں مراد لیا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر غصے ہوئے  
جب میں نے عرض کیا قسم خدا کی اب میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہ کروں گی اور نہ

**باب ۱۰۸ ذکر جریر بن عبد اللہ البجلی رضى الله عنه۔**

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بِيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا حَبَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا لِحَابِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخُلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكُعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ أَوِ الْكُعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَرِيحِي مِنْ ذِي الْخُلَصَةِ قَالَ فَتَفَرَّقْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ رِيَّةً فَاسْرِمَ مِنْ أَمْسٍ قَالَ فَكُنْتُ نَارًا وَتَكُنْتُ مَنْ رَجَدْنَا عِنْدَهُ نَابِيْنَاهُ نَا حَبْرَنَاهُ فَنَدَا عَلَانًا وَلِأَحْسَنَ۔

**باب ۱۰۹ ذکر حذیفہ بن الیمان العسبی رضى الله عنه۔**

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هَرَمَ الْمُسْلِمُونَ هَرَمِيْمَةً بَيْنَهُمْ فَصَاحَ ابْنُ لَيْسٍ أَيْ عُبَيْدُ

**باب جریر بن عبد اللہ البجلی کی فضیلت**

ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر کہتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو منہ سے ہوئے (خندہ پیشانی) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ میں (میں میں) ایک گھر تھا ذو الخلصہ اس کو لوگ یعنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذی الخلصہ سے (اس کو توڑ پھوڑ دینا) کہ مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے جریر نے کہا میں یہ سن کر ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) امس کے لئے ذی الخلصہ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملاں کو قتل کیا لڑک کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپ نے مجھ کو اور امس کے قبیلہ والوں کو دعا دی۔

**باب حذیفہ بن الیمان کی فضیلت**

ہم سے اسمعیل بن خلیل نے بیان کیا۔ کہا ہم کو سلمہ بن ربیع نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا اور (پہلے پہل کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے ادھر کا دینے

یہ قبیلہ قبیلہ کے بڑے سے حسین اور خوبصورت شخص تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جریر اس امت کے یوسف ہیں اور وہ اپنی قوم کے سردار ہیں۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے شہدہ ہجری میں ان کا انتقال ہوا ۱۷ منہ ۱۵ جب اہواز ماگی آپ نے فرمایا ۱۷ منہ ۱۵ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے شامی کعبہ تو امس کو کہتے ہیں جو مکہ معظمہ میں ہے یعنی اصل کعبہ یہ یعنی اصل کعبہ کی طرف سے بگاڑنے کے لیے یمن کے کافروں نے بنایا تھا ۱۷ منہ ۱۵ یہ قبیلہ عس میں سے تھے ان کا باپ بیان ایک خون کر کے مدینہ میں بھاگ آیا تھا اور انصار کا مدینہ میں گیا تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غم راز اور غامز رفیق تھے حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کی حکومت دی تھی ۱۷ منہ ۱۵ ہجری میں حضرت عثمان کے قتل کے چالیس دن بعد انتقال کیا ۱۷ منہ

کے لیے) یوں پکارا خدا کے بند اپنے پیچھے والوں کی خبر لے رہے ہیں کہ (اگے کے) مسلمان پچھلے مسلمانوں پر ہی ٹوٹ پڑے اور انہی سے آپس ہی میں (لڑنے لگے) مذہبِ رہنہ نے جو رکاوٹ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھنا پکارا خدا کے بند یہ (کیا غضب ہے) میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہؓ شکرتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سنی اس کو مار ہی ڈالا حدیث نے یوں کہا اللہ تم کو بخشے / وہ نے کہا خدا کی قسم مذہبِ رہنہ میں اس کلمہ کی بدولت جب تک خدا سے ملے کچھ بھلائی ہی رہی ہے

اللَّهُ أَخْرَاكُمْ فَمَجَعْتُ أَدْلَاهُمْ عَلَى أَخْرَاهُمْ  
فَاجْتَدَدْتُ أَخْرَاهُمْ فَتَنَّا هَذِيْقَةً فَنَادَاهُ  
يَا بَيْتِي فَنَادَى أُنَى عِبَادِ اللَّهِ أَيُّ أَيُّ نَعَالَتْ  
قَوْلَ اللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ دَا حَتَّى تَتَلَوْا فَقَالَ هَذِيْقَةً  
غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ أَيُّ قَوْلَ اللَّهِ مَا نَزَلَتْ فِي  
هَذِيْقَةٍ مِنْهَا بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ -

بَابُ فِي كَرِهِنْدِ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رَيْبَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

وَقَالَ عَبْدُ أَنْ أَخْبَرَ نَاعْبُدُ اللَّهَ أَخْبَرَكَ أَيُّوسُ  
عَنِ الرَّهْمِيَّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ  
عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِكَ مِنَ  
مِنْ أَهْلِ خِيَابٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَنْدُلُوا مِنْ أَهْلِ  
خِيَابِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِكَ مِنَ  
أَهْلِ خِيَابٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَغْتَابُوا مِنْ أَهْلِ  
خِيَابِكَ قَالَتْ وَيَعْنِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفِينٍ رَجُلٌ  
مَسِيكٌ فَهَلْ عَلَى تَحَرُّجٍ أَنْ أُلْعِمَ مِنَ الدِّي  
لَدُنِّي لَنَا قَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ -

باب ہندہ بنت عقبہ بن ربیعہ کا ذکر

عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہ اہم کو لوہس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے مروہ بن زہیر نے بیان کیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہند عقبہ کی بیٹی آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرے (یعنی قوم) والوں کا ذلیل و خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا اب آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا۔ ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بیت ہی لالچ نہیں آدمی ہے اگر میں اس کا پیسہ لے کر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو فوج پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق لے لے تو میں سمجھتا ہوں کچھ گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لے)

۱۱۔ ان کی مدد کرو یا ان کو مارو ۱۲۔ منہ ۱۳۔ جنگ کی گھبراہٹ میں ان کو افراسیخے ۱۴۔ منہ ۱۵۔ مسلمان ان کو مار سے ڈالتے ہیں ۱۶۔ منہ ۱۷۔ ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو مار ڈالا تھا ۱۸۔ منہ ۱۹۔ ہمیشہ اپنے باپ کے قاتل کے لیے دعا کرتے تھے۔ تیس نے کہا ساری عمر عزہ لیتا ہوں کہ اپنے باپ کے قتل کا رنج ۲۰۔ منہ ۲۱۔ یہ قرشیہ ہاشمیہ مفتی معاویہ کی والدہ اور ابوسفیان کی جو رو فتیح مکہ میں ابوسفیان کے اسلام کے بعد اسلام لائی اس کے باپ متعبہ کو حمزہ یا علی رضہ نے واصل جہنم کیا تھا اسی حدیث سے اس نے جنگ اہل مدینہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ نکال کر کھینچا ۲۲۔ منہ ۲۳۔ عبدان تو امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث انہوں نے عبدان سے نہیں سنی اس لیے یوں کہا وقال عبدان اس کو امام بیہقی نے واصل کیا ۲۴۔ منہ ۲۵۔ اس کے دل سے جیسے نہیں نکلتا ۲۶۔ منہ

باب ۴۲۸ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
نُقَيْلٍ۔

١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍاءَ بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْقَلِ بَلَدٍ حَبَشٍ قَبْلَ أَنْ يُزَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُحْيُ فَقَدِمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْهُةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي كُنْتُ أَكُلُ مِمَّا تَذَبَعُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنْ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍاءَ كَانَ يَعْصِي عَمَلًا قَدِ ابْتَدَأَ بِذَبْحِهِمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَكَانَتْ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذَبَعُ نَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنَّكُمْ سَاءَ الْبَنَاتِ وَإِعْظَامًا لَمْ تَأَلِ مُوسَى عَدَاةً سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا عَلِمْنَا إِلَّا حَدَّثَ بِهِ عَنْ زَيْدٍ عَمَّا أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍاءَ بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الَّذِينَ يَتَّبِعُهُ فَلَقِيَ كَالًا مِنْ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَيْنِ

نَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي دُونَ إِدْرِيكُمْ فَأَجْعِبْنِي فَقَالُوا لَا تَكُونُوا عَلَى دِينِكُمْ حَتَّى تَأْتِيَكُمُ بَيِّنَاتٌ مِنْ رَبِّكُمْ

حضرت یحیٰٰ بشرہ میں سے ہیں والد تھے اور حضرت عمرؓ کے چچا و زاد بھائی تھے۔  
چچا کا انتقال ہو گیا تھا۔ سن ۱۲ھ بدھ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے مغرب  
دو جنوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے۔ سن ۱۳ھ اس سے یہ نہ سمجھنا  
ہوئے ہیں کہ گرام حضرت علیؓ علیہ السلام نے وہ گوشت کھایا اگر بالعموم  
گرام کا نام تھا مگر وہ باوجود نام نہ تھا جس پر کھاتے وقت اللہ کا نام نہ

باب زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ ۷۷

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا کہ ہم نے فضل بن یسکان نے کہا - ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمرہ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرہ) سے کہہ آحضرت علی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدرج میں ملے اُنھیں آپ پر وحی اُترنا شروع نہیں ہوا تھا۔ آپ کے سامنے کھانے کا دسترخوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاؤں گا جن کو تم تعانوں پر کاٹتے ہو میں اسی جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے اور زید قریش کے لوگوں پر اپنے جانوروں کے شمشے کاٹنے کا عیب دھرتا تھا کتنا عجب بات ہے) بکری کو قواللہ نے پیدا کیا۔ اسے پانی بھی اسی نے برسایا (جس کو بحری کہتے ہیں) چارہ بھی زمین سے اسی نے اُگایا (جس کو بحری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اُس کو اوروں کے نام پر کاٹتے ہو ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا اور اس کو براؤگنا و خیال کرتا تھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے عبداللہ بن عمرہ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی تلاش میں مکہ سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے (نام نامعلوم) اس سے کہنے لگے مجھے اپنا دین بتلا۔ شاید میں تیرا دین اختیار کر لوں۔ اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کرے گا تو اللہ کے غضب میں سے اپنا حصہ لے گا (یعنی خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا)

قَالَ زَيْدٌ مَا أَتَى إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَلَا أُحِبُّ مَنْ  
غَضِبَ اللَّهُ شَيْئًا أَبَدًا وَأَتَى اسْتَطِيعَ فَعَلُ  
تَدَلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينَ إِبْرَاهِيمَ  
لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَتَّبِعُ إِلَّا  
اللَّهَ تَخَرَّجَ زَيْدٌ فَلَمَّا حَالَلتَا مِنَ النَّصَارَى  
فَدَاكَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَنْ يَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى  
تَأْخُذُنَا بِتَعْيِيدِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ مَا أَفْنُو  
إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا أُحِبُّ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَلَا  
مَنْ حَقَّ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَتَى اسْتَطِيعَ فَعَلُ  
تَدَلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ  
يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَتَّبِعُ إِلَّا اللَّهَ  
فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ كَوَلْعَهُ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْتَعِذُّ بِكَ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ أَلَيْسَتْ كُتُبُ  
رَأَى حِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَتْ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو وَبَنِي نَفِيلٍ  
قَامُوا مُسْتَسِدِّينَ فَخَرُّوا إِلَى الْكُجْبَةِ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ  
قُرَيْشٍ وَاللَّهِ لَا تَكُونُوا عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ عَزَّوَجَلَّ

زید نے کہا وہاں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا  
ہوں) پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا نہ مجھ کو اس کے اٹھنے  
کی طاقت ہے اچھا اور کوئی دین تو مجھ کو بتلا سکتا ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا  
(کوئی دین سچا ہو) ہو تو ضعیف دین ہو زید نے کہا ضعیف دین کیا ہے اس نے کہا  
حضرت ابراہیمؑ کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کی پرستش کرتے  
تھے نیز یہ وہاں سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملے اس سے بھی یہی گفتگو  
کی اس نے کہا تو ہمارے دین میں آئے گا تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ  
لے گا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگتا (بچتا) چاہتا ہوں۔ مجھ  
سے نہ خدا کی لعنت اٹھ سکے گی نہ اس کا غضب کبھی اٹھ سکے گا بھلا مجھ میں  
طاقت کہاں سے آئی اچھا تو اور کوئی (سچا) دین مجھ کو بتلا سکتا ہے پادری  
نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو ضعیف دین سچا دین ہو زید نے کہا وہ کیا کہنے لگا  
ابراہیمؑ کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید  
نے یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیمؑ کے باب سنا اور وہاں  
سے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے کہنے لگے یا اللہ  
میں گواہی دیتا ہوں میں ابراہیمؑ کے دین پر ہوں اور لیث بن سعد نے کہا  
مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسما بنت ابی بکرؓ سے لکھی وہ  
کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کہنے سے اپنی پیٹھ  
لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں سے ابراہیمؑ  
کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بن نفیل کو زندہ نہیں کاٹتے  
تھے۔ وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارتا چاہتا یوں کہنے تو اس کو مت مار

لے ہزار ہا طریق نے یوں روایت کی کہ زید اور درقرہ دونوں دین حق کی تلاش میں شام کے ملک کو گئے درقرہ وہاں جا کر نصرانی ہو گئے اور زید نے نصرانی ہونا قبول نہ کیا  
پھر زید موصل میں آئے وہاں ایک پادری سے ملے اس نے نصرانی دین ای پریش کیا لیکن زید نے نہ مانا اسی روایت میں ہے کہ سعید بن زید اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیا اور اس پر رحم کیا وہ ابراہیمؑ کے دین پر مرا ۱۲۱ھ اس کو ابو بکر بن ابی داؤد نے وصل کیا  
۱۲۱ھ کہتے ہیں یہ بدرسم عرب میں اس طرح شائع ہوئی تھی ایک شخص نے دوسرے کی بیٹی جنگ میں پکڑ لی اس سے محبت کی جب بیٹی باپ آیا کچھ دوسرے دے کر اسے  
پھر بیٹی بھڑائی جا رہی تو وہ کہنے لگی میں تو اس سے راضی ہوں اس وقت اس کے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جو کوئی میری بیٹی بھڑائی اس کو قتل کر ڈالوں گا اسی سے رفر  
تیرہ درسم عرب میں پھیل گئی الاول والاقرہ الا بائعہ جیسے قریش کے مشرک کیا کرتے تھے ۱۲۱ھ



يُحْيِي الْمَوْتُوعَةَ يَقُولُ لِلْمَجْدِلِ إِذَا أَلَاكَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَهُ  
لَا تَقْتُلْهُمَا إِنَّا كُنْهُمَا مَوْتُوعَةً فَأَيُّهَا كَا تَرَكْتَهُمَا  
قَالَ لِكَيْ يَمْلَأَ شَيْئًا وَنَعْتُهُمَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ تَقْتُلُهُمَا  
وَأَنْ تَرَكْتَهُمَا

### بَابُ مُنْيَاكِ انْكُتَبَةِ

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ  
سَمِعَ جَدَّ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا  
بَنِيَّتِ انْكُتَبَةِ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَبَّاسُ بْنُ عُفْلَانَ الْحِجْلِيُّ وَكَانَ عَبَّاسُ بْنُ لَيْثٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِذَا رَأَى عَلَى رَأْسِهِ يَفْقِدُ  
مِنْ الْحِجْلِيِّ رَجُلًا إِلَى الْأَرْضِ فَكُنْتُ حِينَئِذٍ إِلَى  
السَّمَاءِ ثُمَّ إِذَا كَانَ فَقَالَ إِذَا رَأَى إِذَا رَأَى فَكُنْتُ حِينَئِذٍ  
۱۰۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

هَنَّ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ اللَّهُ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ  
قَالَ لَوْ كَانَ عَلَى عَمْرُو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَوْلُ انْكُتَبَةِ حَاكِيَةً كَأَنَّا بَصَلُونُ حَوْلُ لَيْثٍ  
عَلَى كَانِ عَمْرُو بْنِ حَوْلِهِ حَاكِيَةً عَلَى مَبْنِيَّةِ اللَّهِ جَدُّ وَهَبِ بْنِ

### بَابُ أَيَّامِ الْحَاكِيَّةِ

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ

(مجھ کو دسے ڈال) میں پال لوں گا پھر اس کو لے کر پالتے جب وہ بڑی ہو جاتی  
لا تَقْتُلْهُمَا إِنَّا كُنْهُمَا مَوْتُوعَةً فَأَيُّهَا كَا تَرَكْتَهُمَا  
قَالَ لِكَيْ يَمْلَأَ شَيْئًا وَنَعْتُهُمَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ تَقْتُلُهُمَا  
وَأَنْ تَرَكْتَهُمَا

### باب قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے کہا مجھ کو ابن  
جریر نے خبر دی کہ مجھ کو عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری  
سے سنا۔ انہوں نے کہا جب کعبہ بنایا گیا (یعنی قریش نے اس کی مرمت کی تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت عباسؓ دونوں پیچھے دھڑھڑے  
تھے عباسؓ نے کہا (میرے بھتیجے) تم ایسا کرو اپنا بندہ الٹ کر اپنی گردن پر  
ڈال لو تو پیچھے کی تکلیف تم کو نہ پہنچے گی (آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا) اسی وقت  
(ہیروش ہو کر زمین پر گرے اور انکھیں آسمان کو لگ گئیں ہوش آیا تو  
(اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا بندہ دے دو انہوں نے آپ کو تہذیب و مہذبہ دیا  
ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں

نے عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے زمانے میں کعبے کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے  
تھے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) اس کے گرد دیوار بنوا دی عبید اللہ نے  
کہا کعبے کی دیواریں پست تھیں عبید اللہ بن زبیرؓ نے ان کو بلند کیا۔

### باب جابلیت کے زمانہ کا بیان

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

لے یعنی شامی وغیرہ کروں گا کہ میں نے ماہ ربیعہ سے لاکھ مجھ سے زید نے یہ کہا کہ میں نے اپنی قوم کے برخلاف اسمعیل اور ابراہیمؑ کے دین کی چوری  
کی ہے اور میں اس پیغمبرؐ کو استغفر بن جو اسمعیل کی اولاد میں پیدا ہوا۔ لیکن اسید نہیں کہ میں اس کا زمانہ پاؤں مگر میں اس پر ایمان لایا۔ اس کی تصدیق کرتا ہوں اس کے حق  
پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر تو زندہ رہے اور اس پیغمبر کو پائے تو میرا سلام پہنچا دیجو۔ حاکم کہنے ہیں جب میں مسلمان ہوا تو میں نے اُن کا سلام آنحضرتؐ کو  
پہنچایا آپ نے علیہ السلام فرمایا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ میں نے اس کو بہشت میں رکھا گھسیٹے ہوئے دیکھا ۱۷ھ من ۱۷ھ یہ حدیث اُدیوگرذکر کی ہے باب فضل  
مکہ میں ۱۷ھ من ۱۷ھ اپنی حکومت کے زمانے میں ۱۷ھ من ۱۷ھ حافظ نے کہا کعبہ دس بار بنا ہے۔ پہلے فرشتوں نے بنا یا پھر آدم علیہ السلام نے پھر ان کی اولاد نے پھر ابراہیم  
علیہ السلام نے پھر اساتذہ نے پھر نبیوں نے پھر قس بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبد اللہ بن زبیر نے پھر حجاج قالم نے۔ اب تک حجاج کی بنا ہے ۱۷ھ من ۱۷ھ یعنی وہ زمانہ  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آپ کی نبوت تک گزرا ہے اور جابلیت اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو آپ کے پیغمبر ہونے سے پہلے گزر ۱۷ھ من

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَمِنْ عَنِ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَتْ  
كَانَ عَاشُورَاسَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَهُ  
بِعَبَادَةِ اللَّهِ تِلْكَ مَا نَزَلَ وَخَصَّانُ كَانَ مِنْ شَأْنِ  
صَامَةٍ وَمِنْ شَأْنِ لَا يَصُومُهُ .

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا  
ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمَةَ فِي أَشْهُدِ  
الْحَجَّةِ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ  
الْعُمَةَ مَسْمًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الذَّبْرُ نَعَفَا  
الْأَثَرُ حَدَّثَتِ الْعُمَةُ لِبْنِ أَعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ  
رَابِعَةُ مُعَلِّينَ بِالْحَجَّةِ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْكِمُوا عُمَتَهُمْ فَتَأْتُوا  
رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الْجَلَّ قَالَ الْجَلَّ كَلَّمَهُ .

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
قَالَ كَانَ عَمًا وَيَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
تَكَسَّ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ كَالْمُفْلِقِ وَيَقُولُ إِنَّ  
هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ .

کہ ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد (مروہ) نے حضرت عائشہؓ سے نقل  
کیا انہوں نے کہ عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی  
رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے جب آپؐ  
مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے  
روزے (سلسلہ ہجری میں) فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے  
عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے وہی نے کہا ہم سے عبد اللہ بن  
طاووس انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ  
کا یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا اٹا میں داخل ہے۔ اور جاہلیت کے  
زمانہ میں محرم کو سفر کیا کرتے ان کے یہاں ریشل تھی جب اونٹ کی بیٹی بھی ہو  
جائے اور مہینوں کے پاؤں کے نشان (رستے پر سے) مٹ جائیں تو اب عمرہ  
کرنے والے عمرہ کرنا درست ہو ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اور آپؐ کے صحابہ (حجۃ الوداع میں) جو تھی ذکیہ کو مکہ میں پہنچے سب حج کا اہرام  
باندھے ہوئے تھے آپؐ نے اپنے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف  
اور سعی کر کے اہرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کرنے سے  
ہم کو کونسی بات درست ہو جائے گی آپؐ نے فرمایا سب باتیں درست ہو جائیں گی۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مروہ بن دینار  
کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیبؓ اپنے والد مسیبؓ سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا  
(حسن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار یہی آئی ایسی کہ مکہ کے دونوں  
پہاڑوں کے درمیان پانی ہی پانی ہو گیا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا مروہ بن دینار  
کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہے۔

اسے شوال ذیقعد اور ذیحجہ کے فودن یا دس دن ۷۸ منہ اس کا نام بھیجا جو پانے والوں کو روزانہ ہوا میں ۷۸ منہ جاہلیت کا اعتقاد توڑنے کے  
لیے ۷۸ منہ جو اہرام میں منہ نہیں یہاں تک کہ جماع میں ۷۸ منہ ملائے ماحضہ کی موسمی حقبتہ نے بیان کیا کہ مکہ میں یہاں اس پہاڑ کی طرف سے آبار کی جو بلند جانب میں واقع ہے وہاں  
کہیں پانی نہ آئے کہ اگر وہ گھس جائے اس لیے انہوں نے عمارت کو خوب مضبوط کرنا چاہا اور پیلہ جس نے کعبہ اودھا لیا اور اس میں سے کچھ گرا دیا وہ دیوار بنو قریظہ کے بننے کا وہ قدر نعلی کا ہوا آنحضرتؐ کی  
نبوت سے پہلے یہاں اور شافعی نے ام میں عبد اللہ بن زبیرؓ سے نقل کیا جب وہ کعبہ بنا رہے تھے کعبہ نے اُن کے کہ خوب مضبوط بناؤ کہ ہم کہیں یوں میں یہ پاتے ہیں کہ اگر خیر نہ دے میں بھیجا بہت  
آتش لگ گئی تھی سے مروی ہے کہ وہ اس بھیجا کہ کہیں کے برا کچھ نہیں آتی تھی یہ سمجھ گئے کہ اگر خیر نہ دے کہ بھیجاؤں میں سے یہ پہلی بھیجا ہے ۷۸ منہ

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ بَيَّانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَلَى أَمْرٍ أَنَّهُ مِنْ أَحْسَنِ مِثَالٍ لَهَا فَرَيْبُ نَزَاهَا لَا يَكْفُرُ كَالْوَأَجَّحَتِ مُعِيَّةً قَالَ لَهَا سَمِعِي يَا نَدَى لَعَلَّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَتَلَاكَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَمْرٌ مِنْ الْمَلِكِ قَالَ تَالَتْ أَعْيُ الْمُهَاجِرِينَ يَا مَنْ فَرَّيْتُكَ يَا مَنْ أَتَيْتُ فَرَيْتُ أَنْتَ قَالَ إِنَّكَ لَسَوْفَ يَا أَبُوبَكْرُ يَا كَلَّ مَا بَعَاؤُكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَعَاؤُكُمْ عَنْهُ مَا اسْتَعْمَلْتُمْ بِكُمْ أَعْتَمَلُكُمْ يَا كَلَّ مَا الْأَرِيَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ نُزُودٌ يَا شَرَاكَ يَا مُرَوِّعَهُمْ فَيُطِيعُوهُمْ يَا كَلَّ بَلَى قَالَ قَوْمُهُ أَوْ لَيْتَكَ عَلَى النَّاسِ -

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انوش بن بیان ابو بشر سے انوش نے قیس بن ابی سے انوش نے کہا ابو بکر صدیقؓ اچس قبیلے کی ایک عورت کے پاس گئے تھے کا نام زنبب بنت جہار تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموشی کی منت مانی ہے انوش نے اس سے کہا اسے بات کر یہ چپ چپانے کا کرنا جاہلیت کی رسم ہے اس نے بات کرنا شروع کی اور ابو بکرؓ سے پوچھا تم کون ہو انوش نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابو بکرؓ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے۔ اس نے کہا کون سے قریش میں سے ابو بکرؓ نے کہا بھئی تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابو بکرؓ ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریق (اسلام کے دین) پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد لایا ایک تک دھمکی کے ساتھ قائم رہیں گے انوش نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہیں گے۔ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے ابو بکرؓ نے کہا نیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابو بکرؓ نے کہا امام سے یہی مراد ہے۔

لے بیچ چپ چپانے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہیں کرنے کی ۱۲ منسلک استغیث کی روایتیں ہیں اس عورت نے کہا ہم میں اور ہمدانی قوم میں جاہلیت کے زمانہ میں کچھ فساد ہوا تھا تو میں نے یہ ملحق کی تھی اگر اللہ نے مجھ کو بچا دیا تو میں جب تک حج نہیں کروں گی کسی سے بات نہ کروں گی ابو بکر صدیقؓ نے کہا اسلام ان سب باتوں کو میٹ دیتا ہے تو بات کر حافظ نے کہا ابو بکرؓ کے اس قول سے یہ نکلا کہ اگر کوئی یوں ملحق کرے میں بات نہیں کرنے کا تو اس کو بات کرنا مستحب ہے اور کفارہ لازم نہ آئے گا گویا ایسی نذر منعقد ہی نہ ہو گی اور مویہ ہے اس کے وہ حدیث ابو اسراہیل کی جس نے یہ سنت مانی تھی کہ بیدل چلے گا سوار نہ ہو گا شاید لے گا نہ بات کرے لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا سو اس نے اور سایہ لینے اور بات کرنے کا ۱۲ منسلک شریعت پر قائم اور عدل و انصاف پر عمل کرتے رہیں گے ۱۲ منسلک یعنی بادشاہ اور عالم اسی معنوں میں یہ مثل ہے الناس علی دین طوائف ہم جس قوم کے بادشاہ اور سردار اور عالم لوگ اچھے ذی علم لائق انصاف پسند ہوتے ہیں وہی قوم دنیا میں بڑھی چڑھی رہتی ہے اور جس قوم کے بادشاہ اور حکام ظالم اور جاہل اور تار بیت یافتہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اور غریب قومن کی حکومت میں جاتی ہے ابو بکر صدیقؓ نے یہ مسافر فرمایا تھا دنیا ہی جزا اسلام کی رونق اسی وقت تک رہی جب تک مسلمانوں کے خلیفہ اور بادشاہ شریعت پر قائم عدل اور انصاف پر مستعد اور ذی علم لائق سپاہی جری اور بار اپنی ذات سے لڑنے والے میدان جنگ میں جانے والے رہے اور جب سے مسلمانوں کے بادشاہ پیش و پشت میں پڑنے لگے علم حاصل کرنا بھڑکاواریا رات دن عورتوں کی صحبت اور شراب خوردی اور ہوس و لعبہ و تاج رنگ گانے بجانے میں اپنا وقت گزارنے لگے اسلام کی رونق خالی ہوئی اور مسلمانوں کی بادشاہتیں اور ریاستیں چھین گئیں اب جو کچھ حال کہیں مسلمانوں کی حکومتیں باقی ہیں وہ ان کے مسلمانوں کی کمائی ہوئی روٹی ہیں اس کو بھی ہمارے زمانہ کے بادشاہ اور امیر بہت جلد کھوٹے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کو نہ خود علم ہے نہ عالموں کو ان سے الفت ہے ان کے رات دن کے آتش الہیہ میں گانا یا تار ٹیڑوں سسروں یا ہر جن صحبت شراب افیون کا بھجکا استعمال علم دشمن عالموں کے ایسے خائف ہیں کہ اگر کہیں الامام شاہ ان کی ریاست میں گرتی عالم پایا جائے تو فوراً اس کو مسدود



حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ مَجْعَةٍ حَتَّى تَشْرُوهُ الشَّمْسُ عَلَى بَحِيرٍ مَخَالِفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضُوا قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَلَاثُ لَيْلٍ أَسَامَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزِيزِ بْنِ الْأَعْلَقِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ وَكَيْلِ بْنِ وَكَّاسٍ وَكَاسٍ وَهَاشِمٍ قَالَ مَلَأَ مِثْلَ مِثْلَ بَعْدَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْحَبْلِ حَلِيَّةٍ أَسْفَيْنَا كَاسًا وَهَاشِمًا

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

جَبْرِ الْكِلْدِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ بِكَلِمَةٍ مَالَهَا الشَّاهِدُ بِكَلِمَةٍ بِبَيْتِهِ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ بَيْنَا خَلَا اللَّهُ بَابِلًا وَكَادَ مِثْلُ بَنِي أَبِي الصَّلْتِ تَبْلُغَ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ الْقَتَنِ عَنْ الْقَتَنِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ

نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (مٹی کو) اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک ثبیر (پہاڑ) پر سورج کی روشنی نہ پڑتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خلاص کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے لوٹے

مجھ سے اسحق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے یحییٰ بن مطلب نے یہ کہا ہے کہ ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے عمر سے انہوں نے کہا (سورہ بنابرین) جو کاسا ہا قاس ہے اس کے معنی بھرا ہوا گلاس ہے درپے (ابو اسامہ نے کہا ہاں) اور (اسی اسناد سے) عمر سے منقول ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت عباسؓ) سے سنا وہ جاہلیت کے زمانہ میں (اپنے غلام ساقی سے) یوں کہتے تھے ہم کو کاسا ہا قاس (یعنی بھر پور گلاس)

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لہجہ (بنی رسیع بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے ہو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائے گا۔ اور امیر بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب غنائے

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید)

نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید افساری سے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

۱۔ اس کا بیان کتاب الحج میں گزر چکا ہے ۲۔ اس سے ابن عباسؓ نے جاہلیت کا زمانہ نہیں پایا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے دس برس بعد پیدا ہوئے تو مراد وہ زمانہ ہے جب تک حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ مسلمان نہیں ہوئے تھے ۳۔ اس سے باطل ہے یہاں یہی مراد ہے فان یا بالفعل معدوم ہے صوفیہ کہتے ہیں کہ فاسخ میں سوا خدا کے کچھ موجود نہیں ہے اور یہ جو وجود نظر آتا ہے یہ وجود مہیوم ہے جسے آئینہ میں صورت کا وجود دیا دیا میں جناب کا یا آگ کا شعلہ گھمادور دارے کا باطل سے یہ مراد نہیں ہے کہ بے کار اور لغو کیوں کہ دوسری آیت میں ہے ما خلقتنا السواد والارض وما بینہما باللا۔ اس مصرعہ کا ثانی مصرعہ یہ ہے ایک دن جو وحی ہے منجانب سے کا ۴۔ اس سے صحیح مسلم میں شریح سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے امیر بن ابی الصلت کی شعریں سنائیں نے آپ کو سو بیتوں کے قریب سنائیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اپنی شعروں میں مسلمان ہونے کے قریب تھا ۵۔ امیر جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا۔ آخرت لا قائل تھا بعضوں نے کہا نصرانی ہو گیا تھا اس کی شعروں میں اکثر توحید کے معانی ہیں ۶۔ اس

كَانَ لِرَبِّكَ عَلَامٌ يُخَرِّجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ  
يَأْكُلُ مِنْ خُدَّاجِهِ نَجَسًا يَوْمًا رُبِّيَ دَاكِلٌ خَيْبَةُ الْبُخَيْرِ  
نَقَالَ لَهُ الْعَلَامُ تَذَرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ  
مَا كُنْتُ مُكَمِّلًا لِرَسَائِلِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَأَنَّ حَسَنَ بْنِ  
إِلَّا أَنِّي خَدَمْتُهُ نَبِيًّا كَمَا مَكَتُ فِي رِيَاكَ فَقَدْ لَدَى  
أَكَلَتْ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَمَقَّاهُ كُلَّ مَقَّةٍ فِي فَمِهِ  
۱۰۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنِي قَالَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ  
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَّبِعُونَ نُحُومَ الْبُخَيْرِ إِلَى حَبِيلِ  
الْحَبْلَةِ تَلْ وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ أَنْ تُشَبَّحَ الشَّاةُ مَا فِي بَطْنِهَا  
فَتُحْمَلُ أَلَيْ تَحْتِ تَفْعَلُ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَا  
۱۰۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا خُذَيْجٌ قَالَ  
غَيْلَانُ بْنُ جَرِيٍّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا  
عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَعْمَلُ بِلَى فَعَلْتُ نَوْمًا كَذَا كَذَا  
يَوْمٌ كَذَا وَكَانَ يَعْمَلُ نَوْمًا كَذَا وَكَانَ يَوْمٌ كَذَا وَكَانَ

### ۴۳۸ الْقِسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ -

۱۰۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْوَارِثُ حَدَّثَنَا  
فَطْنُ أَبُو الْخَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ زَيْدُ الْمَدَنِيِّ عَنْ  
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ  
أَوَّلَ قِسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِفَيْئَةِ بَنِي حَارِثٍ  
كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَارِثٍ اسْمُهُ نَجْدَةُ رَجُلٌ مِنْ  
قَسَائِمٍ مِنْ فَيْئَةِ أُخْرَى فَاتَّخَذَ مَعَهُ فِي آيِلِهِ نَجْدَةً

سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیقؓ وہ ایک غلام تھا زمام ماسلوم ابو اسبی کمانی ان کو  
کر دیا کرتا ابو بکرؓ اس کی کمانی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابو بکرؓ نے اس کو کھایا غلام  
کہنے لگا تم جانتے ہو یہ کابھی کمانی تھی انہوں نے پوچھا کیوں کابھی غلام نے کہا میں نے جاہلیت  
کے زمانہ میں ایک شخص سے کہانت کی تھی حالانکہ میں اس ملک کو اچھی طرح نہیں جانتا  
میں نے اس سے دعا بازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا اُس نے کچھ مجھ کو دیا یہ بھی کمانی  
تھی ابو بکرؓ نے یہ سنے ہی میں نے انگلی ڈالی اور جو کچھ بیٹھ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا  
ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے  
انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن  
عمرؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت جبل الجبلہ کے وسط  
پر بیجا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا جبل الجبلہ یہ کہ اونٹنی جتنے پھر اس کی بیٹی حاملہ  
ہو وہ بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا یہ  
ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا  
ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ پاس جایا کرتے  
وہ انصار یوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں  
دن ایسا ایسا کیا اور تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا۔

### جاہلیت کی قسامت کا بیان

ہم سے ابو عمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارثؓ نے کہا ہم فطن  
ابو الشیمؓ نے کہا ہم سے ابو زید مدنیؓ نے انہوں نے مکرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ  
سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہم ہاشم لوگوں میں ہوئی  
بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ) کو قریش کے دوسرے حنا زندان  
والے (عذراش بن عبداللہ عامری) نے نوکر رکھا اب یہ نوکر اپنے صاحب کے  
ساتھ اس کے اونٹ لے کر دشام کی طرف (بیلا دیاں ایک دوسرا ہاشمی شخص

سے کہہ کر وہاں کئی دوسرے بنو کی صفائی دونوں مرام ہیں ۱۵ منہ ۱۵ اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۵ منہ ۱۵ بعض نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں  
ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری حدیثیں جاہلیت کے ہی حال میں ہیں ۱۵ منہ ۱۵ اس کا باپ مالک مطلب بن عبید مناف کا بیٹا تھا مالک مطلب اور ہاشم کی اولاد  
میں بلبر ایس لیے اس کو بنی ہاشم کہ دیا بن لہی نے کہا اس کا نام عامر تھا ۱۵ منہ



مِنَّا اخَذَ اِيَّاهُ ثَلَاثَ اَنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةَ مِثْقَالٍ  
 الْوَيْلُ لَكَ اِنْ تَكُنْتَ مَكَايِدًا وَاِنْ شِئْتَ خَلَفْتَ  
 حُسْنُوعٍ مِنْ قَوْمِكَ اَمَّا كَمْ تَقْتُلُهُ فَاِنْ  
 اَبَيْتَ تَقْتُلُنَا بِهٖ فَاَنْ تَقْتُلُوْهُ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ  
 نَاسْتَهُ اَمْرًا هُوَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَمَا مَثَّ نَحْنُ  
 رَجُلٌ مِنْهُمْ تَدْرِكُكَ لَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ  
 اَحِبُّ اَنْ تُخَيِّرَ ابْنِي هَذَا رَجُلٌ مِنَ الْخَمْسِيْنَ  
 وَلَا تُصِِّرْ يَمِيْنِيْهِ حَيْثُ تُصِِّرُ الْاِيْمَانَ فَقَعَلَ  
 فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتُ  
 خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنْ يَخْلُقُوا مَكَانَ مِائَةِ مِثْقَالٍ  
 الْوَيْلُ لِيَّ يَمِيْنُ كُلِّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هَذَا ابْنُ  
 بَعِيْرِكَ فَاَتْبَلُّهُمَا عَنِّيْ وَلَا تُصِِّرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ  
 تُصِِّرُ الْاِيْمَانَ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ  
 ثَمَانِيَّةٌ رَّاوَبَعُوْنَ فَخَلَقُوا قَالِ  
 ابْنُ عِيَّاسٍ رَوَى الْوَالِدِيُّ تَقْوِيْ بِسِيْدِهِ  
 مَا حَالَ اَلْحَوْلُ وَ مِنْ الثَّمَانِيَّةِ  
 رَاوَرَبَعِيْنَ عِيْنَ تَطَرُّتْ -

س

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو

یہ ہیں تب اس نے یوں کہا ابو طالب فلاں شخص نے میرے ہاتھ آپ کے بیہوش ہونے سے  
 ہے کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے بدل مجھ کو مار ڈالا یہ سنتے ہی ابو طالب اس  
 شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہنچے اور اس سے کہا اب ہماری طرف سے تو تین  
 باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے یا نودین کے سوا ونٹ ادا کر کوئی نہ تو نے  
 ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے  
 اس کو نہیں مارا۔ اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو قتل کریں گے قاتل یہ سن  
 کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا انہوں نے کہا ہم قسمیں کھا ئیں گے اتنے میں بنی ہاشم  
 کی ایک عورت اور اس نے قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح  
 کیا تھا اس کا ایک لڑکا بھی (جو لطیف نامی) اس سے پیدا ہوا تھا ابو طالب کے پاس  
 آئی کہنے لگی ابو طالب میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں سے تین قسمیں  
 لی جائیں گے اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں دلائی جاتی ہیں وہاں  
 اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو ابو طالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان  
 میں کا ایک اور شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو طالب تمہاری تو یہی عرض تھی  
 تاکہ سوا ونٹ کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو  
 ونٹ ہر تین قسم میری طرف سے یہ دو ونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھاتے  
 معاف رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں ابو طالب نے اس کا کہنا بھی مان لیا اب باقی رہے  
 اڑتالیس آدمی وہ آئے انہوں نے قسم کھائی ابن عباس کہتے ہیں اس پر در و گار کی قسم  
 جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گزرنے پایا ان اڑتالیس  
 آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلا سکا۔

مجھ سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن مرقہ

۱۔ اسی کو قسامت کہتے ہیں باب کا مطلب میں سے نکلتا ہے ۱۲ من ۱۲۵ اپنے آدمی کے بدل ۱۲ من ۱۲۵ دوسری روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ لڑتے جھگڑتے ولید بن مغیرہ  
 کے پاس پہنچے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ غذا ش کے پچاس قزم والے آدمی یوں قسم کھائیں کہ غذا ش نے اس کو قتل نہیں کیا ۱۲ من ۱۲۵ زینب بنت ملقہ جو مقتول کی سہیلی تھی  
 ۱۲ من ۱۲۵ رکھ اور مقام ابراہیم کے درمیان ۱۲ من ۱۲۵ یعنی بنی عامر کا ۱۲ من ۱۲۵ یعنی کوئی زندہ نہیں رہا سب مر گئے یہ سزا ہے جو تو قسم کھانے کی اور وہ بھی کہہ  
 کے پاس معاذ اللہ دوسری روایت میں ہے کہ ان سب کی زمین جائداد جو لطیف کر لی جس کی ماں کے کہنے سے ابو طالب نے اس کو قسم معاف کر دی تھی گو ان میں سے اس وقت پیدا بھی  
 نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے یہ واقعہ معتبر شخصوں سے سنا ہو گا جب تو اس پر قسم قائم نے ابن ابی شیبہ کے طریق سے نکالا کچھ لوگوں نے غارت کچھ کے پاس ایک قسامت میں جو بھی قسمیں  
 کھائیں پھر ایک بھاڑ کے تلے جا کر ٹھہرے ایک پتھر ان پر گرا سب مر گئے ۱۲ من





۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَاكَ مِنْ خِلَالِ الْبَابِ هَيْلَةُ الطُّغْيَانِ فِي الْأَنْبَاءِ وَالنِّيَاخَةِ وَنَحْوِهَا قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا إِلَّا سَيْسَقَاءٌ بِالْأَنْبَاءِ۔

باب ۳۴ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ بْنِ قُصَيٍّ بْنِ كِلَابٍ بْنِ مَرْثَةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ بْنِ فِهْرٍ بْنِ مَالِكٍ بْنِ النُّفَرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مَدْرِكَةَ بْنِ أَبِي سَرْجٍ بْنِ مَفْزَرٍ وَهَذَا زَادَ الْوَسْطَى وَهُوَ مَعْدُكَ وَهُوَ مَدَنَانُ الْوَسْطَى۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النُّفَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ تَمَكَّتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَمَكَّتْ بِهَا عَشْرَةَ سِنِينَ ثُمَّ نُوِيَ مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۵ مَا لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مِنَ الشُّرَكَاءِ بِمَكَّةَ۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيْهَقِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبید اللہ ابن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے کہا جاہلیت کی فحشوں میں سے یہ فحشیں ہیں کسی کی نسب پر (بن جانے) بوجھے (طعن مارنا) بیت پر نوح کرنا عبید اللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات تاروں کو بارش کی علت سمجھنا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کی نام مبارک محمد ہے عبد اللہ کے بیٹے وہ عبد المطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرثہ کے وہ کعب کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ ابیاس کے وہ مضر کے وہ خزيمة کے وہ مدرکہ کے وہ معد کے وہ مدنان کے۔

ہم سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا کہ ہم کو نضر بن شہیل نے خبر دی انہوں نے ہشام بن سنان بصری سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس برس رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں

مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں، اُن کا بیان

ہم سے حمید بن (عبد اللہ بن زبیر کی) نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسبغیل بن ابی خالد نے ان دونوں نے کہا

۱۔ ایک روایت میں چوتھی بات بھی مذکور ہے اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرنا ۲۔ ۱۱۷ میں تک آپ نے اچانک بیان فرمایا ہے اور مدنان کے بعد پھر دو ایتروں میں اختلاف ہے امام بخاری نے تاریخ میں آپ کا نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک بیان کیا ہے کہ ہم نے مدنان سے کہہ کر نسب کا پہچاننے والا کسی کو نہ پایا ۳۔ ۱۱۷ اس حساب سے کل عمر شریف آپ کی ۶۲ برس ہوتی ہے اور یہی قول صحیح ہے ۷۔ منہ

خَبَابًا يَقُولُ أَيُّنْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا  
مُسَوِّدًا بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ  
وَقَدْ لَبِثْنَا مِنَ السَّرِيعِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ  
أَلَا تَدْعُو اللَّهَ تَفْعَدُ وَهُوَ مُعَمَّرٌ وَجْهَهُ  
فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَيْمُشْطُ مِشْطٍ  
الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ نَحْمٍ أَوْ  
عَقَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَوَجْهَهُ  
الْمُشَارَ عَلَى مَهْرٍ فِي رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَيْنِ  
مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَكَيْتَمَنَّ اللَّهُ  
هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكِبُ مَرَّةً  
صَنَعًا أَوْ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ مَا يَحْتَاجُ إِلَّا  
اللَّهُ زَادَ بَيَانًا زَالَ تَبَّ عَلَى عَمِيهِ

ہم نے قیس بن ابی حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے خواب بن ارت (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہنے کے سایہ میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانہ میں ہم مشرک لوگوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (خفے سے) سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (بیغیر اللہ کے) میں جن کے گوشت اور پھنوس میں ہڈیوں تک لوہے کی لنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آ رہ ان کے بیچا سچ سر پر مانگ پر رکھ کر چلایا جاتا تو ٹھکڑے کر دیئے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعارے (توبہ میں ہے) سوار ہو کر حضرت موت تک چلا جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈرنہ ہو گا بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ڈر ہو گا تو پھیرے گا اپنی بکریوں پر۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم پڑھی اور کبریا کی تھنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اس نے کیا کیا ٹکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اس کو ہاتھ میں لے کر اس پر سجدہ کیا کہنے لگا مجھ کو یہ بس کرتا ہے ابن مسعود کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا۔

مجھ سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن ابی ہاشم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عمرو بن ميمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِصَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّجْمَ فَسَجَدَ تَابِعِي أَحَدًا إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلًا تَرَأَيْنَاهُ أَخَذَ أَكْفًا مِنْ حَصَا فَزَعَدَ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هَذَا يَكْفِيَنِي فَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ تَبَلُّغِ الْإِسْلَامِ

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

لے یعنی اسلام کے دین کو ۱۲ منہ سے حضرت موت ایک ملک ہے شمالی عرب میں اس میں اور صفا میں ہندوہ دن کی ۱۱ بجے منگھ پشانی لگا دی ۱۲ منگھ یہ مدینہ منورہ کی طرف ہے یہ شخص میں نے کھڑکیوں کی مٹھی اٹھا کر پشانی سے لٹائی تھی امیر بن خلف تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا جب امیر بن خلف نے سجدہ کیا تو مسلمانوں کو رنج گزرا گویا ان کو تکلیف دی یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تکلیف دی ہوئی کہ مشرک کے بھی سجدے میں شریک ہونے سے وہ یہ سمجھے کہ مشرک مسلمان ہو گئے ہیں اور جو مسلمان ان کی ایذا دی سے جنت کو نیت سے نکل چکے تھے وہ لوٹ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے ہیں تو دوبارہ نکلے جنت کے ملک میں ہجرت کی ۱۲ منہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَاجِدًا وَخَوَلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عَصْبَتُهُ  
ابْنُ أَبِي مَعْبُطٍ بِسُلَيْمٍ جَرِيرٌ فَقَعَدَهُ عَلَى ظَهْرِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ  
تَجَادَتْ فَالِهَةً عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاخَذَتْهُ مِنْ  
ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ  
أَبَا جَهْلٍ ابْنُ هِشَامٍ رُعَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ  
ابْنُ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ أَدَابِي بَنِي  
شُعْبَةَ الشَّالِ ثُمَّ انْتَبَهَوْا يَوْمَ بَدْرٍ قَالُوا  
فِي يَدِ أَبِي مَيَّةَ أَدَابِي تَقَطَّعَتْ أَوْ مَالَهُ ثُمَّ لَقِيَ  
۱۰۳۵- حَدَّثَنَا مُثَنَّى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَعْمُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ أَمْرُنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِرَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ  
هَاتَيْنِ اللَّائِيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي  
حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَنْتَلِ مُؤْمِنًا مَشْغِدًا نَسَاكَتُ  
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَنَا نُزِّلَتْ أَلَيْ فِي الْقُرْآنِ  
قَالَ مُسَدِّدٌ أَمَلْ مَكَّةَ فَقَدْ تَنَا النَّفْسَ الَّتِي  
حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا صَاحِبَ اللَّهِ إِلَهُهَا آخِرَ دَنَدٍ أَتَيْنَا  
أَنْفُوحًا حَشَى تَنْزِيلَ اللَّهِ إِلَّا مَنْ تَابَ دَامِنَ الْوَايَةِ

سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہجے کے پاس  
نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند کافر لوگ بیٹھے ہوئے تھے  
اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی او بھری بچہ دان لیکر آیا اور آپ کی بیٹھ  
پر رکھ دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ (آپ کی  
صاحبزادی) آئیں اور آپ کی بیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی۔  
اس کے لیے بدوفا کرنے لگیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے  
فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے گرد سے سمجھ۔ ابو جہل بن ہشام  
اور عقبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے یہ شک شعبہ کو سہوئی کہ ابی  
فرمایا یا امیہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا۔ یہ سب  
بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئیں ایک  
بہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے جریر  
نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن عتبہ نے  
سعید بن جبیر سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا عبد الرحمن بن ابیہ (صحابی)  
نے مجھ سے یہ کہا ابن عباس رضی عنہما (سورہ فرقان کی) اس آیت ولا تقتلوا نفس  
التي حرم الله الاباحی اور (سورہ نسا کی) اس آیت ومن يقتل مومنًا متعمدًا کو پوچھا  
میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورہ فرقان کی آیت اترتی تو مکہ کے  
مشرک کہنے لگے ہم نے تو جس جان کا مازنا اللہ نے حرام کیا تھا اس کو مارا  
(یعنی خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بت پرستی  
کے کام بھی کئے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) یہ اُتارا  
الامن تاب وآمن مملأ صملاً خیر تک تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے

۱۰۳۶- مگر صحیح امیہ خلف ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے کیوں کہ ابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ امد میں مارا ۱۲ منہ ۱۵ سورہ فرقان کی آیت حدیث نکلتا  
چکر جو کوئی خون کرے لیکن پھر تو یہ کرے اور نیک اعمال بجالانے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اور سورہ نسا کی آیت میں یہ ہے کہ جو کوئی عداوت کسی مسلمان  
کو قتل کرے تو اس کو ضرور سزا ملے گی ہمیشہ ہدھ میں رہے گا اللہ کا رحم اس پر ہو گا اور لعنت بھی پڑے گی تو دونوں آیتوں کے مضمون میں تعلق ہوا عبد الرحمن  
بن ابیہ نے یہی امر ابن عباس رضی عنہما سے پوچھا بھیجا ۱۲ منہ ۱۵ زنا وغیرہ تو ہم کو ایسا لانے سے کیا فائدہ ہماری مغفرت تھوڑے ہوگی ۱۲ منہ جب آپ

فَلَمَّا هَلَكَ لَدُنْكَ وَأَمَّا الْيَتِيمَ فِي الْيَسَارَةِ الرَّجُلِ  
إِذَا عَزَا إِلَيْهِ السَّلَامُ وَشَدَّ أَيْعَهُ ثُمَّ  
قَتَلَ فُجْرًا ذُوهُ جَهَنَّمَ فَذَكَرَتْهُ  
لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مِنْ  
كُلِّ مَرَةٍ

رہی وہ آیت پر سورہ نسا میں ہے وہ اس شخص کے باب میں ہے جو مسلمان  
ہو کر اسلام اور شریعت کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناسق خون کرے  
اس کی سزا جہنم ہے۔ عبد الرحمن بن ابی بنی نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما  
قول مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا دوسری آیت بھی اسی شخص کے حق میں  
ہے جو نادم نہ ہو (یعنی توبہ نہ کرے)

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو  
بُرَيْدٍ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُزْرَةُ بْنُ الزَّبْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ  
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي فِي جِعْلٍ لَكُتَيْبَةٍ إِذَا قَبِلَ  
عُتْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ تَوْبَةً فِي عُنُقِهِ  
فَنَسَفَتْهُ نَسْفًا شَدِيدًا نَابِلُ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ يَحْتَضِرُ أَخَذَ مِنْ كَبِدِهِ  
رَدْنَةً عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَعْلَمُونَ  
لَوْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَابَعَهُ ابْنُ السُّلَيْمِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ عُزْرَةَ قَالَتْ لَعَنَ اللَّهُ مَن  
عَبَدَ نَالَ عَبْدَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ بَيْلُ يَعْنِي بَنِي

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے  
اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے  
پوچھا مجھ کو وہ بتلاؤ جو مشرکوں کی سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو انہوں نے  
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عظیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عتبہ بن ابی  
معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور  
سے گھونٹا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بچے اور انہوں نے اس کا مونڈ بائیکر اس کو دمکیل  
دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے تم ایک شخص کو یہ کہنے  
پر مار ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورہ مومن میں ہے)  
عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسماعیل نے بھی یحییٰ بن زید سے  
انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اس میں یونس میں نے عبد اللہ بن عمرو سے  
کہا اور عروہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی  
اس میں یونس ہے کہ عروہ بن عاص سے کہا گیا اور محمد بن عمرو نے بھی اس کو ابو سلمہ  
سے روایت کیا اسمیں یونس ہے مجھ سے عروہ بن عاص نے بیان کیا۔

۱۱- اور توبہ قبول نہیں ۱۲- منسلک ابن عباس کا مطلب یہ تھا کہ سورہ فرقان کی آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو کفر کی حالت میں ناسق خون کریں پھر توبہ کریں اور مسلمان  
ہو جائیں تو اسلام کی وجہ سے کفر کے ناسق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور سورہ نسا کی آیت اس شخص کے حق میں ہے جو مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کو محمد اناسق مار  
ڈالے ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول ہونے والی نہیں تو دونوں آیتوں میں کچھ تعلق نہ ہوا اور اگر چاہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سب قاتل مومن  
میں جمہور کے برخلاف ہے۔ مجاہد نے جمہور کے موافق دوسری آیت کو بھی اسی سے متعلق رکھا جو خون ناسق کر کے توبہ نہ کرے اور نادم نہ ہو۔ مزید کے مطابق  
ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو ناسق مارا مٹان کو تیا تھا ۱۳- منسلک اس سے لوگوں کو کیا ہوگی ہے ۱۴- منسلک اس کو امام  
احمد اور ہزار نے روایت کیا موصلاً ۱۵- منسلک اس کو امام زہبی نے وصل کیا ۱۶- منسلک اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا حافظ نے کہا  
ہے ایک روایت میں یونس ہے کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار ایسا مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے تب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہونے کہنے لگے کیا تم ایسے شخص  
کو مار ڈالتے ہو جو کہن ہے میرا رب اللہ ہے ۱۷- من

## باب ۱۳۸ اسلام ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَتَّادٍ الْأَصْلِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ  
عَنْ بَيَانَ عَنْ دُرَّةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْعُرَيْثِ قَالَ  
قَالَ عَمَّا زَيْنُ بْنُ سَابِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبَدُكُمْ أَنَا وَأَنْتُمْ

## باب ۱۳۹ اسلام سعد بن ابی وقاص

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا  
هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ  
أَحَدٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي أَسَلَمْتُ نَبِيَّهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ  
سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي تَلُّكَ الْإِسْلَامَ

## باب ۱۴۰ ذکر الجحیم و قول اللہ تعالیٰ مَنْ أُوْحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفْسًا مِنَ الْجَحِيمِ

## باب ۱۴۱ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے عبد اللہ بن محمد آملی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے  
کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے بیان احمس سے انہوں نے  
دبرہ سے انہوں نے ہاشم بن عمار سے انہوں نے کہا عمار بن یاسر نے  
کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے  
ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے

## باب ۱۴۲ سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم مروزی نے بیان کیا کہ ہم کو ابواسامہ نے خبر  
دی کہ ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا  
کہ میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام  
لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا اور اسلام کے بعد سات دن  
مجھ پر ایسے گزے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا

## باب ۱۴۳ جنوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ جن میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے چند جنوں کے کان لگا کر قرآن سنا خیر آیت نک

۱۴۰ کوئی اسلام نہ لایا تھا ۱۲ من ۱۳۰ ملل زید عامر ابو بکر عید ۱۲ من ۱۳۰ ام المؤمنین صدیقہ اور ام المؤمنین یا سیدہ ۱۲ من ۱۳۰ صدیق لیجے بڑے سے پیچھے یا جس نے کبھی جنوں  
نہ لایا ہو کہتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہالت کے زمانہ میں بھی بت پرستی نہیں کی قاضی ابوالحسن نے اپنی سند سے روایت کی کہ ان کے باپ ابو قحافہ نے ان کو بت پرستی سے  
گٹھا اور کہنے لگے کہ بت کو بکھڑا کر دے چلے گئے ابو بکر کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے کہا میں جو کہا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کچھ جواب نہ  
دیا پھر میں نے کہا میں نکلا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کچھ جواب نہ دیا آخر میں نے ایک پتھر لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے تئیں میرے ہاتھ سے بچا یہ کہہ کر میں نے وہ پتھر  
اس پر مارا وہ اندھا کر پڑا اتنے میں میرے باپ آگئے کہنے لگے بیٹا یہ کیا کرتا ہے میں نے کہا تو تم دیکھ رہے ہو وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس لائے اور ان سے سب  
حال بیان کیا انہوں نے کہا میرے بیٹے سے کچھ مت بول اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ بیٹہ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگی میرے پاس کوئی نہ تھا میں  
نے ایک ہاتھ سے سنا اس نے یوں آواز دی اللہ کی بندی خوش ہو جا تجھ کو ایک آزاد دل رکھ لے گا جس کا نام آسمان میں صدیق ہے وہ محمد کا صاحب اور رفیق ہوا  
رضی اللہ عنہ ۱۲ من ۱۳۰ یہ حدیث اور پھر بھی سے سعد نے یہ اپنے علم کے رو سے کہا وہ دن ان سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اسلام لائے تھے اور  
شاید یہ سب لوگ ایک ہی دن اسلام لائے ہوں یہ شرط دن میں اور سعد انہی دن میں ۱۲ من ۱۳۰ جنوں کا ذکر کتاب بردہ الخلق میں گزر چکا ہے ۱۲ من

۴۰۔ اَحَدٌ مِّنْىْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَبْرٍ  
سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا مَسْعُودَةُ عَنْ مَعْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مِّنْ اَهْلِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ  
فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ اَنَّكَ اَدْنَتْ  
بِهِمْ شَجَرَةً.

۴۱۔ اَحَدٌ مِّنْىْ اُمِّ سَيِّدِ بْنِ اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَعْمَرُ  
بُنْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ اَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاؤُهُ لِقَوْلِهِ وَحَاجِبِهِ  
بَيْنَمَا هُوَ يَتَّبِعُهُ بِمَا نَقَالَ مِّنْ هَذَا اَنْقَالَ اَنَا  
اَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبِي عَنَّا اسْتَنْقَضَ بِمَا  
وَلَا تَأْتِي بِعَلْمٍ وَلَا بِرُفْقَةٍ فَا تَيْسَّرُ بِالْجِدِّ  
اَحْبَلُمَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُ اِلَى جُلْبِهِ  
ثُمَّ اُفْصَرْتُ سَتْرِي اِذَا اَنْفَرْتُ مَشِيئَتُ نَقَلْتُ مَا  
بِالْاَعْظَمِ وَالرُّفْقَةِ قَالَ هُمَا مِثْلُ طَعَامِ الْبَحْرِ  
كَرَائَةِ اَكَاثِي وَفَرْطِ حَبِّ نَضِيرٍ وَفَرْطِ الْخِنْ  
نَسَا لَوْ نِي السَّادَ فَقَدْ عَوْتُ اللهُ لَكُمْ اَنْ لَا  
يَسُرَّ وَابِعَظُمَ وَلَا بِرُفْقَةٍ اِلَّا اَرْجَدُ ذَائِمًا لَّكُمَا

سَانَ كَيْلِ اِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ.

۴۲۔ حَدَّثَنِي عَنْهُ وَبُنْ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ عمار بن اسلم  
نے کہا ہم سے معمر بن کلام نے انہوں نے معن بن عبد الرحمن سے انہوں نے  
کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق بن اجدع سے پوچھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس نے بتلایا کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن  
سنا انہوں نے کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود نے مجھ سے بیان کیا  
کہ (ببول کے) ایک درخت نے آپ کو جنوں کی خبر دی تھی۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا  
مجھ کو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی۔ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے منوا در استنجا کے لیے ایک چھال پانی  
کی اٹھا کر چلتے ایک بار یہی چھال لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے  
میں آپ نے پوچھا یہ کون آ رہا ہے۔ میں نے کہا ابو ہریرہؓ۔ آپ نے  
فرمایا مجھے پسند ہے پھر ڈھونڈ لادے۔ میں ان سے استنجا کروں گا۔ اور  
بڑی اور گوبر نہ لائیو۔ میں اپنے کپڑے میں پسند پھیر لے کر آیا اور آپ کے  
پاس رکھ دیئے پھر وہاں سے لوٹ آیا آپ جب حاجت سے فارغ ہوئے  
اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ بڑی اور گوبر میں  
کیا بات ہے نہ آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں اور  
میرے پاس نفیسین کے جنوں کے قاصد آئے وہ اچھے جن تھے انہوں  
نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ  
کسی بڑی یا گوبر پر سے گزریں تو ان کو اس پر سے کھانا ملے۔

باب البوزرہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن ممدی نے

ابو اسامہ عمار بن اسلم سے استنجا کرنا منع ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ ۱۱۷۷ منہ ۱۱۷۸ منہ ۱۱۷۹ منہ ۱۱۸۰ منہ ۱۱۸۱ منہ ۱۱۸۲ منہ ۱۱۸

بْنِ مُكْدِيٍّ حَدَّثَنَا النُّسَيْبِيُّ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا بَلَّغَ أَبَا ذَرٍّ مَعَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ أَذْكَبُ  
إِلَى هَذَا الْوَادِعِ فَأَعْلَمَنِي عَلَيْهِ هَذِهِ الرَّجُلُ  
الَّذِي يُزْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَا نَبِيَّهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ  
وَأَسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ إِنِّي قَاتِلُكَ الْخُ  
حَقَّ قِدَمَهُ وَسَمِعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعُ إِلَى  
أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ دَأَيْتُهُ يَا مَرْءُ بِمَا هَرَمَ الْأَخْلَاقُ  
وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَقَّيْتَنِي دَمًا  
أَزْدَتْ نَفْسُكَ وَحَمَلْتُ شَيْئًا لَمْ يَنْهَ مَا مَعْتَنِي  
عَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُهُ وَكَوَاهُ أَنْ يُسَالَ عَنْهُ  
حَتَّى أَذْرَكَ بَعْضُ اللَّيْلِ مُرَاةً عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ  
عَرِيْبٌ فَلَمَّا ذَاكَ سَبَعَهُ فَلَمْ يُسَالَ وَاحِدًا مِنْهَا  
صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قَوْلَهُ  
وَرَدَّاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَخَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى  
مَصَاحِبِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلَى فَقَالَ أَمَا تَأْتِي لِلرَّجُلِ أَنْ  
يَعْلَمَ مَنَزِلَهُ فَأَتَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يُسَالَ  
وَاحِدًا مِنْهَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ  
الثَّلَاثِ فَعَادَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَأَمْرًا مَعَهُ  
ثُمَّ قَالَ لَا تَحْدِثْنِي أَقْدَمَ مَكَالٍ أَنْ أَغْطِيَنَّكَ  
عَقْدًا وَنَبِيًّا فَالْتَمَسَ نَبِيَّ نَعْلَكَ نَعْلَكَ

کہا ہم سے شمس بن عمران ضعی نے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے  
انہوں نے کہا جب ابو ذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی  
خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا سوار ہو کر اس مقام پر پہنچ  
مکہ میں) جا اور اس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر  
جو اپنے نہیں پیغمبر کہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر دی جاتی ہے یہ  
سن کر ان کا بھائی روانہ ہوا مکہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں  
پھر ابو ذر کے پاس لوٹ کر آیا ان سے کہنے لگائیں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھے  
اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام سنا ہے جس کو شعر نہیں کہہ سکتے  
ابو ذر نے کہا میری اس بات سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میری تشفی  
نہیں ہوئی آخر ابو ذر نے توشہ لیا اور پانی کی ایک پرانی مشک سنبھالی (اور  
چلتے ہوئے) مکہ پہنچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں  
تلاش کی مگر وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے آپ کو پوچھا بھئی نہ آپ  
نہ سمجھا۔ کچھ رات گزر گئی اس وقت حضرت علیؑ نے ان کو دیکھا اور پوچھا کیا لیا  
یہ بارہوا لے کر یہاں ہیں خیر ابو ذر حضرت علیؑ کے ساتھ ہوئے نہ ابو ذر نے  
کوئی اور بات کہی نہ حضرت علیؑ نے کچھ پوچھا۔ صبح کو ابو ذر نے اپنی مشک اٹھائی  
توشہ لیا پھر مسجد میں آگئے اور سارا دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں دیکھا۔ جب ابو ذر لیٹنے کی جگہ گئے تو حضرت  
علیؑ ادھر سے گزرے اور کہنے لگے کیا ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس  
شخص پر نہیں آیا انہوں نے ابو ذر کو اٹھایا اپنے ساتھ لے گئے دونوں میں  
کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی۔ تیسرا دن ہوا تو پھر حضرت علیؑ نے ان سے  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہوا لے گئے اس وقت حضرت علیؑ نے پوچھا (ارے  
یار) بتلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے۔ ابو ذر نے کہا اگر تم مجھ سے پکا وعدہ کرنا  
کر دو میری رہائی کرو تو میں کہوں حضرت علیؑ نے منظور کیا اس وقت ابو ذر نے بیان کیا

اسے مسلم کہ روایت میں ہیں ہے میں نے اس کلام کو شعر کے وزنوں پر جڑا تو وہ وزن پر ٹھیک نہیں آتا فدا کی قسم وہ بجا ہے ۱۱ منہ سلا قریش کے انہوں سے ۱۲ منہ سلا وہ آپ کے  
قریش سے آیا ہو ابو ذر کو ساتھی ۱۳ منہ سلا رہتے ہیں ہی قریش حضرت علیؑ کے مکان پر ۱۴ منہ سلا یہ تھا کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر جیسے لا تھا ۱۵ منہ سلا ابو ذر نے سنبھالی  
اللہ علیہ وسلم



هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحَتْ  
فَاتَّبَعْنِي فَإِنِّي لَا أَمِيتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ  
ثُمَّ كَانِي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ  
فَاتَّبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخِلِي فَفَعَلَ  
فَانْطَلَقَ يَغْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ  
قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ  
حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَا أَصْرَحُ بِمَا بَيْنَ ظَهْمَا أُنْتِمَ فَرَجَ  
حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ كَانُوا  
الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَصْغَعُوهُ وَآتَى  
الْعَبَّاسُ نَاكِبًا عَلَيْهِ قَالَ وَبِكَلْمَةٍ أَسْمَعُ تَعْلَمُونَ  
أَنَّهُ مِنْ عَفَا بَرٍّ وَإِنْ طَرِيقُ تَجَارِكُمْ إِلَى  
السَّامِ نَاثِقَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْعَبْدِ  
لِيُثْبِتَ مَا فَضَرَبُوهُ وَكَانُوا إِلَيْهِ نَاكِبًا  
الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

حضرت علیؑ نے کہا تم کو جو خبر پہنچی وہ ٹھیک ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں  
اب تم ایسا کرو جس کو تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اگر میں درستی میں) کوئی خوش  
کی بات دیکھوں گا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے اگر میں  
چلتا رہوں تم بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں گھسوں تم بھی اس میں گھس آنا خیر  
ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا حضرت علیؑ کے پیچھے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ابوذرؓ بھی پہنچے اور آنحضرتؐ مسلم کی باتیں سنیں  
(اسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا  
اب تو اپنی قوم (مغفار) کے لوگوں میں چلا جا اور ان سے میرا حال بیان کرتا  
رہ جب تک تجھ کو میری خبر نہ پہنچے ابوذرؓ نے سن کر میں تو پروردگار کی قسم جس کے  
باغھ میں میری جان ہے شرکوں کے سین جھاڑ میں اسلام کا کھڑپکا کر کہہ دوں گا  
وہ نکلے مسجد حرام میں اگر بلند آواز سے پکارا شہبان لا الہ الا اللہ وان محمدا  
رسول اللہ یہ سننے ہی (قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے ان کو اتنا  
مارا کہ زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباسؓ نے ان پہنچے اور ابوذرؓ پر اودھ  
پڑ گئے اور قریش کے کافروں سے کہنے لگے ارے یارو کیا غضب کرتے  
ہو غفاری قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے شام کے ملک میں بریا کرتے  
ہو رستے میں اس کی قوم پڑتی ہے یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے ان کو کھڑا  
دیا۔ دوسرے دن پھر ابوذرؓ نے یہی کیا پھر لوگوں نے ان پر مار پیٹ کی تلہ  
کیا پھر حضرت عباسؓ آئے اور ان پر اوندھے پڑ گئے۔

### باب ۴۳۵ اسلام سعید بن زید رضی اللہ عنہ

### باب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ

۴۳۵- حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنِ اسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے انہوں  
نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی مازم سے انہوں نے

۱۔ جب میں مسجد سے چلا ہوا ۱۲۸ھ ایک روایت میں یوں ہے میں دیوار سے لگا کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی اپنا چوڑا تاج مان کرتا ہے ۱۲۸ھ غالب ہونے کی اور زور کچڑنے کی  
۲۔ ۱۲۸ھ مانتے ہوئے کون ۱۲۸ھ علامہ ابیہار کرکمر شاد پڑھا ۱۲۸ھ ۱۲۸ھ چچہ ابیہار ابوذرؓ اپنے ملک کو چلے گئے وہاں کے بھائی انیس اور مغفار کے بہت لوگ  
ابوذرؓ کے سبھانے سے مسلمان ہو گئے ۱۲۸ھ یہ حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے ان کے والد زید جاہلیت کے زمانہ میں دینی عینیت کے طالب اور ملت ابراہیمی پرستے صرف اللہ  
کو پوجتے تھے شرک نہیں کرتے تھے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے اسی اعتقاد پر انہوں نے اعتقاد کیا جیسے یہ قصہ اور گزر چکا ہے ۱۲۸ھ

کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو یہ کہتے سنا۔ قسم خدا کی میں نے اپنے نہیں اس حال میں دیکھا کہ عمرہ نے اسلام لانے سے پہلے مجھ کو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور تم نے جو عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جائے سے سرک جائے تو بیشک اس کا سرک جانا بجا ہو گا۔

### باب حضرت عمرہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ اسم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم لوگ تو جس سے عمرہ مسلمان ہوئے برابر عزت سے رہے۔

اسم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے مجھ کو میرے دادا زید بن عبد اللہ بن عمرہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرہ سے انہوں نے کہا حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک ڈوری دار پیداوار اور ایک ریشمی کرند کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اس نے کہا عمرہ تمہارا کیا حال ہے (کیوں آزرده ہو) انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ مجھ سے گئے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو مجھ کو مار ڈالیں گے عاص نے کہا وہ تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے عاص کے ایسا کہنے پر مجھ کو اطمینان ہوا پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میرا دو گوں سے بھر گیا ہے عاص نے پوچھا کیوں کہاں کا قصہ ہے انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمرہ کو مت ستاؤ یہ سننے ہی لوگ لوٹ گئے

بَنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يُعَلِّمُ وَلَهُ عَلَيْهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنْ عَمَرًا كَوْنًا ثَقِيًّا عَلَى الْإِسْلَامِ تَبَيَّنَ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَمَرًا وَكَوْنًا أَحَدًا إِذْ قَضَىٰ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ -

### باب اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا عِمْرَةَ مُنْذُ اسْلَمَ عَمْرٌو ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَاحِبُ بْنُ جَعْدَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَمَّ هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ زَائِلٍ الْمَسْمُومُ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَبَرَةٌ وَ قَبِيضٌ مَكْفُوفٌ بِحَاوِيٍّ وَهُوَ مِنْ سَهْمٍ ثُمَّ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهَا مَا بَأْسُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيُعْتَلُونِي إِنْ اسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ نَجَدًا أَنْ تَأْلَمَا أَمِنْتُ ثُمَّ الْوَاصُ فَلَمَّا فَتَى النَّاسَ قَدْ سَانَ بِهَيْمَةَ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ مُرِيدُكَ فَقَالُوا مُرِيدُ هَذَا أَيْنَ الْخَنَازِيرِ الَّذِي عَمَرَ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ تَكَرَّرَ النَّاسُ

۱۔ ان کو ناسخ مار ڈالا ۲۔ یہ ایسا بڑا واقعہ ہے ۳۔ قریش سے ڈر رہے تھے کہ وہ مسلمان ہونے پر کیا کرتے ہیں ۴۔ اس کی کیا مجال ہے ۵۔ کیوں کہ وہ بنی سہم کا سردار تھا ۶۔

۱۰۴۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنَّا أَسْلَمَ عُمَرُ إِجْمَعُ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ رَكِبُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غَلَامٌ فَوَدَّ ظَهْرُ بَنِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَبَاطُ مِنْ دِيْبَاحٍ فَقَالَ كُنَّا صَبَا عُمَرُ نَمَّا ذَاكَ فَأَنَالَ لَهُ جَاهِرٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَعَصَّدُ عُرُاقَهُ فَعَلْتُ مِنْ هَذَا قَالُوا الْغَاصُ بْنُ وَائِلٍ-

۱۰۴۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِتَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ بِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ لِي لَوْ لَطُمْتُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَحْتَسِبُ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ بِحَبِيلٍ فَقَالَ لَعَنَ أَخْطَا عَنِّي أَوْ ائْتِ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَعَنَ كَانَ كَاهِنُهُمْ عَلَى لَرَجُلٍ فَنَادَى لِي لَعَنَ لَكَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتَقْبَلُ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمًا قَالَ فَإِنِّي أَخْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَجُوبُ مَا جَاءَ تِلْكَ يَهْ جَبَّتْكَ قَالَ بَيْنَمَا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے عبد اللہ ابن عمرؓ نے کہا جب عمر اسلام لائے تو کافروں نے ان کے گھر پر دنگا کیا وہ کہہ رہے تھے عمرؓ نے اپنا دین بدل ڈالا میں اس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی پہن رہے ہوئے آیا اور لوگوں سے کہنے لگا اچھا تو عمرؓ نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا (تم کیوں) دنگہ کرنے ہو (دیکھو یہ سمجھ رکھو) عمر میری پناہ میں ہے عبد اللہ کہتے ہیں اس کی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے۔ میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عامر بن وائل۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہبؓ نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید نے ان سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے جب عمرؓ کو کسی امر کے متعلق یوں کہتے سنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا ایک بار ایسا ہوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خولہ بورت شخص سامنے سے گزرا انہوں نے کہا یا تو میرا گناہ غلط ہے یا تو یہ اب تک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں) اپنی قوم کا کابھن تھا خیر اس شخص کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے اس کو سامنے کیا حضرت عمرؓ نے اس کو وہی بات کہی میں نے تو آج کے دن کا سامعہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو حضرت عمرؓ نے کہا میں تو تجھ کو چھڑنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا حال مجھ سے بیان نہ کرے نہ وہ کہنے لگا بیٹک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمرؓ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطانی نے تجھ کو سنائی ہو اس نے کہا ایک دن میں بازار

۱- جمعہ ثور کی اور چلے نظر ۱۲ شمس کا کہنا ایسا چلتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ان کے رائے اور شکل ہمیشہ صحیح تھی وہ محدثین میں سے تھے لیکن ان لوگوں سے جن کو کوفی بات خدا کی طرف سے سمجھا دی جاتی ہے جیسے اوپر حدیث میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کا نام سواد بن قارب تھا ۱۲ منہ ۱۵ کہ تو مسلمان ہے یا کافر ہے یا کاہن ہے ابو عمرؓ نے کہا یہ شخص جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا کہنا تھا حضرت عمرؓ نے ایک دن مزاح کے طور پر اس سے فرمایا ارے سواد تیری کہاںت اب کہاں گئی ہے وہ ہنسنے لگا کہ تم مجھ سے جاہلیت اور کفر پر وہ کہاںت سے بدتر تھا اور تم مجھ کیسی بات پر طعنت کرتے ہو جس سے میں توبہ کر چکا ہوں اور مجھ کو امید ہے کہ اللہ نے اس کو بخش دیا ہو گا ۱۲ منہ ۱۵ مسلمان ہونے سے پہلے لوگ اس کو کافر بتائیں ۱۲ منہ ۱۵ جو اس کے پیچھے پیچھے بھی تھے وہ کہنے لگا خدا کی پناہ ۱۲ منہ

أَنَا يَوْمَ فِي السَّوْنِ جَاءَ نَحْنُ أَعْرَفُ نِيْمَا لَقَعَتْ  
فَقَالَتْ لَمْ تَرَ الْحَجَّ رَأَيْتَ سَمَاءً وَيَأْسَمَاءُ مِنْ  
بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَخَوْفُهَا بِالْقَلَاصِ وَأَخْلَاسِهَا  
قَالَ عَمْرٍو صَدَقَ بَيْنَمَا عِنْدَ الْقَتْمِ عِمْرُ إِذْ جَاءَ  
رَجُلٌ بِحَبْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ  
لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ  
يَقُولُ يَا جَلِيحُ أُمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ قَصِيحٌ يَقُولُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَيْلٌ لِقَوْمِ قُلُوبِهِمْ لَا يَذْكُرُونَ  
حَتَّى أَعْلَمَهُ مَا دَرَأَ هَذَا ثُمَّ تَادَى يَاسَ  
جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ قَصِيحٌ  
قَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقُلْتُ  
فَمَا تَشْتَبِهَانِ أَنْ قَبِلَ هَذَا  
نَحْنُ

میں تھا اتنے میں میری شیطانی (پری جنانی) گھبرائی ہوئی آئی کہنے لگی تو  
جنوں کو نہیں دیکھتا جب اوندھے (آسمان سے) لوٹا دیئے گئے تو کبے  
خوف زدہ اور ناامید ہو رہے ہیں اور اذیتوں اور ان کے پالان کی  
کلیوں سے مل گئے ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ کہنے لگے سوا دسچ کہتا ہے میں بھی  
(ان دلوں میں) ایسا ہڑا بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص نے  
ایک گائے کا پچھڑالے کر آیا اس کو (دہاں) خرچ کیا اس کے اندر سے ایسی  
زور کی آواز نکلی کہ ویسے زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سنی وہ آواز یہ تھی اگر  
دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد مل جائے ایک فصیح (خوش بیان)  
یوں کہتا ہے لا اِلهَ اِلَّا اللهُ یہ نینتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک  
پڑے (پہلے دینیہ) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس  
کے بعد کیا ہوتا ہے پھر یہی آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں۔  
جس سے مراد برائے ایک فصیح شخص یوں کہہ رہا ہے لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ اس  
وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ لوگ کہنے لگے ہر ایسے  
حضرت محمدؐ اللہ کے پیغمبر ہیں۔

۱۰۴۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ السُّنِّيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتَنِي مُؤْتَقِي عَمْرٍو  
عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأَخْتُهُ وَصَالَاكُمْ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا

ہم سے محمد بن منی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سہیل  
بن ابی خالد نے کہا ہم قیس بن ابی حازم نے کہا میں نے سعید بن زید سے سنا وہ کہتے تھے  
میں نے اپنے تئیں اور عمرؓ کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمرؓ نے (رستی سے)  
باندھ دیا تھا اس وقت تک عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم نے جو

اسے فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے آسمان پر جا کر تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آسمان کا نایاب دولت کیا گیا وہاں فرشتوں کا مضبوط چوکی پرہ  
مقرر ہوا اور جنوں کو مارا کر اوندھے منہ زمین پر لوٹا پڑا ۱۲ منہ ۱۲ بجے عرب لوگوں کے ساتھ شریک مسلمان ہوئے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ نام نامی معلوم یا ابی علی ۱۲ منہ ۱۲  
یعنی آپ کی پیغمبری کا پورا پاس واقعہ کے متصل ہی منہ معلوم ہوا کہ وہ آواز دینے والا آپ ہی کے ظہور کی نشاندہ سے رہا ۱۲ منہ ۱۲ یہ قصہ سیر کی کتابوں میں طویل کے ساتھ  
مذکور ہے خلاصہ یہ ہے کہ ابوہریرہؓ نے یہ کہا جو کوئی عمرؓ کا سر لائے میں اس کو سوا دسچ انعام دوں کا عمرؓ کو مارنے کے چلے رستے میں کسی نے کہا تم عمرؓ کو تو بعد میں مارتا ہے جنوں  
سعید بن زید اور اس سے تو سب کو وہ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں حضرت عمرؓ اپنی بہن کے کمر پہنچنے وہاں پہنچ کر بہنوئی اور سین دونوں کی حکمتیں کہیں خوب مانا پڑا اخیر کو نام ہوئے  
اپنی بہن سے کہنے لگے ذرا مجھ کو وہ کلام تو سنا دو جو تم میں بی بی میرے آنے کے وقت پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا تم بے وضو نہ پڑھو کرو۔ حضرت عمرؓ نے وہ منی کیا  
اور مصحف کھول کر پڑھنے لگے اس کا اثر یہ ہوا کہ زبان سے بے اختیار یہ کلمہ پاک نکل پڑا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ واشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آنے آپ نے فرمایا اے عمرؓ مسلمان ہو جا انہوں نے صدق دل سے کلمہ پڑھا سارے مسلمانوں نے خوشی سے تبخیر کبی ۱۲ منہ

أَقْصَىٰ لِيَا صَنَعْتُمْ يُعْمَلَنَّ لَكَ مَحْفُورًا أَنْ يُنْفَقَ

## بَابُ اسْتِثْقَا الْقَمْرِ -

۱۰۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا  
يَسْرُ بْنُ الْمُقْتَبِلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةَ قَادَرِهُمُ الْقَمَرِ شَقِيئِينَ  
حَتَّى رَأَوْا حَرَّ أَوْ شَيْئًا -

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَصْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ أَسْئَقُ الْقَمَرِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَى نَعَالَ أَشْهَدُ وَأَوْدَهَبْتُ فَرْتَهُ  
نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَسْئَقُ يَمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُهَكَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ  
أَبْنِ أَبِي بَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ -

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَعْمَرٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ اللَّهِ  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْقَسَا عَلَى زَيْلَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۰۷۲- حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(عظم) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے احمدیہ لٹوٹ پڑے تو رشک بجا ہے

## باب چاند بھٹ جانے کا بیان

مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مغفل  
نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے  
انس رضی اللہ عنہ نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کوئی نشان مانگا۔ آپ نے ان کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا  
تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا اور ایک  
پہاڑ کے اس طرف ایک اس طرف)۔

ہم سے ہمدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے  
سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن  
مسعود سے انہوں نے کہا چاند جس وقت چھٹا اس وقت ہم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مینا میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا  
(یہ نشانی یاد رکھنا) اور ابو القاسم نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن  
مسعود سے یہ حدیث روایت کی اس میں یوں ہے کہ چاند مکہ میں چھٹا اور  
ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی ابن ابی نجیح سے انہوں  
نے مجاہد سے نکالا انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے

ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن محرز نے کہا مجھ  
جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے سراق بن مالک سے انہوں نے عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن قتیبہ بن مسعود سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں  
نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھٹا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والدہ نے کہا ہم سے  
ابراہیم نخعی نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبد اللہ

لہ شق القمر کا بیان اوپر گذر چکا ہے کہ یہ آنحضرت کا ایک بڑا معجزہ تھا گو انہوں نے یہ واقعہ خود نہیں دیکھا دوسرے صحابی نے سنا ہو گا مگر صحابی کی مرسل بالاتفاق مقبول ہے ۱۲  
۱۵ یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ مینا اگر بھی کے مضافات میں ہے ۱۲ منسلک یہ بھی مرسل ہے اس لیے کہ ابن عباس کی عمر اس وقت دو تین برس کی ہو گی ۱۲ منہ

اللہ عنہ قال انشئ القمۃ۔

### باب ہجرت الحبشۃ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتَ  
دَارَ هَجْرَتِكُمْ ذَاتَ تَحْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ فَهَاجَرُوا  
مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَائِمَةٌ مَنْ كَانَ  
هَاجِرًا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي  
مُوسَى وَاسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۰۵۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا  
حِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ  
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ جَدِّ بْنِ الْخُبَّارِ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ مَخْزُومَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوثَ قَالَا لَكَ مَا يَمْنَعُكَ  
أَنْ تُكَلِّمَهُ حَاكَكَ عُثْمَانُ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ  
وَكَانَ أَكْبَرُ النَّاسِ نِيًّا فَدَعَا بِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ كَانَتْ

بن مسعود عنہ سے انہوں نے کہا چاند بچھٹ گیا۔

### باب مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت  
کا مقام (مدینہ منورہ) دکھلایا گیا وہ پتھری زمینوں کے بیچ میں تو کچھ مسلمانوں  
نے جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو حبش کی طرف  
ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب میں ابو موسیٰ اور اسماء  
بنت عیسٰی کی روایتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا  
ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عروہ بن زہر نے بیان  
کیا ان کو عبید اللہ بن عبدی بن خیبار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن  
بن اسود بن عبد یغوث دونوں نے ان سے کہا۔ تم اپنے ماموں  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی  
معیط کے باب میں کیوں نہیں گفتگو کرتے ہو یا یہ حقا کہ لوگوں نے اس  
پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کے ساتھ کیا تھا خبر

۱۰۵۴ اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا جو کہتے ہیں اقربت الاسماء والاشق العرق میں انشق معنوں میں انشق کے ہے یعنی چاند بچھٹ گیا اب یہ اعتراض اگر یہ باند بچھا ہوتا تو  
اہل رمد اور ہیأت اور دنیا کے مہندس اس واقعہ کو نقل کرتے کیوں کہ بہت عجیب واقعہ تھا وہی ہے کہ بچھٹا صرف ایک لحظہ کے لیے تھا معلوم نہیں کلور  
ملک والوں کو نظر میں آیا یا نہیں احتمال ہے کہ وہ سوتے ہوں یا اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی ہے کہ اگر چاند نہ بچھا ہوتا  
تو قرآن میں جب یہ انشاء انشق العرق کا فراموش تھا اور مخالفین اسلام سب تکذیب شروع کرتے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی مخالفت کیا کرتے تھے چہ جائے کہ ایک واقعہ  
سوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہوتا بیان کیا جاتا تو کس قدر اعتراض اور تکذیب بوجھاؤ کہ دیکھئے ۱۱ منہ ۱۵ جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دینا شروع  
کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت اتنی قوت نہ تھی کہ ان کافروں کو روکتے تو آپ نے ان مسلمانوں کو یہ علم دیا کہ تم حبش کے ملک کو چلے جاؤ اور اس وقت وہیں  
رہو جب تک اللہ مسلمانوں کو قوت دے یہ ہجرت دوبار ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی حضرت رقیہ کو لے کر ہجرت کی ۱۲ منہ ۱۵ ان تین حدیثوں میں  
خود امام بخاری نے وصل کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہاں ہجرت کی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابی بابہ میں اور اسماء رضی اللہ عنہا کو انورہ میں ۱۳ منہ ۱۵ حضرت  
عثمان رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فز کی حکومت سے معزول کر کے اس ولید کو مقرر کیا تھا ولید نے ابی بڑی بڑی بے اعتدالیوں کیں شراب پیکر نشہ میں نماز پڑھائی حضرت عثمان رضی  
نے اس کو مزاد دینے میں دیر کی لوگوں کو یہ ناگوار ہوا انہوں نے عبید اللہ بن عبدی سے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے اور ان کے بہت مقرب تھے یہ کہا کہ تم ولید کے مقدر  
میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لے کر ۱۴ منہ ۱۵ ایسے حالات کو اتنی بڑی خدمت دینا اس کی پاسداری کرنا شراب کی حد اس کو نہ لگانا ۱۵ منہ

لِعُمَّانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَمْ أَرَ فِي الْبَيْتِ  
حَاجَةً وَهِيَ تَصِيغَةُ فَقَالَ أَيُّهَا الْمُسَوِّمُ اخُذْ بِاللَّهِ  
مِنْكَ كَانَتْ رَمَتْ فَلَمَّا كُنْتُ الصَّلَاةَ يَكُنْتُ  
إِلَى الْمُسَوِّمِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَعُوْتُ فَخَرَجْتُ بِالَّذِي  
كُنْتُ لِعُمَّانَ وَقَالَ لِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ إِلَيْكَ  
كَانَ عَلَيْكَ نَيْمًا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا دُجَاءُ فِي رَمَتْ  
عُمَّانَ فَقَالَ لِي قَدْ أَبْلَكَ اللَّهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى  
وَكُنْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَيْسَتْكَ أَلَيْقُ دُكُنْتُ  
إِنَّمَا قَالَ فَتَشَبَّهْتُ ثُمَّ كُنْتُ إِنَّ اللَّهَ بَدَتْ  
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ  
وَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِهِ وَفَاجَرْتُ الْيَهُودَ سِتْرِينَ  
الْوَلِيَّيْنِ وَصِغْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَدْيَهُ وَتَدَاكَرْتُ النَّاسُ فِي سَكَنِ  
وَلَيْدِ بْنِ عَقَبَةَ فَقَالَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ  
فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَرْحَمِ الْأَرْحَمِينَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ  
لَا دَلِيلَ لِي قَدْ خَلَعْتُ إِلَيْكَ مِنْ عِلْمِهِ

میں (رہتے ہیں) کھڑا ہو رہا جب حضرت عثمانؓ نماز کے لیے نکلے تو میں  
نے کہا مجھے آپ سے کچھ فرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی غیر خواہی (بھیلا) ہے  
انہوں نے کہا مجھے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ  
سن کر میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبدالرحمنؓ  
پاس بیٹھ گیا اور حضرت عثمانؓ سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی انہوں نے  
کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیے تھا کر چکے) میں انہیں  
کے پاس بیٹھا تھا اسنے میں حضرت عثمانؓ کی طرف سے ایک بلائی والا  
آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبدالرحمنؓ کہنے لگے (جاری) اللہ نے تمہاری آزمائش  
کی ہے نیز میں چلا حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ غیر خواہی  
کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا میں نے کہا اللہ گواہ ہے پھر  
میں نے کہا اللہ نے حضرت محمدؐ کو (یہ غیر بنا کر) بھیجا۔ اور آپ پر قرآن  
اتارا۔ تم ان لوگوں میں ہوئے جنہوں نے اللہ اور رسولؐ کا فرمانا مان لیا تم  
اللہ پر ایمان لائے اور تم نے پہلی دو ہجرتیں کیں اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور آپؐ کی طریق دیکھا (کیسی عدالت اور حق  
پروری آپ کرتے تھے) بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ کے باب میں بہت  
گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے ان کو مسرودینا (شراب کی حد لگانا) انہوں نے کہا  
میرے بھتیجے (یا میرے بھانجے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
میں نے کہا لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو ایک

۱۔ حضرت عثمانؓ نے مجھے کثرت عید اللہ کوئی خدمت یا روپہ کا طلبکار ہو گا اور مجھ سے وہ دیا نہ جائیگا تو ناحق ہوا اور مفت میں ایک خرابی پھیلے گی۔  
۲۔ منہ ۱۲ میں سخت کام میں تم کو چھانٹ دیا ہے ۱۲ منہ ۱۲ میں تمہارا غیر خواہ ہوں ۱۲ منہ ۱۲ باب کا مطلب میں سے نکلتا ہے گوشت کے ملک  
کی طرف دوبار ہجرت ہوئی تھی جیسے امام احمد ابن اسحاق و غیرہ نے نکالا ابن مسعودؓ سے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر لوگوں کو جو انہی کو وہاں  
کے قریب تھے غاشی کے ملک میں بھیج دیا پھر ان کو یہ خبر پہنچی کہ مشرکوں نے سورہ بقرہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ سجدہ کیا اور وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر جیسے کر  
مکہ میں لوٹ آئے وہاں پہلے سے بھی زیادہ مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیف اٹھانے لگے آخر دوبارہ ہجرت کی اس وقت تراسی مرد اور اٹھارہ عورتیں متبعین حضرت  
عثمانؓ نے دوبارہ ہجرت نہیں کی اس لیے پہلی دو ہجرتوں۔ یہ حبش اور مدینہ کی ہجرت مراد ہے حالانکہ مدینہ کی ہجرت دوسری ہجرت تھی مگر دونوں کو تقیلا دلیسین کہیا  
جیسے شہین قرین کہتے ہیں اور بشیر انصاری کے مرقف نے غلطی کی جو کہما کہ حضرت عثمانؓ نے حبش کو ہجرت نہیں کی تھی حضرت عثمانؓ تو سب سے پہلے اپنی بل حضرت رقیہ کو لیکر  
حبش کی طرف نکلے تھے اور شاید یہ طبع کی غلطی ہو تو لغت کی عبارت یوں ہو کہ حضرت عثمانؓ نے دوبارہ ہجرت نہیں کی تھی ۱۲ منہ۔

مَالِكًا إِلَى الْعَدْلَاءِ فِي سَبْرِهِمَا قَالَ فَتَشَقَّقْ مُحَمَّدٌ  
 فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ كَذَّبَكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَذَّبْتَ مِنْ أَهْلِ  
 بَيْتِهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتَ  
 بِمَا بَعِثَ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرُ  
 الْمُهَاجِرِينَ الْأَرْكَامِينَ كَمَا تَلُتْ وَصَحِبْتَ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ وَاللَّهُ مَا عَصَيْتَهُ  
 وَلَا عَشَشْتَهُ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ  
 اللَّهُ مَا بَكَرُوا لِلَّهِ مَا عَصَيْتَهُ وَلَا عَشَشْتَهُ  
 ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عَمَّا فَوَّاهُ اللَّهُ مَا عَصَيْتَهُ وَلَا عَشَشْتَهُ  
 ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ أَفْلَيْسَ بِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي  
 كَانَ لَكُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هَذَا إِلَّا حَدِيثُ  
 النَّبِيِّ يُبَلِّغُنِي عَنْكُمْ كَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ  
 وَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ نَسْأَلُكَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَا أَوْلِيَاءَ أَرْبَعِينَ جَلْدًا وَاقْرَأُوا  
 عَلَيْهِمَا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُمَا وَقَالَ يُوْنُسُ  
 وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَفْلَيْسَ بِي  
 فَلَيْسَ بِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ  
 لَكُمْ

۱۰۵۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

کنواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے  
 اللہ کو گواہ کیا کہنے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر  
 بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن شریف اتارا اور میں ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں  
 نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے ہیں اس پر ایمان لایا اور میں نے  
 پہلے دو ہجرتیں کیں (بیش اور مدینہ کی) جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا  
 کی قسم نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغا بازی کی یہاں  
 تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھایا اور ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا قسم خدا کی ان کی  
 بھی میں نے نہ نافرمانی کی نہ ان سے کوئی دغا بازی کی پھر عمرؓ خلیفہ ہوئے  
 قسم خدا کی ان کی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی نہ کوئی ان سے دغا بازی  
 کی اس کے بعد میں خلیفہ بنواؤں کیا میرا حق تم پر دیا نہیں ہے جیسے ان تینوں  
 کا حق مجھ پر تھا عبید اللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق ہم پر  
 دیا جی ہے انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تم لوگوں کی طرف سے  
 پہنچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ جیسا حق ہے  
 دیا ہم اس کے باب میں عمل کریں گے راوی کہتا ہے پھر ولید کو چالیس کڑے  
 لگائے گئے حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا ولید کو کوڑے لگاؤ وہی  
 اس کو کوڑے مار رہے تھے اس حدیث کو یونس اور زہری کے ہجرتی نے  
 بھی زہری سے روایت کیا اس میں یونس ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر دیا نہیں  
 ہے جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا۔

مجھ سے محمد بن شمس نے بیان کیا کہ ابومریم بن سعید طائفی نے انہوں نے ہشام بن العلاءؓ سے کہا

اس نے خاص و عام سب کو آپ کا دیہ پہنچایا ہے ہر منہ سے جب وہ حکم دیتے ہیں دیکھتے ہیں کہ ہر منہ سے ہم کو کہہ رہی ہوتی ہے اور یہ کہنا چاہئے ہر منہ سے حضرت عثمانؓ  
 کے حکم سے ہر منہ سے دوسری روایت میں آتی کہ وہ لاؤ کہ یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ جب اس کی کوڑے پڑے تو چالیس بطریق اولیٰ پڑے اس کوڑے کے دوسرے  
 ہوں گے تو چالیس باروں کے اس کی کوڑے ہو گئے ہر منہ سے جب حران اور صعب کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے شراب پیا تھا ۱۲ منہ سے یونس کی روایت  
 کو خود امام بخاری نے مناقب عثمانؓ میں دیکھا اور زہری کے ہجرتی کی روایت کو ابن عبد البر نے تہذیب میں دیکھا ہر منہ سے



[illegible]

١٥٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّيِّدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ  
خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ تَأَلَّفَتْ قِدَمَتْ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ  
وَأَبَا جَوَيْرِيَةَ تَلَكَّسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْمِ الْأَعْلَامَ يَبِيدُهُ وَيَقُولُ سَنَاهُ  
سَنَاهُ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ

١٥٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يُعَلِّي فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ  
عِنْدِ النَّبِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ  
عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ  
عَلَيْكَ فَتُرَدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ  
شُعْلَةً قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَقْنَعُ أَنْتَ  
قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي -

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کرام المؤمنین ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا (جب ہجرت کر کے وہاں گئی تھیں) آپ نے فرمایا اہل کتاب لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب ان میں کوئی نیک (اچھا) شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن پورے ملک کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہوں گے نہ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عامر) سے انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا میں حبیب حبش کے ملک سے (لوٹ کر) آئی اس وقت میں ایک (کم سن) چھوٹا بچہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشہ پیادہ رچھ کو اڑھائی آپ خود اس کے بیل بوٹوں پر باندھ پھیرنے اور سناہ سناہ فرمانے لگے حمیدی نے کہا سناہ سناہ (سبھی زبان کا لفظ ہے) یعنی اچھا اچھا۔

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے اعرش سے انہوں نے ابراہیم خفی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم (عیش کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ نماز پڑھتے نہ تھے نماز میں میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (عیش کے بادشاہ) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپ پاس آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپ کے سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے اب کے آپ نے جواب نہیں دیا آپ نے فرمایا یا اے نمازیں آدمی کا ہر اشغل رہتا ہے اعرش نے کہا میں نے ابراہیم خفی سے پوچھا۔ تم کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں دل میں پوچھ دیتا ہوں۔

سنة ۱۰۰۰ ھ میں گدڑ کی بھینسوں کے ساتھ امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں حبشی کی ہجرت کا ذکر ہے۔ ۱۰۰۱ ھ میں آپ نماز پڑھ رہے تھے ۱۰۰۲ ھ میں صلیب کا ایک یادی مشغول ہوتا ہے کہ کوئی طرف تو نہیں ہو سکتی ۱۰۰۳ ھ میں کوئی نماز میں سلام کرے ۱۰۰۴ ھ میں حبشی اور کتاب العلوة میں گدڑ کی بھینسوں کا ذکر ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں امام مسعودی نے حبشی کے لئے کیا ہے

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَا وَحَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَلَّغَنَا حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ قَدْ كُنَّا سَفِينَةً  
فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْمَجْشَةِ فَوَاقَعْنَا  
جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَيْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا  
فَوَاقَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفْتَحُوا  
خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ دَأْبُكُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ ثُمَّ لَوْ بَعِيَ دَوَابُّكُمْ لَوُفَّيْتُ بِهَا لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

### باب موت النجاشي-

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرَجَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ  
النَّجَاشِيُّ فِي يَوْمِ الْيَوْمِ رَجُلٌ صَارَ مَقْبُورًا مَوْفَقًا  
عَلَى أَحْبَبِكُمْ أَصَحَّةً.

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
أَنَّ عَطَاءَ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّ ذِرَآءَهُ وَكَلَّمَ  
فِي الصَّغَبِ الثَّانِي أَوِ الثَّلَاثِ.

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن عطاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے بريد  
بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ  
اشعری سے انہوں نے کہا ہم نے یمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملبور  
کی قبر میں ہم ایک جہاز میں سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبش کے  
ملک میں نجاشی پاس جا پڑا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب ملے ہم انہیں کے  
ساتھ (حبش میں) ٹھہرے رہے مدینہ اس وقت پہنچے جب آپ (شہ  
۱۱۱۱) (شہ میں) خیر فتح کر چکے تھے آپ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا جہاز والو  
خیر تم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکم دأبکم یا اهل السفینة ثم لو بیع دوابکم لوففی بها لعلکم تعلمون

### باب نجاشی (حبش کے بادشاہ) کی موت کا بیان

ہم سے ابو الدریع سلیمان ابن داؤد نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن  
عییینہ نے انہوں نے ابن جریر سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں  
نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا جس دن حبش کے ملک  
میں سیاہ بھری میں (نجاشی مر اٹھو آنحضرت نے فرمایا آج ایک نیک  
مجت شخص مر گیا اٹھو اپنے بھائی اصم پر جنازہ کی نماز پڑھو۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید  
بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی مروہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان  
سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے  
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازہ کی)  
نماز پڑھی۔ ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے مغمض باندھیں۔ میں دوسری  
یا تیسری صفت میں تھا۔

مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے سلیم بن جابر

آپ کے پاس جانے کی نیت سے ۱۱ منزلہ ایک مکہ سے حبش کو دوسرے حبش سے مدینہ کو مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فیر کی لوٹ میں سے ان لوگوں  
کو حصہ نہیں دلایا جو اس لڑائی میں شریک نہ تھے مگر ہمارے جہاز والوں کو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حصہ دلایا ۱۲ منہ ۱۵ معلوم ہوا نجاشی مسلمان  
ہو گیا تھا جیسے دوسری روایت سے ثابت ہے مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہو سکی وجہ سے اسکو نہ لاسکے اور یہ باب جو قائم کیا اس میں جو حدیث  
بیان کی اس سے اسکا اسلام بھی نکل آیا یہ حدیث کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے کہتے ہیں احمد اس کا لقب تھا اور اس کا نام عطیہ تھا ۱۲ منہ۔

بَزِيدُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ الْجَبَّاشِيِّ تَكَبَّرَ  
عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ -

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
بُرْجٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ  
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى لَهُمَا  
الْفَجَّاشِيَّ صَاحِبَ الْخَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ  
بِهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ  
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى  
فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا -

بَابُ تَقَاتُلِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

کہا ہم سے سعید بن میناؤ نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری  
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصمہ بخاشی پر (جنازے کی نماز پڑھی پھر  
بخیر بن کہیں یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوارث  
نے بھی (سليم بن حیان سے) روایت کیا۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم  
سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے  
ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے  
بیان کیا۔ ان دونوں کو ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جس دن حبش کا بادشاہ بخاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی  
دن اپنے اصحاب کو اس کے مرنے کی خبر کر دی اور فرمایا اپنے  
بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان  
سے روایت ہے انہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان  
کیا کہ ابو ہریرہؓ سے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ  
میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور بخاشی پر (جنازے کی نماز  
پڑھی پھر بخیر بن کہیں -

باب مشرکوں کا قسمیں کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خلاف عہد و پیمان کرنا

لے حافظ نے کہا ہم نے کتاب ابن ابی نعیم میں بیان کر دیا ہے کہ عبد الصمد کی روایت کو کہنے میں اصل یہ ہوا کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب اس کی جگہ بیٹھ کر  
عیش میں پڑ گئے اور عمر بن خطابؓ نے اسلام قبول کیا پھر طرف اسلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے جوش میں انہوں نے ایک اقرار نامہ لیا کہ جس کا مضمون یہ تھا کہ نبی ہاشم  
اور بنی مطلب سے نکاح شدہ خدی فریاد فروخت کو معاملہ اس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہارے تواریخ کر دیں یہ اقرار نامہ لکھ کر  
کعبہ کے اندر لٹکایا ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کیساتھ ایک علیحدہ گھاٹی میں سکونت رکھتے تھے اور جہاں پر بنی ہاشم اپنی  
مطلب کو سخت تکلیفیں موری تھیں الباطل اپنے چچا سے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کو دیک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام اس میں باقی ہے الباطل نے قریش کے کافروں  
سے کہا میرا بھی تجا یہ کہتا ہے کہ تم کعبے کے اندر جا کر اس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ ہے تو ہم سے تم کعبے اس کو کھا کر نہیں کرنے کے اور اگر اس کا بیان سچ  
نہلے تو ہم اس کو تمہارے کھا کر دیں گے تم ہارو یا زندہ رکھو جو چاہو کہ کافروں نے کعبہ کھولا اور اس اقرار نامہ کو دیکھا تو واقعی سارے کافروں نے دیکھ چاٹ گئی صرف اللہ  
کا نام باقی ہے اس وقت کیا کہتے گئے الباطل تمہارا بھیجا بادو کہہ رہے تھے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الباطل کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ معلوم ہوا کہ اللہ فرمادی ہے یا نہیں

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا هَبْدُ الْعَزْزِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ .  
 حَدَّثَنِي أَبُو هَبْدٍ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
 أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حِينَ أَرَادَ حَنْبَلًا مَنُورًا عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ  
 بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامُ سُمُوعَى الْكُفْرِ

### بَابُ فَصَّةِ أَبِي طَالِبٍ .

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ  
 حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتُ عَنْ  
 عَتَاكَ فَإِنَّكَ كَانَ يَجُودُ لَكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ  
 هُوَ فِي مَخْصَصٍ مِنْ تَائِرٍ دَلُوكَا أَلَا كَانَ فِي  
 الدُّرُكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّاسِ .

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
 أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ  
 عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ  
 دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ  
 أَبُو جَحْظَلٍ فَقَالَ أَيْ عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً  
 أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَحْظَلٍ وَعِنْدَ اللَّهِ  
 بَعْدَ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَزْعُبُ عَنْ مَسْئَلَتِي  
 عَبْدًا لَمْ يَكُنْ يَزَالُ يَكَلِّمُنِي بِهِ حَتَّى قَالَ أَخِي شَيْءٌ  
 تَكَلَّمَ بِهِ عَلَى مِثَرِ هَبْدِ الْمَطْلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوبکر بن  
 سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں  
 نے ابوبہریرہ سے ۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ  
 حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا اچا ہے توکل ہم بنی کنانہ کے ٹیکرے پر مطمئن ہیں  
 گے جہاں قریش کے کافروں نے کافر رہنے کی قسمیں کھائی تھیں

### باب ابوطالب کا قصہ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں  
 نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے  
 عبد اللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے  
 انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ آپ اپنے  
 چچا کے کیا کام آئے وہ آپ کو بچاتے تھے اور آپ کے لیے تھے  
 ہوتے تھے آپ نے فرمایا مٹنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں ان کی مثال  
 نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے ۔

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے کہا  
 ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب  
 سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے  
 لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اس وقت اُنکے  
 پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا چچا تم لا الہ الا اللہ کہہ لو۔  
 مجھ کو مرد دکار کے پاس ایک دلیل مل جائے گی ابوجہل اور عبد اللہ بن  
 ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبد المطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو  
 دونوں ان کو برا بر سی سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے خیر بات جو  
 کی وہ یہ تھی میں عبد المطلب کے دین پر ہوں (اُسی دین پر مرے)

لہٰذا آنحضرت م کے گئے چچا تھے یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کے تحقیقی چچا تھے جب تک زندہ رہے آنحضرت کو مشرکین سے بچاتے رہے لہٰذا  
 بلائے "مشرکوں کی ایذا دہی ہے" منزلہ مسیب بن کنانہ صحابی ۱۲

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْغُفِرَنَّ لَكَ مَا كُفِّرْتَ عَنْهُ  
فَعُولَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالْكَافِرِينَ أَمْثَلُ أَنْ يَسْغُفِرُوا  
لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا  
تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ  
إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ.

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْلَيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَدِينَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عَنْهُ  
عَنْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
يَجْعَلُنِي فِي مَحْضِ مَحَبَّتِهِ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ كَبِيْرَةً يَفْعَلُ مِنْهُ  
۱۰۶۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ وَاللَّهُ دَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بَعْدَ  
وَقَالَ تَعْلَى مِنْهُ أُمُّ دِمَاحٍ.

### باب حَدِيثِ الْأَسْرَاءِ-

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ  
لَيْدًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَتَعَى  
۱۰۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَائِمَةَ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَمِعَةَ جَدِّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے اس وقت  
تک دعا کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورہ برأت کی) یہ آیت  
اُتری جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہو گیا تو اس  
کو یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ ان کے ناطے والے  
ہوں اور سورہ قصص کی یہ آیت اُتری اسے پیغمبر یہ نہیں ہو سکتا کہ تم  
جس کو چاہو راہ پر لگا دو (غیر نیک)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد کہا ہم سے  
یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے انہوں نے عبد اللہ بن خباب سے انہوں نے ابو سعید خدری سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا  
(ابو طالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے ان کو قیامت  
کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اوتھلی آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں  
تک پہنچے جس سے ان کا بھیجا (مارے گرمی کے) پھدھدانا دھوش مارتا رہے گا  
ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم  
اور دروردی نے یزید سے یہی حدیث بیان کی اس میں کہا اس سے اس  
کی ام و دماغ دھوش مارے گی۔

### باب بیت المقدس تک جانے کا قصہ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نبی اسرائیل میں) فرمایا پاک ہے وہ خدا جو اپنے بند  
محمد کو راتوں رات مسجد حرام یعنی حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا  
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے  
انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان  
کیا کہا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اُتارنے کے وقت میں ہے ۱۲ منہ سے معراج کی روایت کو آپ ام ہانی کے گھر میں تھے تو مسجد حرام سے حرم کی زمیں مراد ہے  
اب آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک تو قطعی ہے کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے  
ثابت ہے اس کا منکر گمراہ بدعتی ہے حافظ نے کہا اکثر علماء سلف اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ یہ معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ بیداری میں ہوا  
یعنی کہتے ہیں کہ اسرار یعنی بیت المقدس تک جانا بیداری میں تھا اور معراج خواب میں ۱۲ منہ



أَبَاخَمْزَةَ قَالَ أَسْرَ نَعْمَ يَصْعَ خُطُوهُ عِنْدَ أَتْفَى  
طَرَفِهِ فُحِمِلْتُ عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ فِي حَبْرَيْلَ حَتَّى  
أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْعَمَ نَقِيعَ مَنْ هَذَا أَتَى  
حَبْرَيْلَ يُنَادِي وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُنَادِي وَتَدَا أُرْسِلَ  
إِلَيْهِ قَالَ نَعْمَ تَبِلَ مَرْجَبًا بِهِ فَنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ  
نَفْعُهُ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا  
أَبُوكَ آدَمُ نَسَلْتُمْ عَلَيْهِ نَسَلْتُ عَلَيْهِ نَزَدَ  
السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ مَرْجَبًا يَا بَنِي الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ  
الصَّالِحِ ثُمَّ مَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْعَمَ  
تَبِلَ مَنْ هَذَا أَتَى حَبْرَيْلَ يُنَادِي وَمَنْ مَعَكَ قَالَ  
مُحَمَّدٌ يُنَادِي وَتَدَا أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعْمَ تَبِلَ مَرْجَبًا  
بِهِ فَنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَنَفْعُهُ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا  
فِيهَا يَحْيَى وَهَمَّا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا الْمَجِيءُ وَ  
عَلِمْنِي نَسَلْتُمْ عَلَيْهِمَا نَسَلْتُ نَزَدَ أُمُّ قَالَا مَرْجَبًا  
يَا بَنِي الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ مَعِدَ إِلَى أَتَى  
السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ فَاسْتَفْعَمَ تَبِلَ مَنْ هَذَا قَالَ  
حَبْرَيْلَ يُنَادِي وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُنَادِي وَتَدَا أُرْسِلَ  
إِلَيْهِ قَالَ نَعْمَ تَبِلَ مَرْجَبًا بِهِ فَنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ  
فَنَفْعُهُ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ  
نَسَلْتُمْ عَلَيْهِ نَسَلْتُ عَلَيْهِ نَزَدَ ثُمَّ قَالَ مَرْجَبًا يَا بَنِي  
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ مَعِدَ فِي حَتَّى أَتَى  
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْعَمَ تَبِلَ مَنْ هَذَا  
قَالَ حَبْرَيْلَ يُنَادِي وَمَنْ مَعَكَ قَالَ  
مُحَمَّدٌ يُنَادِي وَتَدَا أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعْمَ تَبِلَ  
مَرْجَبًا بِهِ فَنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَنَفْعُهُ فَلَمَّا

تھا انہوں نے کہا ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی ٹھکانہ پہنچتی تھی  
میں اس پر سوار کیا گیا اور جبریلؑ مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نزدیک والے  
(پہلے) آسمان پر پہنچا جبریلؑ نے کہا دروازہ کھولا اندر سے پوچھا گیا کون ہے جبریلؑ  
نے کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا  
محمدؐ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب اندر والے فرشتے  
نے کہا مریجا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر گیا دیکھا آدمؑ علیہ السلام  
بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا یہ تمہارے باؤ آدمؑ میں ان کو سلام کرو میں نے ان کو  
سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مریجا کیا اچھا بیٹا اور کیا اچھا پیغمبر ہے  
پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے  
وہاں بھی کہا دروازہ کھولا پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریلؑ  
پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے  
ہیں انہوں نے کہا ہاں اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مریجا خوب آئے  
پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰؑ اور حضرت یسٰیؑ  
دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا یحییٰؑ اور یسٰیؑ ہیں ان کو سلام  
کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مریجا کیا  
اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر اور چڑھتے تیسرے  
آسمان پر پہنچے دروازہ کھلایا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے انہوں نے کہا  
جبریلؑ نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا  
کیا وہ بلائے گئے انہوں نے کہا ہاں جب تو اندر سے فرشتہ کہنے لگا  
مریجا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت  
یوسفؑ بیٹھے ہیں جبریلؑ نے کہا یہ یوسفؑ پیغمبر ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا  
انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگا مریجا کیا اچھے پیغمبر ہیں پھر جبریلؑ مجھ کو  
لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر وہاں بھی دروازہ کھلایا اندر  
سے پوچھا گیا کون جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون  
ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو جبریلؑ

خَلَصْتُ إِلَىٰ إِرْدَيْنِ قَالَ هَذَا إِرْدَيْنُ فَسَلِّمْ  
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فَرَحَبًا بِالْأَخِ  
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّىٰ أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ  
فَاسْتَقَمَّ بَيْنَ مَرْجُطَيْنِ قَالَ جِبْرِيلُ بَيْنَ ذَلِكَ وَمِنْ  
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ بَيْنَ ذَلِكَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
بَيْنَ مَرْجُطَيْنِ نَعْمَ الْمُبَجِّجُ حَاجٌّ فَكَلَّمَا خَلَصْتُ  
قَادًا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فَرَحَبًا بِالْأَخِ  
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّىٰ أَتَى  
السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَقَمَّ بَيْنَ مَرْجُطَيْنِ  
قَالَ جِبْرِيلُ بَيْنَ ذَلِكَ وَمِنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ بَيْنَ  
وَبَيْنَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْجُطَيْنِ نَعَمْ  
الْمُبَجِّجُ حَاجٌّ فَكَلَّمَا خَلَصْتُ وَقَادًا مُوسَىٰ قَالَ هَذَا  
مُوسَىٰ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
مَرْجُطَيْنِ بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَكَلَّمَا  
تَحَادَّثَتْ بَيْنَ بَيْنَ لَمْ يَأْتِيَنَّكَ قَالَ أَيْدِي وَكَانَ  
غُلَامًا بَعِثَ بَعْدَهُ بِي بَدَخُلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَمَتِهِ الْكَلْبُ  
مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ  
السَّابِعَةِ فَاسْتَقَمَّ بَيْنَ مَرْجُطَيْنِ قَالَ هَذَا  
جِبْرِيلُ بَيْنَ ذَلِكَ وَمِنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ بَيْنَ ذَلِكَ  
بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْجُطَيْنِ نَعَمْ الْمُبَجِّجُ  
حَاجٌّ فَكَلَّمَا خَلَصْتُ قَادًا إِبْرَاهِيمَ قَالَ هَذَا  
إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ

کہنے لگے مہربان خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو اور میں پیغمبر کو دیکھا  
جبریلؑ نے کہا یہ ادریس ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا  
اور کہنے لگے مہربان کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر  
اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلا  
اندر سے پوچھا گیا کون - جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ پوچھا تمہارے  
ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں  
نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مہربان خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارونؑ  
پیغمبر کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا  
انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مہربان کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر  
جبریلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ  
کھلوا یا اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور  
کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب  
کہنے لگے مہربان خوب آئے جب میں اندر پہنچا موسیٰؑ پیغمبر کو دیکھا جبریلؑ نے  
کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور  
کہنے لگے مہربان کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں وہاں سے آگے  
بڑھا تو وہ رونے لگے و جب پوچھی تو کہنے لگے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ  
لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ  
میرے امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر  
اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوا یا اندر سے پوچھا گیا کون انہوں نے کہا  
جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہنے لگے محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے  
گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مہربان خوب ہی آئے ہیں جب  
میں اندر پہنچا - ابراہیمؑ کو دیکھا جبریلؑ نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں ان کو  
سلام کرو - میں نے سلام کیا - انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مہربان

۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ ادریسؑ نوحؑ کے دادا تھے ورنہ اچھا بیٹا کہتے ۱۲ منہ ۵۰ ہفت روزے نے یہ حد کہا اس سے نہیں فرمایا بلکہ افسوس  
اندر نکل رہا ہے کہ مجھ کو دین حق کے تابع دار اتنے نہیں ملے ۱۲ منہ



السَّلَامُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
 ثُمَّ رَفَعَتْ يَدَيْهَا إِلَى السَّمَاءِ قَائِلَةً قَدْ أَتَيْتُكُمْ بِمَا مِثْلُ قُلُوبِ  
 هَجَرَ وَإِذَا دَرْتُمْ مِثْلُ إِذَانِ الْغَيْلَةِ قَالَ هَذِهِ  
 سِدْرَةُ الْمُنْتَى وَإِذَا رُبَعَةُ أَصْحَابِ نَهْشَانٍ بَابُنَا  
 وَنَعَمْ إِنْ كَانَ هَذَا أَنْ تَقْلُتْ مَا هَذَا إِنْ يَأْجِبُ بَرِيءُ  
 قَالَ أَمَّا السَّابِقَانِ فَتَهْمَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرُ  
 فَالْثَلَاثُ وَالْفَرَاثُ ثُمَّ رَفَعَتْ يَدَيْهَا إِلَى السَّمَاءِ قَائِلَةً  
 أُتَيْتُ بِأَنْبَاءٍ مِنْ خَيْرٍ وَأَنَا مِنْكُمْ لَكِنْ قَرَأْتُ  
 مِنْ عَسَلٍ نَأْخِذُكَ اللَّذَنُ نَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ  
 أَنْتَ عَلَيْهِمَا وَأَمَّا أَنْتَ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَاةِ  
 خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ جَعَلْتُ ثُمَّ رَفَعَتْ عَلَى  
 مُوسَى فَقَالَ يَا أُمِّتُ قَالَ أُمِّتُ ثُمَّ جَعَلْتُ  
 صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمَّا أَنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ  
 صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ وَكَأَنِّي وَاللَّهِ تَدَجَّرْتُ النَّاسَ  
 بَبْلِكَ وَعَايَنْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَشَدَّ أَلْعَاكِبَةِ  
 فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَأَسْأَلُكَ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ ثُمَّ رَفَعَتْ  
 فَوْضَعُ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ جَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلُ  
 ثُمَّ جَعَلْتُ فَوْضَعُ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ جَعَلْتُ إِلَى مُوسَى  
 فَقَالَ مِثْلُ ثُمَّ جَعَلْتُ فَأُمِّتُ بِعَشْرِ صَلَواتٍ كُلَّ  
 يَوْمٍ ثُمَّ جَعَلْتُ فَقَالَ مِثْلُ ثُمَّ جَعَلْتُ فَأُمِّتُ بِخَمْسِ  
 صَلَواتٍ كُلَّ يَوْمٍ ثُمَّ جَعَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ يَا  
 أُمِّتُ قُلْتُ أُمِّتُ بِخَمْسِ صَلَواتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمَّا أَنْتَ

کیا اچھا بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر سدرۃ المنتہی بلند کر کے مجھ کو دکھلائی گئی  
 کیا دیکھتا ہوں اس کے سر پر ہجرت کے مشکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے  
 ہاتھی کے کان کی طرح بھر پئے گئے یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں (اس  
 کی جڑ سے) چار ندیاں بھڑکی ہیں دو تو بند (دھوپنی ہوئی) دو کھلیں ہیں  
 نے پوچھا جبریل یہ کیسی ندیاں ہیں انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت  
 میں گئی ہیں وہاں بہر رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور فرات  
 پھر بیت المعمور مجھ کو بلند کر کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک  
 پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا  
 میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا) جبریل نے کہا یہ پیالہ کیا  
 ہے اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت ہے پھر مجھ پر ہر  
 دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ کر آیا تو موسیٰ کے سامنے  
 سے گذرا انہوں نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا میں نے کہا ہر دن رات میں  
 پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا تمہاری امت پچاس نمازیں ہر  
 دن رات میں نہیں پڑھ سکتے کی اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت تحریر ہے  
 اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں تم ایسا کرو اپنے پورے گھر  
 کے پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو یہی کر میں لوٹا اور اللہ  
 تعالیٰ نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھ کو معاف کر دیں لوٹ کر آیا تو پھر  
 موسیٰ نے انہوں نے وہی کہا پھر گیارہ دس نمازیں اور معاف ہو گئیں پھر  
 لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیارہ دس اور معاف  
 ہو گئیں پھر لوٹ کر آیا موسیٰ نے وہی کہا پھر گیارہ دس اور معاف ہو گئیں  
 دس نمازیں فرض ہیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰ نے وہی کہا پھر گیارہ تو پانچ (اور  
 معاف ہو گئیں) پانچ نمازیں ہر دن رات میں فرض رہیں پھر لوٹ  
 کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازیں

۱۷ ہجری ایک مقام کا نام ہے شام کے ملک میں وہاں کے ملکہ مشہور و معروف ہیں سب لوگ ان کو سچا مانتے ہیں ۱۸ منہ ۱۷ منہ جس میں ستر ہزار فرشتے  
 ہر روز جاتے ہیں پھر نہیں آتے ۱۹ منہ ۱۷ منہ پھر جاؤ اور تخفیف کرو کہ منہ

لَا تَسْأَلِيَهُمْ خَمْسَ مَسْأَلَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ رَأَيْتُ مَنْ  
جَرَّبْتُ النَّاسَ بِكَ وَعَاجِلْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
أَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ  
لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَجِيبَتْ وَلَكِنْ  
أَرْضِي وَأَسْأَلُهُ قَالَ فَمَا جَادَزْتُ نَادِي مُنْكَ  
أَمْضَيْتُ نَدِيَّ حَتَّى وَخَفْتُ عَنْ  
عِبَادِي.

۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
هُمَزٌ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
فِي تَوَلَّيْنَا تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ  
إِلَّا نِعْمَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى  
بِهِ إِلَى بَيْتِ الْقُدْسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَعْنُوتَةُ  
فِي الْقُبَّانِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّفُوفِ.

بَابُ الْفَوْدِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ  
الْعُقْبَةِ.

۱۰۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَرَبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
صَالِحٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ

کامروز اور رات میں انہوں نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ  
غزایں بھی نہیں ہو سکیں گی میں تم سے پہلے لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں اور  
بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار  
کے پاس جاؤ اپنی امت پر تخفیف کراؤ میں نے کہا میں اپنے پروردگار  
سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں  
مان لیتا ہوں جب میں آگے بڑھتا ہوں پکارنے والے (یعنی خود پروردگار نے  
پکارا امیر ابو ٹھمر اور عتادہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کی۔  
ہم سے کہہ دی ہے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا یہ آیت جو سورہ بنی اسرائیل میں  
اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا یہ آیت جو سورہ بنی اسرائیل میں  
(ہے) وما جعلنا الرؤیا الَّتِي أَرَيْنَاكَ اس میں رؤیا سے (خواب مراد نہیں ہے)  
آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا  
جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے ابن عباسؓ نے کہا (اسی  
سورت میں) شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

باب انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس پہنچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے احمد  
بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عبد بنہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس  
بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن عبد اللہ  
بن کعب بن مالک نے خبر دی ان کے والد عبد اللہ جو اپنے والد (کعب)

۱۰ جب بھی وہ پورے احکام اور ذکر کے منہ ۱۰ پانچ غزایں اپنی امت سے پڑھواؤں گا ۱۰ منہ ۱۰ یعنی وہی پانچ غزایں جو پہلے بار قرآن کی آیتیں قائم رہیں ہر غزائی  
دس غزایں کا ثواب ہے اور ہر تخفیف بھی میرے بندوں پر ہو گئی اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
باد واسطہ لایا کہ منہ

وَكَانَ ثَمَادٌ كُفَّيْنِي عَمِّي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ  
مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ خَلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ بَنِي كَلْبٍ وَبَطُولِهِ قَالَ ابْنُ  
مَكْيَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا  
عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهُدٌ بَدَلُ  
وَأَنْ كَانَتْ بَدَلًا لَكُمْ فِي النَّاسِ مِنْهَا.

١٠٤٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ كَانَ كَرْمًا وَيَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدْتُ خَالِي الْعُقَيْبَةَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَلَاءُ  
١٠٤٣- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ  
أَنَا وَآلِي وَخَالِي مِنَ أَهْلِ الْعُقَيْبَةِ.

١٠٤٧- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُسْكَوٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَرْبَابٍ عَنْ  
عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ عَائِدُ اللَّهِ أَنَّ  
عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْراً  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَحْكَامِهِ  
لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۔ کیونکہ یہ اول جنگ ہے جو مسلمانوں نے کافروں سے کی اور  
لاؤکر اور پھوپکا ہے یہ وہ رات تھی جس میں انصار نے آنحضرت  
بارہ نقیب مقرر کیے تھے یہ رات بھی بڑی متبرک رات تھی جس  
میں تاجنگ بدر میں شریک ہونے کے برابر سمجھا **۲۔** جو سب ان  
قتلان نے کہا جا رہی ماں کا نام نسیم تھا ان کے بھائی ثعلبہ اور عمرو  
لوگ ماں کے سب عزیزوں کو ماموں کہتے ہیں بیٹے خال ہا منہ

کو کچھ کر لے چلتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے کہتے تھے میں نے اپنے والد الکعب سے سنا ہے وہ مزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاسکے (پچھے رہ گئے پھر اس کا لمبا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں عقیل سے یوں نقل کیا کعب نے کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و عہد و پیمان کیا اور مجھ کو تو اس رات کے بدل جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے اگرچہ لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ اہم سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو لیلیۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک برابر بن معرورؓ تھے مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ اہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطار بن ابی رباح نے کہا جابر کہتے تھے میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقیۃ والوں میں ہیں

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو یعقوب بن ابراہیم  
خبر دی کہ ہم سے زہری کے جعفی (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن  
شباب زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوالواریس عائد اللہ نے خبر دی کہ ابوالو  
بن صامت ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیۃ العقبہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے (بلکہ عبادۃ نقیب بھی تھے) انہوں نے  
بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد کئی صحابہ

جس میں کافروں کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے اس کو سخت ہزیمت ہوئی لیلیۃ العقیقہ علی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور امداد کا قطعی مہر و پیمانہ کیا تھا اور آنحضرتؐ نے انصار کے اسلام کی بنیاد قائم ہوئی اور پیغمبرِ صاحبِ کوہِ طہینؐ کا حاصل ہوا اس لیے کعب نے اس میں شرکت نہ کی ہمارے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور سب سے پہلے آنحضرتؐ علی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی تھے ہر جاہل و بربر کے ماموں نہ تھے لیکن ان کی ماں کے عزیزوں میں سے تھے اور عرب

وَسَلَّمَ قَالَ رَحُّوْكُمْ عَصَابَةً مِّنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا  
بَايَعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا  
وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَوَابِعُنَّ  
تَعْمُرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَاَنْجِلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي  
فِيْ مَعْزُوْفٍ فَمَنْ رَفِيَ مِنْكُمْ فَاجْزَوْهُ عَنِ اللّٰهِ وَمَنْ  
اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْثِبَ بِهِ فِى الدُّنْيَا  
فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا  
فَعَسَاوَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَاثِمًا  
وَاِنْ شَاءَ عَقَاغْنَهُ قَالَ بَايَعْتُهُ عَلٰى  
ذٰلِكَ .

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ  
الصَّنْبَرِيِّ عَنْ مُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ  
قَالَ لِيْ مِنَ النَّبِيِّ الَّذِيْنَ يَابَعُوْا رَسُوْلَ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَا  
عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا  
نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا  
بِالْحَقِّ وَلَا نَتَّبِعَ وَلَا نَعَصِيَ بِالْحُجَّةِ اِنْ  
تَعَلَّمْنَا ذٰلِكَ اِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ  
شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ

بَايَعْتُمْ تَزْوِيْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(بیٹھے) تھے فرمایا اؤمجھ سے اس اقرار پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ  
کسی کو شریک نہ بناؤ گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون  
نہ کرو گے اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے  
اور ابھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقراروں پر  
ثابت قدم رہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اور جس سے کوئی بات خلاف  
ہو جائے (شریک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اس کو سزا مل جائے تو آخرت کے  
عذاب کا قاتل ہو جائیگی اور جو کوئی ان گناہوں میں سے (شرک کے سوا)  
کوئی گناہ کرے پھر اللہ اس کا گناہ چھپائے رکھے تو اللہ کو (قیامت  
کے دن) اختیار ہے چاہے تو اس کو عذاب کرے چاہے (اپنے فضل سے)  
بخش دے عبادہ نے کہا میں نے ان اقراروں پر آنحضرت صلعم سے بیعت کر لی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے  
انہوں نے یزید بن ابی حنیب سے انہوں نے ابو الخیر (شرد بن عبد اللہ)  
سے انہوں نے عبد الرحمن صناعی سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے وہ  
وہ کہتے تھے میں (لیلۃ العقیبہ میں) بارہ نقیبوں میں تھا جنہوں نے آنحضرت  
صلعم سے بیعت کی تھی عبادہ رنہ کہتے تھے ہم سے ان شرطوں پر بیعت کی تھی  
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے چوری نہ کریں زنا نہ کریں گے جس  
جہان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو حق نہ ماریں گے (حق سے) اور  
بات ہے (لوٹ نہ کریں گے گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے  
ان شرطوں کے بدل اگر ہم ان کو پورا کریں بہشت ملے گا وعدہ فرمایا اگر  
کسی شرط کے خلاف ہم کو بیٹھیں تو اللہ کا اختیار ہے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ سے نکاح کرنا

۱۱۵۔ اسی حدیث سے سو فیہ نے مرید کی بیعت نکال ہے مرید کی بیعت کو یا تو یہ کی بیعت ہے کہ آئندہ سے اللہ کے ذرائع اور میں گے گا ہوں سے بچے رہی گے ہاتھ پر بلا ہوتا  
موردہ میں معمول ہے اس کی کوئی سند مجھ کو شریعت میں نہیں ملے ۱۱۵ جیسے مشرک بیٹوں کو مار ڈالا کرتے ۱۱۵ منہ ۱۱۵ اس حدیث کی شریعت کہتا  
الایمیں میں گزرتی ہے ۱۱۵ منہ ۱۱۵ مثلاً حد کے پاؤں کوئی بیماری یا آفت آئے ۱۱۵ منہ ۱۱۵ اس کو دنیا میں مرنا نہ دے ۱۱۵ منہ ۱۱۵ اپنے اپنے لوگوں کی طرف سے ۱۱۵ منہ  
۱۱۵ چاہے معاف کرے چاہے مراد دے ۱۱۵

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ وَقَدْ وَصَّاهُ الْبَدِيَّةُ  
وَبَنَاتُهَا بِهَا.

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْعَفَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
بِلَيْتٍ سِتٍّ سِتِّينَ فَقَدْ مَنَّا الْبَدِيَّةُ فَتَوَلَّانَا فِي  
بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ نَحْنُ نَحْنُ وَشَعْرِي  
فَوَقَى تَجْمِيمَةً فَأَتَيْتَنِي أُمِّي أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّي لَكُنِّي  
أَرْجُو حَيَّةً وَنَحْنُ حَوَاحِبِي فِي فَتْرَةٍ حَتَّى فِي فَتْرَةٍ  
مَا أَذْرِي مَا تَرِيدُنِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْفَقَتَنِي  
عَلَى بَابِ الدَّائِرَةِ وَإِنِّي لَا أَفْهَمُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي  
ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَسَعَتْ بِهِ وَخِجِي وَارْتَوَيْتُ  
ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّائِرَةَ فَأَنَسَوْتُ مِنَ الْأَقْصَابِ  
فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ عَلَى الْحَيْدِ وَالْبُرْكََةِ وَعَلَى طَارِبِ  
فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِمْ فَأَصْلَعُنْ مِنْ شَأْنِي نَكْمَةً يَرْغَبُنِي  
إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِي نَاسَةً

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَصَيْبٌ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَرَبِّكَ أُرِيكَ فِي النَّفَارِ  
مَرَّتَيْنِ أَرَى أَمَّا فِي سَرَقَتِي مِنْ حَبِيرٍ  
يَقُولُ هَذِهِ أَمْزَانُكَ فَانْكِفُ عَنْهَا فَإِذَا  
رَجَعْتَ أَمَتٍ فَاتَّقِ اللَّهَ إِنَّ يَكُ مِنْكَ أَحَدٌ عَنِ اللَّهِ

## مدینہ میں تشریف لاتا ان سے صحبت کرنا

مجھ سے فروہ بن ابی المعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے علی بن مسہر انہوں  
نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ  
سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر  
برس کی تھی پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلہ  
میں اترے مجھے بخارا آنے لگا میرے بال جھڑ گئے تھے تلے یونٹ ہوں تک  
خوب بال ہو گئے میری ماں ام رومان (ایکدن) میرے پاس آئیں میں اپنی  
ہمجولی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھ کو پکارا میں گئی مجھے  
نبیوں معلوم تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں خیر انہوں نے میرا کپڑا اور گھر کے دروازے  
پسے جا کر کھڑا کیا میں ہانپ رہی تھی میری سانس ذرا ٹھہری تو انہوں  
نے پانی لیا میرا سر اور منہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی  
چند عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک تھا مارغیب بہت  
اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا  
اور گھرائی تو میں اس وقت جب چاشت کے وقت ایک ہی ایک آنحضرتؐ کی خدمت  
علیہ السلام تشریف لائے ان عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا اس وقت میری عمر برس کی تھی  
ہم سے علی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وصیب بن خالد نے  
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں  
نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا میں نے تجھ کو دو باتوں  
میں دیکھا جیسے تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے ہے  
اور جبریلؑ کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے میں جو کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو  
ہی تھی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو

۱۰۷۳- بخارا چھوڑ کر تو مدینہ منہ سلمہ ان کا نام معلوم نہیں ہو ۱۲۱ منہ سلمہ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھر کے اندر گئی دیکھا تو آنحضرتؐ علیہ السلام ایک چادر  
پائی پر بیٹھے ہیں آپ کے پاس انصار کے کئی عورتیں اور مرد ہیں ان عورتوں نے مجھ کو آپ کی گود میں بٹھلا دیا اور کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ کہہ کر  
سب عورت اور مرد ماہر لپ رہے آنحضرتؐ علیہ السلام نے ہمارے ہی گھر میں مجھ سے صحبت کی کہتے ہیں یہ معاملہ شوال سنہ ہجری ۱۲۱ میں ہوا ۱۲۱ منہ

مُتَعَدِّهِ -

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسْمَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَقَّيْتُ  
حَدِيثَ جِبْرِيلَ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَيْتَ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا  
مِنْ ذَلِكَ وَتَكْرَعَا شِئْنَةً وَحَيُّ بَيْتِ سِنِينَ ثُمَّ تَجَنَّبِي  
بِالْبَيْتِ هَجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ -

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَا  
الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْوَأَمِنَ الْأَنْفَاصِ وَقَالَ أَبُو  
مُوَيْسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتْ فِي  
الْبَنَامِ أَنِّي أَهَابُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِي بِهَا تَحَلَّى  
فَدَخَلَ وَحَلَّى إِلَى آخِهَا الْيَمَامَةَ أَوْ هَجْرَةَ نَزَا عَنِ الْبَيْتِ  
۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا  
الْوَعَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَجَلَةَ يَقُولُ عَدَا نَاخِبًا  
تَقَالُ هَاجَرُوا مَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ  
وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُ نَاخِي اللَّهِ فَنَأَى مَنْ مَعَنِي لَمْ  
يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ فَيُنَاقِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ شُعْبَةَ  
يُنَادِي يَوْمَ أَحَدٍ وَتَرَكَ مَكَّةَ إِذَا غَطَيْنَا  
بِهَاجَرًا سَلَّ بَدَتْ رَجُلًا وَإِذَا غَطَيْنَا رَجُلًا  
نَدَى الْأَسْسُ فَاكْتَنَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

الشداس کو پورا کرے گا۔

ہم سے عبید بن اسلم نے بیان کیا کہ ہم ابو اسامہ انصاریؓ کو ہجرت  
بن مروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حضرت قدوسیہؓ انھیں کچھ ہجرت  
کرنے سے تین برس پہلے ہی گزر گئیں دو برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے  
کسی عورت سے صحبت نہیں کی اور حضرت عائشہؓ سے جب نکاح کیا اس وقت  
انکی عمر چھ برس کی تھی پھر جب ان سے صحبت کی ان کی عمر نو برس کی تھی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر  
ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا اور ابو موسیٰ  
اشعریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی میں نے خواب میں  
دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے  
درخت ہیں (پہلے میرا خیال یہاں کہ ایک طرف اور ہجرت کی طرف کی پھر معلوم ہوا کہ  
وہ مقام مدینہ تھا جس کو شیر بھی کہتے ہیں۔

ہم سے (عبداللہ بن زید) حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سفیان بن عیینہؓ سے  
ہم سے اعش نے کہا میں نے ابو دؤل (شفیق بن سلم) سنا وہ کہتے تھے ہم جناب بن  
ارت صحابی کو بیماری میں پوچھنے گئے انہوں نے کہا ہم نے خالص اللہ کی رضا میں  
کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب  
قائم ہو گیا اب بعض لوگ ہم میں ایسے ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے  
سے پہلے ہی گزر گئے انہی میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو احد کے دن شہید  
ہوئے صرف ایک دھاری دار کبل چھوڑ گئے مصعبؓ کفن کے وقت اس کبل  
سے ان کا سر ڈھانچتے تو پاؤں کھل جاتے جب پاؤں ڈھانچے تو سر کھل جاتا اور

۱۔ تیسرے نکاح میں آئے ۲۔ منسلک اس وقت کریں وہ جا تا میرے لیے نامناسب نہ ہوتا لیکن میں حاضر ہوں مکہ سے ہجرت کر چکا ہوں اعلیٰ مکہ میں پیش کے لیے نہیں رہ  
سکتا ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے غزوہ حنین اور مناقب انصار میں ذکر کیا ۱۲ منسلک اس کو خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے ۲۔ منسلک جو طاقت سے دو  
منزل پہنچے ہیں کے حکم میں ۳۔ منسلک جو بخاری کے حکم میں ہے ۴۔ منسلک اس کا مدار بلکہ آخرت میں ہے ۵۔ منسلک جس میں ہر زمانہ ۶۔ منسلک جو کھل دیا ہوا ہے ۷۔ منسلک جو چھوڑ دیا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْلَى رَسُولًا وَنَعْلَى رَجُلًا  
شَيْئًا مِنْ إِدْخَالٍ وَمِنْ أَيْتَعَتْ لَهُ كُنْزًا  
فَهُوَ يَهْدِي بَهْمًا

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ  
رَقَائِصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالْبَيْتَةِ نَسْنُ كَانَتْ  
هَجْرًا إِلَى دُنْيَا يُجْبِيهَا أَوْ أَمْرًا يَتَوَجَّهًا  
تَوَجَّهَتْهُ إِلَى مَا حَاجَّ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ  
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو الدَّوْرَقَانِيُّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ  
ثَالِثُ عَشْرَةَ مَعِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ النَّبِيِّ تَسَاءَلَا  
عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْيَوْمَ  
يَفِيًا أَحَدُ صُحْرُبِ بْنِ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةً أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ قَامَا  
الْيَوْمَ نَعَدَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يُعْبَدُ

بھوٹا مکمل تھا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر ڈھانچا  
دو اور پاؤں میں تھوڑی اذخر کی گھاس ڈال دو اور بعض لوگ ہم میں ایسے  
ہونے جن کا میوہ پک گیا وہ اس کو چرن رہا ہے۔

ہم سے مسدود بن مسرہ نے بیان کیا کہ ابومحمود بن زید انصاری  
بن سعید انصاری سے انصاری محمد بن ابیہم سے انصاری علقمہ بن وقاص (لش)  
سے انصاری نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (نیک عملوں کا ثواب بیت ہی سے  
مطلب ہے پھر جس نے دنیا کا نہ یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اس

کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی) آخرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے اللہ اور  
اس کی راہ میں ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ہوگی (ثواب ملے گا)  
ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن حمزہ

نے بیان کیا کہ ابوجحہ سے ابومروان ازہلی نے انصاری نے عبدہ بن ابی لبابہ  
انصاری نے مجاہد بن جبر کی سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے مکہ فتح ہونے  
کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی اور اسی سند سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا

مجھ کو امام ازہلی نے بیان کیا انصاری نے عطاء بن ابی رباح  
سے انصاری نے کہا میں حضرت عائشہؓ سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید  
بن عمرؓ بھی تھے ہم نے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انصاری نے کہا کہ اب ہجرت

کہاں سے رہی یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس  
رسول کی طرف بھاگ آتا اس کو فتنوں کا ڈر ہوتا آج کے دن تو اللہ نے  
اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ مسلمان اپنے پروردگار کی پوجا جہاں

۱۔ دنیا میں مال و اسباب ۱۱۔ منہ ۱۲۔ مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ تو غنیمت اور دنیا کا مال و اسباب ملنے سے پیشتر ہی گزر گئے اور بعض زندہ رہے ان کا میوہ  
خوب ہو لایعنی انصاری نے لوٹ کا مال لایا اس سے مراد اٹھارہ ہے ۱۳۔ منہ ۱۴۔ مدینہ شروع کتاب میں گزر چکا ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ہجرت کا بیان  
ہے ۱۵۔ منہ ۱۶۔ یعنی ہجرت کی دو فضیلت باقی نہیں رہی جو کہ فتح ہونے سے پہلے حق معجزوں نے کہا اس کا مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت نہیں رہی اس کا  
یہ مطلب نہیں ہے کہ ہجرت کا مشروع ہونا تاہم ان کیوں کہ دارالکفر سے دارالسلام کو ہجرت واجب ہے جب دین میں خلل پڑے گا تو ہر یہ حکم تو امت تک باقی ہے اور امت  
کی روایت میں ابی عمرؓ سے اس کی صراحت موجود ہے ۱۷۔ منہ ۱۸۔ جب مکہ فتح ہوا چنانچہ فتح ہونے سے پہلے ۱۹۔ منہ

حَبِطَ شَاوٍ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبِشَّةٌ.

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا زَكَيَا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
قَالَ هِشَامٌ فَأَجَبَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ  
أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَجَاهِدَ هُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ  
كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ  
اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَطُحُّ أُنْكَ تَدَّ وَصَحَّتْ الْحَرْبُ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ  
كَذَبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قَرْيَتِهِ.

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا دُرُجُّ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُتِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَوَّلَيْنِ سَنَةً تَكُونُ لَكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ  
يَوْمًا إِلَيْهِ ثُمَّ أَمْرًا بِالْجِهَادِ فَمَعَا بَعْضُ سَيِّئِينَ يَأْتُوا مَوَانِعَ

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا دُرُجُّ بْنُ  
جِهَادَةٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو  
بْنُ دِينَاصٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُتِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُؤْتَى وَهَؤُلَاءِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ  
بِعَبِّي ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

چاہے کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے  
ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن زبیر کہنا  
ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے زبیر بن عوفی سے حضرت عائشہ  
سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے یوں دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے  
مجھ کو تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑنا کتنا پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر علی اللہ  
علیہ وسلم کو بھیڑ لایا ان کو اوطح سکا لایا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں  
اور ان میں لڑائی بند کر دی اور ابان بن یزید طار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ  
نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھ کو حضرت عائشہ نے زبیر بن  
پھر سہی حدیث بیان کیا اس میں یہ بھی ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو بھیڑ لایا  
باہر کیا اس سے قریش کے کافر مراد ہیں۔

مجھ سے مطرب فضل نے بیان کیا کہ ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہشام  
بن حسام نے کہا ہم سے عکرمہ انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے  
آپ پر وحی آتی رہی بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ نے ہجرت کی جس  
بعد زندہ رہے اور تیرہ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

مجھ سے مطرب فضل نے بیان کیا کہ ہم سے روح بن عبادہ نے  
کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن  
عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس پچیس برس کے بعد مکہ  
میں تیرہ برس رہے اور جب وفات پائی اس وقت آپ کی عمر تیرہ برس کی تھی  
ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے  
انہوں نے ابو النضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام تھے انہوں نے  
عبد بن حنین سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حکایت کہ ہجرت اس ملک سے وہاں پر اللہ کی ہدایت آنادی کے ساتھ نہ ہو سکے درود واجب نہیں پڑھو گے کہ اگر  
وہاں درود واجب پڑھو گے تو اس ملک کو اس ملک سے ہجرت کرنے سے افضل ہو گا کیونکہ وہاں پھر نہ رہے یہ امید ہے کہ وہاں لوگ  
جو اسلام میں داخل ہوئے انہوں نے جو جنگ خندق میں رجم ہو گئے تھے انہوں نے جب جنگ خندق میں قریش کے کافروں کو شکست ہوئی اور بھاگ گئے تو سدا کو یہ گمان ہوا کہ  
اب قریش میں لانے کی طاقت نہیں رہی اب ہم ان میں شاید جنگ نہ ہو سکتے حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت مجھ کو موصول نہیں ملی ۱۱۸۸



أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمَنَبَرِ  
فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ  
زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاتَّخَذَ مَا  
عِنْدَهُ نِكَاحِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ قَدْ نِكَاحَ يَا بَا بَعَا وَمَتَّعَا  
فَجَعَلْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ أَنْظِرْ ذَا إِلَى هَذَا الشَّيْءِ يُخْبِرُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ  
خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا  
وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ نِكَاحَ يَا بَا بَعَا  
وَأَمَّا مَا نَكَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ الْخَيْرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ وَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ  
عَلَى فِي صُغْبَتِهِ وَمَا لَهُ أَبَا بَكْرٍ وَكَوْكَثَتْ مَتَّعُوا  
خَلِيلَاتِي أَمْحِي لَا تَخْذَلُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خَلَسَ  
إِلَى سَلَامٍ لَا يَبْقَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ خَوْفَةٌ إِلَّا خَوْفُ اللَّهِ  
۱۰۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شَيْمَاءَ أَخْبَرَنِي عَنْ وَدَعَةَ بِنْتِ الْعُرَيْجِ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبُو حَتْمَةَ الْأَوْهَمَاءُ  
يَدَايِنِ الدِّينَ وَكَهْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْإِيَّانِ نَفِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّفَاسِ  
مُبَكَّرَةً وَشَيْئًا لَكُنَّا ابْنِي الْمُسْلِمِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ

منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا  
جو دنیا کی بہار کی چیزیں وہ چاہے اللہ اس کو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں)  
اللہ کے پاس ہے وہ پسند کرے پھر اس (آخرت میں) جو اللہ کے ہے وہ پسند کیا  
یہ سن کر ابو بکر رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ مقدس ہوں  
ابو سعید کہتے ہیں ہم کو ابو بکر کے رونے پر تعجب آیا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس  
بوڑھے کو دکھو (کیسی بے نیکی باتیں کرتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے  
کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چلے وہ اللہ کی  
عنایت کرے یا جو اللہ پاس ہے اس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر سے ہمارے  
ماں باپ تصدیق ہوں پھر ہم کو معلوم ہوا اتحاد بندے سے مراد (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)  
وہم ہیں آپ اسی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کی  
سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت  
میں مجھ پر ابو بکرؓ کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا جانی دوست  
بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لبتہ ان سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی  
کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دو) فقط ابو بکرؓ کی کھڑکی رہنے دو

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ اہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بعض  
سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو مروہ بن زبیرؓ نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے  
کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں مجھے تو جب سے اپنے ماں باپ  
کی شناخت ہوئی (اتنی عقل آئی) تو میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر  
پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لائیں (اور دو وقت آتے تھے) جب ملاؤ  
کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابو بکرؓ حبش کے ملک کو ہجرت

۱۰۸۸- ان دونوں ملازمین میں رہا کیا ہے ۱۲ برس ۱۳ ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے جو مسجد نبوی کے ارد گرد رہتے تھے اپنے اپنے گھروں میں سے ایک ایک کھڑکی مسجد کی طرف کھولی  
لی تھی تاکہ مجلس سے مسجد کی طرف چلے جائیں یا جب چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنے گھر سے کر لیں آپ نے حکم دیا کہ کھڑکیاں سب بند کر دی جائیں  
صرف ابو بکر صدیقؓ کی کھڑکی قائم رہے بعض نے اس حدیث کو ابو بکر صدیقؓ کی خلافت اور اخصیلت مطلقہ کی دلیل ٹھہرائی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ معنوی حضرت علیؓ کی  
شان میں بھی وارد ہے سدا لا یروا اب الا باب علیؓ

مُفَاجِئًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرَكُ الْوَسَادِ  
لَعْنَةُ ابْنِ الدُّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ ابْنُ  
ثَرْيَدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبِرْنِي كَيْفَ  
قَارَيْتَ أَنْ أَسْبِغَ فِي الْأَرْضِ كَأَنْفِكَ رَأَيْتَ قَالَ  
ابْنُ الدُّغْنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرِجُ  
وَلَا يُخْرِجُ إِنْكَ يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَصَلَّى الرَّحِمَ  
وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرِي الضَّعِيفَ وَتُعِينُ عَلَى الْفَوَاقِ  
أَتَحْيَ فَا تَأْكُلُ جِاسًا رَضِيعًا وَاعْبُدُ رَبَّكَ بِبَيْدِكَ  
كَسَبِخَ وَارْتَحِلَ مَعَهُ ابْنُ الدُّغْنَةِ فَنَطَاتِ ابْنُ  
الدُّغْنَةِ عَشِيرَتِي فَأَشْرَبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالَ لَهُمْ  
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرِجُ مِثْلَهُ وَلَا يُخْرِجُ أَتُخْجِرُونَ  
رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَصَلَّى الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ  
الْكُلَّ وَتَقْرِي الضَّعِيفَ وَتُعِينُ عَلَى الْفَوَاقِ  
لَمْ تَكُنْ بِقُرَيْشٍ يَخْوَارِبُ الدُّغْنَةَ وَخَالُوا ابْنَ  
الدُّغْنَةِ فَرَأَى أَبَا بَكْرٍ فَمَلِئَ عُبْدُ رَبِّهِ فِي دَارِهِ فَمَلَّصَ  
رَبْعَهُمْ لِيَقْفُو مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيَنَّ بَيْتَكَ وَلَا يَسْتَعْلُونَ  
بِهِ فَمَا تَأْخُشِي أَنْ يُعَيِّرَنَّ نِسَاءُ نَاوَا بَنَاءً تَأْتَقَلُّ  
ذَلِكَ ابْنُ الدُّغْنَةِ لِأَنِّي بَكْرٌ فَلَيْتَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ  
يَعْبُدُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلُونَ بِصُلُوبِهِ وَلَا يَقْرَأُ  
غَيْرَ حَارِمٍ ثُمَّ بَكَدَ ابْنُ بَكْرٍ فَبَنَى مَسْجِدًا بِبَيْتِهِ  
دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَبَعْدَهُ الْقَوْمُ أَنْ يَتَعَدَّ  
عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُسْلِمِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَتَّبِعُونَ مِنْهُ  
وَيُطِئُونَ أَمْرَهُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَشَوًّا لَا يَمُوتُ

کرنے کی نیت سے نکلے جب برکت الغماضین پچھلے ہیں ابن دغنه (حارث بن زید)  
ملا وہ قارہ قبیلہ کا سردار تھا اس نے پوچھا ابو بکرؓ کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا ہمیں  
قوم (قریش) نے مجھ کو نکال دیا میں چاہتا ہوں (اللہ کی ا زمین کی سیر و سیاحت  
اور اپنے مالک کی عبادت کرتا ہوں ابن دغنه بولا ابو بکرؓ وہ تم ایسے شخص کہیں  
نکلے ہیں یا نکالے جاتے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ انکو مہیا  
کر دیتے ہونا ظہر پروری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرنہ وغیرہ) اپنے سر پر اٹھالیتے ہو  
مہمان پروری کرتے ہو اور بھگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہو میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں  
تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر میں ہی رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو ابو بکرؓ  
یہ سن کر ابن دغنه کے ساتھ مکہ لوٹ آئے اور ابن دغنه شام کے وقت  
قریش کے سرداروں کے پاس گیا اس سے کہنے لگا دیکھو ابو بکرؓ کا سا (عمرہ) آدمی  
کہیں (اپنے شہر سے) نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو  
لوگوں کو وہ چیز مہیا کر دیتا ہے جو ان کے پاس نہیں ہوتی اور ناظمہ پرور  
دوسروں کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور معاملات میں حق بجانب ہر منبر  
قریش نے ابن دغنه کی پناہ رو نہیں کی (منظور کر لی) اور اس سے کہا تم ابو بکرؓ  
کو سمجھا دو وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں  
قرأت کریں پر ہم لوگوں کو نہ ستائیں نہ علانیہ یہ کام کریں کیونکہ علانیہ کرنے سے  
ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں ابن دغنه نے ابو بکرؓ کو یہ  
پیغام پہنچایا اور ابو بکرؓ اسی شرط پر مکہ میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں پروردگار کی عبادت  
کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن پڑھتے پھر  
معلوم نہیں کہ ابو بکرؓ کے دل میں کیا آیا انہوں نے اپنے گھر کے بوجھان میں گھر  
کے باہر جو صحن ہوتا ہے اس میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن  
پڑھا کرتے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کا ایک ٹھکانہ ان پر ہوتا تھا جس کے  
سب (قرآن سن کر) تعجب کرتے ابو بکرؓ کو کہتے رہتے ادھر ابو بکرؓ بڑے رونما لے

ابو بکرؓ ایک موقع پر کمرے پانچ منزل پر میں کی طرف ۱۲ منزل قارہ قبیلہ ہوں کی اولاد میں ہے وہ خزیمہ کا بیٹا و سرور کا دادہ الیاس کا دادہ ۱۲ منزل سے ۱۲ منزل کا کھنڈ  
موجود ہے لوگ تاغی لوگوں کا ۱۲ منزل اپنا آبائی دین چھوڑ کر ابو بکرؓ کا طریق اختیار کر رہے ۱۲ منزل حافظ نے کہا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ ابو بکرؓ نے کتنی مدت اس طرح گزاری ۱۲ منزل

عَلَيْهِ إِذَا قُتِلَ الْقَوْمُ أَنْ دَأْبُكَ ذَلِكِ أَشْرَافُ كُنْشِ  
 مِنَ الشَّيْءِ كَيْفَ فَارْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّعْنَةِ فَقَدَرُوا  
 عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجْرًا أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكِ عَلَى  
 أَنْ يَجْعَلَ دَرَجَةً فِي دَارِهِ فَقَدَرُوا جَادَ سَرَّ ذَلِكِ فَابْتَدَأُوا  
 مَسْجِدًا بِغَزَاةٍ دَارِهِ فَاعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ  
 فِيهِ وَرَأَى أَنَّ خَشْيَتَنَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاؤَنَا  
 فَأَحْلَمُوا فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَجْعَلَ دَرَجَةً  
 فِي دَارِهِ فَقَدَرُوا أَنْ أَبَا إِذَا كَانَ يُعْلِنُ بِذَلِكَ فَسَلَّمُوا  
 أَنْ يُؤَدِّكَ وَتَمْلِكُ يَا تَمْلِكُ كَرِهْنَا أَنْ تُخْفِزَ  
 دَلَسْنَا مَقَرَّيْنِ لِلْبِكْرِ إِلَّا سَتَدَانِ كَالْتِ عَدَا  
 فَأَتَى ابْنُ الدَّعْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ  
 الَّذِي عَاثَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ يَا مَا أَنْ تَقْتَصِرَ  
 عَلَى ذَلِكِ وَإِنَّمَا أَنْ تَرِيعَ إِلَى دَرَجَتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ  
 أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أَخَذْتُ فِي رَجُلٍ مَعْتَدٍ  
 لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَوْدَى إِلَيْكَ جَوَارِكَ دَارِغِي  
 بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُؤْمِدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيدُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ تَحْلِيلٍ  
 بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهَذَا الْحَرَامُ نَهَا جَعَلَ مَرْفَعًا  
 يَا دَمْنُ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَهْمًا أَبُو بَكْرٍ بَلَّ  
 الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَدَا دَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمُوا عَلَى رَسُولِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ  
 لِي نَعَالُ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ عَرِجُ  
 ذَلِكِ يَا بَنِي أَتَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَجَسَرَ

اُدی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھوں کو محکم نہ سکتے یہ حال دیکھ کر  
 قریش کے سردار گھبرا گئے۔ آخر انہوں نے ابن دغنے کو بلا بھیجا وہ آیا انہوں  
 نے اس سے شکایت کی ہم نے ابو بکرؓ کو تہدی پناہ میں اس شرط سے دینا  
 منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر پروردگار کی عبادت کریں لیکن ابو بکرؓ نے  
 اس شرط کے خلاف کیا انہوں نے اپنے گھر کے سامنے میدان میں ایک مسجد  
 بنائی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہم کو ڈر ہوتا ہے کہ  
 ہماری عورتیں بچے نہ لگد جائیں تم ابو بکرؓ کو اس سے روکو وہ چاہیں تو صرف اپنے  
 گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مابین اور اسی پر بیٹھ کریں  
 کہ علانیہ عبادت کرے گئے تو تم اپنی پناہ اس سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمہاری  
 پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور تمہیں ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ابو بکرؓ کو علانیہ عبادت  
 کرنے دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنے قریش کے کافروں کی یہ تقریر  
 سن کر ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے میں نے جو شرط قریش کے  
 لوگوں سے ٹھہرائی تھی اب یا تم اس شرط پر قائم ہو یا میری پناہ واپس کر دو اس  
 لیے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا جو لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جس کو امان دی تھی  
 اس کی امان توڑی گئی ابو بکرؓ نے کہا ارے تو اپنی امان لے جا میں اللہ کی  
 ان دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکہ میں تشریف  
 آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھ کو مسلموں کی ہجرت  
 کا مقام دکھلایا گیا وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھر طے میدان  
 ہیں یعنی مدینہ کے وہ دونوں جانب جن کو حریقی کہتے ہیں یہیں کہ جسے مسلمانوں  
 سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش  
 کی طرف (اس سے پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینہ ہی میں لوٹ آئے اور ابو بکرؓ نے  
 بھی مدینہ جانے کی طیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہر  
 جاؤ مجھے امید ہے کہ مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی ابو بکرؓ نے عرض کیا آپ  
 کو یہ امید ہے کہ مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی آپ نے فرمایا ہاں جی تو ابو بکرؓ ٹھہر

۱۔ ہے اختیار انہوں نے ۲۔ مدینہ ۳۔ ان کو ڈر ہوا کہیں یہاں حریقی کہتے ہیں مدینہ ۴۔ اس میں مدینہ ۵۔ ہے ۶۔ مدینہ ۷۔ کہتے ہیں کالے پتھر کو ہزار

أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَقْتَحِبَهُ وَكَعَفَتْ رَأِحَتُهُنَّ كَأَنَّهَا عِنْدَهُ وَذَرَى  
السَّيْمُ وَهُوَ لَنْبَطُ أَرْبَعَةِ أَشْهُمٍ قَالَ ابْنُ شَرِكَةَ  
كَانَ عَزُودُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ بَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمَئِذٍ  
جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْوِ الطَّرِيقِ قَالَ  
كَأَنَّهُ لَزِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَتَنَزَّهُ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا أَدْلَى أَبِي رَاحَتِي وَاللَّهِ مَا جَاءَ  
بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا مَرُّ كَالْتِجَادِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَ فَأَدْنَى لَمْ  
تَذْخُدْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزِي بَكْرٍ  
أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ  
أَهْلُكَ يَا ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ يَا ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ  
يَا ابْنِ الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ يَا ابْنِ  
أُمِّتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ تَعَهُ يَا ابْنِ أُمِّتِ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنْ خَدَى رَأِحَتِي مَا تَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَمْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ جَعَلْنَا  
أَحَبَّ الْجَعَابِ وَصَنَعْنَا لَهُمْ سَفَافَةً فِي جَسَابِ  
فَقَعَلَتْ أَسْمَاءُ وَبَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ لَبَنٍ  
فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى قَبْرِ الْجَسَابِ فَبَدَأَ بِكَ سَبِيحَتِ  
ذَاتِ الْبَطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گئے ان کی طرف یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت  
کریں غیر ابو بکرؓ نے دو اونٹیاں جو ان کے پاس تھیں ان کو لیکر کسے پتے کھلا  
شروع کیے چار عینے لگ ہی کھلاتے رہے (یہ چارہ کھلانے سے اونٹ  
خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیرؓ نے کہا حضرت عائشہؓ  
نے کہا ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دو پہر کو ابو بکرؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے  
اتنے میں ایک کہنے والا کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے  
آپ سر چھپائے ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت  
نہ تھا ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر مدقے خدا کی قسم اچھے اس  
تشریف لانے میں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن ہی پہنچے آپ نے اندر آنے کی  
اجازت مانگی ابو بکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لانے ابو بکرؓ  
فرمایا اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کوچہ آپ  
ہی کے گھر والے ہیں (یعنی حضرت عائشہؓ اور ان کی والدہ ام رومانؓ یا رسول  
اللہ آپ پر میرا باپ مدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گئی  
ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلے میرا باپ آپ پر مدقے  
آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابو بکرؓ نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں  
کوئی اونٹنی لے لیجئے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لوں گا حضرت  
عائشہؓ کہتی ہیں اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا  
اور توشہ گیر سے کے ایک پھیلے میں رکھا تو ہمار (میری بہن) نے اپنا کر بند  
پھاڑ ڈالا اور اس سے پھیلے کا منہ باندھا اس روز سے اس کا لقب ذات  
الطباقی (یا ذات الطاقین) ہو گیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ مدینہؓ دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے گئے جو

۱۔ عام فرم ابو بکرؓ کا علامہ اس حدیث میں ابو بکرؓ کا منہ ۱۵ کہے ہیں یہ اونٹنی قصداً تھی یا نہ معلوم اس کی قیمت ۱۵۰۰ درہم تھی یا نہ ۱۵۰۰ اس کا منہ نہ جانے کیسے پھلا  
۲۔ ۱۵۰۰ منہ مشہور ذات الطباقی ہے انہوں نے اپنا کر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سے توشہ دین کا منہ باندھا ایک سے مشک کا منہ دو دو گچا بن یوسف نے اس کو تحیر کی  
راہ سے ذات الطباقی کہا تھا اس مردود کی ہفت و پست کو بھی یہ شرف نصیب نہیں ہوا تھا ۱۵۰۰

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَنِي فِي جَبَلٍ قَوْمٍ فَكَفَتْ  
 فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبْكُثُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
 بَكْرٍ وَهُوَ غَلَامٌ شَابَتْ ثَعْفُ لَعْنٍ فَيُذْجِرُ مِنْ  
 عِنْدِهِمَا سَاجِدًا يَضُمُّهُ مَعَ كُمَيْسٍ بَكَّةَ بَكَتَتْ  
 فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُنْ دَانَ بِهِ إِلَّا دَعَا حَتَّى  
 يَأْتِيَهُمَا يَجْعَلُ ذَاكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيُزْجِي  
 عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ مُهَيَّرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَخِيَّةً  
 مِنْ عَنَمٍ فَيُرِيهِمَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةً  
 مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبْنِيَانِ فِي رَسِيلٍ وَهُوَ لَبَنٌ مُصَفًّى  
 وَدَحِيضُهُمَا حَتَّى يَبْعَثَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ مُهَيَّرَةَ  
 يَغْلَسُ يَفْعَلُ ذَاكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي  
 الثَّلَاثِ حَتَّى سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا قَيْنَ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ  
 مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِي هَادِيًا خَرِيئًا وَاجْتِزَّ  
 أَلْمَاهُ بِالْهَدَايَةِ تَدْعَسُ حُلُقًا فِي آلِ  
 الْعَاصِ بْنِ دَاوُدَ السَّحْبِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ  
 كُفَّارٍ فَكَانَ مَنَاهُ فَدَعَا إِلَيْهِ رَاجِلَتُهُمَا وَدَاعَلَتْ  
 حَتَّى ثَلَاثَ وَأَنْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ مُهَيَّرَةَ  
 وَالدَّلِيلُ فَاخْتَدَّ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَادِ قَالَ  
 ابْنُ شَرِبَاءَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِكٍ الْمَدَنِيُّ  
 وَهُوَ ابْنُ أَخِي سَدَاةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرٍ  
 أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَرَاةُ بْنُ

ثَوْرٍ سَاطِئٍ مِثْلَ (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے عبد اللہ  
 بن ابی بکرؓ جو ان گھروں کا مالک ہو شیار تھا رات کو غاریں جا کر ان کے  
 پاس رہتا اور پچھلی رات رہے سے (سحر کے وقت) چلا آتا صبح کے وقت  
 قریش لوگوں کے ساتھ مکہ میں صبح کرتا اس طرح جیسے رات مکہ میں گزرا اسی اور  
 دن ہجرتی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو نصیحتاں پہنچانے کی  
 مستأویہ یا درگھڑا رات کی اندھیری ہو تے ہی (غار پر آکر) آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو سنا دیتا اور عامر بن فہیرہ جو ابو بکرؓ کے غلام تھے  
 وہ ایک دو دھار بکری گلے میں سے روکے رہتے (اسکا دودھ نہ نچوڑتے)  
 جب ایک گھڑی رات گزر جاتی تو وہ بکری اس غار میں لے کر آتے دونوں  
 صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات (اکرام سے) بسر کرتے پچھلی رات  
 رہے سے عامر بن فہیرہ (گلے میں پل دیتے) بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے تھے  
 اندھیرا ہوتا تین راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم اور ابو بکرؓ دونوں صاحبوں نے نبی دین قبیلے کے ایک شخص (ابو بکرؓ  
 بن اویق) کو اجرت پر راہ بتلانے والا خریت ٹھہرایا یہ نبی عبد بن  
 عدی کے خان دان کا تھا خریت کہتے ہیں اس شخص کو جو راستہ بتلانے  
 میں ٹھہرا ہو شیار ماہر ہو یہ شخص عامر بن وائل بھی کے خاندان کا صلیف  
 تھا اس نے ہاتھ ڈلو کر ان کے ساتھ علف کی تھی مگر اس دین پر تھا جس  
 پر قریش کے کافر تھے دونوں صاحبوں نے اس پر بھروسہ کیا اور  
 اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلنے وقت) اس کے ہوالے کر دیں اس سے یہ خطہ  
 ٹھہرا کر تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آجائے وہ (جب  
 وعدہ تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا دونوں صاحب  
 عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانوالے شخص کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے رستہ بتانوالے

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ جمعرات کہن مکہ سے نکلے اور پیر تک اسی غار میں چھپے رہے پیر کے روز صوبہ سے وہاں سے مدینہ کو روانہ ہوئے ۳۷  
 قریش جو ملاح اور مشرے کرتے ۳۸ تاکہ دوسرے چرواہوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ رات کو کہاں رہا ۳۹ عرب میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی گھمڑے کو اس کو منبت  
 کہنے کیلئے ایک بیالہ میں ہاتھ ڈالتے جس میں کوئی رنگ یا خون نہ ہوتا ۴۰ منبت یعنی مسلمان نہیں ہوا تھا ۴۱ منبت



يَكُونُ ثَوْبًا لِّلْغَنَاتِ سَاحَتْ يَدَا فَرَسِي  
فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغْنَا الزُّكَيْتَ فَنَزَلْتُ  
عَنْهَا ثُمَّ رَجَعْتُهَا فَتَهَضَّتْ فَكُنْتُ كَذَلِكَ  
تَخْرُجُ يَدَايِمَا فَلَكَ اسْتُوتُ فَاِئْتَمْتُ  
إِذَا لَرْتُ يَدَايِمَا عَشَانٍ سَاطِعَةٍ فِي السَّمَاءِ  
مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَذْكَامِ فَخَرَجَ  
الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا  
فَنَزَلْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعْتُ فِي  
نَفْسِي جِئْتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْجُبْنِ عَنْهُمْ  
أَنْ سَيُظْهِرُوا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ تَوَمَّدْتُ قَدْ جَعَلُوا  
بَيْنَكَ وَالْيَدِيَّةَ وَاخْبَرْتُهُمْ أَحْبَابَ  
مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَصَيْتُ عَلَيْهِمُ  
الزَّادَ وَالْمَنَاعَ فَكُمُ يَرُدُّونِي وَلَكُمُ  
يَسْأَلُونِي إِلَّا أَنْ كَانَ أَخْبَ مَنَّا فَسَأَلْتُ  
أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابٌ أَمِنْ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ  
مُعَيْزَةَ فَنَكْتُبَ فِي رُتْبَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ  
شَرِيَابٍ فَاخْبَرَنِي عَنْ رُوَيْدِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ  
فِي رُتْبَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تَجَاءً أَقَابِلِينَ  
مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بِيضٍ وَ

میں پھر اپنے گھوڑے پر چڑھا اور پانسے کے خلاف حمل کی گھول مچا کر لیے  
ہوئے سر پہ بھاگ رہا تھا یہاں تک کہ میں نے آنحضرت کے قرآن پڑھنے کی  
آواز سنی آپ ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابوبکرؓ اور ادھر ادھر دیکھتے  
جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے گھٹنوں تک  
زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اس کو ڈانٹا تب وہ اٹھا مگر ایسی شکل سے  
کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا جب نکالا اور سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے  
دونوں ہاتھوں سے ایک گردن کی بودھو میں کی طرح آسمان میں پھیل گئی میں نے  
پھر تیزوں پر فل نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر میں نے آنحضرتؐ اور آپ کے  
ساتھ والوں کو امان کی منادی کی اس وقت وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر  
سوار ہو کر ان کے پاس گیا جس وقت (رستے میں) مجھے یہ دیکھیں ہوئی تو میرے دل  
میں یہ آیا کہ مقرب (ایکدن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو گا غیر میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والوں نے اس  
کے لیے دیت مقرر کی ہے اور میں نے وہ سب خبریں بیان کیں جو  
قریش کی آپ کی نسبت سنی تھیں اور میں نے یہ بھی کہا اگر آپ کو تو شریا سامان  
درکار ہو تو حاضر ہے لیکن آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ نے کوئی چیز نہیں لی تھی  
سے کوئی درخواست کی آنحضرتؐ نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھا  
میں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ امن امان کی ایک سند مجھے  
کو لکھ دیجئے آپ نے عامر بن فہیرؓ سے فرمایا اس نے چڑے کے ٹکڑے  
پر یہ سند لکھ دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے ابن شہاب  
نے کہا مجھ سے مروہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رستے  
میں مدینہ کو جاتے ہوئے حضرت زبیرؓ اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے  
سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آ رہے تھے زبیرؓ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے ادھر مدینہ والوں کو

لے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک کر رہا تھا اس لئے لے کر کہا میں آپ کو جس میں ۱۲ سالہ ہو کوئی آپ کو مار ڈالے یا قید کر لے ۱۲ سالہ سو اونٹن  
انعام دیے ۷۰ عدد بکرا ۳۰۰ عدد سرے روایت میں ہے سراقہ کہتے ہیں میں نے وہ سند اپنی ترکش میں رکھی اور وہاں سے لوٹا ۱۲ سالہ ۱۵۰۰ اہل سیر نے یوں نکلی کہ ہے کہ طوفان نے

سَمِعَ السَّامِعُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا  
يَعْدُونَ كُلَّ عِدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ  
حَتَّى يَرَوْهُمُ حَرَّ الْقَهْمِ بِرَأْسِهِمْ فَاثْقَلُوا  
بَعْدَ مَا أَكَالُوا انْتَقَارَهُمْ نَكَثًا وَذَلَّ إِلَى  
بُيُوتِهِمْ وَفِي رَجُلٍ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أَطْحَمٍ  
مِنْ أَطْحَمِهِمْ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابِهِ مُبْصِرِينَ  
يُرْوَى بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكْ إِلَيْهِمْ عَوْدًا  
أَنْ قَالَ يَا أَعْلَى صَوْنِهِ يَامَعْشَرَ الْعَرَبِ هَذَا  
جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَكَانَ السَّامِعُونَ  
إِلَى السِّلَاحِ تَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَنْظُرُهُمُ الْحَرَّةُ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ  
حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَيْتِ عَمْرِ بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ  
يَوْمَ الْاِسْتِثْنَاءِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْاَوَّلِ فَنَقَامَ أَبُو  
بَكْرٍ لِلنَّاسِ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَامِتًا قَطُوعًا مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ لَدُنْهِ  
يَزِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَبَا بَكْرٍ  
حَتَّى اَمْسَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قَالَتْ عَلَيْهِ بِرَدِّ اَيْدِيهِ فَعَرَفَ النَّاسُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ ذَلِكَ نَكَيْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے کی خبر ہو گئی تھی وہ ہر صبح حرمہ تک آتے (جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ دو پہر کی گرمی شروع ہوتی اس وقت لوٹ جاتے ایک دن ایسا ہوا بڑی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے جب اپنے گھر پہنچ گئے اسوقت ایک یہودی نے اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا سفید سفید چلے آ رہے ہیں دیبا تیزی سے جلدی جلدی آ رہے ہیں) جنہا آپ نزدیک ہو رہے تھے انہی ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکانم سہوتا جاتا تھا یہودی سے یہ دیکھ کر ہانہ لگا بے اختیار زور سے چلا اٹھا سرب کے لوگو بہ ہنسا اسرار دہشت بیدار) جس کا تم انتظار کر رہے تھے ان پہنچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتھیار سنبھالے اور حرمہ میں جا کر آپ سے ملے آپ ان کو ساتھ لیے ہوئے دہنے طرف مڑے اور بنی عمر بن عوف کے محلہ میں جا آئے یہ دن پیر کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا ابو بکر صدیقؓ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے کئی ایک اہلادی آدمیوں نے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا ابو بکرؓ کو (آنحضرتؐ سمجھ کر ان کو) سلام کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابو بکرؓ اٹھے اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اس وقت سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا خیر آپ کئی راتوں تک بنی عمر بن عوف کے محلہ میں رہے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو نفقہ لے پر ہیز گاری) پر بنائی گئی (یعنی مسجد قبائلی) اور وہیں نماز پڑھا کیے پھر جمعہ کے دن) اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل

۱۷ جس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ مرتبہ یہ یزول بہم لہر آب کا ترجمہ ہے سراب دہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے خاکلہ نے کہا بعضوں نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آنکھ میں آنے والے کی حرکت معلوم ہو رہی تھی یعنی نزدیک آنے پہنچتے تھے چونکہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی اور ۱۸ غزوہ ربیع الاول یا دوسری یا بارہویں یا تیرہویں تاریخ ۱۲ مرتبہ صاحب تیسار القاری نے یہ لکھا ہے کہ ابو بکرؓ بوڑھے اور سفید ریش تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی سیاہ تھی اس لیے لوگ ابو بکرؓ کو پیچھے سمجھتے۔ مترجم کہتا ہے شاید ابو بکرؓ کو جلدی سفیدی آگئی ہو ورنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوڑا تھا کی برس چھوٹے تھے ۱۲ مرتبہ





۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَاةٌ وَحَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ لَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
تَبِعَهُ سَرَّاقَةُ بْنُ سَالِبٍ بْنُ جَعْفَرٍ فَقَدَّعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَائِمَ فَرَسِهِ قَالَ ادْعُ اللَّهَ  
فِي وَلَا أَهْطُكَ نَدَا عَالِدًا قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرَاءُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَتْ قَدَّ  
فَعَلَبَتْ فِيهِ كُتْبَةً مِنْ كَبْنٍ فَأَلَيْتُهُ فَفَرَسَ حَتَّى رَضِيَ  
۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُعْنَى عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ  
مَنْ هِشَامُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مَعَهُمْ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَتَوَدَّ  
بِقُبَّارٍ فَوَلَدَتْهُ بِقُبَّارٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجَرٍ ثُمَّ  
دَعَا بَتَمَّةً نَفَضَتْهَا ثُمَّ تَفَعَّلَ فِي فِيهِ  
فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْثُهُ رِجْلِي رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَتَّكَ  
بَتَمَّةً ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ  
مَوْلُو دَوْلِدٍ فِي الْإِسْلَامِ تَابِعَهُ خَالِدُ بْنُ  
مَخْلَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسَيْمٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى  
۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے غدر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں  
نے ابو اسحق سے انہوں نے کہا ہم نے ابن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم وفات سے نکل کر مدینہ کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعفر نے آپ  
کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کی اس کا ٹھوڑا  
زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا کر کے اس بلا سے چھڑائیے  
میں آپ کو نہیں ستانے کا آپ نے دعا کی اس کا ٹھوڑا اچھٹ گیا  
پھر رستے میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا ابو بکرؓ کہتے ہیں میں نے ایک  
بیالہ لیا اس میں ٹھوڑا سا دودھ دہ کر آپ کو پیاس لایا آپ اتنا پیاس میں خوش ہو گیا  
مجھ سے ذکر بیان بھیجے نے بیان کیا۔ انہوں نے اسامہ سے  
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء  
بنت ابی بکرؓ سے عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے انہوں نے کہا میں انہوں  
سے ہجرت کی نیت سے اس وقت نکلی جب پورے دنوں کا پیٹ مٹا  
خیر میں مدینہ پہنچ کر کہا میں جا کر اتری وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے  
میں انکو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے ان کو اپنی  
گود میں بٹھایا اور ایک کھجور منگوائی اس کو چبا کر اپنا خضوک ان  
کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہنچی وہ یہی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خضوک اس کے بعد کھجور چبا کر آپ  
نے انکے منہ میں ڈالی پھر ان کے دے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور  
(ہاجر بن کا) اسلام کے زمانہ میں یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن  
یحییٰ ساتھ اس حدیث کو خالد بن خالد نے بھی روایت کیا انہوں نے علی بن  
مسیر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسامہ  
سے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طیف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں  
ہم سے تیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام  
بن عروہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عَاشِيَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَدُلُّ مَوْلُو دِرْهَمًا  
 فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوَاهُ النَّبِيُّ ﷺ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَمْرَةً فَلَاكُمَا نَتَمَّ أَذْكَلَنَا فِي بَيْتِهِ قَالَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ  
 ۱۰۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَدِيرِ حَدَّثَنَا  
 أَبِي عَدُوٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيْبٍ حَدَّثَنَا  
 أَبُو مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَلْبَانِيَّةِ وَهُوَ مُزْدَنٌ بَابًا  
 بَكْرًا وَأَبُو بَكْرٍ يَتَّبِعُهُ يَوْمَئِذٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ  
 وَسَلَّمَ شَابٌ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ  
 يَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَنْ  
 يَدِيكَ يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ يُجِدُّنِي السَّيْلَ قَالَ  
 نَبِيَّكَ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا  
 يَعْنِي سَبِيلَ الْحَبْرِ فَالْتَقَتْ أَبُو بَكْرٍ إِذَا هُوَ بِغَارِهِ  
 قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ  
 لَحِقَ بِنَا فَالْتَقَتْ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ اللَّهُمَّ اصْرَعْهُ فَصْرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ  
 الْحُجُجُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرُوفِي يَمُوتُ قَالَ فَعَدَّ  
 مَكَانَهُ لَا تَتْرُكُنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ  
 النَّهَارَ بِجَاهِدٍ أَعْنَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ أَحَدًا لِلْفَرَسِ مَسَاحَةً لَمْ تَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا

انہوں نے کہا اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا جو پہلا پیغمبر پیدا ہوا وہ عبداللہ  
 کھازیر کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کو لے آئے آپ نے ایک  
 کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو پہلے پہل جو اس کے منہ میں گیا  
 وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقوک تھا۔

مجھے محمد بن مسلم (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود سے سیر باب و عبداللہ بن  
 نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود سے کہ ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے  
 کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابو بکر کو  
 اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابو بکرؓ (رضی اللہ عنہ) سفید ہو گئے تھے ابو بکر  
 کو لوگ پہچانتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوں تھے اور آپ کو رستے  
 میں کوئی پہچانتا تھا رستے میں کوئی شخص ابو بکر سے ملتا تو پوچھتا ابو بکر یہ  
 تمہارا کون شخص بیٹھا ہے وہ کیا عمدہ جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ  
 بتلاتا ہے پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ مدینہ کا یا شام کا رستہ بتلانے والا ہے  
 اور ابو بکر کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے  
 ہیں خیر ابو بکر نے جو پیچھے لگا ہوا دیکھا تو ایک سوار ان کے پاس آ ہی  
 پہنچا انہوں نے آنحضرتؐ عرض کیا یا رسول اللہ اس سوار نے تو ہم کو پا لیا۔  
 آپ نے جو اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت  
 گھوڑی نے اس کو گرا دیا پھر گھڑے ہو کر بہنمانے لگی تب ہ سوار کہنے لگا  
 اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھ کو حکم دو (میں جلاؤں گا) آپ فرمایا اپنی  
 جگہ ٹھہرا اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے (عجب بات ہے سچ کو نودہ  
 سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپکا ہتھیار بن گیا  
 دشمن کو آپ پر سے روکنے لگا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ کر  
 حرہ کے ایک طرف ترے پھر نصار کو بلا بھیجا وہ آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کے پاس آئے عرض

اے سبحان اللہ عبداللہ بن زبیر کیسے خوش نصیب تھے کہنے میں یہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے ۱۲ منہ لے ان کے بال جلد ہی سفید ہو گئے رستے  
 حالانکہ عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے ۱۲ منہ لے کیونکہ وہ سوار آری کیلئے آیا جا یا کرتے ۱۲ منہ لے آپ کی داڑھی مبارک میں سفیدی نہ تھی  
 حالانکہ آپ عمر میں ابو بکر سے بڑے تھے ۱۲ منہ لے عربی میں اس کو توریہ کہتے ہیں ۱۲ منہ لے یہ سوار مرثدہ بن مالک تھا جیسے اوپر ذکر چکا ۱۲ منہ -



يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيَا مَعْشَرَ النَّاصِرَةِ قَالُوا لَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا قَالُوا بَلَىٰ نَحْنُ نَسْمَعُ قَالُوا نَافِلًا قَالُوا نَعْلَمُ قَالُوا لَيْسَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَاطِلَتِ مِرَاسِرُ قَالُوا نَحْنُ نَجْعَلُ نَبِيَّكُمْ عَبْدًا لِلَّهِ مِنْ سَادَةِ قَالُوا إِنَّكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالُوا عَمَلُكُمْ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا أَلَمْ نَسْمَعْ قَالُوا حَاشَىٰ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالُوا أَلَمْ نَسْمَعْ قَالُوا حَاشَىٰ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالُوا أَلَمْ نَسْمَعْ قَالُوا حَاشَىٰ لِلَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالُوا يَا ابْنَ سَلَامٍ أَخْرِجْ عَلَيْهِمْ فَنُخْرِجُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِلُهُ جَاءَ بِحَقِّ نَفَا لَنَا سَكَنُ بَت قَالُوا نَحْرَجُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۰۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ كَرَاهِيٌّ لِي أَنْ أَدْلِيَنَّ أَرْبَعَةَ الْأَدْيَاءِ فِي أَرْبَعَةِ دَرَاهِمٍ وَلَا بَنِيَّ ثَلَاثَةَ الْأَدْيَاءِ وَخَمْسَةَ ثَلَاثَةَ ثَمَنِيَّةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُعَاجِدِينَ قِيلَ نَقَضَتْهُ مِنْ أَرْبَعَةِ الْأَدْيَاءِ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَهُ أَبَوَاهُ يَقُولُ لِيُفَرِّجَ

یہودیوں تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو تم اس پر درگاہ کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں تم خوب جانتے ہو میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور جو دین یا کلام لیکر آیا ہوں وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے جواب دیا ہم کو تو نہیں معلوم کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے تین بار ان بھی فرمایا پر انہوں نے ہر بار یہی کہا ہم کو معلوم نہیں آخر آپ ان سے پوچھا بھلا یہ تو بلاؤ عبد اللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسے شخص میں انہوں نے کہا ہمارے پیشوا پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہونے کے آپ نے پھر یہی فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونگے اس وقت یہ فرمایا (عبداللہ) سلام کہ بیٹے ان کے سامنے آ جاؤ عبداللہ نکلے اور کہنے لگا رہے یہودی خدا سے ڈرو تم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے ہیں وہ برحق ہے اس وقت یہودی مرد دو دو کیا کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے انکو نکال باہر کیا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو تمنا ہے کہ خبری انہوں نے بنی برزخ سے کہا کچھ کو عبد اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے مہاجرین اور انہوں کے لئے بیت المال میں (دینی کس) چار چار ہزار چار چار تھسٹوں میں مقرر کئے تھے اور عبداللہ بن عمر کے لئے سارے تین ہزار (چار تھسٹوں میں) انہیں پوچھا گیا تم نے عبداللہ کی ماہوار کیوں کم کی وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ذیل میں ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے

لے تب تو تم بھی اسلام قبول کر دو گے ۱۱ مہاجرین اور بنی وہ صحابہ جنہوں نے دو تو قبول کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ بد میں شریک تھے ۱۲ منہ

کَمَنْ هَاجَرَ نَفْسِهِ.

ہجرت کی

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي نَازِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرَ نَاعِمَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرَ نَاعِمَةً رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاتِي وَجَعَلَ اللَّهُ وَوَجَبَ

أَخْبَرَنَا عَلَى اللَّهِ نَيْتًا مَنِ مَفْعَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ

أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ تَبْلُ يَوْمَ

أُحُدٍ نَكَلْتُ خَدَّيْ شَيْئًا نَكَلْتُهُ نَبِيَّهُ إِلَّا نَمْرَةً

كُنَّا إِذَا عَطَيْنَا يَهْدَانَا سَهْ خَرَجَتْ رَجُلًا

فَإِذَا عَطَيْنَا رَجُلِيهِ خَرَجَ نَاسُهُ فَأَمَرَ نَارُ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْطِيَ نَاسُهُ

يَهْدَانَا رَجُلِيهِ مِنْ إِيَّاهُ وَمِنَّا

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَشِيدٍ حَدَّثَنَا زَوْجٌ

حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ نُوَيْرَةَ قَالَ

حَدَّثَنِي أَبُو نُزَيْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الرَّشَعْرَعِيُّ

قَالَ قَالَ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّاهُ هَلْ تَدْرِي مَا

قَالَ إِيَّيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنْ أَبِي

قَالَ لَا رَيْكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسْرُكَ إِسْلَامُ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ نَاعِمَةً

رَجَعَا دِنَاعَةً وَهَلْنَا كُلُّهُ مَعَ بَرْدٍ لَنَا فَإِنْ كُنَّا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں

عن أبي نازيل عن خباب قال هاجر ناعمة رسول الله صلى الله عليه وسلم

آخرت صلي الله عليه وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ دوسری سند ہم سے مروی ہے کہ ہم

سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعش سے کہا میں نے ابو نازیل سے سنا کہ یحییٰ

بن سلمہ سے کہا ہم سے خباب بن ارت نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ ہجرت کی خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا وہ

اپنے فضل سے عنایت کرے گا تو ہم میں سے کچھ لوگ تو گزر گئے انہوں

نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ نہیں کھایا اپنی لوگوں میں معصوب بن عمر

تھے جو احد کے دن شہید ہوئے ان کے کفن کے لیے ایک کس کے سوا

اور کچھ ہم کو نہیں ملا جب ہم اس کس سے اس کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے

(انت پھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر کس سے چھپا دو اور پاؤں پر اذرا لگا لیں

جہاد و بعض لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا یہ خوب پکا وہ اس کو چن رہے ہیں۔

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح بن عبادہ

نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہا

مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا جو ابو موسیٰ اشعریؓ کے بیٹے تھے انہوں نے

کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا تم جانے تو میرے باپ (عمرؓ) نے تمہارے

باپ (ابو موسیٰؓ) سے کیا کہا میں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم انہوں نے کہا میرے

باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابو موسیٰؓ تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہم نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے جیسے اسلام

اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل ان کا ثواب تو ہم کو مل جائے اور آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ نے ایک روایت میں دی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ بن زیدؓ کے لیے چار ہزار موزے جو صحابہ نے پوچھے بھلا خیر آپ نے جہاد کو جہاد

اولیٰ سے کم رکھا پر اسامہ سے کیوں کم رکھا اسامہ تو عبد اللہ سے بڑھ کر کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں یہ صحیح ہے مگر اسامہؓ کے باپ کو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد اللہؓ کے پے چھینا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو میری محبت پر کچھ ترجیح ہونا چاہیے ۱۲ منہ سے نوٹ دینا وہ ان کو نہیں ہی

۱۲ منہ سے ان کو ہجرت کا ثواب دینا میں بھی ملا

عَلَيْكَ أَوْ بَعْدَهُ نَجُونا مِنْهُ كَغَافَا أَوْ سَائِرِ أَيْسَ  
فَقَالَ إِنِّي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصَمْنَا  
وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَيَّ أَيْدِيُنَا  
بَشَرًا كَثِيرًا وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَاكَ فَقَالَ إِنِّي  
لَكِنِّي أَتَاكَ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوْ دَرَيْتُ  
أَنْ ذَاكَ بَرَدْنَا وَإِنْ كُلُّ شَيْءٍ عَمَلْنَاهُ  
بَعْدَهُ نَجُونا مِنْهُ كَغَافَا أَوْ سَائِرِ  
بِرَأْسِ فَقُلْتُ لَكَ أَيْبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ  
مَنْ أَيْ

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَّغَنِي  
عَنْهُ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ كَالسَّمْعِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا  
قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَيْبِهِ يَغْضَبُ قَالَ وَتَدْرُسُ  
أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَجَدْنَا هَاجِرًا نَرَوْنَهُ فِي الْمَنْزِلِ فَارْتَدَّ  
عُمَرُ وَكَانَ أَذْهَبَ فَانْطَرَقَ هَلْ سَمِعْتُكَ فَاتَيْنَهُ

کے بعد جو عمل ہم نے کیے ہیں (گو وہ بھی نیک ہیں) مگر ان کے بدلے میں ہم  
سرا بر چھوٹ جائیں تو تیرے باپ ابو موسیٰ نے یہ جواب دے دیا نہیں قسم خدا  
کی قسم ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیے نماز پڑھی روزے رکھے اور  
بہت سے نیک عمل کیے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو  
تو یہ امید ہے کہ اللہ جل جلالہ ان کا ثواب بھی ہم کو دے گا اس وقت میرے والد  
حضرت عمرؓ نے کہا خیر (تم یہی سمجھو) میں تو اس پر دروگاری قسم جس کے ہاتھ پر  
عمر کی جان ہے اسی پر راہنی ہوں کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال ہم نے کیے ان  
کا ثواب تو ضرور ہم کو ملے اور آپ کے بعد جو نیک اعمال ہم نے کیے ہیں ان سے  
ہم برابر سرا بر چھوٹ جائیں ابو بردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا خدا  
کی قسم تمہارے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے۔

مجھ سے محمد بن صباح نے خود یا کسی اور نے ان سے نقل کر  
کے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے انہوں نے عاصم احوال  
سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے خود سنا  
جب عبداللہ بن عمرؓ سے کوئی یوں کہتا تم نے اپنے والد سے پہلے ہجرت  
کی تو وہ غصے ہو جاتے عبداللہ نے کہا (ہو یا یہ) میں اور میرے والد حضرت  
عمرؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اسے ہم نے  
دیکھا آپ آرام میں ہیں تو اپنے گھر لوٹ آئے والد نے مجھ کو دھمک کر

لے نہ ان کا ثواب ملے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہو یہ حضرت عمرؓ کی بے انتہا خدا ترسی اور احتیاط تھی ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو اعمال  
خیر ہم نے کیے ہیں ان پر ہم کو پورا بھروسہ نہیں کر دہ بارگاہ الہی میں قبول ہوئے یا نہیں یہی نیت ان میں خالص تھی یا نہیں تو ہم اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کیے ہیں ان کا ثواب ہم کو مل جائے نجات کے لیے وہی اعمال کافی ہیں اور آپ کے بعد کے جو اعمال ہیں ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو ثواب  
نہ سببی نہ غنیمت ہے کہ ثواب نہ ہو ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ کیونکہ خوف کا مقام رجا کے مقام سے اعلیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ  
اس باب میں بھی ابو موسیٰؓ سے افضل تھے ورنہ حضرت عمرؓ کی فضیلت مطلقہ ابو موسیٰؓ پر تو بالالتحاق مسلم ہے حافظ نے کہا کبھی مفضول کو بھی ایک خاص مقام میں  
فاضل پر افضلیت ہوتی ہے اور اس سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی اور حضرت عمرؓ کا یہ فرمانہ کسر نفس اور تواضع اور خوف الہی سے تجاوز نہ ان کا ایک ایک  
عمل اور ایک ایک عدل اور انصاف ہمارے تمام عمر کے نیک اعمال سے کہیں زیادہ ہے حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی منصف آدمی گو وہ کسی مذہب کا ہو حضرت عمرؓ کی  
سوا انہی پر نظر ڈالے تو اس کو ملا شبہ معلوم ہو جائے گا کہ مادر گیتی نے ایسا فرزند بہت ہی کم بنا ہے اور مسلمانوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد راج تک  
کوئی ایسا مدبر متقدم عادل حق پرست خدا ترس رعیت پر درحاکم مبرا ہی نہیں ہوا معلوم نہیں رافضیوں کی عقل کہاں قریش نے لٹی ہے کہ وہ ایسے جو ہر نفیس کو جس کی ذات سے  
اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہے مٹوانے کے لیے خدا سمجھ گیا یا کیا زہر مارتے ہی ان کو معلوم ہو جائے گا ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ کی فضیلت نکلی ۱۸ منہ حدیث میں جہاں سیدہ الزہراءؓ کی ہدیٰ ۱۹ منہ





فَعَلَّكَ أَشَدَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَشَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِي رَضِيَتْ ثُمَّ رَضِيَتْ كَلْبًا الطَّلَبُ فِي أَثَرِنَا قَالَ الْبُكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ فَإِذَا عَاشِيَتْهُ أَنْبَتُهُ مُضْطَحَّةٌ تَدَا أَصَابَتُهُمَا حُمِي فَكَرَيْتُ أَبَا هَانِئًا فَقَالَ هَذَا وَكَأَلْ كَيْفَ أَنْتَ يَا بَنِيَّةُ ۱۱۰۰ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ أَنَّ عُبَيْلَةَ بْنَ وَشَّاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمُطُ عَزِيزٍ أَيْ يَكْمُرُ تَغْلِفًا بِالْحِشَاءِ وَالْكَفِّمْ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْلَةَ بْنِ وَشَّاحٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَهْلُهَا يُؤْكَلُونَ بِكَرٍّ فَغَلَفَ ۱۱۰۱ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمَلِيسَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ لَنَا هَاجِرَةُ أَبُو بَكْرٍ خَلَقَهَا تَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمْرِو هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةُ سَأَلْتُ كُفَّاسَةً قَمِيئَةً

وَمَا ذَا بِالْعَلِيلِ كَلِيلٍ بَدْرٍ  
مِنَ الشَّيْزِيِّ تَزَوَّجَ بِالسَّامِرِ

(آپ بیدار ہو چکے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پیچھے آپ نے ایسا پایا کہ میں خوش ہو گیا (خوب چمک کر پایا) پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کے ڈھونڈنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے برا کہتے ہیں ابوبکرؓ کے ساتھ انکے گھر میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ انکی ہا جنزادی بخار سے پڑی ہوئی تھی دیکھا انکے والد یعنی ابوبکر صدیقؓ نے انکا کال چومنا اور پوچھا بیٹی کیسی ہے ہم سے یحییٰ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیرہ کہ ہم آپؐ کے ہمراہ بن ابی جلد نے ان سے عقبہ بن دجاج نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا کہ حضرت علیؓ علیہ السلام کے خادم تھے انہوں نے کہا انحضرتؐ (مدینہ میں) تشریف لائے آپکے صحابہؓ میں ابوبکرؓ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے (سب جوان تھے) ابوبکرؓ نے ان پر مہندی اور سرمہ کا خناب کیا تھا اور دُحَیم نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے ابو عید نے انہوں نے عقبہ بن دجاج سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا انحضرتؐ علیؓ علیہ السلام مدینہ میں تشریف لائے آپکے اصحاب میں سب زیادہ ابوبکرؓ کی عمر تھی انہوں نے مہندی اور سرمہ کا خناب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ ہو گیا تھا مائل ایسا ہی۔

ہم سے ابی فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے یونسؓ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انکے والد ابوبکر صدیقؓ نے کلب قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح کیا جسکا نام بکر کہا کرتے تھے جب ابوبکرؓ نے (مدینہ کو) ہجرت کی تو اسکو طلاق دے دی پھر اسکو چھری بھائی (ابوبکر شدا بن اسود) نے ان سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا مرثیہ ہے اسی شدا کی تصنیف ہے جو شاعر تھا (اس کی چند شعریں یہ ہیں)۔

گڈھے میں بدر کے کیا ہے ار سے اوسنے والے  
پڑے ہیں اونٹ کے کوہان کے مندرہ پرانے

اس وقت تک شاید صحابہ کا حکم نہ آتا ہو گا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آپؐ اپنی بیوی کا شفقت کما دے اور لے سکتا ہے ۱۲ منہ حدیث میں کم کا نصف ہے کہ تم اس اختلاف ہے بعضوں نے کہا وہ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا وہ اس کی طرح ایک چتر ہوتا ہے اس کا درخت سخت پتھروں میں آگتا ہے اسکی شاخیں باریک تاگوں کی طرح ہوتی ہیں ۱۲ منہ عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی ۱۲ منہ اس کو سنیل نے دیا ۱۲ منہ ۱۵ بیضہ وہ لوگ اس کو نوٹوں میں مرے پڑے ہیں جو لوگوں کے سامنے اونٹ کے کوہان کا گوشہ جو لوگوں کے نزدیک حمایت لڑی ہو تا ہے پالوں میں بھر بھر کر کھا کرتے تھے ۱۲ منہ حدیث میں خیر فی کافظ ہے جس کی لکڑی کے پائے جاتے ہیں یاں مراد وہ لوگ ہیں جن کی یاں کا آستانہ

وَمَا ذَا يَا ثَقَلِيْبُ ثَقَلِيْبُ بَدْرٍ  
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرِبِ الْكَرَامِ  
فُحِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ  
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْحِي مِنْ سَلَا  
مُحَمَّدٍ بِنَا الدُّسُولِ يَا نَسْخِيْنِ  
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصَدِّإِ دَهَامِ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ  
فَمَرَّتْ نَارُ حَيٍّ فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ تُعَلِّقُ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَوَأَنَّ بَعْضَهُمْ طَاغًا بَعْضُهُ رَانَا  
قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ ائْتَانِ اللَّهُ ثَالِثُمَا.

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الدُّرَارِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
حَدَّثَنَا الدُّرَارِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءُوا أَخْرَجَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَنَحْنُ إِزْهَجْرَةُ  
شَأْنُهَا قَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعَلِّقُ  
مِنْهَا قَدِيدًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعَلِّقُهَا يَوْمَ دُرْدَرٍ هَا قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَتَأْخُذُ مِنْ دُرْدَرٍ الْيَمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ كَذِبٌ تَرَاكَ

گڈھے میں بدر کے کیا ہے ارے اوسنے والے  
شرابی ہیں وہاں گانا بجانا سنے والے  
سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکر علی  
کہاں ہے اب سلامت جب مرے سب قوم والے  
یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مر کر جیسو گے  
کہیں اٹو بھی پھر انسان کچھ ہوئے آواز والے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انہوں نے  
ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے کہیں  
شور کے پہاڑ پر غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے  
سرجو اٹھایا تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے وہ ہمارے سر پر کھڑے ہم کو ڈھونڈ  
رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی لگاؤ نیچے  
کی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابوجہرہ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں  
جن کے ساتھ قیسرا اللہ ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے ولید بن مسلم دمشق  
نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے دو سری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام احمد  
نے بیان کیا کہ مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے طاہر بن یزید نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری  
نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل  
کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکے گی) تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں  
فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں فرمایا ان کو دو دھ پیٹنے کے  
لیے مانگے پر دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں فرمایا جب وہ پانی پینے  
کو لائے جاتے ہیں اس وقت ان کا دو دھ غریبوں کو پلا سنا ہے اس نے

۱۔ بچے بڑے ہر عزت دار لوگ جو رات دن شراب خوری اور تاج رنگ لانے بچانے والوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے ۱۱ منسلک ۱۱ م کردی اس کی جو دو چیل ہو کر میری  
کے صحابہ میں تھی ۱۱ منسلک ۱۱ جاہلیت میں عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کھوپڑی میں سے مردے کی روح نکل کر آؤ کے قالب میں جنم لیا کرتی ہے اور راتوں کو آواز دیتی پھرتی ہے مطلب  
یہ ہے کہ پیغمبر کا منہ غلط ہے حشر نشر صاحب کتاب پھر جتنا کچھ نہیں ہے ابوی کہ پھر آؤ کی کے قالب میں کیونکر آ سکتی ہے ۱۱ منسلک ۱۱ جب اللہ کسی کے ساتھ ہو تو پھر اس کو  
یہ جنم ہے ساری دنیا اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی ۱۱ منسلک ۱۱ اس کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ میں ہجرت کرے ۱۱ منسلک

مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ.

کہا پلاتا ہوں فرمایا تو سب بستیوں کے پرے رہ کر (نیک) کام کرتا رہا اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ میں تشریف لائے

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا سَلَمَةَ

أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَأَى بَنِي أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ كُنَّا عَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

بْنَ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَأَى بَنِي أُمِّ مَكْتُومٍ مَكَانًا

يُغِيرُ النَّاسُ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسُعْدَةُ وَعُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ تَدْرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَأَيْتُ

أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَخْرُجُونَ لِيَسْمَعُوا نَبَأَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقْلُنْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَأَيْتُ قَدِمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَنِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

لہ پھر کیا پرواہ ہے ۲ منہ سلمہ یہ حدیث اور کتاب الاولاد میں بھی ہے ۱۲ منہ سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کے دن عہدہ رجب الاول یا انھوں میں سے پہلے مدینہ میں تشریف لائے اور صحابہ اکثر آپ سے پہلے مدینہ میں آ گئے تھے ۱۳ منہ سلمہ حاکم کی روایت میں ان سے یوں ہے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی جلد کی لڑکیاں دن بجاتی تھیں وہ کہہ کر

تھی جو اس میں بنی النجار یا محمد بن جابر دوسری روایت میں یوں ہے انھار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں وہ یوں کہہ رہی تھیں طلع البدر معلین من ثیبات الوداع۔ وجہ انگریزوں کا مدعا اس حدیث سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اظہروا ان اللہ یحبکم۔ یعنی تم یہ جان لو کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اس حدیث سے بھی ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو تابع الزامہ درست ہاتھ میں اور اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۴ منہ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابوالسختی نے خبر

دی کہ انہوں نے برابر بن عازب سے سنا انہوں نے کہا پہلے جو اہل مدینہ میں

تھے وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے پھر بلالؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ

اور عمار بن یاسرؓ آئے پھر حضرت عمرؓ میں صحابہ کو ساتھ لیے ہوئے آئے

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ اور عامر بن فہیرہؓ کو ساتھ لیکر تشریف

لائے میں نے مدینہ والوں کو کسی بات سے اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لہذا یہاں تک کہنے لگیں

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے براہ کچھ میں آنحضرت ابھی

مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور فصل

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہ ایک ہندو نام مالک نے خبر دی انھوں

سے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

اللَّهُ عَمَّا أَتَاهَا قَالَتْ لَسَا نَدِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ رُبِّكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَبِلَالٌ كَيْفَ تَجِدُكَ تَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذْتُ نَحَارًا تَوَدُّهُ يَشْرِبُ مَضْمُونًا كُلُّ امْرِئٍ مَصْبُورٍ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَيْءٍ إِنْ تَعْلَمَ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَكَلْتُ عَنْهُ الْحُمَّى يُزَنِّعُ عَيْنِي وَيَكْفِيهِ أَكَلَيْتُ شِعْرِي هَلْ آيِسْتَنَ لَيْلَهُ رِيحًا وَخَوْنِي إِذْ خُمْتُ وَجِلِيلٌ وَهَلْ أَرَدَنْتُ يَوْمًا مَيَاةً مَجْتَنِيَةً وَهَلْ بَيْدْتُ لِي شَامَةً وَطَفِيلٌ قَالَتْ مَا سَأَلْتُ فَنَجَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَتْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِيبَ الْمَدِينَةِ كَحَبِيبَتَا مَكَّةَ أَفَاشِدُّ وَصَحَّحَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِمَا وَمَدْرَاهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِلَالُ مَجْفِيَةً

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَنَسٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يَشْرَبُ بِنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خِيَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ کو دُکاب دیا اور آپ کے بدلنے سے بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی ابو بکر سے کہا باوا تم کیسے ہو بلالؓ سے پوچھا تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابو بکرؓ کو جب تَجِدُكَ وَبِلَالٌ كَيْفَ تَجِدُكَ بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر موت اس کے جوتی کے تسمے ہے نزدیک تر ہے کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات سب طرف مری اگے ہوں وہاں جلیل ازخربات کاش پھر مکعبوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل اور بیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب برات حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ان دونوں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا یا اللہ! ہم کو مدینہ کی ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہر محبت خیر کر دے اور اس کے صانع اور مدین برکت دے اور وہاں کا بخار دور کر مقام یعنی جمعہ میں بھیج دے۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ امام سے ہشام بن یوسف نے کہا کہ امام سے عمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے مروہ بن زبیر نے بیان کیا انکو عبید اللہ بن عدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا دو مہر سہند اور بشر بن شعیب نے کہا مجھ سے میرے والد شعیبؓ بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے مروہ بن زبیر نے بیان ان کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا انہوں نے کلمہ شہادت

۱۱۰۷۔ اے اللہ! اگر ایسا ہو تا ہے کہ آدمی کو اپنے گھر میں اچھا ہوتا ہے لوگ اس کو لیں دعا دیتے ہیں بحکم اللہ! لیکن اگر وہ مر جائے تا ہے ۱۱۰۸۔ منسلک مجتہد صاحب ضرور ان کا بیعتات ہے اس وقت یہودی لوگ وہاں رہا کرتے تھے قسط بنی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے لیے ہلاکت اور تباہی اور قحط اور بیماری کی بددعا کرنا درست ہے اس حدیث میں آپؐ کا یہ معجزہ ہے اب تک جو کوئی مجتہد کا پانی پیئے اس کو بخار آتا ہے یہ حدیث اور کتاب الحج فضل مدینہ میں گذر چکی ہے ۱۱۰۹۔ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں منقول کیا ۱۱۱۰۔ منسلک ان کے خیال میں جہاں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی شہادت کرنے کو یہ قصہ اور گذر چکا ہے ۱۱۱۱۔

نَسْتَهْدُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِنَ اسْتَجَابِ اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَمَنْ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هَجْرَتَيْنِ وَنَلْتُ صِفَرًا وَشَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُ حَتَّى تَوَفَّاكَ اللَّهُ تَابَعَهُ إِنْ مَلَئْتُ الْكَلْبَ حَذَّ شَنَا الرَّهْطَى مِثْلَهُ.

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَلِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَآخَرُونَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّادٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَحِمَهُ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِبَيْتٍ فِي أُخْرَى حَجَّةٍ مَجْمَعًا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمُؤْسِمَ يَجْمَعُ رِجَالَهُ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْمَعُ حَتَّى تَقْدُمَ الْبَيْتَةَ يَا نَهْدًا دَارَ الْهَجْرَةِ وَالسَّيْرِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفَقْرِ وَاشْتَاكِ النَّاسِ وَذُرِّي ذَا يَحْيَى قَالَ عُمَرُ لَا قَوْمَ فِي أَدْلٍ مَعًا أَقْوَمًا بِالْبَيْتَةِ.

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ أُمًّا قَدِ اسْتَهْمَتْ بِابْنِ عَبَّادٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَخْلُوعٍ طَاسَرَ لِعُمَرَ فِي السَّكَنِ مِثْلَ

چھاپھر کہنے لگے ابا بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور حضرت محمد جو دین یا کلام لائے تھے اس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کو دوسری مدینہ کی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بننا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دعا بازی) کی شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحق بن یحییٰ الکلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالک نے دوسری سند اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو ابن جابر نے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف اپنے گھروالوں میں لوٹ آئے اس وقت وہ منامیں اترے ہوئے تھے جب حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) انہیں حج کیا ہے انہوں نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المؤمنین حج کے موسم میں (ڈالے کہنے) سب طرح کے لوگ اکٹھا ہونے میں اور غل شور بہت ہوتا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں تم مدینہ پہنچنے تک توقف کرو وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو سمجھدار ترین مقلد والے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا میں مدینہ میں پہلی ہی بار (خطبہ کے لیے) ضرور کھڑا ہوں گا (لوگوں کو خوب نصیحت کروں گا)

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا بنو امیہ شہابی خبر دی انہوں نے خاریجہ بن زید بن ثابت سے (انکی والدہ ام العلاء نے جو انھوں کی ایک ٹوٹتیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ان سے بیان کیا کہ عثمان بن مظعون (جو حجاز میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے حجاز میں کو

سہ اسحاق کی روایت کو ابو بکر بن شاذان نے وصل کیا ۱۱۰۷ سے روایت کی ۱۱۰۸ سے روایت کی اس شخص کو تنبیہ کر دیا ہوا یہ تھا کہ کسی نے بنی امیہ میں کسی کو اگر عمر میں تو میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا اور ابو بکرؓ سے لوگوں نے میں سوچے سمجھے دفعۃً بیعت کر لی تھی اتفاق سے وہ کل مئی یہ غیر حضرت عمرؓ کو پہنچ گئی انہوں نے اس شخص کو تنبیہ کرنا چاہی ان کو غصہ آگیا عبد الرحمن بن عوف نے یہ صلاح دی کہ ذرا توقف کیجئے حج کے کہ مدینہ پہنچ کر آپ کا جی پاؤں

اَقْرَبَتْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَبْعِ مِائَاتٍ مِّنْ اَنْفُسٍ مِّنْ اَنْفُسِ النَّاسِ  
 اَمَّ الْعَلَاءِ فَاشْتَرَىٰ عُثْمَانَ عَيْنًا نَّاصِرًا فَضَرَبَتْهُ  
 نَوْقًا وَجَعَلَتْهُ فِيْ اَنْوَابِهِ فَمَدَّ خَلْعًا عَلَيْنَا اَلَيْسَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ  
 اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ  
 اللَّهُ فَقَالَ اَلَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
 يَذَرِيْكَ اَنْ اَللَّهُ اَكْرَمَكَ مَا كُنْتَ تَكُنْ  
 اَذَرِيْ بِأَيِّ اَمْتٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَمَنْ قَالَ  
 اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهُ اَلْيَقِيْنَ وَاللَّهُ اِنِّيْ  
 لَا رَجُوْا لَهُ الْخَيْرَ وَمَا اَذَرِيْ وَاللَّهُ وَاَنَا  
 رَسُوْلُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ فِيْ مَا كُنْتَ تَكُنْ  
 اَزَكِّيْ اَحَدًا اَبَعْدَهُ مَا كُنْتَ فَاصْحَابِيْ ذَالِكَ  
 تَمِمْتُ فَاَرَيْتَ لِعُثْمَانَ بْنِ مَطْعُوْنٍ عَيْنًا  
 تَجْرِيْ تَحْتِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبِرْ  
 ۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو  
 اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ يَوْمَ بَنَاتِكَ يَوْمًا قَدَّمَ  
 اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَكَدَّ

اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر  
 میں بیمار ہوئے میں سرے تک ان کی خدمت کرتی رہی جب وہ مر گئے اور ہم  
 ان کو کفن پہنا چکے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان  
 سے بھی تسخیرت یہ نکلا ابوالسائب اللہ تم پر رحم کرے میں اسکی گواہی دیتی ہوں  
 کہ اللہ نے تمکو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم  
 ہوا کہ اللہ نے انکو عزت دی میں نے عرض کیا مجھکی معلوم یا رسول اللہ  
 آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر عثمان کو عزت نہ ہوگی تو پھر اللہ کسکی  
 عزت دے گا اپنے فرمایا عثمان کو تو موت آپکی اور خدا کی قسم میں اس کے لیے خیر اور  
 بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور  
 خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا صل کیا ہوا ہے ام عمار نے کہا خدا کی قسم عثمان کے  
 بعد اب میں کسی کو اچھا نہیں کہہ سکتی ام عمار کہتی ہیں کہ عثمان کے باب میں  
 جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مجھ کو کچھ نہیں سو گئی کیا دیکھتی ہوں  
 عثمان کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہ رہا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے بیان  
 سے انہوں نے اپنے والد (مروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بھائی  
 کا دن (جس دن انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج آپس میں لڑے تھے) اللہ  
 نے اپنے پیغمبر کے مدینہ میں آنے سے پیشتر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا انکی جماعت میں بھڑ

۱۱۰۹- یہ عثمان بن مظعون کی کنیت تھی ۱۱۰۹ منسلک ایک روایت میں یوں ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ عثمان کا حال کیا ہوتا ہے اس روایت پر تو کوئی شکال نہیں لیکن مؤلف نے روایت  
 ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وان ادری بالفعول لی طلبکم کہتے ہیں یہ آیت اور حدیث اس نکتہ کی ہے جب تک یہ آیت نہیں نازل  
 تھی لیکن اللہ ما تقدم من ذنوبک واما تو ادر آپ کو قطعاً یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب اگلے پچھلے لوگوں سے افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ تو جرمہ نہیں اصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ  
 کی بارگاہِ محبت مستحق بارگاہِ آدمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگر اس کے استغفار اور کبریائی سے بے ڈر نہیں ہوتا مگر وہ ایک شہنشاہ ہے جو چاہے کہ اللہ رتی برابر  
 اس کو کسی کا اندیشہ نہیں حضرت شیخ شرف الدین محی مینی اپنے مکتب میں فرماتے ہیں وہ ایسا مستحق اور بے پروا ہے اگرچہ تو سب پیغمبروں اور بندگان کو دم بھر میں  
 بنادے اور سارے بندگان اور کفار کو بہشت میں لے جائے کوئی دم نہیں مار سکتا سبحان اللہ الخفی الخفی ۱۱ منسلک ہے خدا کے پاس اس کے اچھے ہونے کی گواہی نہیں دے سکے  
 ۱۱ منسلک ۱۱ آخرت میں چلنے کی صورت میں ظاہر ہوا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک عمل تو بصورت آدمی کی شکل میں اور بر اعلیٰ بصورت قبیح شکل میں مرنے کے بعد ہر ہر گناہ

اَنْتَدَى مَلَوْهُمْ وَتَمَكَّتْ سَرَّ اَتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ  
فِي الْاِسْلَامِ۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِمَا وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَا يَوْمَ فَيْلٍ أَوْ  
أَخْبَى وَعِنْدَ مَا تَبَيَّنَ بَيْنَا تَقَادُفَتِ الْأَصْحَابُ  
يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَوْمِنًا الشَّيْطَانُ  
مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَعَمَهَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ بَيْنَهُمَا يَوْمَ عَيْدٍ وَإِنَّ  
عَيْنَهُ تَأْخُذُ الْيَوْمَ۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
وَحَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
كَانَ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّبَّاحِ  
يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
سَالِبٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلْنَا فِي حُلُومِ الدَّيْنِيَةِ  
فِي رَجُلٍ يَقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالُوا  
يَنْهَمُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَدِينَةِ  
النَّبَّاسِ قَالَ لِيْجَاءُوا مُعَلِّدِي سُبُوحِهِمْ قَالَ وَ  
كَانَ أَنَا نُنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى رَأْسِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدَّ نَدْمًا بَنِي النَّبَّاسِ حَوْلَهُ  
حَتَّى أَلْفَى يَفْنَاءُ أَبِي أَيُّوبَ

پڑی ہوئی تھی ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم  
ہوتی ہے کہ انصار قبول کر لیں۔

مجھ سے محمد بن منشد نے بیان کیا کہ ہم سے غزوانے کہا ہم سے شعبہ نے  
انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (زورہ) سے انہوں نے حضرت  
ناشہ سے انہوں نے کہا ابو بکر عید الفطر عید الفطر تھی کے دن ان کے  
پاس آئے اس وقت ان کے پاس دو چھوکر یاں بعاث میں جو انصار  
نے کہا تھا وہ گارہی تھیں (دون بجا رہی تھیں) ابو بکر نے دوبار  
یوں کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرت کے گھر میں) آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ابو بکر نے فرمایا ان کو جانے دے۔  
(گانے دے) بات یہ ہے کہ ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ  
دن ہماری عید کا خوشی کا ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے دوسری سند اور ہم سے  
اسحق بن منصور نے بیان کیا کہ ابو بکر عید الفطر نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے  
والد عبد الوارث سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید نے بیان  
کیا کہ ہم سے انس بن مالک نے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا)  
مٹے چودہ رات وہیں رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں  
کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس کہتے ہیں گویا  
میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں  
اونٹنی پر سوار ابو بکر صدیق مد آپ کی خواہی میں بنی نجار کے  
لوگ گردا گرد (مسلم) پیدل چل رہے ہیں خیر آپ اسی طرح

۱۔ کیونکہ مزید مزید لوگ رہ گئے تھے سردار اور امیر کا کچھ تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید ضروری وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسروں  
کو بھی مسلمان ہونے سے روکتے ۲۔ یعنی جو اشراف و غریب ہر ایک فریق نے اس جنگ کے وقت پڑھتے تھے ۳۔ اس حدیث کی مناسبت ہاب سے منسلک  
ہے اس میں ہجرت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید امام بخاری نے اسکو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں بعاث کا ذکر ہے ۴۔

قَالَ لَكَانَ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ وَيُصَلِّيَ فِي مَذَابِضِ الْعِلْمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبَنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مِلَاجِي النَّجَّارِ لِحَاذُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَمَامِيُونِي حَاطِطُكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَامَةً إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ مَا أَوَّلُ كَلِمَةٍ كَانَتْ فِيهِ بُعُودُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ حَرْبٌ وَكَانَ فِيهِ نَحْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ نَتِيشَتْ وَبِالْعَرَبِ تَسْوِيَتْ وَبِالنَّحْلِ قَطْعَتْ قَالَ تَصَفُّوا النَّحْلَ تَبْلُكَةً الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوا عِمَادَ فِيهِ جِاسِرَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوا يَقُولُونَ ذَاكَ الْعَصْرُ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ الْآخِرُ الْآخِرُ الْآخِرَةُ فَأَنْصَرُوا الْأَنْصَارَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

بَابُ إِقَامَةِ الْمَلَاجِ بِكَتْمٍ بَعْدَ تَصْنَاءِ نُسْرِهِ.

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهِيمَ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ الرَّحْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُرْسِلُ السَّائِبَ بْنَ أُمِّ حَبِيبٍ إِلَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ

روا نہ ہوئے اور جاتے جاتے البواب انصاری کے جلو خانہ میں اتر پڑے آپ کا قاعدہ یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ لینے پھر مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو انہوں نے یہ عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے انسؓ کہتے ہیں اس باغ میں وہ پیریں عقیق جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر کچھ کھجور کے درخت۔ آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درخت کاٹ ڈالے گئے انسؓ نے کہا ان درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایک قطار باندھ کر رکھ دی گئی اور دروازہ میں سے پتھر رکھ دیئے انسؓ نے کہا صحابہ مسجد کے لیے پتھر ڈھور رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے (نفس نفیس پتھر ڈھوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ہ قائمہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا قاعدہ: کرمد انھا اور پرہ دیسیوں کی اسے خدا:

باب جنے مکہ سے ہجرت کی اسکو حج یا عمرہ کر کے پھر مکہ میں ٹھہرنا کیسا ہے

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسلم نے انہوں نے عبد الرحمن بن حمید سے انہوں نے کہا میں نے سنا عمر بن عبد العزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمرکندی سے پوچھا۔ تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھہرنے کے باب میں کیا سنا ہے

۱۱۱۳ - وہاں اونٹنی جا کر بیٹھ گئی ۱۲ منہ ۱۵ منہ جو کہ اس وقت تک کوئی مسجد بنی تھی ۱۲ منہ ۱۵ منہ کی پوکھٹ کے بدل ۱۲ منہ ۱۵ منہ یہ حدیث کتاب الصلحہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ مافقہ نے کہا باب کا مطلب یہ ہے کہ جس نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی اس کو مکہ میں پھر رہنا حرام تھا مگر حج یا عمرہ کے لیے طواف ٹھہر سکتا تھا اس کے بعد تین دن سے زیادہ ٹھہرنا درست نہ تھا اب جو لوگ دوسرے کسی مقام سے یہ سبب فتنے و فتنہ کے ہجرت کریں تو اللہ کے واسطے انہوں نے کسی ملک کو چھوڑا ہوا اور اس فتنہ کا ڈر نہ ہو تو پھر وہاں لوٹنا اور رہنا درست ہے اتنی مختصر ۱۲ منہ





أَلُوْدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْكُفُوفِ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى  
وَأَنَا ذُو سَالٍ وَلَا يَرْمِي إِلَّا ابْنَةَ نِيٍّ وَاحِدَةً  
أَفَأَنْصَدُ فِي بُلْعِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَنْصَدُ  
بِشَطْرِهِ قَالَ الثَّلْثُ يَا سَعْدُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ  
إِنَّكَ أَنْ تَذَرَهُمْ عَاكِئِينَ كَفَفُونَ النَّاسُ قَالَ  
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ تَعْمَرُ بْنَ زَيْدٍ  
وَكُنْتُ بِنَائِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا رِجْلَهُ اللَّهِ  
إِلَّا أَجْرَكَ اللَّهُ بِهَا حَتَّى الثَّقَمَةُ أُنْجِي جَعَلَهَا  
فِي أُمُورِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَعُ بَعْدَ  
أَخِيحَانِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ تَعْمَلُ عَمَلًا يَنْتَقِي  
بِهِ رِجْلَهُ اللَّهِ إِلَّا أُرْدُدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرُفْعَةً  
وَأَعْلَاكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُفَضِّلُ  
بِكَ الْآخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْعُضْ لِي صَحَابِي عَجْزَتَهُمْ  
وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاسِ سَعْدُ  
بُنْ حَوْكَةَ يَزِيدِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوفِّي بِكَهْ وَقَالَ  
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ  
تَعْمَرُ بْنَ زَيْدٍ كُنْتُ

ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا (آنحضرت میرے  
پوچھے کو تشریف لائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک  
پہنچ گئی ہے آپ دیکھتے ہیں میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا اور کوئی  
میرا وارث نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا  
نہیں میں نے عرض کیا تو آؤ ہاں مال ہی آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات  
کرنا کافی ہے تہائی بہت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس  
سے بہتر ہے کہ تو ان کو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے  
پھر یہ احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی کہ تو اپنی فریت  
کو چھوڑ جائے سکے اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضا مندی (اور  
اس کا حکم بجالانے) کے لیے خرچ کرے گا تجھ کو اس پر ثواب ملے گا یہاں  
تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جو رو کے منہ میں ڈالے میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے صحابین) کے پیچھے مکہ میں  
رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہے گا اور تو جو کوئی نیک کام  
اللہ کی رضا مندی کے ساتھ کرے گا اس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہو جائیگا  
اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں)  
کو فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں کو نقصان پہنچے یا اللہ میرے صحاب کی ہجرت پوری  
کر دے اور انکو ایڑیوں کے بل اثاثت پیچھے رہنے افسوس آتا ہے سعد بن خویزہ  
نقصان میں پڑ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ ہجرت  
کے بعد پھر مکہ ہی میں آکر رہ گیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل نے  
اس حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا۔

۱۱۷۲ اب زندگی کی توقع نہیں ۱۱۷۳ منہ سے جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۱۷۴ اس حدیث کو خود امام بخاری نے بحوالہ اوداع علی علی کیا ہے  
۱۱۷۵ اگر نیت خدا کا حکم بجالانے کی ہو ۱۱۷۶ منہ سے جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۱۷۷ اس حدیث کو خود امام بخاری نے بحوالہ اوداع علی علی کیا ہے  
۱۱۷۸ اور مدت تک چلے ان کے بہت سے لڑکے پیدا ہوئے لیکن ان میں ایک ان مختلف ہیں اس صورت میں ترجمہ ہوں ہوا سعد کے کہ یا رسول اللہ میں اپنے ساتھیوں سے دوسرے  
صحابہ پر ان کے بعد دنیا میں زندہ رہوں گا آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا اور تو نے کوئی نیک عمل اللہ کی رضا مندی کے لیے کیا تو اگر تک ۱۱۷۹ منہ سے یہ آپ کی پیشین گوئی پر عملی سعد کے  
بعد چالیس پر کوئی سال تک زندہ رہے انہوں نے عراق کا ملک فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل اور قیدی کیا اور بہت لوگ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ۱۱۸۰ منہ سے سعد کے قتل کے بعد  
مرفوع نہیں ہے سدرج ہے نہ ہری کا کلام ہے اوداع و لیس کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۱۸۱ منہ سے احمد کی روایت کو امام بخاری نے بحوالہ اوداع علی علی اور موسیٰ کی روایت کو احمد









